UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232072
UNIVERSAL
LIBRARY

بیمن توفیق حضرت حق سبحانہ تعالیٰ این کتاب مستطاب منظور نظر اولی الالباب باعث نزول کات و انوار یعنی تذکرہ

اخبار الاخیار فی اسرار الابرار

وکتاب دومی بر حاشیہ مسمّٰی بہ

بحمو عہ رابع المکاتیب والرسائل الی ارباب الکمال والفضائل

یعنی مکتوبات شریف کہ مشتمل بر شصت و ہشت رسالہ است از سند المحدثین سید المحققین برگزیدہ جناب باری حضرت شیخ اجل ابو المجد عبد الحق محدث دہلوی البخاری قدس سرہ

بہ تصحیح تام و تنقیح مالا کلام

باہتمام احقر انام محمد عبد الاحد غفرلہ الصمد۔ بماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۲ ہجری المقدس



مختصر فہرستِ کتبِ تصوف حسبِ مناسبتِ کتابِ ہذا - موجودہ مطبعِ مجتبائی دہلی

انسانِ کامل حصۂ اول ودوم - ترجمہ اردو تصنیف عارف ربانی سید عبدالکریم جیلانی جسمین اصول فروع واحدیت واحدیت عناصر قلب وروح - کرسی - کتب آسمانی فرشتگان وغیرہ کے معانی واسرار کا نہایت شرح وبسط سے بیان ہی -

انیس الارواح ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح مجتبائی

اسرار العارفین ترجمہ اردو دلیل العارفین - مجتبائی

انفاس العارفین یہ کتاب عارف باللہ جناب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کی تصنیف ہی -

پنج گنج ملفوظاتِ خواجگانِ چشت اہلِ بہشت مجتبائی

جس مین ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ مسمّی بہ انیس الارواح وحضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ مسمّے بہ دلیل العارفین وحضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ مسمّے بہ فوائد السالکین وحضرت خواجہ فرید الدین گنجشکر علیہ الرحمۃ مسمّی بہ راحۃ القلوب وحضرت خواجہ نظام الدین علیہ الرحمۃ مسمّے بہ راحت المحبین کے ملفوظات نہایت شرح وبسط کے ساتھ بزبان اردو با محاورہ مندرج ہین - غرضکہ یہ مجموعہ جدید قابل دید ہی - حصہ دوم جسمین ملفوظات حضرت بابا فرید گنجشکر رحمہ اللہ مسمّی بہ اسرار الاولیا - وترجمہ ملفوظات حضرت سلطان نظام الدین علیہ الرحمۃ مسمّے بہ فوائد الفواد مندرج ہین اسکی خوبیان شائقین مطالعہ سے معلوم کرین گے -

پند نامہ خواجہ عبدالشہید نقشبندی مع ترجمہ اردو

پند نامہ شاہ ناصر خسرو فارسی - مجتبائی - صبر وشکر - قناعت - تجرید کے متعلق نہایت موثر ودردانگیز اشعار مین عجیب وغریب مضامین مثل پند نامہ فرید الدین عطار جداجدا طریق پر لکھے ہین -

تذکرۃ الاولیاء فارسی - از شیخ فرید الدین عطار - اسمین اولیاے کرام کے حالات اور اُن کے ملفوظات ہین جو صوفیون اور واعظون کے واسطے بھی مفید ہی - مجتبائی

تذکرۂ غوثیہ اردو اس کا تاریخی نام شجرۂ معرفت ہی اسمین حضرت غوث علی شاہ قلندر قدس سرہٗ کے ملفوظات اور اُن کے حالات ہین - مجتبائی

اس دفعہ مصنف سلمہٗ نے بہت کچھ اضافہ کیا ہی جو دیکھنے کے قابل ہی -

تصفیۃ القلوب مع ترجمۂ اردو ضیاء القلوب - از حاجی امداد اللہ رح - ایک کامل مین ضیاء القلوب بزبان فارسی اور دوسرے مین اسکا بامحاورہ ترجمہ اردو درج ہی - مجتبائی

الہٰیۃ والآداب الشرعیۃ نقل مصری - مجتبائی - بڑی نایاب کتاب ہی - معلم ومتعلم دونون کے لیے مفید ہے -

حکایات الصالحین فی احوال الصادقین اردو - یہ نہایت عمدہ کتاب ہی - اسمین اولیاء اللہ کے حالات اور عجیب وغریب حکایات اور تعلیم صالحین کی مرقوم ہین - مؤلف مرحوم نے زیادتی لطف کے لیے بعض جگہ مولانا روم کے اشعار کثرت ذوق

فہرست نقول و حکایات اخبار الاخیار فی اسرار الابرار

صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار
۹	شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ	۲۲	خواجہ معین الحق والدینؒ	۲۵	خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ	۲۶	شیخ بہاؤ الدین زکریاؒ
۲۸	سید نورالدین مبارک غزنوی	۲۹	شیخ حمید الدین صوفی	۳۷	قاضی حمید الدین ناگوری	۴۴	شیخ جلال الدین تبریزی
۴۶	شیخ نظام الدین ابوالموید	۴۶	شیخ برہان الدین محمود بلخی	۴۷	شیخ احمد نہروانی	۴۷	شیخ محمد ترک نارنولی
۴۸	شیخ ترک بیابانی	۴۹	شیخ شاہی سوی تاب	۴۹	شیخ بدرالدین سوی تاب	۵۰	خواجہ محمود معینہ دوز رحمۃ اللہ علیہ
۵۰	مولانا مجدالدین حاجی	۵۰	شاہ خضر رحمۃ اللہ علیہ	۵۰	شیخ بدرالدین غزنوی	۵۱	خواجہ لبست
۵۱	مولانا ناصح الدین	۵۱	شیخ فخرالدین ابن معین الدین	۵۲	شیخ فریدالحق والملۃ والدین گنجشکرؒ	۵۴	شیخ نظام الحق والدین بدایونیؒ
۶۰	شیخ نجیب الدین متوکل	۶۱	سید جلال الدین بخاری	۶۱	شاہ کرد یزرح	۶۱	شیخ صدرالدین رح
۶۳	شیخ رکن الدین ابوالفتح	۶۶	شیخ صلاح الدین درویش	۶۷	مولانا بدرالدین اسحٰق	۶۷	شیخ جمال الدین احمد ہانسوی
۶۸	شیخ برہان الدین صوفی	۶۹	شیخ عارف	۶۹	شیخ صابر	۶۹	خواجہ نصیرالدین
۷۰	مولانا شہاب الدین	۷۰	شیخ بدرالدین سلیمان	۷۰	خواجہ نظام الدین	۷۱	خواجہ یعقوب
۷۱	مولانا داؤد پالہی	۷۱	مولانا رضی الدین منصور رضی	۷۱	مولانا کمال الدین زاہد	۷۲	شیخ نورالدین
۷۳	شیخ ضیاء الدین رومی	۷۳	شیخ شرف الدین کرمانی	۷۳	سیدی سولہ	۷۳	شیخ ابوبکر طوسی حیدری
۷۴	شیخ فریدالدین	۷۴	شیخ عبدالعزیز	۷۴	شیخ علی کرد میرٹھی	۷۵	مولانا نور ترک
۷۵	مولانا مخلص الدین	۷۶	خواجہ علی	۷۶	خواجہ حسن افغان	۷۶	شیخ تقی الدین محمد
۷۷	شیخ برہان الدین نسفی	۷۷	مولانا علاؤ الدین اصولی	۷۸	شمس الملک	۷۸	قاضی جمال ملتانی
۷۸	شیخ صوفی بدھنی	۷۹	شیخ شہاب الدین ہانسوی	۷۹	شیخ احمد بداؤنی	۸۰	قاضی منہاج جرجانی
۸۰	مولانا احمد حافظ	۸۰	شیخ نصیرالدین محمود	۸۶	شیخ سراج الدین عثمان	۸۷	شیخ قطب الدین منور
۸۹	شیخ نورالدین	۸۹	شیخ حسام الدین ملتانی	۹۱	مولانا فخرالدین زرادی	۹۲	مولانا فخرالدین مروزی
۹۳	مولانا علاؤ الدین نیلی	۹۳	شیخ برہان الدین غریب	۹۴	مولانا علی شاہ جاندار	۹۵	شیخ علاؤ الدین بن شیخ بدرالدین
۹۵	خواجہ محمد	۹۶	خواجہ عزیزالدین صوفی	۹۶	خواجہ تقی الدین نوح	۹۶	سید محمد بن سید محمود کرمانی
۹۷	سید محمد بن سید مبارک	۹۷	مولانا شمس الدین یحییٰ	۹۸	قاضی محی الدین کاشانی	۹۸	مولانا وجیہ الدین سیف
۹۹	مولانا وجیہ الدین پائلی	۹۹	امیر خسرو دہلوی	۱۰۱	امیر حسن علا سنجری	۱۰۳	خواجہ شمس الدین
۱۰۳	خواجہ ضیاء الدین	۱۰۵	خواجہ ضیاء نخشبی	۱۰۶	مولانا ضیاء الدین سنامی	۱۰۹	مولانا جلال الدین اودھی
۱۰۹	خواجہ مؤید الدین	۱۱۰	شیخ نظام الدین شیرازی	۱۱۰	خواجہ شمس الدین	۱۱۰	خواجہ احمد بداؤنی

صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار
۱۱۰	مولانا حمید شاعر قلندر	۱۱۳	شیخ حسام الدین	۱۱۴	شیخ حسام الدین سوختہ	۱۱۴	خواجہ معین الدین خُرد
۱۱۶	خواجہ احمد	۱۱۶	خواجہ وحید	۱۱۶	شیخ بدر الدین سمرقندی	۱۱۷	شیخ رکن الدین فردوسی
۱۱۷	شیخ نجیب الدین فردوسی	۱۱۷	شیخ شرف الدین احمد	۱۲۰	شیخ مظفر لحنی	۱۲۲	شیخ حسین
۱۲۹	شیخ شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتی	۱۳۱	شیخ ابوبکر سوی تاب	۱۳۱	شہاب الدین حقگو	۱۳۱	سید محمد بن یوسف الحسنی
۱۳۱	شیخ عثمان سیتاح	۱۳۶	سید محمد بن جعفر	۱۴۱	سید جلال الدین بخاری	۱۴۳	شیخ علاؤ الحق والدین
۱۴۳	مولانا خواجگی	۱۴۴	مولانا معین الدین عمرانی	۱۴۴	مولانا احمد تھانیسری	۱۴۶	شیخ صدر الدین حکیم
۱۴۸	شیخ سراج الدین بن عالم	۱۴۹	سید تاج الدین شیر سوار	۱۴۹	قاضی شمس الدین شیبانی	۱۵۰	یوسف بن سید جمال
۱۵۰	قاضی عبد المقتدر	۱۵۲	شیخ زین الدین	۱۵۲	شیخ نور الحق والدین	۰	حسنی
۱۵۴	سید صدر الدین راجو	۱۵۴	خواجہ اختیار الدین عمر	۱۵۵	شیخ یوسف بدہ	۱۵۵	شیخ قوام الدین
۰	قتال بخاری	۱۵۵	شیخ سارنگ	۱۵۶	شیخ مینا	۱۵۶	شیخ احمد کھتو
۱۶۱	قطب عالم	۱۶۱	شاہ عالم	۱۶۲	داد رالملک	۱۶۲	قاضی محمود
۱۶۳	شیخ وجیہ الدین	۱۶۳	شیخ علاؤ الدین	۱۶۳	شیخ ابو الفتح علائی	۱۶۳	شیخ سراج سوختہ
۱۶۴	شاہ بدیع الدین مدار	۱۶۵	شاہ سخائی	۱۶۵	مولانا تقی الدین اودھی	۱۶۵	شیخ رفقہ الدین
۱۶۶	شیخ انور	۱۶۶	میر سید اشرف سمنانی	۱۶۸	شیخ فتح اللہ اودھی	۱۶۸	مسعود بک
۱۷۲	سید عبد اللہ رحمہ اللہ	۱۷۲	شیخ پیارے	۱۷۳	شاہ جلال گجراتی	۱۷۳	شیخ محمد ملاوہ
۱۷۴	شیخ سعد اللہ	۱۷۴	شیخ رزق اللہ	۱۷۵	شیخ ابو الفتح جونپوری	۱۷۵	شیخ تقی
۱۷۵	شیخ شمس الدین طاہر	۱۷۶	شیخ عبد اللہ شطاری	۱۷۶	شیخ حسام الدین	۱۷۸	مولانا جلال الدین
۱۷۸	مولانا خواجہ	۱۷۹	شیخ کالو	۱۷۹	مولانا شیخن	۱۷۹	شیخ علی پیرو
۱۸۰	شیخ محمد عیسے	۱۸۰	قاضی شہاب الدین	۱۸۱	قاضی نصیر الدین گبندی	۱۸۱	شاہ میانجیو
۱۸۲	شیخ کبیر	۱۸۲	خواجہ حسین ناگوری	۱۸۴	شیخ احمد محمد شیبانی	۱۸۶	شیخ حمزہ دہرسو
۱۸۷	شیخ احمد عبد الحق	۱۹۰	شیخ صلاح درویش	۱۹۰	شیخ جمال گوجری	۱۹۰	شیخ بختیار
۱۹۱	شیخ عارف	۱۹۲	شاہ داؤد	۱۹۲	شاہ نور	۱۹۳	شیخ سعد الدین
۱۹۴	شاہ سیدو	۱۹۴	راجی حامد شہ رح	۱۹۵	راجی سید نور	۱۹۵	شیخ حسن طاہر
۱۹۷	مولانا الہ داد	۱۹۷	شیخ معروف	۱۹۷	شیخ بہاؤ الدین جونپوری	۱۹۸	شیخ بہاؤ الدین شطاری
۲۰۰	شیخ عبد من شطاری	۲۰۰	مخدوم عماد الدین غوری	۲۰۱	شیخ علم الدین	۲۰۲	مخدوم شیخ محمد الحسینی الجیلانی
۲۰۳	مخدوم شیخ عبد القادر	۲۰۵	شیخ عبد الرزاق	۲۰۶	سید زین العابدین	۲۰۶	مخدوم شیخ حامد

صفحہ	بیان ابرار
۲۰۶	شیخ موسے
۲۱۱	مولانا ... الدین
۲۱۴	شاہ عبداللہ قریشی
۲۲۱	شیخ سلیمان
۲۲۵	شیخ یوسف قتال
۲۲۹	سید شاہ میرک
۲۳۰	شیخ علاء الدین بن نور الدین
۲۳۳	شیخ اودھن جونپوری
۲۳۷	شاہ عبدالرزاق جھنجانہ
۲۵۰	میر سید ابراہیم
۳۵۳	میر سید عبدالوہاب
۲۷۸	شیخ عزیز اللہ متوکل
۲۸۰	شیخ عبداللہ و شیخ رحمت اللہ
۲۸۳	میاں نجم الدین
۲۸۵	شیخ جلال قنوجی قریشی
۲۸۶	مولانا درویش محمد واعظ
۲۸۸	شیخ علاء الدین مجذوب
۲۹۰	شیخ حسن بودلہ دہلوی
۲۹۱	بابن مجذوب
۲۹۴	سوبھن مجذوب
۲۹۷	بی بی زلیخا والدہ شیخ نظام الدین اولیاء
۳۱۸	مناجات

صفحہ	بیان ابرار
۲۰۷	شیخ داؤد
۲۱۲	شیخ عبداللہ بیابانی
۲۱۵	شیخ حاجی عبدالوہاب
۲۲۱	شیخ عبدالقدوس
۲۲۵	مولانا شعیب
۲۲۹	سید حسین پای منار
۲۳۱	سید سلطان بٹھرائچی
۲۳۳	میاں قاضیخان ظفرآبادی
۲۴۱	شیخ امان پانی پتی
۲۵۱	سید رفیع الدین صفوی
۲۵۳	میر سید عبدالاول
۲۷۹	مخدوم جیو ... ری
۲۸۱	شیخ حسین
۲۸۳	شیخ برہان کالپی
۲۸۵	شیخ جلال الدین تھانیسری
۲۸۷	مولانا بحتی
۲۸۹	مسعود نحاسی
۲۹۰	شیخ عبداللہ ابدال دہلوی
۲۹۲	اللہ دین مجذوب
۲۹۴	ذکر نساء صالحات بی بی سارہ
۲۹۸	بی بی اولیا
۳۲۱	قصیدۂ مصنف

صفحہ	بیان ابرار
۲۰۸	میر سید اسمٰعیل
۲۱۳	سید کبیر الدین حسن
۲۱۹	شاہ جلال شیرازی
۲۲۴	شیخ امجد دہلوی
۲۲۶	ملک زین الدین و زہیر الدین
۲۳۰	شیخ یوسف چریاکوٹی
۲۳۲	سید علاء الدین
۲۳۴	شیخ محمد مودود ...
۲۴۲	شیخ سیف الدین
۲۵۲	شیخ بہاؤ الدین مفتی
۲۵۷	شیخ علی بن حسام الدین
۲۷۹	میاں غیاث
۲۸۲	شیخ عبدالعزیز و شیخ حسن طاہر
۲۸۲	شیخ سلیم بن بہاؤ الدین
۲۸۵	شیخ اسحٰق
۲۸۷	ذکر بعضے مجاذیب بیلا ... تقدم
۲۸۷	شاہ ابوالغیب بخاری
۲۹۱	میاں مونگر
۲۹۳	شاہ منصور
۲۹۵	بی بی فاطمہ سمام
۲۹۸	تکملہ

صفحہ	بیان ابرار
۲۰۸	شاہ قمیص
۲۱۳	شیخ حسام الدین متقی ملتانی
۲۲۰	شاہ احمد شرعی
۲۲۴	شیخ اودھن دہلوی
۲۲۷	شیخ جمالی
۲۳۰	شیخ خانو گوالیری
۲۳۲	سید علی
۲۳۴	شیخ محمد حسن
۲۴۹	سلطان جلال الدین
۲۵۲	شیخ حاجی حمید
۲۶۹	سید شیخ عبدالوہاب متقی اتقاوری
۲۸۰	میاں محمد طاہر
۲۸۲	شیخ جنید حصاری
۲۸۴	شیخ نظام الدین
۲۸۶	شیخ عبدالغفور مانو
۲۸۸	میاں معروف
۲۸۹	شیخ حسن مجذوب
۲۹۱	بابا کپور مجذوب
۲۹۴	شیخ یوسف
۲۹۶	والدہ شیخ فرید شکر گنج
۳۱۰	خاتمہ

تمت

فہرست اسمائے رسائل و مکتوبات شریف حضرت سند المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی البخاری قدس اللہ سرہٗ

نمبر	صفحہ	نام رسالہ ہا	اسمائے مکتوب الیہم	نمبر	صفحہ	نام رسالہ ہا	اسمائے مکتوب الیہم
۱	۴	سلوک طریق الفلاح عند فقد	بحضرت خواجہ	۱۹	۱۵۶	صدق التعطش والدوام فی طلب المقصد والمرام	بنواب خانخانان
۰		التربیۃ بالاصطلاح	محمد باقی قدس سرہٗ	۲۰	۱۶۰	تثبیت القدم علی الاصطبار	بشیخ ابوالفیض فیضی
۲	۱۳	اصول الطریقۃ لکشف الحقیقۃ	ایضاً	۲۱	۱۶۲	تجدید الذکر فی بیان حقیقۃ الشکر	بنواب یدبیضا خان
۳	۲۴	تبیین الطریق لاہل الارادۃ	ایضاً	۲۲	۱۶۷	اتحاف الابرار ببیان حدیث الجنۃ	بنواب خانخانان
۰		بالتزام وظائف الخیر والعبادۃ	۰	۲۳	۱۷۳	ترک الاختلاط والمجانبۃ عن صحبۃ الاختلاط	بشیخ اسمٰعیل
۴	۳۶	تنبیہ اہل النہی بتفاوت حال الابتداء والانتہاء	ایضاً	۲۴	۱۷۷	تسبیب الخیر لدفع الضیر	بنواب فریدبیگ مرتضیٰ خان
۵	۳۶	تحصیل الکمال الابدی باختیار قصر المحمدی	ایضاً	۲۵	۱۸۱	کشف استار الظلم عن لسان الحال والقال والقلم	ایضاً
۶	۵۱	قرع الاسماع باختلاف اقوال المشایخ	ایضاً	۲۶	۱۸۷	سلوک طریق النجاح بالاجتناب عن الاعوجاج	۰
۰		واقوالہم فی السماع	۰	۲۷	۱۹۲	کشف الاستار عن تحقیق الکسب والاختیار	۰
۷	۷۶	ورود الامداد بالاستقامۃ علی الاوراد	ایضاً	۲۸	۱۹۹	ترک الاختیار والتدبیر بالاکتفاء بتدبیر الخبیر	۰
۸	۸۲	رعایۃ الانصاف والاعتدال فی	بشیخ عبداللہ	۲۹	۲۲۳	تحقیق الیاس عن قبول ایمان ابلیس	۰
۰		اعتقاد الصوفیۃ من ارباب الاحوال	نیازی رحمہ اللہ	۳۰	۲۳۷	وجود الفناء فی احدیۃ الذات بالغیبۃ عن	در بیماری خود
۹	۸۹	ایراد العبارات الفصیحۃ فی شرح	۰	۰		جمیع الجہات	نوشتہ اند
۰		قولہ علیہ السلام الدین النصیحۃ	۰	۳۱	۲۵۳	سلوک طریق التعلیم ببیان حقیقۃ الرضا والتسلیم	ایضاً
۱۰	۱۰۱	اقامۃ المراسم فی اعمال المواسم	۰	۳۲	۲۶۱	مشاہدۃ الابرار بین التجلی والاستتار	۰
۱۱	۱۰۷	تطریب الالحان لمناصحۃ الخلان	۰	۳۳	۲۶۷	التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علی خلق اللہ	بنواب مرتضیٰ خان
۱۲	۱۱۸	اختیار الانفراد والتخلی لانتظار	بنواب خانخانان	۳۴	۲۷۷	ہدایۃ الانام الی التمسک بالشرایع والاحکام	دربارہ اللہ بندہ
۰		الکشف والتجلی	رسالہ لار	۳۵	۲۸۸	تنبیہ ولی الالباب بالمواظبۃ علی الاوراد والاحزاب	۰
۱۳	۱۲۳	تحصیل المطلوب بانتظار المحبوب	بنواب مرتضیٰ خان	۳۶	۲۹۱	استیناس انوار القبس بشرح دعائے انس	۰
۱۴	۱۲۸	تذکیر اولی الاحلام بان لذات الدنیا کلہا آلام	بنواب خانخان	۳۷	۳۰۵	تجلیۃ القلوب بقدس الملکوب بشرح دعائے قنوت	۰
۱۵	۱۳۳	رفع حجوات المحجوب بالمام ضعف المشیب	بشیخ ابوالخیر مبارک	۳۸	۳۱۴	تحصیل البرکات ببیان معنی التحیات	۰
۱۶	۱۳۷	تقسیم الانام علی اربعۃ اقسام	بنواب فریدبیگ مرتضیٰ خان	۳۹	۳۱۸	تثبیت الفواد بتصور عظمۃ رب العباد	بشیخ نورالحق رح
۱۷	۱۳۹	تنبیہ الغافلین بغناء الدنیا وارباحہا	ایضاً در وقتیکہ حضرت اکبر بادشاہ	۴۰	۳۲۲	دفع الکسل بالمواظبۃ علی العمل	۰
۱	۱۴۹	سلوک اقرب السبل بالتوجہ الی سید الرسل	بنواب خانخانان		۳۲۷	تکملہ	۰

نمبر شمار	صفحہ	نام رسالہ ہا	اسمائے مکتوب الیہم
۴۱	۳۲۷	تنویر القمر لیلۃ البدر فی تصویر معنی	.
.		شرح الصدر	.
۴۲	۳۳۰	تدقیق البیان فی ایجاب شکر المزید	.
.		واستکرہ بحصول المحبۃ والتوحید	.
۴۳	۳۳۲	تحقیق الدعاء والاستمداد بلسان	.
.		الحال والمقال والاستعداد	.
۴۴	۳۳۵	علی لسان المتعلم ببیان لا راحۃ الا فی	.
.		العدم او العدم	.
۴۵	۳۳۶	اظہار الحسرۃ والاستبعاد بتقصیر النفس فی	.
.		صلاح المعاد	.
۴۶	۳۳۹	حرقۃ الجنان بتمنی الکشف والعیان	بہ شاہ ابو المعالی قدس سرہ
۴۷	۳۴۲	طیب المذاق بوجدان الذوق فی مقام الاطلاق	.
۴۸	۳۴۴	حراسۃ الایمان عن مکاید النفس والشیطان	.
۴۹	۳۴۷	توصیۃ الاصحاب بالصبر فی جمیع الابواب	.
۵۰	۳۵۰	تنبیہ اہل الفکر برعایۃ آداب الذکر	.
۵۱	۳۵۴	تذکرۃ اہل الذکر ببیان فضیلتہ علی الفکر	
۵۲	۳۵۷	الاعتصام بحبل الصبر والثبات عند	بہ شیخ نور الحق
.		اجتماع اسباب اللذات	علیہ الرحمۃ
۵۳	۳۵۹	تسویۃ الادانی والاعالی بالخوف	.
.		فی حضرۃ لا ابالی	.
۵۴	۳۶۰	تذکیر اہل المجاہدۃ بان المکاشفۃ عین المشاہدۃ	.
۵۵	۳۶۲	تبصرۃ الاغنیاء بان الفقر مرآۃ جمال الغنا	
۵۶	۳۶۴	استقاط اعتبار الاجساد والاشباح	
.		عند ملاقات القلوب والارواح	
۵۷	۳۶۵	ذکر الاحوال والاقوال مبنیۃ علی رعایۃ	
.		طریق الاستقامۃ والاعتدال	
۵۸	۳۶۲	تحصیل الغنائم والبرکات بتفسیر	
.		سورۃ والعادیات	
۵۹	۳۶۳	ترجمہ مکتوب النبی الاہل فی تعزیۃ	
.		ولد معاذ بن جبل	
۶۰	۳۷۴	ایراد العبارات لبیان اہل الاشارات	بشاہ ابو المعالی قدس سرہ
۶۱	۳۷۵	انطلاق اللسان بشکایت حال الجران	.
۶۲	۳۷۶	اظہار القلق والاضطراب فی حصول	.
.		المطلوب بلا ارتیاب	.
۶۳	۳۷۸	توصیۃ الاخوان بالصبر علی جفاء اہل الزمان	
۶۴	۳۸۰	طلب النور فی قصۃ سفر لاہور	بہ شیخ نور الحق دہلوی
۶۵	۳۸۴	سلوک الطریقۃ علی نہج المجاز فنظرۃ	
.		الحقیقۃ	
۶۶	۳۸۶	تسلیۃ السائل بین المسائل	
۶۷	۳۸۹	وجدان البرد باستشمام الورد	
۶۸	۳۹۰	جمع کلمات العارفین من اہل الصدق	
.		والیقین	

تمت

اجمال احوال برکت اشتمال حضرت مؤلف جامع الکمال علیہ رحمۃ اللہ المتعال

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ

زمزمۂ اشتہارش گوش جہانیان را نواختہ و خامۂ سورخان بہ تحریر مناقب ہمایونش اجمالاً و تفصیلاً پرداختہ مسطری چند بر لوحِ سنگی نقش کردہ در قبۂ مزار فایض الانوارش تعبیہ کردہ اند۔ درین جریدہ بر عبارت لوح اکتفا میرود و آن این است مجملے از احوال کرامت منوال این شیخِ وقت مقتدای زمان صاحب المفاخر ابوالمجد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً آنکہ از مبادی شعور بطاعتِ حق و طلبِ علم کمر بستہ نزدیک بآدان بلوغ اکثر علومِ دین تحصیل کرد و در سنِ بست و دو سالگی از ہمہ آن فارغ شدہ و کلام مجید از بر گرفتہ بر مسندِ افادہ نشست و ہم در عنفوانِ جوانی جاذبۂ الٰہی در رسید یکبار دل از یار و دیار بر کندہ متوجہ حرمین محترمین گشت مدتے مدید بآنِ مقامات شریفہ اقامت ورزیدہ با قطاب زمان و اولیای کبار صحبتہا داشتہ بود ایع ارجمند و رخصت ارشاد طالبان اختصاص یافت و علاوہ آن تکمیل فنِ حدیث نمودہ با برکات فراوان بموطنِ مالوف مراجعت فرمود و مدۃ پنجاہ و دو سال بجمعیتِ ظاہر و باطن تمکن یافتہ تکمیلِ فرزندان و طالبان بجا آورد و بنشرِ علوم سیما علم شریفِ حدیث پرداختہ بہ نہجے کہ در دیار عجم احدے را از علماے متقدمین و متاخرین دست نداده است ممتاز و مستثنےٰ گردید و در فنون علمیہ خاصۃً فنِ حدیث کتبِ معتبرہ تصنیف کرد۔ چنانکہ علماے زمان اعتنا بآن ورزیدہ دستور العملِ خود دارند و اہلِ دانش از خواص و عوام بجان خریداری می نمایند۔ تصانیفِ این فیاض والا از صغیر و کبیر بصد مجلد و بحسبِ شمار ابیات بہ پانصد ہزار رسیدہ است۔ در محرم ۹۵۸ ہجری این نور اتم پرتو ظہور بعالم عنصری داد و در ۱۰۵۲ ہجری بتمام آگہی و کشادہ پیشانی بعالمِ قدس خرامید ٭

تاریخ ولادت شیخ اولیا و تاریخِ رحلت فخر العالم ۱۰۵۲ھ ۹۵۸ھ است فقط (ہکذا فی کتاب مآثر الکرام)

إنك لا تهدي من أحببت ولكن الله يهدي من يشاء وهو أعلم بالمهتدين

بتوفیق حضرت حق سبحانہ تعالیٰ ہر دو نسخہ نایاب منظور نظر اولی الالباب از تصانیف رأس المحدثین
شیخ اجل ابو المجد عبد الحق محدث دہلوی البخاری قدس سرہ العزیز یکے در متن مسمّٰے بہ

اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوٰۃ

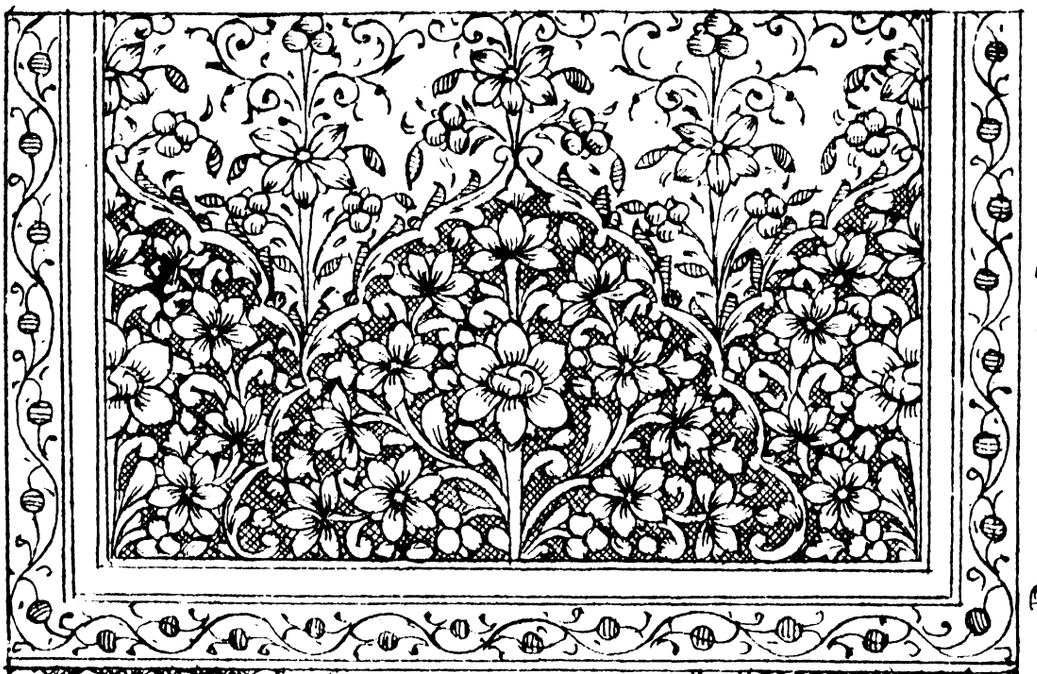
دوئمی بر حاشیہ اعنی محمود عنہ

اللمعات والسنی فی الاسماء الحسنیٰ

مشتمل بر شصت و ہشت رسالہ کہ ہر یکے از ان کتابیست حاوی مسائل شریعت و جامع
فوائد طریقت از اہتمام احقر انام محمد عبد الاحد غفرلہ الصمد بماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۲ ہجری قدسی

در مطبع مجتبائی دہلی طبع شد





هو الحق

بسم الله الرحمن الرحیم

الٰہی لا احصی ثناء علیک وصلوٰۃ علی نبیک الداعی الیک انت کما اثنیت علی نفسک وھو کما صلیت علیہ فی کتابک الذی لا یاتیہ الباطل من خلفہ ولا من بین یدیہ بحقیقت حمد خداوند نعت مصطفےٰ را جز خدا کسے نیارد گفت و گوہر این راز را جز دست قدرت حق نتواند سُفت از انکہ ہیچ احدی او را چون خدا نشناسد چنانچہ خدا را چون وی ہیچکس نشناخت خدا است و بندہ خدا خدا است و بندہ او دیگران ہمہ طفیلی اویند اللھم احمدک بمحامد انت لھا اھل وصل علی محمد افضل صلواتک وعلی آلہ وصحبہ وسلم اما بعد فقیر حقیر عبد الحق بن سیف الدین دہلوی را جملا از رسائل و مکاتیب بود باقتضائے وقت و مناسبت حال املا کردہ بعضے بجہت احباب و بعضے از اہل سلوک و ارادت

شکر حضرت واہب العطیات را تعالیٰ و تقدس کہ عطای او را پایان نیست و شکر آلای او در حیز امکان نہ اول نعمتہا نعمت وجود ست و سائر نعم بعد از وی مشہود و نعمت وجود دائم و دوام نعمت را دوام شکر لازم پس از عہدۂ شکر آن کہ برآید تا بشکر نعمتہای دیگر زبان بکشاید

قطعہ

عقل در اندیشہ فرو شد کز
شکر خداوند تعالی کند — دید کہ ہرگز نتواند کہ آن — لائق آن درگہ والا کند — تا ابد الدہر ز شرمندگی
سر نتوانست کہ بالا کند

یکی از نعمتہای نا متناہی الٰہی کہ ہر لحظہ بی تقصیر و کوتاہی فائض ست نفس ست کہ در آمد و شد آن چندین ہزار نعمت موجود ست و حصر و احصای آن از شمار عقل مفقود یک نفس کہ باندرون در آید بنگر کہ از آن چہ کارہا بر آید چون آب حیات خواہد کہ در انہار وجداول عروق در آمدہ اشجار اعضا و اوراق اطراف و اطراوت افزاید اول در مضیق حلق آنچہ از خس و خاشاک بخارات غلیظہ و اجزای غریبہ بود تلطیف نمودہ لطیف و خلاصۂ آن اول بسمع شش رسد و از وی بگلزار دل تا بجمیع عروق و اعماق و مسامات بدن آید و تعدیل و ترویح حرارت غریزی نماید گویا از سر نو لباس زندگی پوشانیدند و ہم شربت حیاتی نوشانیدند و چون باز گردد بطریق رجع القہقری از ہمان مجاری و منازل کہ در آمدہ بود بر آمدہ در ہر مکانی آنچہ از فضلات و کثافات ماندہ بر آوردہ تفریح و تنشیط طبیعت آرد و کلفت حبس و ضیق بردارد نفسی بخود فرو رود از محاسب اندیشہ بشنود کہ از صبح تا شام چہ مقدار نفس و اصل ست و در ضمن آن چہ نعمتہا حاصل پس شکر از کدام یکی از ینہا ادا کرد و حق آن بجا تواند آورد **فسبحان من جلت قدرتہ ودقت حکمتہ**

مثنوی

ہر نفسی نو کہ وصول آورد — ماندۂ تازہ نزول آورد — روح از و تازہ غذای برد — دل نفس با دمہوائی خورد
ہر نفست زندگی آید پدید — بل ہم فی لبس من خلق جدید — ہر نفسی تازہ حیاتے دگر — واسطہ صبر و ثباتے دگر
ہر یک از ان مروحہ جنبان خوش — روح مزاج دل از و کردہ خوش — حنجرۂ جان متنعم از و — پنجرۂ دل متنسم از و

هر سر موی در بدن آدمی | یافت از نوتازگی خوردمی | آدمی بی هنر بی زبان | حمد خدا را چه تواند بیان

یکی دیگر در راتبه هر روزه که در لیل و نهار بطریق ادرار بتو میرسد نظر بکار و اسباب و آلات آن را بنگر که چگونه بشمار بسنگر که یکدانه گندم که بوجود آید چه قدر اسباب ایجاد فرماید تا خلق صور و مواد زرع و حصاد و حفظ قوت و فساد آن سازد و به ترتیبی و تکمیل آن پردازد و حکمتهای دیگر غریب تر و نعمتهای عجیب ترکه در طحن و طبخ و اخذ مضغ و جذب و هضم و چندین افعال متقن و احکام محکم که آن را جز حکیم مطلق نداند پیدا کند تا آن را صالح تغذیه گرداند فسبحان من تمت حکمته و عمت نعمته **قطعه**

سبحان قدیری که یکذره شکرش | خاصان درش کرده عقل و خرد گم
پرورده همه خلق بان دانه گندم | گم در شکم دانه دل انجم و افلاک
نعمتهای دیگر از ماکل و مشارب | چون دانه چندیست فتاده بته خم

و ملابس و مارب و مجالس و مساکن و مواد و مواطن و سائر نعمتهای سماوی و ارضی و علوی و سفلی و روحانی و جسمانی و ظاهری و باطنی نگاه کن و در خلق و تقدیر و تربیت و تدبیر علیم قدیر قوت فکریه را رو براه کن تا جز سکوت و حیرت چه آرد و جز عجز و بندگی چه پیش دارد غرائب خلق سموات و کواکب و حرکات و سائر احوال و صفات ثوابت و سیارات و ایجاد ارکان و عناصر با وضع غریب و ترتیب نادر و تمهید بساط ارض با این طول و عرض و ایجاد جبال و اسیات و انفجار عیون و انهار جاریات و اجناس جمادات و اقسام نباتات و انواع حیوانات و ابداع غرائب حکمت در خلق و ایجاد این اجسام و اعطاء جزائل نعم در ظاهر و باطن این اقسام که ذکر مجملی از انها بدفاتر فکر در نگنجد و بصحائف قیاس در نیاید و این همه برای تست که او را یاد داری و روی ارادت بدو آری فسبحان من لا حصر لآلائه و لا احصاء لنعمائه **قطعه**

احصا و حصر نعمت حق قدرت تو نیست | فکر اندران خیال چه پابد ترا گماشت
بهر تو آفرید و ترا بهر خود نگاشت | کار تو این بود که بدانی که این همه
چندین نعم بهر تو مظهور آشکار کرد | وین بسط بساط زمین بهر تو نهاد
آن دم که آتش شام خوری یا غذای چاشت | غافل مشو ز ذکر خداوند روز و شب

این همه نعمتها عام است که انسان را با جمیع حیوانات شامل و بهر ذی حیاتی واصل است و اگر مزایای اکرام ملحوظ داری آن خود بابی دیگر است مشکل که از ان سر بر آری نطق و فکر و فهم و فراست و علم و درایت و شئون محبت و ذوق و معرفت و قرب و ولایت و نبوت و رسالت و عزم و حتمیت تکریم عام و تعظیم خاص بطریق شیوع و اختصاص به آدمی فائض گردانیده پایه قدر او را بجائی رسانید که ملک او را از سر تا مه مینیان و سر او را از افسر جمع آسمانیان برگذرانید **قطعه**

بنمود هر چه بود بگنج ازل نهان | پای که خاک را ز بر افلاک بر کشید | بلکه فلک ز پرتو آن خاک نور یافت
این آدم اختصاص بهر حضور یافت | آن دم که نور آدم خاکی ظهور یافت | بیرون در فرشته بکاری موکلست
نور صفا اگرچه ز روی صفی ظهور | از بوی او ریاض بهشت برین شگفت | در روی او و سفیدی رخسار حور یافت
چون از درخت شعشعه نار طور یافت | دانند نور کیست ز رخسار او عیان

نوشته و برخی بجانب بعضی امراء و ملوک از اهل سعادت فرستاده و پاره در نصیحت نفس خود که نزدیک تر و نیازمند تر از همه است ابلاغ نموده و این بنده مامور است که جز در ابواب دین و ملت که باعث ترویج و تجدید شریعت و موجب حفظ عقاید و احکام سنت باشد تکلم نکند و از دائره اعتدال و حیطه احتیاط بیرون نهفتد و با شارات وجود یه و تاویلات باطنیه دست نزند وصیت مشایخ در حق این مسکین این ست و لا تکلم بالحقایق و الدقایق بل بمبین للخلق علم المعاملات و ما یتعهدین به عن العیوب و لا یقدم علم الباطن علی الظاهر و لا یکتفی بالظاهر عن الباطن بحکم این وصیت طریقه این ضعیف در اکثر احوال در تالیف و تصنیف نقل و ترجمه عبارات اقوم و رجوع بکلام ائمه دین که جامع طریقین و متفق علیه فریقین اند و تبرید و تنزیه ساخت این مقام از فضول کلام افتاده و بحقیقت این طریق را اسلم و احکم یافتم در اتقان معنی و اعتبار سخن احتراز از طغیان قلم و زلت زبان یارب مگر در ضمن بیان سخنی در آورده شود شرح مقام و رفع ابهام و اشکال سخن اصل را که آن نیز در حکم اصل خواهد بود امید که بنظر قبول و اصلاح ارباب دین در آید

وبعین عنایت ایشان ملحوظ گردد و طالبان راه حق وسالکان صراط مستقیم را مفید و نافع افتد و نقاب حجاب از چهرهٔ مقصود بردارد انه قریب مجیب وایاه ارجو والیه انیب -

الرسالة الاولی سلوک طریق الفلاح عند فقد التربیة بالاصطلاح

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الحمد للہ والصلوٰة والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ واصحابہ

بداءة طریق الحق ومحیی دین اللہ شخصے آمد ورقعه از جناب بجانب این ذره حقیر آورد ومرا ازان تعجب رخے نمود ازدو وجه یکی آنکه با وجود آن مشغولیے وحالت سکوت وحضور که عنایت حق جل وعلی نصیب ایشان گردانیده است چگونه التفات باین عالم آورده اند وعجب تر آنکه این حقیر را باین سخن که جز باهل آن نتوان گفت مخاطب ساخته واعتبار نموده این فقیر را کجا اهلیت آن و مناسبت بدان که باچون منی بی مایه این سخن در میان توان آورد اما چون ایشان را باین وادی آورده اند بشک دریخاری خواهد بود یکے از اوصاف صادقان راه آنست که یفید لکل مستفید ویستفید من کل مفید فقره ثانی

آنکس کہ روشنائی نور شعور یافت | نور محمد ست کہ اول ز ذات بجست | در عقل و نفس آمد و نیخا عبور یافت
حرف نخست ابجد ایجاد ذات اوست | کان حرف و کاتب ازل اصل سطور یافت | فرقان وصف اوست کہ تورات کرد رقم
انجیل در نوشته زبور زبور یافت | عقل از کمال اوست چو از آفتاب چشم | نزدیک خیره روشنواند دور یافت

وہمچنانکہ شکر وسپاس خالق موجودات از حیطهٔ امکان احاطهٔ انسان بیرون ست مدح وثنای سید کائنات از مجال شرح وبیان افزون وہر چه جزء مرتبه احدیت متعین ست حقیقت محمدیه آنرا متعین ست وانچه جزء مرتبه ذات احد بهم صفات احمد آن را مبین وہر چه از انوار علوی وسفلی ظاهر ست همه پرتو نور آن اجل مظاهر ست پس در حقیقت تقصیر از ادراک صفات حق عین عجز از کنه ذات آن کامل مطلق بود **قطعه**

حق را بچشم اگر چه ندیدند لیکنش | از دیدن جمال محمد شناختند | او را بچشم دیده و نشناختند ازان
کز صورتش عشاق معنیش ساختند | از ندای یا عبدنا که از ذات واجب الوجود برآرد دیگران صدای ما عرفناک

نسبت بآن مقصود ومقصد هر موجود آمد لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک

گوید دیگران لا نستطیع صلوٰة علیک من ربک گویند **قطعه**

خیر الوری امام رسل مظهر اتم

او از خدا وہر چه جز او مستثنی از و | او جان جمله عالم وحق جان جان شمار | حق را بغیر واسطهٔ ذات او مجو
حق در ازل برابر آئینهٔ وجود | آئینه حقیقتش آورد روبرو | آئینه را مقابل آئینه چون نهند
اینجا لطیفه است اگر بشنوی نکو | از اول انچه در دوم افتد بود عکس | گردد دوست باز ازین چون قدم درو
نقش وجود راست نشیند باین طریق | بشناس این دقیقه مزن دم مگو مگو | در اول باعث خلقت عالم ست

ودر آخر واسطهٔ ہدایت بنی آدم در باطن مربی ارواح ودر ظاهر متمم اشباح کاسر ارکان ادیان دول ناسخ احکام ملل ونحل فص خاتم وجود ونقش فص معرفت وشهود مقصد ومعتکفان مقصورهٔ افلاک مقصد سالکان مطمورهٔ خاک متمم مکارم اخلاق مکمل کاملان آفاق حاجز منزلین وجود وعدم برزخ بحرین حدوث وقدم جامع نسخه امکان وجوب موجب ابطه طالب ومطلوب عزیز مصر صمدیت ملک مملکت احدیت مظهر حقیقت فردانیت مظهر صورت رحمانیت سر مکتوم غیب لاہوت طلسم معلوم گنج حیرت مروح ارواح ملکوتیه قرین اشباح ناسوتیه بدایت خط ولایت نهایت دائره نبوت مظهر اتم رحمت اعم عقل اول ترجمان ازل نور انوار سر اسرار ہادی سبل سید رسل نور اتقی سر ابهی حبیب اعلی صفی الصفی محمد مصطفی صلی اللہ علیه وسلم **قطعه**

شاه رسل شفیع امم خواجه دو کون | نور ہدی حبیب خدا سید انام | مقصود ذات اوست دگر ہا همه طفیل
منظور نور اوست دگر جمله ظلام | ہر مرتبه که بود در امکان وہست ختم | ہر نعمتی که داشت خدا شد بر و تمام
بر داشت او طبیعت امکان قدم کران | از ری بعبده ست من المسجد الحرام | تا عرصهٔ وجوب که اقصای عالم ست
کانجا نه جاست نے جهت و نے نشان نام | سر بست بس شگرف دریغا بهیچ ہان | از آشنای عالم جان پرس این مقام

ابیات رسول کریم نبی نبیه | رفیع شفیع عزیز وجیه | بشیر نذیر سراج منیر

رحیم فخیم عظیم خطیر | رضی وصی تقی نقی | سخی بهی علی ملی | عطوف رؤف کریم رحیم
علیم رحیم سلیم کلیم | خسف القمر بجاله | عجز البشر بکماله | نطق الحجر بجلاله
صلوا علیه وسلموا | ملاء الخلاء بخیره | خرق السماء بسیره | ماساغ ذاک لغیره
صلوا علیه وسلموا | شرق المکان بنوره | سر الزمان بسوره | نسخ الملل بظهوره
صلوا علیه وسلموا | کشف الشبه ببیانه | رفع العلی بمکانه | اکرم برفعة شانه
صلوا علیه وسلموا | فلتهتدوا الشریعته | ثم اقتدوا الطریقته | فتحققوا الحقیقته
صلوا علیه وسلموا | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٖ وبرین قیاس

کمالات آل کامل الاحوال و صفات اصحاب و افر النصائص و انواع نعم و اصناف احسان ایمه اهل کرم بیرون از حصر و احصاست خارج از حیطه استیفا و استقصا همه انهار آن دریاو اقمار آن بیضا اند هر فیضی که ورود یافت مهر نوری که در دین تافت بوساطت ایشانست هر نهری را آبی دیگر و هر قمری را تابی دیگر و هر یک از کتاب فضل فصلی دیگر و بابی دیگرست یکی بصدق و سداد موصوف و دیگری بعدل و داد معروف یکی بسجیه حیا موسوم و دیگری بعلم بی انتها معلوم خلافت نامه خاتم نبوت چون بمهر خاتم ولایت رسید تمام شد

دور خلافت بانتظام کشید قطعه

اصحاب پیمبر همه مستغرق نورند | در شعشعهٔ ذات چه از دور و چه نزدیک
ای در ره ظلمات ضلالت حیران | بی نور هدایت مرو اندر شب تاریک
چون جسر صراط ست پلی و شب باریک | خوش راه غریبی ست عجب مشکل و آسان

بعد ازان چندان شعب و شجرات و فروع و ثمرات از خاتم ولایت که شجره علم و هدایت بوی منتهی میشود برآمد که برمثال شجره طوبی هر طرف ظلال کمال انداختند و عالم را بنور جمال ولایت منور ساختند خصوصا اولاد امجاد و احفاد عالی نژاد آنحضرت که بحکم وراثت حقیقی و مناسبت ذاتی از همه نصیبی وافر و فیضی کامل تر برداشتند و بحکم عصمت ذاتی لوای ولایت معنوی برافراشته ریاست صورت

رابدیگران گذاشتند رباعی

نواب نبی بملک دین ایشانند | حکام ولایت یقین ایشانند
از کشتی نوح و بحر موسی گوئی | مقصود مراد حق همین ایشانند

انقطاع نه پذیرد و فلک ولایت جز باین اقطاب قرار نگیرد قطعه

ظاهر از اهل بیت نور نبی | همچو در ماه نور خورشیدست
تا نگه این نور نور جاویدست | از ازل تا ابد بود ظاهر

و از میان ایشان هر که را خواست قطب اقطاب عالم و غوث بنی آدم و مرجع ثقلین و مشهود مغربین ساخت تا محیی دین و مجدد شرع متین گردید اگرچه جمال محمد در تمام آل محمد تابان ست لیکن در یکجا جمالی دیگرست و کمالی دیگرست جمال جمال محمدست و کمال کمال محمد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

عالم ظهور نور کمال محمدست | آدم مثال حسن و جمال محمدست
آن را که در پناه ظلال محمدست | ای غرقه گناه ز طوفان غم مترس
از آفتاب روز قیامت چه غم بود | کشتی نوح عصمت آل محمدست

اگر مصدوق این بنده است کلمهٔ اولی مصداق حال ایشان خواهد بود بیت یقین میدان که شیران شکاری ✦ درین ره خواستند از مور یاری ✦ یکی از طالبان راه گفته ست اذا وجدت من هو اعلم منی فذلک یوم استفادتی و اذا وجدت من هو دونی فذلک یوم افادتی و اذا وجدت من هو مثلی فذاک یوم مذاکرتی و اذا لم اجد احدا من هؤلاء فذلک یوم مصیبتی بارے درین زمانه که مائیم سخن نیز غنیمت ست تا بعد ازان توفیق کار کرا بخشند و توا صوا بالحق و توا صوا بالصبر در رقعه شریف مذکور بود که حیرتی در کار ست که نه قوت آنرا بپای مردی طلب مجازی مجاهده کند و نه چشم آنکه محق را از مبطل ممتاز ساخته دست بفتراک صاحب دولتی زند. علم شریف محیط خواهد بود بآنکه این دره را درین زمانه علاجی پیدا نیست کدام طالب صادق که باین مصیبت خون در جگر نباشد و باین حسرت در ماتده نبود و انچه از کلمات بعضی حرفا لائح می گردد آنست که این مرد شناسی و ولی یابی بیرون دائره وسع و طاقت طالب ست با وجود فنون الطاف و موازین که برای معرفت این کار نهاده اند و تعیین نموده و گواهی میدهیم

اما بعد فقیر حقیر ضعیف عباد الله القوی الباری **عبد الحق** بن سیف الدین الترک الدہلوی البخاری معروض میگرداند کہ بر ارباب الباب و اصحاب ابصار کہ زمرۂ اہل خبرت و اعتبار اند محقق و مقرر ست کہ موثر ترین حالات بلکہ افضل عبادات مصاحبت اہل کمال و مجالست مقربان درگاہ ذو الجلال ست زیرا کہ بمشاہدۂ استقامت احوال ایشان سالک را ہمتی دست دہد کہ تحمل اعباء عبادت و برداشت مشاق ریاضت کہ لازم سلوک این طریق ست آسان شود بلکہ بمعاینۂ جمال ایشان نوری در دل افتد کہ ظلمتِ ریب و ارتیاب کہ علت بُعد و حجاب ست زائل گردد و اگر فرضًا این شخص نہ استعداد استفادہ این کار و قابلیتِ استفاضۂ انوار داشتہ باشد تا تاثیر صحبت بوجود آید و فائدہ محاذات روی نماید لیکن بقیاس و استدلال بر وجود لذت و کمال کہ مخصوص ارباب حال باشد از ایای این طریقہ کہ قسمے از ولایت ست محروم نماند **ابیات**

ای کہ از کشمکش قال و مقال	نیستت حالتِ ارباب کمال
نشنیدہ ز کسان جز خبری	قابل کار نۂ معذوری
باش کمیں راہ گذاری دگرست	ہر کسی قابل کاری دگرست
از جہان منکر این کار مرو	بنگر این حالتِ درویشان را
کہ درین رہ چہ طلبہا دارند	در طلبہا چہ تعبہا دارند
این ہمہ بہر چہ بشتافتہ اند	در طلب این ہمہ جانبازی چیست
کشف اگر نیست قیاس تو کجاست	عقل کو درکِ حواس تو کجاست
معتقد باش و بیارا ایمانی	و بعد از حرمان دولت صحبت

کاملان و مشاہدۂ جمال عارفان استماع اخبار و تتبع آثار ایشان در ہمت فرمائی و ظلمت زدائی ہمان تاثیر دارد کہ صحبت و مجالست بلکہ این نیز نوعی از صحبت ست کہ جمال و قت و روی از غبار کدورت بشریت و حجاب صورت عنصری مصفاست و صفائی حسن عقیدت از مشاہدۂ عادیات و اطلاع بر زلات منزہ و معرا لہذا اقرنا بعد قرن جمیع اخلاق حفظ اخبار و آثار اسلاف نمودہ در محافل و مجالس یاد میفرمودند و در دفاتر و صحائف جمع آوردہ ذیوری دیگر بر جمال آن فزودہ و برای تسلی و تثبیت و اتعاظ و اعتبار آن را فوائد و منافع بسیار ست اول آنکہ وجود اولیاء اللہ رحمتی ست شامل و نعمتی بہمہ کس و اصل پس بموجب وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ذکر مناقب و فضائل ایشان کہ در معنی شکر این نعمت عظمی و عطیہ کبری ست لازم باشد و اعتقاد و محبت این صفا کیشان واجب و متحتم **رباعی**

ہر کس کہ کمال اولیاء نشناخت	این نعمت خاص بے بہا را نشناخت
میدان بیقین کہ او خدا را نشناخت	پس شکر نعمت و حب ایشان نگزید

دیگر آنکہ ذکر این محبوبان آلہ و محبان درگاہ باعث نزول رحمت و سبب وصول قربت ست زیرا کہ ہر محبوب از ذکر محب خود خوش آید و محب او صف محبوب محبوب نماید دیگر آنکہ

کہ آن ضوابط و قواعد حق ظاہر ست و تجاوز ازان تعسف باطل اما ہنوز کار مشکل ست و نقاب حجاب و ابہام بر جمال مقصود حائل گویند کہ طریق منحصر ست در آنکہ یکے را با صاحب دلی الفتے دست دہد درین صورت اگرچہ مدت صحبت قصیر باشد کار تمام ست و بی نعمت الفت اگر سالہا صحبت اتفاق افتد فائدہ ندارد و نتیجہ بار ندہد اصل ہمین محبت و الفت ست صحبت ممتد باشد یا کوتاہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اکنون معلوم شد کہ دریافت اولیا و شناخت مردان و استفادہ و اقتباس نور ولایت بسعی پاے طلب عادی و بزور بازوے قوت ممیزہ نیست نگردی سبحانہ و تعالی مددی فرماید و گرہ ازین کار بکشاید بہمہ حال براہ نا امیدی نباید رفت و از دعا و سوال این مطلب و الحاح و اضطرار دران نباید نشست کہ او عز و علی اجابت کنندۂ دعا و عطا باش فقر است بابہ علی کل شیء قدیر نقلے چند مناسب مقصود و جامع مطالب از حضرات مشائخ حاضر وقت ست نوشتہ می شود مطالعہ آن و تکرار و تردد او نظر دران بغایت موثر و منور می نماید بہتر کہ بدیگر آن پردازد و عبارت

این عبادتی ست که بهر حال در جمیع محال بی کلفت و محنت از دست هر کس حاصل ست و باوجود آن اینچنین جزای جزیل که قرب رب جلیل ست بران واصل دیگر آنکه چون نقل اخبار و حکایت ماضی و مستقبل و تضییع اوقات بذکر احوال اواخر و اوائل مالوف عادت و مانوس طبیعت گشته است پس اشتغال بذکر احوال اهل کمال که مثمر سعادت مبدأ و مآل ست بهمه حال بهتر باشد تا قضای مقتضای حیلت و عادت متضمن طاعت و عبادت باشد دیگر آنکه لابد میان ذاکر و مذکور علاقه مناسبتی و محبتی باشد که باعث بر ذکر گردد پس ذکر حکایات صالحین بجهت آنکه مُنبئی از مناسبت باطن ست ذاکر را در ظاهر نیز از ایشان باید و بزی صلاح و حلیهٔ فلاح بیارآید دیگر آنکه هر کس که فضائل و مناقب اسلاف استماع نماید بضرورت دریابد که چندین بعد از مضی قرون و ادوار و تمادی دهور و اعصار هنوز ذکر فضائل پیشینیان می گویند سبب آن جز حسن عمل و کردار نیک نیست پس داند که حیات ابدی و سعادت ازلی در حسن عمل ست و شاید که تصور این معنی مخبر و باعث بر کسب خیرات و مبرات گردد دیگر آنکه تواند که ذکر خیر این طائفهٔ علیه سبب ترویح ارواح مقدسه ایشان گردد و همچنانکه دمی ایشان را درین جهان بخیر ذکری می کند ایشان نیز بحکم تخلق باخلاق الهی او را در آن عالم بنیکی یاد نمایند و ابواب اعانت و امداد بر روی طالب بکشایند دیگر آنکه چون وی نشر مناقب و ذکر حمائد گزشتگان می کند بحکم کما تدین تدان امیدوار باید بود که بعد ازوی باوی نیز همین معامله کنند رَبِّ هَبْ لِی حُکْمًا وَّ اَلْحِقْنِی بِالصَّالِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّی لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ

قطعه

چو من بخیر کنم یاد رفتگان دارم	امید آنکه مرا هم بخیر یاد کنند	
چو شاد می کنم ارواح دیگران شاید	کسان بسند دمرا نیز روح شاد کنند	بعلاقهٔ این امور و ملاحظهٔ این

معنی من ابجد خوان لوح نادانی را هوس آن شد که بذکر مناقب و مفاخر این طائفهٔ علیه زبان گشایم و از ارواح مقدسه حضرات مشایخ قدس الله اسرارهم استعانت نمایم تا ایشان را وسیله سازم بجناب پیر دستگیر که قطب عالم و غوث بنی آدم ست و استعانت و استمداد من در مبدأ و معاد منحصر در وست و توسل من در دنیا و آخرت مقتصر بر لطف و عنایت او اگرچه من گناهگار بدکردار را چه یارای آنکه نام خداوندیشان بر زبان آرم و خود را در زمرهٔ مادحان و واصفان ایشان بشمارم **باغی**

هیهات من از کجا و این کار کجا	درخورد من ضعیف این بار کجا	اوصاف بزرگان ز شمار افزونست
در طاقت تقریر من زار کجا		

و چون ذکر از مشایخ از دیار عرب و عجم در کتب و صحائف ارباب معارف مسطور و مذکور شده است چنان مخطور خاطر ناتر شد که آنچه از اخبار و آثار ثبت آن درین اوراق اختیار افتد بعد از ذکر حضرت پیر دستگیر شیخ العالم و الغوث الاعظم فرد الاحباب قطب الاقطاب غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر الحسنی الجیلانی رضی الله عنه مخصوص این دیار باشد یعنی دیار هندوستان که مقام خاص غربا و محبان و دوستان ست زیرا که اگرچه احوال بعضی

ایشان را بعینها ایراد نماید که آن بطریقه احتیاط اقرب و از آلودگی تصرف ایشان اجنب از کی و اطهر خواهد بود فرمت حامل فقه الی من هو افقه منه قال الشیخ ابو العباس الخضری رضی الله عنه ارتفعت الرتبة بالاصطلاح و لم یبق الا الافادة بالهمة و الحال فعلیکم باتباع الکتاب و السنة من غیر زیادة و لا نقصان و ذلک جار فی معاملة الحق و النفس و الخلق فاما معاملة الحق فبتلافات اوامره الفرائض و اجتناب المحرمات و الاستسلام للاحکام و اما معاملة النفس فبتلافات الانصاف فی الحق و ترک الانتصاف لها و الحذر عن غوائلها فی الجلب و الدفع و الرد و القبول و الاقتراب و الادبار و اما معاملة الخلق فبتلافات توصیل حقوقهم الیهم و التعفف عما فی ایدیهم و الفرار مما یغیر قلوبهم الا فی حق واجب لا محید عنه و کل مرید ال الرکوب الخیل و آثر المصالح العامة او اشتغل بتغییر المنکر فی العموم او توجه للجهاد دون غیره من الفضائل و معه حالة کونه فی فسحة منه اوراد و استیفاء الفضائل او تتبع عورات اخوانه متعللا بالتحذیر او عمل السماع علی وجه الدوام او اکثر الجمع و الاجتماع لاتعلم و تعلیم او مآل لارباب الدنیا لقلة الدیانة او اخذ بالرقایق

والدقایق دون المعاملات
ومابنیة عن العیوب او لقصد
للتربیة من غیر تقدیم شیخ او
امام او عالم او اتباع کل ناعق
وقائل بحق او باطل من غیر
تفصیل لاحوالهم واستهان
بمنتسب لله وان ظن عدم
صدقه بعلامة اومال للرخص
والتاویلات او قدم الباطن
علی الظاهر او اکتفی بالظاهر
عن الباطن او اتی من احدهما
بما لایوافق علیه الآخر او اکتفی
بالعلم عن العمل او بالعمل عن الحال
او بالحال عنهما او لم یکن له اصل
یرجع الیه فی علمه وعمله ودیانته
من الاصول المسلمة فی
کتب الائمة کالکتب ابن عطاء الله
فی الباطن وخصوصا التنویر
ومدخل ابن الحاج فی الظاهر
وفی کتاب شیخه ابن ابی حمزة
ومن تبعهما من المحققین فهو
هالک لامحالة ومن اخذ
بهما فهو ناج مسلم ان شاء الله تعالی
والعصمة منه والتوفیق وقد
سئل رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم عن قوله تعالی علیکم
انفسکم الآیة فقال اذا رایت
شحا مطاعا وهوی متبعا و
اعجاب کل ذی رای برایه
فعلیک بخویصة نفسک
وقال علیه الصلوة والسلام
فی صحف ابراهیم علیه السلام
وعلی العاقل ان یکون عارفا
بزمانه مسکا للسانه مقبلا
علی شانه وعلی العاقل ان یکون

ازمشاهیر ایشان مسطور ومزبور شده ولیکن اخبار اکثری ازمشایخ وعلما واتقیای دیگر که ازز مان
ابتدای فتح اسلام که زمان ظهور این کرام درین دیار ست در هر عصری وعهدی معروف ومشهور بوده
درکتابی معین مبین ومسطور نیست مگر در بعضی ملفوظات ورسائل بعضی ازتقریبات ووسائل مذکور
شده یا بر السنه خواص وعوام مشهور گشته وجماعه دیگر از متاخرین قریب این زمان که هنوز احوال واوصاف
ایشان بزبان قلم نرسیده واز السنه اهل عصر سر بیرون نکشیده است پس درین صحیفه شریفه که مجموعه
ایست از عجائب اخبار وآثار وغرائب حقائق واسرار از ابتدائے زمان خواجه بزرگ معین الحق والشرع
والدین تا منتهای الف عاشره که تاریخ کتابت این کلمات متین ست انچه از احوال اولیا واصفیا
وعرفا ومشایخ وبزرگان دین ومقتدایان ارباب یقین درکتب ورسائل ودر ملفوظات مشایخ
چشتیه وغیرهم درنظر آمده واز ثقات سموات که جانب صدق ایشان راجح بلکه متعین باشد باستعمال
نوعی از تفرس واعتبار وامتحان واختبار که واجب وقت کاتبان تاریخ ومستمعان اخبار ست شنیده
شده نوشته آمد وجماعه دیگر از علما وصلحا که بسمت امتیاز موسوم وبصفت اشتهار معلوم بوده اند خصوصا
از صلحای طبقه اسکندریه که زمان صلاح وتقوی وورع ودیانت وصیانت بود وبسیاری از اکابر
وعلما از اطراف واکناف عالم از عرب وعجم دران زمان تشریف آورده درین دیار توطن فرموده اند
وجماعه دیگر نیز اگرچه بنشان ولایت وکرامت موسوم نبوده اند لیکن ذکر ایشان درمحافل ومجالس
بخیریت میرانند وبعضی جهات خیرات ممتاز ومتفرد میدانند شاید که بعضی تقریبات ومناسبات مذکور
شده باشد وباین ملاحظه این کتاب را **اخبار الاخیار فی اسرار الابرار** نام شد ودر تعریف
وتوصیف حد واندازه رانگاه داشته وطریقه مبالغه را فروگذاشته انچه مناسب حال هر یک بود نگاشته آمد
وانچه از تصنیفات وتالیفات ومکاتیب ورسائل ایشان که درمعاملات طریقت ومکاشفات
حقیقت یاد وعظ ونصیحت وارشاد وتربیت درنظر رسید البته چیزی ازوی ثبت گردید واگرچه در بعضی
مواضع بسبب اشتمال بر فوائد ومنافع بکثرت وطول انجامیده مساق کلام از اتساق وانتظام
برآمده باشد ولیکن چون مقصود ازین جمع استفادت سالکان این راه وطالبان درگاه است استطالت
وقت متصنعان طریقه فضیلت ومتکلفان شیوه صیانت ازان باقی ننمود واگر کسی مطمح نظر سیاق
قصص وحکایات برگمارد وگوناگون اوراق گردانیده رد مقصود خود آرد واگر در وقت کتابت آن نیز
قصد اختصار کند وبرانچه ازان کلمات مقصود وافتد اقتصار نماید نیز رخصت ست وهمچنین باید که
در هر جا که بر سهو وخطا وقوف یابند در طریق اصلاح وتصحیح آن بشتابند ان الله لا یضیع اجر
المحسنین وانچه مناسب حال کاتب این مسطور عصم الله ادقاته عن التفرقة والفتور افتاده است
که ذکر بزرگان که تمیز وتعیین درجات ومراتب ایشان در وسع وطاقت مسکینان ست

بترتیب وقت وزمان کرده آید وتقدم وتاخر زمانی را رعایت نماید باداب واحتیاط نزدیک تر خواهد بود مگر در بعضے مواضع بسبب بعضے از تقریبات ومناسبات شاید کہ خلاف این تقریر نیز بوقوع آمده باشد۔

طبقہ اول در ذکر خواجہ بزرگ معین الحق والدین کہ سرحلقہ مشائخ کبار واقدم سلسلہ چشتیہ این دیارست واہل عصر واز خلفا ومریدان وغیرہم تعین پذیرفتہ۔

طبقہ دوم در ذکر شیخ فرید الحق والدین گنج شکر ومعاصران ومریدان ایشان مقرر شدہ۔

طبقہ سوم از زمان شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی واہل زمان ایشان ثبت یافتہ وہکذا علی ہذا الترتیب الی عصرنا ہذا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بعد ازان ذکر جماعہ از مجاذیب بی ملاحظہ تقدم وتاخر وہمچنین جماعۂ از صالحات بی ملاحظہ مذکور مزبور گشت وخاتمہ در ذکر بعضے از اسلاف کاتب حروف ومجملی از احوال ایشان رحمۃ اللہ علیہم وتفصیل احوال والد ماجد قدس سرہ وتتمیم آن باجرای کلام بعض اد باجرای خود ومناجات بدرگاہ مجیب الدعوات وختم کتاب بنعت سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثبت یافت الحق مجموعہ ایست کہ اگر فقیری وقت خود را بدان خوش کند جائی آن وارد اگر سالکی مطلب خویش ازان طلب امید کہ روی بحرمان نیارد باشد کہ بقبول درگاہ مقبول گردد وبحصول مقصود موصول آید ابیات

دارم امید از خدای جہان	کہ دہد از قبول خویش نشان	
بقبول خودش کند موصول	سوی اہل دلش رواں سازد	
ای خدا زار ودلفگارم من	بلکہ بی نوای زارم من	
جز تو ام ہیچ دستگیری نیست	مفلس ومکترین گدائے توام	
نظرے رحمتے بمن فرما	بر دلم لطف خویشتن فرما	
انت نعم الوکیل والمولی		

کند این را بلطف خویش قبول
جای او در میان جان سازد
بفقیری چو من ضرری نیست
آرزو مندیک عطائے توام
نیست جز لطف تو کسی ما را

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین الطیبین الطاہرین

قطب الاقطاب فرد الاحباب الغوث الاعظم شیخ شیوخ العالم غوث الثقلین امام الطائفتین شیخ الطالبین شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از اکمل اولیاء اہل بیت واز اعاظم سادات حسنیہ است از احفاد عبد اللہ محض بن حسن مثنی بن امام المسلمین حسن بن امیر المومنین علی مرتضی ست رضوان اللہ وسلامہ علیہم اجمعین منسوب ست بجیل کہ آن را جیلان وگیلان نیز گویند تولد شریف آنحضرت سنہ سبعین وبروایتی احدی وسبعین واربعمائۃ است ومدت تصدر او مدرسیس وفتوی را سی وسہ سال ومدت کلام او بر مردم وارشاد خلق جہل سال

اربع ساعات ساعۃ یحاسب فیہا نفسہ وساعۃ یناجی فیہا ربہ وساعۃ یفضی فیہا لاخوانہ الذین یبصرونہ بعیوبہ ویدلونہ علی ربہ وساعۃ یخلی فیہا بین نفسہ وبین شہواتہا المباحۃ او کما قال رزقنا اللہ ذلک واعاننا علیہ ووفقنا بہ وصحبنا بالعافیۃ فیہ فانہ لاغنائنا فی عافیۃ وہو حسبنا ونعم الوکیل وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا دائما ابدا الی یوم الدین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم شیخ ذکرہ اللہ بالخیر معنی تربیت اصطلاحی چنین تصویر وتقریر میفرمودند کہ در زمان قدیم مشایخ بودند مرشد ومکمل کہ بنائے ربط وخلوات بر صفت خاص می نمودند وطالبان را در خلوات می نشاندند وامر طعام وشراب ایشان را بر موازین مصلحت واجتہاد معین می ساختند وباہر یکے ذکرے خاص وشغلے مخصوص تلقین وتعلیم می کردند وجز برائے ادائے فرض نماز بجماعت یا بجہت ضرورت دیگر بیرون نمی آوردند ودران اوقات نیز نظر بر قدم داشتہ وسر وچشم بگوشۂ ردا پیچیدہ ونظر از التفات بیمین وشمال وزبان از غیر ذکر نگاہ میداشتند ودر ہر روزے وشبے مثلاً

وعمر آنحضرت نود سال و وفات او سنه احدی وستین وخمسمائة و در سنه ثمان وثمانین واربعمائة که سال عمر آنحضرت بیزده بود بسبب اقدوم سعادت لزوم ارزانی داشت و قصد اشیاخ وائمه و اعلام امت وعلمای سنت واعیان دین نموده اول قرآن عظیم را بارواییت و درایت و سر و علن بنحوی اتقان تجوید فرموده واز اعلام محدثین و اعاظم مستندین وعلمای متقنین استماع حدیث نموده و تحصیل علوم و تکمیل آن فرموده در جمیع علوم اصولاً و فروعاً وندباً دخلاً واز جمیع اعلام بغداد بلکه کافهٔ علمای بلاد درگذشت حتی فاق الکل فی الکل وصار مرجع الجمیع فی الجمیع بعد ازان حق عزوعلا او را بر خلق ظاهر گردانید و قبول عظیم و عظمت تمام در قلوب خواص و عام نهاد و بمرتبهٔ قطبیت کبری و ولایت عظمی مخصوص گردانید و جمیع طوائف از فقها و علما و طلبه و فقرا از اقطار ارض و آفاق عالم توجه بجناب عرش مآب او داد و ینابیع حکمت از محیط قلب او بر ساحل لسان جاری ساخت و از ملکوت اعلی تا بهبوط اسفل صیت کمال و آوازهٔ جلال او در افکند و علامات قدرت و امارات ولایت و شواهد تخصیص و دلائل کرامت او از آفتاب نصف النهار ظاهر و باهر تر گردانید و مفاتیح خزائن جود و ازمهٔ تصرفات وجود را بقبضهٔ اقتدار او دست اختیار او سپرد و قلوب جمیع طوائف انام را مسخر سلطان هیبت و قهرمان عظمت او ساخت و کل اولیای وقت را در حیطهٔ انفاس و ظل قدم و دائرهٔ امر او گذاشت تا مامور شدند من عند الله بقبول او و قدمی نهاده علی رقبة کل ولی الله و جمیع اولیای وقت از حاضر و غائب و قریب و بعید و ظاهر و باطن گردن اطاعت و سر انقیاد بنهادند خوفاً من الرد وطمعاً فی المزید فهو قطب الوقت وسلطان الوجود امام الصدیقین و حجة العارفین روح المعرفة وقلب الحقیقة خلیفة الله فی ارضه ووارث کتابه و نائب رسوله الوجود البحت والنور الصرف سلطان الطریق والمتصرف فی الوجود علی التحقیق رضی الله تعالی عنه وعن جمیع الاولیاء حلیهٔ آنحضرت نحیف البدن ربع القامة عریض الصدر عریض اللحیة وطویلها اسمر اللون مقرون الحاجبین فراخ صوت جهور و سمت بهی و قدر علی و علم و فی له صیت و صوت و سمت و صمت و در کلام آنحضرت نوعی از سرعت و جهر بود که سامع را رعبی و هیبتی در دل می افزود از جمله خوارق کلام او آن بود که در شنیدن آن قریب و بعید یکسان بودند و بحسب قرب و بعد مکان مجلس تفاوتی ظاهر نمی شد و در وقت تکلم او هیچکس را جز سکوت و انصات گنجایش نداشت و نزد امر کردن بچیزی جز مبادرت بامتثال صورت نمی بست و هر کرا نظر بر جمال باکمال او افتادی اگرچه در قساوت قلبی متمکن بودی خشوع و خضوع دست دادی و هر گاه بمسجد جامع برآمدی خلائق همه دست بدعا آوردندی و حاجات خود را از درگاه قاضی الحاجات خواستندی **نقل ست** که روزی آنحضرت در مسجد جامع عطسه زد واز مردم آواز یرحمک الله و بر جمع ربک چندان برخاست که مستنجد بالله خلیفه که در مقصورهٔ جامع نشسته بود متوهم شد و پرسید که اینچه فریاد ست گفتند که شیخ عبد القادر عطسه زده است و مردم

کیفیت احوال و خواطر و ارادات و معاملات پرسیده بر انچه مصلحت وقت و موافقت مزاج و اصلاح کار باشد از تغیر حال طعام و شراب و شغل و ذکر تصرف می فرمودند همچنین صفت بعضها در رنگ معالجهٔ طبیب حاذق مریض را تسلیک نموده هر یکی را بعد از مدتی معین بعضی را یکسال و بعضی را شش ماه و بعضی را یک اربعین و بعضی را زیاده و بعضی را کم ازان خلوت کامل و وصل می برآوردند اینست مراد تربیت اصطلاحی و اینچنین بود طریقه تربیت تمام مر طالبان را و این نوع تربیت درین زمان منعدم شده و انقطاع پذیرفته است و لم یبق الا الافادة بالهمة و الحال مراد همت و حال شیخ مرشدست میفرمودند که افادهٔ و ارشاد بهمت و حال چنان باشد که شیخ طالب را در ظاهر تعلیم احکام شریعت و ارشاد آداب طریقت مشغول دارد و در باطن همت و حال خود را براندازهٔ قوت و نفوذی که دارد بتسدید و تسلیک طالب برگمارد و بقول و عمل و حال ارشاد و تکمیل وی کند این طریقه نیز بعد از مدتی بر تفاوت استعداد و استداد و توجه و اعتقاد طالب و همت

تشمیت او کرده اند **واما علم** آنحضرت نقل ست که روزے قاری آیتے از قرآن در مجلس او برخواند و آنحضرت وجهے در تفسیر آن بیان فرمود و وجهے دیگر و دیگر تا یازده وجه تا اینجا علم حاضران مجلس همراه بود بعد ازان در بیان وجوه دیگر شروع نمود و باتمام اربعین وجها فاده فرمود و هر وجه را سندی باتصال رسانید و بر هر وجه دلیلے و هر دلیلے را تفصیلے داد که موجب تعجب حاضران گردید بعد ازان فرمود گذاشتیم قال و باز آمدیم بحال لا اله الا الله محمد رسول الله این کلمه گفتن و شور شے و ضطرابے در دلهای حاضران افتادن و جامهای پاره کردن و در بصحرا نهادن **نقل ست** که جناب آنحضرت مرجع علمای عراق بلکه محط رحال طالبان آفاق بود و از جمیع اقطار عالم فتاوی پیش آنحضرت آمدی و بی بحث و مطالعه و تفکر جواب برصواب ثبت فرمودی و هیچکس را از حذاق علماء و بحار علوم مجال خلاف و تکلم دران متصور نبودے یکبار فتوی آمد از جانب بلاد عجم که صورت او این بود چه می گویند سادات علماء در مردی که سوگند خورد به سه طلاق بران که حق تعالی را عبادتے کند که در وقت اشتغال او بان عبادت هیچ کس از افراد انسانی در هیچ مکانی او را دران عبادت شریک نباشد کدام عبادت او را باید کرد تا از عهده حنث این حلف برآید بعد از انکه علماء عراقین در جواب این سوال متحیر و بعجز از دریافت آن معترف گشته روزم پیش آنحضرت آوردند دی بحر در تفکر دران فرمود تخلی لاطاف و طوف اسبوعا وحده و بحل عین یعنی خالی شده شود برای آن شخص جائی طواف خانه کعبه تا طواف کند تنها و از عهده یمینی که خورده است برآید زیرا که طواف عبادتی ست هیچکس از آدمیان دران زمان با او همراه نیست **واما طریق** آنحضرت در سلوک سبب شدت و لزوم نظیر نداشت و هیچکس را از مشائخ عصر طاقت آن نبود کبادی همت جوید در شدت ریاضت و قوت مجاهدت و طریق او تفویض بود و موافقت و تبری از حول و قوت و ذبول در تحت مجاری اقدار بموافقت قلب و روح و نفس باتحاد ظاهر و باطن و انسلاخ صفات نفس باغیبت از رویت نفع و ضر و قرب و بعد و فراغ قلب و خلوص سر فی تجاذب شکوک و تنازع اغیار و تشویش بقایا و بقایا از تفرقه و اتحاد قول و فعل و معالقه اخلاص و تسلیم و تحکیم کتاب و سنت در هر خطره و لحظه و وارد و حال و ثبوت مع الله فی کل الاحوال بتجرید توحید و توحید تفرید با حضور و وقوف عبودیت که مستمد ست از لحظه کمال ربوبیت و حفظ احکام شریعت با مشاهده اسرار حقیقت **نقل ست** که آنحضرت فرمود که مدت بست و پنج سال بر قدم تجرید در صحرائی عراق و خرابهای او می گشتم بحالتی که نه هیچکس مرا می شناخت و نه من کسے را طوائف رجال الغیب و بنی الجان بر من می آمدند و ایشان را طریق حق تعلیم می کردم و تا مدت پنجاه سال نماز فجر را بوضوء عشای گزاردم و تا پانزده سال بعد از ادای نماز عشا قرآن مجید مفتتح می نمودم و بر یکپای ایستاده و دست در میخ دیوار زده تا وقت سحر ختمی کردم و از سه روز تا پنجاه روز می گذشت که قوت نمی یافتم و خواب نمی کردم و تا پانزده سال

وحال و تصرف و کمال شیخ تاثیری پیدا آرد و تاثیر صحبت و نفوذ همت نورانیت و صفای احوال شیخ بطالب سرایت کند انیست طریق افاده همت و حال می فرمودند که این طریق درین زمان باقی ست و افراد مشایخ که طالبان را باین طریق تسلیک می فرمایند موجود اند و ذوق ایضا نادر و میسر شود و که مشایخ را درین طریق نیز دو روش ست بعضے در ابتدای کار طالب را باختیار از مالوفات عادت و مانوس طبیعت و از اوضاع و اطوار سابق که دارد بیرون آرند بعد ازان ایشان را در کار حق و روش طریقت استعمال نمایند بعضے دیگر طالبان را هم بحال خود بگذارند و در اخری ایشان از مالوفات استعجال نکنند تا بتانی و تدریج بامداد و اعانت همت و حال و سرایت صفا و نورانیت باطن و سرایت که خدا خواسته باشد خود بخود از ظلمات رذائل برآمده بانوار حمیده متصف شوند می فرمودند که این طریق اقرب و اسهل و ارفق ست و طریقه شیخ ما در تربیت مریدان همین طریق بود و الله الموفق انتهی کلام الشیخ و در لزوم اقتدا بشیخ مرشد یا الاکتفا بعلم و تتبع کتب مشایخ در رساله کرامات طریق نیز تفصیل و اختلاف ست

در برج بغداد که اورا بجهت طول مکث من در وے برج عجمی گویند مشغول بودم و با خدا عهدی می بستم
که نخورم تا نخورانند و مدتهای مدید برین میگزشت و عهد نمی شکستم و هرگز عهدی که با خدا بستم نشکستم
فرمود وقت در بعضی سیاحات شخصے پیش من آمد و استدعائے صحبت کرد با شرط صبر و عدم مخالفت
و آن شخص مرا در یکجائے بنشاند و برفت و وعده کرد که تا نیایم ازینجا برنخیزی سال تمام برین حال
گزشت و آن شخص پیدا نشد و من بر وعده آنجا نشسته بودم بعد از انقضای مدت یکسال بیامد
و مرا نشسته یافت بار دیگر همچنین وعده کرد و برفت تا سه مرتبه این چنین واقع شد نوبت آخر نانجوئی
و شیر آورد و گفت که من خضرم و ما موریم که با تو این طعام نخورم طعام را خوردیم پس گفت برخیز و در
بغداد برو و بنشین و ترک سیاحت کن پرسیدند درین مدت سه سال قوت از کجا بود گفت از هر چه
پیدا می شد و بر زمین افتاده می بود **نقل ست** از شیخ ضیاء الدین ابو نصر موسی که گفت شنیدم
از والد خود شیخ محی الدین عبد القادر رضی الله عنه که در بعضے سیاحات بدشتی افتادم که در انجا آب
نبود چند روز در انجا بودم و آب نیافتم تشنگی غلبه کرد حق سبحانه تعالی ابری برگماشت که بر من سایه کرد
و قطرات چند از وے بچکید که بدان تسکین یافتم پس نوری ساطع شد که تمام افق را در گرفت و صورتی
عجیب از ان میان ظاهر شد و ندا در داد که یا عبد القادر منم پروردگار تو حلال کردم بر تو هر چه حرام ساختم
بر غیر تو بگیر انچه طلبی و بدان هر چه خواهی گفتم اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ دور شو ای ملعون این
چه سخن ست ناگاه آن روشنائی بتاریکی مبدل شد و آن صورت دود گشت و گفت یا عبد القادر نجات
یافتی تو از من بواسطه علم تو با حکام پروردگار و فقه تو با حوال منازلات خود و من بمثل این واقعه نشناختم
تن را از اهل این طریق از راه بردم که یکی از انها بجای خود نایستاد این چه علم و هدایت ست که حق تعالی
ترا عطا فرموده گفتم لله الفضل و المنة و منه الهدایة فی البدایة و النهایة و اما وعظ آنحضرت **نقل ست**
که فرمود در ابتداے کار در لفظ و منام ما مور و منهی می شدم و غلبه می کرد بر من کلام بحدی که بی اختیار
می شدم و قدرت سکوت نداشتم و حاضر می شد در مجلس من در سه از افراد ناس که از من سخن می شنیدند
عاقبت اجتماع و ازدحام مردم بجای رسید که در مجلس جای نشست نماند در مصلی شهر میرفتم و سخن میگفتم
آنجای گاه نیز بر مردم تنگ شد کرسی به بیرون شهر بردند و خلائق بی شمار از پیاده و سوار می آمدند و
ما وراء مجلس را گرد گرفته می ایستادند تا آنکه عدد نزدیک بهفتاد هزار میرسید **نقل ست** که در مجلس
وعظ آنحضرت چهار صد نفر دوات و قلم گرفته می نشستند و انچه ازوی می شنیدند املا می کردند و فرمود
که در اول حال رسول خدا صلی الله علیه وسلم و حضرت مرتضی را علیه رضوان الله در خواب دیدم
کرام فرمودند مرا تکلم و اند اختند در دهن من لعاب دهن و بگشاد بر من ابواب سخن **نقل ست**
از مشائخ که هر گاه که شیخ محی الدین عبد القادر بکرسی بری آید و می گوید الحمد لله خاموش می گردد

قال الشیخ الکامل العالم العارف
القیم الفاروق سیدی احمد
الشهیر بزروق فی کتاب
قواعد الطریقة فی الجمع بین
الشریعة و الحقیقة قد تشاجر
فقراء الاندلس من المتاخرین
فی الاکتفاء بالکتب عن المشایخ
ثم کتبوا للبلاد و استفتوا فیه
العلماء فکل اجاب علی حسب
فتحه و جملة الاجوبة دائرة
علی ثلاث اولها النظر
للمشایخ فشیخ التعلیم یکفی عنه
الکتب للبیب حاذق یعرف
موارد العلم و شیخ التربیة یکفی
عنه الصحبة لدین عاقل ناصح
و شیخ الترقیة یکفی عنه اللقاء
و التبرک و اخذ کل منهم وجه واحد
ثم الثانی لنظر حال الطالب
فالبلید لابد له من شیخ یربیه
و اللبیب یکفی الکتب فی
ترقیه لکن لا یسلم من رعونة
نفسه و ان وصل لاستلاء العبد
برویة سببه الثالث النظر
للمجاهدات فالتقوی لا یحتاج
الی شیخ لبیانها و عمومها
و الاستقامة یحتاج الی
الشیخ فی تمییز الاصلح فیها و
قد یکتفی و دونه اللبیب
بالکتب و مجاهدة النفس
و الترقیة لا بد فیها من شیخ
یرجع الیه فی فتوحها کرجوعه
علیه الصلوة و السلام
للعرض علی ورقة للعلم بالجبار
المنبوة و مبادی ظهورها
من فاجاه الحق و هذه الطریقه

هر ولی خدائی که بر روی زمین ست حاضر او غائبا و ازین جهت ست که این کلمه را انکار می کنند در میان آن ساکت می گردد و اولیا و ملائکه از دحام می کنند در مجلس او و آنها که در مجلس او حاضر شوند و نهایت بیشتر اند از آنها که بنا بیند یکی از مشائخ عصر آنحضرت گوید که یکباری از برای امضای جمعی دعوت کردم و غرائم خواندم و هیچ یکی از جنیان اجابت نکرده حاضر نشد و آنچه معتاد بود از زمان دیرتر کشید حیران شدم که سبب این تاخیر چه باشد چون جماعه از ایشان حاضر شدند پرسیدم که سبب تاخیر چه بود گفتند که شیخ محی الدین عبد القادر وعظی فرمودند و ما همه آنجا حاضر بودیم و بعد ازین اگر دعوت ما کنی در وقتی نکنی که شیخ در وعظ باشد که لاجرم در حضور ما تاخیری راه خواهد یافت گفتم که شما نیز در مجلس وعظ او حاضر می شوید گفتند که اجتماع ما در مجلس او بیشتر ست از ازدحام آدمیان و طوائف کثیر از ما بر دست او اسلام آورده اند و انابت نموده اند **نقل ست** که مجلس آنحضرت هرگز از جماعه یهود و نصاری و امثال ایشان که بر دست او بیعت اسلام آوردندی و از طوائف عصاة از قطاع طریق و ارباب بدعت و فساد در مذهب و اعتقاد که تائب می شدند خالی نبودی از یهود و نصاری بیشتر از یا نصد و از طوائف دیگر بیش از صد هزار بر دست او تائب شدند و از سوء سریرت باز آمدند و از اقسام دیگر خلائق خود چه توان گفت **نقل ست** که در وقتی که آنحضرت بکرسی بر می آید بانواع علوم تکلم می کرد و حاضران همه از مشاهده هیبت و عظمت ساکت و صامت می بودند ناگاه در میان کلام می فرمودند مضی القال و عطفنا بالحال این گفتن و در مردم اضطراب و وجد و حال در آمدن یکی در گریه و فریاد می در آمد و دیگری جامه پاره می کرد و راه صحرا می گرفت و دیگری بیهوش می افتاد و جان میداد و وقتها بودی که از مجلس وعظ آنحضرت جنازها بیرون می آمد از جهت غلبه شوق و هیبت و تصرف و قهر مان عظمت و جلال او و از انچه از خوارق و کرامات و تجلیات و عجائب و غرائب و حدوث اشیای عجیبه و ظهور امور غریبه در مجلس وعظ آنحضرت نقل کرده اند خارج از حد حصر و احصاست وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ یَمُدُّهُ و فرموده اند که جمیع اولیا و انبیا احیاء باجسادهم و اموات بارواح و جن و ملائکه در مجلس او حاضر می شدند و حضرت حبیب رب العالمین صلی الله علیه وسلم و آله اجمعین نیز از برای تربیت و تائید تجلی می فرمودند و خضر علیه السلام اکثر اوقات از حاضران مجلس شریف می بود و از مشائخ عصر هر کرا ملاقات می کرد وصیت می نمود بملازمت مجلس شریف او و می فرمود من اراد الفلاح فعلیه بملازمة هذا المجلس **نقل ست** که آنحضرت روزی تکلم می کرد ناگاه چند خطوه بر هوا بر آمد فرمود قف یا اسرائیلی و اسمع کلام المحمدی چون باز بمکان خود رجوع نمود پرسیدند که این که بود فرمود ابو العباس خضر از مجلس ما می گذشت و تیزی می گذشت پس رفتم بجانب او و گفتم که تیز رو و سخن بشنو **نقل ست** که آنحضرت بر بالای کرسی می فرمود

قریة من الاولی و اشرقه معها و الله اعلم۔

الرسالة الثانیة اصول الطریقة لکشف الحقیقة

لا الٰه الا الله محمد رسول الله

قال الشیخ شهاب الدین احمد الشهیر بزروق رضی الله تعالی عنه و رضی عنا مجیبا لمن سأله عن اصول طریقة اصول طریقتنا خمسة اشیاء تقوی الله عز و جل فی السر و العلانیة و اتباع السنة فی الاقوال و الافعال و الاعراض عن الخلق فی الاقبال و الادبار و الرضا عن الله فی القلیل و الکثیر و الرجوع الی الله سبحانه فی السراء و الضراء فتحقیق التقوی بالرجوع و الاستقامة و تحقیق السنة بالتحفظ و حسن الخلق و تحقیق الاعراض عن الخلق بالصبر و التوکل و تحقیق الرضا بالقناعة و التفویض و تحقیق الرجوع بالحمد و الشکر فی السراء و اللجاء الی الله تعالی فی الضراء و اصول ذلک کله خمسة علو الهمة و حفظ الحرمة و حسن الخدمة و نفوذ العزمة و تعظیم النعمة فمن علت همته ارتفعت رتبته و من حافظ حرمة الله حفظت حرمته و من حسنت خدمته وجبت کرامته و من نفذ عزمته دامت هدایته و من عظمت النعمة فی عینه شکر بها و من شکر بها

ای غلام تقاعد مکن در حضور خود در وقت قعود من اینجا ولایت این جاست درجات اینجاست
ای طالب توبه بیا بسم الله ای طالب عفو بیا بسم الله ای طالب اخلاص بیا بسم الله در هفته یکبار
بیاد اگر نتوانی در ماهی بیا و اگر نتوانی در سالی و اگر نتوانی در عمر خود یکبار بیا و بگیر هزار هزار چیز ای عالم
قطع کن راه هزار ماه را تا بشنوی از من یک کلمه را و چون بیائی تو این جا نظر مکن بر عمل خود و زهد
و ورع و احوال خود تا بگیری تو از من آنچه نصیب تست و حاضر می شوند در مجلس من بطاین ملک و خواص
اولیا و غیبیان تا بیاموزند از من تواضع مرحباب مقدس را هیچ نبی و ولی نیست که حق تعالی او را
خلق فرموده و مجلس من حاضر نشده احیا با جساد و اموات با ارواح و میفرمود کلام من بر مردان غیب
ست که حاضر می شوند از پس پرده کوه قاف قدمهای ایشان در هواست و دلهای ایشان و آتش
از شدت شوق و لهب اشتیاق که بپروردگار خود دارند را وی گوید که درین مجلس که این سخن می فرمود
ولد او سید عبد الرزاق در پایه اخیر در زیر قدم او نشسته بود سر بالا کرد و ساعتی حیران بود پس بیهوش
افتاد و جامه و دستار او سوختن گرفت و آنحضرت از کرسی فرود آمد و اطفا آن نار کرد و فرمود تو نیز ای
عبد الرزاق از ایشانی و بعد از قیام مجلس کیفیت آن حال را از شیخ عبد الرزاق پرسیدم فرمود چون
نظر بالا کردم دیدم که در هوائی مردان غیب ایستاده اند ساکت و مدهوش و تمام افق با ایشان پر ست
و در لباس ایشان آتش در گرفت ست بعضی از ایشان در صیحه و بعضی در تواجد و بعضی بجامه خود
و بعضی بر زمین می افتند فقل ست که یکی از مشائخ عصر که شیخ صمدة نام داشت بزیارت آنحضرت
آمد و نشست و مشائخ دیگر نیز در انتظار برآمدن شیخ نشسته بودند چون برآمد بگرسی رفت و تکلم نکرد و قاری
را نفرمود که آیتی بخواند و لیکن در مردم وجدی عظیم و شوری غریب در گرفت از صدمتجاوز شیخ صمدة بجانب
گذرانید و اعجبا شیخ سخنی نکرده و قاری چیزی نخوانده این همه وجد از کجاست و چندین حالت از چیست
آنحضرت بجانب او دید فرمود یا هذا مریدی از مریدان من این لحظه از بیت المقدس بیک گام در اینجا
رسیده است و بر دست من توبه کرده حاضران مجلس همه در ضیافت او و شیخ صمدة بدل خود
باز گفت که هر که از بیت المقدس بیک گام اینجا بیاید توبه از چه چیز کند و اصحاب او و شیخ چیا
آنحضرت بجانب او دید و گفت یا هذا توبه می کند کسیکه در هوای پرد تا باز بآن نرود و محتاجست که بیاموزد
او را طریق محبت خدا را بعد ازان فرمود کلامی که ترجمه او این باشد منم که تیغ من مشهورست و قوس
من موتور و تیر من رسنده و نیزه من بخطاست و اسپ من بی زین ست من آتش سوزان الهی ام
من سلب کننده احوال من دریای بی کرانم من رهنمای و فتم من سخن کننده در غیر خودم و وقتی دیگر
در حالت بود و میفرمود منم محفوظ و منم ملحوظ ای روزه داران ای شب بیداران ای کوه نشینان بیت
باد کوههای شما ای صومعه نشینان منهدم باد صومعه شما پیش آئید امر خدای را امر ما از خداست

استوجب المزید من المنعم
حسب وعده الصادق
واصول المعاملات خمسة
طلب العلم للقیام بالامر
وصحبة المشایخ والاخوان للتبصر
وترک الرخص والتاویلات
للحفظ وضبط الاوقات
بالاوراد للحضور واتهام
النفس فی کل شی للخروج
عن الهوی والسلامة
من الغلط فطلب العلم آفته
صحبة الاحداث سنا وعقلا
ودینا ممن لا یرجع لاصل و
لا قاعدة وآفة الصحبة
الاعراض والفضول وآفة
ترک الرخص والتاویلات
الشفقة علی النفس وآفة
ضبط الاوقات اتساع
النظر بالفضائل وآفة اتهام
النفس الاتس بحسن احوالها
واستقامتها وقد قال الله
سبحانه وتعالی وان تعدل
کل عدل لا یوخذ منها وقال
الکریم ابن الکریم ابن الکریم
ابن الکریم صلوات الله وسلامه
علیه وعلیهم واما بری نفسی
ان النفس لامارة بالسوء
الا ما رحم ربی واصول ما یتداوی
به علل النفس خمسة اشیاء
تخفیف المعدة عن الطعام
واللجا الی الله مما یعرض عند
عروضه والفرار من مواقع
الفتن ومن مواقف الخشی
وقوع الامر المتوقع فیه و
دوام الاستغفار مع الصلوة

ای راه روان ای ابدال ای اوتاد ای پهلوانان ای طفلان بیائید و دگیرید فیض را از دریائے
کہ کران ندارد بعزت پروردگار کہ نیکبختان و بدبختان ہمہ عرض کردہ می شوند بر من در نظر من در لوح
محفوظ است منم غواص دریائے علم و مشاہدہ الٰہی من حجۃ خداوندم بر تمامۂ شما و نائب رسول اللہ
و وارث اویم در زمین و نیز فرمودہ است آدمیان را مشائخ اند و پریان را مشائخ فرشتگان را
مشائخ و من شیخ ہمہ ام **نقل ست** کہ آنحضرت در مرض موت می فرمود نسبتی نیست میان من
و شما و میان من و خلق تفاوت آسمان و زمین ست قیاس نکنید مرا بکسی و کسی را بمن و فرمود من
ز ورائے امور خلقم و من ورائے عقول ایشانم یا اہل الارض شرقا و غربا یا اہل السماء حق تعالی
فرمودہ است وَاَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ من از انہا ام کہ مرخدا میداند و شما نمیدانید گفتہ می شود مرا
در شب و روز ہفتاد بار روانا اختر تک و لتصنع علی عینی گفتہ می شود مرا یا عبد القادر بحقی کہ مرا باتست
تکلم کن تا شنیدہ شود از تو گفتہ می شود مرا یا عبد القادر بحقی کہ مرا باتست بخور و بنوش و بگو ایمن
ساختم ترا از رد سوگند بخدائے عزوجل نکردم و نگفتم چیزی را تا مامور نشدم بدان و فرمود وقتے کہ تکلم
کنم من بکلامی بر شما باو کہ تصدیق کنید آنرا کہ تکلم من با شئی از یقینی ست کہ شک اورا در وی مجال نیست
گویا گردانیدہ می شوم پس می گویم و دادہ می شوم پس می بخشم و امر کردہ می شوم پس می کنم و عہدہ بر من
است کہ مرا امر کردہ است و الدیۃ علی العاقلۃ تکذیب شما مرا زہر قاتل ست مر دین شما را و سبب زوال
دنیا و آخرت شما ست نا شیافتا قال و یحذرکم اللہ نفسہ اگر نی بود لگام شریعت بر زبان من ہر آئینہ
خبر می کردم شما را بانچہ میخورید و می نہید در خانہائے خود من میدانم انچہ در ظاہر و باطن شما ست
و شما در رنگ شیشہائید در نظر من **نقل ست** کہ آنحضرت در نہایت کار بغایت جامہ نفیس
پوشیدے روزے خادم پیش ابو الفضل بزاز رفت و گفت جامہ می خواہم کہ گزی بدینار بود نہ بیش
و نہ کم پرسید کہ این جامہ برائے کہ میخری گفت برائے شیخ خود محی الدین عبد القادر او را بخاطر رسید کہ
شیخ جامہ برائے خلیفہ ہم نگذاشت ہنوز این خاطر تمام نشدہ بود کہ مسماری از غیب در پائے او خلید
کہ کار بموت رسید ہر چند کہ در بیرون آوردن آن سعی کردند فائدہ نداشت مرا و را برداشتہ پیش آنحضرت
آوردند فرمود یا ابا الفضل چرا باطن خود بر ما اعتراض کردی بعزت معبود نپوشیدم آن جامہ تا گفتہ نشد
کہ بحقی کہ مرا باتست یا عبد القادر بپوش جامہ را کہ یک گز او بیک دینار باشد یا ابا الفضل این جامہ
کفن میت ست و کفن میت نیک باشد این بعد از ہزار موت ست بعد ازان دست مبارک
خود بر موضع الم رسانید الی کہ بود بدر رفت گویا کہ صلا نبود پس فرمود کہ اعتراض دیر تا مثکل شد
بصورت مسمار در رسید باد انچہ رسید رضی اللہ تعالی عنہ و عن جمیع اولیائہ و اما کرامات و خوارق
عادات آنحضرت کہ در سائر اوقات بظہور می آمد از حد حصر و احصا خارج ست و از مجال تقریر و

علی رسول اللہ تعالی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم بجلوہ و اجتماع
و صحبتہ من یدل علی اللہ تعالی
او علی امر اللہ تعالی و ہو معدوم
و قد قال الشیخ ابو الحسن
الشاذلی رضی اللہ تعالی عنہ
ادصانی حبیبی فقال لا تتقل
قد یکفیک الاحیث ترجو
ثواب اللہ تعالی و لا تجلس
الا حیث تامن غالبا عن
معصیۃ اللہ تعالی و لا تصحب
الا من تستعین برؤیتہ علی طاعۃ
اللہ تعالی و لا تصطفی
لنفسک الا من تزداد بہ
یقینا و قل ہمہ اوکلامہ ہذا
معناہ و قال ایضا رضی اللہ عنہ
من دلک علی الدنیا فقد
غشک و من دلک علی
العمل فقد اتعبک و من دلک
علی اللہ فقد نصحک و قد رایت
فقراء ہذا الوقت اثروا النجمۃ
اثار الجہل علی العلم و الاغترار
بکل ناعق و التہور فی الامور
و التغرر بہا بالطریق و استعجال
الفتح دون شرطہ فابتلوا
بخمسۃ اثار البدعۃ علی
السنۃ و اتباع الباطل
دون الحق و العمل بالہوی
فی کل امر او جل الامور طلب
الترہات دون الحقایق و
ظہور الدعاوی دون صدق
فظہر بذلک خمسۃ الوسوسۃ
فی العبادات و الاستسال
مع العادات و الہلع
و الاجتماع لہ فی عموم الاوقات

سلہ انفعلت اخبار الاخیار و نفحات الانس

واستمالة الوجوه بحسب الامکان وصحبة ابناء الدنیا حتی النساء والصبیان واغرقوا فی ذلک بوقائع القوم وذکر احکامهم ولو تحققوا لعلموا ان الاستر سال رخصة الضعفاء والمقام بها بقدر الحاجة من غیر زیادة فلا یستر سل معها الا بعید من القدرة وان استرسل رخصة المغلوب او الکامل وهو انحطاط فی بساط الحق اذا کان بشرطه من اهله فی محله وادبه وان الوسوسة اصلها جهل بالسنة او خیال فی العقل وان التوجه لاقبال الخلق ادبار عن الحق اوسیما قاری مداهن او جبار غافل او صوفی جاهل وان صحبة الاحداث ظلمة وعار فی الدنیا والدین وقبول اقوالهم اعظم وعظم قال ابو مدین رضی الله عنه الحدث من لم یوافقک علی طریقک ولو کان ابن سبعین سنة قلت وهو الذی لا یثبت علی حال ویقبل کما یلقی علیه فیبلع به واکثر ما تجد هذا فی ابناء الطوائف وطلبة المجالس احذرهم بغایة جهدک وکل من ادعی حالا مع الله ثم ظهرت منه احدی خمسة فهو کذاب او مسلوب ارسال الجوارح فی معاصی الله تعالی وتصنع فی طاعة الله والطمع فی خلق الله والوقیعة

وتحریر بیرون و بدانکه این سخن حقیقت ست نه بمبالغه زیرا که آنحضرت از زمان طفولیت و آوان صبا مظهر خوارق و محل کرامت بوده و در مدت نود سال که سن شریف اوست دائم الاحوال بر سبیل اتصال بی انقطاع خوارق از وی ظاهر بود **نقل ست** که چون وی متولد شد در نهار رمضان از پستان مادر شیر نمی خورد و در مردم شهرت گرفته که در خانه بعضی از اشراف پسری متولد شده است که در روز رمضان شیر نمی خورد **نقل ست** که از آنحضرت پرسیدند از کجا باز شناختی تو خود را که ولی خدائی فرمود که ده ساله بودم که از خانه بسوی مکتب می برآمدم و در راه فرشتگان می دیدم که گرداگرد من میرفتند و چون بمکتب میرسیدم می شنیدم که صبیان را می گفتند فراخ کنید جای را بر ولی خدا روزی مردی را دیدم که هرگز او را ندیده بودم و یکی از ین فرشتگان می پرسید که این صبی کیست که او را چنین تعظیم می کنید گفتند که ولی از اولیای خداست که او را شانی عظیم خواهد بود درین طریق این کسی ست که او را عطا کنند بی منع و تمکین بخشند بیحجاب و مقرب گردانند بی کمر بعد از چهل سال شناختم که آن مرد سائل از ابدال وقت خود بود و نیز فرمود که صغیر بودم روز عرفه بجانب سواد شهر برآمده و دنبال گاوی از گاوان حراثت می دویدم گاوی بگردید و بجانب من نگاهی کرد و گفت یا عبد القادر ترا از برای امثال این کار ها پیدا نکردند و با نها امر نکرده ترسان و لرزان بجانب خانه برگشتم و بام خانه برآمدم مردم را دیدم که وقوف بعرفات می کنند پس پیش والده آمدم و از وی طلب اذن کردم که بغداد روم و تحصیل علم نمایم و صالحان را زیارت کنم رضی الله عنه وعن جمیع الصالحین او نیز فرمود که هرگاه قصد میکردم که با خوردان بازی کنم آوازی می شنیدم که می گفتند بجانب من بیا ای مبارک پس از ترس می گریختم و در کنار مادر می افتادم والآن این کلمه را در خلوت خود می شنوم **نقل ست** از شیخ علی بن هیتی که گفت ندیدم هیچ یکی از اهل زمان خود را اکثر الکرامات از شیخ عبد القادر در هر وقت هر که از ما خواهد که از وی کرامتی مشاهده کند می کند و خوارق ظاهر میگردد و گاهی از وی و گاهی در وی گاهی بوی و نیز **نقل ست** از شیخ ابو مسعود احمد بن ابی بکر خزیمی و شیخ ابی عمرو عثمان مصر نفسی که گفتند کرامات شیخ عبد القادر مثل عقد منضود ند بجواهر که در پی یک دگر در رشته کشیده شده اند هر که از ما خواهد که بشمارد کرامات او را هر روز هر آئینه بشمارد و چیز های بسیار را از وی و شیخ بزرگ شهاب الدین عمر سهروردی فرموده که کان الشیخ عبد القادر سلطان الطریق المتصرف فی الوجود علی التحقیق وکانت له الید المبسوطة من الله فی التصریف والفعل الخارق الدائم و امام عبد الله یافعی فرموده است کرامات بلغت حد التواتر ومعلوم بالاتفاق بالغ مثلها من احد من شیوخ الآفاق و از آنحضرت از هر جنس کرامات نقل کرده اند از تصرف در ظواهر خلق و بواطن ایشان و اجرا حکم بر انفس و جان و اطلاع ضمائر و اظهار سرائر

وتکلم بر خواطر و اطلاع بر بطائن ملک و ملکوت و کشف حقائق جبروت و اسرار لاهوت و اعطاء مواهب غیبیه و امداد عطایای لاریبیه و تصریف و تقلیب حوادث و دواهی و تصریف اکوان بجود و اثبات الهی و اتصاف بصفت اماتت و احیاء و تحقق بنعت افتاد انشاء و ابراء اکمه و ابرص و تصحیح مرضی و تشفیه اعلاء و طی زمان و مکان و انفاذ امر در زمین و آسمان و سیر بر آب و طیر در هوا و تصریف ارادت مردم و تقلیب طبائع اشیاء و احضار اشیاء از غیب و اخبار از ماضی و آتی بلاشک و ریب و سائر انواع کرامات و خوارق عادات بر سبیل اتصال و دوام بین الخاص و العام بر سبیل قصد و اراده مطلق بلکه بر طریق اظهار دعوی بر حق و در هر یکی ازین امور حکایات و روایات آمده است که قلم از تحریر و زبان از تقریر آن قاصرست و کتب مشائخ خصوصاً تصانیف امام عبد الله یافعی بدان مزین و مشحون ست و آنچه از مشایخ و اقطاب وقت او بلکه از بعضی مشایخ متقدمین که بر زبان وی رضی الله عنه بطریق کشف و اعلام الهی از وجود شریفش خبر داده اند و در تعظیم و تکریم و رفع مکان و اعتراف شان آنحضرت و انقیاد و اطاعت احکام و اوامر او خصوصاً در قول او قدمی هذا علی رقبة کل ولی الله و صدق او درین قول و بودن او مامور من عند الله صادر شده است بیشتر ازان ست که تصور توان نمود جمله ازان در زبدة الآثار که منتخب بهجة الاسرار ست آورده ایم رجاء للقبول و وسیلة للوصول **اما شرائف** اخلاق آنحضرت نسخه بود از انک لعلی خلق عظیم و مجموعه از انک لعلی هدی مستقیم آن جلالت قدر و علو منزلت و وسعت علم و رفعت محل که داشت همیشه با ضعفا مجالست کردی و با فقرا تواضع نمودی و تو قیر کبیر و ترحم بر صغیر و ابتدا بسلام فرمودی و بر مجالست اصناف و طلبه صبر کردی و از مساوی و زلات ایشان در گذشتی و هر که پیش آنحضرت سوگند خوردی هر چند در وغ گفتی قبول کردی و علم و کشف خود را پوشیدی و با مهمان و همنشین چندان خوش خلق و کشاده رو بودی که هیچکس نبودی و هرگز عصاة و عناة و جبابره و اغنیاء را اقیام نکردی و هرگز بر در امیر و وزیر نرفتی و هیچ یکی از مشایخ عصر در حسن خلق و وسعت صدر و کرم نفس و عطوفت قلب و حفظ ورد و صیانت عهد با وی مساهمت و مشارکت نداشتی **نقل ست** که روزی در خلوت نشسته انتساخ می فرمود و از سقف خانه بر جامه و دستار آنحضرت خاک می افتاد تا سه بار افشاند در کرت رابع سر برداشت نظر بر موشکی افتاد که سقف را می کاوید بمجرد نظر افتادن سر او بجانبی افتاد و جثه بجانبی انتساخ را بگذاشت و بگریست راوی گوید که بخدمت عرض کردم که یا سیدی چه چیز ترا در گریه آورد فرمود می ترسم که مبادا از مسلمانی دل من متاذی گردد و اینرا ازین حال رسد که این موش را رسید روزی دیگر در مدرسه بود وضوئی فرمود ناگاه عصفوری در هوا میرفت و بر ثوب آنحضرت

فی اهل الله تعالی و قلما یختم له علی الاسلام و شروط الشیخ الذی یلقی الیه المرید نفسه خمسة علم صحیح و ذوق صریح و همة عالیة و حالة مرضیة و بصیرة نافذة و من فیه خمس خصال للایصح شیخته الجهل بالدین و اسقاط حرمات المسلمین و دخول مالا یعنی و اتباع الهوی فی کل شئ و سوء الخلق من غیر مبالات و آداب المرید مع الاخوان و الشیخ خمسة اتباع الامر و ان ظهر خلافه و اجتناب النهی و ان کان فیه خفة و حفظ حرمته غائبا و حاضرا و حیا و میتا و القیام بحقوقه حسب الامکان بلا تقصیر و عزل عقله و ریاسته الا ما یوافق ذلک من شیخه و یستعین علی ذلک بالانصاف و النصیحة و هی معاملة الاخوان ان لم یکن شیخ مرشد فان وجد ناقصا عن الشروط الخمس اعتمد فیما کمل فیه و عمل بالاخوة فی الباقی انتهت الاصول المذکورة بحمد الله و حسن عونه و ینبغی لک ایها الطالب مطالعتها فی کل یوم مرتین او مرة و الا فغی جمعة حتی یتطبع معانیها فی النفس و یقع نصب عینک فی مقتضاها فان فیها غنیة عن کثیر من الکتب و الوصایا فقد قیل انما حرموا الوصول لتضییع الاصول من تاملها

بول کرد بمجرد نظر از هوا بر زمین افتاد بعد از اتمام وضو موضع بول را از جامه بشست و از بدن برآورد که این را بفروشید و ثمن او بر فقرا تصدق کنید که این جزا و مکافات آنست

نقل ست که یکباری آنحضرت بعد از شهرت از برای حج برآمده بود و چون بحله که موضعی ست قریب ببغداد رسید فرمود که در اینجا خانه بینید که فقیر تر و بیکس تر و کم نام تر از وے نباشد تا آنجا فرود آییم هر چند اکابر و روسا را آن موضع منازل و بیوت عالیه مهیا ساختند و التماس شرف نزول نمودند قبول نیفتاد عاقبت بعد از تفحص خانه یافتند که پیرے و عجوزه و صبیه در وی بود آنحضرت بعد از طلب اذن از ان پیر شب آنجا نزول فرمود هدایا و نذور از نقود و اجناس و حیوانات بسیار آمد و فرمود من از حق خود که درین اسباب دارم برآمدم و برای این پیر و اهل حاضران نیز بموافقت آنحضرت از حق خود برآمدند و تمام آن اموال و اسباب را تسلیم آن پیر کردند حق تعالی آن پیر را ببرکت قدوم او غنائی و مکنتی ارزانی داشت که هیچکس را در ان بقعه نبود

نقل ست که تاجری پیش آنحضرت آمد و عرضه کرد پیش من مالی ست از غیر زکوة خواهم که آن را بفقرا و مساکین صرف کنم و لیکن مستحق را از نا مستحق ندانم حضرت شیخ هر کرا مستحق دانند بدهند فرمود بده هر کرا خواهی از مستحق و غیر مستحق تا ترا نزد حق تعالی بدهد انچه مستحق آن هستی و آنچه نه مستحق آنی

نقل ست که روزے آنحضرت فقیرے را دید که بخاطر شکسته در گوشه نشسته است پرسید که چه حال داری و در چه خیال نشسته عرض کرد که بجانب شط رفته بودم و چیزی نداشتم که بملاح بدهم تا بکشتی بنشینم و از آب بگذرم و هنوز کلام آن فقیر تمام نشده بود که شخصے صره بخدمت آورد در وی سی دینار بود صره را بفقیر داد که این را ببر و بملاح ده و بعضے از مشایخ عصر او در اوصاف آنحضرت نوشته اند کان الشیخ محی الدین عبد القادر رضی الله عنه ظاهر الوضاءة دائم البشر کثیر البهاء شدید الحیاء رحب الجناب سهل القیاد کریم الاخلاق طیب الاعراق عطوفا رؤفا شفوقا کریم الجلیس و بسیط اذا راه مهموم و ما رایت ابین لسانا و لا اظهر لفظا منه و بعضے دیگر نوشته کان سیدی الشیخ محی الدین عبد القادر رضی الله عنه سریع الدمعة شدید الخشیة کثیر الهیبة مجاب الدعوة کریم الاخلاق طیب الاعراق ابعد الناس عن الفحش اقرب الناس الی الحق شدید الباس اذا انتهکت محارم الله تعالی لا یغضب لنفسه و لا یتغیر لغیر ربه لا یرد سائلا و لو باخذ ثوبه کان التوفیق رائده و التائید معاضده و العلم مهذبه و القرب مودبه و الخطاب مشیره و اللحظ سفیره و الانس ندیمه و البسط نسیمه و الصدق راتبه و الفتح بضاعته و الحلم صناعته و الذکر وزیره و الفکر سمیره و المکاشفة غذاؤه و المشاهدة شفاؤه و آداب الشریعة ظاهره و اوصاف الحقیقة سره رضی الله عنه و عن جمیع الصالحین و عن محبهم اجمعین **و اما** افضل اصحاب و مریدان و محبان و منتسبان آنحضرت بحکم آنکه خیریت تابع بخیریت

عرف ذلک ثم لا یزال بعد ذلک یتعهدها قصدا للتذکر بها وفقنا الله و ایاک لمرضاته انه ولی ذلک و القادر علیه وحسبنا الله و نعم الوکیل و قال رضی الله عنه مبینا طریقته مبنی طریقتنا علی خمس التحقیق فی التقوی یحفظ ما لا یعنیه و لا یطاع علیه الا الله تعالی و التحقق فی اتباع السنة بحیث لا یاخذ الا بالاصح او قارب او کاد و رفع الهمة عن الخلایق بحیث لا یتوجه الیهم فی امر من الامور الا مجازا فلا یذم انعاما من حیث هو و لا یمدح محسنا من حیث هو بل من حیث امر الله فیه و التسلیم للخلق من حیث هم فیه باتقاء شرورهم و ایثار السلامة و العافیة معهم و الاستسلام للقدر فی جمیع الاحوال بالصبر و الرضا و الشکر و العمل علی قول الشیخ ابی الحسن الشاذلی رضی الله عنه اجعل التقوی وطنک و لا یفارقک مرج النفس بما لم ترض به الغیب او تتصرف علی الذنب و یسقط عنک الخشیة بالغیب جوعا الی قوله صلی الله علیه و آله وسلم اتق الله حیثما کنت و اتبع السیئة الحسنة تمحها و خالق الناس بخلق حسن و ایثارا لقوله صلی الله علیه و آله وسلم اذا رایت شحا مطاعا و هوی

متبوع ست نیز بسیار ست یکی از مشائخ حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دید عرضہ کرد یا رسول اللہ دعا کن مرا کہ بر کتاب خدا و سنت تو بمیرم فرمود چنین خواہد بود و چرا نباشد وحال آنکہ شیخ تو شیخ عبد القادر ست گوید کہ سہ بار ازان سرور ہمین درخواستم و او صلی اللہ علیہ وسلم ہمین جواب فرمود این حکایت دراز ست و واقعہ عجیبہ عظیمہ دارد از جہت اختصار بر ہمین مقدار اکتفا کردہ شد **نقل ست** از جماعۂ مشائخ قدس اللہ اسرارہم کہ فرمودہ اند ضامن شدہ است شیخ عبد القادر مریدان خود را تا روز قیامت کہ نمیرد ہیچ یکی از ینہا مگر بر توبہ **نقل ست** از مشائخ کہ از آنحضرت پرسیدند اگر شخصے خود را بتو باز بست و نام مرد کرد منتسب شد بتو و لیکن بیعت نکرد و از دست تو خرقہ نپوشید وی در اصحاب تو معدود باشد و در فضائل ایشان شریک بود یا نہ فرمود ہر کہ انتساب کرد بمن و خود را باز بست بنام من قبول کند او را حق سبحانہ تعالی و رحمت کند بروی و توبہ بخشد او را اگرچہ بر طریق مکروہ باشد وی از جملہ اصحاب و مریدان من ست و پروردگار من عز وجل بفضل خود وعدہ کردہ است مرا کہ اصحاب مرا و اہل مذہب و تابعان طریق مرا و ہر کہ محب من بود در بہشت در آرد و نیز فرمودہ است البیضۃ منا بالف والفرخ لا یقوم یعنی بیضہ از ما بہزار ارزد و چوچہ را خود قیمت نتوان کرد و نیز فرمودہ ست حق سبحانہ و تعالی مرا سجلی نوشتہ داد کہ در وی نامہاے اصحاب و مریدان من کہ تا روز قیامت باشند ثبت ست و گفت عز وجل کہ این ہمہ را بتو بخشیدم و از مالک کہ خازن آتش دوزخ ست پرسیدم کہ نزد تو ہیچ کسے از اصحاب من ہست گفت لا بعزتک پروردگارا کہ دست حمایت من بر مریدان من مثل آسمان ست بر زمین اگر مریدی من جہد نیست من خود جہیدم بعزت پروردگار و جلال او کہ از پیش او عز وجل نروم تا مر ا با اصحاب من بہ بہشت نبرد اگر مریدی من در مشرق بود و پردۂ عفت او بر افتد و من در مغرب ہر آئینہ بپوشم پردہ او را **نقل ست** از شیخ عدی بن مسافر کہ می فرمود از اصحاب مشائخ ہر کہ از من خرقہ طلبد بدہم و ملاحظہ نکنم مگر اصحاب شیخ محی الدین عبد القادر زیرا کہ ایشان غرق اند در دریاے رحمت الٰہی و ہرگز کسے دریا را گذاشتہ بسقایہ نیاید **نقل ست** کہ آنحضرت فرمود در زمان حسین بن منصور حلاج کسے نبود کہ او را دستگیری کند و از لغزشے کہ او را شدہ بود باز دارد و اگر من در زمان او می بودم او را دستگیری می کردم تا کار را و بایجا نمی کشید و من دستگیری می کنم ہر کرا از مریدان من مرکب بلغزد و از پاے در آید تا روز قیامت و فرمود مراد ہر طویلہ فحلی ست کہ مقاومت کردہ نشود و خیلے ست کہ مسابقت کردہ نشود و مراد ہر لشکر سلطانی ست کہ مخالفت کردہ نشود و در ہر منصب خلیفہ ایست کہ عزل کردہ نشود و فرمود ہر گاہ از خدا چیزے خواہید بوسیلۂ من خواہید تا خواہش شما باجابت

متبعًا و اعجاب کل ذی رای برایہ فعلیک بخاصۃ نفسک وتری طاعۃ اولی الامر وعدا الاعتراض علیہم بالظاہر کیف کانوا واللہ حسبہم وتصلی الضحی وتفطر وتقصر فی السفر ولا تقول لصلوات الاسبوع واللیالی والایام الفاضلۃ وتعمل بصلوۃ التسبیح وتوتر ما فتح اللہ بہ من تجرید او اسباب من غیر اختیار لاحدہما عند وجود الآخر وتاخذ بکل مباح لا یلحقہ نقص فی المروۃ ولا ضرر فی الدین وتذکر بالجمع ویجتمع للذکر لا علی وجہ انہ افضل ولکن لما فیہ راحۃ النفس وصورۃ الطریق وتری الزیارۃ للاحیاء والاموات ان لم تضیع واجبا اومندوبا متاکدا او ترے لکل مومن برکۃ الا من خالف السنۃ ولا تقتدی الا بمن صح علمہ وورعہ واصل کل خیر الرضا عن اللہ تعالی بما قسم والالجاء الی اللہ فی کل شیء وفہی مفتاح کل حاجۃ عند الفقیر وہرب بہ من شر الخلق اعظم من کل حصن تمت الاصول التی علیہا مبنی الطریقۃ ومن معانیہا ان شاء اللہ تتوجہ بالفتح للحقیقۃ وصلی اللہ علی سیدنا

لہ ازین جاست کہ مردم شیادند مخالف اہل شریعت را اختلافہاست ۱۲

محمد وسائر الانبیاء وسلم
این چند کلمه از رساله اصول
الطریقه نقل کرده شد و
درحقیقت اگر قائد توفیق رفیق
حال گردد و باین راه برد
وعمل باین مذکورات دست
دهد بے شبهه جوهر ایمان و نور
معرفت وصفای وقت
وکمال حال در دل ابداع
یابد قال الشیخ ابو العباس
الخضری رضی الله عنه و
علیک بدوام الذکر وکثرة
الصلوة علی رسول الله
صلی الله وآله وسلم فهی
سلم و معراج الی الله تعالی
اذا لم یلق الطالب شیخا
مرشدا او حضرت شیخ علی متقی
رحمة الله علیه در حکم کلام شیخ
احمد بن موسی المشرع الصوفی
نقل کرده اند که وی رضی الله
عنه فرمود من لم یکن له شیخ
یربیه ویرقیه ویوصله الی الله
تعالی فلیلزم الصلوة علی
النبی صلی الله علیه وآله وسلم
فهی تربیه باحسن الآداب
النبویة وتهذیب باشرف
الاخلاق المحمدیة وترقیه الی
اعلی ذروة الکمال وتوصل
الی المحل الاستوی من حضرت
الکریم المتعال وتقربه بروحیة
وقربه سعنا بالنبی صلی الله
علیه وآله وسلم وکان یوصی
اصحابه بقراءة قل هو الله احد
واکثرة الصلوة علی رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم

رسد وفرمود هر که استعانت کند بمن در کربتی کشف کرده شود آن کربت از وی هر که منادی کند بنام
من در شدتی گشاده شود آن شدت از وی هر که توسل کند بمن بسوی خدا در حاجتی قضا کرده شود
آن حاجت مر او را و فرمود کسیکه دو رکعت نماز بگذارد بخواند در هر رکعت بعد از فاتحه سورهٔ اخلاص
یازده بار بعد ازان درود بفرستد بپیغمبر صلی الله علیه وسلم بعد از سلام و بخواند آن سرور را صلی الله علیه
وسلم بعد ازان یازده گام بجانب عراق برود و نام مرا گیرد و حاجت خود را از درگاه خداوندی
بخواهد حق تعالی آن حاجت او قضا گرداند بمنه وکرمه **واما کلام** آنحضرت دریائیست از علم
نامتناهی الهی ممکن نیست احاطه عبارت و اشارت بدان کما هی و در اینجا بعضے مکتوبات منسوب
بدان حضرت که عرائس حکم و مواعظ در لباس عبارات فارسی باجلی اقتباسات آیات مبین محلی
ومزین شده است نقل می یابد و آنحضرت بنسبت قدیمه عجمیه احیانا بزبان فرس نیز سخن می فرمود
اگرچه تکلم او در اکثر اوقات در مجالس وعظ بلسان عربی بود و لهذا آنحضرت را ذو البیانین واللسانین
وامام الفریقین می خواندند **مکتوب** ای عزیز چون برافق شهود از خرق غمام فیض یَهْدِی اللّٰهُ
لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ درخشیدن گیرد دوروائح وصول از مهب عنایت یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ
یَّشَآءُ در وزیدن آید و ریاحین انس در ریاض قلوب بشگفد و بلابل شوق در بساتین ارواح
بنغمات یَا اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ چون هزار داستان در ترنم آید و نیران اشتیاق در کوانین سرائر
شعله برزند و اطبار افکار در فضائے عظمت از غایت طیران بے پر شود و فحول عقول در وادی
معرفت پی گم کند و قواعد ارکان افهام از صدمت هیبت در تزلزل آید و سقن عزائم در بحار ما
قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ بریاح وَهِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ کَالْجِبَالِ در لجج حیرت فرو ماند امواج
دریاء عشق یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ در تلاطم آید هر یکی بزبان حال ندا کند رَبِّ اَنْزِلْنِیْ
مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ سابقه عنایت اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی در رسد
وایشان را بر ساحل جودی فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ فرود آرد و در مجلس مستان بادهٔ الست رساند
مائدهٔ نعیم لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ را در پیش کشد و کوس وصول از جام قرب
بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا گردان شود و ملک ابدی و دولت سرمدی
وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا مشاهده گردد **مکتوب** ای عزیز قلبی سلیم باید که تا بر موز
فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ اطلاع یابد و عقلی کامل باید تا دقائق اسرار سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا
فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ را درک کند و یقینی صادق تا شواهد معرفت وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ
اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ را بعین قلب مشاهده بیند و بدواعی وصول
وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ مستقبل شود

وازرہ وزر اخری افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون ازخواب غفلت
ویلیهم الامل وسوف یعلمون بیدار گردد وبعروة الوثقی ومالکم من دون الله من
ولی ولا نصیر چنگ در زند وبر سفینه ففروا الی الله سوار گردد ودر دریاء معرفت وما
خلقت الجن والانس الا لیعبدون مردانه وار بغواصی فرود آید واگر گوهر مطلوب
بچنگ افتد فقد فاز فوزا عظیما واگر جان در طلب رود فقد وقع اجره علی الله مکتوب
ای عزیز چون عساکر جذبات الله یجتبی الیه من یشاء بر ولایت قلوب در تاز وطوامع نفوس
امّاره را بلجام ریاضت وجاهدوا فی الله حق جهاده مرتاض ومذلل گردانند وجبابره فراعنه را
در مجلس تقوی بسلاسل مجاهده درکشند امنیه را باغلال واطیعوا الله واطیعوا الرسول بیرون
گردانند واعمال ارادت واختیارات را بتادیب ومن یعمل مثقال ذرة خیرا یره سزا دهد وابنیه
رسوم وعادات وقواعد ارکان تلبیس وطامات را بکلی از میان بردارد ومنادی حال بزبان
صدق مقال ندا کند که ان الملوک اذا دخلوا قریة افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة
وچون مرضیه اراضی صفای قلوب از لوث شهوات بگذرد ومن یبتغ غیر الاسلام دینا
فلن یقبل منه مصفا گردد وحدائق ارواح از نسائم الطاف من یهد الله فهو المهتد
سراسر معطر ومروح شود وصفحات اوراق سرائر از نقائش رقوم لطائف اولئك کتب فی قلوبهم
الایمان مرقوم گردد وشهود ویوم تبدل الارض غیر الارض صفت حال گردد ورواسی
اشواق چون هباء منثورا در هوا شود وبزبان صدا باز گوید وتری الجبال تحسبها جامدة
وهی تمر مر السحاب اسرافیل عشق صور در دمد ونفخ فی الصور تاثیر صاعقه فصعق
من فی السموات ومن فی الارض بظهور انجامد ومبشر اقبال لا یحزنهم الفزع الاکبر در رسد
وایشان را تمکین دهد وبعلیین فی مقعد صدق عند ملیك مقتدر واعی شود رضوان
باشارت لنبشرکم الیوم پیش آید وابواب جنات نعیم بگشاید وبگوید سلام علیکم طبتم فادخلوها
خالدین وایشان بگویند وقالوا الحمد لله الذی صدقنا وعده واورثنا الارض
نتبوء من الجنة حیث نشاء فنعم اجر العاملین مکتوب ای عزیز کی از دعیه
شهوات ولا تتبع الهوی فیضلك عن سبیل الله اعراض کن واز مواطن غفلت ولا تطع
من اغفلنا قلبه عن ذکرنا بیرون آی واز صحبت اهل فسوق که فویل للقاسیة
قلوبهم من ذکر الله بپرهیز واز منادی استجیبوا لربکم من قبل ان یاتی یوم لا مرد له من الله
ندا الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله بگوش هوش استماع کن وبه تنبیه
ایحسب الانسان ان یترك سدی شبی از خواب غرور ولا یغرنکم بالله الغرور بیدار شو

وکان یقول بقراءة قل هو الله
احد عرفت الله الواحد الاحد
وبکثرة الصلوة علی رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم صحبته
صلی الله علیه وآله وسلم وکان
یقول من اکثر الصلوة علی
نبینا صلی الله علیه وآله وسلم
رآه منامًا او یقظة ودر اینجا
رساله ایست مسمی بالفقر
المحمدی که در وی امری کند
بحصر توسل وتوجه در جناب
رسالت صلی الله علیه وآله
وسلم وقطع تعلق از ماسوای
وی ولمی گوید که آب از سرچشمه
گرفتن اطهر واصفی ست وبعضی
مردم از وی چنان فهمیده اند
که مشایخ قدس الله اسرارهم
چنانچه متعارف شده است
توسل نجویند وتوجه نکنند
وارادة نیارند که شیخ جمله
کائنات آنحضرت ست
پس همه را مرید وی باید شد
صلی الله علیه وآله وسلم اگرچه
ظاهر بعضی عبارات این
کتاب نیز در همین معنی ناظر ست
ولیکن حضرت شیخ می فرمودند
که نه چنین ست هر دو باید کرد
هم توسل بمشایخ باید کرد
وهم توجه بدان حضرت صلی الله
علیه وآله وسلم باید داشت
منافاتی ندارد انشاء الله تعالی
چون آن رساله در نظر آید
حقیقت حال منکشف گردد
والله اعلم فائده دیگر ست
متعلق بمطالعه کتب این

وآز مقامات اہل حضور کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ خبر پرس وآز برائے کعبہ مقصود پائے از سر ساز و وبادیہ سر انقطاع کن وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا باز آد تجرید قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ وراحلہ تفویض وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ باقافلہ اہل صدق کہ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ مسافر شو و مساکن زخارف دنیا کہ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا عبور کن وآز سبل مہالک فتنہ کہ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ بسلامت وآز مناہج مسالک ہدی کہ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا بہ پیش گیر و بلسان اضطرار کہ أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ باتضرع وزاری برخوان اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ وبامبشر عنایت قدیم أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ بابشارت تحیت سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ پیش برو وبرجنبیت نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ سوار شو بجناب خلد فَانقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ داعی شو و نسیم عود وصال از ہر طرف در وزیدن آید واقداح شراب محبت بایدی سقاۃ غیب گردان مشاہدہ شود وآہنگ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا برکند وبہ مقام انس فسانہ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا آغاز کند ودیباچہ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ را اطناب دہد ونواظر عیون بصائر از سکرات حالات وخرّ مُوسَىٰ صَعِقًا خبر باز دہد وآز مشاہدہ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ را معائنہ کند وبعجز معترف آید وبزبان حال باز گوید لَّا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ بینا شود والکنون بذکر مشائخ ہند شروع نمایم وباللہ التوفیق فی المبدأ والمعاد

طبقۂ اول در ذکر خواجہ بزرگ معین الحق والملۃ والدین حسن السنجری سنجری قدس سرہ

کہ سرحلقۂ مشائخ کبار واقدم سلسلۂ چشتیہ این دیار ست واہل عصر او از خلفاء ومریدان وغیرہم قصیبین پذیرفتہ بست سال در خدمت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ بود در سفر وحضر جلسہ خواب خواجہ نگاہ داشتی انگاہ بنعمت خلافت مشرف گردید ودر زمان پتھورا رائے ہندوستان باجمیر آمد وبعبادت مولی مشغول شد وپتھورا نیز دران زمان در اجمیر بود در وقتے پتھورا مسلمانی را از پیوستگان خواجہ قدس سرہ بسببی از اسباب رنجانید آن مسلمان التجا بخدمت او آورد خواجہ بشفاعت بر پتھورا گفتہ فرستاد پتھورا گفتہ شیخ قبول نکرد وگفت این مرد در پناہ آمدہ است ونشستہ سخنان غیب می گوید چون این سخن بخواجہ رسید فرمود کہ پتھورا را زندہ گرفتیم ودادیم ہمدران ایام لشکر سلطان معز الدین سام از غزنین رسید وپتھورا مقابل لشکر اسلام بایستاد وبدست معز الدین سام اسیر گشت وازان تاریخ یاز دہ دریں دیار اسلام شد

قوم وتحاشی از توسعہ نظر در مصنفات ایشان بے تمیز تفصیل واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل قال فی قواعد الطریقۃ فی الجمع بین الشریعۃ والحقیقۃ خذ ما صفا ودع ما کدر من تلبیس ابلیس ابن الجوزی وفتوحات المکی بل کل کتبہ اوجلہا وکابن سبعین وابن الفارض ومن یحذو حذوہم ومن مواضع من الاحیاء للغزالی جلہا فی المہلکات منہ وانفع ولتوبۃ لہ والمصون من غیر اہلہ ومعراج السالکین لہ ولمنقذ وموضع من قوت القلوب لابی طالب المکی وکتاب السہروردی ونحوہم فلزم الحذر من موارد الغلط لاتجنب الجملۃ ومعادات العلم ولا یتم ذلک الا بثلاث قریحۃ صادقۃ وفطرۃ سلیمۃ واخذ نابان وجہہ وتسلیم ما عداہ والا ہلک الناظر فیہ باعتراض علی اہلہ او اخذ الشیء علی غیر وجہہ وافہم شیخ ذکرہ اللہ بالخیر در باب نصوص وفتوحات وامثال آن بیفزود کہ از وضحات آن محظوظ باید شد ودر مبہمات وموہمات آنہا خوض نکند وتیفزود کہ در پناہ زہر باست شکر اند ودو گردہ اگر کسے را احتراز از انہا ممکن باشد مطالعہ آن

وبیخ کفر و فساد مستاصل گشت آورده اند که در پیشانی حضرت خواجه این نقش بعد از موت نوشته
پیدا آمد که حبیب الله مات فی حب الله **نقل** خواجه سادس رجب سنه ثلث وثلثین و
ستمائة وقیل فی ذی الحجة من السنة المذکورة والصحیح هو الاول وهم در اجمیر که موضع اقامت او بود مدفون
گشت اول قبر خواجه از خشت بود و بعد ازان صندوقی از سنگ بر بالای آن ساختند قبر نخستین
را هم بحال خود گذاشتند و بلندی قبر شریفش ازین جهت آمده است اول کسیکه در مقبرهٔ خواجه عمارت
کرد خواجه حسین ناگوری بود و بعد ازان دروازه و خانقاه بعضے از ملوک متدین ساختند و از کلمات
قدسی سمات اوست که در دلیل العارفین که خواجه قطب الدین بختیار اوشی از ملفوظات
خواجه قدس سره جمع کرده مذکور ست فرمود دل عاشق آتش زدهٔ محبت ست هر چه در و فرو آید
آن را بسوزد و ناچیز گرداند زیرا که هیچ آتشے بالاتر از آتش محبت نیست فرمود از جویهای آب روان
آوازی نمی شنوید چگونه آوازی بر آید همچنین که بدریا رسید ساکت گشت فرمود که شنیدم از زبان
خواجه عثمان هارونی قدس سره که خدای تعالی را دوستانند که اگر زمانی در دنیا از وے محجوب مانند
تا بود گردند فرمود شنیدم از زبان خواجه عثمان هارونی در هر کس که این سه خصلت باشد تحقیق
بدان که حق تعالی او را دوست می دارد اول سخاوت چون سخاوت دریا و شفقت چون شفقت
آفتاب و تواضع چون تواضع زمین فرمود صحبت نیکان به از کار نیک و صحبت بدان بتر
از کار بد فرمود که مرید ثابت در توبه آن زمان باشد که فرشته چپ او بست سال هیچ گناهے برو
ننویسد عرضه میدارد محرر این سطور که این سخن را بعضے اکابر متقدمین نیز نقل کرده اند و حقیقت
معنی این سخن چنانچه بعضے از متاخرین از علماے صوفیه فرموده اند آنست که توبه و استغفار ملازم
حال مرید ست و کتابت گناهان با وجود توبه و استغفار صورت نه بندد نه آنکه اصلا گناه ازوی
بوجود نیاید و لهذا وصیت کرده اند بالتزام ورد استغفار نزد خواب رفتن تا کتابت گناهان
روز که بجریان عادت رحمت الهی تا این وقت موقوف مانده است بظهور نیاید فرمود از زبان
مبارک خواجه عثمان هارونی شنیدم که مرد مستحق فقر کے شود انگاه که از و در عالم فانی هیچ باقی نماند
فرمود نشان محبت آنست که مطیع باشی و بترسی نیاید که دوست براند فرمود عارفان امر تمام
ایست چون بدان مرتبه رسند جملگی عالم و انچه در عالم ست میان دو انگشت خود به بینند فرمود
عارف آنست که هر چه خواهد پیش او آید و یا هر که سخن کند جواب از و بشنود فرمود که کمترین پایه و درجهٔ
عارف در محبت آنست که صفات حق در وی بود کمال درجه عارف در محبت آنست که اگر کسی
بر د بدعوی آید آن را بقوت کرامت ملزم گرداند فرمود سالها بدین کار مجاور بودیم عاقبت
جز هیبت نصیب ما نشد فرمود گناه شمار اچندان ضرر ندارد که بیحرمتی و خوار داشتن نور مسلمان

مبارک ست والا محل خطر
ست می فرمودند اول باید
که عقد قلب بمذهب اهل سنت
وجماعت محکم شده باشد
وتردد و تذبذب در انجا نماند
بعد ازان اگر از کتب قوم
مخطوظ شوند و مستفید گردند
بسلامت اقرب ست
والا آنکه هنوز اعتقاد شریعت
درست ناکرده و عقد اسلام
محکم ناشده هم از اول در
مبهمات و موهمات و مشکلات
این قوم خوض کنند محل
آفت ست والله العاصم
نقل این چند کلمه اتفاق
افتاد هر بار که می خواست
که بجانب ایشان عریضه
بنویسد و چیزے ازین
سخنان که بنظر در آمده نقل
نماید حیا و حجاب مانع می آمد
و نامحرمیت و نا اهلیت خود
منظور می افتاد تا در این مرتبه
که قلم تقدیر بے سابقه تامل
و تدبیر جریان یافت و کلمه
چند بظهور آمد معذور
خواهند داشت و اگر نه
از توجه حضور حق که خلاصه
کار ست فرصتے دست دهد
و بمطالعهٔ این کلمات نوری
و حضوری پیدا شود کاتب
حروف را از دعای خیر محروم
نگذارند و دعا همین ست که
اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا
اتباعه وارنا الباطل باطلا
وارزقنا اجتنابه وجعلنا

فرمود عبادت اہل معرفت پاس انفاس ست فرمود علامت شناخت حق تعالی گریختن ست
از خلق و خاموش شدن در معرفت فرمود عارف بمعرفت نرسد تا از معارف یاد نیارد فرمود
عارف کسی بود کہ ہرچہ دون او بود از دل بردارد تا یگانہ گردد چنانکہ دوست یگانہ است فرمود
علامت شقاوت آنست کہ معصیت کند و امیدوار کہ مقبول خواہم بود فرمود علامت
عارف آنست کہ خاموش باشد و اندوگین بود فرمود ہر کہ نعمت یافت از سخاوت یافت
فرمود درویش آنست کہ ہر آن بندہ بران کس کہ بحاجت آید محروم باز نگرداند فرمود عارف
در راہ محبت کسی ست کہ از کونین دل بریدہ گرداند و فرمود عزیز ترین چیزہا در جہان آنست
کہ درویشان با درویشان نشینند و بدترین چیزہا آنکہ درویشان از درویشان جدا کردند پس
بدانکہ از علتی خالی نباشد فرمود متوکل بحقیقت کسی ست کہ رنج و محنت از خلق بگیرد و نہ از کسی
شکایت و نہ باکسی حکایت فرمود کہ عارف ترین خلق بحق آن بود کہ متحیر تر باشد فرمود علامت
عارف دوست داشتن مرگ ست و ترک راحت و انس گرفتن بذکر مولی فرمود کہ حق تعالی
چون زندہ گرداند محبان را بانوار خویش آن رویت ست فرمود اہل محبت کسانی اند کہ بیواسطہ
استاد سخن دوست می شنوند فرمود کہ عارف کسی ست کہ چون بامداد برخیزد از شب یادش
نیاید فرمود فاضلترین اوقات آنست کہ از خاطر وسواس رستہ باشد فرمود علم بحری ست محیط
و معرفت جوئی از محیط پس خدا کجا و بندہ کجا علم خدائے راست و معرفت بندہ را فرمود عارفان
آفتابند کہ بر جملگی عالم می تابند و از نور ایشان ہمہ عالم روشن ست فرمود کہ مردم از منزل گاہ
قرب نزدیک نشوند مگر بفرمان بر داری در نماز زیرا کہ معراج مومن ہمین نماز ست چنین گویند کہ
وجہ تسمیہ اجمیر آنست کہ آجا نام راجہ بود از راجہای ہندوی تا حد غزنین ملک بدست آوردہ بود
و نیز آجا آفتاب را گویند و میر بزبان ہند کوہ را گویند در تاریخ نامہای ہندوان نوشتہ اند اول
دیواری کہ بر سر کوہ در ہندوستان بنیاد نہادہ اند ہمین دیوارہاست کہ بر بالای کوہ اجمیر ست
و اول حوضی کہ بروی زمین در ملک ہند کافتند پہکر ست از اجمیر چہار کروہ کہ ہندوان او را می پرستند و در ہر سالی
شش روز در وقت تحویل عقرب جمع می شوند و غسل میکنند و عمرہ او لا خود بر دین باطل ضائع می کنند و آنہائے
کہ از ایشان قائل بقیامت اند می گویند کہ قیامت از ہمین حوض شروع خواہد شد و آن آجا نام از ہمہ ہندوان کہ این
ملک را داشتند پیشتر بود پتھورا از پیشترین ایشان کہ مسلمانان ملک ہندوستان از دست او گرفتند و شہر ناگور پیشتر
آباد ان کردہ پتھورا ست و پتھورا را امیر آخور بود وی را گفت کہ برای طویلہای اسپان جائے قابل کہ در انجا شہرے
آباد ان کنم تفحص کن میر آخور بسیار گشت چون در زمینی کہ ناگور آباد ان ہاست رسید میشے دید
کہ بچہ زائیدہ است و گرگ بر و حملہ می کند و آن میش بچہ را پس انداختہ متوجہ آن گرگ شدہ است

اینکہ توفیق مسلما و استحقنی
بالصالحین عاقبت بخیر باد
وصلی اللہ علی سید نا و مولانا
محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

الرسالۃ الثالثۃ
تبیین الطریق لاہل
الارادۃ بالتزام
وظایف الخیر و العبادۃ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
شیخ امام اجل عارف باللہ
علی المتقی رحمۃ اللہ علیہ در
رسالہ تبیین الطریق میفرماید
کہ طریق موصل الی اللہ تعالی
عبادت ست چنانچہ ناطق
ست بدان قرآن عظیم
ان اللہ ربی و ربکم فاعبدوہ
ہذا صراط مستقیم و عبادت
دو قسم ست فرض ست و
نفل و ہر کدام ازان امتثالی
است و اجتنابی امتثالی
آنکہ مطلوب ازان اتیان
فعل ست و اجتنابی آنکہ
مقصود ترک و پرہیز ست
از فعل و اصل نجات و قرب
و ابستہ باتیان فرایض ست
و اتیان نوافل موجب
تکمیل و تتمیم آن و افراد
نوافل بسیار ست و از
حد عد و احصا متجاوز و
لیکن منحصر ست درین دو
نوع امتثالی و اجتنابی
امتثالی مثل سنن و مستحبات
و آداب و اتیان اولی و افضل
و اجتنابی مثل ترک مکروہات

چون این حالت معائنه کرد گفت این جائیگاه مرد انه است و آب و گیاه آن صحرا برای اسپان مفید دید در انجا شهرے بنا کرد و نام او نوا نگر داشت یعنی شهر نو چون لشکر سلطان معز الدین سام در رسید و پتھورا را کشتند در زمان ترکان این لفظ بنا گور تبدیل یافت و الله اعلم

خواجه قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سره

خلیفهٔ بزرگ خواجه معین الدین چشتی ست از اکابر اولیا و اجلهٔ اصفیا ست قبولی عظیم داشت و بغایت ترک تجرید و فقر و فاقه موصوف بود و نهایت استغراق داشت در یاد مولی چون کسی بزیارت او آمدی زمانی با او بستی تا بخود باز آمدی انگاه با آینده مشغول شدی اگر از حال خود یا حال آینده چیزے بگفتندی بعده گفتی مرا معذور دارید و باز بحق مشغول شدی اگر یکے از اولاد او بمردی او را زان خبر نشدی مگر بعد ازان بزمانی **نقل ست** که خواجه را بقالے بود همسایه در اوائل از و وام کردی و او را گفتے که وام تو چون سی صد درم شود زیاده ازان ندهی چون فتوح رسیدی هم ازان ادا کردی بعده با خود جزم کرد بعد ازین وام نکنم بعده از فضل خداے عز و جل یک قرص زیر مصلاے او پیدا شدے که همه خانه را بسنده بودے بقال دانست مگر خدمت شیخ از من ناخوش ست که وام نمی ستاند همخوابه خود را بجهت تفحص حال بر حرم شیخ فرستاد حرم شیخ حال را بوی کشف کرد بعد ازان کاک پیدا شد از شیخ نظام الدین اولیا قدس سره نقل ست کی فرمود که شیخ معین الدین تا پانصد درم شیخ قطب الدین را اذن کرده بود که قرض کند چون کار بکمال رسید ازان نیز دست بر داشت **نقل ست** که وی در اول عهد بعد غلبه خواب قدرے بخفتے و در آخر عمر آن هم به بیداری بدل شد و شیخ محمد نور بخش در سلسلة الذهب ذکر او چنین کرده است بختیار الاوشی کان من الاولیاء السالکین المرتاضین المجاهدین بالخلوة و العزلة و قلة الطعام و قلة المنام و قلة الکلام دائم الذکر بالدوام فی الاربعینات و له فی احوال الباطن شان کبیر بین المکاشفین **نقل ست** که او هر شب سه هزار بار درود گفتے انگاه خفتے مگر همه ران ایام زنے را نکاح کرده بود و سه شب این ورد از و فوت شد مردی بود رئیس نام پیغمبر را صلی الله علیه وسلم در خواب دید که میفرماید بختیار کاکی را سلام برسان و بگو هر شب تحفه که بر من میفرستادی سه شب ست که نرسیده است **نقل ست** که در خانه شیخ علی سکزی صحبت بود و خواجه در انجا حاضر بود و این شیخ علی درویشے بود از اقارب خواجه بزرگ معین الدین حسن سنجری همسایه خواجه قطب الدین قبر او هم در حوالی مقام خواجه است قوال این بیت شیخ احمد جام را قدس سره برخواند **بیت**

و ترک خلاف اولی و ترک مالا باس فیه بجهت محافظت وقوع در نافیه باس همچو ترک غرب سیری را و طیب را از جهت ترس غلبهٔ شهوت و وقوع در حرام میفرماید که قول شیخ نجم الدین کبری قدس سره الطریق الی الله بعدد انفاس الخلایق و آنچه در حدیث قدسی واقع ست انی انا الله لا اله الا انا ارحم الراحمین خلقت بضعة عشر و ثلث مائة خلق من جاء بخلق منها مع شهادة ان لا اله الا الله دخل الجنة اشارت ست بکثرت افراد نوافل امتنا الیه مثل ذکر لا اله الا الله و نماز نفل و تلاوت قرآن و استغفار و تسبیح و دعا و صلوة بر رسول خداے تعالی صلی الله علیه و آله و سلم و صوم نفل و طواف نفل و صدقه نفل و حج نفل و عیادت مریض و تشییع جنازه و امر معروف و نهی منکر در صورتے که واجب نبود و درس علوم دینیه و انواع اعانت مسلم که ادنی آن اماطة اذی ست از طریق مسلمانان و غیر ذلک مما لا یعد و لا یحصی پس هر گرا بعد از ادائے فرائض بهریکے ازین افراد نوافل استیعاب و اشتغال جمیع اوقات یا اکثر آن بارعایت جمع

سلام بر تو ای پیغمبر خدا و رحمت خدا و برکات او

کشتگان خنجر تسلیم را	هر زمان از غیب جانی دیگر ست	خواجه را این بیت در گرفت

چار شبان روز در تحیر بود و بر این بیت ذوق داشت شب پنجم رحلت کرد میر حسن دهلوی در غزلی که درین زمین گفته است اشارت باین قصه کرده ست ؎

جان برین یک بیت داده است آن عزیز		
آری این گوهر نکانی دیگر ست	کشتگان خنجر تسلیم را	هر زمان از غیب جانی دیگر ست

وکان ذلک لیلة الرابع عشر من ربیع الاول سنة ۶۳۳ ثلث وثلثین وستمائة وهم درین سال فوت سلطان شمس الدین التمش ست انار الله برهانه چهاردهم ماه شعبان سنه مذکور در دلیل العارفین می نویسد روز پنجشنبه در مسجد جامع اجمیر دولت پایبوس حاصل شد درویشان وعزیزان اهل انصاف ومریدانی که بودند بخدمت حاضر بودند سخن در حکایت ملک الموت بود فرمود که دنیا بمرگ حبه نیرزد گفتند چرا گفت از انکه الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب آنگاه فرمود که دوستی آنست که او را بدل کنی نه بزبان وسخن بریده گردانی از هرچه بدانی انگه در گرد عرش طواف کنی نشنوی عارفان آفتابند که بر جملگی عالم می تابند واز نور شان همه عالم روشن ست آنگاه فرمود اے درویش ما را اینجا آورده اند مدفن ما اینجا خواهد بود میان چند روز ما سفر خواهیم کرد بعد ازان شیخ علی سنجری را فرمان شد که مثال بنویس تا قطب الدین در دهلی رود که خلافت سجاده قطب الدین را دادیم ودهلی مقام اوست چون مثال تمام شد بردست دعا گو داد تا این فقیر روے بر زمین آورده فرمود نزدیک تر بیا نزدیک شدم دستار وکلاه بر سر فقیر نهاد وعصاے خواجه عثمان هارونی بدست من داد وخرقه در بر دعا گو کرد ومصحف ومصلا ونعلین بداد وگفت امانتے ست از رسول صلی الله علیه وسلم بخواجگان ما رسیده مر ترا روان باید کرد تا فردا ے قیامت مرا در میان خواجگان شرمندگی نیارد این درویش رفت برزمین آورد دوگانه نماز بگزارد خواجه دست دعا گو گرفت وروے سوے آسمان کرد وگفت بر تو بخدا سپردیم وترا بمنزل رسانیدیم آنگاه فرمود چهار چیز گوهر نفس ست اول درویشی که توانگری نماید دوم گرسنه که سیری نماید سوم اندوهگین که شادی نماید چهارم با کسی که دشمنی بود دوستی نماید وفرمود هر جا که روی نخراشی وهر جا که باشی مرده باشی پس در دهلی آمدم وسکونت کردم چنانکه جملگی عالم از صدور وائمه بدعا گوی روی نهادند چهل روز نگذشته بود که آینده بیامد خبر کرد که اے درویش خواجه بعد از روان شدن شما بست روز در حیات بودند بعد ازان برحمت حق پیوستند۔

شیخ الاسلام بهاء الدین ابو محمد زکریا الملتانی القرشی الاسدی رحمة الله علیه

خلیفه شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی ست رحمة الله تعالی علیهما از اکابر اولیاء هند ست

اقسام اجتنابی حاصل شود مقصود وی از قرب الهی عزوجل حاصل شود انشاء الله تعالی چه در تحصیل قرب الهی اتیان جمیع اقسام نوافل امتثالیه شرط نیست بلکه ممکن نیست ومداومت بر فرد واحد ازان کافیست اما اجتناب از جمیع محظورات ومکروهات شرط ست واجتناب ازان ممکن پس اگر گویند الطریق الی الله بعدد انفاس الخلیقة یا گویند الطریق الی الله واحد هر دو قول صادق آید ونیز گفته اند که انبار السبیل اختلافهم لیس منهم خلاف سالکان همه اولاد یک مادر اند و پدران ایشان متعدد یعنی مشایخ اگرچه طرق ایشان در تعیین راختیار از کار ونوافل مختلف ست ولیکن مرجع همه بیک اصل ست که شریعت ست وعبادت وتقوی واتباع کتاب وسنت واختیار مشایخ رضوان الله علیهم اجمعین این فرد مخصوص را کلمه لا اله الا الله است از میان سائر افراد بسبب اختصاص اوست بحصول کثرت حضور ومنافع دیگر که در غیر او پیدا نیست با آنکه نماز نفل افضل است از ذکر زیرا که وی مشتمل ست بر ذکر وذکر جزوے ازان ست وبا

صاحب کرامات ظاهره و مقامات باهره و برکات شامله میر حسینی سادات صاحب نزهة الارواح و شیخ فرید الدین عراقی صاحب لمعات بملازمت او رسیده اند و تربیت یافته **نقل ست** که در وقتی که از بغداد با کمالات و برکات بملتان شرف قدوم ارزانی داشت اکابر ملتان را بر وی حسد پدید آمد بطریق کنایت کاسهٔ پر شیر را بخدمت او فرستادند غرض آنکه درین شهر گنجائش دیگرے نیست شیخ این معنی را دریافته گلی بر کاسهٔ شیر نهاد و پیش آن جماعه فرستاد مقصود آنکه جائی مادرین شهر این طور که گل بر شیر ایستاده است خواهد بود اکابر از حسن لطافت این ادا حیران ماندند و منقاد و مطیع کرامات او گشتند و وی رحمة الله علیه از اغنیای شاکرست و قول رب جلیل که در شان خلیل خود فرموده است وَاٰتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ در حق او صادق ست بعضے از مشایخ وقت را در باب فقر و غنا با وی گفتگوی واقع بود فرمودی که دنیا بتمامها چه قدر دارد قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ و معلوم ست که ازان چه قدر پیش ما باشد و گاهی فرمودی که صحبت مار کسے را ضرر کند که افسون آن را داند و فرمودے که غنا نیل رخسارهٔ حال ماست آورده اند که میان او و شیخ فرید الدین قدس سرهما موئے عظیم بود و سالها با هم بودند و چنین نیز گویند که پسر خالهٔ یکدیگر اند وقتے از خدمت او بشیخ فرید الدین سخنے رسانیده بودند که نه موافق مجلس شیخ فرید الدین بود معذرت این سخن شیخ بهاء الدین بشیخ فرید الدین رقعه نوشت و یک سخن این بود که میان ما و شما عشقبازی ست جواب این معذرت شیخ فرید الدین نوشت که میان ما و شما عشق ست بازی نیست **نقل ست** از شیخ نظام الدین اولیا قدس سره که فرمود شیخ فرید الدین را افطار کم بودی اگرچه تپ آمدی و یا فصد کردی و شیخ بهاء الدین زکریا صوم کمتر بودی اما طاعت و عبادت بسیار بودی و این آیت فرو خواندی یٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا و فرمود او از انها بود که این آیت در حق او درست آید و شیخ محمد نوربخش در سلسلة الذهب در ذکر او نوشته است بهاء الدین زکریا الملتانی قدس سره کان رئیس الاولیاء ببلاد الهند و کان عالما بعلوم الظاهرة صاحب الاحوال والمقامات من الکاشفات والمشاهدات مرشدا یتشعب منه کثیر من الاولیاء و له فی الارشاد و هدایة الناس من الکفر الی الایمان و من المعصیة الی الطاعة و من النفسانیة الی الروحانیة شان کبیر در مجمع الاخبار می گوید و فی وصایا الشیخ بهاء الحق والدین الواجب علی العبد ان یعبد الله بالصدق والاخلاص و ذلک مبنی الاغیار و محو الاشخاص فی العبادات والاذکار و لا سبیل الیه الا بتحسین الاحوال و محاسبة النفس فی الاقوال و الافعال فلا یقول و لا یفعل الا عند الضرورة و یقدم لکل قول و فعل الالتجاء الی الله و الاستعانة به لیرزقه الله عز و جل خیر القول و الفعل و ایضا قال فی وصایاه

باشد که بعضے اوقات اعانت برادر مومن که فعل متعدی ست بهتر از نماز نفل باشد و میفرماید که قسم اجتناب بے اتم و اهم ست من حیث الاتیان اما اتمیت و ازان جهت که هر که جد و جهد کند در قسم اجتنابی و استیعاب وقت کند بدان و اقتصار نماید بر ادای فرائض و تقسیم امتثالی از نوافل دست نزند و اجتهاد دران ننماید حاصل شود مقصود وی از قرب اگرچه بعد از مدتے دراز باشد بر مثال بیماری که پرهیز کند از ان چه نباید خورد اگر چند تناول معاجین و اشربه نافع نکند امید داری صحت تمام ست هر چند دیر تر افتد و هر که اجتهاد کند در قسم امتثالی و ارتکاب کند مکروهات را هرگز بمنزل مقصود نرسد بمثابه بیماریکه معالجه بادویه بی پرهیز کند و اگر هر دو کند لابد اتم و اکمل و اقرب بمقصود خواهد بود و اما اهمیت وی از انجهت که دفع ضرر اهم ست نزد عاقل از جلب نفع پس اجتناب مکروه اهم بود از اتیان نفل مثلا آن را که حامهٔ او چرکین شود بحیثیتے که مودی بکراهت نماز گردد صرف بعضے از وقت برائے دفع آن کراهت اهم بود

لبعض المریدین علیکم بدوام الذکر و بالذکر یصل الطالب الی المحب و المحبة نار تحرق کل دنس فاذا تحقق المحبة کان الذکر ذکرا مع مشاهدة المذکور و هذا هو الذکر الکثیر الموعود به الفلاح فی قوله واذکروا الله کثیرا لعلکم تفلحون ۰ و ایضا فی بعض رسائله لبعض المریدین این ضعیف احیانا سماع افتاد که شیخ الشیوخ شهاب الدین ابو عبد الله عمر بن محمد السهروردی رضی الله عنه با شیخ خود ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاهر رضی الله عنه در حرم کعبه بود و شیخ ابو النجیب در سر وقت خود بود خضر علیه السلام در آمد شیخ بدو التفات نکرد ساعتی بایستاد و باز گشت چون بخود باز آمد آنگاه بخدمت او شیخ شهاب الدین را گستاخی بود پرسید که شیخ چگونه بود که نبی از انبیاء علی نبینا و علیه السلام بر زیارت شما آمد و شما هیچ التفات بدو نکردید شیخ در وی نگریست و در دی سرد کرد و گفت ویحک تو چه دانی اگر خضر آمده باز رفت باز آید اما این وقت که ما را با حق بود اگر برفتی باز نیامدی و ندامت آن تا قیامت بماندی هم دران بودند که خضر علیه السلام در آمد شیخ برخاست و استقبال کرد و تواضع نمود در جومیا من برکاتهم من الله الکریم پس مرید را باید که مراقب و شحنه روزگار خود باشد و هر چه جز از حق ست از دل دور کند و صحبت خلق بر خود حرام گرداند و با ذکر حق موانست گیرد و اگر او را با ذکر حق موانست نبود او از محبت خدای تعالی بوی نیاید و ایضا فی بعض رساله لبعض المریدین سلامة الجسد فی قلة الطعام و سلامة الروح فی ترک الآثام و سلامة الدین فی الصلوة علی محمد خیر الانام صلی الله علیه وسلم توفی رحمه الله سابع صفر سنه ۶۶۸ احدی و ستین و ستمائة۔

سید نور الدین مبارک غزنوی رحمة الله علیه

خلیفه شیخ شهاب الدین سهروردی ست مقتدا و شیخ الاسلام دهلی بود در زمان سلطان شمس الدین او را امیر دهلی می گفتند در فوائد الفواد می نویسد که روزی در بزرگی شیخ نظام الدین ابو المؤید حکایت فرمودند که وقتی اسباک باران شد او را لازم گرفتند که دعا باران بکن بر سر منبر بر آمد و دعا باران بخواند بعد ازان روی بآسمان کرد و گفت یا الله اگر تو باران نفرستی من پیش ازین در هیچ آبادانی نباشم این بگفت و فرود آمد حق تعالی باران فرستاد بعد ازان سید قطب الدین رحمة الله علیه با او ملاقی شد و این سخن با او بگفت که ما را اعتقاد در حق تو راسخ ست و میدانیم که ترا بحق تعالی نیازی تمام ست اما این لفظ هر چه گفتی که اگر تو باران نفرستی من پیش ازین در هیچ آبادانی نباشم نظام الدین ابو المؤید گفت که من می دانستم که باران خواهد فرستاد ناگاه گفتم سید قطب الدین گفت که از کجا میدانستی گفت وقتی مرا با سید نور الدین مبارک غزنوی رحمة الله علیه در پیش سلطان شمس الدین بر ازی بر دشت نشینی نزاعی رفته بود

بود از اشتغال به بعضی نوافل دران وقت پس چون سالک سلوک این طریق نماید بمقصود خود که قرب الهی و وصول بوی تعالی و تقدس ست برسد و معنی قرب الهی بعد سالک بود از غیر وی تعالی و معنی وصل قطع از غیر و غیر منحصر شد در محظور و مباح و مراد بمحظور اینجا جمیع منهیات بود از محرمات و مکروهات و مراد بمباح اشتغال بمخلوقات بتعلق و تعلم مثل زمین و آسمان و کوه و درخت و اسباب معیشت و غیر ذلک پس بعد سالک از محظورات بی ذهول وی از مباحات قرب ناقص ست و با ذهول از مباحات قرب تام پس هر قدر که سالک از غیر حق بعید بود از جناب وی تعالی قریب گردد و بیان غیر بعبارتی دیگر بکنیم و بگوئیم اصول حجب که مانع اند از وصول بحق چهار اند دنیا و خلق و شیطان و طریق از الت آنها در کتاب منهاج العابدین و غیره مذکور ست و چون مقرر شد که طریق وصول الی الله بعد از فرائض تکثیر نوافل عبادات ست باعتبار نوع یا فرد و نوافل بعضی قلیل الوقوع و بعضی کثیر الوقوع ست

من سخنے گفتہ بودم کہ او کوفتہ شدہ بود درین حین مرا دعا باران فرمودند گفتم تو از من کوفتہ اگر
توبا من آشتی کنی من دعا بخوانم واگر آشتی نکنی نتوانم خواند از روضۂ او آواز برآمد کہ با تو آشتی
کردم تو برود دعا بخوان از شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ منقول ست کہ فرمود بزرگی بود کہ او را
شیخ محمد اجل شیرازی گفتندی سید مبارک غزنوی نعمت از و یافتہ بود بعد ازان فرمود کہ دران وقت
بازرگانی بود از مریدان ایشان بخدمت شیخ آمد و گفت کہ در خانہ من پسری متولد شدہ بندہ زادہ
شماست نعمتے ہمراہ او کنید شیخ فرمود نیکو باشد چون من فردا نماز بامداد بگذارم پسرک را بیاوری
واز جانب راستان من برآئی و در نظر من داری ہمان روز سید مبارک غزنوی متولد شدہ بود پدر
سید مبارک دران مجلس حاضر بود این حدیث می شنید با خود گفت من نیز پسر خود را بیارم
و در نظر شیخ دارم چون وقت نماز بامداد شد بازرگان را درنگ شد پدر سید مبارک غزنوی پگہتر
برخاستہ بود موذن تکبیر گفت شیخ نماز تمام کرد پدر سید مبارک غزنوی از جانب راستائے شیخ در آمد و سید مبارک
را در نظر شیخ داشت شیخ در وی نظر کرد این ہمہ نعمتہا ازان یک نظر بود بعد ازان بازرگان
در آمد شیخ گفت نعمت نصیب سید زادہ شد فرمود وقتی در غزنی استسقا شد خلقی بر شیخ محمد اجل
شیرازی آمدند و گفتند دعائے بکن تا باران ببارد شیخ این سخن شنید و از خانہ بیرون آمد و خلقی
دنبال شیخ را باغی پیش آمد شیخ در باغ رفت باغبان در زیر درختے خفتہ بود شیخ او را بیدار کرد
و گفت درختان خشک می شوند برخیز و درختان را آب دہ باغبان جواب داد باغ من و درختان
من آن زمان کہ حاجت آب دادن خواہد بود خواہم داد شیخ باغبان را گفت پس این خلق
را دروغ نکنی کہ دنبال من گرفتند ما بندگان خداوزمین زمین خدا آن زمان کہ حضرت عزت
خواہد خواست باران خواہد فرستاد این سخن بگفت و باز گشت عقب آن چندان باران بارید
کہ نہایت نبود مقبرۂ سید مبارک جانب شرقی حوض شمسی مشہور ست وفات او در سنہ ۶۳۲
اثنین وثلثین وستمائۃ۔

شیخ حمید الدین الصوفی

السعید الناگوری السوالی لقبا وسلطان التارکین ست وکنیت او ابو احمد از اعاظم
خلفائے خواجۂ حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والدین ست در تجرید و تفرید قدمی راسخ داشت
وی از بندگان خاص حضرت مولی عز اسمہ است ہمت عالی او از دنیا و عقبی بگسست و نظر التفات
او جز بدانچہ ورای شخوص ثلثہ است نمی افتد او را شانی عالی ست در تصوف و مکانی رفیع
در بیان قواعد طریقت و وی از اولاد سعید بن زید ست کہ از عشرہ مبشرہ اند رضی اللہ عنہم

قلیل الوقوع از جنس عبادات
مثل حج وزکوٰۃ وجہاد وغیر
آن واز جنس عادات
مثل نکاح وطلاق وبیع
وشرا ومانند آن وکثیر الوقوع
از عبادات مثل صوم وصلوٰۃ
واذکار وغیر ذلک واز جنس
عادات ہمچو اکل وشرب و
نوم ولباس وغیر آن پس
نوافل این دو جنس لابد
ست مر طالب را از
تحصیل آن واستیعاب
اوقات بدان پس بر طریق
اقتصار کتاب غنیۃ الطالبین
وما اشبہ ذلک من مختصرات
احیاء علوم الدین کفایت
ست واگر قصد استقصاء
دارد رجوع بکتاب احیاء العلوم
وکتب مبسوطہ فقہ نماید
ومیفرماید کہ این ضابطہ کہ
ذکر کردیم کافی ست مر طالب
را در معرفت قرب وطریق
تحصیل آن اما احتیاج
مردم بمرشد واوستاد
پس از برای تسہیل طریق
وسرعت وصول ست
وسلوک طریق بی اوستاد
ومرشد اگر توفیق الٰہی رفیق
گردد وفی الجملہ ممکن ست
بموجب قولہ تعالیٰ والذین
جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا
لیکن بتعب شدید و مدت
طویل وہمو نادر وجد اللہ
اعلم وحضرت شیخ مصنف
قدس سرہ بر نظم رسالۃ الدین

وی از متقدمین مشائخ ہندست سن طویل یافتہ وی گفتہ است کہ اول مولوی کہ بعد از فتح دہلی در خانہ مسلمانان آمد منم از زمان خواجہ معین الحق والدین تا اوائل وقت شیخ نظام الدین باقی بود بتحقیل کہ ملاقات میان ایشان نیز واقع شدہ باشد واللہ اعلم و شیخ نظام الدین قدس سرہ کلمات او را از تصنیفات او انتخاب نمودہ بخط خود نوشتہ بود و صاحب سیر الاولیا آن را از خط سلطان المشائخ نقل کردہ است **نقل ست** کہ روزی خواجہ معین الدین را وقت خوش بود فرمود ہر کس ہر چہ خواہد گو بخواہد کہ ابواب اجابت مفتوح ست یکی دنیا بخواست و دیگر عقبی رضی بجانب شیخ حمید الدین کرد کہ تو میخواہی در دنیا و عقبی معزز و مکرم باشی گفت بندہ را خواستی نباشد خواست خواست مولی ست تعالی بعد ازان رو بجانب خواجہ قطب الدین آورد و ہمین کلمہ را فرمود وی عرضہ کرد کہ بندہ را اختیاری نیست ہر چہ حکم شود اختیار شمارست خواجہ بعد ازان فرمود التارک الدنیا والفارغ عن العقبی سلطان التارکین حمید الدین الصوفی ازان روز او را سلطان التارکین لقب آمد **نقل ست** کہ او را در سوالے کہ موضعی ست از مواضع ناگور یک دو طناب زمین احیائی بود کہ ہم بدست مبارک آن زمین می کاوید و تخم میریخت و قوت فرزندان ازان می ساخت وفات او بست و نہم ربیع الآخر سنہ ثلث و سبعین و ستمائۃ در ناگور ست قدس اللہ سرہ و او را با شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا در باب فقر و غنا مراسلات و مکاتبات بسیار ست و مضمون یکے از انہا این ست کہ باطباق مشائخ و بمقتضی نصوص و احادیث دنیا و متاع آن مانع وصول بحضرت مولی ست سبحانہ و تعالی و چون شنیدہ می شود کہ بعضے از مشائخ عصر ما حظے وافر ازان دارند و باوجود آن خوارق و کرامات نیز از ایشان ظاہر می شوند این مسکین را درین باب حیرت زیادہ میگردد اگر ایشان لطف فرمودہ ازین اشکال گرہ بکشایند عین عنایت باشد و در مکتوب دیگر می نویسند مضمون آن اینست این احقر مکتوبی بخدمت شیخ بہاء الدین عرضہ داشت کرد و از اشکالی کہ این مسکین داشت از خدمتش التماس جواب نمود ایشان بسبب از اسباب جواب آن ننوشتند اگر نوشتند شافی نبود این حقیر بدرگاہ مجیب الدعوات تضرع کرد و زاری نمود کہ مشکل بندہ خود را آسان کند و ازین مقصود نشانی پیدا آرد حضرت مجیب الدعوات دعائے بندہ را قبول کرد و چنان نمود کہ ارباب شریعت کہ طالبان ثواب آخرت اند و از برائے تحصیل ثواب اکتساب خیرات و مبرات از صلات و قربات می کنند از کشف حقائق تقوی و دقائق نفس دے کہ ارباب طریقت در پابند محجوب باشند و ہمچنین ارباب طریقت از اسرار قرب و انوار تجلی ذاتی کہ مخصوص طالبان مولی ست و پیش ایشان ہر چہ ماسوائے ذات حق ست اگرچہ کشف و مشاہدہ باشد حجاب ذات بود محجوب و معذور باشند پس ہر کہ بہر چہ ماسوی حق ست

عبارت نوشتہ اند فائدہ تناسب ہذہ الرسالۃ وہی ان مبنی ہذہ الرسالۃ علی معرفۃ القرب وطریق تحصیلہ فمن علم ہذا لا یحتاج الی اشیاء آخر کما قیل من علم شیئا زہد واحب وقنع ولابد من تحصیلہ استراح من تحصیل سایر الاشیاء ومن لم یعلم ہذا اضاع فی تحصیل جمیع الاشیاء وقیل فی ہذا المعنی ایضا من لا یدری نفعہ عن ضرہ فہو لا یزال متحیرا فی امرہ وقیل انت متحیر فی امرک لانک لا تدری نفعک من ضرک وعبر عن ہذا المعنی بالفارسیۃ زبان وسود خود نمیدانی ازان جہت چنین پریشانی۔

الرسالۃ الرابعۃ تنبیہ اہل النہی بتفاوت حال الابتداء والانتہاء

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

شیخ شیوخ زمان خود شہاب الدین عمر سہروردی قدس اللہ روحہ در عوارف المعارف در باب بدایات و نہایات کلامی میفرماید کہ ترجمہ اش اینست مبتدی را باید کہ از مجالست فقرا کہ قائل بنشستند بقیام لیل و صیام نہار احتراز نکند کہ مصاحبت با ایشان بہتر ست از مجالست اہل دنیا

درمانده است بحقیقت محجوب ست هرچند که او نداند محجوب ست و مکتوبی دیگر بجانب شیخ فرید الدین شکر گنج - در انجا نوشته است قیل لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتهم من قربی لیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا و لو یعلم المشتغلون بقربی ما فاتهم من الشئ لیبکوا دما و لو یعلم المشتغلون بانسی ما فاتهم منی لانقطعت اوداجهم و اورد التصنیفات و مکتوبات بسیار ست و اشعار نیز دارد و اشهر تصنیفات او اصول الطریقه است و در انجا میفرماید مردان راه که روی ایشان بدرگاه است سه طائفه اند چنانکه در کلام مجید آمده است الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه و منهم مقتصد و منهم سابق بالخیرات معذورانند و مشکورانند و فانیانند معذوران کیانند آنها که بعد الایمان بالله و اقرار هم بالتوحید بحضرت حاضر نیایند و اگر آیند دیر آیند و آهسته آیند و از خطاب سار عوا غافل باشند و مشکوران کیانند آنها که بایمان همعنان آیند و با قرار همرکاب و فانیان آنها که خطاب الست بربکم بیاد دارند و جواب این که قالوا بلی فراموش نکرده اند و درین جهان پیش از دعوت بحکم خطاب ازلی و جواب لم یزلی اجابت کرده در بدایت کار بطلب نهایت اسرار برآمده ازینها بسیار بودند پوشیده رفته اند و کسی نام ایشان ندانسته است و نشان ایشان نشناخته و تنی چند را که بشناخته اند بتعریف خواجه ما محمد رسول الله بشناخته اند و اگر نه نام و نشان ایشان کس ندانستی و نشناختی یکی از ایشان امیر المومنین ابو بکر صدیق رض بود که پیش از دعوت بطلب رسالت برآمد همه در خود را و اطلب کرد و یکی از ایشان امیر المومنین علی مرتضی رض بود که پیش از بلوغ مستعد قبول دعوت گشت و یکی از ایشان اویس قرنی بود که اگر پیغامبر صلی الله علیه وسلم تعریف نکردی نام او از هیچ دیوانی برنیامدی و نشان او در هیچ دفتری ثبت نکردندی زهی همت که در حضرت عزت داشته که در دنیا چیزی ننهاد و از دنیا چیزی برنداشت آزاد آمد و شاد برفت و یکی از ایشان سلمان فارسی ست رضی الله عنه که پیش از دعوت در طلب هدایت بپوئید و صدق عهد میثاق از خود بجوئید از میخانه رفته ایم که فانیان کیانند آنها اند که چون معلوم شان شد که خداوند شان تعالی موجودی ست که فنا بر و روا نیست طالب فنائی شدند که آنرا وجود نیست و قدم در راه عدم نهادند و سر را دران راه بباد دادند و نخفته نوبیدی اگرچه نه خواندنیست بخواندند و در راه فنا وحید و فرد چون الف بماندند نه روی وجود شان بماند و نه رای فنا در عین فنا باقی شدند و هر که در فنا باقی شود این معنی را بقای ابد خوانند ازین روی ست که درویشان گویند که ملک را زوال نیست یعنی ملک صادر و یشی ست و درویشی امر سلبی ست نه ایجابی ایجاب را سلب روا ست اما سلب را سلب روا نیست و این سری ست غامض لفهم دشوار رسد تو اعتقاد نگاه میدار که صدور الاحرار قبور الاسرار خزینه که معمور بود مخزون او ستور بماند و هر خزینه که خراب بود

وضرر این بیشتر ست از ضرر آن و لسا باشد که بگویند اعمال شغل متعبدان ست و پایه ارباب احوال برتر ست ازان و بگویند که فقیر را نماز فرض و روزه فرض بس ست و زیادت بران حاجت نیست پس شیخ می فرماید باید که این سخن در گوش مبتدی در آید بدرستی که ما تجربه کردیم و ممارست نمودیم امور را همه صحبت داشتیم فقرا و صالحین را و دانستیم که آنها که این سخن گویند و بر زیادت عبادات و نوافل قائل نیستند هنوز در تحت حیطه قصور اند با وجود آنکه صاحب احوال صحیحه باشند بنده را باید که تمسک کند بهر فریضه و فضیلت تا در بدایت ثابت قدم گردد و مبتدی را باید که از تلاوت قرآن و حفظ آن نصیبه داشته باشد و بقول کسی که گوید ملازمت ذکر واحد افضل ست از تلاوت گوش نه نهد که بقرآن و تلاوت آن در نماز و غیر نماز بهر آرزوی که درین راه وارد نرسد و بعضی از مشایخ که مریدان را باد امت ذکر واحد امر فرمایند برای آنست که تا موجب جمع همگردد و هر که ملازمت تلاوت کند در خلوت و تمسک نماید

بوحدت فائده دهد او را
عبادت و نماز بشیر دوافی تر
از فائده ذکر واحد و چون
از نماز و تلاوت ملالتی
وساعتی طاری گردد نفس
مدارات نماید و از تلاوت
بذکر فرود آید که آسان ست
و سبک تر ست بر نفس و
بدانکه منتهی باکمال حاجتش
بی نیاز نیست از ریاست
نفس و منع وی از شهوات
و گرفتن نصیبه از زیادت
صیام و قیام و انواع خیرات
و مبرات تحقیق غلط کردند
جمع کثیر درین مقام گمان
بردند که منتهی مستغنی ست
از زیادات و نوافل و اگر
قیام بدان ننماید ملکی ندارد
و این سخن خطا است زیرا
ازان جهت که ترک زیادات
و نوافل عارف را از معرفت
محجوب گرداند بل بدان سبب
که از مقام فریضه باز دارد
نعم منتهی ناصیه اختیار در
اخذ و ترک بدست دارد
گاهست رفق و مسامحت
بنفس نیز کند و گاهی
بنظر ادب و ریاست
بجانب وی نگرد الی آخرها
قال الشیخ و الله اعلم تنبیه یا که
مراد حضرت شیخ رحمة الله علیه
رد اهل بطالت و دعوت
و سد ذریعیست ست بر
قومی که قائلند باسقاط
عمل و تجاوز کنند از حد

نخزون او برسراب بود و نیز می فرماید جنین یا بزاید یا سقط شود و اگر سقط شود در ملک موقوف ماند اگر بزاید زنده
زاید و یا مرده اگر مرده زاید او چون کسی بود که بمرگ طبعی مرده باشد و اگر بمرگ طبعی مرده باشد کامل مرده
باشد و یا ناقص اگر ناقص مرده باشد مرجع او بدوزخ باشد علی قدر نقصانه و اگر کامل مرده باشد یا بمرگ
اجتهاد باطن مرده باشد و یا بمرگ اجتهاد ظاهر مرده باشد و اگر بمرگ اجتهاد ظاهر مرده باشد مرجع
او با علی مقامات جنان باشد و اگر بمرگ اجتهاد باطن مرده باشد جان او تا بمصعد خود که مبدأش
ازانجا بوده باشد برسد بهیچ جا نایستد و نیز می گوید که بعضی ارباب تحقیق چنین می گویند که حق را
سبحانه و تعالی طلب باید کرد و بعضی می گویند که طلب نشاید کرد هان تا تو هیچ کدام ازین دو قول را
باطل نه دانی و هر دو را حق بشناسی هان تا در نظر تو ضد ننماید و بر خلاف یکدیگر که دو حکم بر خلاف یکدیگر آن زمان
آید که از یک جهت باشد آنکه گوید که طلب باید کرد یعنی اگر طلب نکنی تعطیل بود و آنکه گوید طلب
نشاید کرد یعنی اگر طلب کنی تشبیه بود و این هر دو معنی لائق و درخور حق نیاید پس چه باید کرد آنکه
طلب چون مشبهان نکنی و ترک طلب چون معطلان نکنی یعنی طلب نکنی و طلب فرو نگذاری که در جهتی نیست
تا در ان حرکت کنی و در مکانی نیست تا آن مکان لازم گیری آینده نیست تا بدعا و زاری بخواهی
دور نیست تا نزدیک او شوی گم شده نیست تا تفقدش کنی زمانی نیست تا منتظر زمان باشی مکانی
نیست تا ملازم مکان گردی این همه نفی طلب ست و حق ست پس اثبات کدام ست آنکه نفی
خود و نفی اوصاف خود کنی تا از جمله صفات بشریت گذاره کنی و از جمله صفات ملکیت کناره کنی
و از کل اشیا مجرد و منفرد آئی تا چنانکه او تعالی و تقدس لیس کمثله شئی ست طلب تو لیس کمثله
شئی شود این اثبات طلب ست هر که خواهد تا عکس درست نماید و روی آئینه صاف نکند
او محال طلب باشد و هر که طلب حق بکند و روی دل از او صاف بشریت صاف نکند او
محال می جوید و هر که راه وصال رود و لوح سینه از نقوش پاک نکند او بیهوده می گوید و هرزه
می پوید طلب آن نیست که اثبات او کنی طلب آنست که خود را محو کنی طلب آن نیست که بدو
تازی طلب آنست که وجود خود را در بازی طلب آن نیست که او را بجوئی طلب آنست
که ترک خود بگوئی تو آئینه صاف کن چون آئینه صاف شد عکس ضروری الوجود ست باقی

ره رو باید که در ره راست رود	وانگاه دران راه چو زه راست رود
کج آن باشد که بر پی خواست رود	و نیز میفرماید اول مرتبه از مراتب راه علم ست علم باید که بی علم

عمل درست نیاید دوم مرتبه از مراتب طریقت عمل ست که بعمل نیت را وجود نباشد سوم مرتبه
از مراتب درگاه نیت ست نیت صحیح باید که بی نیت صحیح عمل جز باطل نیاید چهارم مرتبه صدق
ست صدق باید که بی صدق عشق روی ننماید پنجم مرتبه عشق ست عشق باید که بی عشق

توجه درست نیاید ششم مرتبه توجه است توجه باید که بی توجه سلوک را نشاید هفتم مرتبه سلوک ست سلوک
بباید که بی سلوک در پیشگاه نکشاید هشتم مرتبه در پیشگاه کشادن ست در پیشگاه کشاده باید تا مقصود
روی نماید اول مرتبه سلوک چیست آنکه از کونین بسر آئی مقصود چیست آنکه تو نمانی کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ
اِلَّا وَجْهَهٗ هم امروز برخود بخوانی ربا عی

کاریست ورای علم و آنرا باش	در بند گهر مباش روکان را باش
جان منزل آخرست وجان را باش	دل همت مقام گاه بگذار و بیا

راهی در پیش تو نهاده اند هم باریک و هم دراز و ترا عمری داده اند هم تاریک و هم کوتاه و درین عمر کوتاه
ترا امر کرده اند بر فتن این راه دراز و شب دنیا اگرچه تاریک ست که اند نیا کلها ظلمة درین تاریکی بهر تو
مهتابی از مطالع عنایت طالع کرده اند که خَلَقَ الْخَلْقَ فِی ظُلْمَةٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ
اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا برخیز و بشتاب و این ماهتاب را
غنیمت دار و این عمر کوتاه ترا داده اند گذشته انگار و خود را یکی از مردگان بشمار و اگر نه مرده مردنی
میدان و پیوسته این بیت بر دل می خوان **بیت** جانی ست هر آئینه نخواهد رفتن
اندر غم عشق تو رود و ای تر الما خواجه بر بستر غفلت در خواب عطلت خوش خفته است و نمی داند
که دعوی محبت که کرده است و هر که دعوی محبت کند و چون شب در آید بمحبوب خود نخسپد تا او را در
دفتر کذابان ننویسند کذب مَنِ ادَّعٰی مَحَبَّتِی ثُمَّ اِذَا جَنَّ عَلَیْهِ اللَّیْلُ نَامَ عَنِّی **سوال** چون مردم بمیرد و جان
او از کالبد جدا شود باصل خویش راجع شود یا نه **جواب** راجع آن بود که در زندگی که آن را حیات
طبیعی خوانند مرجع خود را بشناسد و حجابها را بداند و عوائق و علائق معلوم کند و عشق آن عالم در وی
پدید آید و شوق مر آن را مدد کند حجابها بر اندازد و عوائق و علائق قطع کند و روی از موجودات بگرداند
و روی بموجد آرد و حق هر مقامی چنانکه شرط آنست بگذارد و اجزاء هر مقامی که بدو متصل ست
هم در آن مقام بگذارد و بمرگ حقیقی پیش از مرگ طبیعی بمیرد و چون چنان برید و چنین بمیرد باصل خویش
باز گردد و وصل را دمساز **سوال** دنیا چیست **جواب** کل ما دون الله فهو دنیا هر چه آن دون
حق ست دنیا ست نفس تو دون ست و هر چه بنفس تو نزدیک ست دنیا ست امروز دنیا ست نفس
تو نزدیک ست فردا آخرت دنیا فردای اوست ازین معنی گفته اند **بیت**

امروز بری و دی و فردا	هر چار یکی بود تو فردا

فردا آمنا و صدقنا خطاب خواهند کرد لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی کَمَا
خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ یعنی چون آخر کار تان این بود از اول چرا اختیار نکردی بختیاری باید
کرد تا این اختیار توان کرد که دنیا خانه نفس ست و اسباب آلت حرب او و او در خانه خویش با قوت
بلشه و از ارباب و اصحاب خود مدد دارد و روح درین عالم از اصحاب و احباب خود دور افتاده است
و از معدن اصلی خود مهجور گشته تا مدد یزدانی نیاید هیچ کاری از وی نیاید **سوال** مدد یزدانی کی خواهد آمد

سیاست انفس و طرائق اعتدال
و مفرور شوند باحوال ابطال
نه فضلی نگردد ابطال استدلال
بقتدایان راحت برین طریق
و ترغیب برین مقام و ذکر این
نوع کلام مناسب آید لیکن از
مسابق این کلام چنان متبادر
افهام گردد که گویا طریق منحصرست
درین و الفصاف آنست که شیخ
طریقه خود را بیان کرد و کلام
جامع آنست که در رساله سابق
تحریر یافت که طرق مشایخ در سلوک
و وصول و در تعیین و اختیار ذکار
و نوافل مختلف ست باتفاق
بران که طریق جز مجاهده در عبادات
و اقامت سنت نیست ولیکن
عبادت را اقسام و افراد بسیار
ست و افراد نوافل و زیادات
لایعد و لایحصی ست چنانکه گذشت
و جمع مرید مبتدی بر ذکر واحد سرا
و جهرا و اقتصار بر ادای فرائض
و رواتب از صلوة و صیام و قصر
همت بر تصفیه قلب و اهتمام
بتجرید باطن و اثبات نقش توحید
بتکرار کلمه ذکر امری مقرر ست
میان مشایخ تا آنکه گفته اند اصلح
بحال مبتدی ذکرست و بحال
متوسط تلاوت و بمنتهی نماز و ما
یقین ست که اگر مبتدی مشغول
و مداوم ذکر باشد و در تحقیق حقایق
تقوی و دقائق ورع بکوشد و
توجه و التجا بجناب حق درست
دارد با وجود اقتصار بر واجبات
و سنن از صلوات و صیام البته
بمنزل مقصد برسد و در الحقیقت

جواب تا کی نهاده اند و برای که آماده اند از بهر که خواسته اند **سوال** او جل جلاله جواد مطلق ست و فیض دائم الوجود **جواب** این تفاوتی که تو می بینی در فیض و فائض نیست بلکه در قبول و قابل ست **سوال** فرمودی که جود فیض بے تفاوت ست تفاوتی که هست در قابل ست این تفاوت از کجا دانیم **جواب** هم ازین جا که تفاوت سنگ و خاک ست در اصل یکی را ماده صاف افتاده است و دیگر یرا مکدر آن را که ماده صاف افتاده است بیواسطه قبول می کند و آن ارواح انبیا ست یعنی ممزوج واسطه خواهد تا قبول کند خواه واسطه انبیا خواه واسطه اولیا و خواه واسطه حکما و علما را سخ و خواه واسطه مجاهده و ریاضت و آن را که ماده مکدر افتاده بهیچ واسطه قبول نکند و اگر یه بعضے تقلید قبول کنند اما به تحقیق نرسند **سوال** ایشان را که ماده مکدر افتاده باختیار و ارادت خاطر بود یا نه **جواب** بے اختیار و بی ارادت خاطر یک برگ از درخت فرو نیاید و گیاه از زمین بر نیاید **سوال** پس چه حکمت بود در آفرینش بعضے از ماده صاف و صرف و در آفرینش بعضے از ماده مکدر و ممزوج **جواب** او جل جلاله فاعل مختار ست و فعل او بی علت کسی را رسد که گوید چرا و چون لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُونَ یکی را در ازل شایان قرب و کرامت دانست و آن چنانکه دانست در وجود آورد و یکی را شایان قرب و کرامت دانست و چنانکه دانست در وجود آورد و لاجرم تو دست از اینجا بردار و پائے همت بر تارک فلک دار

رباعے	دنیا خوش ست و بقصے خوش باش	آخر که ترا گفت بدنیا خوش باش
ور همت عالیت برآید روزی	بگذار تو هر دو را بمولی خوش باش	ظالم را شادی بحصول مراد دنیا

و مقتصد را شادی بحصول مراد عقبی ست و شائق را شادی بوصول مراد مولی ست **سوال** دین و دنیا ست دنیا فرمودی و نمودی که چیست بفرمائی که دین چیست **جواب** دین ظالمان گریختن و آویختن ست گریختن از معاصی و آویختن بطاعات و دین مقتصدان بریدن و آرمیدن ست بریدن از دنیا و آرمیدن بقصے و دین سابقان تبرا و تولی ست تبرا از ماد و ن الله و تولی بالله قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِی خَوْضِهِمْ یَلْعَبُونَ **سوال** بحکم این تقریر دینها بر تفاوت آمد **جواب** دین یکے ست و بی تفاوت ست این تفاوت که در نظر تو می آید تفاوت مرد ست نه تفاوت دین که دین بهر حال یکی ست بظاهر این هر سه را روے بحجتے می نماید اما آنکه بنظر باطن بیند داند فَاَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ **سوال** شریعت را و طریقت را چگونه یکی دانم **جواب** چنانکه تو جان و تن خود را یکی میدانی طریقت جان شریعت ست **سوال** چون اوست و جز او نیست امر و نهی بر کیست **جواب** الا له الخلق والامر امر بر امر خود ست و نهی بر خلق خود نگفتیم که نیست بلکه گفتیم همه بدوست پس همه اوست **سوال** دانستیم که دین چیست

سلسله شریفه نقشبندیه قدس الله تعالی اسرارهم که اقتضا ست بر ملازمت ذکر خفیه و تصفیه قلب از نقوش اغیار باعدم استقصا و استیفای اقسام عبادات ظاهر از صلوات و صیام و اعمال و اوراد طریقی مقرر ست و نزد انصاف طریقی در تحصیل قرب و وصول و فنا اولی و اقرب ازان نتوان یافت و آنکه در باب منتهی فرموده است که تهاون و تقصیر در اعمال و اوراد سبب قطع مزید و فقدان قابلیت مزید و ترقی منتهی در مقامات قرب منحصر در کثرت نوافل و اوراد نیست چه سیر فانی بعد از تمامی سیر الی الله و حصول مرتبه فنا که نهایت عبارت ازان ست سیر فی الله ست و مزید و ترقی او در تجلیات الهی و مقامات قرب ست و انحصار و توقف وجود این تجلیات و حصول این مزید و ترقی در اقامت اعمال و اوراد ظاهر نتوان دعوی کرد تو جهات و اقبالات قلبی در دوام حضور و حفظ آداب قرب نیز مورث آنست و ما می شنا سیم آن را که جوهر روح دی بنور الهی منور شده و لطیفه سروی بذلت حق متصل گشته و از خود فانی و بحق باقی شده در سیر فی الله دایم الترقی و المزید ست اگرچه بکثرت صلوة و صیام و تلاوت و قیام و استیفا و استیعاب باین اقسام در نیفتاده قال کل بعمل علی شاکلته فربکم اعلم الآیة و بالجمله

وبشنا ختیم که دنیا کدام ست خبر کن ما را که بهشت و دوزخ چیست **جواب** بهشت و دوزخ اعمال تست فَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَرَهُ وَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَرَهُ از اعمال امروز فردا صور تها بتو ساخته نمایند اگر خیر کرده فردا صور تهای ملائم و موافق آن کردار در پیش تو بیارند **سوال** راه چیست و منزل کدام ست **جواب** سوالی کردی که آن را اسرار ست و جمله روندگان راه را بکار ست جواب این جز بمدد آمَّنْ یُجِیبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ نتوان گفت و این دُر که جمله عقلای عالم از سفتن آن عاجز ند گفت نتوان سفت زبان حال باید که بگوید و گوش حال باید تا شنود و اگر این نیست کم از ان نباید که گوینده از دل گوید و شنونده از دل شنود و من و تو آن نداریم پس به ازان نبود که گفته و شنیده انکاریم **سوال** اگر گوید چاره نیست از انچه شمه از ان بگوئیم و بشنویم تا دلها مضطرب نمانند و جانها تخته نومیدی نخوانند **جواب** گوئیم بعون الله و اذنه که از کدام راه و منزل سوال می کنی از راه و منزل ارباب شریعت و یا از راه و منزل اصحاب طریقت **سوال** از هر دو **جواب** راه و منزل ارباب شریعت از نفس و مال بر آمدن ست و بنعیم مقیم در آمدن که اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِینَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ الآیه و راه منزل اصحاب طریقت از جان و دل بر آمدن ست که وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیلًا و بذروهٔ اعلای وحدت بر آمدن وَاِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی اما ورویش ترا می گویم زیرا که تو مسافری و دیگران مقیم اند مسافر شریعت را نیت اقامت درست نباید زیرا که مسافر شریعت را روی بمال و ملک پیش نتواند بود و مسافر طریقت را روئے بمالک الملک ست **سوال** مالک الملک کجاست تا روی دل بوی آریم **جواب** کجا ست که نیست اینما تولوا فثم وجه الله مرد باید که از نصیب دنیا و آخرت بر آید و حظوظ نفسانی بگذارد هر جا که باشد با او باشد و هر جا که رود رو با او آرد و هر چه گوید با او گوید و هر چه جوید او را جوید ان تا نپنداری که جل جلاله از تو دور ست بلکه تو از و دوری چون تو بتو دور تو محو شد فتح الباب آن در کسی نگشاده است بر تو کشایند و ترا بتو مقصود بنمایند **سوال** کس دیده است تا مرا بنماید **جواب** دیده است آنکه با دیده است نی نی دیده است آنکه بی دیده است **رباعی**

تا دیده بود دیده کجا آید دست | خواهی که شود دیده برون آئی نیست | از دیده و دیدنی چو تو بگذشتی
دانی که کسی نیست ببینی همه اوست

سوال این معنی بسی مشکل ست بفهم نمیرسد **جواب** تا وهم بر خاست این معنی فهم نشود زیرا که وحدت مطلق ست و وحدت از صورت منزه است و از نقش مقدس و وهم نقاش ست و صورت انگیز و وحدت و کثرت ضد انند و الضدان لا یجتمعان ازین معنی بود که ابو حنیفه رحمة الله علیه فرمود که من عبد ما یدخل فی الوهم فهو کافر حتے

حصر ترقی در مقامات قرب بعد از وصول بمرتبه نهایت در اتیان باعمال جوارح محل کلام ست بعضی دایم مباشر اعمال خیر و راعی آداب ظاهر و باطن و صاحب نفس مطمئنه است اما عالم عارف حجت ابو عبد الله محمد بن علی الحکیم الترمذی در نوادر الاصول می فرماید که نورانیت بعضے قلوب بنور توجه و توحید بود که تصدیق ست به لا اله الا الله و این باعث ست بر امتثال اوامر و نواهی الهی اگرچه بعضے صفات ظلمانی از محبت دنیا وغیره باقی بود و نورانیت بعضے قلوب بنور انابت و ارادت باشد که سبب زکای نفس و صفای باطن بود و اثر عمل منیب ضعاف مضاعف بود از عمل تائب و نورانیت بعضے بنور ذات حق بود که موجب فنای ما سوای مطلق و بقا باحدیت حق ست و یک عمل ازین شخص بلکه خاطری که بر دلش وارد گردد عمل ثقلین از اهل توبه و انابت بدان نرسد این حاصل کلام امام حکیم ست و در عوارف نیز در باب اتخاذ خلوت بیفزاید که صادق باید که داند مقصود از خلوت تقرب الی الله است بعبارت اوقات و کف جوارح از مکروهات پس قومی را از ارباب خلوت بداومت اوراد صالح باشد و قومی دیگر را ملازمت ذکر واحد و قومی را دوام مراقبه و قومی را انتقال

یعبد مالم یدخل فی الوهم این مرتبه ایست که کس را برآمدن بر بن مجال نیست الا من شاء الله راد چنین بار یک وشب چنین تاریک و تو خفته آنگاه بگوئی که من مذهب ابو حنیفه دارم پس رو بفعال ست نه پیش روی اقبال باش تا فردا پرده از روی کار برگیرند معلوم شود که خواجه مذهب که داشته است یوم تبلی السرائر فما له من قوة ولا ناصر **سوال** او جل جلاله پرده پوش ست فردا پرده این مشتی خاک نخواهد درید **جواب** پیغامبر فرمود صلی الله علیه وسلم من القی جلباب الحیا فلا غیبة له در این حدیث مستوفی هست اگر دریافتی فهو المراد واگر نه بدانکه فردا کار بر خلاف روزگار خواهد بود ظاهر باطن خواهد گشت و باطن ظاهر بالا بفرود بدل خواهد شد و فرود بالا عوض خواهد پذیرفت پیغامبر فرمود صلی الله علیه وسلم یحشر الظالم یوم القیمة علی صورة الذر باطن بصحت توبه نصوح بیارای تا بفضوح قیامت مبتلا نشوی که فضوح الدنیا اهون من فضوح الآخرة **سوال** پیغامبر فرمود صلی الله علیه وسلم الموت کفارة چون گناه بموت مکفر شد فضیحت آخرت چه معنی دارد **جواب** گناهی ست که بمرگ مکفر شود و گناهی ست که بطول مکث در گور مکفر شود و گناهی ست که بعذاب قبر مکفر شود و گناهی ست که تا دوزخ نه بیند و آتش دوزخ آن را نسوزد هیچ سود ندارد مرد باید که از اینجا چندان نور برد که آن نور مزار دوزخ را فرو خورد و جزیا مومن فان نورک اطفا لهبی **سوال** دنیا دوزخ نقد ماشده است و آتش گرسنگی و بینوائی دریا افتاده

من سوخته ام با آتش بریانی	مرسوخته را دوباره بریان نکنند

جواب سوخته آتش جانی باید نه سوخته آتش بریانی در سوخته آتش آتش زودتر بگیرد و آن سوخته آتش عشق ست که آتش دوزخ بدیدار او بمیرد **سوال** آتش دوزخ بادرویشان چه کار دارد که او را از برای متکبران وفرعون صفتان در وجود آورده اند که النار مثوی المتکبرین **جواب** آتش دوزخ بادرویشان هیچ آمیزشی و آویزشی ندارد چه طاقت آتش فقیر بهشت هم ندارد آتش دوزخ کجا دارد اما فقر کو و فقیر از کجا فقر سیاه است که الفقر سواد الوجه سیاه روئی باید که تا فقر در سر لے سینهٔ او فرود آید کافر نعمتی باید یعنی پوشیده صفتی تا جمال فقر او را رونے نماید کاد الفقر ان یکون کفرا **سوال** هر چگونه که هست و بهر صفت که هست درویش درویش ست **جواب** زنهار تا هر فقیر را فقیر ندانی و هر حقیر را حقیر نشماری که صفات ذمیمه پوشیده عدم امکان ست تا آورده است که مولانا نصیر الدین بر مولانا شمس الدین سنجری شکر عدم قوی و قدرت بدین صفت گفتی که الحمد لله علی عدم الامکان و بپارسی فرمودی که مبادا که آدمی را ناخن انگشت دراز شود که اگر ناخن خود را دراز نبند خواهد که شکم برادر مسلمان پاره کند با فقر بگو که لطافت بود که الصبر مع السنین اهون من الصبر مع الفقر قوت پیغامبری باید تا با وجود امکان فقر نماید عیب در فقر فخر افزاید **سوال** فقر بهر کمال که هست

در ذکر یاد داد قومی را اذا داد راد
بذکر این کلام شیخ بجا معیت رعایت تعدد طرق نزدیک تر ست اداء یخ ظاهر شود که عمده مقصود در باب بدایت نهایت ترغیب بر عمل و دفع دعت و راحت ست والله اعلم وعلمه تعالی اتم واحکم

الرسالة الخامسة
تحصیل الکمال الابدی
باختیار الفقر المحمدی

لا اله الا الله محمد رسول الله اللهم وفقنا السلوک طریق السنة والاتباع وجنبنا عن الزیغ و الزلل و الابتداع در بعضے عراقی که بخدمت آن هدایت پناه رسال داشته بود ذکر رساله فقیر محمدی تقریر یافته بود و نوشته بودند و استدعا فرموده که فقیر محمدی چگونه رساله است و مصنف این رساله کیست و معنی این الفاظ چه و مضمون آن چیست رساله مذکور تصنیف شیخ عالم عامل عارف کامل احمد بن ابراهیم الواسطی الخزرمی ست که از کبار مشایخ دیار عرب و مقتدای روزگار بود در طریق اتباع سنت و تقویم و ترویج این طریقه بی نظیر وقت خود بود و از فقیر محمدی ارادت و در ویشی محمدی مراد داشته و مریدان و درویشان مشایخ را بزبان تعارف آن دیار فقراء الیشان گویند و مضمون این رساله حصر توسل و توجه و استمداد و ارادت در حضرت نبویه صلی الله علیه

نزدوم ست جواب فقر امر عدمی ست بوجود فخر کردن مذموم ست وبعدم فخر کردن محمود ازین ست که خواجه ما صلی الله علیه وسلم بوجود دنیا و آخرت فخر نکرد چون کار بفقر رسید گفت فقری فخری۔

قاضی حمید الدین ناگوری نام او محمد بن عطاست رحمة الله علیه

از مشائخ متقدمین هندوستان ست جامع بود میان علم ظاهر و باطن وی از مصاحبان خواجه قطب الدین قدس سره است اگرچه او را النسبت از سلسله سهروردست و مرید و خلیفه شهاب الدین سهروردی گویند که شیخ در بعضے رسائل خود نوشته است خلفائی فی الهند کثیرة منهم حمید الدین الناگوری والله اعلم اما بر مشرب او وجد و سماع غالب بود مولع بود بسماع هیچکس در زمان او این مقدار توغل در سماع نداشت که او داشت علمای عصر بر سر او محضر ساخته بودند و بعد از وی شیخ نظام الدین اولیا این سلسله را برپا داشت و در زمان تغلق شاه بر سر ایشان نیز محضر شده و همان محاضر را که در زمان قاضی حمید الدین شده بود حاضر ساختند قاضی حمید الدین را تصانیف بسیار ست بزبان عشق و ولوله سخن می کند طوالع شموس از تصانیف مشهور اوست در وی شرح اسمای حسنی می کند و سخنان بلند و بدل نرمویک بسیار می گوید او جامع میان علوم شریعت و طریقت و حقیقت و ظریف بود گاهے اصحاب مطائبه نیز کردی گویند روزی وی و شیخ برهان الدین و قاضی کبیر که یکی از مشاهیر عصر بود و یاران دیگر سواره میرفتند و پسے که قاضی حمید الدین بر و سوار بود بسیار خرد بود با اسپان یاران دیگر همسری نمی توانست کرد قاضی کبیر گفت که اسپ شما بسیار صغیر ست قاضی حمید الدین گفت ولی به از کبیر ست و او را با شیخ فرید الدین گنج شکر مودت بود در فوائد الفواد می آرد که لختے حکایت شیخ فرید الدین افتاد قدس سره وذوق گرفتن ایشان از استماع فرمود که وقتے ایشان خواستند که سماع بشنوند قوال حاضر نبود بدر الدین اسحاق را علیه الرحمة فرمودند که آن مکتوبی که قاضی حمید الدین ناگوری فرستاده است بیارید شیخ بدر الدین رفت و مخزن لطیفه که در وی مکتوبات و رقعات جمع کرده بودند پیش نهاد و دست انداخت اول همان مکتوب بست آمد آن را بخدمت شیخ آورد شیخ فرمود که ایستاده بخوان آن مکتوب خواندن گرفت مکتوب این بود که فقیر حقیر ضعیف نحیف محمد عطا که بنده درویشان ست و از سر دیده خاک قدم ایشان شیخ چون این قدر بشنید یکی حالی و ذوقی پیدا شد بعد ازان این رباعی هم یاد کردند که در مکتوب بود رباعی

آن عقل کجا که در کمال تو رسد	آن روح کجا که در جلال تو رسد
آن دیده کجا که در جمال تو رسد	گیرم که تو پرده برگرفتی ز جمال

قبر او در پایان خواجه قطب الدین ست بر صفه بلند گویند او خود را پایان خواجه نهاد تعظیما له اولاد او این امر را نه پسندیدند صفه بلند تر از قبر او خواجه کردند

و آله وسلم و التزام طریقه سنت و سیرت سلف صالح از صحابه و تابعین باحسان و احتساب و احتراز از طرق مستحدثه مبتدعه است اکنون آن رساله را بطریق اختصار ترجمه کنیم تا پیدا گردد که مقصود چیست بی زیادت چیزے بران و بالله التوفیق میگوید که بعضے از برادران درخواستند از من که بنویسم برای ایشان قاعده مختصری در طریق فقر محمدی بعد از اقرار بپستی پایه و کمی سرمایه خود برآوردن حاجت و قبول کردن درخواست ایشان بقدر امکان اولی یافتم و بخدا یاری می جویم در ان بدان ای برادر توفیق دهاد پروردگار تعالی ما را و ترا اگر فقر درویشی راست و درست می طلبی که بیخ آن استوار و شاخهای آن بلند ست لازم گیر بر خود فقر و درویشی محمدی ابراه متابعت او رو که آب از سرچشمه خوردن پاکیزه تر و صافتر نزاید و رو از خود را از انکه بگیری درویشی را از پایان و بنوشی آبهای دور از سرچشمه را که رنگ آنها دیگرگون شده از راه راست گردیده است می گوید که تو این رمز می فهمی که چه میگویم و این رمز را روی بروی تو نیز شرح کرده ام پس اگر میروی تو بطریقه فقر محمدی امید دارم ترا که برسی براهروان پیشین که یاران پیغمبرند صلی الله علیه وآله وسلم و رضی الله عنهم اجمعین و

وکان وفاته سنة خمسة وستمائة از شیخ نظام الدین اولیا **نقل ست** که فرمود سکهٔ سماع درین شهر قاضی حمید الدین ناگوری نشاند و قاضی منهاج الدین جوزجانی چون او قاضی شد و صاحب سماع بود این کار استقامت گرفت اما قاضی حمید الدین را مدعیان منازعت و خصومت بسیار کردند او بران حرف ثابت بود بعد ازان فرمود که بحریان با قاضی حمید الدین ناگوری منازعت کردندی تا وقتیکه مولانا شرف الدین بحیری رنجور شد قاضی حمید الدین از صفائی که درویشان را باشد بعیادت بر در او رفت او را خبر کردند که قاضی حمید الدین آمده است او گفت آنکه خدائی را معشوق می گوید او آمده است من روی او نه بینم درین مجلس امیر حسن شاعر حاضر بود او عرضه داشت کرد مقصود ازین معشوق محبوب ست سلطان المشائخ فرمود درین جا بحث بسیار ست و نیز از شیخ نظام الدین اولیا منقول ست که فرمود قاضی حمید الدین ناگوری بمار سیده است که سماعی بود با آنکه قوالان حاضر بودند و نمی گرفت صاحب سماع گفت بیائید اگر کسے را با کسے تفاوت حالی باشد با یکدیگر صفا کنید کردند هم مؤثر نیامد باز گفت بیائید بیگانه در آمده باشد تفحص کردند نبود ترک سماع گرفتند و باستغفار مشغول شدند در اثنای آن درویشے رسید و بیتے بخواند ناگاه آن اثرے پیدا آمد عزیزے دران مجلس بود همه دران حال جان بحق تسلیم کرد **نقل** از طالع شموس و حقیقت آنست که اختصار و انتخاب ازان کتاب حقیقت آب که هر جا موج موج از اسرار حقیقت و فوج فوج از معانی طریقت ست متعسر ست جمیع مواضع او در متانت و حرارت و حالت متشاکل و متشابه واقع شده از اول کتاب که شرح اسم هو می کند کلمهٔ چند ایراد می باید و چندان معانی در شرح این کلمه گفته که وقت کاتب از احاطهٔ آن قاصر ست باری هر چه آمد نیکوست قال قدس سره هُوَ حروف اشارت ست و اشارت بمشاهده بود چون موجودی در نظر آید یا ازوی خبر اید از بعد آن چون ازوی فعلی که لائق او بود دیده شود در عرف گویند او کرد و بس نکو کرد چنانکه خلیل صلوات الله وسلامه علی نبینا وعلیه چون روی از نیرات بگردانید و تبریه از کل ظاهر کرد که اِنّی بَرِیءٌ مِمّا تُشْرِکُونَ روی دل بمحبوب جان آورد وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیفًا از بعد تبرای انی بری و تولای وجهت و را گفتند اِلٰی مَنْ تَوَجَّهْتَ فَقَالَ اِلٰی رَبِّیَ الَّذِی هُوَ یُطْعِمُنِی وَیَسْقِیْنِ این اشارت اگرچه از مقام تفرقه بود حروف اضافات دلیل این سخن ست اما در طلب مشار الیه جمع شد و در صفهٔ بارخلت شمع شد در حال در سلوک آمد اِنِّی ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ نیز ذکره الله بالخیر میفرمود جملهٔ ذرات عالم کون راه و سلوک توجه بدوست زیرا که جملهٔ طالب کمال خود اند و کمال جز در عالم لایزال نبود و بدین نسبت همه را از حضیض عدم در ظهور آورد و روی همه بدان نور آور حکیمی را سوال کردند و گفتند روی ذرات عالم بچیست گفت به بینی ست

برانگیخته شوی روز رستخیز یاوری و یاران وی زیر سنجق وی وقتی که برانگیخته شوند درویشان زیر سنجقهای مشایخ خود برانگیخته شوی تو زیر سنجق پیغمبر تو و شیخ تو محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم پس لازم گیر این طریق را و بیرون میا ازین طریق و نصیحت کن بآن برای هر که دوست میداری از برادران خود تا باین راه روند و بدان کار بندند و برسند همه ایشان بشیخ خود و پیغمبر خود صلی الله علیه و آله وسلم و فقیر محمدی مجلدات شرح آن را بر نتابد لیکن من اصول و قواعد آن را بیان کنم که بعد از بدست آمدن اصول صعود بجانب فروع آسان گردد و بالله التوفیق

قاعدهٔ اول درین راه اینست که تجدید توبه کنی میان تو و پروردگار تو که فرستاده است این نبی کریم را و فرستاده است بروی کتاب عزیز را و وضو تازه برآری در جاے خالی که کسی ترا نبیند در آنی و دو رکعت نماز بخضوع و خشوع تمام بگذاری و سر برهنه بدرگاه مولی بایستی و چندان بایستی که دل تو نرم گردد و زهره تو آب شود و اشک از چشم تو روان گردد و بنالی و فریاد کنی و از تمامی گناهان توبه کنی و باز آئی و سید الاستغفار که در حدیث صحیح آمده است بخوانی و بر

از توجد الاشیاء به رباعی	گر روی دلم بسوی او خواهد شد	حال دل خسته ام نکو خواهد شد
قصه چه کنم رشته امید دلم	با او چو یکی شود دو تو خواهد شد	

شعر

لی حبیب خیاله نصب عینی	واسمه فی ضمائری مکنون	ان تذکرته فکل قلوب	وان تاملته فکل عیون

ای برادر در عالم سلوک جمعیت محال ست انی ذاهب الی ربی سیهدین دلیل این حدیث ست اگر بدو جمع بود سیهدین چرا گفت و در حال وصول تفرقه ضلال بود و انا الحق و سبحانی مر این معنی ست لعمری در مقامی که انا باید گفت هو گفتن تفرقه بود و ضلال و در مقامی که هو باید گفت انا گفتن محال بود نیز ذکره الله بالخیر میفرمود که اگر گوینده انا خیر دران مقام هو خیر گفتی بر سر آمدی چون بجای هو انا گفت در سر آمد و از هر چه داشت بر آمد اگر حسین بجای انا هو گفتی در سر آمدی و از سرمایه توحید بر آمدی چون انا گفت بر سر آمد و هزار هزار مرتبه برتر آمد من قتلته فانا دیته لعمری در اشارت مشیر و مشار و اشارت باید تا درست آید و این در حد کثرت افتد و ثالث ثلثه نصاری قریب شود و از مقام توحید دور گردد الاشارة الیه شرک والعبادة عنه افک سر این سخن ست

رباعی	آنرا که بسوی تو اشارت باشد	وز معنی عزت عبارت باشد
با مایه بسیار ز سود توحید	بیچاره همیشه در خسارت باشد	ای برادر اشارت حس محسوسات

بود و اشارت وهم بموهومات بود و اشارت عقل بمعقولات بود و هو و هو ج عزت و کبریائی محبوب جان بدین عوالم نسبت ندارد پس اشارت بدو جز شرک دیگر چه بود و اگر غائبی اشارت بکه می کنی و اگر حاضری اشارت بچه می کنی خالق الخلق لا یری و ویرانا بعزة الله که اشارت بدو جز از غفلت دل نبود لا الا الا الله بر هر دل که تجلی عالم عظمت بود او را پروائی یاد داشت او نماند و چون دل از یاد داشت باز ماند هر آئینه زبان از یاد کردن باز ماند درین مقام اشارت هدر بود و هو من البعد هم عن الله اکثر هم ذکر الله

شعر

کسی سرش نمی داند زبان در کش زبان در کش	

ای برادر تو خود را فراموش کن و خاموش کن خود این فراموشی یاد کردن عجب بود و اذکر ربک اذا نسیت قبل از انسیت نفسک روزی شبلی خود را فراموش کرد و لب بر لب نهاد و خاموش کرد نمازش از وقت در گذشت چون بخود باز افتاد از درد آن در گداز افتاد و میگفت شعر

نسیت الیوم من عشقی صلاتی	فلا ادری غدائی من عشائی	فذکرک سیدی اکلی و شربی
و وجهک ان رایت شفاء دائی		

بدانکه اسم هو یک حرف ست و حرف واو از اشباع ضمه متولد شده است پس این اسم مقدس دلیل ست بر وحدت مسمی و هیچ اسمی برین مشابهت نیست لعمری اسم اعظم بادشاه یگانه باید تا موجب معانی بی کرانه شود چون دائره ها با حرف مستقیم اتصالی یافت مضاف بندا محبوب باشد ها و هاندا ای المحبوب لحبه یا ایها الذین امنوا

طریقه اتباع محمدی استقامت و استواری طلب و اری پس ازان برین توبه و برین عهد که با پروردگار خود بر بستی محکم بپستی و استوار باشی و هفت عضو را که چشم و گوش و زبان و بطن و فرج و دست و پاست ورعیت تو اند و تو از ینها پرسیده خواهی شد از نا فرموده خرج باز داری و از مراقبه حق و علم وی از احوال تو آگاه باشی تا روز تمام بر تو نگذرد و بر زبان تو غیبت و نمازی و دروغ و هر سخنی که بیهوده باشد نرود و بر گوش تو سخن بد و انچه ناشنیدنی ست نرند و چشم تو بر زن بیگانه و امرد نیفتد و میل دل تو بجانب ایشان نباشد تا عهد یکبا خدای خود بسته نشکنی و بعد از توبه در زنای چشم و دل نیفتی و در مقام تقوی متمکن شوی و با استعداد سفر آخرت و اصلاح اوقات و احوال مشغول باشی با امید لقای خدای عز و جل و لقای پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم دران رود بروی سفید و بدانکه سفید روئی باحد ابا متثال اوامر و اجتناب نواهی و اتباع شریعت وی تعالی باشد تا نجنبد بنده مگر بشرع و سفید روئی با محمد صلی الله علیه و آله وسلم با اتباع سنت و حرص بر سماع وی و عمل بدان بود تا نزد دیگر براه اتباع او دمه خود را از جمیع حقوق ناس و ظالم برات کنی تا حبه و قیراطی از مظلمه بر گردن تو نماند و با ادای حقوق

وچون دائره ها بحرف علت که در نظر معوج می نماید متصل شد مضاف بندا محب گشت هو وهوندا المحب المحبوبه پس ندا حضرت اعلا را و مر عاشقان کار افتاده را باید وشتابند ها آمد وندا عاشقان دل بیاد داده مر حضرت عزت او را تا بوکه عزت وصل او دریابند هو آمد و در عالم عشق شوق چون از طرفین بود بائے هو در خورست و عظیم معتبر ست رباعی

آنجا که ز عشق یار بوئی باشد	لابد باشد که گفتگوئی باشد
بی شبه ز هر دو های هوئی باشد	وانجا که ز شوق جستجوئی باشد

بدان ای عزیز که اسم هو اشارت ست بموجود ازلی و هست لم یزلی موصوف باوصاف کمال ومقدس از نقائص و زوال موجودی که ازلیت او را ابتدا نباشد و هستی که دیمومت او را انتها نباشد و این اول اسم ست که از سرادقات غیب در عالم ظهور آمده است چنانکه در سوره قل هو الله احد ظاهر ست و هو اسم اعظم ست و تجلی انوار او بر اسرار اخص خواص حضرت جلت ظاهر شود چون این اسم از اسما اشارت بود از برای زیادت بیان اسم الله بران ضم کردند هو الله شد تجلی انوار الهیت بر ارواح خواص بود و چون انوار الهیت قاهر انوار عقول بشری بود برای زیادت بیان اسم احد بران ضم کردند و تجلی انوار احدیت بر قلوب ارباب تحقیق بود چون انوار احدیت محرق انانیت بشریت بود برای زیادت بیان را اسم صمد بران ضم کردند و تجلی انوار صمدیت بر اشباح اولیا بود و چون انوار صمدیت ماحی رسوم انسانیت بود صفات لم یلد و لم یولد و لم یکن له کفوا احد برای زیادت بیان بران ضم کردند و چون تجلی انوار این صفات مقدسه مر اصناف خلق را در ربقه عبودیت آورد و همه را طائعا او کارها بر درگاه الوهیت آورد همه را از نهایت نظر بر بدایت افتاد دائره های هویدند همه محیط هر چند از راه عبارت در سائر اسمای حسنی بود از راه اشارت دران دائره یافتند گفتند که این اسم معظم اصل اسامی ست چنانکه فاتحه ام الکتاب ست این اسم معظم ام اسامی ست بسر سخن باز آئیم اسم هو دیباچه خطب جلال ذو الجلال ست و فاتحه اوصاف کمال ست ذاکر این اسم اگرچه صاحب نظر باشد و او را از اسرار خبر باشد بغلبه سلطان هویت حضرت او واله و حیران شود و در فیافی عشق سرگردان شود و او را از خود شعور نماند و در صفات او غیبت و حضور نماند اشارت او از و بود و نظر سرش دائما بدو بود لا آله الا الله محمد رسول الله یکی از اکابر طریقت فرمود یکی از والهان بدیدم و چون بدو رسیدم او را یافتم در بحر شهود غرق و بمشهود مستغرق گفتم ما اسمک قال هو گفتم من انت قال هو گفتم من این جئت قال هو گفتم الی این ترید قال هو گفتم مگر مرادت از گفتن هو حضرت ذو الجلال متعال ست که ملکش لم یزل و لا یزال ست فشهق شهقة و خر میتا از روی نعره جدا شد و جانش با استقبال رویت بادشاه شد عجب خواجه عالم صلی الله علیه وسلم چون سابح بحر نور شد از عالم خودی بدر شد و با نوار محبوب مستور شد چون تلاطم امواج شهود بر سر آمد سلطان غیریت

از حق خدا و نفس خود و خلق عموما و خصوصا قیام نمائی سیما آنکه با تو در ین طریق رفیق و مصاحب ست و صحبتا و با تو برای تعاضد و تعاون بر بر و تقوی ست پس اگر در مرتبه اخوت و مساوات ست رفق و نصیحت و امداد و ایثار بدانچه قابل راحت تو بود در کار او کن و آنکه در مقام استرشاد و ارادت ست گاهی برفق و گاهی بعنف در تعلیم و تربیت او باش و ترشی امر و نهی را با شیرینی لطف و رفق بیامیز و اگر از روی اساءتی و ترک ادبی نسبت با تو وقوع یابد اگر بسهو و غفلت و خطا و جهل بود در گذران و عذر او را قبول کن و مادة مودت او را از دل قطع کن و تعلیم و ارشاد وی مشغول باش و اگر بطریق تعمد و سفاهت و تغلیظ قول و ذکر عیوب و مناقص در حضور و غیبت و هتک حرمت باشد اگر برگردد و اعتذار نماید عذرش در ظاهر قبول کن و قطع سلام و کلام از وی مکن و زیرا که ما ممنوعیم از تهاجر و تقاطع یکدیگر و لیکن او را قابل صحبت خاص مدان زیرا که عقوق مرید را نوبه نبود چه آن لطیفه قلبیه که تربیت او قرار در عمل وی آورد و نصیبه فیض الهی از ان راه بوی میرسید نماند و رابطه منقطع شد چه وصول این نصیبه در تحت تربیت شیخ و نسبت او احترام و عقد محبت وی بود

بدو ناظر شد و او بخود حاضر شد فرمود برآورد اللهم اجعل فی قلبی نوراً و فی بصری نوراً و فی سمعی نوراً و فی فوقی نوراً و فی تحتی نوراً و فی امامی نوراً و فی خلفی نوراً و اجعلنی نوراً نوراً می گفت مصرع

سر تا پایم فدای سر تا پایت یعنی در محمد آباد و جبرئیل آباد این معنی یافت نمی شود در مقصوره

الرحمن بکشائی و ما را آنی در خود نظر فرمائی تا پیش از آنکه از پرتو انوار جلال محترق شویم به پرتو سبحات وجه کریم تو مشرف شویم پیش از آنکه بیخود با تو در حضور شویم با شراق صفحهٔ جمال تو نور شویم این معنی غوری دارد ادراک این راذوقی سلیم باید تا جمال نماید ای عزیز چنانکه مسمی اسم هو از کیفیت منزه است و از بدایت و نهایت مقدس ست اسم هو از مخارج و بدایت و نهایت مقدس ست و منزه کس بدایت او را در نیابد و بنهایت او نرسد و این صفت حضرت جلت ست که اولیت او از بدایت منزه و آخریت او از نهایت مقدس ست و دائره ها را هو چون متصل شود از بی بدایتی و بی نهایتی مخبرست از هویت حضرت جلت انیّ او تا آنکه دائره ها را هو را بدایت و نهایت پدید نیست اما چون در نقش وی نگاه کنی هر جزوی از اجزای دائره ها صلاحیت بدایت دارد و همان جزو صلاحیت نهایت دارد پس کلی آن دائره بحکم صلاحیت متضمن اولیت باشد و متضمن آخریت باشد بدین نسبت هم اول باشد و هم آخر و بحقیقت اجتماع اولیت و آخریت در ماسوی الله تصور نتوان کرد

بدین نسبت اسم هو عین مسمی باشد و این رمز بر هر کسی پیدا نباشد باری	آن حلقه که اول ست و آخر
وان نقطه که باطن ست و ظاهر	خواهی که ببینی ای نکو روی	در حلقهٔ ها نظر کن اخیر

عجب حضرت جلت را اول گوئیم بما به آخر و آخر گوئیم بما به اول و آن وجوب وجود ست و اشراق انوار شهود ست و دائره ها را هو در صفت صلاحیت اوست بدانچه آخر ست و آخر ست بدانچه اول ست پس او اول ست و این معنی موجب تعظیم اسم هو ست بتطویل انجامید از غایت بیخودی سر رشته کار از دست مرا در برد چه توان کرد بسر سخن باز آئیم ای عزیز بدانکه حرف هو مستخرج از خلق ست و او را با خلق مساس نیست پس گوینده این حرف را باید که با عالم امکان پیوستگی نبود سرمایه جز شکستگی نه تا در عالم وحدت باریابد و از سرادقات احدیت دیدار یابد آی عزیز در کلام عرب اسم کم از دو حرف نیامده است بدین نسبت فرد مطلق را در عالم نامی نیست چون ارباب بصیرت معنی احدیت در حرف ها دیدند روی دل بدو آوردند و گفتند که این حرف را معنی اوست بیت

حرفی که مراد ما ازو او باشد	بردار نظر ز حرف تا او باشد

برین نسبت اسم و مسمی هر دو یکی باشد و بی شبهتی و شکی باشد ای برادر حرف ها از میان جان متصاعد می شود و از مکامن اسرار بجهان اظهار می آید و او را بهیچ محلی حلولی و بهیچ مکانی نزولی نمی باشد دلب و زبان را که وکیل در سلطان دل اند از دو در او انِ گفت آگاه نمی شوند از برای آنکه تا مستکشفان اسرار احدیت

هر چند جفا و خشونت کند و اگر براه بی صبری رود و لیکن حفظ حرمت و منزلت شیخ از ساحت سینه او پای بیرون نهد و اعتذار در رجوع نماید معذور بود و چون درشتی و سختی نمود و تعمد براه خلاف ادب و محبت رفت این نشان هتک حرمت و ارتفاع رابطه و انقطاع علاقه است مشکل کسی از پیم آید حق اسلام باقی ست و لیکن نسبت ارادت را نشاید و نیز با هر مصاحب محاققه و طلب صدق مکن الا از انکه بطریق صدق ارادت رود و محاققت و تدقیق در طلب صدق با مریدان رود نه با هر مصاحب و با خلق مدار اکن نه مداهنت مدار از آنکه برای دفع شر و طلب جمعیت وقت بود و مداهنت آنکه برای طلب دنیا و حظ نفس باشد و مصاحبت مکن با ضداد و هر که نه بر طریقه تست و صحبت با فقرا بر تعظیم و حرمت و ایثار و تواضع کن و با اغنیا به بی نیازی و قطع طمع و سکوت و سلامت و مطلق ایشان باش نه طالب و کلام با ایشان بر قدر سوال ایشان کن و ایشان را مرید خود مدان و تدقیق در محاققه مکن **قاعده دوم** در طریقه فقر محمدی احتیاط و اهتمام در ادای صلوات خمس ست با حفظ اوقات و رعایت ارکان و آداب و حضور قلب و رعایت معنی احسان چنانکه ز هنگام شنیدن اذان تا فراغ

از نماز با سکینه و وقار و خضوع و خشوع و تذلل و تفهم معانی قرآن و تدبر در آن و حضور تعظیم حق عزوعلا در رکوع و سجود و تشهد و تسبیحات بود و هر کرا حالیست با حق ظهور آن در حال نماز بود و حال صحیح آنست که در نماز دست دهد صلوة صله و پیوندست میان بنده و خداوند و هر کرا در نماز حضور نبود او را حال صحیح نبود چه هر که در اقرب مواطن محجوب بود در ابعد آن چه خواهد بود پیغمبر فرمود صلی الله علیه وآله وسلم اقرب ما یکون العبد من ربه اذا کان ساجدا و فرمود جعلت قرة عینی فی الصلوة میگوید حیف نباشد که در وقت سماع قصاید و تغنی و تصفیق حاضر باشی و در وقت ایستادن در حضرت حق غائب این نشان فقر فاسد ست و درویشی نادرست و عمده در قاعدهٔ فقر محمدی ربط اقامت بحضرت نبوی صلی الله علیه وآله وسلم چنانکه دل خود را بمحبت او مشغول داری می او را شیخ و امام خود گیری و عقد محبت با او محکم کنی و بتمامه سر خود با وی جمع باشی و صلوة بر محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم بسیار گوئی و پیوند باطن را با وی متصل و قوی داری تا وی صلی الله علیه وآله وسلم چنان در دل تو جای کند که شیخ در دل فقرا و مریدان ایشان می بینی که چون شیخ و پیری نزد وی مذکور گردد چه اضطراب کند و در راه تو از آید بهجت عظیمی و

و مستبصران انوار صمدیت را معلوم گردد که چون اسم از تبدیل و انتقال و تحول بمجال مقدس بود هر آئینه مسمی این اسم مقدس از تمکین بمکان و از تزئین بزبان مقدس بود ذلک سر عزیز ای برادر هو اسم اشارت ست هر آئینه بذات مشار الیه باشد نه بمحاسن صفات او این سران معنی ست که واصلان گفته اند که عشق بر ذات واقع شود نه بر صفات خصوصا ذاتی که کمال او موقوف ما هو زائد علی الذات نباشد و این معنی دقیق نزد ارباب تحقیق دلیل ست بر تقدم ذات بر صفات نه تقدمی که موجب مغایرت بود بل تقدمی که مثبت وحدت بود تا سر التوحید اسقاط الاضافات پدید آید ای برادر اسم هو است که اسم ذات ست مطلق نه معلوم و نه مشتق ای برادر اسم مشتق از اشتراک غیر خالی نبود انچه از اشتراک غیر خالی نبود بناء وحدت بدو عالی نبود و اسم معظم هو باتفاق عشاق مشتق نیست و جز بر وحدت مطلق نیست بدین نسبت اسم معظم هو بود چون هو او بود و ذلک رمز لطیف ای برادر فرد مطلق آن بود که او را بهیچ چیز صفت نتوان کرد زیرا که وصف چیزی بچیزی مقتضی مغایرت بود میان ذات موصوف و صفت بدلیل استغناء موصوف از صفت و افتقار صفت بموصوف حاصل آنکه اخبار از چیزی بعین ذات نتوان کرد بدین قضیه اخبار از چیزی بچیزی دیگر توان کرد بدین نسبت درین معنی تعدد و کثرت بود و تعدد موجب نفی وحدت بود چون این معنی عزیز در ذهن مقرر شود بتوان دانست که جمله اسماء مشتقه و اعلام قاصر اند از اخبار ذات بی کیف حضرت مقدس او و اسم معظم هو مخبر ست از حقیقت احدیت فرد مطلق و مظهر ست مر معنی صمدیت آله برحق را لا آله الا الله ای برادر اسماء مشتقه و آله بر صفات و صفات را نتوان شناخت مگر باضافت و توحید اسقاط اضافات ست

نکو گوئی نکو گفت ست در ذات	که التوحید اسقاط الاضافات

عجب هر اسم که مشتق بود از چیزی طالب را در او ان طلب نظر بر هر دو چیز افتد و حق عقل آنست که چون نظر بر چیزی افگند تا حقیقت او را درک نکند بچیزی دیگر نپردازد آن را ذریعه اخلاص نسازد و اشتغال بغیر او حجاب بود از و باز اسم هو مشتق نیست از چیزی تا طالب را در وی بین کند و باگمان و یقین کند بلکه فرد مطلق ست مقدس از اشتقاق و موقد آتش اشتیاق طالب را از غیر منقطع گرداند و بمطلوب رساند لا آله الا الله پروردگار عالم و آفریدگار آدمی و آدم جل جلاله و عم افضاله فرمود قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ و سه اسم در یک آیت ذکر کرد هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مراتب روندگان راه عشق سه اند ظالم و مقتصد و سابق و مراتب نفوس سه آمده امّاره و لوّامه و مطمئنه اسم هو نصیب مقربان سابق ست که ارباب نفوس مطمئنه اند و در پرتو انوار احدیت او سوخته اند و دیده از دیدن غیر بردوخته اند هر یک در مقام استغراق از کل بی شعور امّا مجذوب لطف آن نورند

هیچکس از ایشان باغیر نسازد بلکه با غیر دارد بلکه آدم و آدمیان را و عالم و عالمیان را معدوم
شمارد و نابود پندارد زیرا که همه در عالم امکانند و اسیر حدثانند ای برادر نقش اسم هو در گفتن
بردوام کار منتهیان سابق ست که جان شان بر حضرت عزت او بهزار دل عاشق ست زیرا که اسم هو منتهای
اسم الله است و ازین سر آنکس آگاه است که جانش مستغرق عشق بادشاه است ای عزیز آن را که بعالم
هیبت محبوب باز دادند و با نانیت خود نپرداز دلکه بغلبات مشاهدهٔ جلال بگداز از خود بی شعور شود و
در پرتو آن نور شود مقامات و کرامات را و سکر و صحو را فاشبات و محو با و فنا و بقا را و خوف و رجا را و بسط
و قبض را و نفل و فرض را و انس و هیبت را و سرور و رهبت را بدو اضافت نتوان کرد محبوب چون
بی نشانست بی نشان شود و چون هوی گل در گل پیدا و پنهان شود عزیزی که در طریقت قدمی داشت
و در حقیقت دمی داشت با این ضعیف می گفت در دیری از دیرها رسیدم در آمدم یکی از رهابین در زمین
که در من نظری داشت و از سر کار من خبری داشت مرا بموضعی بردیکی را دیدم چون خاشع ایستاده
و مشهود را آماده هیبتی از و بدل من در آمد گفت ای عزیز مدت دوازده سال ست که در مشاهدهٔ جلال
است بر قدم انتظار ایستاده و مر اجابت دعوت را آماده هر سحرگاهی ناگاهی اسم هو از و بسمع ما رسد
چون اسم هو بگوید نوری از دهان او لامع شود بر شکل آفتابی که طالع شود ای عزیز هو گوی هر آئینه
واله و حیران بود چون مستغرق مشاهدهٔ محبوب بی نشان بود و هویت محبوب انانیت وی را مضمحل
گردانیده باشد و او را بسبحات وجه خود بسوخته باشد اگر از مقام استغراق بمقام استهلاک افتد در محبوب
گم گردد و بی نشان شود و جملهٔ اسرار بروی عیان شود چون قطهٔ در لجهٔ محیط عشق هر آئینه بود و اشارت نتواند کرد
و اسرار او را عبارت نتوان کرد و اگر از مقام استهلاک بمقام اصطلام افتد ملک و عالمش مسلم شود بیت

بنده جاے رسد که محو شود	بعد ازان کار جز خدائی نیست

انچه درین مقام از و باستماع رود مکان رسد اناباشد در مقام اول از خود بدو اشارت کند و گوید هو درین مقام از و بخود اشارت کند و گوید

آن عزیزی که راز مطلق گفت	راست جنبید کو انا الحق گفت

قال بعض المشائخ من عرف معنی اسم هو نسی ما سواه من الاسماء یعنی هر که بر معنی فردیت هاو قوت یابد نظرش بر عالم وحدت افتد از کثرت
و اضافت بپرهیزد و در ذیل یگانگی آویزد چون از یکی بیکی ناظر شود بر در سرادق وحدت حاضر شود از خود
بی شعور شود و در پرتو آن نور شود و الله و حیران گردد و دهشه و حیرت حق وجود آوان بود که در بحر شهود
غرق گردد و بفرد مطلق مستغرق گردد او را درین مقام با هیبت از کجا پروائے یاد و اشت اسامی ماند
ای برادر هر کرا و را بشناسد هر آئینه به بیچونی شناسد و به بیچون اشارت محال بود و از بیچون عبارت
ضلال بود و ذلک سر لا الٰه الا الله من احب شیئا اکثر ذکره ثابت ست اما در بدایت عشق چون قدم زنی
گوی گفت و گوی باشد باز چون بعالم رفت و روی رسد ابعد هم عن الله اکثر هم ذکرا الله جمال نماید بیچارهٔ عاشق

سر لتے کہ شیخ را در دل اوست
پس بگردان تو پیغمبر خود را
و شیخ خود را کہ محمد رسول اللہ است
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در دل خود
همچنین تا محبت او تمامتر ترا دست گیرد
و دل ترا مالک گردد و تمثال او
در چشم تو دایم بود و چون نام او
مذکور گردد لذت ذکر او را در خود
بیابی و عظمت او در دل خود
مشاهده کنی و چون باین
صورت با حضرت وی متوجه باشی
و مستغرق یاد و حضور او گردی
و صلوة بروی بسیار فرستی اکنون
بر مواعید او و مواظبت کن و امر
و نهی او را بجا آر و سنن و اخبار و
سیر و معجزات و اوصاف و احوال
و محاسن و مآثر او را بر خود مکرر
کن و هرگاه حدیثی او را بشنوی
و صفات او را تصور کنی علامهٔ محبت
تو زیاده شود و تعظیم او در دل تو
غالب آید و داعیهٔ اتباع سیرت
او و سلوک طریقت او قوی گردد
و ذکر و فکر تو مر او را بود و وی بود
و ذوق و شوق تو بر او بود و وجد
و کوشش تو در پیروی وی باشد
تا ترا از اتباع و اشیاع وی دانند
و کس وی شمارند در آخر رساله
می گوید مردم فقر فقری گویند و
نمیدانند که حقیقت فقر چیست
و بدایت او چه و نهایت او تا کجا
ست و من از بدایت فقر و ارادت
نکته می گویم که چون آن را بشناسی
عزت فقر را بشناسی و نهایت
او را از انجا قیاس کنی بدانکه
هر که در میدان فقر وارادت در آید

از درد دل پیوسته می گوید ۵	گر عاقلی حدیث تو کم کنمے	راه سر گفت و گوئے محکم کنمے
پس سوخته چند فراهم کنمے	بر گفته بگریمے و ماتم کنمے	عجب در متهائی کار لا احصی

ثنا ر علیک انت کما اثنیت علی نفسک گفتن سر انیضی ست تعمری اگر در بدایت بدان معنی کہ کشف آن موجب کلال باشد در نهایت مکاشف شدی در روز لیش صد بار استغفار بایستی کرد و فی لا استغفار کل یوم مائة مرة نود و نه بار برای نود و نه نام و یکبار برای استغفار آن استغفار و ذلک سر آی برادر آن را کہ در مقام تحمید فصاحت نماند او در مقام توحید دم چون زند لا احصی ثنا ر علیک لا آلا الا اللہ **شعر**

احب مناجات الحبیب با وجہ	ولکن لسان العاشقین کلیل

شیخ جلال الدین تبریزی قدس سرہ

از اکمل مشائخ ست مناقب او از انچہ در کتب مشائخ چشت نوشته اند معلوم توان کرد و در فوائد الفواد نقل از سلطان المشائخ می کند کہ شیخ جلال الدین تبریزی مرید شیخ ابو سعید تبریزی بود بعد از وفات پیر در خدمت شیخ شهاب الدین سهروردی افتاد خدمت ها ئی کرده کہ هیچ بنده و مریدی را میسر نشود گویند کہ شیخ شهاب الدین سی سال بسفر حج رفتی پیر شده بود و ضعیف توشه کہ برای او میداشتند چندان بر مزاج او موافق نبوده است شیخ جلال الدین تبریزی نوعی کرده بود کہ دیگدانی دیگی بر سر کرده می برد و آنشی دران کرده چنانچہ سر او نسوزد تا چون شیخ طعام طلبیدی طعام گرم پیش بردی و وی با خواجہ قطب الدین و شیخ بهاؤ الدین مودت داشت ذکر او در کتب مشائخ چشت بسیار ست و هم در زمان خواجہ بدهلی تشریف آورده بود شیخ نجم الدین صغری شیخ الاسلام دهلی کہ قبر او برابر قبر مولانا برهان الدین نجمی ست با او نقاری پیدا کرد و او را بامری شنیع متهم ساخت و چنان انگیخت کہ او را جانب بنگاله روان کردند چون در بنگاله رسید یک روز بر آبی نشسته بود بر خاست و تجدید وضو کرد و حاضران را گفت بیائید تا بر جنازه شیخ الاسلام دهلی نماز کنیم کہ او این ساعت نقل کرد و همچنان بعد کہ بر زبان او رفته بود بعد ازان کہ نماز کرد روی سوی حاضران کرد و گفت اگر شیخ الاسلام دهلی ما را از شهر بیرون کرد شیخ ما او را از جهان بیرون کرد و هم در فوائد الفواد نقل از سلطان المشائخ می کند کہ فرمود شیخ جلال الدین تبریزی قدس سرہ چون در دهلی آمد و بعد از چند گاه روان شد می گفت کہ چون من درین شهر آمدم در صرف بودم این ساعت نقره ام تا پیشتر چه خواهد شد و هم در انجا نقل می کند کہ اندر انچہ شیخ جلال الدین تبریزی در بدایون رسید روزی در دهلیز خانه نشسته بود مردے جغرات فروشی کوزه جغرات بر سر کرده پیش آن در بگذشت و این جغرات فروش از جماعة قطاع طریق بود کہ در مواشی بدایون می باشند چون نظر او بر روے مبارک شیخ جلال الدین افتاد هم در اول لقیه در دنا او

وقدرت ندارد کہ در وی در آید الا بعد از فراغ از امتثال اوامر و اجتناب نواهی اول حال در آمدن درین طریق آنست کہ حفظ خواطر باید کرد چنانچہ متقی حفظ جوارح کند و هر گاه کہ خطره در دل گذرد کہ نه مرضی حق ست در حال از ان توبہ کند و بعضے باشند کہ قلوب ایشان مستقیم گردد و خواطر صالح شود و خطور نکند ایشان را غالبا مگر خواطر حق و ایشان دوستان خدایند کہ شرم دارند کہ در دل ایشان خطور کند انچہ نه وی سبحانہ بدان راضی ست از جهت یقین ایشان بنظر و علم وی تعالی و هر گاه ما باین مرتبه نرسیده باشیم و حالانکہ این از بدایات فقرست شرم داریم کہ دم از فقر و ارادت زنیم و دعوی آن کنیم و نکنیم گر از بدایات فقر گویم و آن اینست کہ بعد از امتثال امر و اجتناب نهی حفظ خاطر طلب و ارادت حق عز و جل چنان از دل ظاهر شود و بر وی غالب آید آتش محبت شعله زند کہ تمامه مطالب و مآرب دنیا سوخته شود و خاکستر گردد و دل از غیر مطلوب خالی و فارغ شود و چون ما باین منزل نرسیده باشیم چگونه دعوی فقر و ارادت کنیم و حال آنکه بوی از ان بشام جان ما نرسیده تا از حال فقرا و واصلین و ارباب نهایت این موضع گنجایش

بگشت چون شیخ در ویتر بدید گفت در دین محمد صلی الله علیه وسلم این چنین مردان هم می باشند بر فور ایمان آورد شیخ او را علی نام کرد چون او مسلمان شد در خانه رفت و یک لک جیتل خدمتی آورد شیخ قبول کرد و فرمود که این سیم را هم تو نگاه دار آنجا که خواهم گفت بمصرف رسانی فی الجمله این سیم بهر کس می بخشید یکی را صد درم می فرمود و یکی را پنجاه درم و یکی را کم و یکی را بیش و هر که را اندک فرمودی هیچ جیتل فرمودی اقل تصدق شیخ هیچ جیتل بودی تا چندگاه برآمدن آن همه سیم خرج شد یک درم ماند این علی می گوید که در دل من گذشت که بر من یک درم بیش نمانده است و اقل بخشش شیخ پنج درم ست اگر کسی را چیزے خواهند فرمود من چه خواهم کرد همدرین اندیشه بودم که سائلی بیامد و سوال کرد شیخ مرا گفت یک درم او را بده و هم در وی نقل می کند که شیخ شهاب الدین سهروردی وقتی از سفر حج باز آمده بود اهل بغداد بخدمت او آمدند هر یکی خدمتی آورد از نقد و جنس بسیار و درین میان زالی بیامد گرسنه از چادر کهنه رخود بگشاد و یک درم پیش آورد شیخ شهاب الدین آن یک درم بستد بالای آن تحف و هدایا بنهاد آنگاه از حاضران هر که بود فرمود که شما را هر چه می باید از تحفه خدمتی برگیرند هر یکی برمی خاستند نقدی و صره و کالائی برمی گرفتند شیخ جلال الدین تبریزی طیب الله ثراه حاضر بود او را اشارت کرد تو هم چیزی برگیر شیخ جلال الدین برخاست آن یک درم که آن زال آورده بود برگرفت شیخ شهاب الدین چون این بدید گفت این همه تو بردی چنین گویند که شیخ جلال الدین تبریزی و شیخ بهاء الدین زکریا باهم سیاحت بسیار کرده اند تا وقتی که بشهری که شیخ فرید الدین عطار در انجا بود رسیدند شیخ بهاء الدین را روش چنان بود که چون بمنزل میرسید بعبادت مشغول می شد و شیخ جلال الدین بسیر شهر می برآمد شیخ فرید عطار را دید که نشسته است محو انوار کمالات او شد چون بخواب گاه باز آمد با شیخ بهاؤ الدین گفت که امروز شاهبازی را دیدم که از خود رفتم شیخ بهاؤ الدین فرمود که جمال با کمال پیر یاد کردی گفت که با وجود او از هیچ چیز یاد نیامد از ان تاریخ باز در میان شیخ جلال الدین و شیخ بهاؤ الدین مفارقت افتاد در فوائد الفواد نقل می کند که شیخ جلال الدین تبریزی مکتوبی بجانب شیخ بهاؤ الدین زکریا رحمة الله علیه فرستاده است و در انجا نوشته من احب افخاذ النساء لم یفلح ابدا و نوشته است که هر که دل بر صنعت بند و گوئی صار عبد الدنیا و در جوامع الکلم که از ملفوظات سید محمد گیسو دراز ست می نویسد که شیخ فرید الدین قدس سره در کودکی بیشتر مشغول و مستغرق بودی تا آنکه او را مردم قاضی بچه دیوانه می گفتند بارے شیخ جلال الدین در ان منزل رسید پرسید اینجا در ویشی هست گفتند که کودکے هست دیوانه شکلی که در مسجد جامع افتاده می باشد شیخ جلال الدین بدیدن او آمد و انارے بدست او داد او صائم بود آخر بخلق قسمت کردند یکدانه افتاده ماند وقت افطار هم بدان دانه روزه بگشاد آن روز مزید ترقی بالاتر یافت با خود گفت که اگر آن تمام انار می خوردم چه فوائدها می بود چون شیخ الاسلام قطب الدین بپیوست

شرح آن ندارد و مقصود اختصار و اقتصار بر قدر ضرورت ست

وچون دلها از شنیدن بدایات تنگی کند شنیدن نهایات کجا طاقت دارد و میگوید که واجب ست بر ما که بگریم ما بر احوال خود که مبتلا شده ایم امرو ز بطائفه که شغل ایشان اکل حرام ست و کار ایشان بطالت حلال نزد ایشان همان بود که بیابند و حرام همان که نیابند شب و روز می گردند تا لقمه چرب بخورند و صورتی خوب بینند و نغمهٔ خوش بشنوند و احوال ظاهر کنند و معارف گویند و دعوی های پهن و دراز بکنند تا عوام معتقد شوند و مطالب دنیا بدست آید و بوی از اسلام خالص بمشام ایشان نرسیده و ایمان حقیقی در دل ایشان نه در آمده تمام شب سماع بشنوند و رقص کنند و چون بنماز بایستند نول مقار زنند مثل نول زاغ و فخر کنند بدر آمدن بر ملوک و امرا و گرفتن فتوحات ایشان سوال همی کنم از جناب حق عز و علا که دور دارد ما را از ایشان که ایشان را ایمان حق اند و راه زنی ایشان اشد و صعب ست از راه زنانی که راه دنیا زنند مال برند و ایشان راه دین زنند و ایمان برند حال چون ایشان را در لباس فقر بینند گمان برد که طریقه فقر همین ست که ایشان دارند پس اتباع ایشان کند و هلاک گردد پاک

این حکایت کرد شیخ فرمود با فرید هر چه بود همدران یک دانه بود برای تو داشته بودند در سیر الاولیا می نویسد که در اثنای آنکه میان شیخ فرید الدین و شیخ جلال الدین مکالمه میرفت شیخ فرید الدین بغایت جامه پاره داشت هر بار باد میزد و شیخ بدامن پیراهن محل ازار پاره می پوشید شیخ جلال الدین دریافت فرمود که درویشی در بخارا بتعلیم مشغول بود هفت سال ازار در تن نداشت فوطه داشت خاطر جمع دار تا چه شود سلطان المشایخ می فرمود که شیخ جلال الدین ازین درویش مراد نفس خود داشت قبر شیخ جلال الدین تبریزی در بنگاله است یزار و متبرک به قدس الله تعالی سره العزیز۔

شیخ نظام الدین ابو المؤید قدس الله سره العزیز

از مشاهیر بزرگان ست در زمان سلطان شمس الدین معاصر خواجه قطب الدین قدس سره بود شیخ نظام الدین اولیا نیز او را دیده است میر حسن در فوائد الفواد می نویسد که بنده عرضه داشت کرد که شما را تذکیر او وقتی بود دید فرمود که آری ولی دران ایام کودک بودم درک معانی چندان برابر نبوده است روزی در تذکیر او در آمدم او را دیدم بر در مسجد نعلین در پائی داشت آن را از پائی بکشید و بدست گرفت و در مسجد در آمد و دوگانه بگزارد من بیکبس را در نماز بر هیئت او ندیده ام دوگانه باراحت بگزارد و بالائی منبر رفت مقری بود که او را قاسم گفتندی خوش خوان او آیتی بخواند بعد ازان شیخ نظام الدین ابو المؤید رحمة الله علیه آغاز کرد که بخط با بائی خود نوشته دیده ام هنوز سخن دیگر نگفته بود که این سخن در حاضران در گرفت همه در گریه شدند آنگاه این دو مصرع بگفت که ؎

بر عشق تو و بر تو نظر خواهم کرد	جان در غم تو زیر و زبر خواهم کرد

این بگفت و نعرها از خلق بر آمد بعد ازان دو سه بار همین دو مصراع بگفت آنگاه گفت که ای مسلمانان دو مصراع دیگر این رباعی یاد نمی آید چه کنم این سخن بر طریق عجز گفت چنانکه در همه جمع اثر کرد آنگاه قاسم مقری آن دو مصراع یاد داد ؎

پر درد دلی بخاک در خواهم شد	پر عشق سری ز گور بر خواهم کرد

این رباعی تمام بگفت و فرو آمد جد شیخ نظام الدین ابو المؤید را شمس العارفین گویند و شیخ جمال کولوی که مقبرهٔ او در کول ست از اولاد اوست رحمة الله علیهم وفات او در سنه

شیخ برهان الدین محمود بن ابی الخیر اسعد البلخی رحمة الله علیه

از اکابر علماء وقت سلطان غیاث الدین بلبن بود موصوف بود بوفور علم و دانش و وجد و سماع جامع بود میان علوم شریعت و طریقت بعالم شعر نیز میلی داشت و بعضی شعرهای درویشانه نیز ازوی نقل می کنند چنانکه این بیت ؎

گر گرمست عام شد رفت ز برهان عذاب	

گرداند خدای تعالی وی زمین را از لوث ایشان که چرکین کردند و سیاه گردانیدند روی دین را و راضی بادوی سبحانه از اهل خشیت و خوف و تعظیم و مراقبه و معرفت سنت و متابعت که مستور است از نظر عوام و نشاید ایشان را جز خدای چنانچه که بحقیقت خدا را جز ایشان اهل حضرت الهیه و صاحب نفحات قدسیه اند سلام خدا باد بر ایشان درخواست میکنیم از خدای کریم که توفیق دهد ما را و شما را ای یاران مالسلوک طریقت که دوست دارد آن را و راضی ست ازان و دور دارد از انچه مکروه است نزد وی و ناراضی گرداند او را و نیز می گوید که نشان فقر محمدی آنست که چون بشنود قرآن را طرب کنند بدان و میل کنند بآن و تجلی کند در وی متکلم سبحانه بصفات مقدسه خود بر دلهای ایشان و اعجبا از کسی که دعوی محبت خدا کند و حاضر نیاید بدل خود را نزد سماع کلام محبوب و حاضر یا بد نزد سماع قصاید و تغنی و تصفیق و خافل باشد نزد سماع کلام حق و اما محبان حق جل و علا سماع قرآن شفاء صدور ایشان و راحت اسرار ایشان ست حاضر می شود در وی متکلم پس مشاهده می کند او را در امر و نهی و وعد و وعید وی و قصص و اخبار و مواعظ

وربعل حکم شده وه که چها دیدنیست وی مشارق حدیث را پیش مصنف سند کرده بود **نقل ست** که وی می گفت که من خرد بودم بقیاس شمش هفت ساله همراه پدر خود در راهی میرفتم آوازهٔ مولانا برهان الدین مرغینانی صاحب هدایه در افتاد پدر من از وتحاشی کرد در کوچه دیگر رفت مرا بر جائی گذاشت چون کوکبهٔ مولانا برهان الدین مرغینانی نزدیک رسید من پیش شدم سلام کردم در متن تبسم دید و این سخن بگفت خدا مرا چنین می گوید که این کودک در روزگار خویش علامهٔ عهد شود من این سخن شنیدم و همچنان در رکاب او روان شدم باز مولانا برهان الدین مرغینانی فرمود که خدا مرا چنین می گوید که کودک چنان شود که بادشاهان بر در او بیایند **نقل ست** که او بارها گفتی خدای عزوجل مرا از هیچ کبیره نخواهد پرسید مگر از یک کبیره از و پرسید ند آن کبیره کدام ست گفت سماع چنگ ست که چنگ را بسیار شنیده ام و این ساعت اگر باشد هم بشنوم قبر او جانب شرقی حوض شمسی ست که آن را تختهٔ نور گویند یزار و متبرک به مردم این دیار خاک قبر او را باطفال بخورانند تا سبب مزید فتح علم گردد ازین جهت قبر او از پایان شکسته بود چند بار ویران گردید و بار از سر عمارت کرده رحمة الله علیه۔

شیخ احمد نهروانی رحمة الله علیه

مرید قاضی حمید الدین ناگوری ست مردی بزرگ بود و بافنده شیخ الاسلام بهاؤ الدین زکریا قدس سره کم کسی را پسندیدی و در باب شیخ احمد نهروانی گفته است که اگر مشغولی احمد بسنجند مایه ده صوفی باشد شیخ نظام الدین اولیا فرمود دران سماع که واقعه شیخ قطب الدین بختیار اوشی قدس سره بود احمد نهروانی نیز دران مجلس بود شیخ نصیر الدین محمود می گوید که شیخ احمد نهروانی گاه گاه بر سر کارگاه او را حالی پیدا شدی که او از خود غائب شدی و دست از کار بداشتی جامه خود بافته شدی روزی قاضی ناگوری قدس سره بدیدن او آمده بود ملاقاتی کردند بعد ازان وقت وداع قاضی حمید الدین گفت احمد تا چند درین کار خواهی بود این بگفت و باز گشت همانا شیخ احمد برخاست که میخ را محکم کند میخ مست شده بود دست بر میخ آمد و دست بشکست شیخ احمد بزبان هندی گفت این پیر یعنی قاضی حمید الدین دست من بشکست بعد ازان شیخ احمد ترک کار گرفت و کلی بخدا مشغول گشت قبر او در بدایون ست رحمة الله علیه۔

شیخ محمد ترک نارنولی رحمة الله علیه

اصل او از ترکستان ست و از انجا بدیار هند رسید و در نارنول ساکن شد گویند وی مرید خواجه

وانبار وی پس نرم شود دلهای ایشان و منجذب گردد ارواح ایشان و منیت شود صفات نفوس ایشان و مقهور گردانند آن صفات را عظمت متکلم وجذب کند دلهای ایشان را لمحبت خود برای مشاهده رحمت و الطاف خود و جلال و اکرام خود می گوید گوش منه بسخن کسی که می گوید که چون قرآن نه مناسب طباع بشر ست وجد در سماع وی را رد ننماید و شعر مناسب طبیعت بشری ست ازینجاست که نرم گردد دلهای از سماع وی چه این کلام فاسد ست و حقیقتی ندارد زیرا که شعر محرک طباع ست باوزان خود سیما در وقتی که صاحب نغمه خوش از نغمات موسیقی آنرا برخواند و ضم گردد با وی تصفیق و جمع شوند در انجا قومی که رقص کنند در نصورت اطفال بهائم بمقتضای طبع و جبلت بجنبند چه جای دیگران و این حرکت نه بمقتضای خالص ایمان و یقین ست بلکه بشوب طبع و جبلت ست اما ارباب ایمان و یقین که اصحاب محمد اند صلی الله علیه و آله وسلم و کسانی که تابع ایشانند باحسان می خنبانند و آن انچه پنهانست در دل ایشان پس جنبش دلهای ایشان و خشوع و وجد و تشعر و لین جلود و رقت قلوب ایشان بحکم معرفت و یقین باشد نه بحکم طبع و جبلت بفهم این سخن را

عثمان ہارونی ست ودر انچہ از ملفوظات مشایخ دیدہ ایم ذکر او نیافتہ ایم وعوام آن دیار او را پیر ترک وترک سلطان نیز گویند ومقبرۂ او ملجا خواص وعوام آن دیار ست چون از ترکستان بدیار ہند رسید در قصبہ نارنول حوضے بود کہ مدفن او بر لب آن حوض ست الآن حوض مسمار شدہ رفتہ است ودر آبادانی شہر در آمدہ وی آنجا سکونت کرد مجرد بود ومتوکل وحصور واز توالد و تناسل دور وہیچکس را بہ بیعت دست نداد ومرید نساخت آوردہ اند کہ در اوائل اسلام کافران در نارنول قوت داشتند ومسلمانان در شہر اندک وہندوان فرصت نگاہ میداشتند روز عید بود در نماز یکبارگی بر سر مسلمانان ریختند وشہید ساختند بسیاری از مسلمانان دران روز بسعادت شہادت رسیدند وشیخ محمد ترک نیز ہمدران روز شہید شد اکثر شہید را بر لب حوض تہ پال دفن کردند وشیخ در مسکن مالوف مدفن یافت ودران مشہد دو شہید آسودہ اند یکی بر بلندی ست او را بلند شہید می گویند ویکی در نشیب او را نشیب شہید می خوانند ہر دو حافظ کلام اللہ بودہ اند گویند کہ بعضے از صلحا آواز تلاوت قرآن از قبرہاے ایشان شنیدند کہ بطریق دور می خواندند

نقل ست کہ یکبار شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی را بادشاہی باکراہ بجانب تتہ روان ساختہ بود براہ نارنول متوجہ تتہ بودند چون یک کروہے نارنول رسید از جودول فرود آمد ومتوجہ مقبرۂ شیخ محمد ترک شد درون روضہ سنگی ست مقابل قبر زمانی متوجہ بآن سنگ ایستادہ بود بعد ازان متوجہ قبر شیخ شد چون از زیارت فارغ شد پرسیدند کہ چہ سر بود کہ اول بسنگ متوجہ شدید وبعد ازان بقبر فرمود نہ ہے خدمتگاری کہ خداوندگارش بنواختن او در خانہ او بیاید او را سر بلند سازد من روحانیت حضرت سید کائنات را صلی اللہ علیہ وسلم بالای این سنگ حاضر دیدم تا آن دم کہ آن معنی بر من مکشوف بود متوجہ آن سنگ بودم چون آن معنی از بصیرت من غائب شد متوجہ تربت شیخ شدم بعد ازان شیخ نصیر الدین محمود سر در مراقبہ برد چون سر از مراقبہ برداشت فرمود ہر کرا ہمی صعب پیش آید وباین روضہ متوجہ گردد امید ست کہ آن دشواری آسان گردد یکی از بی باکان گفت کہ اکنون خود شما را مشکلی پیش آمدہ است فرمود از برای ہمین معنی میگویم کہ دشواری مراحق تعالی بہ برکت ایشان آسان گرداند دو سہ منزل از نارنول نگذشتہ بود کہ بادشاہ را واقعہ شد وشیخ نصیر الدین محمود بدہلی باز گشت آن سنگ در مقابل قبر او ہنوز ست ومردم زیارت او می کنند رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ترک بیابانی مشہور بشاہ ترکمان صاحب رح

گویند وی از مریدان شیخ شہاب الدین سہروردی ست واللہ اعلم واز احوال او چیزی مشخص نشدہ است

بخوان این آیت را انزل احسن الحدیث کتابا متشابہا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ واگر نہ بدل خود را حاضر در سماع قرآن تہمت کنید او را ای یاران من بقلت نصیب او از معرفت متکلم و عارف ترین مردم بحق است کہ خاشع تر بود نزد سماع کلام وی واگر لابد سماعی خواہید باید کہ بہم رسانید قاری متقی طیب الصوت را وبشنوید از وی قرآن را وشبانہ شوید بدان اصحاب پیغمبر خود را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ عنہم اجمعین این ترجمہ آن رسالہ است بعد از اختصار وحذف بعضے تفصیلات وتطویلات او وبعد از تامل نیک ظاہر شود کہ قصدش نفی طریقہ مشایخ در تربیت وتسلیک درویشان و توسل وتمسک طالبان ومریدان بذیل ارادت ایشان نیست مقصودش ترغیب وتحریص بر طریقہ اتباع واخذ بسنت و رعایت تقوی وتدین ست وترجیح وتقویت طریقہ سلف صالح کہ صحابہ وتابعین باحسان واجتناب از بدعت ومحدثات کہ مخالف اصل پیدا کردہ باشند بدست جماعتے کہ دین بدنیا فروشند ودر عمل واعتقاد تابع ہوای نفس خود باشند ونفاق در دین دارند واین سخن خود متفق علیہ تمام

آنجا نوشتن بر اشاید قبر او نزدیک قلعه دهلی ست جانب فیروزآباد رحمة الله علیه۔

شیخ شاهی موی تاب رحمة الله علیه

در بدایون بود قاضی حمید الدین ناگوری او را شاهی روشن ضمیر گفتی و در آنچه او را خرقه داد بخدمت شیخ محمود مؤیده دو رز فرستاد و گفت که ما امروز این کار کرده ایم که شاهی را خرقه دادیم ترا این معنی پسندیده می افتد شیخ محمود گفت هر چیز که شما کنید پسندیده باشد آورده اند که روزی یاران او در آفتاب ایستاده چنانکه عرق از ایشان چکیدن گرفت در آن حال خواجه شاهی فرمود که حجام را بخوانند گفتند چه خواهی کرد گفت آن قدر خونی که از یاران من میرود گویم که تا خون من بکشاید و در خیر المجالس تمام این قصه بنهج تفصیل می کند می گوید وقتی یاران او را بیرون بردند و برنج بخیت نشستند چون طعام کشیدند شیخ در ان طعام نظر کرد و گفت در این طعام خیانت رفته است بانخواهیم خورد یاران حیران ماندند و گفتند میان ما کس خیانت نکرده است دو نفر بار که ایشان شیر و برنج پخته بودند پیش آمدند و گفتند شیر جوش برآورده بود و گفت میرخیت آمدی نبود که در ان کنیم بر زمین می افتاد گفتیم بر زمین ریزد آن به که ما بخوریم بضرورت خوردیم گفت پیش از انکه طعام پیش یاران بگذشتند هر که بخورد او خیانت کرده باشد عذر ایشان مسموع نیفتاد ایشان شرمنده شدند و هوای تابستان بود عرق از ایشان ریزان شد فرمود بخشیدم باید که بار دیگر این نوع نباشد بعده حجام را طلبید و گفت آن قدر که از یاران من عرق رفته است خون من بر زمین بریزد شیخ نظام الدین فرمود که بحجت همچنین که خون خود ریختن فرمود در رعایت ادب آن چنانکه عذر ایشان مسموع نداشت نقل ست که وقتی شیخ نظام الدین ابو المؤید را رحمة الله علیه زحمتی شد شاهی موی تاب را بطلبید و گفت همتی به بند تا این زحمت من بصحت مبدل شود خواجه شاهی عذر خواست که شما بزرگید این معنی را از من می طلبید من مرد بازاری باشم با من ازین وادی چه گوید شیخ نظام الدین معذور نداشت گفت البته ترا دعامی باید کرد و همت باید بست تا من صحت یابم گفت هلاّ دیگر مرا بخوانید یکی از اشرف لقب او مردی صالح و مسلم خیاطی بود هر دو را بطلبید خواجه شاهی با ایشان گفت که شیخ نظام الدین مرا این چنین کاری فرموده است اکنون شما با من باشید از سر شیخ تا سینه من و انم اعضای سفلی از سینه تا یکپای یکی داند و تا یکپای دیگر دیگری فی الجمله هر سه مشغول شدند زحمت شیخ نظام الدین ابو المؤید بصحت بدل شد۔

شیخ بدر الدین موی تاب رحمة الله علیه

برادر شیخ شاهی موی تاب ست وی بوصیت شیخ شاهی پیش خواجه قطب الدین رفت فرمود تا شیخ بدر الدین صاحب ولایت قبر او پس پشت نماز گاه شمسی ست که در بدایون ست رحمة الله علیه۔

اهل اسلام و ارباب تصوف و اهل سلوک ست و لهذا در بعضی طرق که شبه بدعت و خلاف سنت باشد سالکان آن در تصحیح و تطبیق آن به سنت سعی نمایند و هرگز راضی نشوند و التزام ننمایند که با وجود مخالفت سنت دعوی صحت و ثبات کنند و خود چون اینچنین بود دین مسلمانی بنقل از انجا آمده است لابد آنچه موافق آن بود حق و هر چه مخالف باطل دیگری را مجال آن نبود که از پیش خود طریقی پیدا تواند کرد و اگر گوید خطا کند اگر در جای توقف واشتباهی بود و انچه از اهل صدق و تقوی و ارباب کمال بطریقه شکر و استیلای حال صدر و یابد تسلیم و تاویل باید کرد و توقف و اغماض نمود و اگر نه این چنین بود رد باطل آن متعین باشد و در انچه یقین ست تذبذب و توقف چیزی نیست و صاحب سالک خود نیز در ضمن بیان قاعده حقوق و آداب صحبت باراوت و استرشاد و استفاده از صحبت مشائخ قائل شده است چنانکه گذشت و خود چه جای انکار و گنجایش نفی آن دارد و صحابه و تابعین و سلف و خلف همه را طریق استفاده همین صحبت بود مقصودش تنبیه است بر تمسک و تعلق باصل اصول و اقتباس نور از ان منبع انوار و استغراق محبت و اهتمام بمتابعت سنت سنی صلی الله علیه و آله و سلم تا بفرع از اصل باز نماند و بوسائط از مقصود و محبوب نباشد و میزان افعال و اقوال و احوال

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وطریقہ صحابہ وتابعین سلف را اساس وتعلیق بر آن نمایند نہ آنکہ صلاح طلب آن ننمایند ودر تحصیل آن نکوشند واہتمام بدان نورزند بلکہ خبر ازان ندارند وگاہی بود کہ بعکس آن روند وصحابہ را تابع وموافق فرع سازند وآن را باین تاویل نمایند واین روش یا جہل ست یا الحاد وآنکہ صاحب رسالہ در سماع غنا سخن کرد ہم از جہت رعایت سنت واتباع ست واین مسئلہ نزد مشائخ طریقت بتفصیل دارد بعضے منکرند وبعضے متوقف وبعضے مباشر بعد از رعایت شرائط وآداب کہ بیان کردہ اند این سخن درازی دارد واگر چنانچہ باید بیان کنم سخن دراز گردد واین مکتوب آن را بر نتابد انشاء اللہ تعالی در وقت دیگر بجای دیگر آن را بطریق اعتدال وانصاف بیان کنیم اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ انک انت التواب الرحیم وحضرت شیخ علی متقی قدس سرہ در ذیل رسالہ فائدہ چند مناسب مقصود نوشتہ اند وآن اینست قال ابن عطاء اللہ الاسکندری رحمۃ اللہ علیہ سمعت شیخنا ابا العباس المرسی رضی اللہ عنہ یقول طریقتنا مذہ لا تنسب للمشارقۃ ولا للمغاربۃ بل واحد عن واحد الی الحسن بن علی بن ابی طالب ہو اول الاقطاب فی ہذہ الامۃ وانما یلزم تعیین المشائخ الذی یستند الیہم

خواجہ محمود موئینہ دوز رحمۃ اللہ علیہ

مرید قاضی حمید الدین ناگوری ست از مصاحبان ومعتقدان خواجہ قطب الدین ست کم مجلس بودی کہ وی در انجا حاضر نبودی ذکر او در ملفوظات خواجہ بسیار ست مقبرہ او در جوار روضہ خواجہ است بیرون دری کہ بجانب حوض شمسی راہ دارد ہر کہ را مہمی باشد سنگی از روضہ او بردارد ودر گوشہ بنہد چون حاجت برآید بوزن آن سنگ شکر بخش کند رحمۃ اللہ علیہ

مولانا مجد الدین حاجی رحمۃ اللہ علیہ

ما از ملفوظات مشایخ انچہ دیدہ ایم ہیچ جا ذکر او وذکر چیزی از احوال او نیافتہ ایم ولیکن از بعضے بزرگان شنیدہ ایم کہ وی بزرگ بود تعلق بسلسلہ سہروردی داشت مرید شیخ شہاب الدین سہروردی ست قدس سرہ دوازدہ حج گذارد وآخر بدہلی آمد سلطان شمس الدین التمش انار اللہ برہانہ او را صدر ولایت خویش ساخت واو راضی نبود تا دو سال ضبط مہمات این منصب بروجہ اتم نمود ونسقی بربست ومضبوط ساخت والتماس نمود کہ دیگر فقیر را معذور دارند ونخبشند سلطان شمس الدین التماس او را مبذول داشت واز منصب صدارت او را خلاص کرد در ایام تشریق کہ ایام اکل وشرب وایام نسیاتست للہ است خلق این دیار از شہر بدر روند وبمقام خواجہ جمع شوند واین اجتماع را ختم مولانا مجد حاجی نام کنند واللہ اعلم۔

شاہ خضر رحمۃ اللہ علیہ

مشرب قلندریہ داشت اصل او در ولایت روم ست وکرامات وخوارق عادات بسیار از وی بوجود می آمد ہر چند کہ رسم انابت وبیعت از وی بظہور نیامدہ بود چون بہندوستان تشریف آورد در ان زمان شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار اوشی بر صدر حیات بود توجہ انابت بخدمت او آورد خواجہ کلاہ وخرقہ باہم بمنزل او فرستاد ورخصت کرد بعد ازان او را بجانب جونپور اتفاق سفر افتاد چون در سرپور رسید شاہ قطب مرید او شد شاہ خضر بعد از عطای خلافت بشاہ قطب متوجہ روم شد والآن در ہندوستان سلسلہ او بر پاست سلسلہ او قلندریہ چشتیہ است رحمۃ اللہ علیہ۔

شیخ بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ خواجہ قطب الدین بختیار اوشی ست از اہل سماع بود مشایخ روزگار بر بزرگی او معترف بودند

او تذکیر گفتی سخن گیر اداشت بیشتر سخن از محبت گفتی شیخ فرید الدین شکر گنج در مجلس تذکیر او بسیار حاضر شدی از غزنین اول بلاہور آمد بعد ازان بدہلی رسید و مرید خواجہ شد در سیر الاولیا نقل از سلطان المشایخ می کند کہ شیخ بدر الدین غزنوی را با خضر ملاقات بود وقتے پدر او را گفت کہ اگر خضر را بمن بنمائی نیکو باشد روزی در مسجدی تذکیر می گفت شخصے در جائے بلند دور تر از مردم نشستہ بود شیخ بہ پدر اشارت کرد کہ خضر آنست پدر گفت کہ بعد از تذکیر او را دریابم چون تذکیر تمام شد خضر از انجا کہ بود غائب شد سلطان المشایخ می فرماید کہ من از شیخ بدر الدین شنیدم کہ می گفت خواجہ قطب الدین قدس سرہ این دو بیت بسیار گفتی رباعی

سودای تو اندر دل دیوانہ ماست	ہر جا کہ حدیث تست افسانہ ماست
خویشی کہ ز تو گفت بیگانہ ماست	وہم وی می فرماید کہ شیخ بدر الدین

بیگانہ کہ از تو گفت آن خویش من ست

غزنوی در عمر بزرگ بود و مسن شدہ او را گفتند شیخ پیر شدہ است چہ مشکل می رقصد گفت شیخ نمی رقصد عشق می رقصد ہر جا کہ عشق ست او را رقص ست وہم وی می فرماید کہ شیخ بدر الدین از پیری جنبیدن نتوانستی چون سماع شنیدی چنان رقصیدی گوئی کودک دہ سالہ می رقصد قبر او در پایان قبر خواجہ است قدس اللہ سرہما **خواجہ بست** قبری ست بالاتر از قبر خواجہ قطب الدین در جانب شمال او را قبر خواجہ بست گویند و گویند کہ دفن وی پیش از مقبرۂ خواجہ است در اوائل فتح دہلی ولیکن از احوال ایشان چیزی معلوم نشدہ است واللہ اعلم۔

مولانا ناصح الدین رحمۃ اللہ علیہ

پسر قاضی حمید الدین ست و صاحب سجادۂ او در سیر الاولیا نقل از سلطان المشایخ می آرد مردے بود کہ او را عزیز بشیری گفتند از بداؤن بدہلی آمدہ بود بخدمت مولانا ناصح الدین بن قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہما تا خرقہ درخواہد ہمبرین نیت بجمعیتے کرد بر سر حوض سلطان بعضے از درویشان آنجا حاضر شدند درین اثنا آن مرد کہ در طلب خرقہ آمدہ بود چون حوض سلطان را دید گفت این سہل حوضے ست حوض ساغر کہ در بداؤن ست بہتر ازین حوض ست محمد کبیر حاضر بود چون این را بشنید مولانا ناصح الدین گفت کہ او را خرقہ ندہی کہ کذاب ست۔

شیخ فخر الدین قدس سرہ

فرزند خواجہ معین الدین بزرگ بود بکسب زراعت مشغول بود و موضع ماندل کہ قریب اجمیر ست احیا ساخت و آنچہ در ملفوظات مشائخ چشتیہ است کہ فرزندان خواجہ را در یہ احیا بود و حاکم وقت می کرد و خواجہ بتقریب آن در دہلی تشریف آورد ہمین شیخ فخر الدین ست وی بعد از پدر بست سال

طریق الانساب من کان طریقہ بلبس الخرقۃ فانہا روایۃ والروایۃ تتعین بتعین الرجال سندہا و ہذہ ہدایۃ وقد یجذب العبد الیہ فلا یجعل علیہ منۃ الاستاذ وقد یجمع شملہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیکون اخذہ عنہ وکفی بہذا منۃ ولقد قال لی الشیخ امین الدین الاسرا نامارباتی الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وذکر عن الشیخ عبد الرحیم القنادی رضی اللہ عنہ انہ کان یقول انا لا امنت لاحد علی الا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واذا اراد اللہ ان یتفضل علی عبد لغنیہ عن الاستاذ وبین حتی لا یکون لہ فیہم سلف نعل وقال ملک لبعض جلسائہ انی ارید ان اجعلک وزیرا قال لیس لی فی ہذا سلف قال انی اجعلک سلفا لمن بعدک قال الشیخ ابو العباس الخضرمی رضی اللہ عنہ وعلیک بدوام الذکر وکثرۃ الصلوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فہی سلم و معراج و مسلک الی اللہ تعالی اذا لم یلق الطالب شیخا مرشدا انتہی وباللہ التوفیق و منہ الہدایۃ لسواء الطریق۔

الرسالۃ السادسۃ قرع الاسماع باختلاف اقوال المشائخ واحوالہم فی السماع

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہم بارک لی بتبعی بک واعتصامی مسئلہ سماع نزد مشائخ طریقت قدس اللہ تعالی اسرارہم در انچہ

نقل می کنند از افعال و اقوال ایشان در بیان مختلف فیه یا قسم جماعه از ایشان مجتنب و فرقه مباشر وطائفه متوقف بودند و لکل وجهة هو موله فاستبقوا الخیرات غالب در قدما را این طائفه که استادان طریقت و مقتدایان امت اند طریقه اول ست و در متاخرین که والهان راه و شوریدگان دستان درگاه اند روش دوم از سید الطائفه جنید بغدادی قدس سره می آرند که در مبادی حال سماع کردی و با اهل سماع بنشستی و در آخر ترک کرد گفتند چرا سماع نکنی و نشنوی فرمود از که بشنوم و با که بشنوم اشارت کرد بفقد اخوان و یاران که از انها می شنید و با انها می نشست زیرا که سماع ایشان از اهل بود و با اهل بود چه اختیار مشائخ سماع را در حالتیکه کرده اند بشروط و آداب بود که در کتب ایشان مذکور و مسطور ست و گاه گاهی بود نه بر طریقه استمرار و عادت و چون جنید رضی الله عنه ترک سماع در زمان خود بجهت فقد اخوان و شرایط کرد دیگری چه تواند گفت و بعضی این حکایت جنید را باین عبارت نقل کنند که جنید می شنید پس ازان توبه کرد این او انا ظن در جانب دیگر ست و الله اعلم و نیز از وی قدس سره نقل کنند که فرمود فرود می آید رحمت و برکت برین طائفه در حالتیکه موطن در خوردن طعام زیرا که ایشان نخورند مگر زیر فاقه و ضرورت و کم نزد مذاکره

ذ صد و حیات بود و در قصبه سروار شانزده کروه از انجا میرود فات یافت نزدیک حوض قصبه سروار مدفن او ست، رحمة الله علیه۔

طبقه دوم در ذکر شیخ فرید الحق والملة والدین گنج شکر و معاصران و مریدان ایشان منتشر شده شیخ فرید الدین مسعود قدس سره العزیز

خلیفه خواجه قطب الدین ست و از خواجه بزرگ معین الحق والدین نیز نعمت یافته از اکابر اولیا و ارکان ایشان ست بغایت ریاضت و مجاهده و فقر و تجرید داشت، در کشف و کرامت آیتی بود و در ذوق و محبت علامتی همیشه در سرو اخفا می کوشید و خود را از چشم خلق می پوشید از شهری بشهری می گشت عاقبت در مقام اجودهن که مردم وی در شت خوی و ظاهر پرست و منکر درویشان بود در آمد و گفت این محل بودن من ست آنجا سکونت کرد هرگز آنجا کسی از حال وی نپرسید بیرون قصبه درختان کریر بود نزدیک درخت بود انبوه زیر آن درخت باحق مشغول بودی و بیشتر احوال در مسجد جمعه مشغول بودی آنجا اورا فرزندان شدند فاقها کشیدند و محنتها دیدند تهایت آخر چون برهان قوی داشت پوشیده نماند **نقل ست** که وقتی جامه او بسیار پاره در یکین بود مردی پیراهنی پیش آورد آن را پوشید و در حال از تن برکشید و شیخ نجیب الدین متوکل را داد و فرمود من نوقتی که دران جامه دوختم درین جامه نیافتم **نقل ست** که بیشتر افطار او بشربت بودی قدحی از شربت بیاوردندی و قدری میویزدران کردندی ازان شربت مقدار نصف بلکه دو ثلث بر حاضران قسمت کردی و مقدار ثلث ماندی خود بکار بردی از بقیه آنهم کسی را که خواستی نصیب کردی بعده دو نان چرب کرده بیاوردندی پاره ازان نانها خوردی و باقی را بحاضران قسمت کردی بعده نانها پیش آوردندی و در آنجا از هر لون طعام بودی مردم می خوردند و خود نخوردی مگر باز بوقت افطار بود یگر دو وقت استراحت گلیمی که بران روز بنشستی همان را بستری ساخت چنانکه این گلیم تا پایان نمی رسید از شیخ نظام الدین اولیا قدس سره نقل ست که می فرمود که شیخ فرید الدین بیشتر زنبیل خود می البته وقت افطار یک دو پکاله از زنبیل پیش بودی از شیخ نصیر الدین محمود قدس سره نقل ست سالها بخدمت شیخ فرید الدین زنبیل گردانیده اند و خدمت شیخ نظام الدین بارها فرمودی که دران شب که دیله با گل کریر در خانه شیخ سیری خوردیم ما را روز عید بودی و آن را یگان بودی یاری می چیدی و می آوردو همه می خوردند اما چون وقت دیله و کریر نبودی زنبیل می گردانیدند بعد ازو فرمود که در خدمت شیخ نظام الدین هم سالها زنبیل گردانیده اند بعده فرمود اینچنین خورده اند انگاه بجایی رسیده اند **نقل ست** که وقتی بر لب شیخ خادم یک دانگ نمک دام کرد چون بوقت افطار طعام

پیش برد بنور باطن دریافت و فرمود درین طعام لوبی تصرف می آید روا نباشد که من این طعام نخورم

نقل ست که وقتی یکی از خرمهای او بخدمت او آمد و گفت ای خواجه امروز فلان پسر بسبب گرسنگی بمعرض هلاک رسیده است شیخ سر برآورد و فرمود مسعود بنده چه کند اگر تقدیر حق در آید و از جهان سفر کند رسنی در پای او ببندید و بیرون افگنید **منقول ست** که چون وی خواست که مجاهده پیش گیرد در نیناب بخدمت خواجه قطب الدین عرض کرد خواجه فرمود که طی بکن وی طی کرد تا سه روز چیزی نخورد سوم روز وقت افطار شخصی چند نان پیش آورد دانست که از غیب ست بدان افطار کرد در دم شیخ آن را بر تافت و بتمام بیرون انداخت این معنی بخدمت پیر عرضه کرد فرمود که مسعود بعد سه روز از طعام خماری افطار کردی اما عنایت باری در باب تو کارگر شد که آن طعام در معدهٔ تو جائی نیافت حالا برو سه روز دیگر طی کن و انچه از غیب در رسد بدان افطار کن روز سه دیگر طی کرد چون وقت افطار شد هیچ طعامی پیدا نشد تا یکپاس شب بگذشت ضعف غالب شد نفس از حرارت سوختن گرفت دست مبارک جانب زمین فراز کرد چندان سنگریزه از زمین برداشت و در دهان انداخت آن سنگریزه در دهان او شکر گشت چون این حال معائنه کرد با خود گفت این معنی نباید که از مکر باشد از دهن بیرون انداخت باز بهمچنان مشغول حق شد تا نیم شب گذشت ضعف غالب تر شد چند سنگریزه دیگر از زمین برداشت آن نیز شکر شد همچنین تا سه بار این کرامت معاینه کرد بتحقیق دانست که این معنی از حق ست چون روز شد بخدمت خواجه قطب الدین رفت فرمود که نیکو کردی که بدان افطار کردی که آن از غیب بود برو همچو شکر شیرین خواهی بود او را از ان روز گنج شکر خواندند این چنین ست در سیر الاولیا و در باب تسمیه او بشکر گنج غیر این چیزی دیگر مشهور ست که می گویند سوداگری شکر بار کرده میرفت خواجه از وی شکر طلبید سوداگر گفت که این نه شکر ست این نمک ست خواجه گفت نمک باشد سوداگر چون بارها بکشاد همه نمک بر آمد پیش شیخ آمد و عذر خواهی نمود عرضه داشت کرد که دعا کنید که این نمک شکر گردد فرمود شکر گردد خانخانان محمد بیرم خان که با وجود علو منصب جاه و جلال زیاده از هر چه تصور توان نمود بسلوک طریقه درویشان و اعتقاد محبت ایشان جود و تواضع و رعایت طریقه التعظیم لامر الله والشفقة علی خلق الله اتصافی کامل و توفیقی شامل داشت و مصدوق عاش سعیداً و مات شهیداً بود مضمون این قضیه را نظم کرده و گفته ست

کان نمک جهان شکر شیخ بحر و بر	آن کز شکر نمک کند و از نمک شکر
کز گنج شکر کان نمک کرد پدید	در کان نمک کرد نظر گشت شکر

شیرین تر ازین کرامتی کس نشنید

بعد ازان در چاه مسجد جامع جاج که در مقام اچه است چله معکوس کشید تا چهل روز هر شب دران چاه بد رخت که بران چاه بودی آویختند و چون روزی شد بیرونش می آوردند از شیخ نظام الدین اولیا منقول ست که دانشمندی بود ضیاء الدین نام در زیر مناره در درس گفتی

کلام زیرا که تکلم نکنند مگر در مقامات صدیقان و احوال انبیا علیهم السلام

سوم در حال سماع زیرا که سماع ایشان بوجد و مشاهدهٔ حق بود و بعضے گویند این سخن از جنید بصحت نرسیده و اگر رسیده مراد باین سماع آن سماع ست که مشار الیه ست بکریمه الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئک الذین هداهم الله و اولئک هم اولوا الالباب و کریمه و اذا سمعوا ما انزل الی الرسول ترى اعینهم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق و در عوارف می گوید که این سماع ست متفق علیه حقا و او و مخالف نیست در وی در دین از اهل ایمان و این سماع مستجلب رحمت ست از پروردگار کریم و اختلاف در سماع اشعار و قصائد ست بالحان مطربه موقعیه و در اینجا ست کثرت اقوال و تباین احوال بعضے از منکرانش بفسق ملحق دارند و بعضے بدان مولع و آن را حق واضح شمارند و هر دو طائفه در طرفین تفریط و افراط اند انتهی و نیز می آرند که از جنید پرسیدند که در باب سماع چگونی فرمود وکل بامع بحق مع الله فهو مباح این سخن از جنید رضی الله عنه بسی صوفیانه است و اطلاقش محل لغزش اقدام عوام جهلا ست و بصحت رسیده است از وی که فرمود اذا رایت المرید یطلب السماع فاعلم ان فیه بقیة

من البطالة و واجب ست که مراد وی از ان قول آن نوع ابد بود که هر چه در شرع حرام و مکروه متفق علیه است اگر باعث جمع هم و حضور قلب شود با کی نیست وچون وی رضی الله عنه در باب سماع این اطلاق فرمود الخ

اطلاق سماع از وی حرام نباشد وما نا کسی نیز همین ست چه دعوی حرمت سماع علی الاطلاق و وجود دلیل قطعی بر حرمت آن چنانچه بر ذوات شرب خمر و دیگر سماعات ست چنانچه بعضی فقهه گویند کار ما نیست حق آنست در سماع هم که دلیل قطعی هم چنانکه بر اباحت اوست بر حرمت اولذا نیز نیست در قوت القلوب می گوید که اگر اطلاق سماع و جعل آن را بعضی بے تقیید ببعضی انواع و تفصیل در احوال سامعان ننگریم شوم لازم آید انکار بسی از صدیقان و پیغمبر ما امام ابو حامد غزالی رحمة الله علیه در بیان مسئله همین چنانست و در کتاب احیاء العلوم بعد از نقل اختلاف عمل مشایخ از وی خود بدلیل معقول اثبات اباحت سماع می کند وی گوید سماع غنا در ذات خود مباح ست که صلاحش سماع صوت حسن ست و شنیدن آواز خوب مر سامعه را مباح الاصل ست چنانچه ناظره را دیدن الوان و اشکال خوب و سیر و تماشای باغ و گلزار پس ازان بعارض وچیزی بیرون از ذات گاه

از وی شنیدم که وقتی بخدمت شیخ فرید الدین رفتم و من غیر علم خلاف چیزی نمیدانستم در خاطر من گذشت که اگر شیخ مرا از علوی پرسد که من نمیدانم چه جواب گویم این اندیشه در دل من بود ناگاه از من پرسید که تنقیح مناط چه باشد و تنقیح مناط مسئله ایستاد از مسائل علم خلاف من خوش شدم و در بیان آن شروع کردم و نفی و اثباتی که در ان معنی ست بمراد گفتم وفات او پنجم ماه محرم سنه ۶۶۴ هجری اربع وستین وستمائة و عمر شریفش نود و پنج سال **نقل ست** که در شب پنجم محرم رحمت بروی غالب شد نماز خفتن بجماعت بگذارد بعد ازان بیهوش گشت ساعتی شد که بهوش آمد و گفت که نماز خفتن گزارده ام گفتند آری گفت یکبار دیگر گزارم که دانم چه شود دوم کرت بگزارد باز بهوش شد این بار بیهوشی بیشتر بود باز بهوش آمد و گفت که نماز خفتن گزارده ام گفتند آری بار دیگر گزارده آید گفت یکبار دیگر گزارم که دانم چه شود سوم کرت هم گزارد بعد ازان فرمود یا حی یا قیوم و جان بحق تسلیم کرد و بعضی از ملفوظات گنج شکر که بخط شیخ نظام الدین اولیا یافته اند مکتوب می گردد فرمود چهار چیز از هفت صد پیر طبقات سوال کردند همه یک جواب فرمود من اعقل الناس تارک الدنیا و من اکیس الناس الذی لا یقع بشیء و من اغنی الناس القانع و من افقر الناس تارک القناعة فرمود الله یستحیی من العبد ان یرفع الیه یدیه ویرد هما خائبین فرمود اگر همت غم نیست و اگر نیست غم نیست فرمود روزی نامرادی شب معراج مرد انست فرمود کار گرم خود را بسخن سرد مردمان نباید گذاشت و فرمود شیخ الاسلام جلال الدین نور الله مرقده گفته است الکلام مسکر القلوب زن اول الکلام و آخره ان کان لله فتکلم والا فاسکت فرمود چون فقیر جامه پوشند چنان پندارد که کفن می پوشد فرمود آن نماز که باشی ورنه بانمایندت چنانکه باشی فرمود جذبة من جذبات الحق خیر من عبادة الثقلین فرمود قال علیه الصلوة والسلام طوبی لمن شغله عیبه عن عیوب الناس فرمود الصوفی یصفو به کل شیء ولا یکدره شیء فرمود لو اردتم بلوغ درجة الکبار فعلیکم بعد الالتفات الی انبار الملابک فرمود

دو شینه شبم دل حزینم بگرفت	واندیشهٔ یار نازنینم بگرفت
اشکم بدوید آستینم بگرفت	گفتم بسر دیده روم بر در تو

نقل ست که در پیش او در باب اباحت و حرمت سماع که دران اختلاف علماست گفتند فرمود سبحان الله یکی سوخت و خاکستر شد و دیگری هنوز در اختلاف ست فرمود الآفة فی التدبیر والسلامة فی التسلیم فرمود العلماء اشرف الناس والفقراء اشرف الاشراف فرمود الفقیه بین العلماء کالبدر بین کواکب السماء فرمود ارذل الناس من تشتغل بالاکل واللباس **نقل ست** که مردی بخدمت شیخ بدر الدین قدس سره عرضه داشت کرد که بجانب سلطان غیاث الدین بلبن سفارش نامه برای من در قلم آرید شیخ نوشت رفعت تضیئته الی الله ثم الیک فان اعطیته شیئا فالمعطی هو الله وانت المشکور وان لم تعطه شیئا فالمانع هو الله وانت المعذور۔

شیخ نظام الحق والدین محمد بدایونی قدس سره

خلیفه شیخ فریدالحق والدین نام او محمد بن احمد بن علی البخاری ست ولقب او سلطان المشایخ ونظام اولیاست وی از محبوبان ومقربان درگاه الهی ست دیار هندوستان مملوست از آثار برکات او خواجه علی بخاری وجد مادری او خواجه عرب هروی از بخارا آمدند ومدتی در لاهور بوده بعد ازان در بدایون آمده سکونت ساختند وپدر او خواجه احمد در صغرسن از سر او رفت وهم در سواد بدایون مدفن یافت شیخ نظام الدین چون قدری بزرگ شد والده او را در مکتب انداخت کلام الله بخواند وکتابها خواندن گرفت وهم در ایام صغرسن که عمر شریفش قریب بدوازده سال بود کتاب لغت می خواند مردی که او را ابوبکر قوال گفتندی بخدمت استاد او از ملتان آمد وحکایت کرد که من پیش شیخ بهاءالدین زکریا سماع گفته ام واین قول میگفتم ع | القد لسعت حیة الهوی کبدی | مصراع دوم یاد نه آمد شیخ یاد داد بعده مناقب شیخ بهاءالدین گفتن گرفت که آنجا ذکر چنین وتعبد چنین تا کنیزکانی که آس می کنند هم ذکر می گویند این ومانند این بسیار گفت این معنی هیچ در دل او نه نشست بعد ازان حکایت کرد که از بخارا در اجودهن آمدم شاهی دیدم چنین وچنان بسماع این کلمات در دل او محبتی وارادتی پیدا شد که از خود رفت از آنگاه یاد تخم محبت شیخ فریدالدین در زمین سینه او نشست روز بروز تقویه وتربیت می یافت در نشستن وخاستن وخوردن وخفتن ذکر شیخ فریدالدین می کرد وبعد ازان بقصد تعلم بدهلی آمد وتحصیل علم کرد ومقامات حریری را پیش شمس الملک که صدر ولایت بود تلمذ کرد ویاد گرفت وعلم حدیث خواند واو را در طالب علمان نظام الدین بحاث گفتندی بعد ازان بشوق ارادت شیخ فریدالدین باجودهن رفت ووی دران زمان بست سال بود شمس سیپاره قرآن پیش شیخ فریدالدین تجوید کرد وشش باب از عوارف نیز سند کرد وتمهید ابوشکور سلمی وبعض کتابهای دیگر نیز پیش شیخ خواند نقل ست که وی فرمود چون سعادت پای بوس شیخ فریدالدین حاصل کردم نخستین سخنی که از شیخ شنیدم این بود که خواند بیت | ای آتش فراقت دلها کباب کرده | سیلاب اشتیاقت جانها خراب کرده | بعد ازان خواستم که شرح اشتیاق خدمت ایشان باز نمایم وهیبت حضور غلبه کرد همین قدر گفتم که اشتیاق پابوس عظیم غالب بود چون اثر هیبت در من مشاهده کرد فرمود لکل داخل دهشة سهدرین روز بخدمت شیخ بیعت کردم عرضه داشت کردم فرمان چیست ترک تعلم کنم وباوراد ونوافل مشغول شوم فرمود ما کسی را از تعلم منع نکنیم آن هم کن این هم کن تا غالب که آید درویش را قدری علم باید بعده بانعمت خلافت مشرف شد وبدهلی آمد وتا شیخ در صدر حیات بود سه بار بخدمت او رفت اما در وقت رحلت شیخ حاضر نبود چنانکه شیخ فریدالدین در وقت رحلت خواجه قطب الدین وخواجه در وقت سفر خواجه بزرگ معین الحق والدین قدس الله اسرارهم حاضر نبودند بعد ازان در دهلی باشارت غیبی در غیاث پور که الآن خانقاه او دران جاست سکونت کرد

حرمت وکراهت پیدا کند وگاه استحسان واستحباب وبسا که امر مباح در حد ذات عارضی از عوارض خارج از ذات واجب ومستحب وحرام ومکروه گردد ومیگوید اگر کسی قصد راه حج فرض یا نافله دارد ودر راه مانده شود ونتواند جنبید ناگاه شعری رغبت بخش شوق افزا آواز خوب دلکشا بشنود وراه دو روزه بیک روز طی کند چرا حرام باشد وللوسائل حکم مقاصدها این سخن امام غزالی نیز مبنی بر آنست که سماع غنا در اصل مباح ست ودلیلی بر حرمت او نیست والا وجود تازگی وحدوث شوق چه فائده کند اگر کسی مانده وافسرده شود وپیاله شراب بخورد که بدان شوقی در رفتن راه حج یا قوتی برگزاردن نماز پیدا کند درست باشد نباشد حاشا وکلا اول اشباب اباحت باید کرد پس ازان این سخن بگفت وی همچنین کرده ومختار نزد وی اباحت غنا ست وحرمت وکراهت بعارض ست چنانکه گفتیم وبعضی گفته اند هو شهوة تقی یعنی سرود شنیدن شبهه حرمت دارد تقوی در نشستن کنشتند ودر حدیث آمده است کان ابلیس اول من ناح واول من تغنی ونیز در حدیث آمده است از ابن مسعود الغناء ینبت النفاق فی القلب الحدیث رواه البیهقی فی شعب الایمان عن جابر رضی الله عنه وابن مسعود وابن عباس

نقل ست که وی می فرمود در آنگاه که معز الدین کیقباد در انجا شهر نو بنا کرد خلق بر من انبوه شد و آمد و شد ملوک و امرا و سائر مردم بسیار شد با خود گفتم که از اینجا هم باید رفت درین اندیشه بودم که همان روز در نماز دیگر جوانی در آمد صاحب حسن بغایت نحیف اول سخنی که با من گفت این بود بیت

آن روز که مه شدی نمی دانستی	کانگشت نمای عالمی خواهی شد

بعد ازان این سخن گفت که اول بارے مشهور نباید شد چون این کس مشهور شد باید که چنان شود که فردای قیامت از رسول الله صلی الله علیه وسلم شرمنده نماند آنگاه گفت که چه قوت و چه حوصله باشد که از خلق گوشه گیرند و بحق مشغول باشند و حوصله آن باشد که با وجود خلق مشغول حق باشند چون این سخنها تمام کرد قدری طعام پیش آوردم بخورد من همان زمان نیت کردم که همین جا خواهم بود چون این نیت کردم قدری ازان آب بخورد و برفت بعد ازان او را ندیدم و چون نیت اقامت او درست شد حق تعالی او را قبولی تمام داد و خاص و عام را بوی رجوع شد و ابواب فتوح بروی مفتوح گشت و عالمی از موائد احسان و انعام او و فوائد برگرفتند و او خود بریاضت و مجاهده می بود گویند که در آخر عمر کسن شریفش از هشتاد متجاوز شده بود بغایت مجاهده پیش گرفته بود و صوم دوام داشتی و بوقت افطار اندک چیزی چشیدی و طعامی که وقت سحر بودی اگر چنان بودی که نخوردی خادم عرضه داشت کردی که مخدوم وقت افطار طعام کمتر می خورند اگر از طعام سحر اندک تناول نکنند حال چه شود و ضعف قوة گیرد درین محل بگریستی و گفتی که چندین مسکینان و درویشان در کنجهای مساجد و دکانها گرسنه و فاقه زده افتاده اند این طعام در حلق من چگونه فرو رود همچنان طعام از پیش برمیداشتند **نقل ست** که وی گفت وقتے با شیخ خود در کشتی همراه بودم شیخ مرا پیش طلبید و فرمود بیا تا چیزی بگویم چون بدهلی بروی در مجاهده باشی بیکار بودن هیچ نیست روزه داشتن نیمی راه است و اعمال دیگر چون نماز و حج نیمی راه وقتی دیگر فرمود من از خدا خواسته ام که هر چه تو از خدای تعالی نخواهی بیابی وقت دیگر فرمود از برای تو قدری دنیا نیز خواسته ام و در وقت خلافت فرمود مجاهده باید کرد برای استعداد راه وقت دیگر در حجره سر برهنه کرده و بشره متغیر شده می گشت و این بیت می گفت رباعی

خواهم که همیشه در رضائی تو زیم	خاکی شوم و بزیر پای تو زیم	مقصود من خسته ز کونین توئی
از بهر تو میرم و برای تو زیم		

چون بیت تمام کرد سر بسجده نهاد چند کرت مثل این دیدم در حجره در قدم سر در قدم شیخ نهادم فرمود بخواه چه می خواهی من چیزی دینی خواستم شیخ مرا بخشید بعده پشیمان شدم که چرا نخواستم که در سماع بمیرم **نقل ست** که وی شب تنها در حجره بودی و در بستی و تمام شب دیگر از و نیاز نبودی چون روز شدی هر کرا نظر بر جمال او افتادی تصور کردی که مستی طافح ست و از بس بیداری شب چشمهای مبارک او سرخ بودی گویند که میر خسرو این بیت در وصف پیر خود گفته است بیت

فرموده و سوگند یاد کرده اند که مراد بلهو الحدیث در کریمه و من الناس من یشتری لهو الحدیث استماع غناست و مجاهد گفت که مراد بصوت مزمار در کریمه و استفزز من استطعت منهم بصوتک غنا و مزامیر ست و فضیل ابن عیاض فرمود الغناء رقیة الزنا و در حدیث احمد ابو داود آمده است نافع گفت ابن عمر در راهی میگذشت ناگاه آواز مزماری بگوش وی رسید پس در آورد انگشتان خود را در سوراخهای گوش خود و برگشت ازان راه بجانبی دیگر و گفت مرا آیا می شنوی یا نافع آوازی را گفتم نه پس برداشت انگشتان از گوش و گفت اینچنین دیدم از پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم که گرد و نزد شنیدن آواز دانی نافع گوید من در ان زمان صغیر بودم یعنی از بنجهت منع نکرد مرا از شنیدن آن آواز امام شافعی آرند که غنا لهوی ست مکروه مشابه باطل و گفته است که هر که شکار کند ازان رقعه دنیچیر ست و مردود و لشهادة گفته است که استماع ازان نامحرم جائز نبود هر چند در پرده باشد و مذهب امام اعظم ابو حنیفه رضی الله تعالی عنه آنست که سماع غنا از فسق ست و در روایت مشهوره از وی آمده که مکروه ست و امام مالک رح گفته که اگر جاریه بخرد و متغنیه برآید این عیب باشد که بوی مستحق رد و فسخ بیع گردد

آشنا نمی نمائی بیگانه می شوی | که هنوز چشم مستت اثری خمار دارد

نقل ست که وی فرمود مرا در واقعه کتابی دادند دران مسطور بود تا توانی راحتی بدل میرسانی که دل مومن محل ظهور ربوبیت ست وی فرمود که در بازار قیامت هیچ کالای را آنچنان رواج نخواهد بود که دریافت دلهارا **نقل ست** که وقتی در قیلوله بود در رویشی آمد آن را باز گردانیدند شیخ فریدالدین را در خواب دید که می فرماید اگر در خانه چیزی نیست حسن رعایت آینده واجب ست این از کجا آمده است که همچنین خسته دل باز گردد چون بیدار شد ازین حال تفحص نمود دران شخص که آن درویش را باز گردانیده بود تفت شد که خدمت شیخ را در غضب دیده ام و مراعتاب می کرد بعده اگر از قیلوله بیدار شدی همین دو سخن پرسیدی یکی آنکه سایه گشته ست دوم آینده آمده ست **نقل ست** که وقتی چند کس قصد ملازمت او کردند هریک برسم تحفه چیزی خریدند دران میان متعلمی بود گفت این هدایای مختلف یکجا پیش شیخ خواهند نهاد خلوم خواهد برداشت او قدری خاک راه برداشت و در کاغذی پیچید چون بخدمت او رسید هر کس چیزی پیش نهاد و آن متعلم کاغذ پاره پیچیده را نیز نهاد خادم آن هدایا را برداشتن گرفت خواست که آن کاغذ را نیز بردارد فرمود که این را همین جا بگذار که این سرمه شریف خاص برای چشم هاست آن متعلم نائب شد شیخ او را به تشریف خاص مشرف گردانید و او را مستظهر کرد که اگر اداری و یا نانی تراحاجت باشد ما را بگوئی **نقل ست** که شخصی از قصبه خود بقصد زیارت او می آمد در اثنای راه گذر او بر قصبه بوندی افتاد در انجا شیخی بود که او را شیخ موهن می گفتند بدیدن او رفت پرسید که کجا خواهی رفت گفت بخدمت شیخ نظام الدین گفت شیخ نظام الدین را سلام برسانی و بگوئی که هر شب جمعه در کعبه ملاقات می کنم چون بخدمت شیخ رسید عرضه کرد که در قصبهٔ بوندی درویشی ست سلام رسانیده است و این سخن گفته است شیخ منغص شد فرمود که او درویشی عزیز ست ولیکن زبان بر خود ندارد **نقل ست** که یکباری سلطان علاؤالدین بقصد امتحان بخدمت او فصلی چند در پرداخت و امور مملکت نوشت و یک فصل بدین مضمون بود که چون بندگی شیخ مخدوم عالمیان ست و در دین و دنیا هر کرا حاجتی هست از خدمت او برمی آید حق تعالی زمام مملکت دنیا بدست ما داده است باید که هر کاری و مصلحتی که در مملکت پیش آید بندگی شیخ را عرضه داریم تا بدانچه خیریت مملکت و صلاح ما دران باشد اعلام فرمایند بنابرین مقدمه فصلی چند درین باب نوشته بخدمت فرستاده شده است انچه دران خیریت باشد زیر هر حرفی بنویسند تا آن را بپرداخت برسانیم و این کاغذ را بدست خضر خان که از جمله پسران محبوب تر بود داده بخدمت شیخ فرستاد چون خضر خان آن کاغذ را بدست شیخ داد مطالعه نفرمود حاضران مجلس را گفت کفاحته بخوانیم بعده فرمود که درویشان را با کار بادشاهان هیچ کار نیست درویشیم و از شهر گوشه گرفته ام و بدعا گوئی بادشاهان و مسلمانان مشغولم اگر بسبب این معنی بادشاه بعد ازین چیزی مرا بگوید من از بنجا هم بروم **انما الله واسعة** چون این خبر بسلطان علاؤالدین رسید

و مثل این آمده از امام احمد بن حنبل و گفته اند که همین ست مذهب سائر اهل مدینه این سخن منجر گردد بروایات فقه و اقوال فقها رحمة الله علیهم و این در رد روایت ست و دیگر ست اگرچه اصل همین ست و ما نا که مراد درین اخبار و آثار و امثال آن غنائی خواهد بود که فعل و اسماع آن بطریق لهو و لعب و داعیه نفسانیه و شهوت حرام و بروجه بطالت باشد تطبیقا بین الدلائل و حفظا للطرفین و محدثین را در احادیث مذکوره درین سخن هم هست و ایشان می گویند که هیچ حدیثی صحیح درین باب وارد نشده است و الله اعلم و مقصود ما درین رساله بیان اقوال و احوال مشایخ طریقت ست درین باب که چه کرده اند و چه گفته و ما بشک حکایات مشایخ پیشین و پسین را درین باب مختلف یافتیم با قطع نظر از غالب و مغلوب نقل ست که شیخ حماد و پاس که از مقتدایان وقت و از مشایخ طریقت حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی بودند رضی الله عنهم و آنحضرت در ابتدا کار در صحبت ایشان بوده و سلوک این طریق نموده اند روزی بهنگام جمعه می رفتند ناگاه در اثنا راه آواز سردی بگوش ایشان رسید ایستاده متوقف گشتند و متامل شدند و گفتند ایا امروز چه معصیت رفته ایم که بعقوبت آن باین بلا مبتلا گردیم هر چند

خوشحال شد و معتقد گشت و التماس کرد که اگر قبول فرمایند من بخدمت شیخ بیایم شیخ فرمود آمدن حاجت نیست من بدعای غیب مشغولم و دعای غیب را اثر هاست سلطان علاء الدین باز بجهت ملاقات الحاح کرد شیخ فرموده فرستاد که خانهٔ این ضعیف دو دروازه دارد اگر پادشاه از یک در آید من از دیگر بیرون روم **نقل ست** که وی میفرمود هرگاه که در سماع صفتی شنیده ام اکثر بر اوصاف و اخلاق حمیدهٔ شیخ کبیر حمل کرده ام تا روزی در حالت حیات شیخ در جمع از گوینده این بیت شنیدم ؎

مخرام بدین صفت مبادا	کز چشم بدت رسد گزندی

مرا اخلاق حمیده و اوصاف گزیده و کمال بزرگی و نهایت لطافت یاد آمد چنانکه در گرفت چون بدین حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود بعده بسی بر نیامد که برحمت حق پیوستند **نقل ست** که شخصی در مجلس او تقریر کرد که در فلان موضع یاران شما جمعیتی کرده اند و مزامیر در میانست فرمود من منع کرده ام که مزامیر و محرمات در میان نباشد نیکو نکرده اند در ینباب بسیار غلو کرده فرمود شیخ اوحدالدین کرمانی بر شیخ شهاب الدین آمد شیخ مصلای خود پیچیده در زیر زانو نهاد و این معنی پیش مشائخ غایت تعظیم باشد چون شب در آمد شیخ اوحدالدین سماع طلبید شیخ شهاب الدین قوالان را طلبید و مقام سماع مرتب کرده و خود بگوشه رفت و بطاعت و ذکر مشغول شد **نقل ست** که وقتی شخصی رقعه نوشت که خط او بغایت منقوش بود و بدست شیخ داد شیخ را در مطالعه او درنگی واقع شد فرمود مولانا این خط شماست مولانا بمعذرت پیش آمد و گفت آری مخدوم خط بنده طبعی ست شیخ تبسم نمود و گفت زهی طبع **نقل ست** که وی پیش از رحلت چهل روز طعام نچشید و در آخر وقت که از عالم میرفت می گفت که وقت نماز شده ست و من نماز گزارده ام اگر می گفتند که شما نماز گزارده اید می فرمود که بار دیگر بگزاریم هر نماز را مکرری گزاردی فرمود میرویم میرویم و با قبال خادم می فرمود اگر چیزی در خانه از هیچ جنس نگاهدارد فردای قیامت عهده جواب حضرت عزت باشد خادم همه را بداد مگر غله که چند روزهٔ علوفه درویشان بود فرمود این مرده ریگ چه نگاه داشته این را نیز بدرکن و در خانهٔ جاروب ده در حال انبار خانها را کشادند و جهانی جمع شدند و غارت کردند بعد ازان عرضه کردند که حال ما مسکینان بعد مخدوم چه خواهد شد فرمود که شما را در روضهٔ من چندان برسد که کفاف باشد گفتند میان قسمت حاصل کند فرمود کسی که از سر نصیب خود برخیزد وفات او بعد طلوع آفتاب روز چهارشنبه هیزدهم ماه ربیع الآخر سنهٔ ۷۲۵ خمس و عشرین و سبعمائة رحمة الله تعالی علیه فرمود روزنده رو بکمال دارد یعنی سالک تا در سلوک ست امید وار کمال ست بعد ازان فرمود که سالک ست و واقف و راجع سالک آنست که او راه رود و واقف آنست که او را وقفه افتد درین محل سوال کردند که سالک را وقفه می باشد فرمود آری هرگاه که سالک را در طاعت فتوری افتد چنانچه از ذوق طاعت بماند او را وقفه باشد اگر زود کار را دریابد و با نابت پیوندد سالک تواند بود

دلنفس خود تفحص کردند چیزی ازین باب نیافتند پس برگشته بخانه آمدند تفحص حال نمودند که مگر از ایشان چیزی بوجود آمده باشد بعد از تحقیق حال معلوم شد که کاسه خریده بودند که مصور بود فرمودند این بود که بشومی وی گرفتار آمدیم این حکایت بهجة الاسرار مذکور ست حکایت دیگر بشنو در جانب خلافت آن از خواجه اجل ابو یعقوب یوسف همدانی قدس سره که هم در کتاب بهجة الاسرار می آرد که وقتی ایشان در سماع بودند و نقیه آمد ایشان را از سماع منع نمودند خواجه در تفت شد و در غضب آمد و گفت ما کم الله بیرانند ان احد ای تعالی فقیهان هم در حال ایمان دزدند و شیخ ابو یعقوب همدانی از اکمل اولیا و صفیاست و شیخ حماد و یاس نیز همچنین این اختلاف از کجاست یارب مگر مشارب مختلفند و شیخ ابو یعقوب پیر خواجه عبد الخالق غجدوانی اند کتر حلقه سلسله نقشبندیه اند قدس الله اسرارهم و با وجود آن در دشمنی خواجه بزرگ بهاء الدین نقشبند قدس الله سره ترک سماع بود که می فرمایند ما انکار کنیم و ننا نکار کنیم و حضرت خواجه عبید الله احرار نیز بر طریقه جناب بودند و بعضی مریدان ایشان بعد از ایشان نه بر طریقه اصل مانده روش سماع را راه دادند و دعوی کردند که از حضرت خواجه رخصتی در ین باب داریم که

واگر عیاذاً باللہ ہم بران بماند بیم آن باشد کہ راجع شود بعد ازان این را بر ہفت قسمت بیان فرمود اعراض حجاب تفاصل سلب مزید سلب قدیم تسلی عداوت فرمود دو دوست باشند عاشق و معشوق مستغرق محبت یک دیگر درین میان اگر از عاشقے حرکتے یا سکنے در وجود بیاید کہ نہ پسندیدۂ دوست او بود آن دوست از و اعراض کند یعنی روی بگرداند پس عاشق را واجب ست کہ در حال باستغفار مشغول شود و بمعذرت بپیوندد و ہر آئینہ دوست از و راضی شود و اگر آن محب ہمہ ران خطا اصرار کند و عذر نخواہد آن اعراض بحجاب کشد معشوق حجاب درمیان آرد پس محب را واجب آید کہ بتوبہ گراید و اگر در بیتاب ہم تاخیر کند حجاب تفاصل کشد چہ شود آن دوست از وی جدائی گزیند و اگر ہنوز مستغفر نشود سلب شود مزیدی کہ او را در آورد ذوق طاعت و غیر آن بودہ باشد اگر عذر آن نخواہد و بران بطالت بماند سلب قدیم شود طاعتے و راحتے کہ پیش از مزید داشت آن ہم بستانند پس اگر اینجا ہم در توبہ تقصیری رود بعد ازان تسلی شود یعنی دوست او را بر جدائی دل بیارامد پس اگر ثابت اہمال رود عداوت شود نعوذ باللہ منہا فرمود سماع علی الاطلاق حلال و علی الاطلاق حرام نیست آن بزرگی پرسید سماع چیست فرمود تا مستمع کیست سماع صوتی ست موزون چرا حرام باشد و سماع مزامیر حرام ست فرمود بعضے درویشان با پیری بیعت کردہ باشند بران پسند نمی کنند تا بر پیری دیگر میروند و بیعت و خرقہ او ہم می ستانند نزدیک من این چیزی نیست بیعت ہمان ست کہ اول با کسے کردہ باشند اگرچہ آن پیر یکی از آحاد باشد و از شیخ نظام الدین سوال کردند حکم شیخ منصور حلاج چیست فرمود کہ مردہ است او مرید خیر نساج بود ترک او گرفت بر شیخ جنید آمد و درخواست بیعت کرد جنید فرمود تو مرید خیر نساجی ترا دست بیعت ندہم او را رد کرد جنید تقدای وقت بود

ردّ او رد شد فرمود قطعہ	گرچہ ایزد دہد ہدایت دین	بندہ را اجتہا د باید کرد
نامۂ کان بحشر خواہی خواند	ہم ازینجا سواد باید کرد	

و فرمود اگر مرید شیخ را گوید کہ من مرید توام و شیخ گوید کہ مرید من نۂ او مرید باشد و اگر شیخ گوید تو مرید منی مرید گوید من مرید تو نیم مرید نباشد زیرا کہ ارادت فعل مرید ست نہ فعل شیخ فرمود قفل سعادت را کلید ہا ست ہمہ کلید ہا تمسک باید اگر از یکے نکشاید شاید کہ بکلید دیگر گشادہ شود فرمود صبح صادق صبح ست و صبح عاشقان شام و احیاء ما بین العشائین مشائخ ازانجاست فرمودہ است کہ جامۂ کہ از صحبت شیخ یافتہ باشد بغیری نتوان داد اگر بشویند منعی نیست و بہتر آنست کہ نشویند و میفرمود از تشریفات صحبت یافتہ پیر اگر وصیت کنند کہ برابر این کس در گور نہند روا باشد و یا وصیت کنند کہ بفرزندانی کہ صالح باشند بدہند بدیشان بدہند در سیر اولیا می نویسد کہ چون بعد از نقل شیخ نظام الدین را در گور فرود آوردند خرقہ کہ از شیخ فرید الحق یافتہ بود بر وجود شیخ نظام الدین فراز کردند و مصلای شیخ را در زیر سر مبارک

فرمودہ بود تا اگر بعد از ما بمصلحت وقت و بہ رعایت نفوس بعضے سالکان کار کنند مختار اند واللہ اعلم و در سلسلہ کبرویہ سماع ہست و حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ و شیخ مجد الدین بغدادی و دیگر عزیزان این سلسلہ سماع میکردند و شیخ نجم الدین کبریٰ مرید شیخ عمار یاسر اند و شیخ عمار یاسر مرید شیخ ابو النجیب سہروردی ست و ازین جانب شیخ شہاب الدین سہروردی کہ خلیفہ شیخ ابو النجیب ست سماع نمی شنود و بدان کار نمی کند در رد و قبول آن براہ تفصیل سیر رود و ازینجا معلوم می شود کہ اختلاف در سماع نہ ہمین در سہروردیہ و حقیقیہ ست حالی ست کہ بعضے را باشد و بعضے از و اگرچہ بعضے را آن حال باشد باوجود آن توقف نمایند و براہ اتباع رفتہ سماع غنا مذہب نیست در کنز ہی از ارکان طریقت کہ بران ایستند و لازم گیرند از قطب الوقت شیخ ابو الحسن شاذلی کہ امام و سر حلقۂ سلسلۂ شاذلیہ اند روح اللہ ارواحہم و اصل الینا من برکاتہم و برکات علومہم می آرند کہ کلامی فرمود کہ ترجمہ اش این ست آن ہا کہ سماع کنند و طعام ظلمہ خورند بدانکہ در ایشان نخفتہ باشد آیت ست کہ در قرآن مجید می فرماید کہ سماعون للکذب اکالون للسحت و نیز فرمود در وقتے کہ پیر مرید شد از حال سماع کنندگان روزگار

انهم الفوا ابائهم ضالین فهم علی آثارهم یهرعون وهم کی از مشائخ شاذلیه فرموده است که استماع الخطاطی درجه الحق از اکابر صادر اعن اهل بشرائطه وآدابه گفت سماع پستی ست از مرتبه حق در وقتیکه صادر شود از اهل آن با جمیع شرائط وآداب که قرار داده اند چه جای آنکه از نااهل بود وبی شرائط وآداب باشد یعنی درجه حق بالاتر از مرتبه سماع ست ندانم که این چه اشارت ست مگر مراد از حق طریقه اتباع سنت داشته و بشک طریقه سماع وصورت آن خلاف سنت وطریقه اتباع ست یا مراد بدان مقام شهود ذات وتجلی ذاتی ست که گویند سماع اهل قلوب دارباب تجلی صفاتی را باشد که تغیر وتحول واضطراب درین مقام پیدا شود خلاف تجلی ذات که آنجا همه سکون وتمکین واضمحلال ست ونیز گویند که سماع شنیدن پیام محبوب ست وپیام شنیدن درغیبت باشد نه درحضور این چنین گفته اند بعضی مشائخ اما تواند که درحضور نیز سخن از زبان محبوب بشنوند درینجا سماع کلام محبوب بود نه پیام او یارب مگر آنکه حالت استغراق بود وسماع حالت فنا واستغراق نیست چه در استغراق بی شعوری ست ودر سماع قسمی شعور بود وچون باستغراق کشد آنجا سماع نخواهد بود وحالت محمود در سماع آنست که باختیار رود نه بشعور ونیز گویند

اونهادند ونیز شیخ نظام الدین فرمود که فردای قیامت بعضی ازین طائفه را درمیان زندان بایستانند وایشان گویند که ما دزدی نکرده ایم جواب آمد که جامه مروان پوشیدید وعمل نکردید آخر بهم بشفاعت پیران نجات یابند ونیز می فرمود چندین خرقه که ضعیف داده است ازین میان چهار کس را خرقه ارادت داده است دیگر همه خرقه تبرک ست فرمود در کتب سلوک مذکورست که سلوک را صد مرتبه نهاده اند هفت هم مرتبه کشف وکرامت ست واگر سالک همدرین بماند بهشتاد وسه دیگر کی رسد پس نظر مقصر بر کرامت باید که نباشد وفرمود در وقتی خواجه من مرا خلافت داد گفت حق تعالی ترا علم داد وعقل داد وعشق داد وهرکه در وی این سه صفت بود وی شایان خلافت مشائخ باشد واز وی این کار نیکو آید رحمة الله علیه وعلیهم اجمعین۔

شیخ نجیب الدین متوکل قدس سره

برادر وخلیفه شیخ فرید الدین گنج شکرست قدس الله سرهما سخت معامله داشت بغایت متوکل بود مدت هفتاد سال در شهر بود هیچ چیز از جنس ادرار نداشت باوجود عیال وفرزندان عیش وخوشی کردی تا بحدی که ندانستی که امروز کدام روز ست واین ماه کدام ماه است واین درم چه درم ست روز عید درویشان درخانه او جمع آمدند وآن روز هیچ چیز نداشت بالای بام رفت وبحق مشغول شد وباول خود می گفت که این چنین روز عید بگذرد ودر حق فرزندان من طعامی نرود ومسافران بیایند وهمچنین تا مراد بازگردند همدرین میان می بیند که پیرمردی بالای بام می آید واین بیت میخواند بیت

باول گفتم دلا خضر را بینی	دل گفت اگر مرا نماید بنیم

وآن مرد مائده طعام پیش آورد وگفت کوس توکل تو بر عرش میان ملاء اعلی میزنند وتو بجهت این معنی ملتفت گشته گفت که حق میداند که بسبب خود ملتفت نگشتم به سبب یاران التفاتی روی نمود غالباً آن مرد خواجه خضر بود شیخ نظام الدین اولیا می فرماید که پیش از آنکه من بخدمت شیخ فرید الدین پیوندم روزی در مجلس شیخ نجیب الدین برخاستم وگفتم یکبار سورهٔ فاتحه واخلاص بخوانید بنیت آنکه من قاضی جائی شوم شیخ نجیب الدین اغماض کرد من دانستم که بسمع مبارک او نرسیده است باز گفتم یکبار سورهٔ فاتحه واخلاص بخوانید بنیت آنکه من قاضی جائی شوم درین کرت تبسم کرد وفرمود که تو قاضی مشو چیز دیگر شو **نقل ست** که شیخ نجیب الدین روزی بخدمت شیخ فرید الدین عرضه کرد که مردمان چنین می گویند که شما در مناجات یارب می گوئید جواب می شنوید که لبیک عبدی فرمود خیر بعده فرمود الا ارجاف مقدمة الکون باز گفت همچنین می گویند که خضر بر شما می آید فرمود باز پرسید که چنین می گویند که در خدمت شما ابدال می آیند درین باب چیزی نفرمود وفرمود که تو هم از جمله ابدالی روزی فقیری بر آمد وپرسید نجیب الدین متوکل

توئی فرمود آری منم نجیب الدین متوکل قبر او در راه مقام خواجه قطب الدین ست مقابل یحیی منڈل که از عمارات سلطان محمد عادل ست وخانهٔ ایشان وخانه شیخ نظام الدین قدس سرهما همین جا بود رحمة الله علیه۔

سید جلال الدین بخاری قدس الله سره العزیز

بزرگ که او را سید جلال سخ نیز گویند مرید شیخ اسلام بهاء الدین ست وی جد سید جلال که ملقب بمخدوم جهانیان ست از بخارا بیکبر تشریف آورد ودوران شهر نیت اقامت کرد و سید بدر الدین بکری که از اکابر واعیان آنجا بود وصلت کرد گویند که در خواب از جانب حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم مبشر شد بتزوج صغیره سید بدر الدین وسید بدر الدین نیز باین دولت بشارت یافت جگر گوشه خود را بوی عقد تزویج بست واز انجا بجهت حسد ونزاع اخوان بجانب اُچه تشریف آوردند وسید جلال الدین را اولاد صوری ومعنوی بهم رسید وابواب برکات کثیر بروے او مفتوح شد قبر او هم در اُچه است رحمة الله تعالی علیه۔

شاه کردیز قدس سره العزیز

از سادات کردیز ست واز انجا در ملتان تشریف آورده وتوطن نموده وروضه او نیز در انجاست مشهور ریزار ومتبرک بنقل ست که وی از قبر دست بیعت بمریدان میداد والآن در قبر او راهی که از انجا دست می برآورد گذاشته اند وی از قدماے مشائخ ملتان ست معاصر مخدوم شیخ بهاء الدین رحمة الله علیهما۔

شیخ صدر الدین رحمة الله علیه

ابن شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا بعد از پدر بر مسند ارشاد وتربیت نشست وبسیاری از اولیا در سلک ارادت او منسلک گشتند میر حسینی سادات در انچه مشهور ست مرید اوست ودر کنز الرموز مدح او ومدح والد بزرگوار او ومدح شیخ شهاب الدین سهروردی کرده است در مدح او می گوید مثنوی

آن بلند آوازهٔ عالم پناه — سرور دین افتخار صدگاه — صدر دین ودولت آن مقبول حق
نه فلک از خوان جودش یک طبق — آب حیوان قطرهٔ بحر دلش — چون خضر علم لدنی حاصلش
معتبر چون قول او افعال او — هم بیان او گواه حال او — مقتدای دین قبول خاص وعام
دولتش گفته توئی خیر الانام — ملک معنی جمله در فرمان او — هم بکسب وهم بمیراث آن او

که سماع ارباب وجد را بود وجدی از فقد ست ومرتبه وجود بالاتر از وجد داشته اند که مقام ارباب تمکین از منتهیانست چنانچه در عوارف از شیخ حماد دباس نقل کرده ست که فرمود البکار من البقیة الوجود وچنانچه از سهل تستری می آرد که وی هرگز از سماع ذکر وقرآن متغیر نشدے روزی در آخر عمر وی قرآن نزد وی خواندند برخود لرزید ونزدیک بود که بفتد پرسیدند که این چه بود که هرگز از تو ندیدیم فرمود ضعف حال گفتند اگر ضعف اینست قوت که دارد باشد فرمود قوت آن باشد که هر واردے که در رود یابد آنرا فرو برد ومتغیر نشود وچنانچه از صدیق اکبری آرند که شخصے را دید که قرآن بشنید ودر زار زار گریست وزعقها زد وبیخودی نمود فرمود کذلک کنا من قبل ولکن قست قلوبنا نیز همچنین بودیم ولیکن اکنون سخت گشت دلهای ما مراد باین سختی قوت یقین وتمکین دل ست که از حالی بحالی نرود وتغیر نپذیرد وما نا که ترک جنید قدس سره سماع را در آخر عمر هم ازین قبیل بود واز اینجاست که شیخ شهاب الدین سهروردی رحمة الله علیه می گوید که منتهی مستغنی از سماع بود ومیر سید محمد گیسو دراز علیه الرحمة در برابر آن می گوید که این منتهی ست که آفت انتهاء بوی رسیده ست وی می گوید در عشق دو آفت ست یکی در ابتداء ودیگری در انتها آفت

ابتدا آن بود که چندان در درد عشق وغم طلب معشوق بروی طاری شود که او را احیط گردد و مدتی برین برآید تا او را لذت کامل دست دهد و هیچ راه وصول بمحبوب بروی نگشاید بداند که جز از درد و غم نقدی دیگر نیست همیشه نماند بعد از مردم ایام درد و غم طبیعت او شود و عادت گیرد و ذوق در دنماند لذت وصول شود و نه ذوق الم و حرقت همچنین ضایع شود و سرد گردد و در جای خود بماند و عاقبت او بر خسران و حرمان باز آید نعوذ باللہ منها و آفت انتها آنست که چون بوصال معشوق برسد مشغول به لذت وصال گردد و حرقت فراق و الم هجران ازوی برود و بعد از مردم ایام وصول عادت و طبیعت او گردد و ذوق وصال هم برود و مطلوب اصلی جز ذوق و خوشی و راحت بمحبوب نیست اگرچه وصال باشد ذوق کجا که بدان راحت گیرد بعد وصال چه کار آید اما عشق برخوردار آنست که در حالت ابتدا مشغول بلذت فراق و الم و حرقت هجران باشد و در انتها هر چند که وصال یابد ذوق مزید تر شود و طلب زیاده تر گردد و درد و حرقت افزاید این کلام سید است در ملفوظات وی بعد ازان می گوید سخن من در ذوق ست قطع نظر از کمال و نقصان و سید علیه الرحمة سخن خوش طبعانه می گوید گر ذوق چیزی دیگر ست که دران جا سخن نمیرود

و در مدح شیخ بهاء الدین میگوید بیت

من که روا زنیک و بد برتافتم | این سعادت از قبولش یافتم

گنوز الفوائد از ملفوظات شیخ صدر الدین ست که یکی از مریدان او که خواجه ضیاء الدین نام دارد جمع کرده است در انجامی نویسد من وصایا الشیخ صدر الدین الی البعض مریدیه در کلام قدسی حکایة عن اللہ تعالی رسول علیه السلام می فرماید لا الا اللہ حصنی فمن دخله امن من عذابی کلمه لا الا اللہ حصن من ست هر که در آید در حصن من رسته گردد از عذاب من حصن ست و حصار حصار آنست که گرد بر گرد در گیرد فاما گاه نگاهدارد و گاه ندارد و حصن آنست که گرد گیرد و نگاهدارد و در آمدن درین حصن بر سه نوع ست ظاهر و باطن و حقیقت ظاهر آنکه خوف و رجا بجز از خدای زائل گرداند که اگر همه عالم خصم شوند یا دوست بغیر حکم او هیچ نفع و ضرر و خیر و شر نتواند رسانید قوله تعالی وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ باطن آنکه تحقیق که هر چه پیش از مرگ زندگانی درین سرای فانی رسد جاودانی نیست و رقم قلم عدم بر رفته قوله تعالی كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ثباتی ندارد و هستی و نیستی آن التفات ننماید در باطن آن در آمده باشد حقیقت آنست که آرزوی بهشت و خوف دوزخ در دل نیارد جز بحق قرار نگیرد فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ چون آنجا رسد بهشت خود در تبع او گردد و دوزخ از وی گریزان باشد و نیز می نویسد قال الشیخ الامام العارف صدر الحق والدین رضی اللہ عنه فی بعض وصایاه لبعض المریدین اول قدم در متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ایمان آوردنست بدانچه او ایمان آورد و ثابت بودن بران و آن ممکن نگردد الا بدانکه بنده بدل اعتقاد کند بی شک و بی شبهه و بزبان اقرار آرد بطوع و رغبت با محبت و معرفت که خداوند جل و علا یکی ست در ذات و یگانه است در صفات خود موصوف ست همیشه بصفات کمال قدیم ست باجملگی اسما و صفات و افعال منزه است از ادراک اوهام و افهام مقدس ست از سمات حدوث و عوارض و اجسام همه عالم آفریدهٔ اوست چونی و چگونی بر ذات و صفات او درست نیست از هیچ وجه بهیچ چیز نماند و هیچ چیز بهیچ وجه بدو نماند پیغامبران صلوات اللہ علیهم فرستادهٔ اویند و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاضلتر جمله پیغامبران ست انچه او فرموده است راست و درست ست و دران هیچ تفاوت نیست خواه عقل کیفیت آن را دریابد خواه در نیابد اما انچه در نیابد تسلیم باید کرد تا درستی اعتقاد حاصل آید بدانچه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خواست و دانست و بکیفیت مشغول نگشت و اگر بر تاویل موافق آیات و اخبار محکم حمل افتد روا باشد و علامت صحت ایمان در دل آنکه اگر نیکوئی کند شاد شود و اگر بدی کند بدش آید و علامت استقامت در ایمان یقین باشد بآنکه خدا و رسول خدا دوست تر باشند نزد او از غیر ایشان اندوی ذوق و حال نه ازروی علم و ایمان و قال قدس سره فی وصایاه لبعض المریدین هیچ نفسی بی ذکر نباید که بزرگان گفته اند

هر که از نفسی بنفسی نشود بی ذکر حال خود ضایع کرده باشد واز وسوسه وحدیث نفس در ذکر گریز چون بدین صفت مدام ذاکر باشد وسوسه وحدیث نفس بنور ذکر سوخته گردد و نور ذکر در دل فرود آید و حقیقت ذکر در دل متمکن گردد و ذکر با مشاهده مذکور بود و دل بنور یقین منور گردد و انیست مقصود طالبان ومقصد سالکان مصراع [این کار دولت ست کنون تا کرا رسد] وایضاً فی وصایاه قدس سره قال الله تعالی یا ایها الذین امنوا اذکروا الله ذکرا کثیرا اذا اراد الله تعالی لعبد خیرا وکتبه عبدا سعیدا وفقه لدوام الذکر باللسان مع مواطاة القلب ورقاه عن ذکر اللسان الی ذکر القلب حتی لو سکت اللسان لا یسکت القلب وهو الذکر الکثیر ولا یوصل العبد لذلک الا بعد التبری عن النفاق الخفی المشار لقوله علیه السلام اکثر منافقی امتی قراؤها اراد به نفاق الوقوف مع غیر الله تعالی وتعلق الباطن لسواه فاذا وفق العبد لتجرید الظاهر عما لا یحل ثم عما لا یجمل واکرم بتفرید الباطن بتخلیه عن الخواطر الردیة والاخلاق المذمومة یوشک ان یتجلی نور الذکر فی باطنه فیقطع عنه الوساوس الشیطانیة والهواجس النفسانیة وتجوهر نور الذکر فی باطنه حتی یکون ذکره یتجلی مشاهدة المذکور وهذه هی الرتبة العظمی والمنحة الکبری التی تمد الیها اعناق ارباب معالی الهمم من اولی الایدی والابصار من الامم والله الموفق والمعین

شیخ رکن الدین ابو الفتح رحمة الله علیه

ابن شیخ صدر الدین بن شیخ الاسلام بهاؤ الدین زکریا قدس الله اسرارهم صاحب سجاده راستین شیخ بهاؤ الدین ست در فتاوی صوفیه که یکی از مریدان ایشان تصنیف کرده ست ذکر او بسیار می کند و در مجمع الاخبار می نویسد من ملفوظاته فی بعض رسائله لبعض المریدین مقرر آن عزیز باد که مجموع آدمی عبارت ست از دو چیز صورت وصفت وحکم صفت راست نه صورت را ان الله لا ینظر الی صورکم واعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم اما ظهور حکم صفت بر سبیل تحقیق جزء در دار آخرت صورت نه بندد چه آنجا حقایق اشیا ظاهر گردد و این صورت متلاشی شود و هر کس را در صورتی که ملائم صفت او باشد حشر کنند چنانچه بلعم باعور را با چندان طاعت در صورت سگی برانگیزند فمثله کمثل الکلب وهمچنین صاحب ظلم وتعدی خویشتن را در صورت گرگی بیند وصاحب کبر در صورت پلنگی وصاحب بخل وحرص در صورت خوکی فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید این باشد وتا آنگاه که مردم ازین اوصاف ذمیمه تزکیه نیابد متنبه نشود و در اعداد بهائم وسباع ست اولئک کالانعام بل هم اضل وتزکیه نفس حاصل نشود مگر بالتجا واستعانت در حضرت عزت وما ابرئ نفسی ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربی ان ربی لغفور رحیم تا فضل ورحمت او دستگیری نکند تزکیه حاصل نشود ولولا فضل الله علیکم ورحمته ما زکی منکم من احد ابدا وعلامت

واین مستی ست کسی آنجا چه گوید مست عشقم دگر نمیدانم نه انا الحق نه فیافیه سخن اینجا در قواعد واحکام ایشان میرود که قرار داده اند الله اعلم وآن سخن سید که در ترجمه عوارف می گوید خالی از غرابتی نیست در آنجا که در عوارف در باب رد وانکار سماع می آرد که بزرگی گفته است ان الغناء ینوب عن الخمر ویفعل ما یفعل اسکر گفت که شنیدن سرود در مست ساختن وسجودی آوردن کار شراب می کند تا قائم مقام او ست این بزرگ تنقیص غنا وتحذیر ازان می کند چنانچه در سخن همین بزرگ ست کلا یا کل والغار فانه یزید لشهوة وهیدم المروة پس ازان می گوید وانه لینوب عن الخمر ویفعل ما یفعل السکر وبشک اینجا اورا التشبیه لشی بحرام کنند وقائم مقام او دارند ناقص وناقل خواهد بود و سید اینجا می گوید کاین سخن خود موافق مدعای صوفیان آمد یعنی مقصود از سماع ذوق ومستی ست چون آن بزرگ فرمود که کار شراب میکند ثابت شد مقصود ما این سخن نیز خالی از خوش طبعی نیست ذوق بخشیدن سماع ومستی آوردن آن کرا سخن ست سخن رحل معرفت ونقصان وکمال او ست این مقام مزلت اقدام ست که گویند مطلوب مستی ودوست هر چه مستی آرد مبارک ست چرا این مرد پیالهٔ شراب نخورد که در

ظهور این فضل و رحمت آنست که او را بعیوب نفس خود بینا کنند و پرتوی از انوار عظمت الهی که همه
مکونات در جنب آن متلاشی ست بر درونهٔ او بتابد تا همه دنیا و بزرگیهای آن در نظر او خاک بود
و اهل آن را در دل وی سنگی نماند چون این حالت بر درونه مستولی گشت هر آئینه از اوصاف
سبعی که ارباب دنیا بدان گرفتار اند او را نفرت آید و خواهد که بجای آن اوصاف اخلاق ملکی در وی نماید
چنانچه بجای ظلم و غضب و کبر و بخل و حرص همه عفو و حلم و تواضع و سخاوت و ایثار پدید آید و همچنین
این معاملت طلاب عقبی راست کار طالبان حق بالاتر ازین ست تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ مر ایشان را
مسلم ست فهم هر کس آن نرسد ؎

عهد نیست ترا که نگیرم بجز تو دست	شرط نیست مرا که نخواهم بجز تو هیچ

و نیز در مجمع الاخبار می گوید که شیخ رکن الدین در بعضے رسائل خود که به بعضے مریدان خود فرستاده نوشته
است وقتی امیر المومنین علی کرم الله وجهه می فرمود که هرگز من با کسے نیکوئی و بر کسے بدی نکرده ام
حاضران آن مقام ازان کلام تعجب تمام نمودند و گفتند یا امیر المومنین شاید که بدی بر کسی از شما
در وجود نیامده باشد فما در نیکی چه می فرمائید فرمود حق جل و علا می فرماید مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَ
مَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا پس هر نیکی و بدی که از من صادر و حادث شده باشد در حقیقت برای خود و بر خود
بوده نه بر دیگری والله اعلم و ازینجاست که بزرگان گفته اند صلاح این کس صلاح او بس ست ؎

چون میدانی هر انچه کاری از وی	آخر همه حال نکو کاری به

عاقل را همین قدر نصیحت در کار
دنیا و آخرت بسنده است والله الموفق بالخیر **و ایضاً** من وصایا الشیخ رکن الدین قدس سره
متابعت بر اعمال آنست که جوارح را از مناهی و مکاره شرعی قولاً و فعلاً بند کند و از مجلس لایعنی
پرهیزد و هر چه طالب را از حق مشغول کند بالایعنی وقت اوست و از صحبت بطالان احتراز کند
و هر که طالب حق نیست بحقیقت بطال ست و نیز در مجمع الاخبار می نویسد که روزی خدمت سلطان
شهید غیاث الدین تغلق شاه طاب مرقده از مولانا ظهیر الدین لنگ پرسید که وقتی از کرامات شیخ
رکن الحق والدین چیزی معاینه کرده مولانا گفت روز جمعه خلق را دیدم که برای قدمبوس مجمع کرده اند
در خاطر من گذشت اگر خدمت شیخ تسخیر دارد من نیز دلشمندم و هیچکس بمن توجه نمی کند بامداد خدمت
شیخ بروم این مسئله از خدمت ایشان پرسم که حکمت در سنت مضمضه و استنشاق چیست چون شب
بخفتم در واقعه خدمت شیخ طوا در حلق من می کند چنانچه تا روز شیرینی آن را واجد بودم فکر کردم کرامت
همچنین ست که شیطان همچنین عوام را از راه می برد بیگاه تری باید رفت و مسئله باید پرسید چون بیگاه
بخدمت شیخ آمدم شیخ فرمود منتظر شما بودم بعده سخن آغاز کرد که جنابت بر دو نوع ست جنابت دل
صعب و جنابت تن و جنابت تن از صحبت بازن حاصل شود و جنابت دل بصحبت ناهموار
جنابت تن پاک بآب شود اما جنابت دل بآب دیده محو گردد بعده فرمود که آب را سه صفت باید

ذوق و مستی کامل تر از سرود ست
و مشبه باو ست این حکایت بدان
ماند که در کشف المحجوب می گوید
یکے از ارباب کشف ابلیس را دید
علیه اللعنة که جماعه گرد وے آمده
سرودی می گویند و دفهای می زنند
و مزامیر می نوازند و وی در گریه آمده
و رقص می کند و می سوزد و می نالد
شیخ پرسید که این چه حال ست
ابلیس در جواب او گفت که کار
وی از آن روز که او را رانده اند
و داغ لعنت بر جبین حال وی
نهاده اینست که می نالم و می سوزم
و مصیبت حال خود می دارم
این حکایت را صوفی از صوفیان
روزگار شنید و گفت این خود
عین مدعا و صورت حال ما آمد
و معلوم شد که سماع باعث ذوق
و درد و سوز و ناله و گریست دیگر
سخن چیست گفتند این نه بینی
که این کار ابلیس ست پس ازان
در مدح ابلیس در آمد که او را چه
خیال کرده اید وی عاشق ذات
الهی ست و عین لقضات چنین
و چندین مدح وی کرده است
کسی یا این طائفه چه گوید نعوذ بالله
من الزیغ والزلل و از اهل توحید
وجود انکار اشد انکار بر سماع غنا
دارد شیخ محی الدین بن عربی
که می گوید که تاثیر نغمه بالذات
بر روح حیوانی ست و حرکت
بدن و رقص بے آن هرگز نبود
و در روح انسانی منزه است از
تاثیر نغمه و می گوید که سماع غنا
و تاثیر بدان شرین خالص ست

تا مطهر افتد و مزیل جنابت باشد و آن سه صفت لون و طعم و ریح ست و لهذا شرع بدین نوع مضمضه و استنشاق در وضو مقدم فرمود تا طعم بمضمضه تحقیق شود و بوی باستنشاق مولانا را بمجرد آغاز سخن خوبی الاتن روان شد بعده شیخ فرمود که شیطان چنانچه بصورت نبی نتواند شد بصفت شیخ حقیقی هم نتواند شد زیرا که او را متابعت کامل نبی حاصل می شود و بعده فرمود مولانا ظهیر الدین از علوم قالی مالی ست اما از علوم حالی خالی ست و شیخ رکن الدین در زمان سلطان قطب الدین ابن علاؤ الدین بدهلی تشریف آورده بود شیخ نظام الدین قدس سره دران زمان بر مسند ارشاد و تربیت جا داشت برای استقبال او از مقام خود تا حوض خاص علائی که در فنار شهر دهلی واقع ست رفت چون مجلس سلطان قطب الدین را بحضور شریف خود مشرف ساخت پرسید که کدام کس از اهل شهر شما را اول استقبال کرد فرمود کسیکه بهترین اهل شهرست و سلطان قطب الدین را با شیخ نظام الدین نقاری درمیان بود و بعضے گویند که مقصود او از طلبیدن شیخ رکن الدین رغم و کسر شیخ نظام الدین بود و شیخ رکن الدین باین کلمه رفع توهم او کرد و او را ازین توقع ناامید ساخت در سیر الاولیا مذکور است که بعد ازان ملاقات میان این دو بزرگوار در مسجد جامع واقع شد اول شیخ نظام الدین از جائی که برای نماز معین داشت برخاست و پیش شیخ رکن الدین رفت بعد از ساعتے شیخ رکن الدین بجای شیخ نظام الدین آمد و صحبت داشته یک و دیگر شیخ نظام الدین در مقبرهٔ خود که دران زمان عمارت می کردند تشریف داشت ناگاه آوازهٔ آمدن شیخ رکن الدین برخاست شیخ نظام الدین طعام فرمود و مجلس ساخت غالباً در پای شیخ رکن الدین ضعفے بود و در پالکی که بر دوش آمده بود نشسته ماند و شیخ نظام الدین و مردم دیگر در پیش پالکی او نشستند چون صحبت گرم شد شیخ عماد الدین اسمعیل برادر شیخ رکن الدین عرض کرد که اجتماع بزرگواران غنیمت ست بهتر ازان نیست که از انفاس شریف ایشان نفعے برده شود بنده را حرفے بخاطر میرسد که حکمت در هجرت رسول صلی الله علیه وسلم بمدینه چه باشد شیخ رکن الدین فرمودند که غالباً حکمت آن باشد که بعضے از کمالات و درجات که بجناب رسالت تقدیر کرده بودند ظهور آن در عالم فعل موقوف داشتند بصحبت اصحاب صفه شیخ نظام الدین فرمود که بخاطر فقیر چنین میرسد که حکمت آن بود که بعضے از فقرای مدینه که وصول ایشان بسعادت صحبت آن حضرت متعذر بود باین نعمت مشرف شوند می گویند که مقصود این دو بزرگوار از انچه فرمودند تواضع بود بیک دیگر مقصود شیخ رکن الدین آن بود که آمدن ما در اینجا برای استکمال و استفاده است و غرض شیخ نظام الدین آنکه برای تکمیل و افاده است این چنین است در سیر الاولیا محرر بسطور گوید عفا الله عنه که شک نیست که کمال آنحضرت صلی الله علیه وسلم که موقوف صحبت اصحاب صفه بود همان ارشاد و تکمیل ست که موجب ثواب دعوت و نیل درجات است

که الا بذکر الله الخ الصوفی وجدی که در سماع نغمه پیدا شود لا یعول علیه است و می گوید که نشان ذوق قرآن و لذت و شوق سماع آن آنست که شنیدن او و نغمه و با نغمه یکسان بود و اگر ذوق مقید بنغمه بود آن لذت حسن صوت بود نه لذت محض قرآن و شرح و مبالغه در باب منع سماع غنا در کلام شیخ بسیار ست و می گویند که شیخ شهاب الدین سهروردی شیخ اوحد الدین کرمانی را که سماع می شنید و بر امردان نظر می کرد و صاحب وجد و حال بود نمی دید و او را در مجلس خود راه نمی داد و اگر ذکر او در مجلس میرفت می گفت نام آن متبوع نزد من نبرید و این حکایت را شیخ علاء الدوله سمنانی تصحیح کرده و گفته است که شنیدم این حکایت بواسطه از کسیکه حاضر بود دران مجلس و می گویند که شیخ اوحد الدین چون شنید که شیخ در باب وی اینچنین می گوید گفت هم بدین خوشم که باری نام من بر دبان شیخ رفت زهی صدق و دیانت آن مرد رحمة الله علیه و در بعضے ملفوظات مشائخ چشتیه قدس الله اسرارهم نوشته اند که شیخ اوحد الدین در ملازمت شیخ شهاب الدین آمد و سماع طلبید شیخ او را بدان اجازت داد خود مشغول بنماز شد و خادم را فرمود تا طعامی برای درویشان مهیا سازد و نیز نوشته اند که وقتی قوالی

بخدمت شیخ بہاء الدین ذکریا قدس سرہ آمد و گفت بخدمت شیخ شہاب الدین بودم و قصیدہ نزد او خواندم و شیخ ازان ذوق گرفت و حال کرد پس شیخ بہاء الدین در حجرہ در آمدند و چراغ را کشتند و قوال را امر بخواندن آن قصیدہ کردند و حال نمودند و ذوق گرفتند بعضے مردم این حکایت را غریب شمارند و ہیچ غرابت ندارد و اگر قصیدہ مشتمل بر ذکر احوال محبت و مقامات محبان کہ باعث بر شوق و مزید طلب و حضور دل و رفع خواطر و قوت باعثہ حکایت گردد بشنوند و ذوق گیرند چہ نقصان دارد بعد ازانکہ معلوم شد کہ اصل حسن صوت علی الاطلاق حرام و مکروہ نیست این قدر خود در زمان سلف نیز از بعضے ازیشان بوجود می آمد بالاتر ازین حکایتی ست کہ در تکلہ نوشتہ اند کہ جماعہ صوفیہ در خدمت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ حاضر بودند قوال شعری انشاد کرد و الخضرت را حال شد و بطیران در آمدند و از انجا ہم بطریق طیران در خانقاہ خود حاضر شدند و نیز می آرند کہ شیخ عز الدین عبد السلام کہ از اعیان و اکابر ائمہ مذہب شافعی و معتمدایان ایشان و بسی بزرگ و عالی قدر ست در اول حال براہ مباہنت و انکار مشرب درویشان میرفت و چون حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی قدس اللہ تعالی سرہ

نہ کمال ذاتی حاشا پس مآل ہر دو سخن یکی باشد واللہ اعلم بعدہ طعام در میان آمد بعد فراغ از طعام اقبال خادم چند پارچہ قماش اعلی و صد دینار زر سرخ در جامۂ باریک کہ عکس دینارہا بیرون می افگند پیچیدہ در زیر قدم شیخ نہاد شیخ رکن الدین فرمود استرذہبک شیخ نظام الدین در جواب فرمود ذہبک وذہبک یعنی ذہب سبب ستر مذہب و قباب حال درویش ست تا از نظر عوام مستور باشد شیخ رکن الدین در گرفتن آن غور کرد شیخ نظام الدین آن را بشیخ عماد سپرد و یکبار دیگر شیخ رکن الدین در مرض بجہت عیادت شیخ نظام الدین آمد فرمود کہ عشرۂ ذی الحجہ است ہر کس بجہت دریافت سعادت حج سعی می کند من سعی کردم تا سعادت زیارت شیخ المشائخ دریابم بعد ازان شیخ نظام الدین رحلت فرمود و نماز جنازہ را شیخ رکن الدین حاضر شد و گفت کہ ظاہر احکمت آنکہ ما را سہ سال در دہلی داشتند حصول این نعمت بود و در ادنی مدت رجوع بوطن اصلی فرمود در خیر المجالس نقل از شیخ نصیر الدین محمود می کند کہ فرمود در انچہ شیخ الاسلام رکن الحق والدین از ملتان در دہلی آمد قلندران و جوالقیان رسیدند قلندران گفتند شیخ ما را شربت بدہ شیخ ایشان را چیزی فرمود جوالقیان برخاستند کہ شیخ ما را خرچ بدہ ایشان را نیز چیزی دہانید بعدہ گفت آنکہ سر قوم ست او را سہ چیز می باید اول مال می باید تا این طائفہ ہر چہ بطلبند تواند داد قلندران این زمان شربت طلبیدند اگر بر درویش چیزی نباشد از کجا دہد و ایشان بدگویان بیرون کنند و بعقوبت قیامت گرفتار شوند دوم علمی می باید تا چون بعلما صحبت باشد بایشان از علم ایشان بگوید سوم حال می باید تا با درویشان از حال جنبد۔

شیخ صلاح الدین درویش رحمۃ اللہ علیہ

مرید و خلیفہ شیخ صدر الدین ست بزرگ بود و عالی مرتبہ با شیخ نصیر الدین معاصر و ہمسایہ بود انچہ از جانب سلطان محمد بن تغلق شاہ بمشایخ از ایذا و تکلیف میرسید شیخ نصیر الدین آن ہمہ را بوصیت مشائخ خود تحمل میکرد و بر میداشت بخلاف شیخ صلاح الدین کہ با سلطان مذکور سخت پیش می آمد وی از ملتان بدہلی آمد و ہمین جا متوطن گشت و وفات یافت مقبرۂ او نزدیک مقبرۂ شیخ نصیر الدین محمود ست و عرس او بست و دوم شہر صفر ست مناجاتی ہست در مردم کہ آن را مناجات شیخ صلاح گویند در انجامی نویسد الٰہی بحرمت آن وقت و ساعت کہ صلاح درویش را فیل سفید خواندی الٰہی بحرمت آن وقت و ساعت کہ صلاح درویش را در زیر درخت بڑ در مقام امروہہ اللہ تعالی یقرئک السلام گفتی و امثال این کلمات دیگر نیز ہست **نقل ست** کہ جوانی بر اسپ سوار میرفت و آن اسپ بسیار خوش شکل و خوش رفتار بود ناگاہ آن جوان بر وی تاز یانہ زد کہ آن زخم بر سر این اسپ نقش گرفت شیخ بران جوان غضب کرد و وی را اسپ

بیفتاد و چون نگاه کردند زخم آن تازیانه بر اندام شیخ نقش بسته بود رحمة الله علیه ـ

مولانا بدر الدین اسحق رحمة الله علیه

ابن علی بن اسحق الدهلوی خادم و خلیفه و داماد شیخ فرید الدین ست قدس سرهما از مشائخ زمان خود بود و در زهد و ورع و فقر و عشق بی نظیر در اوائل حال در دهلی تحصیل علم می کرد و در طالب علمان بخوش طبعی و حدت ذهن ممتاز بود بعد از انکه در دهلی تحصیل علم تمام کرد و انچه دانشمندان شهر میخوانند بخواند متوجه بخارا شد چون بماجود هن رسید آوازهٔ کمالات شیخ فرید الدین را شنیده مشتاق خدمت او شد یاری داشت او را بران آورد که ملازمت حضرت شیخ نماید چون بملازمت او مشرف شد جمیع فضائل را که کسب کرده بود در جنب کمالات او گم کرد و عاشق جمال و کمال او شد شیخ چون او را قابل دیده بخادمی و دامادی خود مخصوص گردانید و تربیت کرد و خرقه خلافت بخشید گویند که وی اکثر احوال در گریه بودی و چشم تر داشتی روزی این بیت می خواند بیت

پیش صلابت غمش روح نطق نمیزند
ای ز هزار صعوه کم پس تو انچه میزنی

تمام روز ذوق این بیت در عالم تحیر بود چون نماز شام در آمد شیخ او را امامت فرمود مولانا در نماز شروع کرد بجای قرأة همین بیت بر زبان او گذشت و بیهوش افتاد چون بهوش باز آمد شیخ باز او را امامت فرمود وی را رسالهٔ ایست مسمی بسر الاولیا که در وی ملفوظات گنج شکر را جمع کرده و در علم تصریف کتابی نظم کرده و غایت تبحر و فصاحت را در انجا کار فرموده و ابیاتی چند که در آخر آن کتاب انشا نموده در سیر الاولیا مسطور ست و در آخر کتاب بقلم خود با التماس شیخ نظام الدین این چند سطر نوشته سمع منی و قرأ هذا النظم العزیز الامام المجاهد نظام الملة والدین محمد بن احمد و الخصائل الرضیة والشمائل السنیة شملت شمائله و آثاره و عمت فضائله و انواره و انی و ان کنت قلیل البضاعة فی هذه الصناعة و لکن اتفاق هذا النظم کان لامر من هو واجب الاتباع رکسعی النملة بین یدی سلیمان و هو دام فضله التمس منی هذه الاسطر مع کبر قدره فکتبت ذلک امتثالا لامره و انا اضعف الفقراء الی الله الغنی اسحاق بن علی الدهلوی بخطی رجاء ان یذکرنی بصالح دعائه حامداً و مصلیاً مدفن وی در صحن مسجد جامع قدیم اجودهن ست که بیشتر احوال در انجا مشغول بودی رحمة الله علیه ـ

شیخ جمال الدین احمد هانسوی رح

الخطیب انتساب او با امام اعظم ابو حنیفه کوفی ست او اعظم خلفای شیخ فرید الدین گنجشکر ست قدس سرهما جامع کمالات ظاهر و باطن بود شیخ فرید الدین دوازده سال به محبت او در هانسی بود و در حق او فرموده است جمال جمال ماست و گاهی فرمودی جمال می خواهم که گرد سر تو بگردم و هر کرا شیخ

از زیارت حضرت سید عالم صلی الله علیه و آله وسلم باز آمد شیخ غزالدین عبد السلام رفت و گفت رسول الله یقرئک السلام شیخ غزالدین را بشنیدن این کلام حالی دگرگون گشت کمان خود برفت پس از ان با مشائخ صوفیه براه اعتقاد و انقیاد میرفت بحدیکه در مجلس سماع ایشان نیز حاضر می شد این حکایت صحیح ست و ثقات آن را روایت کرده اند اما این ندانم که مراد مجلس سماع حضرت شیخ ست و ایشان سماع میکردند یا مجلس مشائخ دیگر مراد ست کرانه اهل سماع و صادقان راه در ان وقت بوده اند الله اعلم و شیخ الاسلام عبد الله انصاری قدس الله سره الاعلی گفته که ذو النون مصری و شبلی و خراز و نوری و دراج همه در سماع رفته اند و غیر از ایشان نیز بوده اند از مشائخ و دیدان رحمهم الله تعالی که در سماع رفته اند چه در سماع قرآن و چه در سماع غیر آن و حکایت ایشان در کتاب نفحات الانس منقول ست و بتعین رسیده است که کبرای مشائخ چشتیه و بزرگواران این سلسله قدس الله تعالی اسرارهم سماع می شنیده اند و لیکن با تحلیل و شرائط و آداب و بیشتر اوقات در خلوات می شنیده اند که از نقل و وجد اغیار و نامحرمان خالی بودی و گویند که در عهد دولت قطب الاصفیین خواجه قطب الدین اوشی قدس الله تعالی سره العزیز واصل الینا فتوحه در شان او و در مسئله

خلافت دادی بروی فرستادی اگر او قبول کردی خلافت او درست شدی و اگر رد کردی باز شیخ او را قبول نکردی و فرمودی پاره کردهٔ جمال را فرید نتواند دوخت روزی شخصی از بالنسی بخدمت گنجشکر آمد از وی پرسید که جمال ما چگونه است عرض کرد که مخدوم از آن روز که بخدمت پیوند کرده است مواضع و اسباب و شغل خطابت بکلی ترک داده است و گرسنگیها و بلاهای سخت می کشد شیخ فرید الدین خوشحال شد و فرمود الحمد لله خوش می باشد **نقل ست** که او از آن روز که این حدیث شنیده بود القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النیران بغایت ملتهف بودی و از سبب این وعید بیقرار چون بجوار رحمت حق پیوست بعد از چندگاه خواستند که بر بالای قبر او گنبد بنا کنند کاویدن گرفتند چون نزدیک بلحد رسیدند دیدند غرفه بجانب قبله پیدا شده که از آنجا بوی بهشت می آمد همان ساعت از آنجا دور شدند و همچنان پوشیدند و آن را برابر بستند و عمارت کردند و شیخ جمال الدین بعضی رسائل و اشعار دارد که در میان مردم یافته می شود از آنجمله رساله ایست بزبان عربی مسجع کلمات متفرقه جمع کرده که او را الهامات گویند در وی می نویسد الفقر خلق شریف یتولد منه الصلاح و العفة و الزهد و الورع و التقوی و الطاعة و العبادة و الجوع و الفاقة و المسکنة و القناعة و المروّة و الفتوّة و الدیانة و الصیانة و الامانة و السهر و التهجد و الخضوع و الخشوع و التذلل و التواضع و التحمل و الکظم و العفو و الاغماض و الاشفاق و الانفاق و الایثار و الاطعام و الاکرام و الاحسان و الاعراض و الاخلاص و الانقطاع و الانفصال و الصدق و الصبر و السکوت و الحلم و الرضا و الحیاء و البذل و الجود و السخاوة و الخشیة و الخوف و الرجاء و الریاضة و المجاهدة و المراقبة و الموافقة و المرافقة و المداومة و المعاملة و التوحید و التهذیب و التجرید و التفرید و السکوت و الوقار و المداراة و المواساة و العنایة و الرعایة و الشفقة و الحفاوة و الشفاعة و اللطف و الکرم و التعقد و الشکر و الفکر و الذکر و الحرمة و الادب و الاعتصام و الاحترام و الطلب و الرغبة و الغیرة و العبرة و البصیرة و الیقظة و الحکمة و الحسبة و الهمة و المعرفة و الحقیقة و الوحدة و التسلیم و التفویض و التوکل و التبتل و الیقین و الثقة و الغناء و الاستقامة و حسن الخلق و کل فقیر جدت فیه هذه الصفات سمی فقیرا کاملا و اذا فقدت لم یسم فقیرا قبر او در قصبه هانسی ست با سه کس از اولاد خود در یک گنبد خفته اند **نقل ست** که او را بعد از فوت او در خواب دیدند و از احوال او پرسیدند فرمود که چون مرا در گور کردند دو فرشته عذاب آمدند دو فرشته دیگر در پی ایشان آمدند و فرمان رسانیدند که ما او را بد و رکعت صلوة البروج که متصل سنت نماز شام بقراءة سورهٔ بروج و طارق بعد از فاتحه می گزارد و بآیة الکرسی که بعد از فرضی می خواند نبخشیدیم رحمة الله تعالی علیه —

شیخ برهان الدین صوفی

بری گرفتند ریاضت می کشید پس ازان در موسم اعراس مشایخ و عزیزان سماع می شنید و مشهور ست که رحلت خواجه هم در ضعف و بیماریست که در مجلس سماع حادث شده بود چنانچه امیر حسن دهلوی نیز در غزل خود اشارتی باین قصه کرده است و گفته ؎ جان برین یک بیت داد دست آن بزرگ ☆ ارزانی این گوهر زکان دیگریست ☆ کشتگان خنجر تسلیم را ☆ هر زمان از غیب جان دیگریست ☆ قاضی حمید الدین ناگوری را که از علماء و عرفاء وقت بود و مشرب عشق و محبت و توحید داشت در سماع غلوی تمام بود و علماء آن وقت بر آن محضری ساخته بحکم سلطان شمس الدین درویشان را از سماع ممنوع شده بود ند الا در خلوت پنهان می کردند و حکایات در غیاب در ملفوظات ایشان بسیار نوشته اند و مولانا برهان الدین بلخی فرموده است که از خدا امید دارم که مرا در روز قیامت از هیچ گناه کبیره نپرسند زیرا که نکرده ام الا یک گناه و آن شنیدن رباب ست که آن را بسیار کرده ام و اگر این زمان بیابم نیز می نیم شارت بوبع و بی اختیاری و گرفتاری خود می کند و باوجود آن باعتراف بتقصیر خود دارد و حضرت شیخ العالم فرید الحق و الدین گنجشکر قدس الله تعالی سره در باب سماع و اختلاف مردم فرموده اند

پسر شیخ جمال الدین ہانسوی ست آوردہ اند کہ چون شیخ جمال الدین از دار دنیا رحلت کرد او در عالم صغر بود او را بخدمت شیخ فرید الدین آوردند لطف و عنایت بسیار نمود و خلافت نامہ و مصلا و عصا با نعمتے کہ بہ شیخ جمال الدین روان کردہ بود بہ شیخ برہان الدین عطا فرمود و بخدمت شیخ نظام الدین اولیا وصیت فرمود وی ہر سال بخدمت شیخ نظام الدین آمدی و تربیت یافتی و تا شیخ نظام الدین در صدر حیات بود یک مرید نگرفت و شیخ جمال الدین را یک پسر دیگر بود دانشمند کہ دیوانہ شدہ بود شیخ نظام الدین اولیا می فرماید کہ گاہ گاہ بہوش آمدی و ہوشیارانہ سخن گفتی روزی از وی شنیدم کہ می گفت العلم حجاب اللہ الاکبر دانستم کہ مجذوب حقیقی ست بیان این سخن از و پرسیدم گفت علم دون حق ست و ہر چہ دون حق ست حجاب حق ست۔

شیخ عارف

مرید شیخ فرید الدین گنج شکر ست آوردہ اند کہ ملکی از اُچہ و ملتان بدست وی صد تنگہ نذر شیخ فرستاد وی پنجاہ تنگہ پیش خود نگاہ داشت و پنجاہ تنگہ پیش شیخ نہاد شیخ تبسم کرد و فرمود عارف قسمت برادر ما کردی عارف شرمندہ شد بر فور آن پنجاہ تنگہ کہ پنہان داشتہ بود حاضر آورد و عجز بسیار کرد و مرید گشت و محلوق شد بعد ازان در خدمت راسخ شد و استقامتے حاصل کرد و شیخ او را اجازت بیعت کرد و در حدود سیوستان فرستاد رحمۃ اللہ علیہ۔

شیخ صابر

در سیر الاولیا می نویسد کہ درویشی بود ثابت قدم و صاحب نعمت مرید شیخ فرید الدین ست و شیخ فرید الدین وقتے کہ با و اجازت بیعت می کرد فرمود صابر زندگانی خوش خواہی گزرانید ہمچنان بود تا زندہ بود بہ عیش خوش می گذرانید و او مردی خوش باش و کشادہ رُو بود و غالبا این شیخ صابر غیر شیخ علی صابر ست کہ مادر شیخ فرید الدین و خلیفہ او بود و قبر او در قصبہ کلیر ست و سلسلہ شیخ عبد القدوس وغیرہ بوی منتہی می شود و ذکر او در سیر الاولیا اصلا نکردہ و انچہ کردہ ہمین شیخ صابر را ذکر کردہ بران نہجی کہ در عنوان مذکور شد و ترک ذکر او خالی از غرابت نیست و تواند کہ مراد از شیخ صابر ہمین شیخ علی صابر باشد و اللہ اعلم۔

خواجہ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ

پسر بزرگ شیخ فرید الدین بود روزگار بعبادت بسیاری گزرانید و بزراعت و حراثت کہ لقمہ حلال ست

سبحان اللہ کی سوخت و خاکستر شد دیگری ہنوز در اختلاف ست

و در زمان سلطان المشایخ شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ این کار رواج دیگر یافت و در زمان تغلق شاہ بر ایشان نیز محضر ساختند و محاضر سابقہ را کہ در زمان قاضی حمید الدین ناگوری کردہ بودند نیز حاضر کردند غالبا قرار بر تفصیل و تفریق یافت و در مجلس ایشان مزامیر نبود و تصفیق نبود و یاران خود را از ان منع می کردند و میفرمودند کہ بازے اگر کسے بیفتد باید کہ از دائرہ شرع بیرون نیفتد این بنا بر آنست کہ در مسائل فقہیہ مذکور ست کہ در شنیدن غنا خلافی ہست اما شنیدن مزامیر باتفاق حرام ست

یکبار امیر حسن علیہ الرحمۃ در خدمت ایشان عرض کرد کہ صدقہ خواجہ چون صوتی شنیدہ شود دنیا و مافیہا در ان وقت فراموش گردد و ہمہ چیز بر دل سرد گردد و جز یاد حق در درون نماند و در نماز این حالت دست ندہد چہ باید کرد فرمودند کہ سعی کنید کہ این حالت در نماز ہم دست دہد و چون در مجلس سماع حاضری شدند کار بر ایشان غالب نبودی در رقص و تواجد تقل آن از ایشان بنظر در نیامدہ ست

و حضرت شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ در غایت تورع و احتیاط و مسلمانی دگاہ داشت حدود ظاہر بود و ہمیشہ مدرس علوم دینی مشغول و گاہ گاہ کہ

قناعت کرده عمر در طاعت بسر برد رحمة الله علیه۔

مولانا شهاب الدین رح

این شیخ فریدالدین قدس سرهما بوفور علم و فضائل آراسته بود بیشتر احوال بخدمت شیخ حاضر بودی از شیخ نظام الدین منقول ست که فرمود میان من و مولانا شهاب الدین قاعده محبت بسی مستحکم بود وقتی نسخه عوارف پیش شیخ فریدالدین بود از روی آن افاده می فرمود همانا آن نسخه بود بخط باریک و سقیم شیخ را در بیان آن توقف گونه واقع می شد و من نسخه دیگر پیش شیخ نجیب الدین متوکل دیده بودم مرا ازان یاد آمد گفتم شیخ نجیب الدین نسخه صحیح دارد مگر این سخن بر خاطر گرامی شیخ گران آمد بر لفظ مبارک راند یعنی درویش را قوت تصحیح نسخه سقیم نیست من ندانستم که این حرف را نسبت بکه می فرماید چون ظاهر شد که مرا می گوید برخاستم و سر برهنه کردم و در پای شیخ افتادم گفتم نعوذ بالله که مرا مراد آن باشد من نسخه دیده بودم ازان یاد آمد حکایت کردم هرچند معذرت می کردم اثری صفائی همچنان در شیخ ظاهر بود من مضطر و حیران از مجلس برآمدم مبادا هیچکس را غمی که مرا آن روز بود تا برسیدم بر سر چاهی خواستم که خود را دران چاه اندازم باز تامل کردم و با خود گفتم گدائی مرده مرده گیرا این بنانی مبادا که باز گردد همچنین در صحوت و حیرت بودم عاقبت مولانا شهاب الدین از حال من بخدمت شیخ بطریقی بهتر باز گفت انگاه خوشنود شد و مرا پیش طلبید و مرحمت و شفقت نمود و فرمود انچه کردم برای کمال حال تو کردم که پیر مشاطه مریدست آنگاه مرا خلعت فرمود و بکسوت خاص شرف گردانید۔

شیخ بدرالدین سلیمان رح

اشهر اولاد شیخ فریدالحق والدین ست بعد پدر باتفاق برادران و مریدان بر سجاده خلافت نشست او را نسبت ارادت بخاندان چشت ست خواجه زور و خواجه غور که از خلفای خواجگان چشت بودند از چشت در صدر حیات گنج شکر در اجودهن تشریف آوردند شیخ تبرکا و تیمنا مولانا شهاب الدین و شیخ بدرالدین را کلاه ارادت از دست ایشان پوشانیده مرید ساخت۔

خواجه نظام الدین

او را شیخ فریدالدین از جمله پسران دوست تر داشتی و او لشکری بود در وقتی که شیخ رحلت کرد وی همراه غیاث الدین بلبن در قصبه بتیالی بوده همان شب که رحلت می فرمود حاضر شد اما بواسطه آنکه دروازه حصار بسته بودند درون نتوانست آمد و شیخ را دران حالت دریافت صباح

سماع می شنیدند قوالان هم از جنس طالبعلمان و درویشان می بودند که در خدمت ایشان کار می کردند چنین شنیده می شود که یکبار در خانه شیخ برهان الدین غریب مجلس سماع بود و امیر یزدی و شیخ نصیرالدین محمود از مجلس برخواسته و اعراض نموده بمنزل خود آمدند کسی گفت که از طریقه پیر برگشتی گفت حجت نمی شود و این خبر بسلطان المشایخ رسانیدند فرمودند خوب کردند حق بجانب اوست و منتسبان سلسله مخدوم شیخ نصیرالدین محمود قدس الله تعالی سره غایت اجتناب و احتراز از شنیدن مزامیر دارند و ایشان می گویند که شیخ فرمودند که هر که سماع مزامیر کند از عقد بیعت و مریدی ما برآید والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب تتمه بتوضیح پیوست کافعال و اقوال مشایخ طریقت در باب سماع مختلف و متعارض آمده و شک نیست که مقتضای اختلاف و تعارض بالطبع توقف و تردد و غلبه ورجحان یک جانب بسببی و باعثی باید و سبب و باعث درینباب چند بود یکی بطالت وقت و غلبه احکام طبیعت و شهوت و عدم اعتنا و مبالات باحکام شرع و فقدان نیت و عزیمت و اتباع احسن و اخذ اولی و ارجح و این خاتمه مبحث ست چه آنها که این حال دارند در حکم بهایم و انعام اند کی احوال و افعال ایشان را

که جنازه از شهر بیرون می آوردند در رسید فرزندان دیگری خواستند که شیخ را بیرون شهر درمیان شهدا دفن کنند او مصلحت دران دید که هم درانجا که حالا مقبرهٔ شریف اوست دفن کنند همه بر رای او اتفاق کردند و او در حرب کفار بشهادت پیوست و نشانی ازوی پیدا نشد رحمة الله علیه۔

خواجه یعقوب

پسر خورد شیخ فرید الدین بود ببذل و ایثار مشهور بود و نفسی گیر داشت و بطریقهٔ اهل ملامت رفتی باحق برعکس آن بودی که با خلق نمودی در سیر الاولیا می نویسد که او را در اشنار راه امروهه مردان غیب بر بودند رحمة الله علیه۔

مولانا داؤد پالهی

ساکن دیهی بود از دیهائی ردولی مرید شیخ فرید الدین بود شیخ نظام الدین ذکر او بسیار کردی که مردی بزرگ بودی فرمود وقتی مرا و مولانا داؤد را از پیش خدمت یکجا وداع شد و یکجا بیرون آمدیم او در راه گام بلند زدی و پیش رفتی و بنماز مشغول شدی تا آنکه من بدو میرسیدم چون مزاج او معلوم شده بود ما پیشتری شدیم و او در نماز بودی ما یک کروه یا دو کروه می رفتیم او از عقب ما برسیدی و از ما بگذشتی یک دو کروه پیشتر میرفت باز بنماز مشغول می شد و چنان جنگل و بیابان راه غلط نکردی **نقل** است که وی بعد از نماز با مداد از خانه بیرون آمدی و در بیابان رفتی و مشغول شدی آهوان می آمدند و گرد بر گرد او ایستاده و دو چشم در نهاده تماشائی می کردند رحمة الله علیه۔

مولانا رضی الدین منصور

بزرگی بود شیخ نصیر الدین محمود می فرماید که بزرگی بود در اوده او را زحمت شد چنانکه ساختگی تجهیز و تکفین او کردند مولانا داؤد مذکور و این مولانا رضی الدین منصور هر دو بر سر او حاضر شدند گفتند که چون ما بر سر او آمده ایم همچنین نگذاریم تا صحت او نخواهیم بعده مولانا رضی الدین گفت یک طرف مرا بین شما قبول کنید و یک طرف من مولانا داؤد طرف سر آن قبول کرد و مولانا رضی الدین طرف پایان هر دو بنشستند و چیزی خواندند بعده برخاستند و دست آن مریض گرفتند و گفتند برخیز در حال برخاست و صحت یافت۔ رحمة الله تعالی علیه۔

مولانا کمال الدین زاهد

ضبطے نباشد بل هم افضل و دیگر طائفه اند از ارباب نفس از ذوق طاعت و عبادت، و لذت ذکر و تلاوت و خلوات و مناجات محروم بعضے در اصل فطرت و بعضے بعلت اعتیاد و صحبت ارباب دعوت و راعت چون از شنیدن نغمه که بالطبع مشیر و محرک باطن و جامع اشتات خواطر ست لذتی و سروری و شعوری بمطلوب حاصل وقت ایشان گردد بدان ازبار روند و فریب خورند و جود این حالت را غنیمت شمرند و تسویل و تزیین نفس و شیطان این را بعبارت و ریاضت ترجیح نمایند و اهل آنرا منکر شوند و از ذوق و لذت عشق محروم شمارند جزای ایشان آن بود که روز بروز از طریقه دین و دیانت بیگانه تر گردند و دور تر افتند و در آنچه هستند مهمک تر و غالب تر شوند و از نماز جز نشست و خاستی ایشان را نصیبے نماند و آن نیز بریا و تکلف و خوف زجر و تشنیع خلائق کنند تا رفته رفته کار بجای رسد که آن نیز از دست رود و اگر نزد ایشان حسن صورت با حسن صورت منضم گردد خصوصاً از زنان مغنیات ماهیت ذوق و شوق ایشان بوجود علت صدری و مادی تمام شود و بالاتر ازان وقتی بود و اگر بعضے غیرات که باعث اعتدال مزاج طبعی و تهیج قوای حیوانی گردد بکار برند خود قیامتی دیگر قائم شود باز جماعه که ازین ها

موصوف بود بکمال ورع و تقوی و دیانت شیخ نظام الدین اولیا مشارق را پیش او سند کردہ است و او پیش مولانا برہان الدین بلخی و او پیش مصنف و مولانا کمال الدین زاہد در ذیل مشارق کہ شیخ نظام الدین اولیا از وی سماع دارد اجازت نامہ بخط خود نوشتہ است و نسخہ آن در سیر الاولیا مسطور است **نقل ست** کہ سلطان غیاث الدین بلبن آرزوی آن کرد کہ مولانا کمال الدین زاہد را امامت خود فرماید بدین سبب مولانا را پیش خود طلبید و گفت ما را بر کمال علم و دیانت و صیانت شما اعتقاد تمام ست اگر با ما موافقت کنید و منصب امامت قبول کنید محض کرم باشد و ما را بر قبول نماز خود و ثوقی تمام حاصل شود مولانا فرمود کہ در ما جز نماز چیزی دیگر نمانده است اکنون بادشاہ چہ میخواہد کہ اینہم از ما برود مولانا چون این جواب از سر صلابت و مہابت گفت سلطان ساکت شده مولانا را بعذرات بسیار باز گردانید رحمۃ اللہ علیہ۔

شیخ نور الدین رحمۃ اللہ علیہ

ملکیار پران شیخی بزرگ بود اصل از لار ست و از انجا باذن پیر خود در دہلی آمده او از مشائخ زمان سلطان غیاث الدین بلبن ست شیخ نظام الدین اولیا بزیارت روضۂ او می آمد و ظاہر آنست کہ زمان حیات او را نیز دریافتہ باشد اما ملاقات ایشان بیک دیگر معلوم نیست در سیر الاولیا از شیخ نظام الدین اولیا نقل می کند کہ می فرمود پیش ازین کہ من در مسجد کیلوکہری بنماز جمعہ میرفتم روزی ہوائی تابستان بود و من صائم مرا دوران آمد در دکانی نشستم کہ در خاطر من گذشت اگر مرا لکبی بودی من بران سواری رفتم بعده این بیت شیخ سعدی در دل گذشت **بیت**

تا قدم از سر نکنیم در طلب دوستان	راه بجائی نبرد ہر کہ با قدم رفت

ازان خطر توبہ کردم بعد از سہ روز خلیفۂ شیخ ملکیار پران رحمۃ اللہ علیہ ما دیانی بر من آورد کہ این را قبول کنید من او را گفتم تو مردی دروغی از چگونہ قبول کنم او گفت سوم شب ست کہ شیخ ملکیار پران مرا در خواب می فرماید دیان پیش شیخ نظام الدین بر من او را جواب گفتم شیخ تو فرمود اگر شیخ من فرماید قبول کنم مجلس دیگر آورد دانستم کہ فرستادۂ حق ست قبول کردم بعد ازان اسپ از خانہ ما کم نشد چنین می گویند کہ در وقتی کہ شیخ ملکیار پران بدہلی آمد دران جای کہ مقام او ست جا گرفت شیخ ابا بکر طوسی قلندری دران زمان بود او نزاعی کرد او گفت مرا پیر من فرستادہ است او جہت طلبید مسافت از دہلی تا آنجائی کہ پیر او بود بس دور بود در اندک زمانی کہ نہ بہ مجری عادت بود از انجا خبر آورد ازان روز او را ملکیار پران گویند واللہ اعلم روضہ او برلب دریائے جون ست مقابل خانقاہ شیخ ابا بکر طوسی مقامی باہیبت و عظمت ست گویند کہ در انجا مقام پریان ست رحمۃ اللہ علیہ

بخوش طبعی و سخن رسی و ذوق حکایات و اشعار در رموز و اشارات و اسرار کہ طائفہ وجود و باطنیہ دارند موصوف خود عارفان دہر و کاملان روزگار و مقتدایان طریقہ اشرار اند بپایہ حال ایشان بزعم ایشان برتر ست از انکہ فہم علما و زہاد و عباد بدان رسد معاذ اللہ عن المکر و الاستدراج کاشکے این ذوق و حال معرفت ہرگز نبودی و ہم بنماز و روزہ خشک بدین عجائز ساختندے باری صورت ایمانی از ین عالم با خود ببرد مے این طائفہ نیز در حقیقت خارج مسجد و بیرون دائرۂ اعتبار اند قوی تر شبہ و خفی تر اشتباہی درین مقامی پیروی پیران ست یعنی ہر چہ بزرگان و پیران ما کردہ اند ما نیز اتباع ایشان می کنم و در اینجا بناحہ ہستند کہ احکام شریعت را اند انستہ و احادیث و اقوال علما را نہ شنیدہ اند ایشان جاہلانند تعلیم شان باید کرد و حقیقت حال کشف نمود فرقہ دیگر اند کہ گویند ما را با شریعت چہ کار ست ما ازان ایشانیم و دست تمسک ما من عزت ایشان زده ایم دیگر چہ باشد اینہا کافرانند تعزیر شان باید کرد و حد ارتداد اقامت نمود و طائفہ گویند کہ ظاہر سنت خود چنین مینماید لیکن چون بزرگان کردہ اند سبب ستدی و دلیلی نخواہد بود اگر چنہ ما اندانیم این سخن تقلید نیست

شیخ ضیاء الدین رومی رحمه الله

از مشائخ کبار ست خلیفه شیخ شهاب الدین سهروردی سلطان قطب الدین بن علاء الدین مرید و خلیفه او بود گویند که در روز سوم از نقل او چون شیخ نظام الدین اولیا بزیارت او رفت سلطان قطب الدین آنجا حاضر بود شیخ نظام الدین را تعظیم نکرد و جواب سلام نداد **نقل ست** از شیخ نظام الدین که فرمود از شیخ ضیاء الدین رومی شنیده ام که مرا یاری بود او را در سماع حالی و ذوقی بود بعد نقل او در خواب دیدم که در بهشت مقام رفیع یافته است فاما مغموم نشسته تمنیت آن مقام کردم و پرسیدم چرا مغموم نشسته گفت این همه یافتم فاما لذتی و حالی که در سماع بود نمی یابم روضهٔ او در راه مقام خواجه قطب الدین مقابل بخیمه ذل سلطان محمد عادل ست رحمة الله علیه۔

شیخ شرف الدین کرمانی رح

ساکن قصبه سرسی بود شیخ نظام الدین اولیا می فرماید که جنید نام قوالی بود از وی شنیدم که گفت روزی در سماع بود او بیتی شنید و آهی کشید و جان بحق تسلیم کرد رحمه الله تعالی۔

سیدی مولہ

در زمان سلطان غیاث الدین بلبن در دهلی بود مریدان و اتباع بسیار داشت و بمردم طعام میداد و خوارق می نمود بعضے مردم را بر وے گمان کیمیا بود و بعضے را اعتقاد تصرف و کرامات و بعضے را گمان سحر و شعبده که او را قلندران شیخ ابوبکر طوسی در زمان سلطان جلال الدین خلجی کشتند و روز قتل او باد و غبار بی اندازه شد و عالم تاریک گشت گویا که قیامت قائم شد و سلطان جلال الدین را مشاهده این حال با وی اعتقادی که نبود پیدا شد و الله اعلم۔

شیخ ابوبکر طوسی حیدری

مشرب قلندریه داشت میان او و شیخ جمال الدین هانسوی بغایت مودت بود چون از هانسی بزیارت خواجه قطب الدین تشریف آوردی در خانقاه شیخ ابوبکر طوسی که بالای آب جون ست نزول فرمودی و صحبتهائی در ویشانه داشتندی و سماعها کردندی شیخ نظام الدین اولیا نیز در خانقاه او حاضر شدی و مجلس داشتی **نقل ست** که وقتے شیخ جمال هانسوی می آمد مولانا حسام الدین اندرپتی که شیخ القضاة و الخطبا بود و مرید شیخ جمال بود او را استقبال کرد بوقت

اما در عالم اعتقاد و پیری و مریدی وجهی دارد و اعتذار را می شاید بایشان باید گفت بزرگان کرده اند بغلبه حال و مستی و بیخودی کوه و کاه گاه کرده اند برای مصلحت وقت و مقتضای حال و بنیانی و شرایطی و آدابی که داشته اند آن را کرده اند و طریقه نساخته و دیگران را بدان امر نکرده و تعصب نورزیده آن ذوق و حال کو و آن مصلحت و نیت کجاست و اگر آن صفات و احوال و آداب که ایشان داشته اند شما نیز دارید و از خود و از دیگران که در این مجامع و مجالس حاضر آیند این معانی بر یقین یا بظن غالب معائنه می کنید مبارکباد شما را بعنایت بزرگ گاند و الله خیر بما تعملون و جماعه دیگر اند که در صدد اثبات این عمل باحادیث و اخبار و آثار شوند این روش خالی از تکلفی نیست حدیث لسعت حیة الهوی خود پیش محدثین و محققین مشائخ نیز موضوع و بی اعتبار ست و حدیث جاریتین که در روز عید تغنی می نمودند و ابوبکر صدیق بسابقه علمی که بکراهت و حرمت آن وارد بود داشت یا باجتهاد و قیاس خود که بمشاهده صورت لهو و لعب اعتقاد آن نمود منع شان کرد پس آنحضرت سر از خواب برآوردند و فرمودند که امروز روز عید ست منع مکن یعنی این قدر عیش و سرور روز عید مجوز و مباح ست مسامحه بکن دران و در تغنی و تدفیف در اعیاد و اعراس

استقبال شیخ ابوبکر طوسی، مولانا گفت که شیخ جمال الدین را بگوئی که من بحج می روم در لقیه اول شیخ جمال از مولانا حسام الدین پرسید آن باز سفید ما چگونه است یعنی شیخ ابوبکر طوسی مولانا حسام الدین گفت او قصد حج دارد شیخ جمال هم از انجا مولانا حسام الدین را باز گردانید و گفت تو برو و در متعاقب من هم میرسم و این رباعی را بشیخ ابوبکر طوسی نوشت رباعی

مر پای ترا سرم ترا نثار اولی تر	بوبکر محمدی بغار اولی تر	در غار وطن ساز چو بوبکر ازانکه	یک سر چه بود بلکه هزار اولی تر

قبر او هم در خانقاه او ست زیارت و متبرک به۔

شیخ فرید الدین

نبیرهٔ سلطان التارکین شیخ حمید الدین صوفی ست مرید و خلیفه و صاحب سجاده جد بزرگوار خود ست و در ظل عنایت و تربیت او پرورش یافته سرور الصدور کرا از ملفوظات شیخ حمید الدین ست او جمع کرده در وقت سلطان محمد تغلق از ناگور بدهلی قدوم آورده بود و ساکن گشته قبر او در فنا و شهر قدیم ست در راه مقام خواجه که بجانب شرقی بجمنڈل واقع ست و منزل او همدران جا بود سنگ خراس در انجا افتاده است مردم گویند که شیخ این را در حالت سکر در گردن داشت و هم بدان حالت از ناگور بدهلی آمده والله اعلم رحمة الله تعالی علیه۔

شیخ عبد العزیز

پسر شیخ حمید الدین ست وی هم در عنفوان شباب در حالت سماع جان داد لیلة الرغائب در خانه

جان بده جان بده جان بده	یکے از صوفیان صحبت سماع بود قوال این بیت را بر خواند بیت

فائده گفتن بسیار چیست | نعره بزد و گفت دادم دادم و جان بحق تسلیم کرد و از وی سه پسر

ماند بود شیخ وحید و شیخ فرید و شیخ نجیب و درباره هر یکی ازین سه تن نفس شیخ حمید الدین بنوعی دیگر رفت فرموده وحید وحید من ست مثل من آنچنان شد که وی فرموده بود مجرد و بی تعلق و بی تقید بسلسله ارشاد و خلافت از عالم برفت و فرمود فرید صاحب سجاده من ست و نجیب صاحب دیوان ست و همچنان واقع شد که او خبر داده بود رحمة الله تعالی علیه۔

شیخ علی کرد

در سیر الاولیا می نویسد که سلطان المشائخ فرمود وقتے در هانسی رسیدم و دران ایام شیخ فرید الدین قدس سره روزه داود بود و روز افطار خود شیخ علی را مهمان داشت در اثنار آنکه هر دو بزرگ

و دلایم تخم هست و تجویز می رفته است اما شمار ای معاشر اهل روزگار چه فائده کز باری آن نتوان برگ بودند و چه میخواندند و چه سرود میگفتند و چه جاریه بود مداز اهل خانه که بعضی وقایع که میان اوس و خزرج گذشته بود با و انشاد کنند میخواندند و غنیه نبودند در صحیح بخاری آمده کانتا تغنیان لیستا بمغنیتین بنهایت انچه بدان ثابت شود آن بود که تغنی علی الاطلاق حرام نبود مسلم اما این اجتماعهای خاص با کیفیت مخصوص چه بود و اینجا نزد ایست که اگر نغز بکاوند سخن پیران از ایشان محض بهانه و مکر و حیلا است اگر ایشان معتقد پیران اند چه شد که از روش پیران بمنع سماع و حضور مجالس آنرا گرفتند و باقی همه را بباد فنا دادند ۵ بدنام کننده نکونامی چند ۵ گوئید ایشان اند عاش الله که ایشان را با پیران نسبتے و پیران را با ایشان عنایتی باشد پیران اهل حق اند و از ارباب صدق از اهل بطلان و کذب کی راضی شوند بنای فعل ایشان جز لفظ نیست و تعصب نیست متی اگر تعصبے را بتشریعی را به بینند بر غم وی بیشتر کنند و تندتر شوند گویا له با این جماعه دشمنی دارند و دینی دیگر دارند نعم اینجا جماعه اند از مریدان قدیم در راه سلوک نهاده و تعمل و تشبه در اعمال صوفیه مداخلت نموده و لباس درویشی و اهلیت بحسن نیت پوشیده و در وی

ہم لقمہ شدند بخاطر شیخ علی گذشت چہ نیکو بودی کہ شیخ فرید الدین را صوم دوام بودی شیخ فرید آن را باشراق باطن دریافت بر فور دست از طعام برداشت و وطن شیخ علی کرد در خطۂ میرٹھ بودہ و مدفن او نیز ہمانجاست رحمۃ اللہ تعالی علیہ۔

مولانا نور ترک

ذکر او را قاضی منہاج در طبقات ناصری بزنگی دیگر آوردہ است کہ از انجا نقیض حال و تشیع مذہب لازم آید اما در فوائد الفواد مذکور ست شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ فرمودہ است کہ بعضے از علما در باب او چیزی گفتہ اند اما وی از آب آسمان پاکیزہ تر بود با علما و شہر تعصبے تمام داشت بسبب آنکہ ایشان را آلودہ دنیا دید و او را سخنے گیر بود اما دست بکسی نمی داد ہر چہ گفتی بقوت علم گفتی و قوت مجاہدہ او را علامی بود ندّاف ہر روز یک درم مولانا را بدادی وجہ معاش او ہمان بود وقتی سلطان رضیہ بروزری فرستادہ بود چوبی بدست داشت آن چوب وی را میز دو می گفت این چیست از پیش من ببرید و چون بمکہ رفت مردی از ین دیار را آنجا رسید دو من برنج بخدمت وی برد او بستد و دعا کرد آن مرد در دل گذرانید کہ این سمان بزرگ ست کہ در دہلی آن قدر زر رد کرد این ساعت این قدر برنج قبول می کند مولانا نور ترک گفت ای خواجہ تو مکہ را با دہلی قیاس مکن و نیز آن روز جوان بودم آن قوت و حدت کجا ماندہ است این ساعت پیر شدم و چوب اینجا کم ست فرمود کہ از شیخ فرید الدین شنیدم کہ من تذکیر او شنیدہ بودم چون در ہانسی رسیدم و تذکیر آغاز کرد من رفتم تا تذکیر او بشنوم من جامہ رنگین پوشیدہ بودم و پارہ و ہیچ وقتی میان ما ملاقات نبود ہمین کہ در مسجد آمدم و نظر او بر من افتاد آغاز کرد کہ ای مسلمانان صراف سخن رسید بعد ازان مداحی آغاز کرد کہ ہیچ بادشاہی را نکنند۔ رحمۃ اللہ تعالی علیہ رحمۃ واسعۃ۔

مولانا مخلص الدین

شیخ نصیر الدین محمود می فرماید کہ در کرک می بود کہ موضعے ست از بدایون مردی بزرگ بود و حافظ قرآن و صاحب ولایت روزی با شاگردان بہم در تماشا بود در راہ درختان آک بار گرفتہ بودند ایشان آن را شکستند و در دست کردہ آمدند مولانا را نظر افتاد گفت بر دست تو خیار ست گفت نی بار آک ست مولانا گفت نی خیار ست شاگردان گفتند مولانا ما آن را بدست خود شکستہ ایم بار آک ست و این زمان ہوای خیار نیست شما از کجا می فرمائید مولانا گفت بیارید خیار بر دست مولانا دادند مولانا کارد کشید و پارہ کرد ہمہ را دادند خوردند خیار بود از خدمت شیخ نصیر الدین

در دی چشیدہ و معتقد مشایخ گشتہ و امید از احوال ایشان آمدہ اگر مطلق انکار کنند بترسند مبادا از انکاری و تنقیصے نسبت بآن بزرگان لازم آید و اگر انکار نکنند و لیکن اجتناب و احتراز کلی نمایند مبادا از آنچہ آنہا یافتہ اند محروم گردند و ہم چنانکہ درین باب پس روی ایشان کنند در کارہای دیگر نیز موافقتی دارند و ریاضتی می کشند و حالی می کنند اگر وجدی نباشد باری تواجدی ہست و اگر تحقیقے نبود تشبیہے باقیست اینہا اگر تعصبے فرو زنند و عادت نکنند و تو غل ننمایند و تورع از دست ندہند و احتیاطے در کار دارند در ویشانند و بی نصیب از اہلیت نیستند ہر چند بی مزج نفسانیتی نباشند اما ارباب احوال و اذواق و اصحاب معارف و مواجید از ارباب قلوب کہ از شائبۂ تکلف و تصنع و نفسانیت بالکلیہ عاری و در دریای وجد و مشرب سکر مستغرق و مستوری اند دیگر اند باز طائفہ اند کہ از شائبۂ مزج نفس بلکہ تقلب قلب نیز بیرون آمدہ و در صرف مقام صحو و تمکین و تحقیق مقیم و مستقیم شدہ از ہمہ بالاتر اند اولئک علی ہدی من ربہم و اولئک ہم المفلحون رضی اللہ عن جمیع عبادہ الصادقین و رزقنا اتباعہم و استقامتنا من مشارہم المامولین و صلی اللہ علی خیر خلقہ استاد الکل و امام الہدی محمد و آلہ اجمعین

رحمة الله علیه پرسیدند خواجه عزیز کرکی و مولانا مخلص الدین معاصر بودند فرمود آن معلوم نیست اما خواجه عزیز کرکی نیز سخت بزرگوار مردی بود بعد ازان فرمود در بدایون بزرگان بسیار بودند رحمة الله علیهم اجمعین

خواجه علی

مرید شیخ جلال الدین تبریزی بود و نعمت هم از و یافته مشهور ست بکرامات **نقل ست** که چون شیخ نظام الدین اولیا قدس سره تحصیل علم تمام کرد و والدهٔ او بدست خود در بسید و دستاری ازان بافید و طعامی ترتیب داد و علما و مشائخ شهر را دعوت کرد شیخ نظام الدین دستار بر کف دست مبارک کرده در مجلس در آمد و پیش شیخ علی نهاد و شیخ علی یک سر دستار بدست خود گرفت و دوم سر بدست شیخ نظام الدین داد و آن دستار کرامت بر سر بست و سر در قدم خواجه علی نهاد و خواجه علی او را دعا کرد که حق تعالی ترا از علمای دین گرداند و بمنتهای همت برساند و قصهٔ هدایت حال او و ذکر شیخ جلال الدین تبریزی معلوم شد شیخ جلال الدین او را در وقت رخصت فرمود که خلق بدایون را در پناه تو می گذارم در خیر المجالس از شیخ نصیر الدین محمود نقل می کند که فرمود در بداؤن دو علی مولی بوده اند علی مولی خرد و علی مولی بزرگ و این که مرید شیخ جلال الدین تبریزی ست او را در وقت الباس دستار سر شیخ نظام الدین قدس سره طلبیدند علی مولی بزرگ ست فرمود صاحب نفس بود و قبولی عظیم داشت فرمود که علی مولی هیچ ندانستی همین پنج وقت نماز گزاردی و بس اما صادق بود جمله مشائخ و علما و خلق دیگر بدو تبرک می کردند پای او می بوسیدند قبولی در و پیدا شده بود هر که او را دیدی تحقیق دانستی که مرد خداست رحمة الله علیه رحمة واسعة

خواجه حسن افغان

از مریدان شیخ بهاؤ الدین زکریا ست شیخ نظام الدین فرموده است که او صاحب ولایت بود در غایت بزرگی و تمتی وی در کوئی می گشت در مسجدی رسید موذن تکبیر گفت امام پیش رفت خلقی بجماعت پیوست خواجه حسن نیز در آمد و اقتدا کرد چون نماز تمام شد و خلق باز گشت وی نزدیک امام رفت و گفت ای خواجه تو در نماز شروع کردی و من تو پیوستم تو از نجا بدهلی رفتی و برده ها خریدی و باز گشتی و این برده به تبیان بردی و از انجا بملتان آمدی من دنبال تو سرگشته شده می گشتم آخر اینجا نماز ست رحمة الله تعالی علیه۔

شیخ تقی الدین محمد

الرسالة السابعة ورود الامداد بالاستقامة علی الاوراد

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

از حکم بن عطاست رحمة الله علیه اذا رایت عبدا اقامه الله بوجود ازاد و راد و ادامه علیها مع طول الامداد فلا تستحقرن ما منحه مولاه ان لم ترعلیه سیماء العارفین و بهجة المحبین فلو لا اوراد ما کان ورد بندگان خاص الٰهی جل جلاله دو قسم اند مقربانند و ابرار از مقربان آنانند که از حظوظ و ارادات خود منسلخ شده اند و بر اختیار و ارادت مولی تعالی ایستاده و ابرار آنانکه بقایای حظوظ و ارادات در ایشان باقی مانده و بالکلیه فانی نشده اند و مولی کریم تعالی و تقدس ایشانرا در مقام طاعت و عبادت اقامت نموده بر رفیع درجات در دنیا و آخرت تخصیص فرموده است و لامداد نورانیت و یقین ایمانی شامل حال ایشانست که اقتضای قیام درین مقام کرده پس چون بینی تو ای مخاطب بنده را که او را الله سبحانه در اوراد و اعمال برداشته و توفیق ادامت و استقامت بر آنها بخشیده است دیگر او را بچشم کم مبین اگرچه سیمای عارفان و بهجت محبان خاص در ناصیه حال او نه بینی و یقین دان که آرزوی انجذابی در باطن او پیدا شده که موجب نهوض و مقتضی اقامت و ادامت در و شده اگر آن وارد نمی بود و آن نور توفیق

شیخ نظام الدین اولیا می فرماید مردی صاحب حال و دائم الاستغراق بود بمراقبه او را خبر چیزی نبود و نمیدانست که این روز کدام روز ست و این ماه کدام ماه است وقتی مردی بروی کاغذ آورد و گفت شیخ نام خود درین نویس قلم برداشت و متحیر بماند خادم دانست که شیخ نام خود فراموش کرده است گفت نام شیخ محمد ست بعده شیخ نام خود بران نوشت باز روزی در مسجد جمعه خفته بود در مسجد رسید بایستاد و متحیر بماند خادم دریافت که شیخ پای راست خود فراموش کرده است خادم دست خود بر پای راست شیخ نهاد و گفت پای راست شیخ اینست بعده پای راست در مسجد نهاد رح

شیخ برهان الدین نسفی

در فوائد الفواد می گوید که وی دانشمندی کامل حال بود اگر شاگردی بخدمت او بیامدی تا چیزی بخواندا و گفتی که اول برمن سه شرط بکن تا چیزی ترا بیاموزم ازان سه شرط اول اینست که طعام یک وقت خوری تا دعائے علم خالی نماند شرط دوم آنست که ناغه نکنی اگر یک روز ناغه کنی دوم روز ترا سبق نگویم شرط سوم آنست چون مرا در راهی پیش آئی جلد همین سلام کنی و بگذری دست و پا افتادن و تعظیم زیادت درمیان راه نکنی۔

مولانا علاؤ الدین اصولی بدایونی

بغایت بزرگ بود و کامل بود و از اوستادان شیخ نظام الدین بود در خیر المجالس می نویسد که شیخ نظام الدین قدوسی پیش مولانا علاؤ الدین تمام کرد مولانا فرمود شیخ نظام الدین بعد ازین دستار به بند خدمت شیخ سه چهار گزی می بست دستار میسر نبود و قصه تمام در ذکر خواجه علی مذکور شد در فوائد الفواد می گوید مولانا علاؤ الدین کودک بود در کوچه از کوچهائی بدایون می گذشت شیخ جلال الدین تبریزی را قدس سره نظر بروی افتاد او را بخواند جامه خود که پوشیده بود او را پوشانید آن همه اوصاف و اخلاق او از برکت آن بود آورده اند که او را کنیزکی بود دنو برده مگر آن کنیزک می گریست مولانا پرسید که چرا می گریی گفت پسری دارم از وجدا افتاده ام مولانا او را از خانه بیرون برد و بر سر راه مواشی که از انجا بود بگذاشت در فوائد الفواد می گوید که خواجه ذکره الله بالخیر چون برین حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود که علمای ظاهر این معنی را منکر باشند اما توان دانست که او چه کرد قبر او در بدایون است زار و متبرک به در خیر المجالس می گوید که شیخ نصیر الدین محمود می فرمود که علاؤ الدین اصولی هرگز از کسی چیزی قبول نکردی مگر آنکه وقت حاجت کسی چیزی آوردی قدر حاجت از وی بستدی وقتی خدمت مولانا را فاقه بود مولانا نشسته کنجاره می خورد

نمی تافت اقامت رود و استقامت
بران صورت نمی یافت و لولا ان
هدانا الله لما اهتدینا و لا صمنا
و لا صلینا بلکه هر کرا انتساب بجناب
حق و لو بوجه عام نموده لابد بوجهی
از وجوه تعلق و اختصاص مخصوص
گشته است چه اگر نه باعثه محبت
و تعظیم آنجناب در دلش پیدا آمدی
هرگز تعلق و انتساب او را برنگیختی
ایثار و اختیار نکردی پس بر حسب
و اندازه و قصد و نیت وی تعظیم
آن جناب رعایت تعظیم وی لازم
آید اهل لا اله الا الله همه منتسبان
جناب حق اند سبحانه هتک حرمت
ایمانیه ایشان اگرچه فاسق و
بدکار باشند جایز نباشد لاتلعنوه
فانه یحب الله و رسوله حجت آنست
الا آنکه حدیکه در شرح تعیین یافته
نیابة عن الله و رسوله اقامت
باید نمود بعلت آنکه وی محل هتک
حرمت انتساب کرده و بر اهلاک
و اذلال خود اعانت نموده ست
و اقامت حد خاصته بر ان مخصوص
باید که بی مداخلت هوای نفس
و تجاوز از حد محدود باشد و زبانرا
از لعن و طعن و شتم محفوظ دارند
تا موجب عود ضرری نگردد اینجا
ست تقریر بعضے مردم بسبب
تعرض بارباب خصوص تا اقامت
حدود شرعیه آن نه بجهت اقامت
حق ست بلکه بعلت تجاوز از حق
نسال الله السلامة سیدی الشیخ
ابو الحسن شاذلی رضی الله تعالی عنه
میفرماید اکرم المومنین و ان کانوا
عصاة مذنبین و اتم علیهم الحدود

و در ین اثنا مزین در آمد مولانا علاؤ الدین اصولی علیه الرحمة والغفران نخواست که مزین فقراء اطلاع یابد کنجاره میان دستار پنهان کرد مزین محاسن راست کرد مولانا دستار فرود آورد تا محلوق شود و کنجاره بر زمین افتاد روزی آن مزین را زبانکی از بزرگان عصر در میان نهاد و آن بزرگ چند من مائده و چند سبوی روغن و هزار مثقال بخدمت مولانا فرستاد مولانا آن را قبول نکرد و باز گردانید بعد ازان آن مزین را بخود طلبید و ملامت کرد و گفت تو بار دیگر بر من نیائی بعد آن مزین مردم را الشفاعت آورد و شرط کرد که بعد ازین سر در دیشان فاش نکند تا بار دیگر او را بخود راه داد رحمة الله علیه۔

شمس الملک

از صدور افاضل روزگار بود و در زمان خود بفضل و علم ممتاز شیخ نظام الدین در آوان تعلیم پیش او تلمذ کرده بود و مقامات حریری را یاد گرفته و اکثر علمای شهر شاگرد او بوده اند شیخ نظام الدین می فرمایند چون من سبق ناغه می کردم هر روز دیگر پیش او میرفتم می فرمود ؎

آخر کم از انکه گاه گاهے
آئی و بما کنی نگاهے

تاج زمرد که از شعرا روت بود در ثنای او گفته است ؎

مسند را کنون بکام دل دوستان شوی
مستوفی ممالک هندوستان شوی!

قاضی جمال بداؤنی ملتانی

بزرگے بود شیخ نظام الدین فرمود که وقتی این بزرگ در خواب دید حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم را در بداؤن گوئی که در موضعی نشسته است و ضمومی سازد چون بیدار شد بر فور بران موضع رفت زمین تر شده دید گفت گور من همین جا بکاوید بعد ازو فاتش همدران مقام دفن کردند رحمة الله علیه۔

شیخ صوفی بدهنی

سلطان المشائخ می فرمایند پیری بود در کتهیل او را شیخ صوفی بدهنی می گفتند او تارکی عظیم بود تا بجائی که ستر عورت هم نداشت آنگاه فرمود که اگر یکی سد جوع را که بدان قوام باشد و خرقه جامه را که بدان عورت بپوشند تارک شود هم معاقب شود و ازانها بود که ازینها هم دور بود این چنین ست در فوائد الفواد و در خیر المجالس نقل از شیخ نصیر الدین محمود می کند که فرمود صوفی بدهنی ذوق طاعت بسیار داشت در مسجد بودی پیش محراب شب و روز همین نماز گزاردی دیگر هیچ نکردی خلق بسیار بر و آمد و شد کردی روزی دانشمندان آمده بودند از ایشان پرسید که در بهشت کار

واهجر هم رحمة لهم لا تعزا بهم الکنون سیمای عارفان و بهجت محبان که فرموده است کدام ست سیمای عارفان سه چیز ست اول قصر همت بر مولی خود و هم در طلب او و هم در طلب او و بهیچ حال توجه ایشان بجانب خلق نباشد و نظر بر غیر نیفتد در رود و در عمل ثانی دوام اضطرار در پیش مولی و قلیل و کثیر عارف همیشه مضطر بود از جهت علم او بعدم قدرت خود و غیر خود بر چیزی و بالله تعالی ثالث فقد ضل و تعزز و در اسباب و عارف بالله باید و راحت و هر است چون خود را بتمام تسلیم وی نماید تبدیل نیاز گرداند ایشان را بخود از غیر خود و مولی شد تمام امور ایشان را ازینجا دانسته شود که ﴿هنالک الولایة لله الحق﴾ و هو یتولی الصالحین و بهجت محبان نیز سه نشان دارد نخستین دوام ذکر بعث ایثار حبین دوم وجود شوق و بعثش تباوه و آمین سوم تسمیر همت ببذل الکل در مرضیات محبوب و طلب قرب باوی اینها احوال باطن ست و آثار و انوار آن در ظاهر نیز باهر بود از حسن اخلاق و اعمال چنانکه گفته است ؎

دلائل الحب لا تخفی علی احد
کما ان المسک لا یخفی اذا عبقا

و هر طائفه ازا برار مقربین مخصوص اند بامداد و اسعاد الهی و لیکن ورود امداد بحسب الاستعداد انچه بنده

خواهد بود ایشان گفتند که آن دارجز است آنجا خوردن و تتبع کردن بیش نباشد هر عبادت که هست
در دنیاست صوفی بدهنی چون شنید که در هشت نماز نخواهد بود گفت مرا آن بهشت چکار می آید که
دران نماز نباشد و لفظی گفت بزبان هندی که آن را نه توان گفت بعد ده در مناقب او سخنے چند فزودم
که مردی بود بر صوفی بدهنی بیامدی صوفی روزی بالای بلندی میرفت با مرد غیب ملاقات کرد ازو
پرسید که صوفی بدهنی چگونه کسی ست مرد غیب گفت که مردی بزرگ ست اما افسوس همین قدر
گفت باز در حال مستغرق شد و گفت استغفر الله آن مرد بر صوفی بدهنی آمد آغاز کرد آن روز آن
مرد غیب گفت اما افسوس چه بود گفت اگر در حال مستغرق نشدی او را چنان از بالای بلندی
فرو داند اختمی که گردن او بشکستی **حکایت** دیگر فرمود که در آن وقت که او مشغول شدی حالی پیدا
شدی که سر جدا و دست جدا و پای جدا گشتی یکی پرسید که صوفی بدهنی کدام وقت بود فرمود در
عهد دولت شیخ الاسلام فرید الدین بود قدس سره گویند هرگز کسی ندیده است که زاغی بر گرد گنبد
او بنشیند یا بروی بگذرد والله اعلم و در مردم مشهور ست که خواجه قطب الدین و شیخ صوفی بدهنی
بدست مغلان چنگیز خانی اسیر افتاده بودند روزی تمام بندیان گرسنه و تشنه بودند بطریق خرق
عادت خواجه کاک از بغل بیرون می آورد و شیخ صوفی کوزهٔ آب بتمام بندیان میدادند و از آن باز
مغلان اکاکی لقب افتاد و شیخ صوفی را بدهنی که بزبان هندوی کوزه مراد ست و در ذکر خواجه معلوم شد
که وی را نسبت بکاک چرا می کنند رحمة الله تعالی علیه

شیخ شهاب الدین

خطیب بانسوی شیخ نظام الدین اولیا می فرماید که وی عزیز کسی بود هر شب سورهٔ بقر بخواندی
آنگاه در خواب شدی تا حکایت کرد که شبی این سورهٔ می خواندم از گوشهٔ خانه آواز برآمد **بیت**

داری سر ما و گر نه دور از بر ما	ما دوست کشیم تو نداری سر ما

اهل خانه همه خفته بودند حیران بماندم که این که می گوید و در خانه کسی نبود که این معنی از وصادر شود تا بار دیگر نیز شنید فرمود که وی
مناجات کردی خداوندا من بسیار عهد ترا بوفا رسانیده ام امید میدارم که تو هم عهد مرا بوفا رسانی
که وقت نقل من هیچکس با من نباشد نه ملک الموت و نه فرشته دیگر همین من باشم و تو آخر چنان
رفت که می خواست رحمة الله علیه۔

شیخ احمد بداؤنی

شیخ نظام الدین می فرماید که وی از دوستان من بود و عظیم صالح بود و معتقد درویشان و ابدال

مسدا زنتیجات علمیه و تقاضای
موفانیه و تجلیات ربانیه بلکه
تمامه فوائد دینیه و مواید دنیاوی
شهود و استعداد قابلیت
او ست و انچه درین مقام که
غرض بدان متعلق ست بیان
توان کرد همه خیر ست اول
خالی شدن دل از اشتغال ماسوای
حق و حصول این بهشتغال بعبادات
و طاعات بود چه اگر نفس را
بکار حق مشغول ندارد مشغول
گرداند وی ترا بکار خود پس هر کرا
این استعداد بیشتر امداد و باین
حال اکثر و اوفر ثانی عمارت
دل بمعرفت حق و محبت وی
و حصول این بدوام ذکر و فکر و صبر
و حبس دل بران بود تا ملکهٔ ثبوت
و اقامت بران و حصول این
بضبط حال غیر منفک و دوام
حضور در جناب قرب باشد شیخ
ابو محمد عبد السلام بن مشیش شیخ
ابو الحسن شاذلی وصیت فرمود
لازم گیر بر خود باین یک در دکه
استقاط هوا و اثبات محبت مولی
ست تعالی محبت هر گز بنگذارد
که محب البته محبوب مشغول دارد
و مقصود آنست که عماد کار و صلاح
حال او این باشد تا اعمال وی
از حقیقت کرامتی ست از قلب
وی صدور یابد و هرگز منقطع نشود
والله اعلم و هم صاحب حکم میفرماید
الدنیا مزرعة الاخرة والورع
یقطعون انظروا هذه الدار اولی
یا یقتضی به مالا یختلف وجود میفرماید
محل ورود جنا و ترتب ثواب عمل

صفت اگرچه اُمّی بود همه روز در تحقیق مسائل شرعیه مشغول می بود فرمود که چون وی از دنیا رحلت کرد من شبی بعد از موت او را در خواب دیدم همچنان بر حکم معهود از من مسائل و احکام می پرسید من او را گفتم این که تو می پرسی در حالت حیات کار آید آخر نه تو مرده چون این سخن بگفتم مرا گفت تو اولیاء خدا را مرده می گوئی رحمة الله علیه۔

شیخ قاضی منهاج جرجانی

صاحب طبقات ناصری بزرگ بود و از افاضل روزگار از اهل وجد و سماع بود چون قاضی شد این کار استقامت گرفت شیخ نظام الدین می فرماید که من هر دوشنبه در تذکیر او بر فتمی تا روزی در تذکیر او بودم این رباعی بگفت **رباعی**

لب بر لب لعل دلبران خوش کردن	واهنگ سر زلف مشوش کردن
خود را چو خسی طعمهٔ آتش کردن	امروز خوش ست لیک فردا خوش نیست

من چون این بیت شنیدم بیخود گونه گشتم ساعتے بایست تا بخود باز آمدم رحمه الله تعالی۔

مولانا احمد حافظ

مردی دانشمند بود و مرد خدائی بود شیخ نظام الدین اولیا قدس سره می فرمایند که وقتی مرا عزیمت زیارت شیخ فرید الحق والدین قدس سره بود در حدود سرسی او را با من ملاقات واقع شد مرا گفت چون بر دوضهٔ متبرکهٔ شیخ برسی سلام من برسانی و بگوئی که من دنیا نمی طلبم طالبان آن بسیارند و عقبی نیز همان حکم دارد همین می خواهم که تو فنی مسلماً دا لحقنی بالصالحین رحمة الله علیه۔

طبقهٔ سوم

از زمانه شیخ نصیر الدین محمود چراغ دهلی و اهل زمان ایشان و هکذا علی هذا الترتیب الی عصرنا هذا رحمة الله علیهم اجمعین۔

شیخ نصیر الدین محمود

اشهر و اعظم خلفائی شیخ نظام الدین اولیاست و صاحب سرّ و وارث احوال او و ولایت دهلی بعد از شیخ نظام الدین بوی انتقال یافت و بغایت اتباع شیخ داشت و طریقهٔ او فقر و صبر و رضا و تسلیم بود **نقل ست** که روزی با میر خسرو که محرم خلوت خاص شیخ نظام الدین بود التماس کرد که از وی بخدمت شیخ عرض کند که من بنده دراوده می باشم و از سبب مزاحمت خلق

دار آخرت ست و دنیا جای عمل و اجتهاد ست ترا اینجا برای آن فرستاده اند که عمل کنی و حق خدمت بجا آری و در مجاهده و ریاضت کوشی و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون و جای پاداش عمل و مقام مشاهده آنجاست اینجا اگر چیزی روی نماید نمونه ازان خواهد بود و باید که اعتنا و اهتمام عاقل بوجود چیزی بود که وجود آن حقیقی ندارد و آن درد و عمل ست که با نظوای این دار منقدی و بفنای این خانه منقطع ست فردا در قیامت حسرتی بالاتر ازین نباشد که چرا عمل در دنیا نکردند و اگر کردند چرا زیاده تر ازان نکردند در خبر ست لا یاتی علی العبد ساعة لا یذکر الله فیها الا کانت علیه حسرة یوم القیمة امام حسن البصری رضی الله تعالی عنه گوید اقوامی را دریافتیم که بر اوقات و ساعات خود ترسنده تر و نگاهبان تر بودند از شما بر دراهم و دنانیر خود یعنی چنانچه شما در هم و دینار خود را خرج نمی کنید جز در آنچه نفع بشما عائد گردد ایشان نیز ساعات و اوقات را صرف نمی کنند الا در عملی که نفع کند ایشان را و بهترین جزاء کسی صادق در دنیا طالب آن بود توفیق مزید عمل ست و زیادت تعطش بیان مشائخ فرموده اند قدس الله تعالی اسرارهم کن طالبا لاستقامة و لا تکن سالبا لکرامة فان مولاک

مشغول نمی توانم بود اگر فرمان شود در صحرائی خدای تعالی را بفراغ خاطر عبادت کنم امیر خسرو را معهود بود که بعد از نماز خفتن بخدمت شیخ رفتی و بنشستی و از انچه گذشته بودی نقل کردی درین وقت عرضه داشت شیخ نصیر الدین محمود گذرانید شیخ فرمود او را بگو که ترا در میان خلق می باید بود و جفا و خفای خلق می باید کشید و مکافات ببذل و عطا می باید کرد آورده اند که وقتی شیخ او را در خلوت طلبید و گفت در دل چه داری و مقصود تو ازین کار چیست و پدر تو چه کار کردی گفت که مقصود من دعای مزید حیات خواجه و درست کردن نعلین درویشان ست و پدر من غلامان داشت که سودای پز می کردند بعده شیخ فرمود که بشنو در انچه من بخدمت خواجه خود فرید الحق والدین بیوستم روزی در اجودهن دانشمندی که یار و هم سبق من بود پیش آمد و چون مرا با جامهای رنگین و پاره دید پرسید که نظام الدین ترا چه روزی پیش آمد تا این غایت اگر درین شهر تعلیم می کردی اسباب معیشت بفراغت بهم میرسید من این سخن از ان یار شنیدم هیچ نگفتم بخدمت خواجه رفتم پرسید نظام الدین اگر کسی از یاران تو پیش آید و بگوید که این چه روزست که ترا پیش آمد و ترک تعلیم که موجب فراغت و رفاهیت ست گرفتی جواب چه گوئی عرضه داشت کردم که هرچه فرمان شود بگویم فرمود که بگو

نه همی تو مرا راه خویش گیر و برو	ترا سعادت باد امر انگو نساری

بعده فرمود تا خوانی بطعام پر کرده بیارند فرمود نظام الدین این خوان را بر سر کن و دران مقام که آن یار فرود آمده ست ببر همچنین کردم دیگر آن یار انصاف من داد و گفت مبارک باد ترا این صحبت و این حالت شیخ نصیر الدین محمود می گوید که این و امثال این تلقین کرد بعد ازان ریاضت و مجاهده فرمود گاهی ده روز می گذشت و من چیزی نمی خوردم و بیشتر احوال از بس که شهوت مزاحمت میداد ترشی می خوردم آورده اند که سلطان محمد تغلق شیخ نصیر الدین محمود را با این کمال رتبت که داشت ایذاها کردی و در سفر همراه خود گردانیدی گویند که وقتی او را جامه دار خود گردانیده بود و او این همه را بموجب وصیت پیر خود تحمل کردی و دم نزدی رحمة الله تعالی علیه وفات او هژدهم ماه رمضان ۷۵۷ سبع و خمسین و سبعمائة وقتی سلطان محمد تغلق برای شیخ نصیر الدین محمود طعام فرستاد در آوندهای زر و نقره و ماعث فرستادن این جزایذا نبود یعنی اگر ابا آورد طعام من نخورد همین را ماده ایذا سازم و اگر بخورد گویم در کاسهٔ زرین خوردی نا مشروع کردی شیخ هیچ نگفت یکی از کاسهٔ زرین که دران بود بر آورد و بر دست نهاد پس بزبان نهاد و خورد باندیشهٔ خائب و خاسر ماند در خیر المجالس می نویسد که عزیزی در خدمت او عرضه داشت کرد که در ملفوظات خواجه عثمان هارونی نوشته است که ایشان فرمودند هر که ده ماده گاو ذبح کند یک خون کرده باشد و هر که چهار ماده گاو ذبح کند دو خون کرده باشد و هر که ده گوسپند ذبح کند یک خون کرده باشد اول خواجه فرمود که هارونی نیست هرونی ست هرون دیهی ست خواجه دران ده بودی بعده فرمود این ملفوظ ایشان نیست این نسخها بر من هم رسیده است

لیطالبک بالاستقامة و نفسک تهتز لطلب الکرامة و لا تکون بحق ربک خیر لک من ان تکون بحظ نفسک ازابو سلیمان دارانی رضی الله عنه می آرند که فرمود اگر مرا مخیر گردانند که در فردوس برین در آیا دوزخ تا نماز کنم من گذاردن دو رکعتین اختیار کنم بر در آمدن فردوس برای که در فردوس بحظ خودم و در رکعتین بحق پروردگار خویش معلوم کرد که طالب باید که در گذاردن نماز جز ذوق خدمت و قصد امتثال و طاعت در نظر نداشته باشد و نظر بر عوض و ثواب ندارد تا این بحظ نفس نگردد در اخبار آمده است که قومی را بجنت بخوانند و نروند و نخواهند مگر خدمت پس در گردنهای ایشان زنجیرهای زر بیندازند و بجنت شتابان بکشند و هم شیخ ابن عطار الله صاحب الحکم در لطائف المنن فی مناقب شیخ ابی العباس و شیخ ابو الحسن کلامی می فرماید که ترجمه اش این ست حق سبحانه تعالی انوار ملکوت را در اصناف طاعات ابداع نموده ست و هر کرا صنفی از طاعات فوت گشت بر اندازه آن نوری از انوار ازدست برفت پس هر چه آید از عمل دران اهمال نکنید و از او را بوارادات آن مستغنی نگردید و راضی نشوید برای خود بانچه راضی نشدند مدعیان این راه که حقائق و معارف بر زبان ایشان جاری بود و دعاوی ایشان از انوار طاعات و عبادات عاری دیدند کجا اجرای طاعت

و دران بسیار الفاظ است که مناسب اقوال ایشان نیست بعده فرمود که شیخ نظام الدین می فرمود که من هیچ کتابی ننبشته ایم زیرا که شیخ الاسلام فرید الدین و شیخ الاسلام قطب الدین و از خواجگان چشت هیچ شخصے تصنیف نکرده است **نقل ست** که روزے بعضے از مریدان شیخ نظام الدین اولیا مجلسی داشتند و از دف زنان سرودی می شنیدند شیخ نصیر الدین محمود در مجلس بود در بر خاست تا بر آید یاران تکلیف نشستن کردند گفت خلاف سنت ست گفتند از سماع منکر شدی و از مشرب پیر برگشتی گفت حجت نمی شود دلیل از کتاب و حدیث می باید بعضے از غرض گویان این سخن بخدمت شیخ رسانیدند که شیخ محمود چنین می گوید شیخ را صدق معامله او معلوم بود فرمود راست می گوید حق آنست که او می گوید در سیر الاولیا می نویسد که در مجلس شیخ نظام الدین مزامیر نبودی و تصفیق نکردندی و اگر کسی از یاران چیزی بخدمت او میرسانید که مزامیر می شنود منع می کردی گفت خوب نمی کنند و در خیر المجالس می گوید عزیزی بخدمت شیخ نصیر الدین محمود در آمد آغاز کرد که کجا روا باشد که مزامیر در جمع باشد و دف و نای و رباب و صوفیان رقص کنند خواجه فرمود نه که مزامیر باجماع مباح نیست اگر کسی از اطرائقیت بفتد باری در شریعت باشد اگر از شریعت هم بفتد کجا رود اول در سماع اختلاف ست نزد یک علما باچندین شرائط مباح اهل آن را اما مزامیر باجماع حرام است در جوامع الکلم می نویسد که روزی بندگی شیخ نصیر الدین محمود را در خانقاه برین بیت ذوقے بکمال گرفت **بیت**

جفا بر عاشقان گفتے نخواهم کرد هم کردی	قلم بر بیدلان گفتے نخواهم راند هم راندی

مولانا مغیث شاعر رساله پرداخت و ذکر این مجلس تمام دران رساله کرد و برین معنی که این بیت هیچ حقیقت نمی تواند برداگر جور و جفاست بخداوند عزوجل نسبت کردن کفر لازم آید این و مثل این چند کلمه جمع کرد و بر مولانا معین الدین عمرانی برد او بستد و بر گرفت پیش شیخ فرستاد شیخ آن را دید و مولانا معین الدین را بخود طلبید و این رساله بدست او داد و هیچ نگفت و دستار و دراع پوشانید و باز گردانید روزی دیگر سماع بود بندگی خواجه برین بیت بسیاری رقصید و اضطراب می کرد **رباعی**

با طبل غمانه دوش بیباک زدیم	عالی علمش بر سر افلاک زدیم	از بهر یکے مغبچه می خواره
صد بار کلاه توبه بر خاک زدیم		

بعد اضطراب بسیار بر بالای بام رفت بنشست و فرمود مغیث را طلبید مولانا مغیث از دست رفت و پیش ایستاده کردند و گفت هان مولانا بنویس که این جا چه جهل بود این سخن بگفت و مولانا را باز گردانید باز مولانا در خانقاه نیامد و زود فوت شد و نیز **نقل** است که شیخ نصیر الدین محمود می فرمود من چه لائقم که شیخی کنم امروز خود این کار بازی بچگان شد بعد ازان این بیت شیخ سنائی خواند **بیت**

مسلمانان مسلمانان مسلمانی مسلمانی	
ازین آئین بدینان پیشیانی پشیمانی	می فرمود غم ایمان باید خورد و در پی کرامت

بر دست بنده سبب فتح ابواب غیب است و هر که قیام نموده بطاعت و معاملت بشرط ادب گشاده شد بروی ابواب غیوب انتهی گفت بنده مسکین نور الله قلبه بنور الیقین تا ناگه مراد شیخ رضی الله عنه از غیوب آنها خواهد بود که بدان در غیب ایمان آورده ست اینچنین فتح و کشف مبارک ست موجب سعادت و مطلوب صادقان راه است والا کشف کائنات که نه موجب این معنی کردد مقصود نبود و تواند که در آخر و بال حال اهالک گردد نسأل الله العافیة شیخ ذکره الله بالخیر فرموده باید که هر فضیلتے که از عمل نظر آید و بصحت پیوندد کم ازان نباشد که یکبار در عمل آرد تا باری از عاملان آن باشید این قدر بس ست والله اعلم بالصواب و الیه المرجع و المصیر و المآب

الرسالة الثامنة عالیة الاتصاف والاعتدال فی اعتقاد الصوفیة من ارباب الاحوال

لا اله الا الله محمد رسول الله

الحمد لله رب العالمین و محب المتقین و دلیل العارفین و الصلوة و السلام علی سیدنا و مولانا محمد هادی السبل و سید الرسل و امام الکل و علی آله و اصحابه نجوم الهدی لمن اهتدی و ادلة الحق لمن اقتدی و علی التابعین لهم باحسان المتقین آثارهم بنعت التحقیق و العرفان اما بعد مکتوب مرغوب فصیحت اسلوب رسید

نباید بود و نیز می فرمود که حیرانم که خلق بی مشاهده چگونه میزیند **نقل ست** از امیر سید محمد گیسو دراز که فرمود یکبار در زمان حیات خواجه ما در دهلی امساک باران شد خواجه برای استسقا بیرون آمد تضرع و زاری و نماز و دعای که از سلف مرویست همه کردند هیچ راه و روی پیدا نبود تا آنکه باز گشتند آن روز پای بوس بندگی خواجه کردم فرمودند تو آنجا نبودی عرضه داشتم صدقه خواجه بودم گفتند دیدی که امروز ما را چنین و چنان می گویند و خلق بر ما می خندند و دنبال ما می گیرند هر چه کردم هیچ ما را چیزی نخرید آخر الامر چه کنیم خجل شدیم و باز گشتیم نیز فرمود که بندگی خواجه می فرمودند که من کودک بودم در مسجد پیش معلم قرآن می خواندم در مسجد درخت آزاد بود زاغی آمد بران نشست هر چه آن زاغ بآواز خود می گفت من فهم می کردم در خیر المجالس مسطور ست که عزیزی سوال کرد حالی که درویشان را می باشد از کجا ست و چگونه است فرمود و حال نتیجه صحت اعمال ست و عمل بر دو نوع ست عمل جوارح و آن معلوم ست و عمل قلب و آن عمل را مراقبه خوانند و المراقبة ان تلازم قلبک العلم بان الله ناظر الیک بعده فرمود اول انوار از عالم علوی نازل می شود بر ارواح بعده اثر آن ظاهر می شود بر قلوب بعده بر جوارح و جوارح متابع قلب ست چون قلب متحرک شود جوارح نیز در حرکت می آید باز همان عزیز سوال کرد که در عوارف صاحب حال را متوسط گفته است و آن روایت از عوارف نقل کرد که المبتدی صاحب وقت و المتوسط صاحب حال و المنتهی صاحب انفاس عزیزان دیگر را ازین سخن مشکل شد استفسار کردند خدمت خواجه سلمه الله اول توجه بدان سائل کرده فرمود که شما باری بگوئید که درین محل چه شنیده اید شما عوارف خوانده اید او سخنے نگفت خدمت خواجه ذکره الله بالخیر افادت فرمود المبتدی صاحب وقت صاحب وقت چه باشد یعنی صوفی که وقت خویش را غنیمت دارد که جز این وقت دیگر را بم یا نیابم پس آنکس که بداند وقت من همین ست وقت خود را غنیمت دارد تلاوة یا بالصلوة یا بذکر یا بفکر و چون سالک حفظ اوقات مستقیم شد و اوقات معمور داشت و استقامت یافت امید باشد که صاحب حال شود و مواهب نتیجه مکاسب ست و آن حال اثر انوار ست که از عالم علوی بر ارواح نازل می شود و بعده اثر آن بر قلوب میرسد و بجوارح سرایت می کند و حال بر طریق دوام نباشد و اگر حال را دوام باشد آن خود مقام گردد بعده فرمود منتهی صاحب انفاس ست فرمود ارباب طریقت معنی دیگر گفته اند یعنی هر چه او بگوید و بر نفس او رود حق تعالی همان کند بعده فرمود که این تعلق باصطلاح دارد در اصطلاح مشائخ صاحب وقت کسی را گویند که وقتی از اوقات او را حال پیدا شود اما غالب نباشد المبتدی صاحب وقت این باشد و المتوسط صاحب حال که صاحب حال کسی را گویند که حال او را غالب باشد یعنی در اکثر اوقات او را حال باشد و المنتهی صاحب انفاس صاحب انفاس کسی را گویند که حال مقارن انفاس او باشد هیچ نفسے نزند که حال مقارن نفس او نباشد چنانستی که حال او را مقام شود بعده نفسے سرد برآورد و این حدیث فرمود قوله علیه السلام

و مطالعه آن مشرف شد از نصایح آن و فوائد کتاب مرآت الصفا که مصحوب مکتوب ارسال داشته بودند بهره مند و مستفید گشت و بر نعمت پروردگار کریم جل جلاله و خلیفه شکر گذاری بجا آورد و که بارے درین روزگار جماعه هستند که بقبول و فعل تحریض و ترغیب بر متابعت سنت سید الانبیا صلوات الله و سلامه علیه و علیهم می نمایند و از مبتدعات و مستحدثات اجتناب نموده دیگران را نیز منع و نهی میفرمایند الحمد لله علی جمیع نعمه و نسأله المزید من فضله و کرمه و لیکن چون درضمن مکتوب در باب مشائخ صوفیه قدس الله تعالی اسرارهم در رد و انکار غلو و افراط مشاهده افتاد تنبیه بر رعایت طریق وسط و اعتدال که حقیقت معنی کمال ست از لوازم وقت و حال محبت نصیحت نمود معذور خواهند داشت از واضح و ضحات جلی بدیهات ست که طریق قویم و منهج مستقیم اعتقاداً و عملاً طریقا سلف صالح ست که موافق کتاب الله و سنت رسول الله و هر چه نه موافق کتاب و سنت باشد باطل و از حلیه قبول عاطل است و از بعضے مشائخ از ارباب احوال نیز هر که بجهت طفح و سکر و غلبه حال نه بین منوال مقال آورده محل اقتدا و مستحق اتباع نیست فالحق احق ان یتبع و ماذا بعد الحق الا الضلال و لیکن انچه طریقه فقرا و ارباب این

ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات الا فتعرضوا لها فرمود کما این وجدانیهاست چون بیدار باشند صبح آن بوئیهای خوش بیابند فرمود اگر درویش شب گرسنه خفته باشد ما آخر شب بیدار شود و مشغول گردد و تعلق باطن او بهیچ چیز نباشد نزول انوار بر ارواح مشاهده کند خواه همین زمان کسی برود و ترک علائق کند و مجاهده اختیار کند این احوال پیدا شود درین شبهی نیست و این بیت بخواند بیت

نظر و دیدها ناقص فتاد است | وگرنه یار من از کس نهان نیست

بعده فرمود که اصل درین کار محافظت نفس ست در حالت مراقبه می باید که صوفی نفس نگاهدارد تا باطن او جمع گردد و چون نفس گذاشت باطن پریشان گردد فرمود صوفی آنست که نفس او شمرده باشد المنتهی صاحب نفس یک معنی همین ست و جوگیان سر آمده که ایشان را سده هی گویند ایشان انفاس شمرده میزنند بعده نفسی سرد از سینهٔ مبارک برآورد فرمود مثل ما و شما مثل کبه ماند بدان درویش گرسنه که پیش دوکان طباخ بگذرد و نعمتهای پخته می بیند و بوی خوش می آید بایستد و بگوید که تو داری باری بخور اکنون من باری فرصت مشغولی و خلوت ندارم همه روز باید بود بلکه قیلوله نیز میسر نمی شود بارهای خواهم که قیلوله بکنم بیداری کند که آینده آمده است برخیزید اکنون شما که فرصت دارید چرا مشغول نمی شوید فرمود اگر شب چیزی تواند کرد خواندنی یا گذاردنی امروز اصلا مقدور نیست فاما نومید نیم این سخن شکسته دار فرمود و بگریست و این بیت خواند

این دلو تهی که در چهٔ انداخته ام | تو میدانی که پر برآید روزی

فرمود نظر بر دل داشته و دل طرف حق متوجه شمرده و بد و مشغول گردانیده و غیر حق را از دل نفی کرده باید نشست تا چها پیدا شود فرمود آستین که درویشان کوتاه کنند آنست که صوفی چون در سلوک درآمد این تقاضا کرد که دست خود را قلم کند تا بیش مخلوقی دست فراز نکند ناگفتنی نگیرد اما دست را قلم کند از چندین عبادات محروم ماند چنانچه وضو و غسل و مصافحه با برادر مسلمان پس چه کند انچه نزدیک دست یعنی آستین را کوتاه کند تا او را نگیرد شود ببریدن دست و همچنین کوتاه کردن دامن جامه و موی سر تراشیدن آنست که چون در طریقت آمد بایستی سر خود را قلم کند زیرا که اول قدم درین راه سربازی ست اما اگر سر قلم کند از جمله چیزها ماند پس چکند از سر موی برخیزد آنکه موئے سر تراشید گوئی سر خود را برید چنانکه از سر برید هیچ کار نیاید باید که از سر تراشیده نیز همچنان باشد که هیچ نامشروعی از و در وجود نیاید پرسیدند که مراد از جاهدوا فینا چیست فرمود می گویم در بیان این تقریری برگرفتند که فهم مستمعان بدان نرسید فرمود فرود تر آئیم تقریرے آسان برگرفت و فرمود جاهدوا فینا ای لاجلنا و جاهدوا فی الله ای لاجل الله در کلمه فی شدت اتصال ست که در کلمهٔ لام نیست فی برائی ظرف ست و در ظرف مظروف هست استشهاد این آیت خواند اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ فقرا و مساکین برائے سد جوع می ستانند و در رقاب فک رقبت ست و رقبت را حکم مولیست آن کسی که برده آزادی کند گوئی احیاء موئی می کند پس درین شدت بیشتر باشد پس این را بکلمه فی گفت و در دیگران بکلمه لام زیرا که در رقاب شدتی ست که در ان نیست

نسبت علیا در باب شطحیات و طامات صوفیه یافته می شود آنست که در رد و انکار آن و تشنیع و تقبیح اهل آن جانب توقف و سکوت و اعراض و صفح و اعراض نگاه میدارند و ایشان را در صدد و رآن مغلوب و معذور می شمارند قال بعض العلماء فی بیان قوله صلی الله علیه و آله وسلم الدین النصیحة الحدیث النصیحة لعامة المسلمین بالذب عن اعراضهم و النصرة لهم فی جمیع احوالهم جلبا و دفعا و النصیحة لخاصتهم باطاعة الامر الالهی بحرم مجمع علیه و التصدیق للعلماء الا فیما لا یهدی العلم الیه و للفقراء بالتسلیم فیما لا انکار یجب علیه و بالجملة توقف در محال اشتباه واجب ست همچنانکه جزم در مقام وضوح لازم و کتاب فصوص الحکم و بعضے مردم هم ازین قبیل میدانند در رد و انکار و اقرار آن توقف می نمایند و در طعن و تشنیع مصنف آن کتاب مبالغه نمی نمایند همچنانکه در اتباع و اعتقاد مهمات و مشتبهات آن بی توقف می آیند و بالجملة علماء و مشائخ در حق شیخ مختلف اند سیدی احمد زروق در کتاب قواعد الطریقة فی الجمع بین الشریعة و الحقیقة میفرماید سئل شیخنا ابو عبد الله الفوری رحمة الله علیه و انا اسمع فقیل له ما تقول فی ابن العربی فقال اعرف بکل فن من اهل کل فن قیل له ما سالتک عن هذا

این بیان علم نحو و معانی و بیان بود اما بیان مشائخ آنست که آنکه مجاهده خواهد کرد ازین سه خالی نیست یا از ترس دوزخ و یا امید بهشت مجاهده خواهد کرد و یا برای خاص ذات پاک حق جل ذکره آن مجاهده لشه باشد و این فی الله باشد این باید که سخت تر باشد تا حق مجاهده بجای آورده شود وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ فرمود قدر مطلوب نمیدانند ازان مجاهده اختیار نمی کنند فرمود قبول اعمال موقوف ست بر جذبه یعنی هر عملی که می کنند تا جذبه در نیامده است قبول نیست چون جذبه نامزد حال او باشد هر عملی که کند قبول باشد و آن جذبه را وقت معین نیست در صبی باشد یا در جوانی یا در شیخوخت اما جذبه را مراتب ست جذبه عوام توفیق یافتن ست در اعمال و جذبه خواص توجه قلب ست بسوی حق مع انقطاع عما سواه پرسیدند که اول شب فاضلتر ست یا آخر فرمود که در حدیث آمده است سائل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن جبرئیل ما افضل الاوقات فقال لا ادری ولکن اذا مضی نصف اللیل ترتعد الملائکة وتهتز العرش ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات الا فتعرضوا لها فرمود رایت ربی لیلة المعراج فی احسن صورة رسول علیه السلام صورت خود را مراد داشته است ای وکنت فی احسن صورة کما یقول رایت اسدا راکبا ای وکنت راکبا یعنی آن زمان صورت من نیکوترین صورتها بود زیرا که معراج بود و ملاقات انبیا بود و بشارت و نزول نور و قرب رسیده بود هر آئینه حسنی و جمالی در صورت پاک رسول علیه السلام پیدا آمده بود جواب دوم مراد از ربی سید ست ای رایت سیدی جبرئیل فی احسن صورة روا باشد که رب گویند و سید خوانند استشهاد قول ابی هریره آورد وقتی می گفت رایت ربی فی سکک المدینة یمشی وعلیه حلة حمراء و فی رجلیه نعلان قالوا له اکفرت بعد الایمان فتبسم وقال رایت ربی ای سیدی الحسن رضی الله عنه چون سخن در صورت افتاد پرسیدند ان الله خلق آدم علی صورته چه باشد فرمود ها عائد ست بآدم زیرا که صورت آدم چنانچه آفریده شده بود در قد و بالا هم بران صورت بود خلاف صورت آدمیان زیرا که آدمی اول کودک بود بعد ازان جوان بعد ازان پیر فاما آدم بر یک صورت بود و تبدل در وی نبود و از جمله فضلای عصر که در حلقهٔ ارادت شیخ نصیر الدین محمود آمده بود ند مولانا مظهر کره است در فضیلت و بلاغت و فصاحت از متفردان روزگار بود و بانواع مراحم و اشفاق شیخ مخصوص قصیده دارد در مدح وی که بعضی ابیات این ست

دوش آن زمان که از افق مغرب شتا — خورشید خوانده سورهٔ والنجم اذا هوی — شمع فلک زبانه فرو برد اندر آب
دور زمین نشانه برآورد بر سما — گفتی مگر که یوسف خورشید شد بچاه — گر پیرهن چو دیدهٔ یعقوب شد سپید
بادی برآمد از لب دریا که دامنش — گرد سیاه سرمه همی ریخت بر فضا — چون ساعتی دراز شب دیجور بر گذشت
بنشست بادو ابر درآمد بانجلا — یکیک ستاره بر سر گردون فروغ داد — چون در بهشت طلعت تابان اتقیا
فراش صنع ازید قدرت برآورد — قندیلهای نور برین نیلگون قبا — می جست نرم نرم نسیم از کنار باغ
گوئی پیام دوست همین داد در خفا — گر کیمیای دولت جاویت آرزوست — یا گلشن بهشت ازین شاخ بی نما

قال اختلف فیه من الکفرا لے القطبیة قیل لزفاتر جح قال التسلیم قلت لان فی التکفیر خطرا لعظیم ربما عاد علی صاحبه بالضرر من جهة اتباع السامع ملبهاته وموهاته والله اعلم انتهی ونیز در کتاب مذکور می نویسد مبنی العلم علی البحث والتحقیق ومبنی الحال علی التسلیم والتصدیق فاذا تکلم العارف من حیث العلم نظر فی قوله ما صله من الکتاب والسنة وآثار السلف لان العلم معتبر باصله واذا تکلم من حیث الحال سلم له ذوقه اذ لا یوصل الیه الا بمثله فهو معتبر بوجدانه فی العلم یستند لا ما تة صاحبه ثم لا اقتدی به لعدم عموم حکمه الا فی حق مثله ونیز می گوید یعتبر الفرع باصله وقاعدته فان وافق قبل والا رد علی مدعیه ان تامل اولا وآخرا علیه ان قبل اولم یسلم له ان جلبت مرتبة علما ودیانة ثم هو غیر قادح فی الاصل لان فساد الفاسد الیه یعود ولا یقدح فی صلاح الصالح شیئا فغلاة المتصوفة کالهوا من الاصولیین وکالمطعون علیهم من المتفقهین یرد قولهم ویجتنب فعلهم ولا یترک المذهب الحق الثابت بسببهم له ظهور هم فیه والله اعلم ونیز میفرماید قال شیخنا ابو العباس الخضری بعد کلام ذکره الجاحد لمن یوحی الیه یعنی من هذا الکلام وما یفهمه هو عن غیره سلم له حاله من باب التضعیف فی التقصیر والسلامة وهو مومن ایمان العجائز فیمن

جسمت خسی نگر نفسی خواجه نوبهار | جانت مسی شمر نظر شیخ کیمیا | بر دست او اگر نتوانی نهاد دست
باری بر این سر خاکی بزیر پا | والا نصیر ملت و دین و دول که هست | نعم النصیر از پس یزدان بر و مرا

و در مرثیهٔ شیخ نصیر الدین محمود گفته است

کدام دل که نه خون گشت از جگرخواری | کجا بجام طرب مجلسی بنا کردند | که از سپهر بیارید سنگ قهاری
وفا ز عالم فانی مجو که مشهور اند | فلک بخیره کشی اختران بغداری | خزینه ایست سپهر از نفوس انسانی
دفینه ایست زمین از زبان فرخاری | تو ای عزیز که در ملک و مال مغروری | مباش ایمن اگر عاقلی و هشیاری
چه دانی آنکه در اوراق کارخانهٔ غیب | قضا چه نقش برآرد زکلک جباری | زمانه صلح کند با دل تو یا خصمے
فلک بشمنی آید بپیش یاری | چو وقت آن برسد هیچکس نگیرد دست | نه ملک بلکی نے سپاه سالاری
بقا بقای خدایست ملک ملک خدای | که نیست قائم و دائم کسی بجز باری | ز دست چرخ ندانم کجا کنم فریاد
که برگذشت بماجرا و زبسیاری | جهان بماتم خواجه نصیر دین محمود | هزار گونه فغان کرد و نوحه و زاری
بقیهٔ سلف و یادگار اهل کرم | که کرد ختم خلافت بملک و بنداری | مهیمنا ملکا منعما خداوندا
بحق نعمت قرآن و دولت قاری | برحمت تو که عام ست در جهان باری | بعزت تو که خاص ست در جهاندای
که روح اعظم آن شیخ پیشوای کرم | که مقتدای جهان بود هست و خواهد بود | ندیم قربت خود کن غریق رحمت خویش
مجاور رسل و انبیاز مختاری | بساط صحن ده از حلهای فردوسی | غلاف قبر کن از پرده های غفاری

وحمید شاعر قلندر جامع کتاب خیر المجالس نیز از خدمتگاران و حاضران مجالس اوست و در اصل مرید شیخ نظام الحق والدین ست گاهی همراه پدر در خدمت میرسید و بحضور مجلس شریفش مشرف می شد و در صحبت بعضی از خلفای شیخ آنچه مقتضای قابلیت و استعداد او باشد استفاده کرد اگرچه شعر او نه از آن قبیل ست که او را توان بادی یاد کرد ولیکن باین نام مشهور شده و بیشتر شهرت او باسم حمید قلندر ست اول در خدمت مولانا برهان الدین غریب بود و جملهٔ از ملفوظات او جمع آورده بعد ازان در ملازمت شیخ نصیر الدین محمود افتاد و از ملفوظات وی نیز جمع نمود آنرا خیر المجالس نام نهاد ابتدای تالیف در سنهٔ خمس و خمسین و سبعمائة بود و اتمام آن در ست و خمسین احوال و حکایات را ساده نوشته و بتفصیل نوشته است رحمة الله علیه۔

شیخ سراج الدین عثمان

المشهور باخی سراج از مشاهیر خلفای شیخ نظام الدین اولیاست قدس سره آنچه از سلاسل مریدان شیخ درین دیار مشهور ست سلسلهٔ او سلسلهٔ شیخ نصیر الدین محمود ست و وی از عنفوان شباب که هنوز موی ریش آغاز نشده بود در حلقهٔ ارادت شیخ درآمده بود و در سلک خدمتگاران پرورش یافته بعد از چند سال برای دیدن والده بمقام لکهنوتی که الآن بگور مشهور ست میرفت و باز بخدمت

یفهم شیئاً من ذلک فهو لقوة ایمان معه والسماع دائرة علمه و مشهده واسع سواء کان معه نور او ظلمة تجب ما فی القوالب من الودائع الموضوعة علی ای صفة کانت وهذا شیء معروف مفهوم انتهی وقال والتوقف فی محل الاشتباه مطلوب کذمه فیما تبین وجهه من خیر او شر و مبنی الطریق علی ترجیح الظن الحسن عند موجبه وان ظهر معارض وقال قوم ما اوحی الیه الا اجتهاد جزم به ثم اورد الباطن الی الله و من ثم اختلف فی جماعة من الصوفیة کابن الفارض وابن جلاد العفیف التلمسانی وابن دواسکین وابن العریف التجیبی والتستری وابن سبعین والحاتمی مراد بحاتمی شیخ ابن عربیست ومختار شیخ جلال الدین سیوطی کاز علماء متاخرین حدیث ست درشان شیخ آنست که اعتقاد ولایته وتحریم النظر فی کتبه وتحریم نظر در کتب ایشان خود مذهب ایشان ست می گوید و سخن قوم بحرم النظر فی کتبنا الا لمن الخ وی می گویند که شیخ مجد الدین فیروز آبادی صاحب القاموس و کتاب الصراط المستقیم در مدح و تعظیم وی مبالغه کرده و در انتصار و ذب از وی کتابی تصنیف کرده و مناقب و مقامات او را بیان نموده است ولیکن شیخ ذکره الله بالخیر می فرمود که درین کتاب مانند این کتاب زهر باست شکر اندود

میرسید و در وقت عطا رخلافت او را شیخ فرمود که اول درجه درین کار علم ست او را چندان نصیبی از علم نیست مولانا فخر الدین زرادی عرض کرد که او را در شش ماه عالم می کنم بعد ازان در خدمت مولانا فخر الدین زرادی تعلم کرد و مولانا برای او تصریفی تصنیف کرد او را عثمانی نام نهاد بعد ازان پیش مولانا رکن الدین کافیه و مفصل و قدوری و مجمع البحرین تحقیق کرد و بعد از نقل شیخ نظام الدین قدس سره سه سال دیگر تعلم کرد و بعضے کتب از کتابخانه شیخ که وقف بود و جاهها و خلافت نامه که از خدمت شیخ یافته بود با خود بُرد و آن دیار را بجمال ولایت خود بیاراست و در باب انفس شیخ چنین رفته بود که او آئینهٔ هندوستان است **نقل ست** که او بعضے جاهها را که از خدمت پیر یافته بود دفن کرد و بران گوری ساخت و در وقت رحلت وصیت کرد که مرا در پایان گور جاهها دفن کنند بعد از نقل و همچنین کردند خلفای او در دیار گور مشهور اند والی یومنا موجود مقام او نیز دران دیار ست رحمة الله علیه در ملفوظات شیخ حسام الدین مانکپوری می نویسد که درویشی سهروردی مهمان شیخ سراج الدین عثمان او دهی شد چون شب شد بعد از نماز خفتن شیخ سراج الدین جامه از تن برکند و بر بستر افتاد آن درویش تمام شب بنماز مشغول بود چون بامداد شیخ برخاست و بوضوی شب نماز کرد درویش گفت عجب کاری که تمام شب در خواب بودی و نماز بامداد بی وضو کردی شیخ او را تواضع بسیار نمود و فرمود شما بزرگید تمام شب کار کردید و ما کالائی داریم و زر در پی آن کالا ست نگاهبانی میکردیم ؎

اگر عاشق بمسجد در نیامد	دل عاشق همیشه در نماز ست

شیخ قطب الدین منور

پسر شیخ برهان الدین بن شیخ جمال الدین هانسوی ست وی از اعاظم خلفای شیخ نظام الدین اولیاست جامع کمالات و مظهر کرامات بود از شوب تکلف عاری بود سر غوغای خلق نداشت در مدت عمر خود از حجره باختیار خود بدر نیامد و بدر خانهٔ امرا نرفت و بتوکل و قناعت گذرانید **منقول ست** که وقتے سلطان محمد تغلق قاضی کمال الدین صدر جهان را پیش او فرستاد و فرمان چند موضع نوشته باو همراه کرد تا او را بدنیا بفریبد بعد ازان سلسله اید بجنبانند چونکه عادت او بود بطائفه درویشان چون صدر جهان بخدمت شیخ قطب الدین منور آمد آنچه بادشاه باو گفته بود رسانید و فرمان مواضع در پیش او نهاد شیخ قطب الدین منور فرمود در آنچه سلطان نصیر الدین بن شمس الدین طرف اوچه و ملتان میرفت غیاث الدین را که دران زمان ملک الامرا نصیر الدین بود بخدمت شیخ فرید الدین فرستاد و فرمان موضع بخدمت او آورد فرمود که پیران ما اینچنین قبول نکردند طالبان این کار بسیار ند بدیشان بدهی اکنون نامریدان ایشانیم ما را آن باید کرد که ایشان کرده اند آورده اند که بار دیگر او را با سلطان محمد تغلق ملاقات واقع شد همانچنان بود که وقتے محمد تغلق طرف خطه ها نسی رفته بود و در نسی که چهار کروه ها نسی ست نزول کرده

کرده از و اضحات اینها محظوظ باید شد و در مهمات آن خوض نکرد و مطلقاً از فوائد آن محروم نشد و در ملا با اغیار نقل نکرد انتهی و رسائل که مردم در رد و اثبات این کتاب نوشته اند منظور نظر شریف نشده باشد که چه حال دارد و غالب کدام جانب ست و انصاف آنکه در بعضے مواضع این کتاب اینچه بفهم ظاهر می آید آن خود محل تردد و انکار ست و کسی را که غم ایمان و رعایت اسلام ست بتقلید دران جا افتادن و اعتقاد کردن از درجه احتیاط دور ست و خدا داند که ایشان چه قصد کرده اند پس فی الحال انکار راجع بچیزی است که از ظاهر عبارت مفهوم میگردد و در فهم ما می آید نه باحتمال آنکه چیزی اراده کرده باشند که نه منکر باشد و الله در حقیقت انکار فقها بر وی بطریقے دیگر ست و انکار فقرا بر نگے دیگر و لکل وجهة هو مولیها فاستبقوا الخیرات و این طریق فصوص یک طریقی خاص ست مدار کار تصوف و مذهب حضرات صوفیه قدس الله تعالی اسرارهم نه همین ست طریقه متفق علیها درین قوم آنست که در کتاب قوة القلوب و رساله قشیریه و منازل السائرین و تعرف و عوارف و امثال آن بیان کرده اند و بر اعتقاد این قوم و محبت این طائفه علیه

سلخ ۱ ے باد جود ۱۲ + ۱۲

نظام مدبارے عرف مخلص الملک را کہ سخت درشت مردی بود بدیدن حصار ہانسی فرستاد تا کیفیت
خرابی و درستی حصار بیارد نظام الدین مدبارے در زیر حصار می گشت تا نزدیک خانۂ ایشان رسید پرسید
کہ این خانہ از آن کیست گفتند کہ از آن شیخ قطب الدین منور خلیفہ شیخ نظام الدین گفت عجب ست
کہ بادشاہ اینجا بیاید و این شیخ بدیدن نیاید چون بخدمت سلطان باز رفت گفت اینجا شیخی ست از
خلفای شیخ نظام الدین کہ بدیدن بادشاہ نیامدہ است سلطان محمد را نخوت سلطنت در کار بود شیخ
حسن سربرہنہ را کہ مردی عالیجاہ بود بطلب شیخ قطب الدین منور فرستاد حسن سربرہنہ آمد و در دہلیز شیخ
قطب الدین منور بنشست شیخ زادہ نور الدین بیرون آمد و گفت کہ بندگی شیخ شمارا می طلبد حسن سربرہنہ
بخدمت شیخ در آمد و مصافحہ کرد و بنشست و گفت شمارا سلطان طلبیدہ است شیخ قطب الدین منور
فرمود کہ درین طلب اختیار بدست من ہست یا نہ او گفت خیر ترا فرمانست کہ شمارا ببرم فرمود الحمد للہ
باختیار خود نمی روم بعدہ روی سوی اہل خانہ کرد و گفت شمارا بخدای سپردم این سخن بگفت و
مصلا بر کتف مبارک خود کرد و عصا بر دست گرفت و پیادہ روان شد حسن سربرہنہ چون در سیمای
وی علامات و اصلان حق مشاہدہ کرد گفت چرا پیادہ میروی اسپان در جنیبت میروند سوار شو
فرمود حاجت نیست من قوت آن دارم کہ پیادہ توانم رفت چون نزدیک حظیرۂ آبا و اجداد خود رسید او را
گفت چہ می گوئی زیارت بکنم گفت نیکو باشد در پایان قبر جد و پدر رفت بعد از زیارت عرضہ داشت کرد
کہ من از کنج شما باختیار خود بیرون نیامدہ ام مرا بی اختیار من می برند و چند نفر آدمی کہ بندگان خدایند
بیخبر بچ گذاشتہ ام چون از روضہ بیرون آمد شخصے مبلغے سیم پیش او آورد فرمود این را بخانہ من برسان
کہ خرجی ندارند چون بمعسکر سلطان رسید حسن سربرہنہ آنچہ معاینہ نمودہ بود بعرض رسانید سلطان از ہمہ
اغماض نمود پیش خود طلبید شیخ در اثنای آنکہ پیش بادشاہ میرفت سلطان فیروز شاہ را کہ دران ایام
نائب باربک بود گفت کہ ما درویشانیم داب درآمد مجلس بادشاہان و سخن گفتن با ایشان نمیدانیم چنانکہ اشارت
شود ہمچنان کردہ آید گفت کہ در باب شما بخدمت سلطان چیزہا گفتہ اند چون این معنی ہمچنین ہست خدمت
شیخ از تواضع و مسامحت و اخلاق ہیچ فروگذاشت نکند چون سلطان دانست کہ این ساعت
شیخ می آید نشستہ بود بایستاد و کمان بدست گرفت و بگرداندن مشغول شد چون شیخ را دید طاقت
نیاورد و تعظیم تمام پیش آمد و مصافحہ کرد شیخ قطب الدین چنان دست سلطان محمد را محکم گرفت کہ در لقمۂ اولے
آنچنان بادشاہ جبار کہ چندین مشایخ و علمارا تحت تیغ ظلم آوردہ بود معتقد شد و گفت کہ ما در دیار شما
رسیدیم تربیت نفرمودید و بلاقات خویش مشرف نگردانیدید شیخ گفت کاول ہانسی بنگرید بعدہ درویش
بچہ ہانسی این درویش خود را درین محل نمیداند کہ ملاقات بادشاہان بکند در گوشہ بدعاگوئی بادشاہان
و کافۂ اہل اسلام مشغول می باشد معذوری باید داشت سلطان محمد تعلق را از حسن تقریر شیخ خوش نیامد شد

وایمان بطریقہ قویمہ ایشان ترغیب و تحریص نمودہ اند و آنرا
داخل مراتب ولایت و موصل درجات سعادت گردانیدہ
قال جنید الایمان بطریقتنا
ہذہ من الولایۃ اکنون اگر بعضے
طرق و اوضاع کہ نہ مخالف
کتاب و سنت باشد بلکہ استنباط
و اخذ آنہا از کلیات قواعد
دین و اصول شریعت ممکن
بود و بحضرات مشایخ منسوب
باشد جزم بطلان آنہا و استقرار
و استمرار بر رد و انکار ایشان
از طریقہ انصاف و از عالم
آشنائی دور باشد و توجیہات
کہ در باب البلاس خرقہ و بناء
خانقاہ و غیر آن از مستحسنات
مشایخ ذکر کردہ اند معلوم علم
شریف شدہ باشد شک
نیست کہ فعل عوام در ہمہ جا
ناقص و منکرست خصوصا در
امثال این مواضع کہ در اصل
سند آنہا ضعیف ست و لیکن
اینچہ خواص و محققان کردہ باشند
مقام آن ارفع و اعلاست
و مع ذلک در ہر جانب کہ طریقہ
ورع و احتیاط مرعی افتد اختیار
آن از واجبات وقت ست
و در خلاف آن توقف و اجتناب
لازم و در حقیقت اینہا از ارکان
طریقت و خرایط سلوک این
راہ نیستند چنانکہ طریقہ نامرضیہ
اباحیہ زمانست کہ اوقات تمام
تصوف کنند و در اعتقاد و عمل
اصلا براہ تقوی و احتیاط نروند

فیروز را گفت آنچنان که مقصود شیخ ست همچنان کنید شیخ منور فرمود مقصود من فقر ست و گنج جد و پدر بعده فیروز او ضیاء برنی را که دران زمان در خدمت سلطان محمد بود پیش او فرستاد و یک لک تنکه انعام فرمود شیخ قطب الدین گفت نعوذ باللہ که این درویش لک تنکه قبول کند پیش سلطان رفتند و گفتند شیخ قبول نمی کند فرمان شد پنجاه هزار تنکه بدهند این نیز قبول نکرد تا آخر به دو هزار قرار یافت شیخ این را هم قبول نمی کرد و گفت سبحان الله درویش را دو سیر کهیری و دانگی سیر و عن کفاف باشد او را هزار ها چه کار آید ایشان گفتند که ما کم ازین پیش تخت سلطان ذکر نتوانم کرد بضرورت آن مبلغ را قبول فرمود و در مقامات پیران خود خرج کرد بفقرا داد و بعد از چند روز بجانب هانسی روان شد قبر او نیز در گنبد جد پدرش رحمة الله علیه

شیخ نور الدین

پسر شیخ قطب الدین منور ست **نقل ست** که چون شیخ قطب الدین منور را سلطان محمد تعلق پیش خود طلبید دران حال که شیخ پیش سلطان میرفت شیخ نور الدین خرد بود در عقب شیخ میرفت هیبت و رعب هجوم ملوک و امرا در ذات او اثر کرد و از حال نشد هم درین معرض شیخ قطب الدین منور برین حال مطلع شد و گفت بابا نور الدین العظمة والکبریاء لله شیخ نور الدین می گوید که بمجرد آنکه این سخن بسمع من رسید تقویتے در باطن من ظاهر گشت چنانکه آن هیبت و رعب از دل من بکلی بدر رفت رحمة الله علیه قبر او نیز در گنبد آبا و اجداد ست۔

شیخ حسام الدین ملتانی

او نیز از خلفای شیخ نظام الدین ست طریقهٔ سلف بود بزهد و ورع و فقر از میان یاران اعلی ممتاز بود و عیال مند بود شیخ نظام الدین در باب او فرموده است که شهر دهلی در حمایت اوست گویند که وی روزی در راهی می گذشت مصلا از کتف مبارک او بیفتاد او را ازین حال خبر نبود چون قدری راه برفت شخصے از عقب آواز داد و چند بار شیخ شیخ گفت چون او خود را شیخ نمیدانست این را بخود راه نداد تا آنکه آن شخص از عقب او دوید و بوی رسید و گفت که شمارا چند کرت آواز دادیم که شیخ مصلای خود بستان شما نشنیدید گفت ای عزیز من شیخ نیم مردی بلائی فقیرم گویند که وی در شریعت هدایه و بزدوی و در طریقت قوت القلوب و احیاء العلوم بر ذکر داشت **نقل ست** که اندر اثنای او از زیارت خانهٔ کعبه برگشت و درین دیار رسید بخدمت شیخ خود آمد شیخ فرمود اگر کسی خواهد که بشرف زیارت خانهٔ کعبه مشرف شود باید که بجهة زیارت حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم علیحده نیت کند و برود تا مستوجب زیارت خاص آن سرور گردد و بطفیل زیارت نکرده باشد مولانا حسام الدین چون این حرف را شنید همان ساعت

دست بکتاب بهمت نکنند و در ریاضات و احکام اسلام ملاحظه ننمایند و شاید که بصوفیه فضولیه که در مکتوب شریف واقع شده لود امثال این جماعه را اراده فرموده باشند والا اصل عنوان صوفیه مرتبهٔ عظیم و مقامی رفیع و مسلک طریق مستقیم ست ذکر آن در مقام تشنیع و تقبیح بغایت گران می آید و در حقیقت این جماعه را داخل صوفیه نباید داشت و فرد این مفهوم شریف نباید پنداشت محققان قوم ایشان را حشویه و باطنیه می نامند باقی هرچه در مکتوب شریف افاده و افاضه فرموده اند عین نصیحت و محض شفقت ست دعا کنند که حق سبحانه و تعالی بهمت مردان راه و عارفان آگاه استقامتی در کار ضعیفان کند و خلاص از قید نفس که کثیف ترین حجابها و اشد موانع سلوک این راه است کرامت فرماید و بر متابعت کتاب الله عز و جل و اتباع سنت سید المرسلین صلی الله علیه و آله وسلم و محبت و دوستان و خاصان درگاه خود رضوان الله علیهم اجمعین استقامت بخشد انه ولی الهدایة والتوفیق و بستعین

الرسالة التاسعة ایراد العبارات النصیحة فی شرح قول علیه السلام الدین النصیحة

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

عزیمت زیارت مدینه مصمم ساخت و روز دیگر متوجه شد رحمة الله علیه در خیر المجالس می گوید که شیخ نصیر الدین محمود فرمود که وقتی مولانا حسام الدین ملتانی و مولانا جمال الدین نصر تخانی و مولانا شرف الدین علیهم الرحمة بخدمت شیخ طاب ثراه آمده بودند خدمت شیخ روی مبارک طرف مولانا حسام الدین کرد و فرمود که اگر کسی روز صائم باشد و شب قائم کار بیوه زنی کرده باشد این مقدار هر بیوه زنی که هست می تواند کرد اما مشغولی که بندگان خدای تعالی می کنند و بدان مشغولی بخدای تعالی رسیده اند جز این مشغولی ست مولانا حسام الدین و یاران منتظر ماندند مگر خدمت خواجه این زمان بیان خواهند کرد در آن مجلس هیچ بیان نفرمود اما این مقدار گفت که با شما خواهم گفت تا مدت شش ماه پیش گذشت بعد ازان همین عزیزان بخدمت رسیده بودند در آن محل محمد کاتب که او از میان حجاب سلطان علاؤ الدین دخل بندگان شیخ شده بود در آمد و زمین بوس کرد و بنشست خدمت خواجه از و پرسید کجا بودی جواب داد که در سرای بودم امروز سلطان علاؤ الدین پنجاه هزار تنکه بندگان خدای را انعام داد خدمت خواجه روی مبارک طرف مولانا حسام الدین کرد و فرمود که انعام سلطان بهتر یا وفای وعده که با شما کرده شده است یاران همه روی بزمین آوردند گفتند وفای وعده بعد از خدمت خواجه قدس سره فرمود مبنای مشغولی سالکان بر شش چیز ست اول خلوت باید که از خلوت بیرون نباید بواسطه ازاله شاست و قبض و داعیه هوا دوم وضو باید که علی الدوام باوضو باشد مگر آنکه خواب غالب شود بر فور بخسپد و برخیزد و در حال وضو سازد سوم صوم دوام چهارم دوام سکوت از غیر حق پنجم دوام ذکر بار بط دل خود بشیخ و هو عبارة عن تعلق قلب المرید بالشیخ ششم نفی خواطر غیر حق **نقل ست** که چون اویس قرنی را شرف خلافت مشرف میکردند وصیت طلبید شیخ نظام الحق و الدین قدس سره دست مبارک خود را از آستین بیرون آورد و بگشت شهادت جانب مولانا اشارت کرد که ترک دنیا ترک دنیا فرمود که در کثرت مریدان نکوشی عرض کرد که اگر فرمان شود بر سر آب روان در بیابان سکوت گیرم در شهر آب چاه ست وضو ساختن بدان دلاسا نمی شود فرمود که هم در شهر باش کن کاحد من الناس چون از شهر بیرون آئی و بر سر آبی سکوت گیری غریب و شهری نشان بر تو برسند که فلان درویش در فلان ربا نشست کرده است و مزاحم وقت تو شوند و در آب چاهها اختلاف علماست و دران شرعاً سعتی و رخصتی هست دیگر عرض کرد که بر بنده وقتی فتوح میرسد چیزی نصیب فرزندان می کنم و چیزی از برای آیندگان میدارم و وقتی چند روزی می گذرد که چیزی نمیرسد و فرزندان مزاحمت می نمایند و آینده محروم میرود در این محل قرض کنم یا نه فرمود در تدبیم خواهی افتاد پس درویشی کی خواهی کرد درویش آن باشد که اگر چیزی موجود دارد خرج کند و الا صبر کند و بر نام مرادی بسازد و خود را در تدبیر نیندازد بعده فرمود درویش را بهر دو نوع باید بود یکی صوری و یکی معنوی ما صوری آن درویشانند که بر درها می گردند و چیزی میخواهند و معنوی آن ست

قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم الدین النصیحة قالوا لمن یا رسول الله قال لله و لرسوله و لکتابه و لعامة المسلمین و خاصتهم حدیث صحیح رواه البخاری و رواه مسلم بمعناه بدانکه این حدیث از جوامع الکلم ست و تمامه علوم دینی در حیطه اجمال وی مندرج ست اگر کل علماء عالم با فرض طول اعمار تا حد امکان جمع آیند و بیان این علوم بکنند جزوی ازان بسر نیاید چنانکه گفته اند برانداز هٔ علم و وسعت حوصلهٔ دانش خود گفته باشند و لو ان ما فی الارض من شجرة اقلام و البحر یمده الآیة و جوامع الکلم آن حدیث اگویند کما از غایت ایجاز و اختصار لفظ قلیل جامع و حاوی معانی کثیر باید و این قسم سخن از خواص کلام حضرت رسالت خاتمیه محمدیه علی صاحبها الصلوة و التحیة و دلائل و شواهد کمال او ست چنانچه فرمود اوتیت جوامع الکلم و اختصر لی الکلام و همچنانکه در وجه بسیلش اجناس دقائق حسن و جمال بیرون از حد ادراک عقول افهام ابداع نمودند در کلام جلیلش انواع اسرار و حقائق خارج از حیطهٔ تصور افهام تضمین فرمودند است

ای دل هر استی که حق مزد است و دیعت و آواز پیمبر معجز است **الدین النصیحة** در لغت خالص شدن و بی غل و غش شدن و بر قدم صدق ایستادن ست

درویشانند که در کنج خانهٔ خود مشغول باشند و در خاطر گذرانند که از زید و عمرو مرا چیزی خواهد رسید هر دری صوری باز هر دری معنوی ست زیرا که هر دری صوری چنانکه هست می نماید اما هر دری معنوی ظاهر خود را بطریق مشغولان حق می نماید و باطن در بدر می گردد و وقتی از شیخ پرسید مخدوم خلق کرامت می طلبند فرمود الکرامة هی الاستقامة علی باب الغیب تو در کار خویش مشغول باش کرامت چند طلبی آورده اند که دران سال که سلطان محمد مردم شهر دهلی را در دیوگیر روان می ساخت بتقریب شهری که در انجا آباد ان میکرد مولانا حسام الدین در گجرات رفت و هم انجا برحمت حق پیوست و در شهر پٹن که شهر قدیم گجرات ست مدفون شد مقام او دران دیار مشهور و معروف ست رحمة الله تعالی علیه۔

مولانا فخر الدین زرادی

وی از خلفای شیخ نظام الدین اولیاست بزرگ بود جامع علم و تقوی و ذوق و عشق در امر دین صلابتی تمام داشت و عظمتی وافر و در اوائل حال پیش مولانا فخر الدین هانسوی در شهر دهلی تعلم می کرد و بجوش طبعی و دقت سخن و فصاحت عبارت از ممتازان اهل شهر بود عاقبت مرید شیخ المشائخ شیخ نظام الدین شد و محلوق گشت و از میان متعلمان برآمد و در سلک درویشان منسلک گشت و هم در غیاثپور ساکن شد و بعد از رحلت پیر بر لب آب جمن در محلی که الآن فیروز آباد دهلی ست مشغول شد و چند گاه بر سر حوض علائی جا کرده و مدتی در بند بسناکه در میان کوه ست و در آن زمان بیابان و مقام شیران بود مشغول شد و بعد ازان بزیارت خواجه بزرگ معین الحق والدین قدس سره باجمیر رفت بعده بزیارت شیخ فرید الدین باجودهن رفت بیشتر احوال در سفر بودی و در صحراها و بیابانها خدا را عبادت کردی و صوم دهر دائم داشتی **نقل ست** که مولانا فخر الدین زرادی از شیخ نظام الدین سوال کرد که مشغولی بکلام الله فاضلتر یا بذکر فرمودند ذاکر را وصول زودتر بود اما خوف زوال هم بود اما تالی را وصول دیرتر بود و لیکن خوف زوال نباشد **نقل ست** که شیخ نصیر الدین می گفت که آنچه ما را در یک ماه و دو ماه فتح شدی مولانا فخر الدین زرادی را در یک ساعت بدست آمدی در زمانی که مردم شهر را بدیوگیر بردند او نیز رفت و از انجا بزیارت خانه کعبه رفت و از انجا ببغداد رفت و علم حدیث بحث کرد بعد ازان بشوق دهلی که وطن قدیم او بوده باز گشت و در کشتی نشست و آن کشتی غرق شد و مولانا بدرجهٔ شهادت رسید رحمة الله علیه **نقل ست** که دران ایام که محمد تغلق خلق شهر دهلی را بجانب دیوگیری فرستادی خواست که ملک ترکستان و خراسان را ضبط کند و آل چنگیز را از ان دیار براند از دتمامی صدور و اکابر شهر را فرمود تا حاضر آیند دربار گاهی بزرگ نصب کنند و در زیر آن منبر نهند تا بران منبر خود برآید و خلق را در جهاد کفار تحریض کند هم در آنروز مولانا فخر الدین زرادی را و شیخ شمس الدین یحیی را و شیخ

سیفرماید دین همین نصیحت ست صحابه گفتند یا رسول الله این نصیحت که اشارت بدان کردی و دین را منحصر دران ساختی گراست و نسبت بکیست فرمود لله و لرسوله و لکتابه و لمرشد ائمة المسلمین و خاصتهم و عامة المسلمان و خواص ایشان را یعنی حقی که باید ادا نمودن و ادبی که باید رعایت آن کردن حق ما اینهاست چون این حق ادا نمودی دیندار شدی برحسب تفاوت درجات آن اکنون ببین که کدام علم از علوم دین از احاطهٔ شمول این معانی بدر میرود چه علمها متعلق ست بمرتبهٔ الوهیت و خالقیت یا بمقام نبوت و شریعت و بعبارتی کوتهتر ازین بگوییم علم متعلق ست بخلق یا بخالق هر چه گویند ازین بیرون نرود و ما اشارتی اجمالی بعنوانات این مقاصد انموذج وشاله بیان بکنیم بیان آن بتفصیل خود چه حد و کرا مجال ست و چون سخن در اینجا بزبان علم و قالب فقه میرود صرف وقت بر توجه و اصغای آن لازم ست اما نصیحت لله بمعرفت ذات و صفات وی و اتباع و امتثال اوامر و نواهی و نصرت دین و تسلیم احکام وی بود اوامر و نواهی احکام شریعة است که بندگان را بدان تکلیف کرده محاط دائرهٔ کن و لکن گردانیده است از انجمله پنج چیز را امر دین و عمد آن ساخته و بنای مسلمانی

نصیر الدین محمود را نیز طلب فرمود و خواجه قطب الدین دبیر که یکی از مریدان شیخ نظام الدین اولیا و شاگرد مولانا فخر الدین بود مولانا را پیش از همه عزیزان بدرگاه سلطانی برد و مولانا بارها می گفت که من سر خود پیش و در سرای این مرد غلطیده ی بنیم من با و مسامحت نخواهم کرد چون مولانا را با سلطان ملاقات شد خواجه قطب الدین دبیر کفشهای مولانا برداشت و در بغل کرد و بایستاد سلطان محمد این معنی را معاینه کرد و هیچ گفت و با مولانا فخر الدین زرادی بمکالمه مشغول شد و گفت ما می خواهیم آل چنگیز خان ملعون را برانداریم شما با ما درین کار موافقت خواهید کرد مولانا گفت انشاء الله تعالی سلطان گفت این کلمه نیک ست مولانا گفت در مستقبل همچنین آید سلطان محمد ازین سخن بر خود پیچید و گفت شما ما را نصیحت بکنید تا بران کار کنیم فرمود که غصب فرو خورید سلطان گفت کدام غضب فرمود سبعی سلطان ازین بیشتر در غضب شد فرمود طعام حاضر آرند چون طعام حاضر آمد مولانا با کراه اندک طعام می خورد چون طعام برداشتند بهت بزرگانی که حاضر آمده بود مد جامه صوف و یکان بدره سیم حاضر آوردند شیخ نصیر الدین محمود و مولانا شمس الدین یحیی و دیگر بزرگان چنانکه آمده ست بدست گرفتند و خدمت کرده باز گشتند اما جامه و سیم مولانا فخر الدین را پیش از انکه بوی رسد بخواجه قطب الدین دبیر خود بستد چون میدانست که وی نخواهد بدست گرفت و این سبب فوت حرمت مولانا خواهد شد چون این بزرگان باز گشتند سلطان محمد خواجه قطب الدین دبیر را گفت که ای مزور بدبخت این چه حرکتها بود که کردی و فخر زرادی را از زیر تیغ من خلاص دادی او گفت استاد من ست و خلیفه مخدوم من مرا شاید که ادب او نگاه دارم سلطان گفت که این اعتقادهای کفر آمیز را بگذار و الا نه ترا خواهم کشت گفت زهی دولت اگر مرا بجهت مخدوم من بکشند رحمة الله تعالی علیهم و علی جمیع عباده الصالحین۔

مولانا فخر الدین مروزی

حافظ کلام ربانی بود بکمال تقوی و ورع آراسته پیوسته کتابت کلام مجید کردی و از خلق مجرد زیستی و از مصاحبان و مریدان شیخ نظام الدین اولیا بود گویند او را با مردان غیب ملاقات بود

نقل ست که وقتی بخدمت شیخ عرضه کرد که مرا تشنگی غالب شده بود در پیش من کسی نبود که آب بطلبم کوزه پر آب از غیب پیدا شد آن کوزه بشکستم و آب ریخته شد و گفتم که من آب کرامت نخواهم خورد شیخ فرمود که بایستی خورد ازینها بسیار می باشد وقتی من نیز خواستم که شانه کنم پیش من کسی نبود که شانه بیارد درین میان دیوار بشکافت از دیوار شانه بیرون آمد بستدم و شانه کردم از شیخ نصیر الدین منقول ست که فرمود در انچه مولانا فخر الدین مروزی کتابت کردی از خلق پرسیدی که این کتابت چه ارزد گفتندی شش کاتی جزوی او گفتی من چهار جیتل بستانم و زیاده نستانم اگر کسی برای تبرک

بران نهاده است که بنای خانه دین نبی آن بر پا نبود مسلمان کامل آن بود که آنها را با شرایط و آداب ظاهر و باطن بنعت دوام و استقامت بجای آرد و بر پا دارد و نصرت دین حق بجهاد در راه حق و بقصد اعلای کلمة الله باعدای دین کار زار نمودن و بر قدم امر معروف و نهی منکر ثابت ایستادن و بی مداخلت هوا و مزج نفسانیت ازین عهده بیرون آمدن ست و هم از وجوه نصرت دین حق قیام ست بتحصیل اسبابی که موجب بقا و تقویت دین و ملت ست و آن علم است و عمل و علم کتاب الله و سنت رسول اوست صلی الله علیه و آله وسلم و علومی که مبادی و وسائل و عمده و معاون آن بود چنانچه علم صرف و نحو و سائر علوم دینیه و قواعد ادبیه که علم دین فقه ست و تفسیر و حدیث هر که خواند غیر ازین گرد خبیث و عمل کار کردن بدان بود که علم بعمل سود مند نیاید هر چند شرف ذات و نفاست جوهر علم با قیست و عمل اصول صنائع و حرف مثل زراعت و حیاکت و عمارت و تجارت و امثال آن نیز ازین قبیل ست چه بقای دین و ملت بلکه بنای مهام عالم و آدم بمقتضای حکمت بی آن نتوان بود و انچه واقع شده ست در حدیث که اختلاف امتی رحمة اکثر علما آن را بر اختلاف طرق

زیاده از چهار جیتل کردی نستدی چون پیر معمر شد واز کتابت ماند قاضی حمید الدین ملک التجار بسلطان علاؤ الدین عرضه داشت کرد این چنین بزرگی هست تا این زمان روزگار از کتابت می گزرانید این زمان از کتابت ماند در از بیت المال چیزی تعین شود سلطان هر روز یک تنگه فرمود گفت نخواهم شد همان شش کانی بدهید بعده بجیل بسیار دو شش کانی قبول کرد رحمة الله علیه شیخ نظام الدین قدس سره بخط مبارک خود رقعه بجانب او نوشته است در بیان محبت رب العالمین نسخه آن اینست که اتفاق اصحاب طریقت و ارباب حقیقت که اهم مطلوب و اعظم مقصود از خلقت بشر محبت رب العالمین ست و آن بر دو نوع ست محبت ذات و محبت صفات محبت ذات از مواهب ست و محبت صفات از مکاسب هر چه از مواهب ست کسب و عمل بنده را بدان تعلقی نیست و هر چه از مکاسب ست همت طریق کسب محبت دوام ذکر ست مع تخلیة القلب عما سواه این را فراغ شرط ست فراغ را چهار چیز مانع ست و هر چه مانع شرط ست مانع مشروط ست خلق و دنیا و نفس و شیطان طریق دفع خلق عزلت و انزوا و طریق دفع دنیا قناعت ست و طریق دفع نفس و شیطان التجا کردن بحق ساعة فساعة والسلام و مشهور آنست که طریق دفع شیطان ذکر ست طریق دفع نفس التجا بحق۔

مولانا علاؤ الدین نیلی

از علمای اودھ بود در وشی پاکیزه داشت و صفائی تمام پیش مولانا فرید الدین شافعی که شیخ الاسلام اودھ بود کشاف می خواند مولانا شمس الدین یحیی و علمای اودھ سامع بودند زی علما داشت اما باوصاف تصوف موصوف بودی اگرچه از شیخ نظام الدین مجاز مطلق بود اما یک مرید هم نگرفت و بارها فرمودی که اگر شیخ نظام الدین در صد رحیات بودی من خلافت نامه بخدمت شیخ نظام الدین سانیدمی که از دست من این امر دینی نمی آید و را بخدمت پیر خود عنایت محبت بود گویند که در آخر عمر خود فوائد الفواد که ملفوظات شیخ ست بخط خود نوشت و بیشتر حال بر خود میداشت و مطالعه می کرد و او را خود همان ساخته بود از و پرسیدند که چندان کتب معتبر از هر علم که پیش شماست هیچ دران رغبتی نمی نمائید مگر درین کتاب گفت جهانی از کتب سلوک و جز آن پرست اما ملفوظات روح افزای مخدوم من که نجات من بدانست کجا یابم بلیت

مرا نسیم تو باید صبا کجاست کنیست	کجاست زلف تو مشک ختا کجاست کنیست	

قبر او نزدیک بچبوترهٔ یاران ست رحمة الله علیه۔

شیخ برهان الدین غریب

صاحب شوق و ذوق بود و در سماع غلوی تمام داشت فضلای زمانه مثل امیر خسرو امیر حسن

و مذاهب و اجتهادات که سبب سماحت دین و توسعه امر بر بندگانست حمل کرده اند و بعضی باختلاف حرف و صنائع و حرف هم در تحصیل و تکمیل آن نیز فرود آورده و اگر عام تر از ان مراد دارند تا شامل هر دو قسم افتد بهتر و مفید تر آید و تسلیم احکام الهی تعالی باحکام ارادیه قهریه وی که مقتضای جریان قضا و قدرست راضی شدن ست و خود را تسلیم آن کردن از قال ربه اسلم قال اسلمت لرب العالمین احکام و اوامر الهی تقدس دو قسم اند یکی احکام امریه شرعیه تکلیفیه و وظیفه در انجا طاعت و امتثال ست دوم احکام ارادیه قهریه و بندگی در انجا رضا و تسلیم بود مسلمانی را این دو جزو ست و بس و بحقیقت مراد حق و حکمت وی عز شانه در ایراد و انزال نوازل و حوادث تعرف ست بسوی بنده یعنی بشناسانیدن خود را بنده را تا عارف گردانیدن او سلت بخود تا بداند که در بنجا قدرتی دیگر هست بالا تر و غالب تر که قدرتهای دیگر در جنب آن ناقص و در دفع آن عاجز اند و تعرف حق گاهی بطریق لطف گاهی بر صورت قهر بود و چون این نیز متضمن نعمت تقریب و تعریف ست نظر بحقیقت از قبیل لطف بود اول را لطف ظاهر خوانند و ثانی را لطف خفی خفیه باطن

دخوش طبعان دیگر اسیر محبت او بودند و شیخ نصیر الدین در وقتی که در شهر می بود بخانقاه می بود او را بخدمت پیر اعتقادی عظیم بود و در مدت عمر خود پشت بجانب غیاث پور نکرد و از خلفای شیخ نظام الدین اولیاست و قصهٔ خلافت او بران وجهی که در سیر الاولیا نوشته آنچنان ست که خواجه مبشر که از خدمتگاران قدیم شیخ نظام الدین بود و سید حسین و سید خاموش گفتند که مولانا برهان الدین از مریدان سابق ست و در اعتقاد میان یاران ممتاز چرا نشاید که ذکر او بجهت خلافت بخدمت شیخ نظام الدین نکنند ایشان همه اتفاق کرده او را بخدمت بردند و عرضه کردند که مولانا برهان الدین غریب بندهٔ قدیم حضرت مخدوم است پای بوس می کند و امیدوار مرحمت می باشد مولانا درین محل زمین بوس کرد بعده اقبال خادم کلاه و پیراهن که در صحبت شیخ نظام الدین یافته بود پیش برد و دست مبارک شیخ نظام الدین بران کلاه و پیراهن نهاد و در نظر شیخ نظام الدین مولانا برهان الدین را بپوشانید و گفت شما هم خلیفه اید دران زمان شیخ نظام الدین ساکت بود و سکوت دلیل رضاست **نقل ست** که وقتی که شیخ نظام الدین از مولانا برهان الدین غریب کونته گشته بود بسبب آنکه وی پیر زمن شده بود و در اصل خلقت هم ضعیف بود بسبب آن گلیمی دوتا می کرد و بر بالای آن در خانه خود می نشست علی زنبیلی و ملک نصرت که از اقارب سلطان علاؤ الدین بودند و مرید شیخ علاؤ الدین گشته و محلوق شده این معنی را بخدمت شیخ بنوعی دگر رسانیدند که مولانا برهان الدین بر سجادهٔ شیخی می نشیند و رعایت این کار بر طریقه مشائخ میکند شیخ نظام الدین ازین معنی برنجید چون مولانا برهان الدین بخدمت آمد سخن نفرمود چون از خدمت برخاست و بجماعت خانه آمد اقبال خادم فرمان شیخ رسانید که شما همین ساعت بروید و این جا ننشینید وی سراسیمه و پریشان بخانه رفت و تعزیت بنشست مردم شهر بدین او می آمدند بعد از چند گاهی امیر خسرو دستار در گردن خود کرده و نظر شیخ بایستاد فرمود ترک چیست عرضه کرد که عفو جرم مولانا برهان الدین از حضرت التماس دارم تبسم کرد و فرمود او کجاست بطلبید بعده مولانا و امیر خسرو دستار در گردن خود هر دو بخدمت آمدند و سر بر زمین نهادند جرم مولانا را عفو کرد و مولانا بتجدید بیعت مشرف شد مولانا برهان الدین غریب بعد از نقل شیخ چند سال در حیات بود و دست بیعت بخلق خدا میداد چون در دیوگیر رفت برحمت حق پیوست قبر او در همانجاست و این برهان پور که شهری مشهور است بنام شیخ آبادان ست ملوک آنجا معتقد او بند رحمة الله علیه۔

مولانا علی شاه جانداد

از مریدان شیخ نظام الدین اولیاست او را کتابیست مسمی بخلاصة اللطائف در انجا می گوید روایت شیخی و مخدومی شیخ نظام الدین قدس سره العزیز فی المراقبة فاذا اردت ادخل فی بعض الاوقات

در هر دو صورت هم لطف ست و هم قهر آنجا لطف ظاهر ست و قهر خفی و اینجا قهر ظاهر و لطف خفی ؎ عاشقم بر لطف و بر قهرش بجد ✦ ای عجب من عاشق این هر دو ضد ✦ یعنی را بیان کشاده تر ازین در رساله مسمی بتسلیة الصحاب کرده شده است از انجا باید جست و ما نصیحت لرسول الله اول محبت و تعظیم و ادب جناب عالی اوست و تبریه و تنزیه ساحت هر و بلال او و تمامه انبیا صلوة الله و سلامه علیه و علیهم اجمعین از هر عیب و نقصت که نه لائق مقام نبوت و رسالت بود و ضابطه در باب نگاهداشت ادب آنجناب آنست که هر چه در رای مرتبه الوهیت و صفات قدس حق ست عز و علا از هر کمال و منقبت که باشد او را ثابت ست ؎ مخوان او را خدا از بهر امر شرع و حفظ دین ✦ دگر هر وصف کش میخواهی اندر دل همان الملا کن ✦ جمیع مراتب و کمالات صوری و معنوی در عبدیت و رسولیت مندرج ست و عبودیت خاصه مخصوص ذات شریف اوست کسی بحقیقی جز او کس نتواند بود خدا خداست و بنده او دیگر همه بندگان طفیلی او بند و لازم است اتباع سنت سنیهٔ او در عبادات و عادات و اعتقاد باید کرد و هر چه خلاف سنت و طریقه اوست باطل ست

فی مجلسه مرة رایته جالسا ساکنا حسن الاجتماع ولا یتحرک من ظاهره شئی وهو فاتح عینیه فما عرفنی فقال لی من ائت فاذا رایت اردت ان ارجع القهقری وهو یدیر عینیه کانه سکران ثم قال ینبغی للفقیر ان یتصور فی قلبه خاشعا انا جالس بین یدی الله ثم قال لی قم واجلس مع الاصحاب انا مشغول رحمة الله علیه۔

شیخ علاؤالدین

ابن شیخ بدرالدین سلیمان صاحب سجادهٔ راستین شیخ فریدالدین گنجشکر بود شانزده ساله بود که بر سجاده نشست و پنجاه و چهار سال حق آن سجاده بروجه استقامت ادا کرد و هم در حالت حیات صیت عظمت و کرامت او در عالم منتشر گشت بهیچ وجه جز در مسجد جامع پای او جای دیگر نرفت از ملوک و امرا بغایت مستغنی بود و تا بود صائم الدهر بود دیگپاس شب را افطار کردی و طعام بغایت اندک خوردی و در جود و سخاوت در زمان خود بی نظیر بود و در طهارت و لطافت بعد امیر خسرو علیه الرحمة در مدح او قصیده گفته است در اینجا می گوید ؎

علای دنیا و دین شیخ و شهزاده عصر — که شد بر تبه قائم مقام شیخ فرید
هزار چشمهٔ خورشید از جبین بجکید — مگر که دید ثریا بلندی قدرش
نهی بر و شنی از بدر زاده خورشیدی — ز بدر زادن خورشید تا بدار کدید
که کسیکه در پنه ذیل عصمت تو خزید — چو ساکنان سپهر از حوادث ایمن گشت
زهی نخفتم شب در سواد مدحت تو — ز مشتری رگ جانش برای شه بکشید
چه حد گفتن خسرو که عمر تو بمزید — چو پیر در شب قدر و چو طفل در شب عید
حیات بخش جهانی دم مسیحی تست

مقبرهٔ او در جوار روضهٔ شیخ فرید الحق ست و بر روضه و سلطان محمد تغلق که مرید و معتقد او بود گنبدی عالی عمارت کرد رحمة الله علیه۔

خواجه محمد

ابن مولانا بدرالدین اسحاق از اولاد دختری شیخ فریدالدین ست جامع علوم و حاوی فنون بود در علم حکمت نیز دستی داشت و در علم موسیقی آیتی بود بکمال ذوق و شوق و طاعت و عبادت موصوف بود وی امام شیخ نظام الدین قدس سره بود گویند که وی از ملفوظات شیخ کتابی جمع کرده است و او را انوار المجالس نام نهاده و قتی در خانقاه شیخ ابوبکر طوسی که بر لب دریاست مجلسی بود و شیخ نظام الدین حاضر بود و هر چند قوالان چیزی می گفتند در حاضران ذوق در نمیگرفت شیخ فرمود تا سماع بگذارند بحکایات و مآثر بزرگان مشغول شوند در اثنای این حال ذوقی پیدا آمد شیخ علی زنبیل روی بجانب شیخ نظام الدین پانی پتی که خلیفه شیخ بدرالدین عزنوی بود کرد و گفت ما از شما سماعی مطلوب داریم و شیخ نظام الدین اولیا

دهر چه پیدا کرده اند و هر که پیدا کرده است از انچه بدان تغیر سنت و مخالفت آن لازم آید قولا و عملا و اعتقادا ضلالت ست و مردود ست قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو مردود و فرمود کل محدث بدعة و کل بدعة ضلالة و گفته اند هر گز نمیرد دلے که گرفتار بدعت ست نور ولایت در نیاید دوم محبت هر که و هر چه منتسب ست بجناب او صلی الله علیه وآله وسلم از علما و صلحا و بلا و دوبار و جوانان خصوصا اکرام قرابت و اهل بیت آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نمودن و تعظیم ایشان داشتن و ایذای ایشان نکردن و از سیئات و زلات ایشان تجاوز کردن و اغماض نمودن و بطهارت جوهر ذات ایشان قائل شدن و از غیبت و تنقیص و اهانت ایشان دل و زبان نگاه داشتن و مملو و مغلوب محبت ایشان بودن قوله سبحانه قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی اگر چند در جریان احکام دینیه و اقامت حقوق شرعیه با سائر خلق فرق بسیار اند اما خیط او امر و نواهی بیرون نه بحقیقت تفضل بر عمل و تقوی ستان اکرمکم عند الله اتقاکم تفضیله بکلیات اما باید که در وقت اجرای احکام و حدود شرع بر ایشان خود را نائب محض و امین مطلق دانند

بجانب خواجه محمد امام اشارت کرد هر دو بزرگ برخاستند و بجای تو الان نغمه زدند و غزلی آغاز کردند چون بدین بیت رسیدند **بیت**

هر بیخبردی که ببینی امشب		از من همه درگزار تا روز

شیخ نظام قدس سره را در گرفت و در حال اثر کرد و وقتی پیدا آمد رحمة الله علیه۔

خواجه عزیز الدین صوفی

والده بزرگوار او نیز دختر شیخ فرید الحق والدین ست گویند او نیز از ملفوظات شیخ نظام الدین اولیا کتابی جمع کرده است مسمی بتحفة الابرار و کرامة الاخیار و وی شاگرد قاضی محی الدین کاشانی ست و در صنعت کتابت بی نظیر بود **نقل ست** که وی می گفت وقتی بر شیخ نظام الدین درآمدم دیدم که بر کنج نشسته است مستقبل قبله در وی و چشم مبارک جانب آسمان داشته و مستغرق جمال حق گشته سن ترسیدم که در محلی نازک درآمدم نه مرا راه برگشتن و نه جای ایستادن یک ساعت نیکو ایستاده بودم و هیچکس از خادمان حاضر نه بعده شیخ نظام الدین بلرزید چنانچه کنجشک بلرزد و بعالم خود باز آمد و بر چشمهای مبارک خود دست بمالید و پرسید تو کیستی گفتم عزیز ست بعده شفقت فرمود و مرحمت بسیار کرد رحمة الله علیه۔

خواجه تقی الدین نوح

پسر خواهرزاده حقیقی شیخ نظام الدین اولیا ست حافظ قرآن بود **نقل ست** که روزی او را در حالت مرض پیش خود طلبید و خلافت داد و وصیت کرد باید که هرچه بر تو رسد نگاه داری اگر بر تو چیزی نباشد هیچ دل خود نگران نداری که خدا ترا خواهد داد و هیچ کس را بد نخواهی و جفا را بعطا بدل کنی و وی او را در انسانی که در ولیش او را رخوار نباشد اگر تو این چنین کنی بادشاهان بر در تو آیند وی در حالت حیات شیخ نظام الدین در عنفوان شباب برحمت حق پیوست۔

سید محمد بن سید محمود کرمانی

او از کرمان بتجارت در لاهور آمدی چون باز گشتی در اجودهن شدی سعادت ملاقات شیخ فرید الدین حاصل کردی و بملتان رفتی و در ملتان عم او بود نام او سید احمد کرمانی و در ین آمد و شد او را خدمت شیخ فرید الدین مجتبی پیدا شد اسباب و اموال کرمان را بکلی ترک داد و در ملتان پیش عم خود آمد و از انجا بقصد ارادت شیخ عزیمت اجودهن نمود عم او او را گفت که شیخ الاسلام بهاؤ الدین زکریا هم عزیز ست سید محمد کرمانی گفت محبت از نهانی شود بباجودهن آمد و مرید شد و ریاضتها کشید

در رعایت و حرمت انتساب از دست ندهند چنانکه بنده بحکم مولی فرزندش را تادیب کند و خود را در میان نه بیند و بهر چه وی فرموده عمل کند و زبان و دل از شتم و اهانت نگاهدارد و همین ست حکم اهل الله از اهل خصوص در اقامت حدود بلکه تمامه مسلمانان در حفظ و حرمت ایمانیه ایشان و اقراط و تفریط محل خوف و ضرر ست باید دانست که سابقه عنایت حق در باب اهل بیت نبوت و قدر و عزت آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم در درگاه ربوبیت بیشتر از انست که از سیئات ایشان تجاوز نکند و شفاعت وی صلی الله علیه و آله وسلم در حق ایشان قبول نیفتد و بر ایشان باد که از سائر امت بترویج دین و تحقیق تقوی بیشتر و بیشتر باشند که حمایت و رعایت شریعت حق بر وی حمیت دنیا و دین بر ذمه ایشان بیشتر ست کذا قال العلماء رسوخهم از باب نصیحت لرسول الله رحم و شفقت بر امت و ست برعایت حقوق و اعانت و امداد و اقامت فروض کفایات مثل سلام و عیادت و نماز جنازه و امثال آن و قیام بحق بر نهج که انتظام مهام دین بدانست و تصدی امامت و قضا و فتوی بنیت اقامت سنت و عدالت و اعانت نیز از دین باشد و الله اعلم بالصواب

نصیحت کتاب الله نگاهداشت

ولبعد از شیخ فرید الدین بصحبت شیخ نظام الدین آمد و داخل یارانِ اعلی شد و در شب جمعه سنه احدی عشر و سبعمائة رحلت نمود و در یاران چبوتره مدفون شد رحمة الله علیه۔

سید محمد رح

این سید مبارک بن سید محمد الکرمانی جامع کتاب سیر الاولیاست و آن کتابی ست جامع احوال مشائخ چشتیه او در زمان صغر بشرف بیعت شیخ نظام الدین مشرف شده و بعضے مجلسها را دیده و بعد ازو در خدمت خلفای او بوده و از شیخ نصیر الدین محمود تربیت یافته و بارها در خواب بجمال شیخ مشرف شده و تجدید بیعت کرده پدر و اعمام و اجداد او از نزدیکانِ شیخ بوده اند و اکثر از انچه دران کتاب نقل کرده بواسطه آبای کرام خود کرده رحمة الله علیه۔

مولانا شمس الدین یحیی قدس سره

از اعاظم خلفای شیخ نظام الدین اولیاست و میان یاران اعلای شیخ معظم و مکرم و صاحب صدر بود و از مشاهیر علمای شهر بود و بیشتر مردم شهر در تلمذ بوی انتساب می کردند و بآن نسبت مفتخر و مبتهج می بودند گویند که او را شرح مشارق ست در وی نقل کرده که اَتَاکَ وَرَبِّ نَبِیٍّ قَطُّ وَحی از او ده بدهلی از برای تحصیل علم رو آورده بود و دران اثنا آوازهٔ کرامات شیخ نظام الدین اولیا شنیده روزی وی با مولانا صدر الدین ناوی بخدمت شیخ آمد و شیخ پرسید در شهری باشید و چیزی تعلم می کنید گفتند آری بخدمت مولانا ظهیر الدین بهکری اصول بزدوی می خوانیم شیخ ایشان را از بعضے مواضع که باشکال مشهور بود پرسید گفتند که سبق ما تا اینجا رسیده است این حرف بر ما نیز مشکل مانده است شیخ آنرا حل کرد ایشان را اعتقاد در حقِ او راسخ شد بعد از مدتی مولانا شمس الدین یحیی مرید شد و بمرتبهٔ کمال رسید و وی از تکلفات و مراعات رسم و عادت مبرا بود از تعلق تزویج معرا بعد از خلافت کمتر کسی را مرید گرفت و ازین کار احتراز کردی و گفتی اگر خط شیخ نظام الدین درین کاغذ نبودی من هرگز این را بر خود نگاه نداشتمی گویند که شیخ نصیر الدین محمود در مدح او گفته ست شعر

سَألتُ العِلمَ مَن اَحیاکَ حَقًّا	فَقالَ العِلمُ شمسُ الدین یحیی	

نقل ست که اندر انچه سلطان محمد تغلق تیغ قهر و سیاست بر خلائق خصوصاً بطائفه مشائخ آخته بود مولانا شمس الدین یحیی را طلبید و گفت مثل تو دانشمندی اینجا چه کند تو در کشمیر برو و در بتخانه های آن یا بنشین و خلق خدا را باسلام دعوت کن مولانا از پیش سلطان از برای تهیه اسباب سفر برآمد و گفت که من شیخ را بخواب دیده ام که مرا می طلبد مردم چه می گویند من بخدمت خواجه خود میروم ایشان مرا کجا می فرستند فردای آن روز بر سینه او دنبلی برآمد و بیمار افتاد این خبر بسلطان رسید حکم کرد که او را

تعظیم آن و عمل بدان و تدبر آیات و معرفت معانی و تحصیل علومی باشد که متعلق ست بدان و ملازمت تلاوت با رعایت طهارت و تحسین صوت و حضور قلب نیز از حقوق کتاب الله است گفته اند هر که لااقل در شش ماه ختم قرآن نکند فردای قیامت قرآن خصم وی شود و بعض چهارم گفته اند جانب زیادت را خود چه گوید و در سلف جماعه بودند که هر روز ختم قرآن میکردند و زیادت ازان نیز و از رعایت حقوق کتاب الله ست ترک تکلم دران و تفسیر آن از پیش نفس خود بی سند و نقل آن از سلف و موافقت شرع چنانچه بعضے از جاهلان بوالفضول این روزگار کنند و آن را تفسیر قرآن نام نهند و ندانند که من فسر القرآن برایه فقد کفر نعوذ بالله من ذلک و اما نصیحت مرعامه مسلمانان را رعایت حقوق ایشان کردن و حرمت ایشان در مال و عرض و نفس نگاه داشتن و بچشم حقارت در مسلمانان ننگریستن و دست و زبان از ایذا ایشان باز داشتن و حقوق لازمه ایشان بر وجه کمال ادا نمودن و نصرت و اعانت ایشان بر وجه مشروع کردن ست در حدیث آمده است یاری برادر خود را ظالم بود یا مظلوم گفتند یا رسول الله مظلوم را یاری توان داد یاری دادن ظالم

بدرگاه ما بیارند مبادا که بهانه می کرده باشند در همین آثار از این عالم رحلت کرد قبر او در یاران چوبره است رح

قاضی محی الدین کاشانی قدس سره

از مریدان شیخ نظام الدین اولیاست قدس سره بوفور علم و زهد و تقوی موصوف و مشهور بود و از دودمان علم و کرامت بود و استاد شهر بود و هم در ابتدای ارادت و تعلقات دنیاوی دست بداشت و امثال اورا رکه مایهٔ دانشمندی ست بخدمت شیخ آورد و پاره کرد و فقر و مجاهده پیش گرفت او را با شیخ کلام بسیار بودی و شیخ او را در معرض خلافت داشت و کاغذی بدست خود نوشت که نسخهٔ آن اینست می باید که تارک دنیا باشی بسوی دنیادار باب دنیا مائل نشوی و وده قبول نکنی و صلهٔ بادشاهان نگیری و اگر مسافران بر تو بر سند و بر تو چیزی نباشد این حال را نعمتی شمری از نعمتهای الهی فان فعلت فامرتک وطنی بک ان تفعل کذلک فانت خلیفتی وان لم تفعل فالله خلیفتی **نقل ست** که قاضی محی الدین کاشانی از شیخ نظام الدین سوال کرد که مراقبهٔ مرید مر حضرت عزت را و مر حضرت پیغامبر را و مر شیخ را هر یکی علیحده می باید یا جمع نیز می شاید فرمود که جمع نیز ممکن ست و علیحده هم مفید چون خواهد که جمع کند چنین باید کرد که بداند بین یدی الله حاضرست و پیغامبر صلی الله علیه وآله وسلم بر یمین و شیخ بر یسار ست **نقل ست** که چون شدت فقر و فاقه بروی غلبه کرد و او را اتباع بسیار بودند که بناز و نعمت خو کرده بود نمتاب نیاوردند این معنی را یکی از آشنایان او بدرگاه سلطان علاء الدین رسانید سلطان تضمای او ده که موروث او بود بدو مفوض داشت چون این خبر بقاضی محی الدین رسید بخدمت پیر آمد و عرض کرد که این معنی بغیر خواست چنین واقع شده است تا حکم مخدوم چه باشد شیخ فرمود البته مثل این معنی بخاطر تو گذشته است آنگاه این معنی برای تو پیش آورده اند قاضی را بدین سبب چیزی منغص در روزگاری مشوش پیش آمد و چنین گویند که شیخ آن خلافت نامه را از وی باز طلبید و در گوشه نهاد تا یک سال مزاج شیخ بر قاضی محی الدین متغیر بود بعد از یک سال بر قانون قدیم باز گشت و قاضی محی الدین بتجدید ارادت مشرف گشت و هم در حیات شیخ رحلت کرد رحمة الله علیه

مولانا وجیه الدین یوسف قدس سره

از خلفای شیخ نظام الدین اولیاست مرحمت و تفقت شیخ از حق وی بسیار بود و او در ارادت و خلافت سابق بود و در وقت بخشش عطیهٔ خلافت که یاران اعلی عنایت فرمود او را بتجدید خلافت بخشید وی صاحب خوارق و کرامات بود گویند که چون وی از منزل خود بخدمت پیر می آمد بخاطر او خطور می کرد که روا نباشد که بخدمت پیر پیاده روم حق تعالی او را قوت طیران دادی و گاهی

چه گونه بود فرمود آنکه دست از بیگری و آزار بیش کند و ظلم کند و جهاد و جنای رباط و امر معروف و نهی منکر و امثال آن نیز در باب نصیحت عامه بود و از نصیحت عامه است تکلم با ایشان بر قدر عقول ایشان کردن و رعایت حال در این باب نمودن و ما عا سخن از دقائق و حقائق گفتن و کشف اسرار نمودن گمراه ساختن است ایشان را و اظهار اختلافات علما و اقاویل ایشان با غیر علما نیز بهمین حکم دارد و من الله العصمة والعون و اما نصیحت خواص مسلمانان بدانکه خواص را بر سه قسم داشته اند اول امرا و سلاطین ادلی الامر اطاعت ایشان کردن و بحکام ایشان بودن اگر مخالف حکم خدا و رسول خدا حکم نکنند از واجبات طریقه دین اسلام ست قال الله تعالی اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم و در حدیث آمده است که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بسعد بن عسقلا که یکی از صحابه است فرمود یا سعد بن عسقلا شاید که دیگر تو مرا نبینی وصیت می کنم مر ترا بتقوی و سمع و طاعت امرا اگرچه بنده حبشی بود و این مبالغه است در اطاعت اولی الامر و الا عبد از اهل امامت و امامت نبود و فائده کرد نائب خلیفه اصل بود و بدین تقدیر اطاعت او نیز واجب گردد بالکلیه اطاعت و انقیاد امرا فرض بود مادام که مخالف دین امر نکنند مگر در صورت اگر او را باید دانست که

براه سر آمدی وی بحکم پیر در چندیری می بود و بیشتر خلق چندیری مرید او بندو روضهٔ او هم در چندیری ست رح

مولانا وجیه الدین پائلی رحمة الله علیه

دانشمند متبحر بود و استاد وقت و در زهد و ورع ممتاز و در آخر مرید شیخ نظام الدین اولیا شد و کمال اعتقاد بخدمت او داشت **نقل ست** که وی می گفت وقتی در پانی پت میرفتم در اثنار راه صوفی را دیدم پیدا شد در دل من نوعی انکار آمد آن صوفی گفت یا مولانا چیزی مشکلی داری و مراد در علم مشکلات مانده بود هیچ یکی را با وی گفتم او جوابهای موجه می گفت چنانکه خاطر من می آسود تا آن حد که مسئلهٔ قضا و قدر را هم بیان شافی فرمود بعد از اتمام بحث پرسید تو مرید کیستی گفتم مرید سلطان المشائخ نظام الحق و الدین او گفت شیخ نظام الدین قطب ماست **نقل ست** که وقتی او را شیخ فرمود که مولانا میان ما و تو میان خدا همین زبان مانده است قبر مولانا وجیه الدین بر سر حوض شمسی ست در حظیرهٔ قاضی کمال الدین صدر جهان و قتلغ خان که منسبت شاگردی بمولانا داشتند رحمة الله تعالی علیه۔

امیر خسرو دهلوی رحمة الله علیه

وی سلطان الشعرا و برهان الفضلاست در وادی سخن یگانهٔ عالم و نقاوهٔ نوع بنی آدم ست وی در سخن عالمی ست از عوالم خداوندی که پایان ندارد آنچه او را از مضامین و معانی در اطوار سخن و انواع آن دست داد هیچ کس را از شعرای متقدمین و متاخرین نداده و در طرز سخن بر فرمود شیخ خود رفته است که فرموده سخن بر طرز اصفهانیان بگو و با وجود وفور فضائل موصوف بود بصفات تصوف و احوال مشائخ اگر تعلق بپادشاهان داشت و بالملوک و امرا بعنوان خوش طبعی و ظرافت مخالطت بود اما توجه دل او نه بآن جانب بود و این معنی را از برکات آثارش توان دانست چه در دلهای اهل معصیت برکت کمتر توان یافت و آثار ایشان را قبول دلها و جذب خواطر نبود **نقل ست** که وی هر شب در وقت تهجد هفت سیپاره قرآن می خواند روزی شیخ از او پرسید ترک حال مشغولیهات چیست عرض کرد که مخدوم چندگاه باشد که بوقت آخر شب گریه مستولی می شود فرمود الحمد لله که اندکی ظاهر شدن گرفت در سیر الاولیا می گوید که چون امیر خسرو متولد شد در جوار خانهٔ امیر الاجمین مجذوبی بود او را در جامه پیچیده پیش آن مجذوب برد گفت آوردی آن کس را که دو قدم از خاقانی پیش خواهد رفت می تواند که قصد آن مجذوب از دو قدم مثنوی و غزل باشد چه وی در طرز قصیده چنانچه بعضی از مخادیم فرموده اند بخاقانی رسیده است اگر رسیده پیش نرفته وی از یاران و مریدان قدیم شیخ نظام الدین اولیاست قدس سره و غایت اعتقاد و محبت بشیخ داشت و شیخ را نیز بوی نهایت

مرد در خانه خدا میرست و پدر بر اولاد و علم بر شاگردان امیر و همچنین هر حاکم و رئیس بر تابعان و فرودستان که در حوزهٔ حکم او بند امیرست بر ایشان طاعت او لازم و بر وی رعایت انصفت و عدالت واجب در حدیث آمده است کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته حتی هر آدمی بر جوارح و اعضا و خود امیرست دست و زبان و دی رعیت وی اند فردای قیامت او را از ایشان جمع اهند پرسید و ایشان بدرگاه عزت از وی داد خواهی نمود و انصاف خود گرفت دوم علما را تعظیم علما و تصدیق ایشان واجب ست در آنچه موافق دین نقل کنند و تمسک بکتاب و سنت نمایند و در آنچه مخالف دین گویند و بهوای نفس و محبت دنیا چیلا آموزی و فتنه انگیزی نمایند در حدیث آمده است العلماء ورثة الانبیاء مالم یمیلوا الی الدنیا و یداخلوا السلاطین فاذا مالوا الی الدنیا و داخلوا السلاطین فاحذروهم فانهم لصوص الدین فرمود علما و اثنان پیغمبر انند که علم دین بایشان بوراثت از پیغمبر ان رسیده است ع و انبیا را جز این میراثی نبود تا وقتیکه میل بدنیا نکنند و در میان سلاطین نه در آیند و چون چنین کنند تبر رسید از خدا ایشان را و ایشان در دین اند نسأل الله العافیة و مراد بمیل دنیا و داخلت سلاطین آنست که دین بدنیا بفروشند

شفقت وعنایت بود هیچکس را بخدمت شیخ آن قرب ومحرمیتی که امیر خسرو داشت نبود هر شب بعد از نماز خفتن در خلوت خاص شیخ رفتی واز هر باب سخن کردی واز یاران هر کرا درخواست بودی عرضه کردی وهمگی از رقعات که شیخ بخط خود بجانب او نوشته است اینست بعد از محافظت جوارح از امور نامرضیه شرع اجتناب نماید ودر مراعات اوقات هم کوشد وعمر عزیز که سبب تحصیل کلی مرادات ست غنیمت شمرد وروزگار را بطالت مصروف نگرداند واگر در ضمیر انشراح یابد بپی انشراح رود که آن در طریقت اصلی معتبرست ودر کلی کارها استخاره را تقدیم نماید وهم صاحب سیر الاولیا گوید امیر خسرو مرحمتهای که از شیخ در باب اوصاف رشده بود آن را کتابت کرده است ونسخه آن اینست یکبار سلطان المشائخ قدس سره این بنده را فرمود که من از همه تنگ آیم واز تو تنگ نیایم دم بار گفت که از همه تنگ آیم تا حدی که از خود تنگ آیم واز تو تنگ نیایم وقتی مردی بخدمت ایشان درخواست وجرأت نمود که ازان نظرهائی که در حق خسرو ست یکی در کار من کن در حضور او جواب نگفت اما بنده را گفت آن وقت در خاطر می گذشت که می خواستم آن مرد را بگویم که قابلیت بیار وقتی بر زبان مبارک خواجه رفت دعائی من بگو که بقائی تو موقوف ست بر بقائی من باید که ترا پهلوی من دفن کنند این سخن بکرات بخدمت ایشان یاد داده شده است وایشان فرموده اند که همچنین خواهد شد انشاء الله تعالی وخدمت خواجه با بنده عهد خدا کرده است که هرگاه که در بهشت بخرامد بنده را برابر خود در بهشت برد انشاء الله تعالی وقتی خواجه در خواب دید گوئی در پایان منده نزدیک دروازه پیش خانه شیخ نجیب الدین متوکل آبی روان شده است بغایت روشن وصافی ودعا گوئی در دو کانچه بلند تر نشسته است وقتی بغایت خوش امیدواری پیدا شده در چنان وقتی بر خاطر من گذشتی وبرای تو از خدا نعمتی که ما را مطلوب باشد خواسته ام میدانم که دعا مستجاب شده است ودر تو آن حال پیدا خواهد شد انشاء الله تعالی وبنده وقتی از زبان مبارک خواجه شنیدند که فرمودند امشب در سر دعا گوئی فرود خواندند خسرو را محمد کاسه لیس خوانند از غیب بنده را این خطاب آمده است ومخبر صادق اخبار کرده بدین اسم بنده امیدوار نعمتها است انشاء الله المعطی بنده را خواجه ترک الله خطاب کرده است وچندین فرمان موشح ومزین بخط مبارک ایشان بدین خط در حق بنده مبذول بوده وبنده آن را تعویذ ساخته تا بوقت دفن برابر بنده باشد فردای قیامت رحمان بحق من بیچاره بدان کاغذها ببخشاید انشاء الله تعالی الکریم خواجه بنده را طلب فرمود چون بنده پیش رفت فرمودند خوابی دیده ام بشنو بعد ازان بر زبان ایشان گذشت که شب آدینه در خواب می بینم شیخ صدر الدین پسر شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا علیهم الرحمة پیش آمد من بتواضع بلیغ پیش آمدم واو خود چندان تواضع نمود که نتوان گفت درین اثنائی می بینم تو که خسروی از دور پیدا شدی ونزدیک ما آمدی وبیان معرفت آغاز کردی همدرین میان صلاح

دعا بهبودت نمایند دفعهای بلا حق دهند واگر ترویج دین نمایند وباعث امداد واعانت مسلمانان وتقویت دین حق شوند آن خود کاریست شگرف وفتحی بزرگ ست بعد التوفیق

سوم از اهل خصوص مشائخ طریقت اند که بعد از علم وتحقیق صدق واتباع سنت وتوجه تمام بحق وانقطاع از غیر وی سبحانه بروح در شریعت بانوار معرفت واسرار حقیقت رسیده بنعت مزید کمال ومزیت حال ممتاز شده اند افاضل امت وکاملان دین وملت محققین این طائفه ومتمکنان ایشانند که جامع اند میان ظاهر وباطن وشریعت وحقیقت تسلیم ایشان در آنچه خبر دهند از احوال باطن واسرار حقیقت لازم ست وضابطه درین باب آنست که هر چه بی شبهه مخالف مقتضای علم وحکم شریعت بود انکار آن واجب ست وهر چه دران شبهه بود توقف دران لازم اگر قائل وفاعل آن مروی ست که امام ست در علم وعمل مستقیم در تقوی وورع تاویل وتوجیه قول وفعل وی باید نمود واگر مصلحت شرعی در رد آن بود تا باعث ضلال وضلال ناقصان نگردد آن دیگرست وباید دانست که ولی از هفوات وزلات وقوع در معصیت معصوم نبود ولیکن از اصرار بر معصیت ودوام بران محفوظ باشد اینست معنی آنکه گویند انبیا معصوم اند واولیاء

مؤذن بانگ نماز گفت بیدار شدم چون این خواب تقریر فرمودند گفتند بنگر که این چه مرتبه باشد بعد آن من بیچاره از سرزاری و نیازمندی عرضه داشت کردم که من کیّاس را چه حد آن مرتبه باشد نه آخر داده شماست خواجه را ازین سخن گریه گرفت آواز بلند گریست بنده نیز از گریه سخت ایشان در گریه شد بعد ازان خواجه فرمود کلاه خاصه آوردند و بدست مبارک خود بنده را لباس کرد و فرمود می باید که کلمات مشائخ را بسیار در نظر داری این دو بیت از انشاء شیخ نظام الدین اولیاء قدس سره که در حق امیر خسرو علیه الرحمة گفته اند در رباعی

خسرو که بنظم و نثر مثلش کم خاست	ملکیت ملک سخن آن خسرو راست
زیرا که خدائے ناصر خسرو ماست	این خسرو ماست ناصر خسرو نیست

در وقتی که شیخ بریاض رضوان می خرامید امیر خسرو حاضر نبود همراه تغلق شاه بدیار لکهنوتی رفته بود چون ازان سفر باز آمد گریه ها کرد و تعزیتها داشت و دیوانگیها نمود و گفت من از برای خود میگریم که مرا بعد از شیخ چندان بقائے نخواهد بود شش ماه بر ملیست نقل شیخ هژدهم ربیع الآخر سنه خمس وعشرین وسبعمائة و وفات امیر خسرو هیژدهم شوال سنه مذکور رحمة الله علیه۔

امیر حسن بن علاء سنجری دهلوی

او را در میان فضلائے عصر عزتی و مکانی دیگر بود و در میان مریدان شیخ نظام الدین بقربت و عنایت شیخ امتیازی داشت و در حسن معاملت و صفائے سریرت و سائر صفات حمیده یگانه عصر بود و باوصاف تصوف موصوف او را انسبیت بامیر خسرو تقدم گونه هست اگرچه هر دو مصاحب و معاصر یک دیگر بودند او را قصائد ست در مدح سلطان غیاث الدین بلبن و در کلام امیر خسرو در مدح این سلطان کمتر چیزی توان یافت و اکثر اشعار امیر خسرو در زمان سلطان غیاث الدین بلبن در مدح خان شهید ست که پسر او ست و حاکم ملتان بود و امیر خسرو در ملازمت او می بود و این خان شهید التماس قدوم شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی از شیراز نموده شیخ التماس او را مبذول نداشته فرمود که پیر شدیم و میل سیر هندوستان نماند و آنکه در باب ملاقات امیر خسرو با شیخ سعدی سخنان گویند اصلی ندارد امیر حسن را کتابی ست مسمی بفواد الفواد در انجا ملفوظات شیخ را جمع کرده در غایت متانت الفاظ و لطافت معانی آن کتاب در میان خلفا و مریدان شیخ نظام الدین دستور ست گویند که امیر خسرو گفتی کاشکے تمام تصنیفات من بنام حسن بودی و این کتاب از من بودی و این سخن ناشی از غایت محبتی ست که امیر خسرو را نسبت به پیر خود بود در فوائد الفواد می نویسد که روزی بپای بوس خواجه رفتم بسعادت بر بام دهلیز نشسته بود نزدیک نزدبان نشستم هر بار یک طبق در را باد میز دبسته می شد بنده آن در را محکم بیک دست بگرفته تا بایستد ساعتے شد در بنده نظر کرد و دید که در گرفته مانده ام فرمود که چرا نمی گذاری

محفوظ عصمت پیش از وقوع در معصیت بود و حفظ بعد از وی، و انچه ازین طائفه بجهت غلبه سکر و سطوت حال از انچه بفتوائے ظاهر شریعت راست نیاید از قول و فعل نقل کنند بعد از صحت نقل طریق احوط در وے توجیه بتطبیق است یا سکوت و تسلیم با عدم اتباع و اقتدا و اقتدا و اتباع در واضحات و دنه در موهمات و مبهمات و صاحب حال صحیح بر تقدیر عدم ضبط و اختیار خود ست و منکر آن بحکم علم و شریعت معذور و در تردد سکوت با غماض و توقف بر تقدیر احتمال و اشتباه باحتیاط و انصاف قریب تر سخن در مینباب بسیار ست جمله ازان در رساله مرج البحرین ذکر کرده شده است نسأل الله السلامة والعافیة فی الدنیا والآخرة وصلی الله علی السید الهادی الی الصراط المستقیم محمد و آله و صحبه اجمعین

الرسالة العاشرة اقامة الاسم فی اعمال الموسم

لا آله الا الله محمد رسول الله

طریقه محدثین اخذ بعمل منصوص ست که بنقل صحیح ثابت شده یا جواز عمل بحدیث ضعیف در فضائل اعمال لا سیما نزد تعدد طرق و تعاضد آن و طریقه فقها اعتبار معنی و علت حکم و قاعده بالبت مگر آنکه نص صریح مقابل آن افتد چنانچه در تحقیق قیاس ثابت شده است و اکثر صلوات

بند سر بر زمین نهاد و گفت من این در گرفته ام تبسم فرمود و گفت این در گرفته و محکم گرفته و هم در فوائد الفواد می نویسد پنجشنبه هیزدهم ماه مبارک رجب سنه احدی عشر و سبعمائة سعادت پای بوس حاصل شد شب این روز بنده خوابی دیده بود آن را بخدمت ایشان عرضه داشت کرد خواب آن بود گوئی وقت نماز فرض بامداد شده است و من بجهت نماز وضو می سازم وقت تنگ در رسیده است گوئی تعجیل تمام وضو ساختم و سنت گذاردم و همچنین میدانم که درین نزدیکی جماعت می شود بتعجیل تمام روان شدم تا جماعت دریابم درین چه بشتاب میرفتم چنین دانستم که آفتاب طلوع می کند تا برسیدم که نباید که وقت نماز بگذرد. گوئی دست برآوردم و جانب آفتاب اشارت کردم و این سخن بگفتم که بوقت پاک شیخ برنیائی این بگفتم و هم در خواب وقت من خوش شد همدرین میان بیدار شدم خواجه ذکره الله بالخیر چون این سخن بشنید چشم پر آب کرد و مناسب آن حکایات فرمود لختی سخن در سماع افتاد بنده عرضه داشت کرد که این شکسته را در کار خود خیریت ست ازان جهت که طاعتی و عبادتی که بیاید ندارم و اورادو مشغولی درویشان نیست اما چون سماع شنیده می شود وقتی وراحتی تمام حاصل می آید و هم بوقت پاک مخدوم که این ساعت از هوای نفس و دنیا هیچ در خاطر نمی گذرد فرمود که آن ساعت دل از علائق خالی می شود بنده گفت آری بعد ازان فرمود که سماع بر دو نوع ست هاجم و غیر هاجم هاجم آن را گویند که اول سماع هجوم می آرد مثلاً صوتی و یا بیتی شنیده می شود و این کس را در جنبش می آرد این حال را هاجم گویند و این را شرح نتوان داد اما غیر هاجم آنست که آن را بر جائی تحمیل کند بر حضرت حق یا بر پیر خود یا بر جائی که در دل او گذرد یک شنبه بستم ماه ربیع الآخر سنه ست عشر و سبعمائة سعادت پای بوس حاصل شد سخن در طائفه مست اعتقاد افتاد در باب کسانیکه بزیارت کعبه روند و چون باز آیند بکار آیند بکار دنیا مشغول شوند بنده عرضه داشت کرد که بنده را عجب از طائفه آمد که بخدمت مخدوم پیوند کرده باشند و باز طرفی بروند آن زمان که این سخن عرضه داشت افتاد ملیح که یار بنده است حاضر بود عرضه داشت کرد که این شکسته ازین ملیح که یار من ست وقتی سخن شنیده است و آن در دل من کار کرده ست و این سخن اینست که او گفته است به حج کسی رود که او را پیر نباشد خواجه ذکره الله بالخیر چون این سخن بشنید چشم پر آب کرد و این مصراع بر زبان مبارک راند مصراع

این ره بسوی کعبه رود آن بسوی دوست

لختی سخن در تلاوت قرآن افتاد و درین میان عرضه داشت کرد که هر بار که بنده قرآن می خواند بیشتر واضح آن آنچه معلوم باشد بر دل بگذراند اگر در اثنای تلاوت دل بنده بسودائی یا باندیشه مشغول شود باز با خود گویم که این چه اندیشه و چه سودا است دل خود را بواضح مشغول کنم همان زمان بر سر آیتی رسم که آن آیت مانع آن شود و آن اندیشه باشد و یا آیتی دیگر در نظر آید که در وحل آن مشکل باشد که در دل گذشته باشد خواجه فرمود که این معنی

ایام اسابیع و اشهر و مواسم لیل و نهار نزد محدثین بثبوت نرسیده بلکه احادیث و آثار دارد و دران موسوم بوضع و بطلان شده و صلوة رغائب که در شب جمعه اول از رجب بکیفیت مخصوص بگذرانند و در میان مشائخ مشهور ست نزد ایشان ازین قبیل ست و در منع و تشنیع آن تشدید و انکار غریب نمایند و حدیثی که درین باب نقل کنند مطعون ست و نمازهای که در شب نصف شعبان که آنرا شب برات خوانند و در روز عاشورا و امثال آن بگذارند نیز همین حکم دارد و در شب بلات جز قیام لیل و تطویل سجده با دعاهای که در وی مأثور ست و زیارت قبور و دعا و استغفار اهل قبور را و در روز عاشورا جز صوم و توسیع طعام ثابت نشده و احادیث توسیع طعام نیز ضعیف اند و تعدد طرق جبر آن نقصان کرده و اما در صوم روز عاشورا تاکید تمام ورود یافته در جامع الاصول از احادیث صحاح آورده که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم صوم عاشورا و سنت فجر و صوم سه روز از هر ماه در سفر و حضر ترک نکردی و این سه چیز از آنوقت که مسلمان بود تا وقت وفات نزدوی صلی الله علیه و آله و سلم و علمای دیگر که آن را خصال عشره گویند از غسل و اکتحال و امثال آن در روز عاشورا صحیح نشده و الا صوم و صوم ستة شوال الصحبت بپیوسته و احادیث وارده درینباب

نیکوست این را نیکو نگاهداری در سیر الاولیای تو لیسد که روزی میر حسن بخدمت شیخ عرضه داشت کرد که نعمت رویت که مومنان را وعده است بعد از حصول آن از نعمتهای دیگر چه بیند بر لفظ مبارک راند که سخت کوتاه نظری باشد که بعد از ان بچیزی دیگر نظر کند و مولد و منشا امیر حسن مقام دهلی ست و در مدت حیات خود مجرد انه زیست و در آخر عمر در دیوگیر رفت و همان جا مدفن یافت روضهٔ او همدران جاست رحمة الله علیه وفات او در سنه۔

خواجه شمس الدین

خواهرزاده امیر خسرو از افاضل روزگار بود و غایت محبت شیخ نظام الدین اولیا داشت گویند که وقت تحریمه بستن نماز تا جمال شیخ ندیدی تحریمه نه بستی از صف جماعت سر بیرون آوردی و روی مبارک شیخ دیدی آنگاه تحریمه بستی شیخ در مرض موت بعیادت او می رفت در اثنا راه بود که خبر فوت او آوردند فرمود الحمد لله که دوست بدوست رسید و پایان قبر امیر خسرو قبری ست که مردم آن را قبر خواهرزاده میری گویند یحتمل که قبر خواجه شمس الدین باشد والله اعلم رحمة الله علیه۔

خواجه ضیاء الدین برنی

صاحب تاریخ فیروز شاهی مرید شیخ نظام الدین اولیاست و بعنایت و قرب او مخصوص بود مجموعه لطائف و ظرائف بود و از هر گونه کلمات و حکایات یاد داشت و از صحبت علما و مشائخ و شعرا حظی تمام داشت و با امیر خسرو و میر حسن مودتی وافر و از صحبت آن دو عزیز مستفیض و مستفید بود و هم از ابتدا در حلقهٔ ارادت شیخ در آمد و در غیاث پور ساکن شده و در آخر بواسطهٔ لطائف طبع و فن ندیمی که داشت بخدمت سلطان محمد تغلق متمکن و مستقل گشت و بعد از و در زمان دولت فیروز شاه بمایحتاج کفایت کرد و گوشه گرفت و در وقت رحلت از دنیا مجرد و منزه رفت گویند که بر جنازهٔ او جز بوریای که انداخته بودند نبود و در جوار روضهٔ شیخ نظام الدین در پایان والدهٔ بزرگوار خود دفن یافت رحمة الله علیه در سیر الاولیا می گوید که مولانا ضیاء الدین برنی در حسرت نامه خود آورده که من وقتی بخدمت شیخ نظام الدین حاضر بودم از اشراق تا چاشت بجاورهٔ جان بخش شیخ مشغول دران روز بیشتر از بندگان خدا بخدمت او ارادات آوردند درین اثنا باین حال بخاطر گذشت که مشائخ سلف در گرفتن مرید احتیاط کرده اند و شیخ نظام الدین اولیا بکرم عام خود عام و خاص را دستگیری میکند و دست بیعت میدهد خواستم که دریتباب سوال کنم شیخ نظام الدین او انجا که مکاشف عالم ست بر خطرهٔ من واقف شد و فرمود هر چیزی ما از من سوال می کنی و این نمی پرسی که من بی تفتیش

از صحاح و حسان و ضعاف و موضوعات در کتابی که مسمی ست باثبت من السنة فی ایام السنة جمع کرده ایم و طریقه اکثر مشائخ دیار عرب خصوصا اهل مدینه موافق طریقه محدثین ست و گفته اند که در اخذ بصحیح کفایت ست مر طالب را و استغناست از ما سوا والله اعلم و صل امثال این اعمال و عبادات نزد بعضی مشائخ متاخرین معمول نمانده و در اوراد ایشان نوشته شده مانند امام محمد غزالی در احیاء العلوم و شیخ ابو طالب مکی در قوت القلوب نیز از انها آورده اند و ما باشارت اجمالی در وصل گذشته بتوجیه آن کردیم آنجا که گفتیم طریقه محدثین این ست و این اعمال نزد ایشان ثابت نشده یعنی اختلاف دران نبی بر اختلاف طریقه است اگر چیزی نزد دیگری ثابت نشود لازم نیاید که نزد دیگری هم ثابت نبود بتحقیق مقام و تفصیل کلام آنست که این اعمال و نساک از طائفه از مشائخ که بدان قائل و عامل اند از مشائخ خود دیده و شنیده و بمشائخ از دیگران رسیده و لکن دیگران روایت آن را بحسن ظن و ترک اهتمام و اسامحت ظن از راویان قبول کرده یکدیگر اما شدت حرص و ولع بتعبد و تنسک و اعتقاد و حسن عبادت و استحسان طاعت علی الاطلاق و العموم و قطع نظر از خصوصیت وقت و حال و لیکن طریقه محدثین

تحقیق و تفتیش احوال و تزکیه و تعدیل رجال سنت و استعمال تفرس و تحری در تصحیح اسناد ظاهراً و باطناً و بالجمله تصحیح و تحقیق احادیث و آثار در عهد ایشان ست و اعتماد و رجوع درین باب بایشان همچنانکه در تحقیق احوال نفس و مکائد آن و تصحیح احوال باطن و دقائق آن بصوفیه است و در بیان حل و حرمت و صحت و فساد اعمال بفقها همه محتاج یک دیگر اند و ممد و معاون یکدیگر و در آنکه جامع این هر سه طریق بود ملحوظ و وجوه و حیثیات خواهد بود امام مسلم در مقدمه صحیح خود میفرماید رحمة الله علیه که وجود احادیث موضوعه و شیوع آن اکثر از قبل اهل ورع و صلاح آمده یعنی بکه بایشان حدیثی نقل کرد که معارض و مصادم حکم و قاعده شرع نبود و در ظاهر بحلیه صدق و صلاح آراسته بود ایشان بتحسین ظن و احتمال صدق آن را قبول کردند و بعمل در آوردند و روایت نمودند یعنی چه گمان توان کرد که مسلمانی بر پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم افترا کند و وضع حدیث از پیش خود نماید و بر آنحضرت دروغی ببندد با چندان وعید که در بن باب ورود یافته که من کذب علی متعمداً فلیتبوء مقعده من النار و ندانند که اغراض نفسانی و بواعث و دواعی شهوانی در آدمیان چه قدرست با آنکه درین میان کسی ست که وضع

آیندگان را چرا دست بیعت میدهم فرمود که حق تعالی در هر عصری بحکمت بالغه خود خاصیتی نهاده است نامردم آن عصر را رسم و عادتی پیدا می آید که با طبیعت و مزاج اهل عصر دیگر نمی ماند مثل در ارادت مرید انقطاع از غیر حق ست و شغل مع الله تعالی و سلف تا انقطاع کلی نمیدیدند دست بیعت نمیدادند فاما از عصر شیخ ابو سعید ابو الخیر که آیتی بود از آیات حق تا عصر شیخ سیف الدین باخرزی و از عصر شیخ شهاب الدین سهروردی تا عهد دولت شیخ فرید الدین بر درهای این بادشاهان دین هجوم خلق می شد و از هر طائفه از ملوک و امرا و معارف و مشاهیر و طوائف دیگر می آمدند و خود را از خوف تبعات آخرت در پناه این عاشقان خدا می انداختند و این مشائخ دست بیعت بخاص و عام میدادند و هیچ کس نتواند که معاملات دوستان خدا را مقیس علیه سازد که ایشان همچنین مریدان گرفتند من هم بگیرم آمدم در جواب سوال تو که در گرفتن مریدان احتیاط و دلاسائی کنم کی آنست که بتواتر می شنوم که بسیار آن از در آمد ارادت من دست از معاصی میدارند و نماز بجماعت می گزارند و باوراد و نوافل مشغول می شوند اگر من هم در اول شرایط حقیقت ارادت با ایشان بگویم از ین مقدار خیر که از ایشان در وجود می آید محروم شوند و دیگری آنکه در حاضر بگذرانم و یا التماس و یا وسیلتی انگیزم و یا شفیعی در میان آرم شیخ کامل مکمل در داون دست بیعت مرا اجازت داده و می بینم که مسلمانی بعجز و اضطرار و مسکنت بر در من می آید و میگوید که از جمله گناهان توبه کرده ام من بنیت آنکه شاید سخن او راست باشد دست بیعت میدهم خاصتهٔ که از صادقان می شنوم که ارادت من اهل بیعت را از معاصی باز میدارد و سبب دیگر که اقوی الاسباب ست آنست که روزی شیخ فرید الحق والدین دوات و قلم از پیش خود مرا داد و فرمود که تعویذ بنویس و بحاجت مندان بده چون در من اثر ملائتی مشاهده کرد فرمود که تو همین زمان از نبشتن دعا ملول شدی در آنکه حاجتمندان بسیار بر در تو خواهند آمد حال تو چه خواهد شد من در پای شیخ افتادم و گریه کردم که مخدوم مرا بزرگ گردانید و خلافت خود فرمود و من مروی متعلم از اختلاط خلق متنفر بودم این کار بزرگ ست اندازهٔ من بیچاره نیست همین ارادت مخدوم و نظر شفقت در کار من کافی ست چون عرضه داشت من شنید فرمود که این کار از تو نیکو خواهد آمد من درین باب الحاح کردم و خواجه را از عذر خواستن من حالی پیدا شد و راست بنشست و مرا نزدیکتر طلبید و پیش خود نشستن فرمود گفت نظام بدانکه فردا مسعود بنده را در درگاه بی نیازی آبروی خواهد بود یا نه اگر خواهد بود من با تو عهد می کنم که پای در بهشت ننهم تا ایشان را که دست داده ام با خود در بهشت نبرم برین حرف سلطان المشائخ تبسم کرد و فرمود که مرا خلافت همچنین داده اند و این کار گهی نیکو می آید و گاهی نیکو نمی آید نمیدانم آنانکه همه عمر در طلب این کار اند بحیله و چاره و دروغ و تعمیه دست درین کار نمی زنند از ایشان چگونه خواهد آمد و من برای العین مشاهده کرده ام که شیخ من از و اصلان درگاه بی نیاز ست و از مشرب بی

که بایزید و جنید و دیگر مستان عشق الهی جامها نوشیده اند او هم نوشیده بود در باب کسانی که من ایشان را دست بیعت میدهم آنچنان سخنی گفته باشد و متعهد شده من نتوانم که از بیعت مانع شوم رحمة الله علیه

خواجه ضیاء نخشبی

در بدایون بود در زاویه خمول بکار خود مشغول تصنیفات بسیار دارد مثل سلک السلوک و عشره مبشره و کلیات و جزئیات و طوطی نامه و نظائر آن و همه تصنیفات وی در ان مرتبه که هستند متشابه متشاکل واقع شده اند و سلک سلوک و بغایت کتاب شیرین و رنگین ست بزبانی لطیف موثر مشتمل بر حکایات مشائخ و کلمات ایشان و اکثر تصنیفات وی مملوست بقطعهای که همه بیک طریقه و یک نهج واقع اند چنانکه

قطعه

نخشبی خیز بازمانه بساز	ورنه خود را نشانه ساختنست
عاقلان زمانه می گویند	عاقلی بازمانه ساختنست

انچه ظاهرست از حال او انست که او از صحبت خلق برکرانه بود و با اعتقاد و انکار کسی کار نداشت گویند در زمان شیخ نظام الدین اولیا سه ضیا بودند یکی ضیاء سنامی که منکر شیخ بود و دیگر ضیاء برنی که معتقد و مرید او بود دیگر ضیاء نخشبی که نه منکر بود و نه معتقد چنین شنیده شده ست که وی مرید شیخ فرید ست که نبیره و خلیفه سلطان التارکین شیخ حمید الدین ناگوری ست والله اعلم وفات او در سنه احدی و خمسین و سبعمائة در سلک سلوک می فرماید روزی خواجه کنیزکی خرید چون شب شد گفت ای کنیزک جامه خواب من راست کن تا بخسپم گفت یا مولای الک مولی قال نعم قالت یرقد مولاک ام لا قال لا قالت الا تستحیی ان ترقد و مولاک یقظان قیل لبزرجمهر ای الدواب اجمع قال الانسان وضع بین یدیه مضار الموت و الفقر و النار و الله تعالی اعلم

و الانبیاء رسالته و الکتب قائده و هو جموح لشئونه شئونه و قتی موسی را صلوات الله علیه و سلامه فرمان شد صلحای که در میان قوم تو اند ایشان را از دیگران جدا کن موسی ندا کرد بشتری از خلق بیرون آمد فرمان شد از میان ایشان آنهای که صالح تر اند اختیار کن موسی علیه السلام هفتاد کس را جدا کرد فرمان شد هنوز موسی از ان هفتاد کس هفت کس اختیار کرد فرمان شد هنوز از ان هفت کس سه کس اختیار کرد فاوحی الله تعالی الیه یا موسی هذه الثلثة البغض خلقی الی ربهم لما سمعوا انداء الصالحین عدوا انفسهم من الصالحین عزیز من این راهی ست که اگر یکی طاعت نکند بهتر از انکه دعوی طاعت کند در کشور شریعت مدعا علیه را حبس کنند در عالم طریقت مدعی را در زندان فرستند

قطعه

نخشبی تا نظر بخود نکنی	مثل این کار مرده نکنند
هر کرا سوی خود نگه باشد	هیچکس سوی او نگه نکنند

عزیز من پیش ازین مردان بوده اند که از ستیدن گناه دیگران ایشان را تاب آمدی و ترا از سبب گناه خود هم باطن گرم نمی شود رسمی ست قدیم که وقت رسیدن گل مردان بلهو و نشاط مشغول گردند

احادیث بجهت ترغیب و ترهیب تجویز می نمایند سیما و این مذهب را هم نسبت بعضی متصوفه کنند و گویند که این کذب له است علیه یعنی این وضع حدیث برای ترغیب و ترهیب کردن و دروغ بستن برای نفع دین و شریعت ست نه برای ضرر آن و وعید بر کسیکه دروغی شده و است دران ست که دروغ برای ضرر دین بندند چنانکه دروغ علی ست و غالب وضع و افترا در احادیث از اهل تعبد و تنسک از عباد و اهل ورع و اهوا از ارباب مذاهب آمده تر و بجا الا عالمهم و مذاهبهم و ما میدانیم که روایت این اعمال در کتب احادیث صحاح نیامده و بتصحیح ایشان نه پیوسته بلکه بر اهل آن طعن کرده در نوشته اند و می گوئیم که مشائخ را نیز نقلها و سندها ست و مسئله ظنی ست قطعی لکن الکلام فی الراجح و المرجوح و الحق احق ان یتبع و الله اعلم و صل

معلوم شد که بنا را خذ باین اعمال و اعتماد بران روایات تسامح و تساهل و تحسین ظن و حرص تعبد ست او رد من آتاه منا فضیلة فعمل بها اصابها و ان لم یصح او کما قال محدثین گویند که این در حدیث ضعیف ست الا حدیث موضوع عمل بدان جایز نباشد و روایت آن حرام ست اگرچه موافق قواعد بود مگر مقرون به بیان وضع و شک نیست که حکم بوضع ظنی ست و توقع قطع در ینباب از قبیل شرط قتادست و اعتماد و تعدیل بر حکم

ازین هم هر سال که وقت رسیدن گل قریب شدی معروف کرخی که بهار عالم طریقت بود رنجور شدی و گفتی گل رسید یاران مردان بلهو مشغول خواهند شد شبی درویشی صاحب وقت در مسجدی نماز نمیگذارد باران باریدن گرفت دل او جانب حجره خانه مائل شد ناگوشه مسجدی آوازی شنید ای درویش برین نمازی که میگذاری ترا برا منت نیست هر چه در تو لطیف ست هر ساعت در خانه می فرستی و انچه کثیف ست پیش ما می گذاری حکام احکام طریقت که جهان محکوم حکم ایشان ست چنین گویند کسی اگر محکوم گریه باشد بسکه محکوم نفس خود باشد و لهذا یکی از سجاده نشینان هر جمعه که از خانقاه بیرون آمدی هر که را دیدی پرسیدی در مسجد کدام راه باید رفت روزی یکی با او گفت سالهاست که تو در مسجد میروی راه نمیدانی گفت میدانم اما راهی که ما در و قدم نهاده ایم محکوم بودن بهتر از ان که حاکم بودن آری خود را طفیل دیگران دانستن کاری ست بشنو و بشنو و هب منه میگوید یکعب احبار در مسجد پیش صفها بایستادی او را پرسیدند درین زیرچه سری ست گفت من در توریت خوانده ام که در امت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم مردان باشند که چون یکی از ایشان سر بسجده نهد سر از سجده نگوید برندارد که حضرت عزت هر که در پیش او باشد او را آمرزیده بود من نیز پیش همه می ایستم باشد که بطفیل سجده سر او

کار من سره گردد قطعه	نخشبی درمیان مبین خود را	قطره را چه میل می جوانی
همه کس در طفیل تو گردد	گر تو خود را طفیل کس ندانی	شیخ المشایخ عبد الله خفیف

قدس الله سره بیمار شد طبیبی بر سر وقت او رسید گفت ایها الشیخ ما العلة قال الوجود اذا زال زالت العلة محمد واسع که جهان وسیع در چشم همت او تنگ تر از چشم مور نمودی گفت اگر گناه را بوی بودی هیچکس پهلوی من ننشستی نشست خواجه ابو الحسن خرقانی گفتی قرب القرب فیما نحن فیه بعد البعد عزیز من هر که با آب قریب تر او غریق تر و هر که با آتش نزدیک تر حریق تر چنین گویند که دختی جوانی بر درویشی آمد و گفت من بر تو عاشق شده ام این خبر بدیده رسانیدند دیده او را درون خواند و با او گفتن گرفت زنهار بار دیگر از مثل این سخن بگذر گفت نتوانم گزاشت گفت دو هزار درم بستان گفت نتوانم همچنین تا ده هزار چون جوان نام ده هزار درم شنید راضی شد زیبده چون این حال بدید فرمود تا او را گردن بزنند هذا جزاء من ادعی محبتنا و لم یکف بنا عما لنا بشنو بشنو بوسعی بود او همه وقت چپ و راست نگریستی وقتی در اثنا طواف کعبه بود یکی او را آواز داد خواست تا جانب او بنگرد از هوا آوازی شنید من التفت منا الی غیرنا فلیس منا عزیز من اگر هزار سال درین راه قدم زنی اگر در خاطر تو بگذرد که این را قبول بایستی هنوز تو مرد طلب باشی مرد را طلب کسی که او دو بار از راه بول بیرون آمده باشد او را با چه کار بیچاره را ادراک مهین دعا مسنون در وجود آورده اند ضعیف من ضعیف و تراب من تراب مفلس من مفلس

ائمه این شان و مهر و این فن بست و مهارت کلام نبوت و ملک شناخت آن و حکم ذوق و وجدان را با عجز از تبیین و تقیح علت در بعضی مواضع دخلی تمام ست و بعضی قراین و امارات وضع کذا کرده اند مثل روایت شیعی غالی در فضائل اهل بیت نبوت سلام الله علیهم اجمعین مبتدع داعی در ترویج مذهب ظنیات اند که قطع را بدان راه نیست و کذب در وقتی و صدق در وقتی دیگر محتمل ست و بعضی از نقاد چنانچه این جوزی و امثال او در حکم بوضع اذعان و تعصب نیز راه داده پس از طرفین مجال تنگ آمد و وسعتی نیز پیدا کرده و اینها در مختلف فیه رد و اما در انچه علماء فن محامله این شان تصریح کرده اند مردود ضعیف بود و حجت مخالفت سنت و روایت خلاف آن یا مبنی است بر جهل بحقیقت حال و عدم اطلاع و وقوف بر بن اقوال چه علم و اطلاع در امثال این امور لازم طور کشف و ولایت نیست و وجود روایات و اسانید مبنی بر ظاهر چنانکه گذشت مفید صریح تر ازین در قبول آن کوا هد بود و منکر معذور تر از انست حقیقت حال صاحبان طریق و توجیه محل اقوال ایشان اینست و یا بتنی ست بر تعصب در عقیدت مشائخ خود در عدم انتقاد و انقیاد باقوال علماء محققین ایمه حدیث و فی الحقیقة متعصب سهو و جانب گرفتار افراط و تفریط اند

عاجز من عاجز متحیر من متحیر نگاه گریبان گرفته در معرکه شجاعان آورده امر جانبی می کشد و حکم جانبی آی برادر اگر می خواهی این راه منزل رسانی زنهار خود را در میان نه بینی طائفه کسانرا طاعت تو انگر بوده اند خود را همه وقت مفلس تصور کرده اند طبقه کر ایشان همه وقت مفلس بوده اند خود را چه گونه تو انگر کنند ایها الطالب اگر طالب مردان راهی ایشان را در جامه مطلب کصاحب صفه خلعت را چون در پله بجنیق نهادند برهنه کردند این چیست ابراهیم همه ایمان بود الا ایمان عریان بستنو بشنو چون ابراهیم آتش رسید آتش را چنان مسکین یافت که ابراهیم را بر آتش دل بسوخت هم از اینجاست که صاحب لولاک لما خلقت الافلاک می فرماید یرحم الله ابراهیم لو لا ما قال لظننا ان النار قهرمانه یانند که در راه ما آن نه بلا بود که ابراهیم را در آتش انداختند و آن نه محنت بود که زکریا را پاره پاره کردند بلا و محنت اینست که بر سر ما نخیتند ما را بر اهل آسمان و زمین مقدم گردانیدند و معصیت ذریات آدم را بر دامن شفاعت ما بستند راه بیراهان ما را می باید رفت عذر بجران ما را می باید خواست کار کاهلان ما را می باید کرد گاه ما را بر مسند قاب قوسین او ادنی می نشانند و گاه ما را بر آستانه پرچمای ابوجهل می فرستند و گاه ما را شاهد و مبشر لقب می کنند و گاه ساحر و مجنون می خوانند گاه جبرئیل را بر کاه بداری ما می فرستند و گاه بی عهد نامه در مکه نمی گذارند گاه خزائن ملکوت بدر حجره ما می آرند و گاه برای قدری جوبه در ابوشحمه می فرستند و گاه در خیبر بدست چاکری از چاکران ما می کشانند و گاه دندان ما بسنگ ناگردیدگان می شکنند تا بهانیان بدنیم کر راه ما راهی ست پر بلا اگر سر آن داری پای از سر کن و اگر نه زحمت خود از ین راه یکسو نه این راه بپای معتاد قطع نتوان کرد بشر حافی کر سلطان سر و پا برهنه بودی گوید مرا هیچکس تازیانه سخت تر از دختر حسن بصری نزد روزی بر در حسن رفتم و در بزدم دختر کی آواز داد بر در کیست گفتم بشر حافی گفت ای خواجه هم از ین راه در بازار رو و نعلین بخر و در پای کن تا بار دیگر خود را بشر حافی نخوانی اگر گویند فردا بعد از سعادت وجوه یومئذ ناظرة الی ربها نظره عاشقانرا از مشاهده باز گردند و یا ایشان را باز گردانند اگر باز گردند ملامت باشد و اگر باز گردانند تجلی بود و جواب آنست که ایشان را نه باز گردانند نه ایشان باز گردند ما در جمال می نگرند و می آویزند و در جلال می بینند و می پرهیزند بشنو بشنو بهشت بهشت با آدم دادند در روز از و بگریخت اما ذره از عشق بدو ننمودند ابدالآباد در آویخت آری زلت آدم از مشغولی عشق بود و

گناه ابلیس از فراغ خاطر قطعه	غم دل جز چراغ دل نه بود
دل فارغ نشان بیکاری ست	عاشقان را فراغ دل نبود

تو ابلیس را دشمن داری گفت نی گفتند چرا گفت من دوست چنان شنوم که از دشمن یاد نمی آید بزرگ را پرسیدند دنیا چه ماند گفت دنیا آنست که او را مانندی باشد شخصی بر در دوستی رفت و گفت چند روز با تو باشم گفت چون من نخواهم بود با که خواهی بود گفت با خداوند گفت بدین پندار

نصیحت اینست کر از متقشفه فقها وجهله صوفیه گرانه گیری و براه وسط روی سلامت درین طریقت ست باقی محل خوف و خطرست دیگر تو دانی و الله اعلم

الرسالة الحادیة عشر تصریب الالحان لمناصحة الخلان

لا اله الا الله محمد رسول الله

روزی این حقیر با جمعی از صحابی کر ارباب فراست و کیاست بودند نشسته بود سخن در ذکر رئیس ابوعلی بن سینا و شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس الله سره افتاد و بهم نوشتن شیخ ابوسعید بجانب المعلی و طلب کردن شناخت را داد زوی چون عبارت مکتوب عربی بود و آنکه نبده صحاب بود اشارت کرد فانا ترجمه کنم آن مکتوب را پیش اهل خلاصه وزبده آن را بعبارت فارسی نوشتم و پیشتر از شروع در ترجمه چند بیت یاد داشت بر مضمون مکتوب نیز آوردم مناسب مقام و بالله التوفیق شیخ ابوسعید بن ابوالخیر کر او را سلطان اولیا و برهان صفیا گفتندی نامه بخواجه رئیس ابوعلی بن سینا نوشته و ازوی درخواسته کر کدام طریق ست کر سالک را بموی معرفت برد و در دل عارف نور یقینیت پدید آرد و آسمان او را تجلیه و تصقیل دهد و از زنگ کدورت ماسوی پاک گرداند و ما نا کر صورت این حال در اتیاد کار و آغاز طلب شیخ بوده باشد

که من نه ام همین ساعت باخدا باش وقتی شخصی دنیا داری از خانه درویشی آب خواسته آبی ناخوش وگرم بدو دادند گفت این آب بغایت گرم و ناخوش ست درویش گفت ای خواجه ما اهل زندانیم واهل زندان هرگز آب خوش نخورند آری یحیی معاذ را بعد از فوت در خواب دیدند گفتند در عالم بالا با تو چه کردند گفت چون رفتم پرسیدند که از دنیا چه آوردی گفتم از زندان میرسم از زندان چه توان آورد اگر مرا چیزی بودی هفتاد سال در زندان نمی ماندم وقتی طائفه مریدان پیری را پرسیدند بکدام طریق درآئیم که بخدمت خداوند برسیم گفت بکدام طریق درآمدید که شما را راه ندادند گفته اند مروت آنست دارد که از پیمودگان نرنجد بزرگی گوید لملامات افضل ذهب الحزن من الارض نکی از پیران طریقت گوید ده سال آب گرم گریستم و ده سال خون اکنون ده سال ست که می خندم شبلی را بعد از فوت در خواب دیدند پرسیدند که از سوال منکر و نکیر چه گونه خلاصی یافتی گفت اگر شما در انجامی بودید میدیدید که ایشان از پیش من چه طور برآمدند از من پرسیدند که بگو خدای تو کیست گفتم خدائی من کسی ست که شما را با همه ملائکه پیش پدر من سجده فرمود و من آن ساعت در صلب پدر خویش با همه برادران شما را می دیدم گفتند ما را از پیش او بدر باید رفت که ما سوال از وی کنیم و او جواب جمله ذریات آدم میدهد حضرت رسالت صلی الله علیه وآله وسلم چون فرمود لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب جبریل خاطر شکسته شد فرمود خاطر جمع دار و لا نبی مرسل هم خود را خواست بشنو بشنو چون کمانکش قاب قوسین او ادنی از آن عالم باز گشت جبریل پرسید یا محمد از آن عالم که می آئی چه دیدی فرمود ای برادر چه جای این سوال ست که محمد هم از محمدی پرسد که چه دیدی عَلِمَنِی مَنْ عَلَّمَهُ فَهَمَنِی مَنْ فَهَّمَهُ خواجه علی سیاح فرمود مرا جز این تمنای نیست که کسی سخن حق گوید و من بشنوم یا من بگویم کسی بشنود وقتی جهودی حسن بصری را پرسید شما را چه می خوانید گفت دشمن خدا گفت خود را چه می خوانید گفت دوست خدا جهود گفت زینهار هم بنام مجرد غره نشوی که دمی در خانه من پسری زاد او را خالد نام نهادم و خالد جاودان باشد و او اول روز مرد تو انگران را از تو انگری چهار چیز رسد رنج تن و مشغولی دل و نقصان دین و حساب قیامت و درویشان را از درویشی چهار چیز رسد آسایش تن و فراغت دل و سلامت دین و رستگاری قیامت ای درویش یک روز از بامداد تا شب با نفس خود جنگ کن به بین تا چها ظاهر خواهد شد مردانند که با نفس خود جنگی کنند که از صلحی نبود عزیز من کسیکه با نفس خود دائم احتساب کند از همه دعوی برود و همه معنی یابد بشنو بشنو وقتی بقالی با یاز که میزان آسمان پاسنگ تو از وی او شاسیستی یکی را دید بر شیر سوار شده و از مار تازیانه ساخته گفت این همه سهل ست کار آنست که یکی در میان دو پلاس ترازو بنشیند و برای حق کار کند ابراهیم ادهم رحمة الله علیه بارها گفتی مادر طلب فقیر بیرون آمدیم خود تو انگری پیش ما آمد وقتی یکی می گفت چنین دانم که همه دنیا خراب ست اگر آباد دان بودی

بلکه مقصود استحکام و اختیار بیان دی بود والله اعلم با نهمه شک نیست که ناشی از صدق طلب وکمال تعطش بتقریب حق و حرص تفحص و تتبع طرق وصول بجناب اوست عزوجل و تعالی چه بالفعل ارباب طریقت مراتب قرب الهی و درجات معرفت وی سبحانه غیر متناهی ست ولیکن مرد عاقل باید که هیچ نیندیشد که چون آنکس که سلطان صفیا باشد طریق هدایت از وی پرسد و او بگوید مستغنی نباشد پس حکمت مرتبه علیا و درجه قصوی بود و در حقیقت همچنین ست زیرا که حکمت که عبارت ست از تحصیل کمال نفس در علم و عمل و تشبه بجناب قدس واجب الوجود انسان را و رای آن کمالی متصور نیست و آن در حقیقت شرح و بیان شریعت ست تا آنچه شرع بر طریق جمله و علم کلی بوده باشد حکمت بتفصیل و بیان آن بکند و منقول بمعقول روشن گرداند و نظر بکمال حکمت معنی بادان شریعت است و شریعت صورت ظاهر حکمت مثلا آنچه در شرع خبر بوجود آن داده است از لوح و قلم و بهشت و دوزخ و صراط و میزان و امثال آن و اثبات بصورت و اضافت شکل بدان کرده حکمت بیان معانی و اثبات حقایق آن بکند و آن معانی که از انها بدینها تعبیر کنند بیان نماید زیرا که محض عقل جز ادراک

آخر یکی مرا از انچه می کنم مانع شدی و گفتی که این چه می کنی آبادانی دنیا از مردان دین باشد چون مردان دین کم شدند گوئی دنیا خراب گشت خواجه جنید را در خواب دیدند گفتند کار خود را کجا رسانیدی گفت کار عقبی ازان دشوار تر است که ما در دنیا گمان می بردیم یشنو یشنو یکی از صلحا خواست تا در بازار رود و چیزی بخرد دیناری در خانه وزن کرد چون آن را در بازار برکشید کمتر ازان آمد که در خانه وزن کرده بود گریه دران صالح افتاد گفتند چرا می گریی گفت امروز حکایت خانه در بازار است نمی آید فردا حکایت دنیا در آخرت چه گونه راست خواهد آمد رحمة الله علیه

خواجه ضیاء الدین سنامی

در دیانت و تقوی مقتدای وقت بود و بر پایهٔ شریعت بغایت قدم راسخ داشت معاصر شیخ نظام الدین اولیا بود و دائم بشیخ از جهت سماع احتساب کردی و شیخ باوی جز بمعذرت و انقیاد پیش نیامدی و در تعظیم مولانا دقیقه نامرعی نگذاشتی او را کتابیست مسمی بنصاب الاحتساب حاوی بر دقائق و آداب احتساب انواع بدع و احکام سنت نقل ست که شیخ نظام الدین اولیا در مرض موت مولانا ضیاء الدین بعیادت رفت مولانا دستار چه خود را بپای انداز شیخ انداخت شیخ دستار چه برچید و بر چشم نهاد و چون پیش مولانا بنشست مولانا باوی چشم دوچار نکرد و چون برخاست و بیرون آمد آواز قوت مولانا بر خاست شیخ میگریست و تاسف میکرد که یک ذات بود حامی شریعت حیف که آن نیز نماند رحمة الله علیهما

مولانا جلال الدین اودهی

بزهد و ورع و ترک و تجرید و عزلت موصوف بود و به نزدیک همه معظم و مکرم بود وقتی جماعهٔ از یاران شیخ نظام الدین اولیا قدس سره بسبب آنکه بمطالعه و بحث عمرها عادت کرده بودند خواستند که تعلم کنند مولانا جلال الدین ابران داشتند که بخدمت شیخ عرضه کند و درین باب رخصت خواهد چون عرضه کرد شیخ دانست که این سوال همه است که حاضر اند فرمود من چه کنم مرا از ایشان مطلوب دیگر است و ایشان هیچ پیاز پوست در پوست اند رحمة الله علیه

خواجه مؤید الدین کرئی

در اوائل بکار دنیا مشغول بود و ملک و ملکزاده را یار کرده بود در انچه سلطان علاؤ الدین در عهد امیری اقطاع کرده بود رفت این بزرگ پیش او کارهای شگرف کردی و در آخر بسعادت ارادت شیخ نظام الدین اولیا قدس سره مشرف شد و باختیار از سر دنیا برخاست چون سلطان علاؤ الدین

مجرد معانی متصور نباشد بی وحی آسمانی و اخبار الهی اطلاع بر صور ممکن نه و چون حکمت تفصیل و تحقیق شریعت بود بقول خداوند تعالی راست آمد که و من یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا و ما یذکر الا اولوا الالباب اما انچه از فلسفیات در کتب و رسائل و اجوبات و مسائل جدال و نزاع اند مذکور و مسطور ست و بشکوک و شبهات و اهیه قصد اثبات و تائید آن نموده و هزاران که آمده بغایت تشدق لسانی و قوت بیانی که داشت چیزی بران افزوده تا رفته رفته حاصل آن جز قیل و قال و آل آن جز نکال و وبال نیامده حاشا و کلا که عنوان حکمت آن اشتمال بود و اطلاق اسم حکیم بر اهل آن جائز نباشد امام فخر رازی که راس و رئیس متکلمین و مقدم و پیشوای متاخرین ست در شکایت این حال می گوید ؎ ولم استفد من بحثنا طول عمرنا ؎ سوی ان جمعنا فیه قیل و قالوا ؎ و هر کس که دست تمسک بانها زد و خاطر کرد سر انجام کار او نشکیک در دین و انکار نبوت و ولایت که مستلزم و مستتبع سوء خاتمت و خسران آخرت است نبود مگر آنکس که حفظ و عصمت الهی نگاهبان حال و پاسبان وقت او بود و ذلک نادر جدا و نعم ما قال ؎ حکمت یونانیان پیغام نفس ؎ حکمت ایمانیان فرمود پیمبر ؎

بر سریر سلطنت مستقر یافت خواجه مؤید الدین را یاد کرد چون شنید که تارک دنیا شده و سر بر آستانهٔ شیخ نظام الدین نهاده است بر شیخ گفته فرستاد که مخدوم خواجه مؤید الدین را رخصت فرماید تا کار از پیش ما برگیرد شیخ جواب گفت که او را کار دیگر پیش آمده است در استعداد آن کار ست این سخن بر حاجب سلطان علاؤ الدین گران آمد و گفت مخدوم شما همه را می خواهید که هیچ خود نکنید فرمود هیچ خود چه باشد بهتر از خودی خواهیم چون پادشاه این سخن شنید دست از وی بداشت قبر او در پایان روضهٔ شیخ نظام الدین اولیاست رحمة الله علیه۔

شیخ نظام الدین شیرازی رحمة الله علیه

ظاهر و باطن او با وصاف سنیه و صفات علیه آراسته بود و راه و روش تصوف نیکو دانستی و غایت شیفتگی بسماع داشت و در تقریر سخن و توجیه آن ممتاز بود و بزیارت حرمین شریفین مستسعد شده و میان یاران اعلای شیخ نظام الدین اولیا بغایت متمکن و محبوب بود و بنظر خاص شیخ ملحوظ و محفوظ قبر او در رون شهر دهلی سلطان علاؤ الدین ست سکونت او هم آنجا بود هم در جوار خانهٔ خود مدفون گشت رح

خواجه شمس الدین دهاری

در مبدأ حال بعمل دیوان مشغول بود و بعد ازان توبه کرد و مرید شیخ نظام الدین اولیا شد و از ملفوظات شیخ کتابی نوشت روزی التماس کرد که اگر فرمان باشد بجهت آینده و روندهٔ کلبه عمارت کرده آید فرمود این کار کمتران کار نیست که ازان بیرون آمده قبر او در ظفرآباد ست رحمة الله تعالی علیه۔

خواجه احمد بدایونی

مجرد بود و طریقهٔ ابدال داشت و در سماع بیقرار بود صاحب سیر الاولیای گوید که روزی ازین بزرگ سوال کردم که خوش می باشید فرمود خوشی در آنست که پنج وقت نماز بجماعت دریابم رحمة الله تعالی علیه

مولانا حمید

شاعر قلندر جامع کتاب خیر المجالس مرید شیخ نظام الحق والدین ست گاهی همراه پدر در خدمت شیخ میرسید و بحضور مجلس شریفش مشرف می شد و در صحبت بعضے خلفاء شیخ انچه مقتضے قابلیت و استعداد او باشد استفاده کرد اگرچه شعر او نه ازان قبیل ست که او را تو ان بوی یاد کرد و لیکن باین نام مشهور شده و بیشتر شهرت او باسم حمید قلندر ست اول در خدمت مولانا برهان الدین غریب رح و

اکنون ترجمه مکتوبی که شیخ ابو سعید ابو الخیر خواجه ابو علی سینا نوشته و انا تیم نوشته است ایها العالم حق تعالی ترا آنچه باید و سزاوار صلاح ظاهر و باطن توفیق داد و هر چه مطلوب تست از سعادات آخرت روزی کناد بدانکه راه راست جز یکی نیست و من این راه را بیقین دانسته ام و خس و خاشاک شک و شبهه از طریق یافت آن برگرفته و لیکن راه های مظنون هم از طریق واحد منشعب گردد و سالک راه اگرچه بدان در شک نیفتد لیکن بی تحیر و تذبذب نبود و من از هر کس طلب طریقی کردم بدان سلوک کرده می نیارم تا بدانم که کدام راه رفته که بمقصود رسیده است و حال مقصود حقیقی دیده یا نه آنکه شاید حق سبحانه و تعالی بوساطت تحقیق و بصدق تصدیق او حقیقت حال را و انماید تا بجناب مقصود برروی دل بگشاید تو ای عالم که بوقوف بر علم رسوم توفیق یافته و بذاکره و اطراق موسوم گشته چه یافته اینکه تا کجا رسیده بیان کن تا بدانم که تذبذب و تردد لازم بدایت حال هر طالب و تعرف ست اول قلق و اضطراب در کار طالب کنند بعد ازان بمقام جمعیت و موطن اطمینان رسانند هر که طریقه زهاد و نزاد اکه خلاصه معنی ربانیت ست سلوک نمود بشک بمنزل مقصود رسید و حصول این

وجلد از ملفوظات شما جمع آورده بعد ازان در ملازمت شیخ نصیر الدین محمود افتاد واز ملفوظات او نیز
جمع نمود وآن را خیر المجالس نام کرد ابتدائی تالیف آن در سنه خمس وخمسین وسبعمایة بود واتمام
آن در ست وخمسین در آنجا میگوید که روزی خواجه فرمودند ما ترا قلندر گوئیم یا صوفی قلندر چه گونه
گوئیم تو مردی متعلمی بنده عرضه داشت کرد وقتی بخدمت شیخ نظام الدین اولیا قدس سره مائده فراز
کرده بودند وخدمت ما شیخ افطار کرده در حین طعام خوردن یک قرص بشکست نیمی پیش خود نهاد ونیمی
پیش بنده نهاد بنده آن را بستد ودر آستین کرد چون از پیش خدمت شیخ بیرون آمدم قلندران
درآمدند وگفتند شیخ زاده ما را چیزی بده من گفتم بر من چیست قلندران کشف کردند وگفتند نیمی قرص
که از شیخ یافته ما را بده بنده کودک بود حیران ماند که ایشان چه دانند آنجا کسی از ایشان حاضر نبود ضرورت
شد آن نیمی قرص را از آستین کشیدم وبدیشان دادم قلندران هم آنجا در دهلیز خانه که نزدیک مسجد
کیلوکهری بود بنشستند وآن نیم قرص پاره پاره کردند وهمه بخوردند درین میان والد بنده از پیش خدمت
شیخ بیرون آمد گفت قرص چه کردی گفتم قلندران را دادم والد بر من نظر تیز کرد وتاسف خورد گفت
چرا دادی لقمه بود همچنان شوریده پای پیل بنجدمت شیخ باز رفت خدمت شیخ حال دریافت هم از انجا
آغاز کرد فرمود مولانا نظام الدین خاطر جمعدار این پسر قلندر خواهد شد آنگاه خاطر والد بیارامید اکنون
چون خدمت شیخ قلندر گفته است مخدوم نیز قلندر گوید چون خدمت خواجه ذکره الله بالخیر آن حکایت
شنیدند فرمودند که تو مرید خدمت شیخی من امید آنستم با کنار گیریم بنده نزدیک رفت وخواجه بمرحمت کنار
گرفت بر کتفها بسیار بود والحمد لله رب العالمین مجلس نهم سعادت قدمبوس میسر شد خدمت خواجه
ذکره الله بالخیر دران وقت حالی داشت فرمود چه می نویسی بعده فرمود درین معنی چیزی بگو گفتم صوفی
وگهی قلندر حیست بندیک مصراع گفت اینست مصراع | گاه صوفی وگه قلندر حیست
فرمود دوم بگو گفتم مصراع | چون قلندر شدی قلندر باش | باز ای متفکر فرمود چه می نویسی
باد فرمود مرا چه وقت ست که تدبیر بگویم وترا چه وقت ست که قلندر شوی وبدون خدای عزوجل مشغول
شوی برو گوشه گیر صورت آن مرد که تو برگزیده اوازانها بود که اورا ریش نیز گران آمد ترا شید ودر کوئی
رفت ستقبل قبله چشم سوی آسمان کشاده متحیر نشست ؎ | در عشق چه جای خانه داریست
مجنون شود کوه گیرد وبحر وشش | بنده را این سخن در گرفت اما عرضه داشت کردم که آن نیستم ولیکن
این قدر کمالیست دارم که خود را میان خلق میدارم ولباسی می پوشم ودر تعلم کوشش می نمایم خواجه
متفکر می فرمودند سر برآوردند وآهی برکشیدند وآب از چشم روان شد فرمودند که اگر فرمان شیخ نبودی
که در شهر می باید بود وجفا وخطای خلق می باید کشید کجا من وکجا شهر بودی من در بیابانی وکوهی ودشتی
برگزیدمی بار دیگر این بیت برزبان مبارک راند بیت | در عشق چه جای خانه داریست

نسبت اگر ورزش کنند وسعی
نمایند بسی آسانست اگر همچنان
در حساب عقل در ماند بغایت
دشوار واله ولی التوفیق بالفاضة
التحقیق تحقیق خواجه ابو علی سینا
در جواب نامه شیخ ابو سعید ابو الخیر
نامه می نویسد که خلاصه مضمون
وحاصل معنی آن بطریق ترجمه
اینست کتاب شیخ از اصول
کمال الطاف الهی وسبوغ نعم
نامتناهی باو تعالی بروی وصول
هدایت وحسن تیسیر وتوفیق استمساک
بعروة وثقی واعتصام بحبل متین
خبر میدهد واز وی باعث اقبال
وداعیه تقرب درگاه عزت وتولیه
وتوجه بوجه باقی او خواستن اسلوکی
در سلوک طریق معرفت وستیاری
عنایت در توفیق هدایت وبر
افشاندن خوان تعالفات خرابه
دنیا انداختن ملت واستمام
بر تمنی فانیه وانقطاع نفس بجنبت
مفهوم میگردد وبعد از اصول مانند
مکتوبیست عامه ترین نامه که
بحصل گردد ومسرت افزاید بچیزی
چیزیکه در وی باید وحذر باید کرد ازین
گونه کی از آسمان رفعت طلبع
نماید وبزرگترین وسیلتی که
در اخلاص در آید خواندم فهمید
ودر تحسین بیانی وتقریر معانی
افتاد بر کردم ودر تحریر تقریر آن
تکریر نمودم از آنجا که
الوجود کمالات بعضها
عدل است کردم
برسالت ونهایتی
کشادم

مجنون شود کوه گیرد و بخروشد

بنده را این سخن در گرفت بیرون آمدم ندانستم چه کنم لختی در دل کردم که در مقام خواجه خضر روم مشغول شوم موضع با نزهت و مقامی خوش ست کنارهٔ آب و درویشان دران مقام خواجه خضر را دری یا بند باز در خاطر آمد که نماز جمعه دشوار باشد در کیلوکهری روم وطن مالوف و کنار آب ست پدر این ضعیف مولانا تاج الدین همانجاست و زیارت خدمت شیخ قدس سره نزدیک ست باز با خود گفتم که این همه نموداریست کجا روم هم در شهر خواهم بود فوائد شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین محمود آغاز کرده ام اگرچه تمامی حاوی نتوانم شد اما انچه در فهم می نگنجد باری در قلم آرم تا بکاری باشد و در خاطری گذشت که بعد ازین خدمت خواجه سلمه الله فائده بخواند فرمود بعد از چهار روز احرام خدمت گرفتم فوائد بسیار فرمود بلکه گذشته نیز اعادت کرد الحمد لله رب العالمین مجلس هیزدهم سعادت قدمبوس میسر شد بنده عرضه داشت کرد که درین شهر خاطر بنده بهیچ چیز نیست مگر بر روضهٔ متبرکه خدمت شیخ بعده سعادت مجالست خدمت خواجه فرمود تا راه نروند بمنزل نرسند اگر کسی خواهد نشسته باشد و بمنزل برسد نتواند مجاهده شرط ست والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا بعده فرمود حاصل از مجاهده چیست حاصل بمجاهده صرف القلب من الالتفات الی غیر الله والاستغراق فی طاعة الله یعنی حاصل مجاهده گردانیدن دلست از غیر خدا بسوی استغراق در طاعت خدا بعده فرمود این سر لا اله الا الله است صرف القلب من غیر الله این نفی ست والاستغراق فی طاعة الله اثبات بنده عرضه داشت کرد که خواجه این بنده اندکی مشغولی دارد اما دوام صوم اصلا ممکن نیست هوائی شهر دهلی در تابستان معلوم ست آتش می بارد زمان زمان تشنگی اثر می کند فرمود درویش اگر صوم نمی توانی داشت تقلیل طعام کن بعده فرمود کجا مشغول می شوی در خانه یا جائی دیگر بنده عرضه داشت کرد که در خانه با آنکه مزاحمت ست و غلبه بسیار بنده را مانع نیست و اگر دل گرفته می شود در باغی و صحرائی زیر درختی میروم چنانکه من روی کسی نه بینم و کسی روی من نه بیند فرمود دوات و قلم و کاغذ برابر می بری و در شعر و غزل گفتن مشغول می شوی این مشغولی نمی گوئیم مشغولی می باید که با حق باشد بنده عرضه داشت کرد آری این هم هست خواجه از کشف می فرماید اگر نظمی یاد آید بنویسیم باز خود را فراهم آرم فرمود اگر فراهم می توانی آورد نیکوست زیرا که هیچ حجابی و مانعی بتر از شعر گفتن نیست مجلس سی و ششم سعادت قدمبوس نصیب شده ماه رمضان بود خادمان خواستند که دست بشویانند قلندری حاضر بود از جمع برخاست و رفتن گرفت خدمت خواجه ذکره الله بالخیر سخن بلند کرد و گفت درویش درویش چرا میروی قلندر نه نشست همچنان تیز بیرون رفت خواجه خادمان را فرمود تا بدوانند خادمان برسند او نزدیک دربیرونی رسیده بود خادمان دست گرفتند و معذرت کردند باز آورند در آن محل که نشسته بود نشست بالای دست بنده آمد بنشست خدمت خواجه ذکره الله بالخیر حکایت فرمود

وزیادت هدایت و نهایت درجات او دست برآورد حق سبحانه و تعالی قدم صدق او را بر جادهٔ طریقت ثابت دارد و از التفات تمامی که موجب زلات قدم بود عصمت بخشد خدائی که راه نماینده بیچارها و آسان کننده کارهاست بدیر امور بعلم اوست و تقدیر کائنات بحکم او یک ذره در آسمان و زمین از حیطهٔ علم او خارج نیست و بسط حرکت و قبض سکون از قبضهٔ قدرت وی بیرون نه وجود خیر برضا و امر اوست و وقوع شر بقضا و قدر او تمامت حوادث نازل از جناب اوست و کل امور راجع بدو امر او یکی ست و شئونات او کثیر و ما امره الا واحدة کلمح بالبصر و هر امر متشعب و متفرع از وی و هر حادث مستند و منتهی باو اینچنین بست مقتضای امر ملکوت و موجب سر جبروت و این امریست بس عظیم و سریست بس شگرف دانست آنکه دانست و ندانست آنکه نتوانست سعید ازلی ست و شقی شقی لم یزلی هیچکس را طاقت نه که پرسد چرا کرد و مجال نه که گوید چنین کند لا یسئل عما یفعل و هم ایشان خوشوقت سعادتمندی که سابقه ازلیش بزمرهٔ سعدا کشیده و بباذ عنایت لم یزلیش از زمرهٔ اشقیا برآورده و خنک بیکبینی که توفیق سودا در آخرت یافت و وای بر ابن مال شقائی متاع باقی بدست آورد و عجب از عاقلی

که روزی قلندری در خانقاه شیخ فرید الدین قدس سره در آمد خدمت شیخ درون حجره مشغول بود و چون حدمت شیخ درون حجره رفتی و در رسیدندی کسی را محل و مدخل نبودی قلندر در آمد بر گلیم سجاده پیش شیخ بنشست شیخ بدر الدین اسحاق خادم بود او ادب نگاه داشت و چیزی نگفت قدری طعام بیاورد پیش قلندر نهاد قلندر گفت شیخ را بنیم بعده طعام بخورم گفت شیخ درون مشغول ست آنجا کسی را محل نیست تو این طعام بخور بعده پیش شیخ خواهم برد قلندر دست در طعام زد بعده آن گیاه که قلندران بخورند از نان بکشید و در کلکولی خمیر کردن گرفت چنانکه سر شک آن بر سجاده شیخ میرسید بدر الدین اسحاق پشیمان شده گفت پس باشد قلندر بشوید و کلکول برداشت تا بدر الدین اسحاق را برند خدمت شیخ از درون بدوید بیامد و دست قلندر گرفت و گفت قلندر بمن بخش قلندر گفت در دشان دست برندارند و چون بردارند فرو دنه آرند شیخ فرمود برین دیوار بزن قلندر کلکول بر دیوار زد دیوار بشکافتا و بعده فرمود میان هر عامی خاصی هست و این حکایت فرمود که در آنجه شیخ الاسلام شیخ بهاؤ الدین زکریا رحمه الله از بغداد از خدمت شیخ الشیوخ باز گشته بود در منزلی فرود آمد دران منزل سرای نبود در مسجد فرود آمد قلندران نیز در آمدند چون شب شد شیخ مشغول شد قلندری را دید که از سر تا پا علو نور گرفته بود شیخ نزدیک آن قلندر رفت و گفت ای مرد خدای تو میان ایشان چه کنی قلندر گفت زکریا مباد انی که میان هر عامی خاصی هست که آن عام را بدان خاص بخشند بعده فرمودند آنکه این سکه قلندری پیدا کرد او مفتی بود شیخ جمال ساوجی او را کتاب خانه روان گفتندی هر گز افتوی مشکل شدی بر و آمدی او جواب دادی و هرگز کتاب رجوع نکردی و دران وقت بزرگی بود نام او نگفتند در جمع او آهن پوشان در آمدند و آهن پوشان را لباس و خرقه نباشد همان آهن پوشند و پاره گلیم در ته بندند تا نوته باشد و ایشان را هیچ چیز دنیا وی نباشد چون ایشان از جمع آن بزرگ باز گشتند آن بزرگ فرمود که چه سکه آزاد دادند ایشان و شیخ جمال الدین ساوجی دران جمع حاضر بود گفت مرد آنگاه باشیم که سکه بدین پیدا کنیم تا آن چه وقت بود که این سخن بر زبان آن بزرگ رفت چون برخاست او را حالی پیدا شد تجریدی کرد تا چنان شد که ریش هم او را گران شد بتراشید و پلاسی در پوشید و در گوری در آمد و مستقبل قبله متحیر و دل و چشم سوی هوا داشته بنشست آن بزرگ را گفتند که مولانا جمال الدین ساوجی را این چنین حالی پیدا شد که ریش بتراشید و در گوری نشسته است آن بزرگ با جمع خود بیامد او را در گور دهن فراز کرده روی سوی آسمان داشته و مبهوت مانده دید فرمود تا ارزیز بگداختند و در حلق او ریختند سبحان الله گوئی آبی سرد بوده دانشمندان این بحث بر و آمدند و در آن وقت شیخ جمال الدین ساوجی چیزی بخود آمده بود دانشمندان گفتند که خلاف شرع کرده و ریش تراشیده گفت ریش می طلبید سر درون خرقه کرد و باز بر آورد خدمت خواجه اشارت بجانب سینه کردند فرمود این قدر ریش سفید دیدند بعده همه خلق باز گشتند قلندر ماند و خدمت خواجه ذکره الله بالخیر والحمد لله رب العالمین۔

شیخ حسام الدین رح

که دل از ین سر چه امید دیم بر ندارد
و یافت و نایافت ورد و قبول و
رنج و راحت و غم و شادی او را برابر
نه انکار و استیفار شهوات دنیا جز
حرص و شهوت نیفزاید و استمتاع
لذات او سیری نه بخشد نیل مطلوب
او خیال و وصل محبوب او محال
کمالش با زوال ملازم و زوالش
در همه احوال لازم الش در غایت
رذالت و لذتش در نهایت لذاعت
صحت او تمام بیماری و محبت او
عین گرفتاری اینجا او را در دنیا سلامتی
شمرند حاجت مندی ست بسد
جوع و پوشیدن عورت آن قطره
چند که از تو جدا گردد در وقت مجامعت
که تو آن را لذت انگاری و راس
جمیع لذات شماری این همه او
روح تو جدا گردد و با حیات تر ابا
هوا و هوس مشغول بدنیا میت
مگر مغلوب مغبون و متحیر در دے
نے مگر مخبط مجنون گرفتار حرکات
شتی و اسیر حاجات گوناگون شقوت
الحال متنوع البال دست خویش
بیم و امید پائمال رنج و راحت
کجا ست عاقلی که از اختلاط خلق
تجرد گزیند و از صحبت اغیار بخلوت
تفرد نشیند و از پریشانی روے
باصلاح آرد و از تذبذب و تردد همت
بر تهذب و تجرد گمارد و عمر رفته را فراد
کند و عشق کهنه را نو گرداند اندلاظه
حدوث بط العازل از ال پذیرد و اند
ممارست غنا بلاحظه ابدالاباد کشد
تا بجای رود که آنجا همه لذت و لذت
و کمال در کمال ست آنجا سلسالی
ست که هر چند سیراب تر شوی

پسر خورد حضرت خواجه بزرگ معین الحق والدین ست چنین گویند که او غائب شد و بصحبت ابدال پیوست قدس سره

شیخ حسام الدین سوخته رح

پسر شیخ فخر الدین بن شیخ الاسلام معین الدین سنجری ست سوخته آتش محبت و دوخته ناوک مودت بود با شیخ نظام الدین اولیا صحبت داشت مدفن او در قصبه سانبهر طرف غروب بر سر راه اجمیر افتاده است و او را پدر او بنام برادر مفقود حسام الدین بن خواجه معین الدین نام نهاده و حضرت خواجه بزرگ او را محبت بود یکی منکوحه دختر سید وجیه الدین مشهدی عم سید حسین خنگ سوار که بر بالای قلعه اجمیر آسوده است نام او بی بی عصمت و دیگر بملک یمین ست و نام او امة الله و آنچنان بود که حضرت خواجه بکبر سن رسیده بود و هنوز متاهل نشده شبی حضرت مصطفی صلی الله علیه وسلم در خواب دید که میفرماید که معین الدین تو معین دین منی سنتی از سنتهای من ترک کرده اتفاقاً همان شب حاکم قلعه نبیلی ملک خطاب نام بر سر کافران آن حدود تاخته بود و دختری از دختران راجهای آن دیار بدست او افتاده ملک خطاب مر حضرت خواجه بود آن دختر را بخدمت وی گزرانید و خواجه او را قبول کرد کذا فی تاریخ بلاد جانی و ایضاً سید وجیه الدین مشهدی دختری داشت بکمال عفت آراسته و پیرایه عصمت پیراسته و این دختر بحد بلوغ رسیده بود و موقوف بود بکفو بود ناگاه بشبی امام جعفر صادق را رضی الله عنه بخواب دید که میفرماید که فرزندم وجیه الدین اشارت حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم بر بن ست که این دختر را بخواجه معین الدین حسن سنجری بسپاری و در حبالهٔ او در آری سید وجیه الدین مذکور از پیوستگان حضرت خواجه بود این واقعه را بدو باز نمود خواجه فرمود با بابا وجیه الدین عمر من در آخر رسیده است لیکن چون فرمان پیغمبر ست از قبول آن چاره نیست و از هیر یکی ازین دو خاتون اولاد شد بی بی جمال حافظ از آن دختر را جاست نه دختر را چنانکه در عوام مشهور ست و قبر بی بی جمال در پایان حضرت خواجه است و جفت شریعت او شیخ رضی ست و خطیره او در یکی از قصبات ناگور است بالای حوض که آن را مندلامی گویند و از بی بی جمال دو پسر شده بود که هر دو در هنگام طفولیت از جهان رفتند و حضرت خواجه را سه پسر اند شیخ ابو سعید و شیخ فخر الدین و شیخ حسام الدین شیخ ابو سعید از دختر سید وجیه الدین ست و در شیخ فخر الدین و شیخ حسام الدین اختلاف ست سید محمد گیسو دراز و جماعت درویشان بر آنند که از بی بی عصمت اند و سید شمس الدین طاهر و طائفه از درویشان میگویند که از بی بی امة الله اند و الله اعلم۔

خواجه معین الدین خرد رح

پسر بزرگ شیخ حسام الدین سوخته است و او را خرد نسبت بخواجه بزرگ می گویند و این منقبت

گوارا تر یابی و رزقیست که چندانکه سیر تر خوری لذیذ تر شمری سیرابی او نه سیرابی ست که طبیعت را از آن گرداند و سیری او نه سیریست که ذائقه را بی لذت کند حق سبحانه و تعالی غشاوهٔ غفلت از بصائر و پرده قساوت از قلوب و موجبات حیرت از عقول و دواعی حسرت از نفوس بر اندازد و بتوفیق تهذیب اخلاق و تکمیل اوصاف هدایت کرامت فرماید و سلوک این طریق آسان گرداند و از شر این مکاره غدار فریب دهٔ غرور بخیل برغل و غش که بظاهر لطف و مهربانی نماید و در باطن عداوت جانی دارد و بصورت موصلت کند و بمعنی مفاصلت و هنگامه دارد و در سلوک این طریق ترا مقتدا و پیشوای ما سازد و بدان مقام که تو رسیده بمتابعت تو ما را نیز رساند او ست و بی این کار و بدست او ست زمام اختیار و آما آنچه شیخ از بنجانب التماس تذکره کرده و استدعاء تبصره نموده و دوای این دردرا از کلام من جسته این بدان ماند که بنا از ما بنا راه نمونی جوید و شنوا از ما شنوا خبری پرسد مثل مراجعه یارای آنکه بموعظت چو تو ی زبان کشاید و بجوابی که صلاح وی در آن بود و صوابی که رشد او در آن ست خطاب نماید و بطریقی که نجات وی در آن ست اعلام نخند و بمقامیکه مقصود او ست راهبری کند و باین همه اعتراف بتقصیر و اقرار بنادانی از سخن حق گفتن گریزنباشد

او را بس ست درویش کامل بود وی پیش از انکه مرید شود بکسب و ریاضت کار بجائی رسانیده بود که بواسطه از حضرت خواجه استفاضه میکرد عاقبت بحکم خواجه مرید شیخ نصیر الدین محمود شد و خرقه خلافت ازو ستد و پسر خرد شیخ حسام الدین سوخته شیخ قیام بابریال در غایت حسن صورت و شجاعت و هیبت و عظمت بود و از هیچکی از خواجه معین خرد و شیخ قیام الدین اولاد بسیار ست چشت خان که درمند بود از اولاد خواجه معین الدین خرد ست نام او شیخ قطب الدین ست و سلطان محمود خلجی او را چشت خان خطاب کرد و خداوند دوازده هزار سوار گردانید سلطان محمود چون در اجمیر اسلام کرد میخواست که چشت خان را بدهد وی چون درمند و از خرد کلان شده بود اجمیر اختیار نکرد از اولاد شیخ قیام الدین بابریال شیخ بایزید ست که او را شیخ بایزید بزرگ می گویند دانشمند بود در روضهٔ خواجه درس می گفت شیخ احمد مجد دو بزرگان دیگر شاگرد او بیند و اختلاف مردم که در فرزندان حضرت خواجه مشهور ست در همین شیخ بایزید ست و منشأ اختلاف آنست که چون سلطنت دار الملک دهلی فتور پذیرفت و کافران بر دیار اجمیر غالب آمدند فرزندان خواجه معین الدین خرد بجانب مندور رفتند و در انجا سکونت کردند و نبایر شیخ قیام الدین بابریال بجانب گجرات رفتند و تعلم علم کردند و شیخ بایزید بزرگ بجانب بغداد رفت و تحصیل علوم کرد چون سلطان محمود خلجی بعد از سالها دار اجمیر اسلام کرد و بر کفار این دیار استیلا یافت شیخ بایزید از مسافرت مندوقدوم آورد شیخ محمود دهلوی شیخ الاسلام مندو بود و صدارت علما و صلحا بوی تعلق داشت وی دختر را بشیخ بایزید داد سلطان محمود معتقد شیخ بایزید شد چشت خان را بسبب عصبیتی که داشت اعتقاد بادشاه نسبت بوی خوش نیامد سلطان محمود در مقام نصب علما و مدرسین در مقام اجمیر بود چشت خان باعث شد بر آن که شیخ بایزید را نیز باجمیر فرستد تا در روضهٔ متبرکه درس بگوید بعد از مدتی از اقامت نمودن اجمیر جماعه انکار فرزندی او کردند و بادشاه رسانیدند بادشاه از علمای و مشایخ آن زمان استفسار کرد مخدوم خواجه حسین ناگوری و مولانا رستم اجمیری که یکی از علمای و قدمای اجمیر بود و علمای دیگر گواهی دادند که شیخ بایزید از فرزندان شیخ قیام الدین بابریال بن شیخ حسام الدین بن شیخ فخر الدین بن خواجه معین الدین ست و فی الحقیقت اگر خواجه حسین اعتراف بنسبت او کرده باشد بس ست زیرا که وی ولی بود و مقتدا و عارف بسلسله ایشان و از انکه ایشان بفرزندان شیخ بایزید نسبت خویشی کردند و دختر داد ظاهری شود که پیش ایشان نسبت فرزندی وی محقق ست و ابدا علم الغرض وجود اولاد و احفاد حضرت خواجه متیقن ست و انچه بعضی عوام گویند که خواجه حصور بود و فرزند نداشت غلط فاحش ست ذکر اولاد خواجه در ملفوظات مشایخ چشت واقع ست شیخ فرید نبیرهٔ شیخ حمید الدین صوفی قدس سره در سرور الصدور از وی نقل می کند که چون خواجه ما را قدس سره فرزندان تولد شده روزی از من پرسید که حمید چون ست پیش ازین که قوی و جوان بودیم هر چه از درگاه عزت می طلبیدیم

و از بیان واقع چاره نباید کرد اول و آخر فکر و ظاهر و باطن اعتبار تو خدا باشد جل جلاله و چشم دل بکمال مشاهده او بکمال و قدم سعی در مقام قرب او موقوف دایم بپای عقل در ملکوت اعلی مسافر و ایات کبری الهی را که در ان عالم موضوع ست ناظر و بعد از نزول از ان عالم اعلی از احکام و آثار او حاضر از ان و که در سمت تجلیات اوست ظهور هر چیز بدو ست اول و آخر ظاهر و باطن ﴿ ففی کل شئی له آیة ☆ تدل علی انه واحد ☆ و چون این حالت شریفه ملکه او شد و این شیمه کریمه عادت او گشت نگین دل بصور عالم بصور عالم ملکوت انتقاش پذیرد و مرات قلب بتقدس لاهوت مجلی گردد و با حضور قدس و صحبت انس الفت گیرد و ذوق و لذت آن عالم بمذاق حال او برسد و انچه نسبت باوی اولی و اقرب ست همه از ذات خود یابد و معنی سکینه و وقار بروی فایض گردد و تیسیر طمانینت و قرار در وی پیدا آید و بدین عالم ادنی و اهل آن جز برحمت نگرد و شکر گذاری نعمت پروردگار را برایشان بنخشاید و برکات نعمت و معرفت ایشان را راه بنماید و بوصول مقامی که خود رسیده است ایشان را نیز طالب گرداند و بذکر مواعید و مواثیق رحمت قوت باعثه ایشان را در شوق و اهتزاز آرد و او را در همه حال بهجت در بهجت و لذت در لذت بود و از بهجت خود نیز بتبع و از لذت خویش تهذیب ایشان بود

زودی یافتیم اکنون که پیر ضعیف شدیم چون حاجت بدعامی شود کار بدرنگ می کشد بنده عرض کرد که خواجه را روشن ست که چون مریم را رضی الله عنها حضرت عیسی علیه السلام متولد نشده بود میوه زمستانی در تابستان و میوه تابستانی در زمستان بی محنت در محراب حاضر می یافت چون عیسی پیغمبر علیه السلام متولد شد مریم منتظر شد که رزق همچنان خواهد رسید فرمان آمد وهزی الیک بجذع النخلة تساقط علیک رطبا جنیا بر شاخهای درخت خرما را بسوی خود بجنبان تا بر تو خرمای تر بریزد دران حال و درین حال این مقدار تفاوت ست خواجه این جواب را از بنده قبول کرد و به پسندید۔

خواجه احمد رحمة الله علیه

پسر شیخ ابو یزید بن شیخ نجم الدین بن شیخ قیام الدین ست در فوائد الفواد نقل از شیخ نظام الدین اولیا قدس سره می کند که فرمود که خواجه احمد نبیره شیخ الاسلام معین الدین عظیم صالح بود وی میگفت که مرا یاری بود که پیوسته دو رکعت نفل بعد از نماز مغرب برای حفظ ایمان می گزارد در رکعت اول بعد از فاتحه سورهٔ اخلاص هفت بار و سورهٔ فلق یکبار و در رکعت دوم بعد از فاتحه اخلاص هفت بار و سورهٔ الناس یکبار چون از نماز فارغ می شد سه بار در سجده می گفت یا حی یا قیوم ثبتنی علی الایمان وقتی در حدود اجمیر وقت شام در رسید در دان از جای نمودار شدند ما همه فرض و سنت را گزارده جانب شهر روان شدیم و او نماز را تمام کرد و از عقب آمد وقت رحلت بر سر وقت او رسیدیم آن چنان میرفت که باید و شاید خواجه احمد گفت که اگر مرا پیش کرسی قضا ببرند گواهی بدهم که آن مرد با ایمان رفته است۔

خواجه وحید رحمة الله علیه

برادر خواجه احمد ست هم در فواد الفواد نقل از شیخ نظام الدین اولیا قدس سره می کند که وقتی من و نصیر الدین طالب علم پیش شیخ فرید الحق والدین نشسته بودیم جوگی آمد و زمین بوس کرد و بنشست نصیر الدین از جوگی پرسید که با بو سر موی آدمی بچه دارد و در از گردد مرا ازین پرسیدن او در حضرت شیخ ناخوش آمد ناگاه خواجه وحید نبیرهٔ خواجه معین الدین آمد و التماس ارادت کرد شیخ فرمود من این را از خانوادهٔ شما دریوزه دارم مرا چه مجال باشد که دست شما به نیت ارادت بگیرم خواجه وحید الحاح بسیار کرد و مرید شد و محلوق شد و این نصیر الدین طالب علم که از جوگی دراز موی می پرسید نیز محلوق شد و برکت صحبت درویشان در وی تاثیر کرد رحمة الله علیهم اجمعین۔

شیخ بدر الدین سمرقندی رحمة الله علیه

بی ایشان و در همه جایی همه جا خلق از وی متعجب و وی از ایشان متعجب تر ایشان در وی حیران و او در ایشان حیران تر باید دانست که افضل حرکات صلوة ست نجبت مراقبه و بهترین سکنات صیام با حفظ مراتب و نافع ترین تیکیها صدقه و احسان بخلق و کامل ترین سیر با صبر و تحمل بر شدائد و مدام که التفات نفس بقیل و قال من قشه رجدال و تاثر و انفعال باحوال مختلفه و حالات متباینه باقیست خلوص او از کثافت طبیعت و کدورت جبلت محال بود و بهترین اعمال عملی ست که از مقام نبوت صادر گردد و بهترین نیات نیتی ست که از جناب حلم و معرفت نبعث گردد و حکمت اصل فضائل ست و معرفت آلهی اولی اوایل صعود کلمات طیبه بسوی خداست و سبب رفعت آن عمل صالح اینها را می گویم و طلب آمرزش از خدای کنم و هدایت از وی می جویم و طلب کفایت از وی میکنم و قربت از وی میخواهم انه سمیع مجیب اینست مضمون مکتوب ابو علی سینا بجانب شیخ ابو سعید ابو الخیر و آن حکایت دیگر سید باید که می گویند که شیخ با بو علی سینا نوشت که دلتنی علی دلیل یعنی دلالت کن مرا بر لیلی که راه نماید و پرده غفلت از روی کار بکشاید او نوشت که الخروج عن الایمان المجازی الدخول فی الکفر الحقیقی و ان لا تلتفت الا بادراک الخصوص الکلیة می گوید دلیل بیرون آمدنست از ایمان مجازی

از ملفوظات شیخ شرف الدین یحیی معلوم می شود کہ او مرید شیخ نجم الدین کبری ست و در سیر الاولیا نوشتہ است کہ او خلیفہ شیخ سیف الدین باخرزی ست و شیخ نجم الدین را دریافتہ بود و ہم در سیر الاولیا می نویسد کہ او سخت بزرگ بود در صحبت شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ سماع بشنیدی و بغایت خوبصورت و نیکو سیرت بود و چون شیخ بدر الدین سمرقندی برحمت حق پیوست او را در سنگولہ دفن کردند و روز سوم شیخ نظام الدین اولیا حاضر شد مجلس خاستہ بود و سماع در دادہ پستر رسید در خطیرۂ دیگر نشست چون ایشان در سماع خاستند شیخ نظام الدین نیز برخاست بعضے گفتند کہ میان شما و میان ایشان بعد مسافت ست شما بنشینید فرمود موافقت شرط ست۔

شیخ رکن الدین فردوسی رحمۃ اللہ علیہ

مرید خواجہ بدر الدین سمرقندیست در دہلی بود و چون سلطان معز الدین کیقباد در کیلوکہری شہر نو بنا کرد وی از شہر آمدہ ہم در کنارہ آب جون مقامی ساختہ بودند غالباً میان وی و شیخ نظام الدین اولیا چندان محبت و اخلاص نبود در سیر الاولیا می نویسد کہ پسران شیخ رکن الدین کہ جوانان نوخاستہ بودند و مریدان او بارہا در کشتی سوار می شدند و سماع گویان و رقص کنان از زیر خانہ شیخ نظام الدین می گذشتند روزی ہمبرین حال می گذشتند چون نظر شیخ برین جماعت افتاد سر برآورد و گفت سالہاست کہ یکی خون می خورد و جان خود فدای این راہ می کند و دیگران نوخاستہ اند می گویند تو کیستی کہ ما نیایم و دست از آستین برآورد و جانب ایشان اشارت کرد کہ ہلا برہمین کہ پسران شیخ رکن الدین بآن غوغا غازیر خانہ خود رسیدند او کشتی فرو آمدند خواستند کہ غسلی بکنند ہمین کہ در آب در آمدند در حال غرق شدند۔

شیخ نجیب الدین فردوسی رحمۃ اللہ علیہ

مرید شیخ رکن الدین فردوسی ست قبر او جانب شرقی حوض شمسی بر صفۂ عالی نزدیک بقبر مولانا برہان لجی ست رحمۃ اللہ علیہم۔

شیخ شرف الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ

ابن یحیی المنیری وی از مشاہیر مشائخ ہندوستان ست چہ احتیاج کہ کسی ذکر مناقب او کند او را تصانیف عالی ست از جملہ تصانیف او مکتوبات مشہور تر و لطیف ترین تصانیف اوست بسیاری از آداب طریقت و اسرار حقیقت در آنجا اندراج یافتہ و ملفوظات او را نیز یکی از معتقدان او جمع کردہ لما لطافت مکتوبات او بیشتر ست گویند کہ بر آداب المریدین نیز شرحی دارد وی مرید خواجہ نجیب الدین فردوسی ست

در آمدن در کفر حقیقی و عدم التفات ہمت گر بدانچہ ورای ہوالیذ ثلثہ بود بلکہ اشتغال باطن بما ورای عوالم ثلثہ کہ ناسوت و ملکوت و جبروت ست الا بمرتبہ ذات بحت کہ لاہوت صرف و وحدت مطلقہ است و اللہ اعلم گویند کہ شیخ در بر ابر آن نوشت و صلنی ہذہ الکلمات الی یا وصل الیہ عبادہ اربعۃ الاف سنۃ فرمود مرا این کلمات و اشارات بجائی برد و بمقامی رسانید کہ عبادت چہار ہزار سال آنجا نرساند و اللہ اعلم این حکایت خالی از غرابتی نیست و اللہ اعلم بالقصاۃ ہمدانی قدس اللہ تعالی سرہ می آرد وی گوید ابو علی طبیب منحرف از جادہ راہ گذار رسد کہ ابو سعید ابو الخیر بادی آنجا نشان نویسد و او در بر ابر آن این چنین گوید و بعد از آن ابو سعید گوید کہ مرا این کلمات بجائی رسانید کہ عبادت چہار ہزار سال بدانجا نرساند و لیکن ما نیم کہ ابو سعید ذوق این کلمات بچشیدہ و گرنہ ہمچو ابو علی سنگسار آمدی و حکایتی دیگر نیز ہست کہ در ملفوظات مشائخ چشتیہ نوشتہ اند کہ ابو علی شخصے را بجاسوسی بمجلس شیخ گذاشتہ بود تا بیند کہ خدمت شیخ او را غیبت بچہ عنوان یاد می کند و در حق وی چہ می گوید روزی آن شخص از شیخ پرسید کہ ابو علی چہ حال دارد و کار او تا کجا رسیدہ است شیخ فرمود مردی طبیب و فاضل و دانشمند ست و لیکن مکارم اخلاق ندارد و چون این حکایت بابو علی رسید شکایت آن با شیخ ابو سعید نوشت

گویند که شیخ شرف الدین بشوق بندگی شیخ نظام الدین اولیا بدهلی آمد قضارا پیش ازانکه او بدهلی برسد شیخ نظام الدین بریاض رضوان خرامیده بود شیخ نجیب الدین فردوسی در انجا بود چون بملازمت او رسید فرمود درویش سالهاست که منتظر تو نشسته ام امانتی دارم که بتو سپردنی ست مریدشد و نعمتی که برای او نهاده بودند بگرفت و بوطن اصلی خود رجوع کرد گویند که ویرا چند سال در بیابانی که در راه آگره واقع ست توقفی واقع شد هم در بیابان می بود و عبادت می کرد بعد از سالها بوطن رسید قبر او در شهر بهار ست و منیر قریه ایست از بهار رحمة الله علیه رساله فارسی ست که کسی در بیان چهارده خانواده نوشته در انجامی نویسد که ابتدای فردوس از سهرورد ست شیخ نجم الدین کبری فردوسی و شیخ علاؤالدین طوسی هردو قریب یکدیگر بوده اند در مجاهده و ریاضت بسر حد کمال رسیده بعد یک هفته افطاری می کردند و هم بگیاه جنگلی نان جوین بود هردو بزرگوار بخدمت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سهروردی آمدند و گفتند عمر بسر آمد و کار برنیامد ریاضت و مجاهده بسیار کشیدیم اما هیچ روی مقصود ندیدیم شیخ ابو النجیب فرمود برادران ما نیز بدین داغ مبتلائیم سبیل آنست که مرید شویم هر سه بزرگ بخدمت شیخ وجیه الدین ابو حفص بن عمر بن عمویه آیند شیخ وجیه الدین بعد از مدتی شیخ ضیاء الدین و شیخ علاؤالدین خلافت داد و وداع کرد و شیخ نجم الدین کبری را بشیخ ابو النجیب سپرد کرد و گفت این را برخود گیرید بعد از هفتم ماه شیخ ابو النجیب بشیخ نجم الدین خلافت داد و گفت شما مشایخ فردوسید از آن روز باز فردوسیان پیدا آمدند رحمة الله علیهم اجمعین و شیخ شرف الدین را و رای مجموعه مکتوبات که مشهور ست مکتوبات دیگر ست که بجانب شیخ مظفر بلخی که مرید و خلیفه و صاحب سر ست نوشته است آورده اند که در مدت بست و پنج سال که شیخ مظفر از واقعات و معاملات و حالات خود که در سلوک روی می نمودند بخدمت شیخ عرائض می فرستاد شیخ آن را جواب می نوشت و در ذیل بعضی مکتوبات مسطور بود که مکتوبات من همه حل مشکلات و معاملات آن برادر ست باید که کسی را ننماید که موجب افشای سر ربوبیت گردد بنابران هربار که مریدان التماس می کردند که مکتوبات عطا شود تا انتساخ کنیم و مستفید گردیم بسبب محافظت وصیت شیخ و اخفای اسرار الهی بکس نمی نمود مهر کرده ارسال میداشت ناقل این حکایت گوید که آن موازنه دو بست مکتوب زیاده بود که بهنگام رحلت شیخ مظفر مرحوم وصیت کرد که درون کفن من بنهید سبب وفای وصیت او جمله در کفن نهاده شد تا اسرار این بزرگوار پوشیده ماند یک ملتفه مختصر بیان خریطه مانده بود بخط شیخ الاسلام این چند مکتوب ازان نقل کرده شد تا خوانندگان و شنوندگان سبب نفع دین گردد انتهی و ما از هرچه نکته که مناسب حال طالبان و سالکان باشد انتخاب نمودیم گردو سه مکتوب که شاید بتمام نقل کرده شده باشد **مکتوب** بسم الله الرحمن الرحیم

هر بلا کین قوم را حق داده است | زیر آن گنج کرم بنهاده است

برادر اعز امام مظفر سلام و دعای

کاتب حروف مطالعه کند باید که در کار خود مردانه باشد از شدائد امور و از کثرت ابتلا و از امتحانات گوناگون

که من چندین کتب و رسائل در مکارم اخلاق نوشته ام شیخ چون میفرماید که مکارم اخلاق ندارد وجه آن نبشت که من گفته ام که مکارم اخلاق ندارد و نگفته ام که مکارم اخلاق نمیداند و متفطن نمیگردد از ین حکایت تواند تفطن نمود که این حکایت دیگر گون شیخ از دیگر بصورت استرشاد و استمداد نوشته است در بدایت حال و آدان طلب بوده است نه در مقام نهایت و علی مراتب والسلام اعلم

الرسالة الثانية عشر في اختيار التخلي لانتظار التجلي

لا اله الا الله محمد رسول الله انوار توفیق ابد و اسرار تحقیق ازل شامل احوال سعادت مآل و حاصل اوقات بابرکات باد آمین هرچند خواست که بعد از عرض دعا حرفی از حکایت این راه بگوید و سخنی از سلوک این طریق بنویسد از صدمهٔ هیبت این مقام و تصور صعوبت این مرام حالتی در گرفت که قلم از دست رفت و دست از کار ماند چه گوید و چه نویسد از برای گفتن و نوشتن بزرگان چیزی نگذاشته اند کسی باید که آنرا کار بندد و بعمل در آرد شربت باد آن نفس که سخنان رسیدگان را بمقام ایشان نارسیده بگوئی و حقیقت حال را از حروف و حکایت ظاهر بجوئی اگر مردی کاری که ایشان کرده اند بکن بعد ازان گفتاری که ایشان گفته اند بگو

که در راه سالک ست نباید که در کار تقصیر و فتور راه یابد آمی برادر در عظمة الانبیاء آورده است که کار خداوند جل و علا بر یک نمط نیست نتوان دانست که اقبال و فتوح حق سبحانه و تعالی بنده را از کدام راه پدید آید از راه نعمت یا از راه محنت از راه عطا یا از راه بلا موسی پیغامبر را صلوات الله و سلامه علیه بعد از زادن در تنور آتش افگندند پس در تابوت افگندند پس در دریا انداختند پس در دست دشمن افگندند پس در دست او موت قبطی دادند پس از خون کشتن در غربت افگندند پس ده سال در شبانی افگندند شب تاریک شد و ابر تیره برآمد و برق جستن گرفت و گرگان رسیدند و گوسپندان رمیدند و راه را گم کرد و زن را درد زادن گرفت سر ما سخت فرود گرفت و آتش نه هر چند چقماق زد هیچ آتش برنیامد چون همه وجوه درمانده و عاجز گشت ناگاه فتح غیب پدید آمد تا گفت انی آنست نارا چون بطلب آتش آنجا رسید گلی دیگر شگفت که انی انا ربك فاخلع نعلیك انك بالواد المقدس طوی وانا اخترتك فاستمع لما یوحی اسرار الربوبیة غیر معلومة لو جرت الاحوال کلها علی العبد علی سنن واحد لاحاط علم العبد علی الربوبیة والله تعالی بصفاته غیر محاط ؎

هر چه در خلق سوزی و سازیست	اندران مرخدای را رازیست

مکتوب ای برادر آدمی زاده در چه الیست در فلوات سرگردان ماند تا باید در زمان لطیف بمکه رسد محال ست محال

رباعی

درد آکه غم کوه بیکاه افتادست	معشوق دل مو رچه ماه افتادست
درویش بعشق بادشاه افتادست	این واقعه طرفه براه افتادست

ای برادر عاشق باید که نوعی از معشوق را بشاید اگر شایسته لطف بود مراد او از معشوق برآید و اگر سزای قهر بود مراد معشوق از وی برآید آنچه مراد معشوق از عاشق بود تمامتر بود و المحب الصادق من یحمل مراده فدا مراد محبوبه لا یصلح لهذا الشان الا من کان فارغا من جمیع الاعمال لا شغل له فی الدنیا والآخرة فاما من له شغل دنیا و اعلی قلبه حدیث عقباه فلیس له نصیب من خدمة مولاه ویقال اصحاب الدنیا مشغولون بدنیاهم وارباب العقبی مشغولون بعقباهم واهل النار مشغولون بما ینالون من بلواهم فمن الذی له فی الدنیا والآخرة عن مولاه خبر **مکتوب** امام مظفر بداند که این قسم از علم معاملات نیست از علم مکاشفات ست و علم مکاشفات در قلم آوردن رخصت نیست اما آن مقدار که نویسند این ست که موجودات محسوس را عالم ملک گویند و موجودات معقول را عالم ملکوت گویند و موجودات بالقوه را عالم جبروت گویند و هر چه ماورای این ست آن را عالم لاهوت گویند و بدین عبارت هم می گویند ملک عالم شهادت ست و ملکوت عالم غیب ست و جبروت عالم غیب غیب ست و خداوند جل و علا غیب غیب ست بعده تقریر همچنین می کنند که لطائف عالم ملک هیچ نسبت ندارد بالطافت عالم ملکوت که عالم ملکوت بغایت لطیف ست و لطافت عالم ملکوت هیچ نسبت ندارد بالطافت عالم جبروت که عالم جبروت بغایت لطیف لطیف ست و لطافت عالم جبروت هیچ نسبت ندارد بالطافت ذات پاک خداوند جل و علا که ذات پاک خداوند لطیف

و اگر دران مرتبه نیز چیزی نگوئی و خاموش نشینی بهتر و گوارا تر از این گفتن را خاصیتی ست که مادهٔ نورانیت را از سینه بیرون آرد و باطن را از ذوق و حضور خالی گرداند حقیقت را هم اگر در تنگنای سینه محتبس دارند تا مجال صبر و کتمان بروی تنگ آید و در نصیحت فضای باطن جولان کند و در اعماق و اجزاء وجود سریان نماید و از بس شدت ضبط و کتمان خواهد که در رونه را لبشگافد و بیرون افتد تا اشعهٔ انوار آن بی اختیار از روزنهات احوال تابد آنرا نوری دیگر و حضوری دیگر باشد کمشکوة فیها مصباح المصباح فی زجاجه در نصیورت خاموشی بزبان حال گردد و معنی بی عبارت در سخن آید مبارک باد این حال و گوارا باد این ذوق آن را که حاصل ست جماعت دیگر را اینهم که در ذوق سخن و لذت همزبانی چنان از دست رفته اند که صبر از سخن نزد ایشان محال گشته و لفظ عین معنی فعال نفس حال آمده ؎ کار آمد حصه مردان مرد ✦ حصه با گفت آمد این ست درد ✦ اینجا نیز اگر نیک درنگری دلیلی واضح ست بر قوت تاثیر معنی و سطوت سلطان حال که با وجود غشاوه لفظ و حجاب صورت این تاثیر دارد تا آنجا که محض معنی و صرف حقیقت بود چه حال باشد باری اگر یکی بگوید همان قدر گوید که یافته باشد و از آنجا دم نزند که قدم نهاده بود تا از دائره

لطیف لطیف ست و هیچ ذره از ذرات ملک و ملکوت نیست که جبروت با آن نیست و بدان محیط نیست
و هیچ ذره از ذرات ملک و ملکوت و جبروت نیست که خداوند جل و علا با آن نیست و بدان محیط نیست و از آن
آگاه نیست و هو اللطیف الخبیر اوست که لطیف مطلق ست چون لطیف مطلق بود محیط مطلق بود و هر چند
لطافت بیشتر احاطت بیشتر از اینجا فهم می کنند هو معکم اینما کنتم و نحن اقرب الیه من حبل

الورید **مثنوی**

انچه تو گم کرده گر کرده	هست اندر تو تو خود را پرده

از اینجاست که می گویند ملک با لشت و ملکوت با لشت و جبروت با لشت و خداوند جل و علا با لشت و از اینجا
ست که می گویند حقیقت انسانیت ست که مظهر و آئینه سر حقیقت الوهیت ست

تا نیاید جان آدم آشکار	ره ندانستند سوی کردگار	ره پدید آمد چو آدم شد پدید
زد کلید هر دو عالم شد پدید		

زیاده ازین نوشتن نتوان مارا در وقت خویش بدعا ایمان یاد
آرد و السلام آی برادر کل با ختن کل یافتن ست هر که کل باخت کل یافت لن یصیل الی الکل الا من انقطع
عن الکل و نتیجه و ثمره کمال عشق آنست که او را منع و عطا و رد و قبول و رحمت و لعنت یکسان گردد و هذا
کمال فی العشق لیس وراءه کمال تا فرق می کند ناقص ست کمال آنجاست که فرق نماند برین معنی ست که کسی

در باب آن مردود مهجور میگوید بیت	هجران تو خوشتر از وصال دگران	منکر شدنت باز رضای دگران

گویند او را بدین لعنت چندان فخرست که دیگران را برحمت کسی او را گفت که گلیم سیاه لعنت چرا از دوش
بر ندارے گفت

می نفروشم گلیم می نفروشم	گر بفروشم برهنه ماند دوشم

اما این معنی نه در کار خانه عقل ست عقل از ین معنی مفلس مادرزاد ست العشق جنون الهی کار دیوانگان
دیگرست و کار عاقلان دیگر ای برادر اگر آن معانی و احوال که بران برادر می گذرد در آغاز کار ملازم وقت او
شود خام ماند و پخته نگردد و نمودن و ربودن دو حال مختلف باید تا رونده روز بروز پخته گردد چنانچه میوه را
تا دو حال نبود پخته نگردد گاه آفتاب و گاه سایه قبض و بسط و جمع و تفرقه غیبت و حضور دو گانه حکمت ست
دیگر صفات بشریت منافی حقایق ست پس تا صفات بشریت باقی بود وارد را بقا نبود زیرا که بقا مع المنافی
محال بود از اینجا این مسئله تمام حاصل خواهد شد آن برادر دل قوی دارد و همت بلند و امید صادق که ظهور آن
دولت از محال باشد که عقول ملکی و بشری در ادراک آن عاجز آید مردی بمزدوری شعیب پیغامبر علیه السلام راضی
شد و از برای تزوج صالحه ده سال شبانی کرد و در طلب آتش قدم نور قدیم در نظر آمد و مبشر عنایت باطاعت
نبوت و تشریف رسالت در رسید این را عقل از کجا ادراک کند کار بفضل ست نه باستحقاق ای چه عجب
سحره فرعون با مداد در کفر و ساحری غرق بر خاستند و در قهر و تکذیب موسی کمر بسته ساعتے نگذشته بود
که تاج معرفت بر سر ایشان نهاده بر تخت توحید نشاندند و عارفان حضرت خود گردانیدند تا همت از دنیا و آخرت
بیکبارگی در گذشته ندا و الله خیر و ابقی در داد ندای برادر انچه از خم خانه رحمت ترا می خورانند قدح قدح خوش

صدق و نفس ناطر بیرون نیفتد
و سخن و بال حال وی نگردد اکنون
بگویم نعوذ بالله من الخلل و الزلل
رسیدگان مقام معرفت می گویند
که بعد از تنقیه و تطهیر باطن از میل
و التفات بمحسوسات و استغراق
و اشتغال بذکر و عبادت مولی جل و
علا نفس به الفتی و نسبتی و حالتی
پیدا آید و نور معرفتے در دل نشیند
گردد که بدان مشاهده حق دست
دهد و بر مراد الهی و حکمت نامتناهی
وی عز اسمه در کائنات اطلاع
افتد و از دل بر بصر شعاعے
انعکاس پذیرد که بچشم ظاهر غیبیات
و روحانیات را مشاهده کند بطاهر
و باطن از ضیق عالم زور و ظلمت
منسلخ و منقطع گردد و در نور حق
مستغرق و مستهلک شود و تفصیل
این احوال را ایشان دانند که
رسیده اند و لیکن برای تصدیق
ایمان باین حالت علی الاجمال
این قدر معلوم و متیقن گشته است
که اعتزال و انقطاع از خلق و توجه
و اقبال بجناب اقدس را نور است
قلب و زکای نفس و طهارت
و نزاهت از انچه قلوب و نفوس
عامه خلائق بدان مطمئن و متسلی
ست تاثیری بهمت شاید که اگر
این ورزش دوام پذیرد و استمرار
گیرد و رعایت احتیاط کار دست
دهد وصول بآن مقام که نشان
میدهند و اشارت میکنند ممکن
باشد پس طالب این نسبت
و مشتاق این کمال بالشرط است
که براه طلب و ابتهاد پا بنشیند

می خور و بد مستی مکن بشنو چه میگوید بیت

هر کرا آن آفتاب اینجا بتافت | هست دریای محبت بی کنار

انچه آنجا وعده بود اینجا بیافت | خوش بادا مبارکباد تشنه تر بادا

لاجرم یک تشنگی شد صد هزار | اینجا کار بر قدر همت ست هر چند همت بلند تر تشنه تر

هر که صاحب همت آمد مرد شد | هیچ خورشید از بلندی فرد شد

بار وقت باید کشید چاره نیست

و در قهر رو رده باید شد و اگر نه خام ماند آخر کار سالک همین ست نه تنها تراست بیت

تا نگردی لقمهٔ دردے پسر | کی توان خواندن ترا مردے پسر

ای برادر راه توحید که دین مردانست دریای محیط ست آنجا علم و عقل غرقند بشتن از کجا و گفتن از کجا هر که درین دریا افتاد در عالم حیرت افتاد این ست که گفت

قطرهٔ کو غرق دریا بود | هر دو کونش جز خدا سودا نبود

ای برادر آنچه در سکر و غلبه از کسی چیزی افتاده است او دران معذور ست اما پسندیده روش درین طائفه اینست الاستقامة علی الشریعة مع کتمان السر ای برادر اگر درین تماشاها و نمایشها کسی الا توقف افتاد افزایت من اتخذ الهه هواه او را پیش آید و در دایره لادریندر بان الا مقید گردد و در بان الا دانی کیست آن را ابلیس خوانند از و بشنو چه میگوید ست

معشوقه مرا گفت بشین بر در من | گفتا ندارد درون هر که ندارد سر من

ای برادر بعد مطالعه عقوبات در تماشای عالم ملکوت بسیار کسان را راه زده است و ایشان را گمان آنکه بمقصود راه یافتیم سبحان الله یکی در کار آن سر مهجوران نظر کن و بشنو در زاد الارواح آورده است قال وهب بن منبه رضی الله عنه قرأت فی بعض الکتب ان ابلیس لقی موسی علیه السلام عند الطور فقال موسی لابلیس بئس ما فعلت آدم فقال ابلیس ما اردت ان ارجع عن دعوای فاکون شلک انی ادعیت فلم اران اسجد لسواه و اخرت العقوبة علی کذبی و انت ادعیت محبة الله فقال لک انظر الی الجبل فان استقر مکانه فسوف ترانی فنظرت و لو عصمت علیک لرایته اهل محبت و ذوق را اینجا کارها و سرها ست برین نظر ست که عین القضاة می گوید تو چه دانی که ابلیس کیست جبرئیل صفتی باید که در دیده در کار او نظری کند ازین معنی گفته اند

سر تافته آن ره رو از سجده غیر او | گر مرد ره او نی کم ز ذات نبود بد

اصحاب محبت دانند که در عالم محبت چها ست چون یوسف علیه السلام از پیش یعقوب علیه السلام بر فت یعقوب را دیده نیز رفت تا چنانچه او را ندید برادران را نیز نبیند چون بوی پیراهن یوسف باز آمد و دیده نیز باز آمد ازین معنی گفت

هر که او را یوسف گم کرده نیست | گرچه ایمان آورد آورده نیست

ای برادر فی المثل اگر هر دو عالم را بر در تو آرند و گویند ترست هر تصرفی که خواهی بکن هوشیار باش تا از انچه فوق الدنیا و الآخرة ست محجوب نگردد و قطع طریق نشود همان گوید که آن عارف گفته است

دنیاست بلاخانه عقبی هوس آباد

ما حاصل این هر دو بیک جو نستانم

سلطان العارفین خواجه بایزید فرموده است لواعطاک و حانیة عیسے و نجوی موسی و خلة ابراهیم فاطلب ما وراء ذلک فان فی خزائن عظمتة ما وراء ذلک کثیر الکثیر ای برادر هر زمان

و تقصیر کلی از خود راضی نباشد و اگر در تمام سال ماهی در ماهی هفته و در هفته روزی و در روزی ساعتی این معنی را ورد و وظیفه خود سازد و دران یک ساعت از خلق ارزوا و خلوت گزیده بذکر و مناجات حق مشغول گردد و در مقام تضرع و ابتهال مصدق و التجا بایستد تا برکات و انوار این وقت بر سایر اوقات بیفتد و رفته رفته دوام و اتصال وقت دست دهد عجب که نشانی ازین کار در نیابد و عجب تر آنکه بعد از استماع این خبر و امکان وجود آن اثر باعث از باطن همت مرد عاقل بر دریافت این حال و امتحان صدق این مقال نباشی نگردد لا الا الله یک ساعت از شب و روز اگر مصروف این خیال گردد چه نقصان آرد باری اگر هیچ ننماید ساعتی بطور خود بودن نیز عالمی دارد و بر قیاس انچه گفته است

زیاده هیچت اگر نیست این نه بس کت راه دمی

ز وسوسه عقل بخبر دارد اگر یکی را اماره ایمان صورت کمال یافته و نور یقین بر دل تافته است فطوبی له و بشری له اگر آن خود بی همت خاطر و کلفت اغیار باعث شود خیار این کار و سلوک این طریق خواهد گشت زیرا که انبعاث شوق طالب و تحمل تعب بر قدر ادراک حسن مطلوب ست و ادراک حسن مطلوب بر اندازهٔ اشراق نور یقین و اگر طالبی دیگر هنوز بدرجهٔ یقین نرسیده و بسبب طریان غواشی طبیعت

وعروض عوارض نفس در مرتبه ظن وتخمین مانده است آن نیز در اختیار مجاهده وطلب کافی ست شیخ ذکره الله بالخیر میفرمود در اول حال اختیار عمل را شرط حصول یقین نباید داشت وبهمان قدر تصدیق که حاصل ست اگرچه اعتقاداً او تقلیداً باشد شروع در عمل باید کرد تا هم از صفای معاملت ونورانیت عمل رفته رفته حجاب ریب از جمال شاهد غیب برافتد ونور یقین جلوه گر آید وغنی شدن بنقصان وتسویف وتاخیر سعی در ازاله وعلاج آن مقصد او دور تر اندازد وعلت بُعد وحجاب را مستقر ومتمکن سازد بحتم وطبع وزین کشد نعوذ بالله منها یقین ست که صاحب فطرت سلیم هرگز از جادهٔ سلامت وطریق استقامت بدر نیفتد که هرگز نکرد اصل گوهر خطا من فدای آن طالب مشغوف که بحر وشنیدن خبر پیش از بروز نور وظهور افزودست درکار زندو در تحصیل مطلوب اگرچند متعذر الوصول بود بتاب وبی اختیار گردد یکی از محققان گفته است که فطرت سلیمه مجبول ست بر اختیار دین اسلام والله الموفق ومنه الالهام اللهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه وصلی الله علی الهادی المهدی الی طریق الحق المبین شیخ الکل وامام الائمة واستار الوجود وسید المرسلین محمد وعلی آله واصحابه واحزابه

از عالم محبوب این خطاب بسمع جان هریک از عاشقان میرسد ایها المسافر الی الشرق ایها المبارز الی الغرب ایها الناظر الی العلی ایها المسارع الی الثری این تطلب ها انا ذا المکتوب آن برادر رسید شور وغوغا بسیار بود ای برادر چون امام شبلی را پرسیدند ما صفة العارف گفت صم بکم عمی پس ما را این شور وغوغا چه سود کند لب باید بست ودر اندوه این حدیث باید سوخت وماتم وی مصیبت خود باید داشت غوغا وشور هرچه باشد جز فرو بردن وآرو نخ نه آوردن راه نیست روش خداوندان این قصبه همین ست تا در دنیا بوده اند در اندوه وماتم این حدیث بوده اند وچون از دنیا بیرون رفته اند با این اندوه وبا این حدیث بیرون رفته اند وامروز که در گور خفته اند وفردا که از گور برخیزند با این حدیث برخیزند ای برادر بالوث حدث دعوی قدس وطهارت که حضرت او را شاید در عالم ما ممتنع الوجود پس یقین باید دانست که پاکی از لوث حدث یاد قدم ست یاد عدم ست از اینجا همان می آید که آن عارف گفته است ارید عدما لا وجودا لانی اتنزل که در ان قدم نهادهٔ ومردان دران منزل در فریاد اند آخر نشنیده

شعر

قد تحیرت فیک خذ بیدی	یا دلیلا لمن تحیر فیک
ای برادر نوشتن وگفتن همه بیرون پرده است درون پرده	این ست رباعی
چون سر ازل طعمهٔ ابدال نشود	آن جمله قیل وقال پامال شود
هم مفتی شرع را جگر خون گردد	هم خواجهٔ عقل را زبان لال شود

شیخ حسین علیه الرحمة

ابن معز بلخی انچه مشهور ست مرید وخلیفه شیخ مظفر که عم حقیقی اوست میدانند اما از ادای کلام او چنان ظاهر می شود که او پیوندارادت بشیخ شرف الدین قدس سره دارد وتربیت وارشاد وخلافت از شیخ مظفر یافته ودر اوائل حال در حضرت دهلی بتعلیم وتعلم اشتغال داشت وبعد از جاذبه عنایت الهی که باعث بر سلوک طریقه فقر است سفر حجاز کرده وبزیارت سید کونین صلی الله علیه وسلم مشرف شده وبعد از دریافت این سعادت که متضمن حصول جمیع مقاصد ست بوطن اصلی رجوع فرموده واو را نیز مکتوبات ست بر طرز مکتوبات شیخ بزرگ متضمن اسرار توحید وباعث بر اختیار تجرید بزبانی لطیف وبیانی عجیب جمله از وی نقل کرده می شود وهمدران اثنای از احوال وی چیزی نیز معلوم گردد **مکتوب** این بیچاره عنفوان شباب واوان تعلم بدتی در هاویهٔ عصیان وخذلان وفیافی هوا وخسران چون قوم بنی اسرائیل حیران وسرگردان بوده ناگاه بندگی شیخ مظفر مرحوم را سفر حجاز پیش آمده بنده را همراه برابر برد ومدت پنج سال بتربیت وارشاد لیلاً ونهاراً معارف وحقایق را بر دیده خفاش صفت این گدا جلوه فرموده هرچند این بیچاره قابلیت نداشت اما چنانچه قرب زمان انبیا را اثر تمام ست قرب مکان ایشان را نیز اثر کمال ست تا تاثیر آن تقابلیت پیوست وچیزی دیده ودانست که عبارت از ان خبر بدین حدیث نتوان کرد

لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلاً و لبکیتم کثیراً بعده چون بشوق قضا ازل در هندوستان افتاد آن معنی را بلنبور آورد و آن مطلوب بقصور باز آمد اکنون که مدت بست سال در حسرت نایافت برآمد و طاقت بسر آمد شبهای فراق بروز آورد گفتم یارب باه بکدام وسیلت و بچه ذریعت بدان دولت رسم درین دیار اگر جهان بکام شود و فلک غلام شود اما بادوری در سرای مهجوری مقام کردن و از آشنائی به بیگانگی آرام گرفتن نه شرط محبت و وفای مودت باشد ؎

بیچاره دلم شکسته تا کی باشد	در زخم فراق خسته تا کی باشد
برخیز و بگو نشسته تا کی باشد	عاقبت سر ببیابان نهد چون بعدی

در آرزوی کسی کی بی او خوش نیست ؎

هر که در سر هوس چون تو غزالی دارد

مکتوب در فضل زمین عرب مقرر باد در مکتوبات جدید خدمت شیخ که برای مغربی نوشته اند شکایتهای این زمین نبشته و نبشته که کرا درین زمین کاری دست داد چه کنم تا مادر بود پای بند بود م چون مادر فوت شد قوت پای رفت بضرورت افتاده ماندم و شیخ فضل الله سالها چهل کان طی می کرد کشایش نمی بود فرمان شد در عرب برو رفت بعده کارها گشاده که در تحریر نیاید بندگی شیخ منظفر در حیات حضرت بیرون آمده و رفته فرمان شد مولانا صاحب مشرب شده است و بر اصول قانون کار مطلع شده است از ما جدا شدن او را مضرت نیست چون مراجعت فرمودند در اثنای راه بود ند حضرت شیخ وفات یافت چون حضرت سالت را در خواب دیده بود ند که این بار بار گرد کرت دیگر باز فرزندان بیای بعده ما را روان کردند و در مکه فرمودند در فضل این زمین رساله ای نوشتم اما که فهم خواهد کرد اگر حضرت شیخ می بود می نوشتم بعضی یاران را صدقه شیخ اینچه اصل و قانون کار ست معلوم شده است اصل کار مخالفت هوای دنیا و عقبی ست الا الشغل بالله و ما یساعده و ما یعاضده من التقرب الیه عز و جل ابیات

کافر نفست چو زبون تو شد	گر همه کفری همه ایمان شدی ؎
شبی که بی تو گذارم مرا به روز مباد ؎	او صاف فیمه چون بدل شد

دمی که با تو برآرم سعادت ابدست
هر عقده که در تو بود حل شد

جمله علوم این طائفه درین سه بیت ست اگر علو همت داعی بر سفر شود مبارک باد لا لبعد مع المحبة و سیت کاتب همین ست ما شغلک عن الحق فهو طاغوتک همین نوشته دوستان را می دهم و بخدا می سپارم ان خیر الزاد التقوی و کفی بالله حسیبا ؎

گر خیل و سپاه حسبی الله
ور پشت پناه ربی الله

والسلام می گوید از بندگی مخدوم شنیدم که در مکه می فرمود که در هند مرد خدا نیست گفتم می گویند که هیچ مقامی نیست که آن جا مردی نیست که به برکت او قائم ست فرمود آن صلحا اند مرد خدا دیگر ست اگر من کسی را در هندی دیدم پیش در او مجاوری شدم **مکتوب** در اصول ثلثه طالبان حق را دوام گرسنگی لابدی ست خواه بصوم خواه حالت انتظار و جوع رکن کار ست هر چه بنا توان کرد بر جوع بنا شود چیزهای دیگر شرط کار پیش نیست جوع رکن همه کارهاست آن را بهمه حال نباید گزاشت بنیاد ذوق جوع ست آن کس که قولیست جوع بی صوم را ملازمت می تواند نمود

واتباعه اجمعین هداة طریق الحق و هی علوم الدین ط

الرسالة الثالثة عشر تحصیل المطلوب بانتظار المحبوب و رعایة الاعتدال فی العلم و الحال

لا آله الا الله محمد رسول الله

طلب باید و انتظار بی طلب و انتظار بهوس و آرزو مطلوب نتوان رسید و حقیقت طلب آن بود که طلب و تعطش مطلوب و وحدت دهد طلب بر جان طالب چنان غالب آید و استیلا یابد که هیچ مقصودی و هیچ آرزوی از آن مانع نیاید و غلبه شوق و تعطش بآن مرحد رسد که اگر عقلای عالم حکم کنند که وصول بدین مطلوب محال ست و حصول این مقصود متعذر این سخن در گوش طالب اصلا راه نیابد و قطعا دلنشین دمی نگردد و بگفت و گوی ایشان قدم از راه حست و جوی برندارد اگر این حالت روی نماید طلب ست باقی هوا و هوس بیش نباشد و از هوا و هوس کاری بنکشاید و انتظار محبوب چنان باید که یک لحظه از خیال آن جمال و حصول آن دولت وصال غافل نبود و فارغ ننشیند و هر دمی که زند و هر قدمی که نهد حصول مطلوب و حضور محبوب پیش چشم دارد و امیدوار بود که شاید همین ساعت بدست آید امید و انتظار اگر چند در معنی هر دو یک اند اما حکم ذوق دیگر دارد حال انتظار از مقام امید پیشتر رود

این کار اقویا است و آنکه ضعیف و مبتدیست نیت صوم می کند در ضمن صوم جوع می کشد اصل جوع ست
بعده اصل اصل ربط دل ست بعده ترک ما لا یعنی ست این سه چیز تحفه است که انبیا و اولیا را استوده اند
با سلامتی این سه چیز هر ذوقی که روبنماید بگواهی این سه چیز آن ذوق ذوق ست نفس در مقام خود ست
و شیطان در مقام خود آنجا که این سه حصار ست نفس و شیطان و خلق را راه آمد نیست و اگر هست نفاذ
نیست هر خطره که باین سه چیز ست رحمانی ست **مکتوب** در نصیحت فرزند قاضی امجد بداند درخواست
کرده بود که چیزی بفرمایند و فوائدی بنویسند که در غیب بمطالعه آن انسی و انشراحی باشد برای نبشتن و گفتن
بزرگان شیخ ما نگذاشتند اما کاتب وصیت همین قدر می کند که همیشه خصم نفس خود باشی و همواره همت
بر مخالفت هوا رفتن مصروف داری و کار را غنیمت شماری و آن آنست که دائم در سویدای دل خود رقیب
باشی هر زمان که در یاد او گذرد اسلام دانی و هر زمانی که از و غفلت یابی کفر شماری اعتبار را لا اعتقاداً ایقظه
از برای دفع خصم در تحریر آمد و جوارح از معاصی صغائر و کبائر پاک داری و بتجدید توبه و تجدید ایمان
لیلاً و نهاراً دل خود را تفقد نمائی و وظائف که از پیش این فقیر گرفته دران ملازمت نمائی و اصل
کارها توبه است و مقامات توبه را نهایت نیست و التوبة للمقامات کالارض للبناء فمن لا ارض له
لا بناء له مارا و ترا همین مهم ست که چشم و گوش و دست و زبان از معصیت و خلاف پاک داریم
و شب و روز درین تجسس باشیم که امروز زبان پاک ماند یا نه همچنین از جوارح چه پاک ماند و چه پلید شد
هر چه پلید شده باشد ازان بتوبه و تجدید ایمان بخدای باز گردد و چون تو درین غم مشغول و درین اندوه
و اندیشه باشی عبادت تمام جهان بنام تو نویسند و درین زمانه لقمه پاک داشتن و اعضا و جوارح
از معاصی پاک داشتن هر کرا دست دهد و جنید وقت ماست اگر انصاف دهی مغز سخن این ست
و خلاصه کار این ست باقی دیگر ها نقش بر آب روان ست اگر این معنی و این دولت دست دهد یا گاهی
دست دهد آن زمان شکر واجب شود یا گاهی دست ندهد آن زمان توبه واجب شود هر که امروز در
صراط شریعت بپا میرفت فردا از صراط حقیقتی نیز سلامت رود هر کرا در شرع لغزشی افتاد بی شبه

دوزخ و جنت از نیخامی برند	راحت و محنت از نیخامی برند

آنجا لغزشی خواهد بود

تا تواند قدم در دائرهٔ شرع ثابت و قائم دار تا برخورداری صورت و معنی ببیند روزگار عمر در فسق و فجور
گذشت در مدت عمر دو رکعت نماز پسندیدهٔ حضرت عزت میسر نشد و یک روز روزه که آن را صوم
توان گفت دست نداد باید او مسلمان خاستن و تمام روز در معصیت گزرانیدن و هنگام خواب

فسق ست و فجور کار هر روزهٔ ما	پر شد ز حرام کاسه و کوزهٔ ما
بر طاعت و بر نماز و بر روزهٔ ما	امروز با غم طاعت و عبادت

اسلام آوردن ریاعی
می خندد روزگار و می گرید عمر

ملاقات نیست ساعت فساعت همین افتاده است که بتجدید ایمان کلمهٔ شهادت باید که فوت نشود و اگر

امید در سویدای دل مکنون و
مضمر بود و از انتظار بیرون افتد
واز فحوای امید آرام و تلقین بفهم
درآید و از انتظار قلق و اضطراب
و بیقراری مفهوم گردد که الانتظار
اشد من الموت این موت عین
حیات و گوار ترا ز حیات ست
صد هزار حیات فدای این موت
باد و شک نیست که وجود این
حال عزیز و نادر افتد پس چه
باید کرد بیکار نشستن نیز گنجایش
ندارد و باری اگر این قدر نبود
بحکم ما لا یدرک کله لا یترک کله
قدمی باختیار در راه باید نهاد
و گامی زد لنگ و لوک
و خفته شکل و بی ادب + سوی
او می غیثه و او را ی طلب +
بیقین باید دانست که هر عمل را
اجری و هر گردهٔ را جزائی هست
اگر چند مقدار ذره بیش نبود
فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره و
من یعمل مثقال ذرة شرا یره +
اندرین ره گر آنچنان نکنی +
دست و پای برون نیان نکنی +
کافرم من گر زیان کردست
کس + در ره ایمان و طاعت
یک نفس + ع کس با تو زیان
نکرد من هم نکنم + یکی از مقامات
یقین اعتقاد پاداش عمل ست
تا بدانی که هر چه کاری بدروی و
عمل خود را خوار و بی اعتبار نپنداشت
اگر چند از ین جهت که نسبت ببنده
دارد خوار حقیر و بی اعتبار بود
اما از حیثیت آنکه امتثال امر
پروردگار ست نشانه و او

سطر ۱۰ از پایین: [illegible]

این ایمان لسانی و توحید زبانی توفیق نشود دم آخر با کلمه برآید گوی از میدان برده شود ؎

در مجلس وصالت خمها کشند مردان	چون دور خسرو آید می در سبو نماند

عمر با آخر رسید هفتاد و یک شد امید ماه و سال نماند است یاری از یاران ست بزکوة مشغولی خود و زکوة فراغ خود این مفلس بینوا بت پرست کهنه گرفتار نفس اماره را بمحبت شیخ هر روز و هر وقت که یاد آید بدعا ایمان و سلامتی توحید و خیریت و عافیت مدد فرماید و در مکتوبی دیگر یکی از طالبان می نویسد که نوشته بود که یک اسم تعین کنند درویشان اسمای دیگر ند که شعبده و تلبیس و تلمیع فرمایند خانه شیخ شرف الحق والدین ملمع گری نشده است و نشود درین خانه طلب حق که طریقت ست می خواهند و تبری تمام سوی الله می طلبند و این بیت می خوانند ؎

بولایت محبت صفدر ست عاشقان را	بجهان چه دید آن کس که ندید این جهان را

هر که قدم از غیر حق برنداشت محنت بی حاصل ست او را در دو کون و بیند می باید بود او را همین اوراد و نماز و تلاوت و عبادات ظاهر نافع ست کار مردان دیگر ست کار مختثان دیگر آسمانیان را از آن بت پرستان نه اشتغال عن الحق فهو طاغوت والسلام فقیر طالب روز افتاده را چه پروای تا خاطر مردمان ست برضا و خط کسی ملتفت نگردد و دو دنبال خیریت کار خود بسزاوار باشد بهر چه راه یابد اگر چه بت خانه باشد فرض حال باید پنداشت حالت بوائی آت از ضعیف شدن باک نیست در راهی بدو سه طی خوف مرض و هلاک نیست بکند بخیر خواهد بود بنیاد کار همین تبدیل عادت ست و تغیر اوصاف ذمیمه است و این بمنزله وضو ست اگر این نشد نماز و روزه هیچ نیست اصل طهارت ست درین کار اگر این دست ندهد هیچ دست ندهد و آنکه نوشته بود که سری مرا حمت می دهد اگر فرمان شود پیراهن پوشد پیراهن و کفنی و خرقه اختیار این چیز نوع عادت پرستی ست فقیر که طالب راه اعلی باشد او را لباس اختیار چه معنی دارد ان الله لا ینظر الی صوركم هر چه باید بپوشد دیگر طالب را هر جا که معنی روی بنماید و فهم شود اعتراض و انکار کفر حال اوست اکثر ارشاد مخدومان ما اینست که لباس گر سنگی دریافته نیمی شکم پر کند و نیمی خالی بدارد و علی الدوام اگر نیمی خالی ماند این معنی چون آب شود و دست ندهد الا بتوفیق الله تعالی و مداومت برین مورث حرارتی و آتشی ست که بتجربه معلوم گردد اما آنکه گاهی گرسنه ماند گاهی شکم پر خورد و اکثر اوقات گرسنه می باشد و بعضے وقت سیر خورده می شود درین صورت اگر سالها بگذرد ذره سود ندارد اما خلو معده چنانکه نوشته ام یا بیداری شب آن مقدار که بتجدید وضو و فراغ بیدار بودن دست دهد نیک نافع ست و سبب صفای دل ست و قلت آب و اگر قلت کلام و ربط و ذکر اجتماع یا بد این اسباب را تمثیل مبتقله کرده اند و تجربه شده آه زدن و گریستن چیزی نیست اصل نگاهداشت ربط دل ست این اعلی ست اول قوت بدن و عنفوان شباب باید که یک وقت تناول کند و مقدار معین ازان بخورد بعده فراغ باید که دلی بهیچ علاقتی ملتفت نگردد و شبها اوقات خالیه توجه الی الله و حضور دل و با حضور حضرت جلت که با اوست و معرفت هستی او و مشاهده حرکات

فرموده است و وی وعده کرده و وعده او صادق ست سنت او بران جاری لسبی عظیم و اجر عمیم ست و بحقیقت جزای عمل عین عمل ست که در وطن آخرت بآن صورت نموده اینجا غرض ست و آنجا جوهر و باختلاف مواطن مختلف شده سبحان الله غراس الجنة و لا حول و لا قوة الا بالله من خزائن الجنة که در حدیث دانا ترین نوع بنی آدم و حقیقت بین تمامه عالم صلی الله علیه وسلم واقع شده است کشف بر این معنی ست و بمذهب ارباب معقولات که حصول اشیاء در ذهن بحقایقها ست نه بشبح و مثال نیز معقولیت این معنی پرتو افگند این سخن در وقت دیگر بجای دیگر بهتر ازین گفته شود انشاء الله تعالی اکنون طریق وصول بحق و انواع مجاهدات و ریاضات که درویشان دارند و کارهائے که ایشان کنند و بدان روش منزل مقصود بریند کر اطاقت کردن آن کارها و برداشتن آن بارها ست و درینجا طریقی ست اسهل و اقرب و آن اینست که بعد از اعتقاد بوجود باری سبحانه تعالی بآن اسماء و صفات که درین مسلمانی بیان کرده اند دایم بجناب او التجی و توفیق و هدایت را ازوی خواهی و فضل و کرم او را منتظر و قرب و قبول او را متضرع و بنیاز جوان باشد همچنانکه بندگان و خادمان درگاه ملوک با مخدومان و ولی نعمتان خود

وسکنات واقوال وافعال بعزت ودیدبه قدرت او تقدا وست وهو معکم اینما کنتم نقد در نقدست اگر همین میسر شود واکثر اوقات او درین اندیشه ومشغولی استیعاب یابد بدولتے تصور کند ؎

هر که از اهل هنر در اهل عیب | آفتابے دارد اندر جیب غیب | عاقبت روزی بود کان آفتاب
در برش گیرد بر اندازد نقاب | اگر ازین مشغولی خالی ماند انگاه وای ویلاے در دنیافت ومصیبت

حریان بالاتر از همه وظائف واورادست ؎ | از نجست بدم اگر فروشد خورشید

از نور رخت مهاچراغی گیرم | چون کار وبار مردان وشیر مردان از نمایند ناچار علیکم بدین العجائز را محکم باید گرفت ونا امید نباید بود ودر همه حرکات وسکنات واقوال وافعال کوشش بدان باید داشت که در هیچ چیزی راستی باحق فروگذاشت نشود ودر کل احوال چنانچه دارند باحق راست می باش سخنے جامع ست مردین ودنیاے را وانشاء الله تعالی مکتوب ان الله یحب معالی الهمم یکره سفسافها

ای بر دیها علو همت آنست که روز بروز هر چه دشخت کن در آمده است بالاتر ازان برود وهمای همت او جز بر فضاے ربوبیت پرواز نکند شیخ عبد الله تستری می گوید یا عبد الله بشی مثل مخالفة النفس والهوا این قوم باخود جنگی دارند که تا لب گور روی صلح نه بینند تا اگر وقتی قدمی بموافقت وی سپرده شود خواهند بحکم حال نه بحکم اعتقاد زنار در بر کنند وظاهر را موافق باطن گردانند تا از نفاق بیرون آیند کلام مجید در بیست که خطبه زنار هاے ما بر عالمیان می خواند افرایت من اتخذ الهه هواه دل از خلق برداشتن وبر حق بستن کار اولیا وانبیاست تمام عالم بر چند بیگانه زمین ولقمه معلوم دل بسته خوش می باشد اگر چه ازان ده روزین گذاشت تمام سال نمی شود اما خاطر را بدان قرار وتسکین می دهند وار آمدن فقیر چندان می ترسند که از حق نمی ترسند وکسی بالکلیه از جمله خلق دل برداشته اعتماد بر حق یک ماهی وشش ماهی هم نکرد که آن کار دل را معلوم که هر که دل بر حق بند حق او را ضائع نکند مرد باید وشیر مرد باید که دل بکلی از مخلوقات پاک کند واعتماد بر کرم حق وفضل حق کند تا او را ظاهر شود که کسی که تبرا از خلق وتولا بحق کرد چگونه او را فضل حق پرورش میکند

مکتوب در بیان معیت حق با خلق

مقرر برادران ودوستان باد درین فائده سری اسرار الوهیت بیان می کنم هر که متابع قدم شیخ الاسلام شیخ مظفر قدم زند محق او بود نه مبطل در حجره دل خویش این را در را مستور دارد ودل خود را بلوث زندقه آلوده نگرداند العیاذ بالله قوله تعالی وهو معکم اینما کنتم ظاهر معنی چنین ست که خداے تعالی باشماست هر جا که باشد وبودن چیزی را با چیزی معیت خوانند واین بودن یا مجازست یا بحقیقت علماے ظاهر را مذهب این ست که این بودن بمجازست نه بحقیقت وگویند خداوند با همه ذرات عالم ست نه بذات بلکه بعلم وبر همه ذرات قادرست ومذهب عامه متکلمین همچنین ست اما صوفیان بمعنی ظاهر قناعت نکنند

کنند وبا ادب وخاضع وخاشع وانعام اکرام ایشان را امیدوار واز قهر وسخط ایشان ترسان واز سطوت وهیبت ایشان هراسان باشند وهمه اینها بطریق تعظیم نگاهداشت ادب حضرت ربوبیت جل شانه ولله المثل الاعلی مثل حال خدام ملوک بتوان یافت ؎ گر وزیر از خدا تبرسیدے ✣ همچنان کز ملک ملک بودے ✣ خلاصه کار حضوریست وادب بعبارت دیگر اعتقاد همت وخدمت وعلامت وحال ومرقت وطاعت اگر این همه جمع شود واعتدال یابد سعادتی بالاتر وکمالی افزون ازان نبود ولی کمتر باشد که حال وعلم باعتدال حقیقی اقتدا صاحب این مقام سید طائفه جنید بغدادی رحمه الله واشکال ایشانند بر یکی حال غالب آید محبت وشوق ومستی آرد وبر دیگرے علم غالب بود در ادب وخدمت وبندگی افگند طائفه اول مستانند وفرقه ثانی هشیاران وجمع کردن میان مستی وهشیاری کاریست آسان نبود ؎ بر کفے جام شریعت بر کفے سندان عشق ✣ هر هوسناکی نداند جام وسندان باختن ✣ ونزد محققان از ارباب دین متوطنان مقام تمکین تقدیم عمل در رعایت ظاهر اهم واقدم بود شیخ فرمود ذکره الله بالخیر حال باطن را بر عمل ظاهر مقدم ندارد تا از دائره ادب واعتدال بیرون نیفتد ونیز بظاهر بسنده نکند وهمیشه ازان نایستد تا از وصول بمرتبه علو وکمال محروم

حقیقت چیزی را طلب کنند و مذهب ایشان اینست که معیت حق با جمیع ذرات حقیقت ست ای او بذاته با جمیع اشیاست حقیقةً لا مجازاً لیکن معیت او نه چون معیت جسم ست با جسم که او جسم نیست و نه چون معیت جواهر با جسام که او جوهر نیست و نه چون معیت عرض ست با جوهر و اجسام که او عرض نیست پس معیتی که معلوم و مفهوم متکلمان ست همین سه معیت ست لیکن صوفیان آن معیت را که معیت رابع گویند جز این معیت که مفهوم متکلمان ست گویند مثال روح با جسد مثال بودن حق تعالی با کل کائنات ست زیرا که نه درون قالب ست نه بیرون قالب نه متصل بقالب و نه منفصل بلکه روح از عالم دیگرست و قالب از عالم دیگر و بروح از لوازم اجسام از دخول و خروج و اتصال و انفصال و جزء آن هیچ نسبت ندارد و با این همه ذره از ذرات قالب نیست که روح بحقیقت بذات او نیست معیت حق سبحانه تعالی با ذرات عالم همچنین مثال ست من عرف نفسه فقد عرف ربه اشارت برین سر است سوال اینجا وارد می کنند بر ایشان که از اینجا لازم می آید که حق سبحانه تعالی بذات خود در همه مواضع قذر باشد و این ممتنع و منکرست جواب می گویند که اتفاق جمله اهل اسلام ست که انواع نجاست و قاذورات را حق تعالی می آفریند و نگاه می دارد که بی حفظ او بقا محال ست و اندرین هیچ عیبی و نقصانی لازم نمی آید ازین معیت نیز هیچ عیبی لازم نیاید با آنکه معلوم ست که فعل بی فاعل و صفت بی موصوف هرگز نبود و دیگر می گویند روح متصرف ست در همه اجزای قالب موجود ست با همه ذرهای قالب و زندگی همه بدو ست و با این همه از چیزهای که در باطن قالب ست از خون و جز آن هیچ خللی و نقصانی در طهارت و پاکی روح نه و متکلم معیت ذات احد حقیقی با همه ذرات نامتناهی فهم نتوانست کرد بی تقدیر تجزی و تقسیم و حلول و در ممکنه لاجرم تاویل کرد و الله الهادی الی الصواب مثنوی

گفت تو کی دیدی آن رخسار را	چشم مجنون باید آن دیدار را
کی بود لیلا بخانه تو پدید	گر بچشم من نه بینی روی او
تا نیابد عشق مجنونی بدید	
تو نیابی از خاک کوی او	

چون مریدان را همتها برای طلب کارهای عالی قاصر گشت این فقیر برای تحریص شان بقلم آورد تا چون از نعمت تصفیه قلب محروم افتند باری از سر مراقبه با مولی محروم نمانند و خود را با او و او را با خود دانند و دور نشمرند که بشیر حریان که بخلق دامن گیر شد ازین شد که خود را از شرف معیت حق دور دانستند روی ادب و ارقدم بر خلاف رضا ننهادند والسلام۔

مکتوب در بیان اسماء حقیقی

حق عز اسمه اصطلاح موحدان معلوم خدمت برادر کرد و انچه در شرح آداب المریدین خدمت شیخ از منازل السائرین آورده اند که اسم حقیقی عین مسمی ست آن بر اصطلاح اهل وحدت ست و تا اصطلاح ایشان معلوم نشود اسماء حقیقی نیکو فهم نشود و اسم حقیقی از انجا روشن شود انشاء الله تعالی آنکه ذات بسیط

نماند در ظاهر عمل و خدمت باید و در باطن محبت و تعطش تا کار کشاید و سلامت ماند و نیز فرمود فقیه صوفی باش نه صوفی فقیه یعنی اول عمل شریعت و فقاهت را بدست آرد و آن بده پس ازان بذروهٔ حقیقت برآی این روش بسلامت نزدیکتر و اساس آن محکم ترست و اگر هم از اول صوفی شوی و تابع حال باشی از راه سلامت دور افتی و بنیاد کار سست گردد و از علم بشوق ترقی و تعطش کمال در طریقه تصوف و اهل حال توان آمد لیکن بعد از غلبهٔ ذوق و حال رجوع بعلم و تفقه ضرور افتد و ازین سخن که گفته شد چنان بفهم درآید که حقیقت چیزی دیگرست مباین و مخالف شریعت حقیقت روح شریعت و شریعت صورت او شریعت اعتقاد کردن بود بدانچه خبر داده اند و کار کردن بدانچه فرموده و حقیقت مشاهده کردن و بچشم عیان آن را دریافتن بود حقیقت حقیقت شریعت و کنه اوست تا انچه بدان ایمان آورده اند اگر آن را عیانا دریابد بحقیقت آن رسیده باشد از حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس الله روحه و اوصل الینا فیوضه و فتوحه نقل کرده اند که فرمود کل حقیقة ردتها شریعة فی نقدة هر حقیقتی که شریعت آن را رد کند نقد او است یعنی اگر بکشف شود انچه نه موافق قرآن و شریعت ست

مجاز نیست و آب هم نبات دارد و هم وجه دارد و هم نفس دارد و نظر بهستی آب دیگر ست و نظر بر عموم
و شمول آب بر جملهٔ نباتات را دیگر ست و نظر بر این هر دو مرتبه دیگر ست پس بدانکه هستی آب ذات آب ست و عموم و شمول آب
جملهٔ نبات را وجه آب ست و مجموع هر دو مرتبه نفس آب ست آب را بهر نباتی ملاقاتی خاص و طریق خاص و روی خاص
ست آن نسبت و روی آب را وجه آب می گویند اکنون بدانکه صفات آب در مرتبهٔ ذات اند و آن صلاحیت و قابلیت
اشجار مختلف و گلهای مختلف و میوه های مختلف و مراتب اشجار و قابلیت الوان همه صفت آب ست و اسامی آب در مرتبه
وجه آیند و آنهمه اشکال و هیئات مراتب درخت ست که امتیاز برگ و گل و شاخ و میوه و خاربدان حاصل می شود
چون صفات آب که قابلیت ست از عالم اجمال بعالم تفصیل رسید و شمول و احاطت ازان قابلیت بواسطهٔ صورت
که وجه آب ست پیدا گردید کثرت پیدا آمد و بامتیاز حاجت افتاد و بدان وجه امتیاز حاصل آید آن اسماست و شک نیست
که اسماء در وجه ست و آن اسماء اسماء حقیقی ست که امتیاز از مرتبه بمرتبه بدان حاصل ست آن علامت اسماء حقیقی
آب ست و آن عین مسماست که ازو منفک نیست و افعال آب در مرتبهٔ نفس آب ست که مجموع هر دو مرتبه
است ذات آب را صورت جامعه گویند و عالم اجمال گویند و وجه آب را صورت متفرقه گویند و عالم تفصیل
گویند که آب بچندین هزار تشکل و صورت تجلی کرده است و ظهور یافته و آن همه صورت کمال آب ست
پس تو بهر نباتی که روی آری بوجه آب رو آورده باشی اینجا سر فَاَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ جلوه گری کند
چون این امثال دانستی اکنون بدانکه وجود خدای تعالی فوق و تحت و یمین و یسار پیش و پس ندارد
نور یست نامحدود و نامتناهی و بحر یست بی پایان و بیکران اول و آخر حد و نهایت و ترکیب ندارد
قابل تغیر و تبدیل و قابل تجزی و تقسیم و قابل فنا و عدم نیست احد حقیقی ست در ذات او بهیچ وجه کثرت
نیست چون این مقدمه معلوم کردی بدانکه این نور که حقیقی ست و نامحدود و نامتناهی ست و منزه
از همه سمات نقص ذات و وجه و نفس دارد و نظر بهستی این نور دیگر ست و نظر بر این نور که عام ست و
شامل ست تمام موجودات را دیگر ست و نظر بمجموع هر دو مرتبه دیگر ست چون این سه نظر دانستی اکنون
بدانکه ذات این نور هستی این نور ست عموم و شمول این نور تمام موجودات را وجه این نور ست و مجموع
هر دو مرتبه نفس این نور ست و صفات این نور که قابلیت صور دارد و قابلیت کثرت دارد در مرتبهٔ ذات
اند و اسامی این نور در مرتبهٔ وجه و افعال این نور در مرتبهٔ نفس اند ای برادر این نور عام ست تمام موجودات
را وجود موجودات و بقای موجودات ازین نور ست هیچ ذره از ذرات موجودات نیست که نور خداوند
بآن نیست و بران محیط نیست و ازان آگاه نیست این عموم و شمول و این احاطت را وجه این نور
می گویند پس هر که بوجه خدای رسیده وجه خدای را دید خدای را می پرست اما بر اصطلاح اهل وحدت او
مشرک ست و ما یؤمن اکثرهم باللّٰه الا وهم مشرکون زیرا که همه روز بمردم بیگانه ست و در اعتراض
و انکار ست و هر که از وجه خدای درگذشت و بخدای رسید ذات خدای را دید هم خدای را پرستد اما موحد ست

اگر آن را اعتقاد کند کافر بود و
زندیق گردد ابو سلمان دارانی
رضی الله عنه فرماید بسیار باشد که
نکته از وی واجد این راه روی
نماید و خود را بجهت حسن و
جمالی که دارد برین جلوه دهد
قبولش نکنم و گویم تا دو شاهد
عدل بر صدق و راستی تو گواهی
ندهند هرگز قبول نکنم و آن را دروغ گوید
گدام ست کتاب الله و سنت
رسول الله و بایلهٔ دین یکی ست
دونمی شود بیان این سخن دور و
دراز ست این قدر اشارت بدان
بس بود سخن صواب این ست
هر که غیر این بیندیشد خطا کند
والله تعالی اعلم بالصواب

الرسالة الرابعة عشر تذکیر اولی الالباب بان لذات الدنیا کلها آلام و رفه التعب والغنا بالجمع بین الفقر والغنا

لا اله الا الله محمد رسول الله

عاقبت بخیر باد آغاز سخن بدعا
وطی مراسم تکلف ادعا ازان
آمد که هر چند گرد اقسام سخن گردید
و مسالک و اطوار ارباب سخن
در نوردید دعای بالاتر و بکار
آینده تر از دعا نیافت خصوصا
این دعا که خلاصه دعوات و نقاوه
تمام رغبات ست عاقبت بخیر
باد آمین آمین اگر رجز و ثناست
اخشوا التراب فی وجوه المدلهین
خاک بر سر روزگار باد حان میکند
و اگر بیان شوق و اشتیاق کنند
روغنی بالاتر ازان نباشد

واز اعتراض وانکار آزاد ست با خلق عالم بصلح ست ای برادر بدین بحر محیط و بدین نور نامحدود نامتناهی می باید رسید و این نور را می باید دید و این نور را در عالم نگاه باید کرد تا از شرک خلاص یابد و حلول و اتحاد باطل شود و اعتراض و انکار برخیزد و با خلق عالم صلح پدید آید این جمله تقریر را نیکو تامل کند تا از فواید این بهره مند گردد و اسماء حقیقی را فهم کند۔

شیخ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ

پانی پتی او را ابو علی قلندر نیز گویند از مشاہیر مجاذیب اولیا ست گویند کہ در اوائل حال تحصیل علم کرد و طریق مجاہدہ و ریاضت سلوک نمود و در آخر مجذوب شد و کتاب ہا را در آب انداخت نسبت ارادت او بیکی ازین مشائخ مشہور نیست بعضے گویند کہ بخواجہ قطب الدین بختیار کاکی ارادت داشت و بعضے گویند بشیخ نظام الدین اولیا و ہیچ یکی ازین دو نقل صحبت نرسیدہ است او را مکتوب ست بزبان عشق و محبت مشتمل بر معارف و حقایق توحید و ترک دنیا و طلب آخرت و محبت مولی جملہ آن بنام اختیار الدین می گویند و رسالہ دیگر در عوام الناس شہرت دارد کہ او را حکم نامہ شیخ شرف الدین می گویند ظاہر آنست کہ آن از مخترعات عوام ست واللہ اعلم **نقل ست** کہ وقتی مولوی شوارب را بغایت دراز شدہ بود ہیچ کس را امجال آن نبود کہ بوی امر بقص آنہا کند مولانا ضیاء الدین سنامی رحمۃ اللہ علیہ کہ حوشن شریعت در برداشت مقراض برگرفت و محاسن شریفش در دست گرفتہ قص شوارب کرد گویند کہ بعد ازان شیخ ہمیشہ محاسن خود را بوسیدی و گفتی کہ این در راہ شریعت محمدی گرفتہ شدہ است روضہ او را پانی پت ست جای پر فیض و پر حالت بزار و متبرک بقدس سرہ در انجا قبری دیگر ست کہ قبر مبارک خان گویند کہ وی محبوب و مرید شیخ بودہ رحمۃ اللہ علیہ **مکتوب** ای برادر چون عنایت در کار او کنند و جذبہ در تو نہند و ترا از توئی تو برہانند آنگاہ عشق در تو آید و جلوہ حسن بر تو نماید چون حسن را دانستہ باشی معشوق را بشناسی و عاشق معشوق شوی و زمانی کہ معشوق از عاشق رسانید بران کار کنی سنت معشوق و فریضہ عاشق بر پای داری آنگاہ شناختہ باشی معشوق را یا عاشق ای برادر معشوق را ہم بصورت تو آفریدہ اند و میان شما فرستادہ و انتداد عوت کند براہ راست ای برادر باری عزوجل بہشت و دوزخ آفرید و حکم بر آن کرد کہ ہر دو را پر خواہم کرد معشوق را با عاشقان او در بہشت خواہم آورد شیطان را با پیروان او در دوزخ خواہم انداخت ای برادر در بہشت و دوزخ کس نیست جز عاشق از حسن عاشق ہر دو پیدا شدند ہر دو مقام غیر نخواہد بود بہشت مقام وصال ست با دوستان و دوزخ جای فراق ست بر دشمنان فراق بر ای کافران و منافقان خواہد بود و وصال برای عاشقان و محبان محمد رسول اللہ علیہ وسلم ای برادر چشم دل بگشا و نیکو بہ بین و بدان کہ عاشق از عشق خود برای تو چہا آفرید و چہ تماشا پید آکرد حسن جمع در ہر ذرہ حتی نہاد

کہ طائفہ کہ مسکن جمال و موطن طبیعت ایشان از نواد مشق جنون و سرمایہ وقت او حشت و نسیان اموی ست ہم از شوق صحبت یکدگر زندہ و ہوای ہوا نست و مخالطت اغیار در سر ندارند محبت دوستان باقی ست لیکن فرصت ملاقات و فراغ وقت نا بصحبت یکدگر دل آساید و نفسی بکام خاطر برآید در تنگنای دنیا دست نمیدہد فردا اگر نصیب ست و نزول در یک منزل اتفاق افتاد در فراغستان آدمیت عناقا الحق در باغستان اخوانا علی سرر متقابلین صحبتے می توان داشت انشاء اللہ تعالی وہو علی کل شی قدیر تخم محبت امروز در زمین دل بنشانند فردا ببینند کہ چہ گلہا ازان بشگفد و چہ بر ہا دہد ؎ تخم دولت در زمین می کاشتم ؎ صحبرہ و بیگار می پنداشتم ؎ آن نہ بد بیگار کشتی بود چیست ؎ ہر یکے داند کہ کشتم صد بدست ؎ در زمین دنیا بوستان بہشت اگر جویند با دوستانست کہ از تصور آن دلہا باغ گردد تا بدیدن چیدن چہ زاید بہشتی بلا تر ازین نہادہ اند زمان در کشادہ شدن آن بہشت و وزیدن نسیم انس ازان جانب پایان شب ست کہ آن را وقت سحر گویند و اگر غم شب در آید آن خود مخالفت نزدیک تر دارد مزاحمت شرکا و دور تر باشد گلہای آن تخم و میوہ ہای آن بہشت انوار قدس و نسمات انس و آثار ذوق و حضور و بیداری دوام وقت و اطمینان قلب

دیسوهای گوناگون آفرید در هر میوه مزه دیگر نهاد آن درخت را نه خبر خود نه خبر از گل و نه خبر از میوه آنی پرسکر
برای تو آفرید و آن را خبر از شکر نه آهو را مشک در ناف نهاد و آن برای تست آهو را خبر از مشک نه
عنبر را از گاو پیدا کرد برای تو گاو را خبر از عنبر نه زباد از گربه پیدا کرد برای تو و گربه را خبر از زبادی کافور
را از درخت پیدا کرد برای تو درخت را خبر از کافور نه صندل از برای تو آفرید و صندل را خبر از خود نه ای
برادر عاشق شو هر دو عالم را حسن معشوق دان و خود را حسن معشوق خوان عاشق از عشق خود ملک وجود
تو ساخت تا جمال حسن در آئینه تو به بیند و ترا محرم اسرار بداند الانسان سری در شان تو آمد عاشق شو
حسن را دائم به بین و بشناس دنیا را و عقبی را بدان که عقبی ملک محمد صلی الله علیه وسلم و دنیا ملک شیطان
هر دو را دریاب که برای چه آفریده اند و چه خواهند کرد ای برادر نفس را نیکو بدان چون نفس را ابدالی شناخت
دنیا در تو پیدا آمد اگر روح را بشناسی عقبی را شناخته باشی آی برادر در دنیا چیزی که در کفر نهاده اند عاشقان
دانند که کفر را چه آراسته است پیش عاشقان خود هر که عاشق دنیاست معشوق او حسن کفر است ای برادر
تو چه دانی که غمزه حسن که در کفر نهاده اند چه ناوک مزه بر جهانیان زده است و عاشق خود ساخته ای برادر
در طلب خود شو و خود را بشناس چون نفس خود را بشناسی عشق را دانسته باشی چون عشق را حسن خود
معاینه کنی کل اللسان در خود یابی عاشق باشی و معشوق را در خود بینی و حسن را در آئینه دل خود معاینه کنی

آن شاهد معنی که همه طالب اویند	هم اوست که از چادر نو ساخته پیروش
در عین وصالیم نگاریست در آغوش	در بادیه هجر چرا بیست بنالیم

آی برادر یک غلوله قند بیار از ان صد غلوله کن و از هر غلوله صورتی
بساز و هر صورتی را نام نه بعضی را اسپ بگو و بعضی را پیل بخوان نام قند از میان دور شود همان صورت
ماند که کرده است چون کل صورت را بشکنند و باز غلوله قند سازند همان نام قند پیدا شود در مکتوب
دیگر می گویدای برادر نمیدانم که برای چه آورده اند و چه خواهند کرد خیال دائم با اندیشه می باشد گاهی اندیشه
می باشد که آئینه دل ما را می آراید و عاشق را معشوق می نماید فوان عاشق که معشوق رسانیده در مطالعه
فرض عاشق و سنت معشوق بجای آرد از عشق عاشق وار حسن معشوق معمور رسیده ارد باطن را و از
تماشای حسن عاشق ظاهر را فراموش می کند در تماشای باطن می باشد تا چه حکم رفته است آن بنفاذ پیوندد
ای برادر ناگاه خیال با نفس یار می شود حال با خیال یکی شده در هوای روزی دنیا می آرد آرایش دنیا
خیال نفس را می نماید در اشتیاق آن سرگردان می کند و بر در معشوق می گرداند پیش هر دو خواری می کند
و از ان خواری از شوق و آسایش آرایش خبر نمی باشد و باز با آن نمی آید و نمی اندیشد که با کس وفا کرد و
با کس نخواهد کرد و نه فکر مرگ ست که آمدنی ست ناگاه نخواهد گذاشت حسن آرایش دنیا عاشقان دنیا را
در عشق خود چنان بیخبر می گرداند که نه خبر از دنیا که آن را معشوق گرفته است که می گذرد و چه واقعات می زاید
و نه خبر از عقبی که ما را مهم در پیش ست ای برادر بیندیش ترا هم مهم در پیش و تو خیال و اندیشه مونس خود

دنورانیت ذکر ست مشائخ گفته اند
قدس الله اسرارهم که درین عالم انچه
لذات نهای بهشت نمونگذاشته اند
ذوق تعلق و مناجات وقت سحرست
وطعامهای شهی و لباسهای بهی
وگلزارهای طری و منزلهای گزین
وصوتهای خوب و آوازهای خوش
نیز اگرچه از نمونهای بهشت داشته اند
ولیکن بهشت همه آرام و راحت
بود اینجا خود سراسر محنت و الم ست
لذات دنیا همه آلام ست بیش
ازان نبود که المی بالاتر و سخت تر
از الم دیگر آفریده اند چون این
الم کمتر دفع الم قوی تر کنند در مزاج
نفس و مذاق طبیعت چنان در آید
که گویا لذتی یافت مثلا گر سنگی
المی ست و خوردن طعام بآن
مشقتها و حرکتها که در تهیه اسباب
و آلات آن کنند المی دیگر یک الم
چه باشد صد الم بالای یکدیگر
نهاده و بصرف همت بدفع الم
جوع و نشاندن آتش گرسنگی
از کباب آنها آسان نموده و چون
الم گرسنگی دفع گردد وقت و تاب
آن آتش فرو نشیند و طبیعت
آرام یابد آن را لذت نام نهند
و در نظر حقیقت جز دفع الم
بالمی دیگر نباشد دلیلش آنکه اگر
سیری را یا تشنه را تکلیف خوردن
و آشامیدن بر تبه الاطاق کنند
نه ابی بالاتر ازان نبود حالتهای
دیگر را که آن را بعرف عام لذت
نام نهاده اند همچنین گو در قیاس
باید کرد خوشا عاقل و بیدار مردی که اشیا را بحقیقت فهمیده

سالکہ خیال راہوش دار کہ با نفس یار ست ای برادر ہیچ معلوم نشد کہ خیال واندیشہ چہ حال پیش آرد و چون آن ترا معائنہ شود آنگاہ بدانی کہ این نصیب بود کہ رسید ای برادر ہیچ نمی دانم کہ چہ می گویم واز من چہ می آید و چہ می گوید زبان در قبضۂ قدرت خداست اگر عنایت در کار تو می شود از تو آن چیزی می گوید کہ پسندیدہ ہر دو جہانش سزاوار ای برادر این قدر معلوم شد کہ بخواست خود پیدا کرد و بخواست خود میدارد یَفعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحکُمُ مَا یُرِیدُ ہر چہ خواست کرد و ہر چہ خواست خواہد می کند کسے را در خواست او کارے نیست۔

شیخ عثمان سیّاح رحمۃ اللہ علیہ

مرید شیخ رکن الدین ابو الفتح ست وطن اصلی او دہلی ست سیاحت بسیار کردہ باز بوطن اصلی خود رجوع کرد صاحب ذوق وسماع بود بارہا در مجلس شیخ نصیر الدین محمود حاضر شدی و سماع کردی و رقصیدے روضہ او در فناء دہلی قدیم ست قریب ہفت پل کہ بنائے سلطان محمد عادل ست

شیخ ابو بکر مویٔ تاب رحمۃ اللہ علیہ

در بدایون بود ضیائی نخشبی در سلک سلوک می نویسد اند رانچہ شیخ ابو بکر مویٔ تاب کہ موی در مویٔ خود کاری داشت از ین عالم دران عالم خواہند خرامید بندۂ نخشبی بعیادت او رفت او را دید ہر زمان این نظم کہ صد ہزار سر درد منظم ست بر زبان میراند بیت

قالب چو عبارت ست میان من و تو
امید کہ اینک از میان برخیزد

شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ

حق گوئی پسر شیخ فخر الدین زاہدی ست او را حق گو ازان لقب ست کہ سلطان محمد بن تغلق حکم کرد کہ مرا محمد عادل گویند او ازین معنی بحضور او با کرد گفت ما ظالمان را عادل نتوانیم گفت سلطان محمد او را از قلعہ دہلی در زیر اند اخت قبر او ہم در زیر قلعہ است رحمۃ اللہ علیہ۔

سید محمد رحمۃ اللہ علیہ

ابن یوسف الحسنی الدہلوی خلیفہ راستین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی ست جامع ست میان سیادت و علم و ولایت شانے رفیع در تبتے منیع و کلام عالی دارد او را میان مشائخ چشت مشربی خاص و در بیان اسرار حقیقت طریقی مخصوص ست در اوائل حال ہم بدہلی تشریف داشت و بعد از

حقارت متاع دنیا و فنای آن را بذوق دریافتہ پای از چیز طلبی و شہوات جسمانی برآورد و نظر دانش و اعتبار بر دریافت لذت روحانی برگماشت و حصول این نسبت بدو وجہ باشد از فقر الصبر و بر بستن پای حرص و شکستن زبان طمع و قطع نظر از التفات بزخارت دنیا تا بپایہ کمال رسیدہ مظہر اتم الصبور شوند و از اغنیا الشکور و بر کشادن دست بر دو قوی دل اشتغال بازوی ہمت و ثبات قدم در طلب مرضیات حق تا طلسم گنج اسم الشکور گردند بشک این فقیر بی التفاتی و نیازمندی و دست بحطام دنیا نفرسائی غنی باشد و آن غنی ہمت والی و کبیر دار ی و بی تعلقی و بحر دروی و درویش پرستی فقیر بود کمال جامعیت این ست باقی ہمہ ہباء و ہدر ست از سخا گفتند کہ صبر و شکر دو ضمن یک دیگر اند و رہین یک دیگر اند و بحکایتے کہ ما برخواندیم خود فقر اغنا عین یک دیگر و علما را اختلاف ست در انکہ مرتبہ فقر صابر بالاتر ست یا درجہ غنی شاکر آنہا کہ فقر را افضل نہند گویند کہ سلامت و عصمت در نیاز است کہ ان من العصمۃ ان لا تقدر و بزرگے گفتہ است کہ مباد آدمی زاد را ناخن دست دراز کرد تا خواہد کہ شکم برادر مسلمان را بدرد و ہرگز از شکم گرسنہ دعوی سیری و سرکشی نیاید و فرعونیت و نمرودیت در سرش بیضہ نکند دیگران گویند کہ از غنی کارہا آید و بر شکیبہا کشاید

لہ شیخ فخر الدین زاہدی پسر شیخ شہاب الدین حق گوی فرزند شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

رحلت شیخ بدیار دکن رفت وقبولی عظیم یافت اهل این دیار همه منقاد و مطیع او گشتند و همدران دیار از دنیا انتقال فرمود او را سید گیسو دراز گویند و وجه شهرت او باین لقب بر انچه شنیده شده است آنست که روزے او با چندی دیگر از مریدان پالکی شیخ نصیر الدین محمود برداشته بودند در وقت برداشتن گیسوئی سید بسبب دراز ی که داشت در پاے پالکی بند شد و او بسبب رعایت ادب و استغراق عشق و محبت به برآوردن گیسو مقید نشد و هم بران وضعی که واقع شد مسافت بعید قطع کرد بعد ازان که شیخ را برین معنی اطلاع افتاد خوش حال شد و بر صدق عقیدت و حسن صنعت او آفرینها کرد و هم در حال این بیت فرمود **بیت**

هر کو مرید سید گیسو دراز شد			والله خلاف نیست که او عشقباز شد

خدمت میر را ملفوظات ست مسمے بجوامع الکلم که بعضے از مریدان او که نیز محمد نام دارد جمع کرده در اینجا می نویسد سخن در شفقت بندگی شیخ الاسلام نصیر الدین در باب خویش می فرمود گفت اول حال خواستم زود زود بملاقات روم مارویش ندانستم بی روش پیش پیر روند از پدر خویش شنیده بودم و پدر من از یاران خدمت شیخ نظام الدین قدس سره بود و یاران خدمت شیخ پیش پدر من می آمدند از ایشان دیده شنیده ام یکبار پیش شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین رفتم فرمود شما هر بار بیگاه می آئید و من دران وقت ملول می باشم البته می خواهم حکایتی با شما گویم و من دران ایام پانزده ساله بوده ام متحیر ماندم گفتم سبحان الله خواجه مطلوب دارد که با ما حکایتی کند زهی دولت یکبار بعد از اشراق به پائبوس رفتم فرمودند وضوی که برائی بامدادی کنی تا برآمدن آفتاب باقی می ماند گفتم آری بصدقه خواجه می باشد فرمود نیکو باشد اگر هم بدان وضو یک دوگانه اشراق بگذاری گفتم صدقه خواجه بگذارم بعده فرمودند دوگانه شکر النهار و استخاره هم بگذار چند گاهی بران ملازمت کردم یکے روز فرمودند دوگانهای اشراق می گذاری گفتم می گذارم فرمود اگر چهار رکعت چاشت هم بران ضم کنی چاشت هم بجا آورده شود نمی گویم که وقت دیگر بگذار همان ساعت چهار رکعت از چاشت بگذار چاشت هم تراشود و همیشه بر جیب صائم بودم پرسید بر جیب صائم می باشی عرضه داشتم آری فرمود شعبان هم گفتم نزدیک فرمود اگر بست دیگر روزه دیگر هم بداری آخر ترا سه ماه مرتب شود گفتم صدقه خواجه بدارم پیش والد گفتم دران ایام والد پیوند شیخ نداشت تفت شد مرا چیزی گفت گفتم هر چه خوش آید بگو فرمودهٔ شیخ است من ازان گشتنی نام بعد رمضان شش عید میدهم همدران ایام پائبوس رفتم فرمود خواجگان ما روزه داؤدی نداشته اند صوم دوام داشته اند بعد ازین تو صوم دوام بدار و هم در اینجا می نویسد که فرمود خواجه محمود بقا از یاران مولانا برهان الدین غریب بود ما او نشسته رساله قشیری مقابله می کردیم و من دران ایام سخت کودک بودم خواجه را جا بر ملق رسید آمد و بنشست سخن اینجا رسیده بود که قول حاتم اصم ست تا سه مرگ بخشی بجای رسمی مرگ سفید و مرگ سرخ و مرگ سیاه مرگ سفید گرسنگی مرگ سرخ تحمل مرگ سیاه فقر خواجه اجازت من بطریق

کز فقیر را بدان راه نبود و نیجویان مژده وی از ان آگاه نه و ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء از حکایات پیشینیان ست و من گویم که هیچ یکے از دین و قضیه کلیه نیست تا گشاده کار هر کس و صلاح و مقتضاے حال کدام یکے چه باشد قل کل یعمل علی شاکلته فربکم اعلم بمن هو اهدی سبیلا آن را که سوز عشق فقر در سازد و غناش از دائره بیرون اندازد و فقرش مباد و آن را که غنا براه اعتدال برد و ما عروس توفیق هم آغوشی دهد غناش گوارا باد شیخ ذکره الله بالخیر از شیخ خود نقل می کرد که تا اعتقاد قلبی با ضمیمه اقرار لسانی بافضیلت فقر از ما نگرفت زبان قبول نگشاد و دست اثابت و ارادت از ما نگرفت ما بنده باین عقیده ایم و لیکن تواضع و انکسار دران ست که غنی باید که فقیر را از خود بهتر داند و فقیر نیز بمطالبه فضل غنا بلند تر از پایه حال خود خواند تا در جانبین عجب و تکبر راه نیابد و اگر براه انصاف بروند حق همین ست عاقبت حال هر کس مبهم و حقیقت سری که با پروردگار خود دارد مستور دیگر سخن هیچ ست همه بضاعت خود عرضه میدهند آنجا قبول حضرت او تا کدام خواهد بود در میان امید و بیم راهے نهاده اند جز حیرت کارے نیست و جز تسلیم چاره نه اعلموا ان الله شدید العقاب

امتحان پرسید که بچه سبب مرگ سفید و سرخ و سیاه شد گفتم جوع نسبت بصفرا دارد پس مرگ سفید باشد و تحمل خون خوردن ست زیرا که غضب عبارت از غلیان دم ست از بهر انتقام و حلم فرو خوردن غضب پس مرگ سرخ باشد اما فقر پیغامبری فرماید علیه السلام الفقر سواد الوجه فی الدارین والبته فقیر میان خلق شرمنده و خجل و منکسری باشد بضرورت مرگ سیاه باشد فرمود روزی شیخ منور فضل الله بنسبه شیخ الاسلام فرید الدین از من پرسید که شمار ادرون گنبد شیخ اکثر مردمان هفت پرکاله شده افتاده دیده اند سر این چیست بگوئید گفتم سبحان الله از ناکه دیده گفت دروغ می گوئید گفتم اگر پرسید برین نمط که در کتب سلوک نبشته اند که صوفی را این حالت می باشد علی الاطلاق بگویم اما علی التعیین معلوم من نیست گفت علی الاطلاق بگوئید گفتم این از اثر تجلی جلال ست بر متجلی دران حالت که بهای می افتد که این کوههای عالم بحساب آن سنگ ریزه باشد و با آتش حمله می کند آن آتش نیست و سوزنده نیست ولیکن صد هزار همچو این آتش بیک شراره او نرسد می آید و این مرد را پرکاله پرکاله می کند هفت پرکاله چه باشد شاید که صد هزار پرکاله شود در میان این کوهها و آتشها صورتی ست که مشاهده آن جز آن مرد نتواند کرد هم درین حالت صورتی جمیل انیس بهی لطیف پیدا می آید این جمله اجزا را بجانب خویش می خواهد هر یکی دوان سوی او می آید بعد ازان او بید قدرت خویش ازان قوی تر و تمامتر و لطیف تر و صاف تر می گرداند فرمود سفر اگر نه شقت باطن نیارد مبارک باشد والا سرمایه صوفیان جز فراغ دل و جمع هم نیست اگر یک ساعت لطیف دل باخدائے خویش حاضر شود آن بهشت ست بلکه هزار بهشت فدائے آن ساعت باید کرد و منور رائگان بدست آمده باشد

بفراغ دل زمانے نظری بجو بروئے	به ازانکه چتر شاهی همه عمر هائی هوئی

فرمود چون در مسائل کلامیه سخن در فضل صحابه افتد من بهیچ مباحثه شروع نکنم تا بدیه اتهام ابا بر مخلصان اصحاب وقتی اگر سخنے کرده ام بعد از تاکید و سوگند عقیده من این است که فضل صحابه ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی آنا بحث لفظی هر انچه آمد گفته می شود و با خلق بیگانه این قدر هم نکرده ام و فرمود علما اختلاف کرده اند که مسلمان را موت بهتر یا حیات بعضے حیات گفتند و بعضے ممات امارائے من انیست که در ایام حیات رسول الله صلی الله علیه وسلم حیات بهتر و بعد ازوی ممات فرمود شخصے علی را از اصحاب علی پرسید صف لنا اصحابک فقال عمن تسالون فقالوا عمار فقال مومن ملی ایمانا حتی مشاشه قالوا و سلمان قال عنده علم الاولین والآخرین قالوا و حذیفه قال صاحب سر رسول الله صلی الله علیه وسلم عنده علم المنافقین قالوا و انت یا علی قال و ایای تریدون قالوا نعم قال اذا سالت اعطیت و اذا سکت ابتدیت هر چه خواهیم بیابم و اگر من خاموش شوم او با من سخن گوید تا خواهد که چیز بیش خواهیم در قوة القلوب می نویسد و هذا مقام المحبوب المراد فرمود که مشائخ ما صوفیان عاشق بوده اند اما شیخ شهاب الدین و اتباع ایشان مردمان بزرگ و اصل و عارف بوده اند اما عشق جهانی دیگر ست سخن در مخالفت فقیهان با صوفیان بود فرمودند خلاص

وان الله غفور الرحیم ختم سخن برحمت آمد آخر کار برحمت باد والسلام

الرسالة الخامسة عشر فی رفع صوت النجیب الی مالم ضعف المشیب

لا الا الله محمد رسول الله الله الذی خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوة ثم جعل من بعد قوة ضعفا و شیبة یخلق ما یشاء و هو العلیم القدیر آدمی را در ابعد از طی ادوار و اطوار از خلق نطفگی و جنینی از ابتدا بروز ظهور صورت عنصری وی در عالم کون و فساد سه درجه است خوردی و جوانی و پیری درجه اول در کمال ضعف و نقصان که تحصیل لذات و کسب کمالات جسمی و روحی دران از قبیل محالات عادیست خوبی که درین مرتبه نهاده اند همین ست که باری از کشاکش عقل آزاد و از کن و مکن شریعت فارغست و بجهت قرب عهد وجودی از مبدا و مناسبت بعالم عدم فراغ و جمعیتے در صورت طبیعت و غفلت دارد که عقلا آن را نزدیک رتبه در ورطه حیرت و حیطه محنت نشانند و حال گذشته را یاد آرند و آرزو کنند ای کاش همه ران مرتبه آن حالے که داشتیم می بودیم چنانکه گفته اند

پیشتر از مرتبه عاقلی + غافلی بود خوش آن غافلی + راحت و دست آشتی است و فراغ طلبی نموده و الا طلب غافلی نه از عاقلی ست درجه دوم جوانی ست خلاصه عمر دانا وده

صوفیان ازین طائفه جز بدین طریق نیست که خود را یکی از ایشان گرداند و میان ایشان همچو ایشان باشند
پرسیدند که چه معنی ست که گفته اند العلم حجاب الله الاکبر فرمود کل ماسوی الله تعالی حجاب اند اما حجابهائے دیگر
همه قبیح و کثیف اند و علم حجابی لطیف ست برخاستن ازان نیک دشوار باشد و مراد ازین علم و نحو و صرف
و حدیث و فقه و تفسیر نیست مراد علم بالله است و آن علم ذات باری و صفات باری که نه بدلیل و برهان بلکه مشاهده
و عیان فرمود نوشته اند که این دو چیز خاصه بدعت امت رسول الله صلی الله علیه وسلم یکی صورت قلندر دوم آنکه
لا اله الا الله محمد رسول الله گویند و آنان را که اورا از جان عزیز تر بودند ایشان را بکشند و پرکاله سازند و زنان را
و فرزندان ایشان را اسیر سازند و رسوا کنند و نهب سازند و ایمانی باقی باشد زهی ایمان زهی دین فرمود
معنی لا هو الا هو چیست یعنی ماهیت او تعالی زائد بر ذات نیست ماهیت او عین ذات اوست و سخن
صاحب لطایف قشیری که کون وجوده همین معنی دارد فرمود صوفیان چنین گویند که اگر یکی را بجرام احتلام
افتد توبه او مستقیم نباشد فرمود شرط طالب آنست که بغیر اختیار او طلب در دل او حادث شود اگر جمله
اهل عقل و تجربه بگویند که وصول بدین مطلوب محال ست هرگز او بدان التفاتی نکند و آنکه او بحکم طبیعت بشری
متردد و متامل خود را می یابد ولیکن بلای که در دل او خدا نهاده است بگفت و شنید مردمان کے دفع شود
فرمودند هر چیزی آفتی دارد و عشق را دو آفت ست یکی آفت ابتدا و دوم آفت انتها آفت ابتدا آنست
که چندان غم عشق و غم طلب معشوق بروی طاری شود که او را محیط گردد و مدتے برین برآید تا او را در ان ادب
کامل دست دهد و هیچ راه وصول بمحبوب بروی نگشاید بداند که جز از درد و غم نقدی دیگر نیست همچنان ماند
بعد مرور ایام درد و غم طبیعت او شود و عادت گیرد و ذوق در نماند نه لذت وصول شود و نه فراق الم حرقت هم
همچنین ضائع شود و سرد گردد و بر جای خود بماند هیچ ازوی باوی نماند عاقبت او بر خسران و حرمان باز آید نعوذ
بالله منها و آفت انتها آنست که چون بوصال معشوق رسد مشغول بلذات وصال گردد و حرقت فراق
و الم هجران ازوی برود بعد مرور ایام وصال عادت و طبیعت او گردد و ذوق وصال هم برود و مطلوب از
حالتین جز ذوق و خوشی و راحت بمحبوب نیست و حالی بی ذوق و فراق بی لذت الم چه کار آید مرد سرد شود
هیچ ازوی باوی نماند عشق برود محروم از ذوق جمال محبوب گردد نعوذ بالله منها اگرچه وصال یابد ذوق کجا
بدان راحت گیرد وصال چکار آید اما عشق برخوردار آنست که در حالت ابتدا مشغول بلذت فراق و ذوق
الم و حرقت هجران باشد و در انتها هر چند که وصال او زیاده گردد ذوق او مزید تر شود طلب زیاده گردد و درد و
درد افزاید ذوق رو نماید این عاشق را گویند که عاقبت او بخیر شود از عشق برخوردو حظ کامل گرفت اگرچه
عارفان این را نقصان گویند اما ذوق اینجاست بی آنکه نظر بر کمال و یا بر نقصان کنی فرمودند در عوارف
می گوید که کامل را ذوق سماع نباشد اما این کاملی ست که آفت انتهای عشق بدو نرسید او را ازو ببرد
عادت بر وصول گرفت بعد اعتیاد ذوق رفت و سرد شد انتهائی ممدوح که آفت بدو نرسیده باشد آنست

اوقات آدمی نژاد اوست که قوای
جسمانیش در اعتدال دائره
ادراک در اشتغال ست و استعداد
تحصیل کمال در استعداد و قابلیت
تکمیل نفس قریب بفعل و آفتاب
عمر بسمت الراس آمده و نصف
النهار کامرانی باستوا رسیده است
اینجا اگر توفیق رفیق سعادت
گردد کاری می توان کرد و باری
می توان برد اگر توفیق کار یافت
و عروس مراد در کنار گرفت حاصل
المقصود والا امیدی و املی که در
نشانهاده اند تسلی ده خاطر و ذوق
بخش تخیله نقد وقت ست ؎
مرا امید وصال تو زنده میدارد +
وگرنه صد رهم از هجر تست بیم هلاک +
اما درین درجه نیز غفلتے طاری شود
در صورت تغافل و مهلے در معنی تجاهل
تا فریب روزگار و مکر لیل و نهار
چنان پرده غفلت بر دیده و گوش
عبرت و هوش نهد که جمال دید
و شنید تنگ آید و فرصت تدبر
و تامل نیابد شود او را خواب
مستی و غرور سر نداشته باشد
که ناگاه سواد شب شباب
بیاض صبح شیب تبدیل یافته بود
چنان نماید که تمام عمر جز یک نفس نبود
؎ بسا لها شب وصلے گر
اتفاق افتد + شفق فرو نشده
صبح دم کند آغاز + اکنون پیرے
رسید و رد بیدو ارسید همیرا یه
صد ضعف و ناتوانی رسید این
ضعف بصورت اگرچه بضعف
درجه اول ماند ولیکن فرقی روی
در میان ست آنجا ضعف زوال

که درین بیت اشارت می کند ؎ | عجبی نیست که سرگشته بود طالب دوست | عجب اینست که من واصل و سرگردانم

فرمودند حالت ممدوح در سماع اینست که از خود نشود با خود باشد هر چه کند و بگوید باند لیکن حالتے او فرو گرفته باشد که از ان حرکات و سکنات که دران وقت از وی صادر می شود امتناع نتوان آورد چنانچه مرد غضوب در حالت غضب و سماع وقتی بیهوشی هم آرد لیکن آن حالت ممدوح نباشد مقصود در سماع جمع همم و توجه دل بر یک چیز ست و خالی کردن از هر چه نه آن یک چیز ست پس آن حالت بیخودی میان وسفوت این باشد هر آئینه ممدوح نبود فرمود که مولانا جمال الدین مغربی در فصوص مهارتی داشته و مردی مسافر حکیم و جهان دیده و پیر کهنه بود اکثر مشائخ را دریافته و چندان سرد و گرم دنیا و ردی و عار نه محکم بود و اکثر مذهب فصوص داشته و اعتقاد بر وے کردی و او را شرحی در غایت لطافت نوشته بود و یک سال من بوی موافق بودم و انچه از احادیث و کلام الله مؤید افتد گفتم و جمله سخن فصوص با او اثبات کردم بعد ازان روزے اشارتے خفی بخلاف دریک مساله کردم چنانکه کسی بیدار شود مولانا همچنین بیدار شد آغاز کرد که خوند سید من ترا معتقدم چرا این سخنان می گوئی شروع در اثبات سخن خویش کردم بمعقول و منقول چنانکه اصلا جاے سخن نباشد موازنه بمثش ماه برین برآمد هر روز که می آیم بهشی در مسائل فصوص می کنم و من خلاف او سخن می گویم و آن را اثبات می کنم او می گوید میر سید صل علی محمد و این عادت عرب ست اگر کسے بے توجیه گوید بگویند که صل علی محمد یعنے توجیه گفتن بگذار و درود بر پیغمبر بگو یک روزی بحث بسیار شد گفت میر سید قدری بمان بر وضع مراقبه بر هر دو پا نشسته اندیشه کرد او پیر هشتاد ساله من جوان بست و چند ساله آغاز کرد میر سید درویشے از درویشان ست ما مسلمان کرده تو ایم و دست بگوش برد و سر در پیش فرود آورد فرمود هر کس که در آنحضرت سلوک کرد چیزی مخصوص شد ما بسخن مخصوصیم خدائے ما را دولت بیان اسرار خویش داد هر چند که می خواهم که نظر من از سخن خویش ساقط شود نشد البته مرا نظر بر سخن خود باشد و از سبب این معنی نیک اندوهگین باشم چرا باشد که نظر ازین ساقط نشود فرمود در تفسیر ام المعانی می نویسد که رسول الله صلی الله علیه وسلم در حجه وداع حضرت علی رض را بمصلحت فرستاده بود چون حضرت علی رض ازان مصلحت باز آمد رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود که ای علی شنیدی که خدای تعالی با من دوش چه کرامت کرد گفت نشنیدم یا رسول الله گفت دوش حلقه گرفتم و ابوطالب و مادر و پدر خویش را مغفرت خواستم فرمان شد حتم مقتضے ست بر من آنکه بیگانگی من به نبوت تو ایمان نیاورد و تبان را باطل نگوید او را بهشت ندهم بر و بر فلان شعب مادر و پدر خویش و ابوطالب را نداکن ایشان زنده شوند پیش تو بیایند تو دعوت کنی ایمان بتو آرند همچنان کردم بر بلندی بر رفتم فریاد کردم یا اماه یا ابتاه یا عماه هر سه تن از خاک سر برآوردند و بمن ایمان آوردند و از عذاب خلاص شدند فرمود که این سخن غریب ست هم در ام المعانی دیده ام در کتابی دیگر ندیده ام و یکی از تصنیفات مشهور میر سید محمد گیسو دراز کتاب اسماء الاسرار

در انحطاط داشت و قوت و زوال و بود و روی نشاط تازه دایخا قوت روی در عدم دارد و وجود ضعف و قوت و نشست امید شکسته و پای طلب بسته است ؎ آن را که به بند عشق اسیری کردند + در عهد شباب دستگیری کردند + صد علت بی علاج و بی تابی و ضعف + در هم بسرشتند نام پیری کردند + نعوذ بالله من سوء العمر الکبر ارذل العمر غرض از تمهید این مقدمات انشاء حسرت نامه حال خود بود که روزی عجبی پیش آمده و حیرانے غریب روی داده تمنی اندوه چه کند و کجا رود طفلی رفت و جوانی گذشت و مرادی که داشت دست نداد اگر بهه که در دل بود نگشاد و اویلا و احسرتا این چه بود و چه نمود عمر بود یا سراب خیالی بود یا خواب ؎ جوانی شد و زندگانی نماند + جهان گومان چون جوانی نماند + جوانی بود خوبی آدمی + چو خوبی رود کے بود خورمی + مرا خود حاصل عمر دو درجه بود خوردی یا پیری جوانی بمثابه زمان حال نمود که در نظر تحقیق بودی ندارد و جز دو طرفش را که ماضی و استقبال ست وجودی نه و تمامه عمر بر بطالت و مجاهده و غم و محنت و ناکامی گذشت ؎ من ندانم که زندگانی چیست + کامرانی چه و جوانی چه حیست + روزگار خوشی کرا گویند + دل خوش در جهان کجا جویند + وصل یا کام دل چه می باشد + کامیاب از جهان که می باشد + آنکه

که حقائق و معارف بزبان برمز و ایما و الفاظ و اشارت بیان کرده سمری ازان نوشته می شود سمر
چهل و نهم یک روز چنین اتفاق افتاد که آبی طول و عرض آن ماشاء الله تا چه قدر باشد اما عمقش از کمر
زیادت نیست جمعی میرویدیم دران میان من هم هستم یک دختری سالی پانزده هی او نیز در میان آب
میرود تحفه اینست ماهیه برهنه ایم آن دخترک را جمالی ست که اگر از پرتو او خلقت حور باشد حور آخر
دعوی خدائی کرد رنگ و رخساره و قد و بالای او از امرد شباب و از حسن صورت رمزی می فرماید میان
من و او مقدار یک فرسنگی باشد مرا بخود دعوت کرد چنانچه شهمی را بر عروسی باحترام برند در آن آب قلیلی
یک فرسنگی مرا بادی اتصال دادند شخصی از غیب الغیب شاهد شد جامه بر انداخت چنانچه کس مرکسی
را بپوشد دران حالت خود را هم بدان جمال هم بدان حسن هم بدان لطف عین آن دختر دیدم او عاشق
من شد و من عاشق او هم دران میان از من و از ان دختر صهتر عیسے سر بر کرد فریاد برآورد انا ابن الله
میان هر دو دعوی افتاد من می گویم عیسے پسر من ست او می گوید پسر من عیسے فریاد می کند وی جهد و از نا
هر دو خبری می نماید نه از آن تو ام و نه از آن او من از آن خودم و خود نجودم و آن دخترک بعد ازان که می گوید
عیسے او آن من ست خود را عین او می یابم و آن آب سر بسر که با تو گفتم همه منم والله اعلم۔

سید محمد بن جعفر رحمة الله علیه

الملکی الحسینی از اعاظم خلفائی شیخ نصیر الدین محمود ست در توحید و تفرید مقام عالی دارد از افراد اولیا ست
در آنچه او از احوال ظاهر و باطن خود نوشته است عقل حیران ست اگر ایهاے بے شائبهٔ تاویل و صرف ظاهر
مراد ست پس از کاملان وقت خود ست قدس الله سره او را تصنیفے ست مسمی بے بحر المعانی در وی بسیارے
از حقائق توحید و علوم قوم و اسرار معرفت بیان کرده سخن را مستانه می گوید و بدو کتاب دیگر یکی دقایق المعانی
و دیگر حقایق المعانی نیز وعده می کند خداداند آنها نیز تصنیف یافته اند یا نی و او را تصنیفات دیگر نیز
هست رساله دارد در بیان روح و رساله الیست مسمی بے پنج نکات و بحر الانساب که در انجا بیان نسب
اهل بیت رسالت کرده است و نسبت آباو اجداد خود را ثبت نموده وی کثیر الدعوی ست و از انچه از
احوال خود بیان کرده است محقق می شود که دعوی او حق ست عمر دراز یافته بود از زمان سلطان
محمد تغلق تا زمان سلطان بهلول در حیات بود سن شریفش از صد متجاوز بود آبا و اکرام او از شرفاء مکه
اند بعد ازان بدهلی آمده و در سرهند اقامت کرده الحال مقام او در همان شهر ست و در بحر المعانی می گوید
مدت شصت سال در علم ظاهر بودم و در کسب کمالات می کوشیدم و از محبوب لم یزل و مقصود ابد غافل
بودم مدت سی سال ست که می بینم انچه دیده می نماید و می شنوم انچه گوش می شنواید ای محبوب حکم خواطر
اهل ظواهر و عقول عقیم ایشان حائل ست و اگر نه دخت طرب بصحراے امید زنم و آنگه ای محبوب همه یکوم

اودیده چهرهٔ مقصود + کیست در
عالم و که خواهد بود + آنکه مقصود
یافت در عالم + که بود در بند علم +
خوشا ایام ندانی اگرچند توفیق
کاز دانشت امید هاے دراز و
آرزوهاے باطل و خیال هاے
محال و وعدهاے دروغ بنقد
وقت را تر و تازه و سرگرم
میداشت اکنون بچه چیز دل
بنهد و بچه حیله تسلی خاطر دهد برآ
که رفت و بمقامی که ایستاد روی
مقصود ندید و وصل محبوب در
نیافت اگر محبوب در منزل پیش
ست پای رفتن کجاست و همت
سفر کو تا آن منزل برسد همدرین
منزل در آستانهٔ راه از پای افتاده
و دل بر هلاک و حرمان نهاده
می نالد اینجا کز مطلوب خود برسد
و حال درماندهٔ خود را دریابد و باز
پرسد یا همین جا منزل گیرد
که اوست یا او را بردارد و بقامی
برد که خود ست انه علی کل شئی قدیر
ہی الشمس مسکنها فی
السماء + فعز الفؤاد اعزازا جمیلا +
فلن تستطیع الیها الصعود ا + ولن
یستطیع الیک النزول + ہ
او آفتاب و منزل او بر سماء تعین +
صبری کن ای دل ار بتوانی وصول
یافت + نے تو بسوے دوست
توانی عروج کرد + نے دوست
جانب تو تواند نزول یافت +
اینجا باز امید با نا امیدی آمیخته
گردد و خاطر تمنا مراد آنجا که شود
منوه کشاکش طلب درمیان ست
و وسواس محبت در خلجان

آن را استمع نیست انچه من ازو عده دعنده ام الکتاب بی حرف وصوت را در حرف وصوت گویم خلق نداند و انچه خلق می گویند سی و سه سال ست که ازان توبه کرده ام واز آنکه می گفتم هیچ غرض حاصل نشد وهم دران کتاب ابدال و اوتاد واقطاب وافراد وسائر رجال الله وبیان اعداد واسامی ومراتب واوراد واعمار و احوال واقسام ایشان را برنهجی تفصیل داده وتشخیص نموده است که فوق آن متصور نیست وگفته که همه را ملاقات کرده ام واز هریکی نعمتها یافته ام ومقامات همه را مشاهده کرده ام وگفته سی صد وپنجاه وهفت ابدال دیگر اند وایشان را فقیر در کوه بر سر چشمه نیل ملاقات کرده است وایشان در کوه ساکن اند خوردن ایشان شلم درختان ست وبلخ بیابان ونیز می گوید ای محبوب طائفه افراد را عدد نیست بسیار اند واز چشم خلق ظاهر مستور مگر آنکه قطب بدارو بعضے اقطاب ایشان را دانند وبینند هرگاه که افراد کامل که مظاهر وجه تفرد علی کرم الله وجهه اند در سلوک ترقی کنند بر قلب حضرت رسالت مرتبه یابند وعلی کرم الله وجهه مرتبه از روح حضرت رسالت یابد بعده چون از مشارب قلبی حضرت رسالت در سلوک ترقی کنند بقطب حقیقی رسند واز مقام قطب حقیقی بمقام معشوقی یعنے وحدت وای محبوب در مقام قطبیت از کل اولیا دو کس در مقام معشوقی رسیدند وامثال ایشان دیگری نرسیده آن دو کس ای محبوب کیانند یکی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی ودوم شیخ نظام الدین بدایونی هر دو را مشارب از روح احمدی بود ای محبوب نیک تامل کنی هرچه در قلم این فقیر رود بے مشاهده نیست ای محبوب روزی این فقیر در کشتی دریای نیل مصر با حضرت خضر مصاحب بودم وسخنے در بیان مشاهده ان لایزالی می رفت خضر نیز فرمود که شیخ عبد القادر گیلانی وشیخ نظام الدین بدایونی در مقام معشوقی بودند ونیز می گوید که ای محبوب نوزده سال در صحو بودم وبست ویک سال در سکر بودم بحدیکه هیچ خبر نداشتم اما در جوار شیخ یعقوب می بودم که قطب اقلیم بودند ایشان ازین بست و یک سال من مرا روایت کردند آنگاه معلوم شد که بست ویک سال مست بودم وبعد ازین مدت هم از مقام مستی از دولت بیدردر فردانیت مدت چند سالست که نزول کرده ام

فریدم فرد به نشستم که در خود
زفردیت بسے انوار دارم
اگر موسی نیم موسی چه هستم
درون سینه موسیقار دارم

ای محبوب ابن عربی صاحب فصوص می نویسد که منصور حلاج را تجلی ذات بود ومقام افراد داشت اما این فقیر می گوید که اگر منصور حلاج را تجلی ذات بودی هرگز انا الحق نگفتی ودیگری سبحانی نسرائیدی زیرا که در تجلی ذات محویت ست محو چه داند که من کیستم وچیستم که گوید سبحانی وانا الحق من عرف الله کل لسانه در تجلی ذات ست وطال لسانه در تجلی صفات ودر تجلی صفات وافعال وآثار کلام روا بود ای محبوب چون درویش در تجلی صفات استغراق یابد پس خود را بجمال صفتی از صفات او بیند یعنی ذات جائز الوجود در صفات واجب الوجود مستغرق نور جمال صفات می گردد وآن صفت واجب الوجود در حدیث در می آید ووجود جائز الوجود پاک می ربابد این صفت واجب الوجود بر ین نموده در کلام می آید

تا لفظ اخیر از حیات بلکه تا تمامی دوره قیامت کوتاهی کردم تا ابد الآباد الی مالا نهایة له در طلب وامید مطلوب در امتداد ست وشوق جمال در آرزوی وصال در اشتداد در دما از لی ست وابدی

بیرشد مسکین حسانت
در فراق روی دوست
تا قیامت
چشم دارد کان جوان خواهد رسید
خدا داند کی خواهد رسید چیگویم
خواهد رسید کاشکے برسد هرگاه
که برسد وهر چگونه که برسد والله اعلم

الرسالة السادسة عشر فی تقسیم
الانام علی اربعة اقسام

لا اله الا الله محمد رسول الله

تمامه آدمیان ازین چهار قسم بیرون نیفتند ملوک دنیا وآخرت وفقراء دنیا وآخرت وملوک دنیا وفقراء آخرت وفقراء دنیا وملوک آخرت ملوک دنیا وآخرت آنانند که همچنانکه در دنیا خوشی وکامرانی کردند وداد سلطنت وفرمان روائی دادند برای حیات آخرت نیز ذخیره اعمال صالحات نهاده وگنج سعادت باخود همراه برند وبپاداش عمل بنعمت بهشت ودولت دیدار فائز گشتند وفقراء دنیا وملوک آخرت آنانکه اگرچه بتمتعات این جهانی وقضاء شهوات فانی نخطوظ نیامدند بقسطے اوفی از سعادات وبرکات ملک جاوید مخصوص ومشرف شدند اقسام دیگر نیز بقیاس مذکور معلوم توان کرد ما ندانیم که داخل کدام یکی ازین اقسام خواهیم بود

وی گوید که سبحانی و انا الحق ان الله لینطق علی لسان عمر چه کنم ابن عربی امروز زنده نیست با او گفتمی انچه گفتمی و او شنیدی انچه یقین ست کلمات من اندازه بحر المعانی نیست که بردارد هنوز کلمات کجاست انشاء الله بران محبوب بروزگاری بنویسیم ای محبوب چون از دولت فرد حقیقت شیخ نصیر الدین محمود در سلک سلوک منتظم شد وارد تجلی صفات تجلی ذات که مقام فردانیت ست بشرط مستوری نزول کردم فرد حقیقت را در واقعه دیدم که ذکر خفی می گفتند در آمدم و روی نیاز بخاک مالیدم بر زبان مبارک راند ای شهباز میدان عالم لاهوت وای پاک آمده از عالم جبروت وای باخته عالم ملکوت و ناسوت بعد ازان میلی در دیدهٔ من کشید و فرمود این میل از نور جمال ذات ست و این واقعه در احدی عشر و ثمانمائة بود چون شب شد در طیر شدم از شهر ختلان در مصر رفتم بپای بوس شیخ اوحد سمنانی مشرف شدم در ان وقت قطب عالم ایشان بودند ایشان نیز بهمان کلمات که فرد حقیقت نواخته بود نواختند بنده را ایشان در حجره خویش کنجی فرمودند و در ان دو نفر بودیکی صوفی و دیگر متعلم نماز شام در طیر شده بودم نماز خفتن بجماعت با قطب عالم شیخ اوحد سمنانی گزاردم بعده تا وقت ثلثان شب سه ختم کلام و سیزده سپاره زیادت بران خواندم نظر کردم که قالب من نور شد و محیط عرش عظیم گشت و عرش عظیم در دیدهٔ من مقدار خردل شده است بعده نظر خود کردم که همه مویهای وجود من صورت شده هر یکی صورت را نظری کردم همچو صورت خویش می دیدم بعده صورتها محو شدن گرفت بعده نظر کردم که جمیع عالمها و افلاک و النفس بلا کیفیت شدن گرفت و جمیع تجلیات صفات و افعال و اسماء و آثار محو شدن گرفت ای محبوب محو در محو همین ست همچنین در طرفة العین هفتاد هزار عالم تجلیات را سیر کردم بعد ازان کلام بی واسطه شنیدم که فرمان شد یا عبدی جلالی حجاب جمالی و جمالی انوار جلالی و انت ما بین الجلال و الجمال بعد از کلام تجلی ذات مشرف شدم که کیفیت آن بمشاهده تعلق دارد از آن تاریخ باز در مقام لاهوت که مقام فردانیت ست نزول کردم بعد از تجلی ذات هفد هم روز در عالم صحو آمدم هم در حجرهٔ شیخ اوحد سمنانی سرائیدم ابیات

هست من گم گشت اندر هست او — از شراب شوق گشتم مست او
چون مجرد گشتم از هستی تمام — بود ما در بود او نابود شد — هر چه جز غیرش بدان مردود شد
غیر او دیده که کس دیگر نبود — نی وجودم ماند آنجا و نه نام — چون شده فانی محمد از وجود

پس ای محبوب بعد از تجلی ذات در حجره شیخ اوحد سمنانی بیهوش افتاده بودم و درین هفده روز خدمت شیخ در حجره می آمد و بوسه بر پیشانی من میزد اگر شیخ مطلع احوال نمی بودی خود مصاحبان حجره مرا دفن می کردند که مرده است بعد ازان بعالم صحو آمدم این را سبب مبدا تجلی بود بعد ازین مدت باز بهر طرف که نظری کنم نور می بینم که باین فقیر متصل ست و این صورت افاقیه مقام فردانیت ست که همه کائنات بر سبیل فتوت قابض ست و این همه از انفاس متبرکه فرد حقیقت قدس سره بود که در وی خدمت سلطان المحققین امیر کبیر جعفر نصیر کی پدر فقیر در خدمت مخدوم

این دو قسم که مذکور شد درجات و مراتب بسیار دارد باری در هر مرتبه از مراتب که داخل باشیم غنیمت ست انه علی کل شئی قدیر این سخن بتقریب بر زبان آمد سیاق کلام در شکر گذاری انعام و احسان ایشان بود که بنسبت فقرا و غربا ظهوری می یابد جزاهم الله خیرا و چون تمامه نعمتهای ظاهر و باطن راجع بجناب عزت ست تعالی شانه انتهار سلسله جز بعجز و سکوت نخواهد بود و حقیقت شکر از بندهٔ صورت پذیر نخواهد گشت حضرت مسبب الاسباب جل شانه بحکمت بالغه خود جماعهٔ از ناتوانان و نارسایان را دست از کار و بار بریسته و پای تردد و طلب شکسته بر در فضل و کرم خود نشانده دیده امید شان بر جمال شاهد مقصود کشاده است و طائفه دیگر را بتیل سعادت قبول و بدشرف کرامت توفیق مخصوص ساخته تمهید اوقات و تفقد احوال ایشان بر گماشته تا باعث جمعیت خاطر و فراغ بال ایشان گشته در ثواب عمل و دلالت خیر شریک غالب آمدند ذلک فضل الله یوتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم باین ترتیب سلسله نظام عالم برپاست و علو الیف عالم محتاج فضل و کرم الهی بوده مدد و معاون یکدیگر آمدند از ینجاست که گفته اند فقر و احتیاج فقیر آئینهٔ جود و غناء اغنیاست ☜ جود محتاج گدایان بضعفاست بهم چو خوبان

من نشسته بود که فرمودند که امیر جعفر محمد شهباز میدان لاهوت ست سی صد و هشتاد و چند اولیا و قطاب و افراد را نعمت دروی تاثیر ست و بدین نعمتها مشرف خواهد شد و این فقیر دران روز پیش حضرت مخدوم موانا شمس الدین یحیی خلیفه شیخ نظام الحق والدین قدس سره تلخیص می خواندم الحمد لله رب العالمین

ای محبوب چون درین مقام وصول یافتم این ابیات بنطق آوردم

بنده بارے نیم بس چیستم — گفتم اکنون من ندانم کیستم
بے جهت گشتم گشتم بے جهت — ذره در دل غم و شادی نماند
گم شدم در تو و گم شد دوئی — می ندانم تو منی یا من توئی

ای محبوب گم شده را این گفتار از کجا ست هر گه گفت در تجلی صفات گفت در تجلی صفات کلام ست چون می خواهم که بران محبوب چیزی بنویسم از تجلی ذات قدم صحو یافته ام این زان ست و اگرنه آن محبوب از کجا و این کلمات از کجا باید که آن محبوب در رعا بخواهد که چند وقت در عالم صحو این فقیر را دارند تا کتاب خانه بیحرف و بی صوت را برای آن محبوب در حرف و صوت درآرم ای محبوب نیک تامل کنی چه گویم و از خانه بشریت وداع کنی اے محبوب ابیات

مردانه در اے کاندرین راه — مگلے ز سر وجود برخیز
افتاده مباش در ره تنگ — ننگ و نام خانه بر میان بند — وانگه بگلبسیان کن آهنگ
میدان بیقین که درد و عالم — در راه تو جز تو نیست خرسنگ

تم هذا المکتوب الشریف المسلخ

من شوال سنه اربع و عشرین و ثمانمایه و نیز در بحر المعانی می گوید آنچه از زبانم در قلم می آید پس زبانم اقتباس از دلم می گوید و دلم اقتباس از روحم می کند و روحم اقتباس از روح علی می کند و روح علی اقتباس از روح نبی و روح نبی از کلام بیحرف و صوت حضرت الوهیت می کند ای محبوب هر چند که پیش می نویسم اشکال بیش در پیش می آید تحقیق بدانی که این کلمات بحر المعانی سالها خضر علیه السلام ازین فقیر در ملاقات در سفر و در حضر سوال کردی با او نمی گفتم و تا اکنون می پرسد والله که نمی گویم سبب آنکه در مبدء حال چند سال این فقیر را تمنائی ملاقات او بود چون ملاقات شدی ازین کلمات از خضر علیه السلام چیزی پرسیدی مرا شفا حاصل نمی شد امروز او را تمنا بسیار ست و من محترزم از سبب آنکه او در حفظ جان خود ست یعنے نیم جان را حفظ می کند و مرا اگر در هر دم هزار جان دهند تبرک آن منتظرم تو ای محبوب نیز در جان نثاری و جان سپاری باش تا هزار هیچ خضر سر گردان تو باشند خیر الکلام ما قل و دل ما منگیر است کلمات باجمال در قلم می آرم اگر بتفصیل مشغول شوم مثل توریت شتران بار شوند اما این کلمات شرح فرقان ست لرزان خیر الکلام آمد و هم در بحر المعانی می گوید مدت بست سال در آستانه شاهدان حضرت لایزالی این پیر فقیر تو پیشانی سود سته ماه و دوازده روز در خدمت فرد حقیقت شیخ نصیر الدین محمود پیر خود بود بعد از ارادت در سه کار بود م پنج وقت آب وضوی ایشان بر دست فقیر بود که وضوی کنانیدم دوم

کائنه جویند صفات به اینجا گاهے اغنیا را بر فقر افضل بنهند و گاهے فقرا را بر اغنیا منت اثبات کنند این همه اعتبارات ست منت مر خدای را ست اغنیا و فقرا همه ریزه چین خوان احسان او و رهین نعمت و امتنان او و بندگان شانه و اعظم سلطانه عاقبت بخیر باد

الرسالة السابعة عشر تنبیه الغافلین لغبار الدنیا و ادبارها و اغترار الجاهلین بزخارفها و اعتبارها

لا اله الا الله محمد رسول الله

سبحان الملک الحی الذی لا یموت ولا یفوت غبار محنت و کدورت کز سبحان این واقعه عظیمه و داهیه شدیده بر صفحات خواطر خلایق نشسته و حیرتے و دهشتے کز یکایک واقع شدن اینچنان روی داده از حیطه تقریر و تحریر بیرون ست چه توان کرد سنت الهی برین جاری ست تا بود چنین بود چه شاد و چه گریان اینهمه راهین راه است شعر هر که آمد بجهان اهل فنا خواهد بود و هر که پاینده و باقی ست خدا خواهد بود عز جل و علی بدولت و شوکت این بادشاه گردون شکوه قوی دولت جوان بخت ابد الله جلاله و خلد فی مراضیه ملکه و اقباله تمام بر یاران از خاص و عام خصوصا زمره اهل اسلام را در کنف امن و امان و سایه عدل و احسان از جمیع آفات و مکروهات محفوظ و مصون اداللهم اصلح الامام و الامة

شغل روغن چراغ ایشان بر دست من بود سوم شغل کلوخ استنجا ایشان بر دستم بود که هر روز کلوخها را برخسارهٔ خویش مالش می کردم این خدمت در عصر محمد تعلق کردم که دران عصر والد من منقطع کنبهایت با یک هزار و سی صد سوار بودند بعده بر حکم اجازت پیر خود سی صد و هشتاد و دو ولی را دریافته ام و خدمت کرده ام و هر یکی نعمتی در حق فقیر ارزانی داشته اند و اهل سلوک ظاهر جوی و اهل ظواهر دانسته اند که این کار آسان ست و هم در بحر المعانی آن سی صد و هشتاد و دو بزرگ را از مشاهیر و غیر هم نام بنام با اماکن ملاقات از اقطار عالم و غرائب احوال که در سفر و حضر در خدمت ایشان دیده و یافته و مدت مکث خود بهر یک بیان می کند وی گوید که صفوان بن قصی برادر عبد مناف را که در پیش حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم بشرف ایمان مشرف شده است دیدم در غاری مشغول بود دران روز که خدمت ایشان را اقدم بوس کردم نهصد و نود و دو ساله بودند فرمودند که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم در حق من دعا کرده اند در از عمر و این قصه صفوان که درین کتاب مذکور ست و در بحر الانساب که تصنیف اوست نیز ذکر کرده است خالی از غرابتی نیست با اصول کتب احادیث و سیر موافق نه والله اعلم وی گوید ای محبوب این فقیر در سیر عالم چندان مذاهب دیده است که اگر عدد آن در قلم آرم و با هر مذهبی که مباحثهٔ علمی و عبارتی کرده ام نیز در قلم آرم بحر المعانی را از جهت گرانی شتران باید تا بردارند و در موضع دیگری گوید کلماتی که از بحر المعانی برین فقیر وارد ست اگر تمامی در قلم آرم عالم سلامت بکلی برخیزد و از غیرت جدم علیه الصلوة والسلام هراسے دارم در میان دو غیرت افتاده ام انا غیور والله اغیر منی ای محبوب چون موسی علیه السلام در علم نبوت و در علم ولایت کامل بود سه علم از هیچ خضر تحمل نکرد و احتمال آن نتوانست و خضر سر گردان این کلمات من ست پس ای محبوب چون موسی علیه السلام حامل سه حرکت اسرار الٰهی نشد و تو ای محبوب گدای کوی محمدی که در یوزه همه کلمات بحر المعانی را حامل گشت اگر موسی علیه السلام درین عصر بودی گفته شدی یا او را نگفته شدی پس شکر نعمت بے نهایت بگذار و همت عالی را بدان دار تا دقائق المعانی نیز برائے تو در قلم آرم شب و روز بدعا مشغول باشی تا حسیا تم یاری دهد

از دعائی زاهدان چون بر نیاید کار من
شاهدان را ایای بوسم لوکه دل کاری کنند

و در آخر کتاب بحر المعانی می نویسد که روز پنجشنبه بست و هفتم ماه محرم مکتوب سی و ششم می نوشتم و قلم در اسرار عشق میراندم و قلم درین محل که زر غبا تر دو حبّا رسید و فهم در حوالی دیگر در آمد آنگاه سر بر زانو نهادم حضرت رسالت را علیه السلام دیدم که در مسجد قبا با کل صحابهٔ کرام و اولیاء عظام از امیر المومنین علی کرم الله وجهه تا قطب عالم شیخ نصیر الدین محمود حاضر ند حضرت رسالت علیه السلام بلفظ فارسی فرمودند که ای فرزند مست حضرت لم یزل و لا یزال بحر المعانی را بیار فی الحال من سی و پنج مکتوب و سی و ششم که درین محل رسیده بود ببردم بر دست مبارک حضرت رسالت علیه السلام دادم حضرت رسالت بسر عت نبوت تمام بخواندند فقال علیه السلام الحمد لله الذی الهمک یا ولدی علم الاسرار

والراعی والرعیة والف قلوبهم فی الخیرات این دعا را از عظام مشایخ قدس الله ارواحهم مرویست و ادامت بران مثمر سعادت دنیا و آخرت و باعث امن و امان ظاهر و باطن ست دیگر این دعا اللهم اصلح امة محمد اللهم ارحم امة محمد اللهم اغفر لامة محمد گفته اند که هر که بران دوام نماید در مرتبه بالا پایدار نشیند والله الموفق اکنون از فنای دنیا و بی ثباتی آن چگوید و چه نویسد قال بعض الحکماء الدنیا اشبه شیء بظل الغمام و نوم الاحلام میگوید دنیا مانند سایه ابر ست که روان می گذرد یا مثل خواب شیطانی ست که مرد بالغ می بیند در تشبیه اول فنا و بی ثباتی دنیا را ادا نمود و در ثانی حقارت و قلت متاع آنرا بیان کرد ع گفت یا خواب ست یا باد یست یا افسانه + مثل مرگ حادثه درمیان که بشک و شبه رسیدنیست و آدمی زاد از زان غافل نشسته و دیده عبرت و حیرت فرو گرفته و بر بستر غفلت افتاده پرواندارد که چه کاری سخت و مهمی صعب در پیش دارد و نمیگوید که یقین مشکوک کدام ست یعنی چیزی که آدمی بیقین داند با وجود یقین دران شک دارد گویا نمیداند آن چه چیزست گفته اند که آن مرگ ست بیقین میدانند که رسیدنی ست اما چنان زندگانی می کنند و بر نهجی میروند که گویا نمیدانند تبارک الله این چه قدرت ست

ثم قال ارشدک اللہ فی زیادۃ علمک بلفظ فارسی فرمودند کہ ای یاران این مصنف بحر المعانی مردی ست کہ جمیع کلام مجید را معانی حقیقت بیان کند واگر علم روی زمین ہمہ شسستہ شود و یک ورق نماندہ باشد واین شخص قلم بر دست گیرد ہمہ علم را از بر بنویسد بعدہ فرمان شد کہ ای فرزند مست حضرت لم یزل ولا یزال پیش ازین اسرار در صحرا منہ کہ امور شریعت در ہمان قصور پذیرد و اہل شریعت را در خاطر انفور گیرد من قبول کردم بحر المعانی را ہم ازین مکتوب سی و ششم باتمام رسانیدم بعدہ ای محبوب بحر المعانی را حضرت رسالت علیہ السلام بر دست حضرت علی کرم اللہ وجہہ دادند ایشان بعد از مطالعہ بر دست خواجہ حسن بصری دادند وایشان بر دست خواجہ عبد الواحد بن زید ہمچنین جمیع مشائخ سلسلہ تا قطب العالم شیخ نصیر الدین محمود رسید ای محبوب این فقیر را منتظر دانی برائے اجازت حضرت رسالت علیہ السلام در نوشتن و آغاز کردن دقائق المعانی و آنکہ فرمودہ اند ارشدک اللہ تعالی فی زیادۃ علمک امید تمام دارم کہ اجازتم خواہد شد والسلام وہم در بحر المعانی می گوید ابراہیم صاحب ذوق بود و موسی صاحب لذت و حبیب اللہ صاحب حلاوت وہم در بحر المعانی می نویسد کہ حضرت شیخ عبد القادر گیلانی فرمودہ است رایت ربی فی المنام علی صورۃ امی این امی کدام ست اللہم صل علی محمد النبی الامی اولیائے تحت قبائی لا یعرفہم غیری ای محبوب یای غیری یا نسبت ست نیاز متکلم یعنی لا یعرفہم غیری و غیر احبائی یعنی خود صمدیت جلت قدرہ محبان خود را شناسد و محبان وی محبان را نیز شناسند اما ایشان را غیر محبان نشناسند و نیز می گویند معراج الروح السماع و معراج القلب الصلوۃ قال علیہ السلام انی لاجد نفس الرحمن من جانب الیمن ای صوفیہ الیمن یعنی پردۂ یمن آن محبوب شنیدہ باشد کہ چہ آوازی ست کہ در ہند اورا راگ گویند کہ ہم از پردۂ یمن نرم کردہ کشیدہ اند ای محبوب خواجہ علیہ السلام سماع خود را از سبب ظاہر بیان بکنایہ گفت ای محبوب اہل ظواہر و علماء زنادان چہ دانند کہ چہ می نویسم دریغا کسی نیست کہ با او بگویم تحریر سطور عفی عنہ عرضہ می دارد کہ کلمات اہل سکر و حال کہ در حالت ذوق و غلبہ حال وقوع یابد خارج از قواعد عقل و موازین قیاسند والا شک نیست کہ یا نسبت مشدد باشد و تخفیف آن بے ضرورت واقع نہ و مقرر علماء و مشائخ و عرفاست کہ مراد ازین بلدۂ مشہورہ است بعد از ثبوت صحت حدیث ولیکن چیزی از سر ذوق و وجدان بر لوائح اسرار بعضے از مجاذیب اہل محبت میتابد طوطی ولایت روی قدس اللہ اسرار العارفین بہم اجمعین واللہ اعلم و از بعضے اشعار او کہ در بحر المعانی نوشتہ ست این غزل ست

باصورت تست جان معنی	یکسر شاخ گلے نہ بستہ صورت	اے صورت تو جہان معنی
از صورت تست خاطر ما	منزل گہ کاروان معنی	مثل بو بہ بوستان معنی
از صورت تو بیان معنی	در صورت وصف تو محمد	ہر عضو کند بصد زبان پیش
		تا حشر نہاد خوان معنی

سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ

واین چہ پردہ کہ بر روی آدمی زاد فرو ہشتہ اند واین چہ غفلت و فریب ست کہ وی می خورد ہمان مثل شیر درندہ از گریزندہ از پیش اوست **حکایت** می آرند کہ شیرے در بیابانے بدنبال مردی افتادہ بود وی از پیش شیر گریختہ میرفت چون مجال گریز تنگ آمد تحکم انظر از خود را در خرابہ چاہی زد و ہم در اثنای راہ بشاخہا و بیخہای گیاہ کہ در ان چاہ بود دست زد و معلق ماند در پایان چاہ نگاہ می کند اژدہائی می بیند دہان باز کردہ نشستہ کہ اگر بیفتید ہم در نفس فرو برد شیر کہ در دنبال بود آمدہ بر سر چاہ ایستادہ کہ اگر بر آید ہم در ساعت کارش تمام کند ساعتی بطریق متعلق بآن حشیش می زد و نفسے راست کردہ بود کہ موشی چند رسیدند و رشتہای گیاہ را کہ مثال رشتۂ عمر آدمی ست دندان متعلق ست بریدن گرفتند بیچارہ حیران ماند کہ چہ کند اگر پایان افتد اژدہا نشستہ و اگر بالا رود شیر ایستادہ تن بہ بلا در داد و منتظر ہلاک نشست ناگاہ نظرش بر لانہ کلے افتاد کہ در کنج دیوار چاہ شہدی می کردہ مرد آن ہمہ را فراموش کرد ہم از شیر و ہم از اژدہا و موش چشم بر لبت و انگشتے بآن شہد زد و بان مزا جمت گمان و نیش زنبوران شہد لیسیدن گرفت دو سہ انگشت شہد نہ لیسیدہ بود کہ رشتہ عمر

بخاری لقب او مخدوم جهانیان ست جامع ست میان علم و ولایت و سیادت او مرید شیخ الاسلام شیخ رکن الدین ابو الفتح قریشی ست قدس سره و خلیفهٔ شیخ نصیر الدین محمود با امام عبد الله یافعی رحمة الله علیه در مکه معظمه صحبت داشته در خزانه جلالی که از ملفوظات اوست از وی بسیار نقل می کند سیاحت بسیار کرده و از بسیاری از اولیا نعمت و برکت یافته و مشهور ست که وی هر کرا معانقه کردی نعمتی که آنکس داشت بستدی یعنی چندان توجه و خدمت کردی که آنکس بی اختیاری می شد در دادن هر نعمتی که داشت و در تاریخ محمدی می نویسد که وی اول خرقه از عم خود شیخ صدر الدین بخاری پوشیده کلاه ارادت و خرقه تبرک از شیخ الاسلام سند المحدثین شیخ عفیف الدین عبد الله المطری در حرم شریف نبوی علیه السلام والتحیة پوشید و مدت دو سال در صحبت او ملازم بود و کتاب عوارف و دیگر کتب سلوک پیش او تلمذ نمود و اخذ طریقت کرد و تلقین ذکر یافت و شیخ عفیف الدین فرمود که مقراض را ندن شما موقوف است در گازرون چون بگازرون رسید شیخ امام الدین برادر شیخ الاسلام امین الحق والدین گفت که شیخ امین الدین در وقت رحلت مرا وصیت کرده است که سید جلال بخاری قصد ملتان من کرده از اوچه و ملتان می آمد شیطان در اثنای راه او را دروغ باز نموده که شیخ امین الدین از سرای مستعار بدار القرار خرامید سید جلال بخاری طرف مکه مبارک رفته است وقت مراجعت در گازرون خواهد رسید او را سلام من برسانی و سجاده و مقراض من بدو دهی و مجاز و خلیفهٔ من گردانی شیخ امام الدین همچنین کرد سید السادات از ان پیر با جاده انواع استفاده کرد و باز گشت و از شیخ الاسلام رکن الحق والدین خرقه تبرک پوشیده و در عهد سلطان محمد تغلق بمنصب شیخ الاسلامی و سند خانقاه محمدی در سیوستان با مضافات مخصوص گشت و بعد از چندگاه ترک همه کرده سفر کعبه مبارک اختیار کرد و او خلیفه چهارده خانواده بود و در عهد سلطان فیروز کرات از محروسه آنچه در حضرت دهلی آمد و سلطان فیروز مراسم اعتقاد و اخلاص انچه باید بجای آورد انتهی مخدوم جهانیان را قدس سره با حضرت علیه قادریه کمال محبت ست

و در خزانه جلالی می گوید که شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی می فرماید طوبی لمن رانی و لمن رای من رانی و لمن رای من رای من رانی و وی قطب ست و صادق ست درین قول مرا امیدواری بسیار است که بموجب این کلام حق تعالی مرا رحمت کند بعد ازان سلسلهٔ را که بیک واسطه شیخ شهاب الدین سهروردی میرسد غیر از سلسلهٔ شیخ بهاؤ الدین زکریا ذکری کند وی گوید که من فلان را دیده ام و وی شیخ شهاب الدین سهروردی را و شیخ شهاب الدین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی را **النقل ست** که وی روزے نشسته بود آتش از جائی برخاست مشتے خاک بر گرفت و نام شیخ محی الدین عبد القادر را باواز بلند برخواند و خاک را بجانب آتش انداخت فی الحال آتش پست شد و تکملهٔ فارسی که در دیار ما مشهور ست یکی از مریدان مخدوم تکمله کتاب حوض الریاحین امام عبد الله یافعی را ترجمه کرده است

گشته شد و در چاه محنت افتاده بهنگام از دهای مرگ فرو رفت اکنون اشهد لیسان آن چاهیم که شیر قضا او را قهرا است هامرون فرو است که در چاه بلا که دنیاست بهنگام از دهای مرگ فرو رفته ایم کاشکے مدت حیات معین بودی و استعداد این سافت معلوم گشتی که چند ست تا موافق آن راه در فنی بخود قرار دادندی و قطع این مسافت بتانی و تدریج کردندی یک قسم فراغتی و قراری یافتندی و فسحے چند براحت زندگی هیچ معلوم نه که مدت عمر چند ست و بعد این مسافت چه قدر در هر گام و در هر نفس خطر ست و احتمال آنکه همین نفس آخر باشد روز و هفته و ماه و سال خود کی داند و اگر فرد ما معلوم بودی و در از بودی هم چه بودی چون نیست نمی دانیم که چه معلوم و چه نامعلوم و چه دراز و چه کوتاه ✿ چون قامت ما برای غرق ست + که تاه و دراز یا چه فرق ست + اگر صد سال زندگانی در یکی روز + بباید رفت این کاخ دل افروز + درین صندل سرائے آبنوسی + گهی ماتم بود گاهی عروسی + چو بهر شادی و غم جای رو بند + بجای سر بهانے پائے کوبند + دنیا اگر دایم بودی و اسباب دنیا دایم و عیش و فراغ خاطر و آسایش وقت متصل آنگاه اگر یکے به محبت مولے و شوق آن عالم ازان صبر کردے و بزخارف

تاریخ ولادت مخدوم جهانیان شب برات سنه سبع وسبعمائة وفات او در عید قربان سنه خمس وثمانین وسبعمائة ومدت عمر هفتاد وهشت چنین شنیده است که امیر سید علی همدانی قدس سره بدیدن مخدوم جهانیان رفت وبر در حجرهٔ مخدوم نشست خادم خبر کرد که سید علی همدانی نشسته است مخدوم فرمود که همه دان غیر علام الغیوب کسی نیست این را گفتند وایشان را درون نطلبیدند کوفتی ازین معنی بخاطر شریف رسید میر سید برگشت وباین تقریب رساله در بیان معنی همدان نوشت اما در رساله همدانیه دیده شده است که بجماعهٔ که منکر این نام اند غایت رد وتشنیع کرده است که نه لائق عظمت وجلال مخدوم جهانیان ست والله اعلم

شیخ علاء الحق والدین بن اسعد لاهوری بنگالی رحمة الله علیه

خلیفه شیخ سراج الدین عثمان الملقب باخی سراج الدین ست در ابتدای حال از اغنیا واکابر وقت بود بغایت مبجل ومعظم ودر آخر در سلک مریدان شیخ انتظام یافته فقر وانزوا اختیار فرمود گویند که چون شیخ اخی سراج بالنعمت خلافت از پیش شیخ نظام الدین رخصت یافت خواست که بجانب وطن اصلی متوجه شود بخدمت وی التماس کرد که در انجا شیخ علاؤ الدین مردی دانشمند وعالیجاه است مرا باوی چگونه بسر آید فرمود غم مخور که وی خادم تو خواهد بود وآنچنان شد که شیخ فرموده بود **نقل ست** که شیخ سراج الدین را بیشتر احوال سواری می بود طعامهای پخته همراه او می گردانیدند وخادمان شیخ دیگ آش گرم بر سر شیخ علاؤ الدین می نهادند چنانکه موی سر او رفته بود وگذر شیخ از پیش خانه خویشان او بودی که وزرا وبادشاه بودند وروی ازین حال تغیری وتاثیری پیدا نمی شد **نقل ست** که روزی قلندران در خانقاه شیخ علاء الحق فرود آمده بودند گربه همراه داشتند جائے برفت قلندران گفتند شیخ گربه ما بیار شیخ گفت گربه کجا یابید قلندری گفت بر شاخ آهوی نمائی فرمود هم از شاخ بیابی دیگری خصیه نمود فرمود از خصیه بیابی چون بیرون آمدند قلندری که ذکر شاخ کرده بود گاوی بیامد او را بشاخ زد وکسیکه خصیه نموده بود چنان اما سید که هم بدان مرض هلاک شد وشیخ علاء الحق خرج بیشمار داشت بحدی که بادشاه وقت غیرت برد وگفت خزانه من بدست پدر شیخ ست او می دهد حکم کرد که شیخ از شهر من برآید وبه سنارگانو برود تا دو سال در سنارگانو می بود خادم را فرمود که هر روز خرج از انچه داشت دو چندان کند شیخ را خرج فراوان بود اما بهیچ وجه استقامتی نداشت ودو باغ از بزرگان ایشان که حاصل آن هشت هزار تنکه نقره بود کسی گرفت هیچ وقتی بر زبان نیاورده بخلق بخشنها بے اندازه می کرد وی گفت که عشر عشیر انچه مخدوم من داشت از خرج ندارم قبر او در پنده است وفات او در سنه ثمانمائة۔

مولانا خواجگی رحمة الله علیه

مرید وخلیفه شیخ نصیر الدین محمود دشاگرد مولانا معین الدین عمرانی واستاد قاضی شهاب الدین ست

آن التفات نمودی کاری بود اکنون که فانی ست در سر سر وحشت وکدورت وحسرت ومشقت وصد بلا بر بالای هم افتاده ترک آن چه مقدار کار ست که بدان نیازند ودر فوت آن حسرت خورند اگر یکے بقدرے از ان دست بدارد وگامی چند فراتر نهد تمام خود ممکن نیست صرفه روزگار خود کرده باشد ومنتی بر جان وقت خود نهاده اما خاصیت لیمن خراب چنین افتاده هر چیزے که از ان بخورند وهر قطره که از ان بنوشند بحرص زیادتی کنند وآشنه تر سازد تا تمامی آرد وبخود وبخبر گرداند آنگاه نصیحت را بگوش او راه نباشد واندیشه عاقبت او در سر او جای نه مستی وغرور دنیا وحکمرانی بجائی کشد که دعوی خدائی وپیغمبری کنند دیگر چه توان گفت فرعون بان سر حد زمین مصر که ملک او بود دعوی خدائی کرد دیگران را بیش نبود دعوی خدائی کردن دیوانه را چه گوید آن را خدا بیخبر نمیداند است که خدا آفریدگار آسمان وزمین باشد تو خود کلوخی یا مگسی در عالم پیدا نکرده دیگر این دعوی چیست دیوانه هم نمود تا اینها از سر دیوانگی گفته باشد اگر دیوانه بودی موسی پیغمبر را علیه السلام بدعوت وی چرا می فرستاد ودعوت انبیا صلوات الله وسلامه علیهم عقلا را بود نه مجانین را این نه بود مگر غرور ومستی دنیا وملک وسلطنت که او را بدین نهایات میدانست در سر شت بعضے غرور وحماقت خمیر کرده اند

که فهم و تمیز را از ایشان بر میگیرند
و با وجود عقل عزیزی کار دیوانها
می کنند و سخن دیوانها می گویند
دیوانه نیستند اما دیوانه صفت اند
یکی دیگر بری خیزد و دعوی پیغمبری
می کند و هیچ نمیداند که معنی پیغمبری
چیست پیغمبری میانجی شدن
ست میان خدا و خلق از خدا
فیض می گیرد و بخلق میرساند
و پیغمبر از اول عمر تا آخر از گناهان
معصوم بود و بعالم قدس و ملکوت
متصل و فرشته بروی بیاید و پیام
حق بگذارد و معجزات بنماید و در زمین
و آسمان تصرف کند و قرص ماه را
باشارت دو انگشت دو پاره سازد
و چشمها از انگشتان روان گرداند
و درختان او را سجده برند و سنگ
و گیاه بروی سلام کنند و باوی
کتابی باشد که اگر جن و انس همه
جمع شوند مانند سورهٔ از ان
نتوانند آورد و اگر تمامه علما و
عقلاے عالم او را تفسیر کنند
بپایان نتوانند آورد و پیغمبر بر سر یعنی
بنهد و عالم را بنور علم و ایمان
منور گرداند کافران را از کفر و
جاهلان را از جهل بیرون آرد
و دوران را نزدیک گرداند
و گمراهان را براه راست برد و در
تمامه خوبیهای ظاهر و باطن و
صورت و سیرت از همه کس افزون
تر و بالاتر باشد و هیچکس در هیچ
خوبی مانندی نبود و پیغامبر را
امت بوصلاح و فلاح آراسته
و بکلیه محبت و اعتقاد پیراسته
نزدیکان وی در علم و عمل و زهد

نقل ست که در ایامے که در دہلی بتحصیل علم مشغول بود بعد از حضور درس و استفادہ بملازمت شیخ نصیر الدین میرفت مولانا معین الدین را انکاری که موالی را بر مشائخ می باشد نسبت بشیخ بود و هرگز بدیدن او نرفته و مولانا خواجگی را نسبت بهر دو عزیز اعتقاد و اخلاص تمام بود و از نقار ایشان ایذا می کشید اتفاقاً مولانا معین الدین را تشویش سرفہ بنوعی زبون ساخته که اطبا از معالجهٔ آن عاجز شدند و از حیات مایوس گشتند روزی مولانا خواجگی بعرض رسانید که چه شود اگر مخدوم جهت ملاقات شیخ قدم رنجه فرمایند و استمداد همت نمایند که از برکت صحبت و نظر ایشان شفا حاصل شود مخدوم را اگرچه در اول خوش نیامد آخر الامر بنا بر اضطرار تکلیف را راضی شد و بدیدن ایشان رفت از در دروازه در آمد متوجه خانقاه شد مخدوم از خانقاه برآمده اندرون خانه در آمدند و بخانه رسیده برگشتند ظاهر اخوردنیها پخته بود و بر نیچ ساده و جغرات می بایست فرمود و آن را فرموده در خانقاه آمدند و با مخدوم ملاقات نمودند و ساعتی با یکدیگر صحبت داشتند خادم سفره آورد و الوان طعام در مجلس حاضر کرده فاما بر نیچ ساده و جغرات که بظاهر مخالف صاحب سرفہ و بلغم باشد پیش مولانا نهادند مولانا را انکار زیاده شد شیخ فرمود که میل کنید بسم الله الرحمن الرحیم از هیبت شیخ امتناع نتوانستند نمود و چند لقمه ازان تناول کرد بعد از رفع سفره سرفہ بزوری آمد فرمودند تا طشت حاضر ساختند و انچه مادهٔ سرفہ و بلغم بود همان لحظه بتمام رو کرد همان بر نیچ و جغرات شفا بخشید عقدهٔ انکار مولوی منحل شده ارادت و اعتقادی عظیم نسبت بخدمت شیخ پیدا آمد و با یکدیگر خوش بودند و مولانا خواجگی پیش از آمدن امیر تیمور گورگان بنا بر رویا و صالحه که میر سید محمد گیسو دراز دیده بودند و از آمدن مغل اخبار نموده از دهلی برآمده بکالپی رسیده متوطن شد و در انجا بسر برد مقبره ایشان بیرون شهر کالپی ست بزار و متبرک بدین ـ

مولانا معین الدین عمرانی رحمة الله علیه

دانشمندی عظیم و استاد شهیر بود حواشی کنز و حسامی و مفتاح تصنیف اوست چنین گویند که سلطان محمد بن تغلق که قاضی عضد را بدیار هندوستان طلبیده و توشیح متن مواقف بنام خود التماس نموده بود هم مولانای مذکور را فرستاده بود و آثار فضل و دانش ازوی انجا بظهور آمده و سبب نا آمدن قاضی عضد بدین دیار آن شد که چون بادشاه عصر وی شنید که قاضی قصد این حدود می کند از جمیع املاک و اسباب سلطنت برآمده بخدمت وی آمد و التماس نمود که شما بر تخت سلطنت بنشینید و من خدمت شما کنم غیر از منکوحه خود هر چه دارم همه از آن شماست قاضی عضد چون این همه مروت و همت از وی دید فسخ عزیمت دیار هندوستان نموده نیت استقامت آن دیار محکم ساخت رحمة الله علیهم اجمعین

مولانا احمد رحمة الله علیه

نبھانیسری نیز از مریدان شیخ نصیر الدین محمود ست و در فضائل و علوم ظاهری بسیاری ماهر بود اگرچه میان ایشان و مولانا خواجگی مواخات بود داماد برآمدن از شهر دہلی موافقت نکرد تا آنکه افواج قاهره گورگانی درسید و ولایت دہلی را نهب و تاراج کرد و متعلقان مولانا احمد اسیر شدند و بعد از تسکین فتنه خلاص یافته بمجالست امیر تیمور رسید و میان ایشان و شیخ الاسلام که نبیره مولانا برهان الدین مرغینانی صاحب ہدایه بود وجهت تقدم و تاخر مجلس گفت و گوی شد امیر تیمور گفت که ایشان نبیره صاحب ہدایه اند مخدوم گفت که صاحب ہدایه که پدر کلان ایشان بود در چند محل از ہدایه خطا کرده است ایشان اگر یک جا خطا کرده باشند چه باک شیخ الاسلام در جواب گفت آن محلهای خطا کدامها است به ثبوت باید رسانید مولانا اشارت بفرزندان و شاگردان خود کرد که ایشان تقریری کنند امیر تیمور ملاحظهٔ ناموس کرده صحبت بمجلس دیگر انداخت مولانا از انجا با اہل و عیال برآمده بکالپی متوطن شد و طریقهٔ مواخات که با مولانا خواجگی بود مسلوک میداشته اند و از اولاد ایشان و قاضی شہاب الدین که شاگرد و فرزند معنوی مولانا خواجگی بود نقار واقع شد قاضی شکوهٔ ایشان را بخدمت مولانا خواجگی نوشته استعانت نمود مولانا این دو بیت شیخ سعدی در جواب او نوشت ابیات

ای بیش از انکه در قلم آید ثنای تو	واجب بود ز اہل مشرق و مغرب دعای تو
ای در بقای عمر تو نفع جهانیان	باقی مباد آنکه نخواهد بقای تو

وقبر در گنبد مولانا احمد اندرون

قطعهٔ کالپی ست پنداری میتر ک به و او را قصیده است در نعت که در وی داد فصاحت و بلاغت داده است

چند بیت از وی نوشته میشود	
اطار لبی حنین الطائر الفرد	وہاج لوعة قلبی الثایه الکمد
واذکرتنی عهودا بالحمی سلفت	حمامة صدحت من لاعج الکبد
من بین مضطلع مهتم و مستند	باتت تورقنی والقوم قد ہجعوا
لیت الهوی لم تکن بینی و بینکم	نازار طرفی غمض بعد بعد کم
دلت سراعا علی رغم و لم تعد	ولا خیال سرور دار فی خلدی
والهم منصدع والکرب مندفع	دلیت حبل وادی غیر منعقد
والشمل منتظم لم یرم بالبدد	عشنا بها وعیون البین راقدة
من کل هوجا رمرقال عذافرة	والحد مرتفع کالانجم السعد
الی اللوی وکان الحی لم یفد	حتی استهل غراب البین فارتحلوا
بقیت فردا و راح الناس کلهم	نبذ النشاط علی الاعیاد والنجد
ولا وصول الی ذاک الحمی بیدی	صاروا احادیث تروی بعد ما ملأوا
ولیس فی الدین والدنیا و آخرتی	کالسیف یبقی بلا انیاب والغمد
سهل الفناء رحیب الباع یصفد	خل الاحادیث عن لیلی و جارتها
	سوی جناب رسول الله معتمد
	رب الندی والجدی والصالحات معا
	طفلا وکهلا وفی شیب وفی مرد

وتقوی و نورانیت از ہمه پیشتر و بیشتر و بمتابعت وی جامع کمالات و مظهر خوارق و کرامات گشته پیمبر را نه مجرد دعوی و غلبه و سلطنت و شوکت ست اینها همه روشن است اما باید چه توان گفت نعوذ بالله من الغباوة والغوایة در آدمی سه چیز ست نفس و قلب و روح جبلت نفس ہم ازین عالم کون و فساد ست و ہمین لذات جسمانی و مستلذات حسی کمال او ست و نفس زمینی ست و ظلماتی و از اجزای بدن ست غایت آنکه نسبت ما اجزای دیگر این قدر لطافت و نورانیت پیدا کرده که چیزے از محسوسات تواند دریافت و ماده سمع و بصر و شم و ذوق و لمس گشت و نفس از لذات عقلی و روحانی خبر ندارد و ہمین نفس ست که آدمی اگر فنا در این عالم ساخته است و روح لطیف ست و نورانی محض و از عالم بالاست و توجه او ہمیشه بعالم قدس و لذت وی بعلم و معرفت ست و محبت مولی تعالی شانه و شناخت ذات و صفات وی تعالی و تقدس نصیب او ست و لیکن بعلت تعلقی که او را با بدن داده اند و از اختلاطی که از وی با او رو داده بالنفس واقع شده گرفتار عشق و محبت نفس گشته و سر رشته گم کرده است و تعلق روح را با نفس بعینه مثل تعلق مرد با زن گفته اند کز آزار دو اج آنها

بالعلم مکتنف بالحلم متصف	باللطف ملتحف بالبر متسد	باالخلق مشتمل بالرفق مکتحل
بالحق متصل بالصدق منفرد	بالشرع معتصم للدین منتقم	فی اللہ مجتہد باللہ مقتصد
بالفقر مفتخر بالزہد مشتہر	بالشکر متزر بالحمد منجرد	خطاب مفصلۃ وضاع مکرمۃ
دقاع مظلمۃ عن کل مصطہد	العدل سیرتہ والفضل طینتہ	والبذل شیمتہ فی الوجد والوبد

ہمچنین ذکر محامد و عدد معجزات و کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم می کند و در آخر می گوید ؎

یا افضل الناس من ماض ومن نتق	واکرم الخلق من حر ومن عبد	افدیک بالروح والقلب المشوق معا
والنفس والمال والاہلین والولد	قد عاقنی البعد عن مرمای یاسکنی	وطال شوقی الی لقیاک یاسند
ویا حیوتی ویا روحی ویا جسدی	ویا فؤادی ویا ظہری ویا عضدی	مالی الیک بقطع البید من قبل
ولیس لی باصطبار عنک من مدد	وہل تحب بناخوض مرحمۃ	نحو الحجاز ونحو البان والنجد
وہل اسامر فیہا اہلہا سحرا	وہل اجربہا الاذیال من برد	ارجو الوفادۃ فی ارض حللت بہ
ویالہف نفسی اذا ما کنت لم افد	عطفاً علی ورقاء لی ومکرمۃ	فلیس غیرک یا مولای ملتحد
شفع الی اللہ لی فی ان یثبطنی	عن الہوی وذوی الدنیا وعن بعدہ	یا رب صل وسلم دائما ابدا
علی النبی نبی الحق والرشد	محمد احمد الہادی لامتہ	الی الصراط صراطا غیر ملتحد
وصحبہ وذویہ الطاہرین ومن	احبہم شغفا فی الغیب والعند	مالاح برق وماسح الغمام علی
ربی الفلا فکساہا حلۃ القند	واعشق الروض بالازہار موتقۃ	ممطورۃ سحب باکر فرد

وما تفرد عبد علی فنن | غض الاروۃ متخضل وملتبد

شیخ صدر الدین حکیم رحمۃ اللہ علیہ

از اجلۂ خلفای شیخ نصیر الدین محمود ست و منظور نظر شیخ نظام الدین نیز شدہ گویند کہ پدر وے سودا گر بود تعلق ارادت بشیخ نظام الدین داشت و بغایت کبر سن رسیدہ و ہیچ خلفی نصیب او نشدہ اکثر احوال بفقدان این نعمت متالم می بود روزے وقت حالت شیخ حاضر بود شیخ پشت خود را بہ پشت او مالید و او را بخلفی بشارت داد و از انجا کہ اعتقاد او بخدمت پیر درست بود بقصد استیلاے بیش زن رفت حق سبحانہ و تعالی او را فرزندی امید وار ساخت چون متولد شد او را بخدمت شیخ برد شیخ او را در کنار خود گرفت تا پسر در کنار بود نظر او بر جمال شیخ بود بوجہی کہ اثر شعور از ان نظر ظاہر می شد حاضران مجلس این معنی را معاینہ می نمودند شیخ از جبۂ خود جامہ پارہ جدا کرد و برای او بدست خود خرقہ بدوخت و او را بشیخ نصیر الدین محمود سپرد و بجلالت شان او خبر داد و او را اصحاف ست بس فصیح و متین مشتمل بر معارف و حقائق و مواعظ و حکم و او را در صنعت طب مہارتی تمام بود

لطیفہ قلبیہ پیدا شدہ و قلب متقلب بود میان روح و نفس اگر بر یکی احکام روحانی غالب آید و نفس و قلب تابع او شوند و این بسے نادر افتد از ینجا ہمہ خیر و صلاح آید و اگر نفس غالب آید روح و قلب تابع افتاد ہمہ شر و فساد خیزد این سخن مشہور ست در محل خود مشرح تر این بیان یافتہ ست مقصود اینجا بیان تذبذب و کشاکش انسان ست کہ آدمی از ادست کہ ادیک طرف و نفس طرف بجانبی بخواند از طرف دیگر بجانب دیگر می برد و بصد محنت و شدت گرفتار ست باز این محن و شدائد این عالم ست کہ بر سر آدمی ادا فتادہ ست اگر حوال آخرت و شدائد آن عالم بہ تفصیل بیندیشد و تصور کند از خود رود و واز ہم پاشد و در حدیث آمدہ ست لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا و لبکیتم کثیرا فرمود اگر بدانید آنچہ من میدانم از احوال مبدا و معاد و آخرت کہ چہا رفتہ است و چہا پیش آمدنی ست کم بخندید و بسیار بگریید ولیکن چون حکمت ابتلای و قضای الٰہی اقتضای آن کرد کہ این عالم را از نظرہا پوشیدہ و در پردۂ غیب داشتہ است و آنچہ می بینید و می یابند عین عالم ظاہر ست از ینجا فریبی خورند و سرشتہ گم کردہ کہ یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا ہم عن الآخرۃ ہم غافلون مخبر این صادق کہ حضرات انبیا اند صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین خبر آن عالم

نقل ست که یکبار او را در امریان ربوده بودند تا برای یکی از ایشان که بیمار بود علاج بکند چون علاج او موافق افتاد و بیمار ایشان صحت یافت او را خطی نوشته دادند تا بسگی که در فلان کوچهٔ شهر افتاده می باشد بنماید او خطر را آورد و بسگی که نشان داده بودند بنمود چون سگ آن خط را بدید روان شد و بر سر زمینی رفت و بایستاد و زمین را بکاوید و گنجی که در زیر آن زمین بود نشان داد از انجا که علو همت درویشان ست او را بدان گنج التفات نیفتاد تبرا و در قلعه دهلی علائی ست او را صحائف است مشتمل بر حقائق و معارف **صحیفه** در مدافعت عقبات برادر دینی اعزه الدنی الدین را عواقب امور بخیر باد همانا مطلوب او خواهد بود تا چون کیفیت عقبات معلوم شد دافع آن نوشته آید و مقرر داند اگرچه داعی را آن منزلتی نیست و آن مرتبه شیخ کامل ست که بداند لیکن برحسب التماس اخوی بدانچه مقدر بود نوشته آمد عزیز من اول عقبه معاصی را بداند که حق تعالی ناظر ست و بر ضمایر مطلع ان السمع والبصر والفواد کل اولئك کان عنه مسئولا در خبر ان لم تکن تراه فانه یراك نظر کند و بر عمر اعتماد نکند و مرگ را در قفا داند و امیدها را کوتاه گرداند چون برین مواظبت نماید هر آئینه شرم و خوف غالب آید دشمن مغلوب گردد دوم شهوت شکم و فرج باید این علت را بمجوع الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم فضیقوا مجاریه بالجوع والعطش علاج کند و دل خود بمفرح تجوع ترانی خوش دارد و از مائدهٔ الجوع طعام الصدیقین غذا گیرد و از کوثر الصوم لی وانا اجزی بآب خورد تا ازین زحمت شفا یابد سوم اندوه تلف نفس خود را و اتباع را بخبر من یخرج من بیته مهاجرا الی الله و رسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره الی الله دفع گرداند و مقرر داند که عمر و رزق مقسوم و معین ست بترک و طلب و کسب و منع زیاده و نقصان متصور نبود و امر رزق هیچ شرطی مشروط نه پس چه بهتر که عمر در طلب حق مصروف شود و در سلوک آخرت منقطع گردد اهل و تبع نیز بندگان اویند رزق تو و ایشان را همه متکفل ست چنانچه می فرماید وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها و علی کلمه تضمین و تکفیل ست و نیز جای دیگر بفضل وعده فرموده نحن نرزقکم وایاهم و نیز جای دیگر بسوگند مؤکد کرد فورب السماء والارض انه لحق مثل ما انکم تنطقون ۵ جوانمرد اگر باین همه استواری نداری کافری نه مومن و استوار داشتن آن باشد که کار حق بحق گذاری و بلطف حق مستوثق باشی خود را هیچ انگاری و مخلوقات را معدوم شماری و نیز ای دوست دو غم در یک دل نه گنجد دو تیغ در یک نیام محالست ۵

حسن گر عشق می ورزی چنین بر جان چرا لرزی	بیک دل در نمی گنجد غم جانان و غم جانان

در بغا آن بزرگ بین چه می گوید لو کان البر بالدرو الناس کلهم عیالی و الله لا ابالی چهارم کفایت بر فرائض و سنن و ترک نوافل را جواب گوید لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته کنت له سمعا و بصرا و یدا و لسانا فبی یسمع و بی یبصر و بی یبطش و بی ینطق اما تفقه را گوئی که پنج نماز بر من فرض ست

میرسانند و انوار علم و هدایت می نمایند اما مردم چنان در ظلمات نفس و طبیعت افتاده اند که قطعا گوش نمی نهند و قدم نمی زنند حقیقت حال بعد از مردن منکشف گردد که چیست ۵ باش تا پرده برافتد از جهان از روی کار و انچه امشب کرده فردات گردد آشکار ۵ ان پس نیام فاذا ماتوا انتبهوا فرموده مردم در خواب غفلت اند چون بمیرند بیدار شوند و آگاه گردند ۵ خلق تا در جهان اسباب اند همه در کشتی اند و در خواب اند ۵ لا اله الا الله محمد رسول الله اکنون اگر گویند پس چه کار باید کرد و کجا باید رفت سخن بتفصیل آمد ترک دنیا می فرمایند و بتجرید از خلق و خلاف طبیعت و مخالفت نفس می خوانند و وجود این حال محال و از دست آمدن این کار مشکل آدمی زاد تا در قید حیات ست و در دنیا ست از اسباب دنیا و معیشت با بنی نوع و آسایش طبع و قید نفس چاره ندارد و مدار حیات دنیا و انتظام کار عالم برین ست جوانش بد آنکه تا سخن را نیک نفهمند و نگیرند آن در نروند دل نشین نگردد و حیرت و سرگشتگی نیارد مقصود از انکه گویند ترک دنیا باید داد و از خلق برکرانه باید بود و براه مخالفت نفس و طبیعت رفت آنست که خلاف حق نکنند و از جاده بیرون نروند و راه دروشی در دین و شریعت قرار داده اند از دست نهند

وحضور در وی فرض عین که لا صلوة الا بحضور القلب وحضور باید که در تمام نماز بود نه در بعضے از نماز چنانچه در صحیفه نماز خواهم نبشت انشاء الله تعالی ونفقه فرض کفایت است وچون سبب فرض کفایت خلل در فرض عین بود ترک کفایت واجب بود آنکه گویند عبادت متعدیه بهتر از عبادت لازم ست جواب گوئید که پیغامبر صلی الله علیه وسلم فرموده است سیاتی زمان علی امتی لا یسلم الذی دین دینه الا من فر من شاهق الی شاهق ومن قریة الی قریة ومن حجر الی حجر الا من ادرک ذلک الزمان فعلیه بامره الخاصة از قرآن بشنویا ایها الذین آمنوا علیکم انفسکم پنجم آنکه گویند بی مال وجاه خوار وحقیر خواهی گشت اینجا تبع ان العزة لله ولرسوله وللمومنین بر تارک خصم زند وخدنگ ومن یتوکل علی الله فهو حسبه بر سینه او اندازد ونخجر الیس الله بکاف عبده شر او را کفایت کند وگوید ؎

آنرا که تو هستی چه کم آید مستی	باد وست کنج فقر بهشت ست وبوستان
بی دوست خاک بر سر جاه وتوانگری	ششم اعزا واهل واتباع را اگر برای نفقه وغیر آن مزاحمت نمایند بتوقیع

قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوة الدنیا وزینتها فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن تردن الله ورسوله والدار الآخرة فان الله اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما دفع گرداند وچون کار بمهر رسد اگر ممکن باشد بدهد ویا بدهاند والا بضرورت حبس مفلسی اختیار باید کرد وآن خود وی را خلوت خوش بود اما امید آنست که اگر سالک درین کار صادق بود اهل وتبع جاودی را موافقت نمایند ویعاقبت همه راه او گیرند وبرکت صحبت او نیز در ایشان اثر کند هفتم فرمان مادر وپدر را گویند وان جاهداک علی ان تشرک بی مالیس لک به علم فلا تطعهما مشرک خفی حاصل خواهد شد زیرا چه هر چه نظر در غیر ست شرک ست فاما بابا بوین سخن بنرمی ادب تمام گویند ودر کار خدا چست بایستند وخویشاوندان را اگر نصیحت کنند گوید ؎

نه همه ی تو مرا راه خویش گیر وبرو ترا سعادت باد امر انگو نسا رمی عزیز من هر که ترا از کار خدای باز دارد دشمن تست وقول دشمن در گوش نباید کرد هشتم مشقتهای جوع ومجاهدات وریاضات بلے وقت را اینجا احتیاج بشیخ ست وجز این چندین عقبات وموانع دیگر ست که آن را جز شیخ نشاسد وجز متلقین او در نتوان یافت نهم اعتقاد خلق وتواضع ایشان را بلا حول لیس فی الوجود الا الله دفع گرداند وخود را مرده انگارد وخلق را سنگ وکلوخ شمارد وحقیقت بداند که لا یملکون لانفسهم ضرا ولا نفعا ولا یملکون موتا ولا حیوة ولا نشورا وکسی که چنین بود بدیگر چه نفع ومضرت تواند رسانید دهم آنکه مقرر ست که کسی را عاقبت وخاتمت معلوم نیست برد وقبول طاعت اطلاعی نه ونیز توفیق از حق تعالی ست باید این معنی را بر دل خود مکرر ومقرر گرداند تا از این آفات بکرم الله تعالی خلاص یابد جوانمرد این راه دور ودراز ست بتقریر وتحریر در نمی آید تا گفتم که شیخ می باید آنگاه چنانچه داند راه نماید والله ولی التوفیق والحمد لله رب العالمین والصلوة علی رسوله محمد وآله اجمعین والسلام۔

شیخ سراج الدین بن عالم بن قوام الدین ملتانی

باین نوع اگر بظاهر با خلق باشند در باطن با حق اند واگر بصورت در دنیا باشند بمعنی تارک دنیا اند چه درین صورت اگر موافق نفس عمل نمایند در حقیقت مخالف آن کرده باشند محققان گفته اند که مقصود اصلی موافقت حق ست مخالفت نفس یعنے سالکان که بر خلاف نفس روند وبر ضد وی کار کنند برای آن کنند که نفس موافق حق گردد وبراه راست رود واگر او خود براه راست رود مخالفت او معنی ندارد فقرا اند واغنیا امرا اند ورعایا مالکان اند ومملوک خادمان اند ومخدوم وعلی هذا القیاس فقرا باید صبر باید واغنیا را شکر امرا را عدل رعایا را انقیاد مالکان را رحم ومملوکان را خدمت خادمان را ادب ومخدومان را عنایت هر کدام از هر طائفه که براه روش خود روند وطریقه بندگی وانصاف از دست ندهند واصل ومقرب ومقبول درگاه باشند ازینجا گفته اند که سلوک هر طائفه حرفت اوست یعنے هر کسے بر هر حرفتے وکارے که باشد اگر بر منهاج قاعده وادب بود سالک ست دعوت شریعت غرا همبرین نهج ست سرور کائنات وسید رسل صلوات الله وسلامه علیه همچنین را از هر حرفتی که داشت بیرون نیاورد مزارعان را در کار زراعت گذاشت تاجران را در تجارت ومتاملان را با اهل وعیال ومجردان را در ترک وتجرید واغنیا را با مال ومنال وفقرا را با فقر وفاقه ولیکن هر طائفه را قاعده ودستور العملی مقرر داشت تا بران عمل نمایند

از اصحاب و خلفائے شیخ زین الدین الخوافی ست عالم بود بعلوم صوری و معنوی باصل از ملتان ست و در سرخه نشو و نما یافته چون شیخ زین الدین الخوافی از دار فنا رحلت کرد شیخ سراج الدین ملتانی را باجازت شیخ بجای او نصب کردند و در سرخه باحیای اوراد و اذکار شیخ خود مشغول گشت **نقل ست** که شیخ زین الدین ست فرمود چندین هزار آدمی مرید من شدند هیچ کس رضای مرا چنان نگاه داشت که سراج ملتانی و سالها مرا مجاورت و خدمت کرد **نقل ست** که یکے از اکابر گفت که از کسانے که مرا معلوم شده است که از اولیاء الله اند یکی سراج الدین ملتانی ست آنچنین ست در ذکر مشائخ سرخه و قبر او در نهروالہ است که از دیار گجرات ست۔

سید تاج الدین شیر سوار

قبر او در نارنول ست وی مرید شیخ قطب الدین منور هانسوی ست در کوهستان نارنول ست ریاضات شاقه کشید کار خود بمجاهده بجائے رسانید که دام و دد مسخر او شدند و وحوش و طیور با او انس گرفتند چنین می گویند که چون وی منجواست که بزیارت پیر خود بجانب هانسی برود شیری را از بیشه می گرفت و بروی سوار می شد و ماری بر دست می کرد و متوجه مقام پیری می شد چون نزدیک مقام پیر میرسید شیر و مار را رها میکرد و پیاده در شهری در آمد **نقل ست** که روزے شیخ قطب الدین منور بر سر دیوارے نشسته بود سید تاج الدین را حالتے دست داده بود همچنان در عالم بیخودی بر پشت شیر سوار پیش شیخ در آمد چون نظر شیخ قطب الدین بروی افتاد فرمود سید این حیوان جانی دارد مردان خدا اگر بدیواری حکم کنند که جماد ست برقص در آید گویند که آن دیوار که شیخ بر و نشسته بود جنبیدن گرفت فرمود ای دیوار من سخنے بسبیل قرض می گفتم تو بجائے خود باش قبر او بیرون نارنول نزدیک بشهرست و تولد او نیز در همین شهرست رحمة الله علیه و سید تاج الدین را پسری بود که او را شیخ ابدال گفتندی تارک دنیا بود و از دنیا بر قدر ضرورت اقتصار کرده دائم الاوقات بخدا مشغول بودے بر در خانهٔ ایشان سنگی افتاده بود که هنوز آن سنگ بیرون دهلیز خانهٔ ایشان موجود ست بالای آن سنگ کاسه چوبین نهاده بودی هر روز بقدر یا محتاج دران کاسه مردم آینده و رونده چیزی می انداختند که قوت یومی او می بود زیاده ازان نمی آمد و اگر غله گران بودی فتوح بیشتر می آمدی و اگر ارزان می بود کمتر رحمة الله علیه۔

قاضی شمس الدین شیبانی رحمة الله علیه

دانشمند متبحر بود از دهلی در زمان تغلق شاه بنارنول رفت در ابتدا حال که هنوز سنت نکاح از دست او نیامده بود بقصد زیارت خانه کعبه برآمد چون بگجرات رسید در مسجدی در آمد دید که واعظ متقنی بمذهب

وازجاده بیرون نروند بیرون که آورد از کفر و معاصی بیرون آورد و دیگر همه را درون دایره گذاشت سر سعادتها انقیاد شریعت و اعتقاد مسلمانی ست و یقین داشتن بر آنکه هر عمل را اجری ست و هر کرده را جزائی و عاقبت عمل نیک نیک و عمل بد بد فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره و من یعمل مثقال ذرة شرا یره غایت آنکه فرقه جزای خیر را هم در دنیا طلبند و از آخرت غافل باشند و جماعه دیگر را مطمح نظر جزا در آخرت ست و کار دنیا سهل انگارند و هر کس هر کاری مشروع که برای خدا کند او را هم دنیا شود و هم آخرت نعند الله ثواب الدنیا و الآخرة عاقبت بخیر باد

الرسالة الثامنة عشر سلوک اقرب السبل بالتوجه الی سید الرسل صلی الله علیه وآله وسلم

لا الٰہ الا الله محمد رسول الله
اللهم کما انعمت فزد و کما زدت فادم و کما ادمت فبارک چون امر عالی بران رفته بود که این حقیر گاه گاهی بارسال عریضه خود را بیاد حاضران مجلس سامی میداده باشد از واجبات وقت نمود امتثال امر کردن و در پی اشاره عالی رفتن که علیکم بالسمع والطاعة چون درین مقام آمد بایستاد تقاصد و معانی متزاحم و متهاجم آمدند بعضے مشوب بتکلف که از کتاب آن موافق وقت فقرا

برمنبر برآمد و تقریر مذهب اعتزال که در مادهٔ خلق افعال عباد دست کرد و گفت این دست من ست اگر بکشایم من بکشایم و اگر ببندم من ببندم هیچکس را از حاضران قوت مجادله او نبود قاضی شمس الدین گفت اگر قدرت بدست تست چرا دست برپشت برنه بندی حاکم گجرات را این دخل وی خوش آمد و جایزه از دارالحرب آورده بودند پیش کش او کرد و از وی اولاد شد حق تعالی در اولاد او برکت داد و علم بخشید رحمة الله علیهم اجمعین یکی از اولاد او مردی بود نام وی تاج الافاضل و از وی پنج پسر شد همه دانشمند و متقی یکی از پسران او قاضی مجد بود پدر شیخ احمد مجد که ذکر او در محل خود مذکور خواهد شد و او هفت پسر بود همه عالم و عامل۔

سید یوسف بن سید جمال الحسینی رحمة الله علیه

آبائی کرام او از مشهد بملتان آمده متوطن شدند و او در زمان سلطان فیروز انار الله برهانه از ملتان در لباس سپاهیان بولایت دهلی قدوم آورد چون بزرگی و دانشمندی او را مشاهده نمود در مدرسه که سلطان مذکور بربالای حوض خاص علائی بنا فرموده و مقبرهٔ خود نیز در انجا ساخته است مدرس ساخت سالها دران مقام برمسند درس و افادت نشست **نقل ست** که وی هر شب جمعه حضرت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم را در خواب می دید و بر لب الالباب فی علم الاعراب که متنی ست متین منسوب بقاضی ناصر الدین بیضاوی دو ردیار ما شهرت دارد شرحی دارد طویل و بسیط که مشهور بیوسفی ست قابل تنقیح و ایجاز و اختصار و بر منار نیز شرحی دارد مسمی بتوجیه الافکار او شاگرد مولانا جلال الدین رومی ست که از تلامذهٔ مولانا قطب الدین رازی شارح شمسیه و مطالع ست قبر سید یوسف هم بر سر حوض خاص ست وفات او در حدود سنهٔ تسعین و سبعمائة رحمة الله تعالی علیه۔

قاضی عبد المقتدر رحمة الله علیه

ابن قاضی رکن الدین الشربجی الکندی خلیفه شیخ نصیر الدین محمود ست دانشمند فیاض بود درویش کامل او ستا و قاضی شهاب الدین ست و بغایت فصیح و بلیغ بود و قصائد و غزل دارد بزبان عربی قصیده او که در معارضهٔ لامیة العجم گفته است دلالت دارد بر کمال فصاحت او دائم درس می گفت و با فادهٔ علم مشغول بود و طریقهٔ شیخ نصیر الدین محمود و اکثر خلفای ایشان این بود وصیت او بطالبان اشتغال علم و حفظ شریعت بود گفتی فکر در یک مسئله شرعی فضل دارد بر هزار رکعتے که مشعوب بعجب و ریا کنند گویند که وی در آوان طالب علمی پیش شیخ نصیر الدین محمود می رفت و بحث می کرد و شیخ او را و بحثهاے او را نیکو دوست داشتی و او را تحریص کردی بر تحصیل علم تا انجام کار مرید شیخ شد

نیفتد و بعضے دیگر در غایت بی تکلفی کہ اظہار آن مناسب حال مسکین نیکخواہ تردد و حیرت کہ لازم حال تشاکس و تعارض ست از ہر دو جانب قطع نظر نمودہ بمجاری دعوات و تلاوت مطالب کہ دعا خیر آن ذات متوجہ صفات ست پرداخت دیگر از دست فقر چہ آید و چون تصور مقصود بکنہ کرد و بحقیقت حال نیک در رفت از جنس دعا انچہ اقرب طرق در حصول مدعا یافت ہمین استمداد عاجز بتعلیش و طلب و استمداد توفیق و سداد از واہب خیر و رشاد بود کہ مفتاح جمیع ابواب خیرات و مقدمہ حصول تمامہ مرادات ست و حقیقت طلب گفتہ اند آنست کہ شوق مطلوب و جذب طلب در باطن طالب چنان مستولی گردد کہ اگر تمامہ عقلای عالم یک جا بیافتند و باجماع حکم بر استحالہ و تعذر حصول آن مطلوب کنند اصلا معقول وقت طالب نیفتد و بگفتگوی ایشان قدم صدق از طریق جستجوی نزداود این طلب با وصول مقصود تواماں ست و با حصول مقصود دست و گریبان ست + این طلب کاری مبارک جنبشی ست + این طلب در راہ حق مانع کشی ست + این نشان دولت و آیات نعمت ست + این طلب مفتاح مطلوبات نعمت ست + این طلب ہمچون خروسی چون صباح +

ونعمت باطن را با فضیلت ظاهر مقرون گردانید یکی از معتقدان ایشان کتابی نوشته است مسمی بمناقب الصدیقین مشتمل بر احوال جمیع مشائخ چشت در اینجا از احوال او وکرامات او بسیار نوشته در مناقب الصدیقین می نویسد که روزی قاضی شهاب الدین زری یافته بود با مادر خود در خانه تنها می گفت این زر را در جائی گور بکنیم این بگفت در مجلس شیخ عبد المقتدر رفت شیخ بمجرد آنکه نظر بر قاضی افگند گفت که شما در خیال گور کردن زرید با علم کجا پردازید وی می گفت پیش من طالب علمی می آید که پوست او علم و مغز او علم و استخوان او علم ست واز ین طالب علم قاضی شهاب الدین را علیه الرحمة می خواست وکان وفاته فی السادس والعشرین من شهر المحرم المکرم سنة احدی وتسعین وسبعمائة وکان ابن ثمان وثمانین سنة مرقد او ومرقد والد او در مقام خواجه قطب الدین بختیار اوشی ست جانب جنوب حوض شمسی که آن را خانقاه شیخ عبد الصمد گویند وشیخ عبد الصمد از اکابر عهد سلطان سکندر بود از جونپور بدهلی آمد ومقبره اجداد را عمارت کرد که الآن موجود ست رحمة الله علیه **قصیدهٔ لامیه**۔

یاسائق الظعن فی الاسحار والاصل ... سلم علی دار سلمی فابک ثم سل ... عن الظباء التی من دابها ابدا
صید الاسود بحسن الدل والکحل ... وعن ملوک کرام قد مضوا قددا ... حتی یجیبک عنهم شاهد الطلل
اضحت اذا بعدت عنها کواعبها ... اطلالها مثل اجفان بلا مقل ... فدی فوادی اعرابیة سکنت
بیتا من القلب معمورا بلا حول ... من نور وجنتها من حسن غرتها ... من طیب طرتها من طرفها الثمل
الشمس فی اسف والبدر فی کلف ... ولمسک فی شغف والریم فی الخجل ... کانها ظبیة لکن بینهما
فرقا جلیا بعظم الساق والکفل ... کیف السبیل الیها بعد ان حفظت ... بالبیض والسمر فی اعلی ذری الجبل
طرقتها فجاة واللیل فی جدل ... والذئب فی کسل والقوم فی شغل ... قالت لک الویل لا خفت من اسد
لبراثن کالعساله الذیل ... فقلت انی ملیک صیده اسد ... وصید غیری من ظبی ومن وعل
قالت فما تبتغی لامتع قلت لها ... کلا فانی عفیف القول والعمل ... وانثنی رجل من معشر سجبوا
ذیل التبتل والتقوی علی زجل ... اسد اذا استخطوا اقتوا اعدوهم ... قوم اذا فرحوا اعطوا بلا ملل
یا طالب الجاه فی الدنیا تکون غدا ... علی شفا حفرة النیران والشعل ... یا طالب الغرفی العقبی بلا عمل
هل یقنعنک فیها کثرة الامل ... واقنع من العیش بالادنی فکن ملکا ... ان القناعة کنز عنک لم یزل
مکارة اکلت کالهر ما ولدت ... حیاله قتلت من جار بالحیل ... در آخر رجوع بنعت سر و رانیا می گوید
محمد خیر خلق الله قاطبة ... هو الذی جل عن مثل وعن مثل ... له المزایا بلا نقص ولا شبه
له العطایا بلا من ولا بدل ... له المکارم ابهی من نجوم دجی ... له الغرائم امضی من قنا البطل
له الجمال اذا ما الشمس قد نظرت ... الیه قالت یا لیت ذا لک لی ... له الفضائل اجدی من عصا کسرت
له الشمائل احلی من جنا العسل

میزند لغره کمی آید صباح +
ولیکن انبعاث این حالت بحکم
عادت بس عزیز و نادر افتد لاجرم
بحکم ما لا یدرک کله لا یترک کله
باختیار قدم در راه اجتهاد باید نهاد
وکاری باید کرد که اصل وعمده
درین راه کار ست بکار نشستن
وچشم تمنا در راه مطلوب دوختن
محض خیال ومجرد هوس ست
وآهن سرد کوفتن ست واگر
این کار در سایه مردی وصحبت
صاحب دردی کنند آن را
خاصیتی دیگر وتاثیری دیگر بود
که کار صد ساله که از پیش خود
برگیرند آن اثر نپذیرد وحکایت
صحبت که منعت الفت ومحبت
جانبین اتفاق افتد سرمایه
عمر بلکه توشه راه ابد گردد از تاثیر
صحبت خود چه گوید که آن امری
متفق علیه است وبتجربه وامتحان
عقلا پیوسته وبتاثیر صحبت نور
ایمان وصورت یقین در دل
هم از راه درون درآید
ویوحهی منتشی ومتنقش گردد که
محو وزوال آن تعذر محال بود
وحکم علوم بدیهی او لیگیرد وانچه
بواسطه عمل وقوت اجتهاد بوجود
آید آن چیزیست که از بیرون
بدرون آید وتواند که نزد فتور
رو بقصور نهد واز ان راه که در
آمده بود هم بدان راه بدر رود
واگر کار صحبت یکی شود وظاهر و
باطن موافق افتد آن خود در درون و
بیرون را درگیرد وبمجال وحال اضمحلال
بردی تنگ آید وعرض وطریان وتهم

شیخ زین الدین رحمۃ اللہ علیہ

خواہرزادہ وخلیفہ وخادم شیخ نصیر الدین چراغ دہلی ست ذکر او در مجالس وملفوظات شیخ ثبت یافتہ است مولانا داؤد مصنف جندا ین مریدا وست ومدح او در اول جندا ین کردہ است قبر او در گنبدیست کہ پایان گنبد شیخ نصیر الدین در صحن حظیرہ واقع ست رحمۃ اللہ علیہ۔

شیخ نور الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ

المشہور بشیخ نور قطب عالم فرزند ومرید وخلیفہ علاء الحق ست از مشاہیر اولیای ہندوستان ست صاحب عشق ومحبت وذوق وشوق وتصرف وکرامت نقل ست کہ جمیع خدمتہای فقرای خانقاہ پدر خود از جامہ شوئی وآب گرم کردن او می کرد اول خدمت آنجا بوی حوالہ بود اتفاقاً دلبشی را در دشکم بود نوبت بآب خانہ در آمد وشیخ نور بوقت معہود برای برداشتن آن رفتہ بود تمام بجاستہا بر جامہ وا ندام او افتاد شیخ علاء الحق آنجای گذشت واورا باین حالت دید خوش حال شد ودست دیگر فرمود کہ حق این خدمت بجا آوردی حالا خدمت دیگر بکن در رفیق العارفین کہ از ملفوظات شیخ حسام الدین مانکپوری ست نوشتہ کہ شیخ نور الحق والدین قدس سرہ تا ہشت سال در خانہ پیر خود ہیزم کشی می کرد وقتے عظیم خارج او در بزرگ او کہ وزارت داشت او را باین حالت دید گفت تو خویشی تو ہمہ نعمتہای شما غارت کردید رود شیخ علاء الحق فرمودند کہ در جائی کہ عورت آب می کشد زمین نجس ست پای می نخشد وسبوی می شکند بر گردن نہادہ بیرون کردہ بدہ تا چہار سال این کار کرد ودر سرما آب گرم می کرد وبیشتر یاران ستاردند سبوی پر بر سر کردہ می آوردند بیشتر خلق بنگاہی خندیدند وہم وی می گوید کہ شیخ نور الحق والدین فرمودہ کہ مشائخ پیشینہ نود ونہ منزل قرار دادہ اند تا سلوک تمام گردد وبعد اسماء الٰہی وپیران ما پانزدہ منزل تعین کردہ اند این فقیر شش منزل اختیار کرد منزل اول ہما سبوا قبل ان تحاسبوا منزل دوم من استوی یوما فہو مغبون منزل سوم عبادہ الفقیر تفی الخواطر بین علما کار سالک تمام گردد انشاء اللہ تعالی وہم وی می گوید کہ روزی شیخ مشغول بودہ وشورشی اثر کرد واز صومعہ بیرون آمد در مقامی رسید کہ زیر درختے نشست آواز آمد مصرع

حیلت رہا کن عاشقا دیوانہ شو

وہم وی می گوید کہ روزے شیخ از خانہ بیرون آمد بر پالکی سوار شد ہر بار این مقدار بر زبان ایشان می رفت + ہمہ شب بزاریم شد + وآب از چشم روان می رفت آخر در خانہ عجوزہ خود کہ بیوہ بود رفت ایشان چیزی از راہ دین پرسیدند از انجا ہم گریہ کنان بیرون آمد فرمود مارا اگر نبخشند بطفیل عجوزہ بخشیدہ وہم وی می گوید کہ روزے سماعے فرمودہ بود خلق بسیار ہمراہ ودر گریہ بیہوش شدند

ونقصان بروی محال گردد چنانکہ گوید ؎ از درونم نمی روی بیرون + ور گرفتی درون و بیرون را + اکنون سخن در مرد شناسی وولی یابی افتاد کہ آن را بچہ وجہ توان شناخت وبکدام ضابطہ تمیز نمود خواہد ذلک امر عظیم وانہ لیسیر علی من یسرہ اللہ فرقہ فقہا وزمرہ متکلمین رحمہم اللہ کہ براہ سلامت رفتہ اند گویند الولی ہو العارف باللہ علی قدر الطاقۃ البشریۃ المواظب علی الطاعات غیر المنہمک فی الشہوات اینجا اگر قید معرفت بایمان نمی بود شناخت ولی در غایت آسانی بودی ولیکن قدر معرفت واندازہ این نسبت معنوی از راہ صورت چہ گونہ توان شناخت ومعنی را از دعوی جدا کرد اینجا طالب خون در جگر ست می گویند کہ این مواظبت بر طاعات واجتناب از شہوات بنعت حضور واستقامت علامت معرفت ومعیار شناخت ست بدین مسلمانی کہ اگر بدیدہ انصاف نگرند وبراہ تعسف نروند سخن این ست اکنون طریق استفادہ این نسبت واقتباس این نور چیست مجرد شناخت اگر کفایت کردی مجددا بہاء وستیقنتہا انفسہم نفرمودی طریق استفادہ منحصر ست در آنکہ ترا یکی از دوستان خود آشنائی دہد والفت بخشد ودل ترا با قلب وی کہ مستقر نور الٰہی ست مقابل ومحاذی سازد تا فروغی ازان نور در اینجا افتد وہر چند کہ این مقابلہ ومحاذاۃ دوام واستمرار بود بموافقت واتباع کشند این نسبت

واشک از چشم بی اندازه میرفت بنده بیشتر شد فرمود خدای تعالی چندین خلق را سخر ما گردانیده است بعضی سجده میکنند و بعضے پائی می لیسند و بوسه میزنند و مصافحه می کنند و بنا بد که فردای قیامت سر ما پایمال ایشان گردانند و هم میگوید که شیخ میفرمود نهایت ریاضت آنست که هر وقت که دل را بجوید ملازم حق سبحانه یابد چه در خواب چه در بیداری چنانچه طفل چون بر محبت چیزی خواب کند بعد از انتباه همان چیز را طلبد و هم وی میگوید که در وقتی که مرا وداع کرد فرمود درسخا همچو آفتاب باش و در تواضع همچو آب و در تحمل چون زمین و جفای خلق بکش و هم وی میگوید که شیخ من هرگز گلیم نمی پوشید مگر در زمستان و بر سجاده نمی نشست و میگفت حق سجاده نشستن آنست که هر که بران نشیند چپ و راست نه بیند و هم میگوید که روزی شخصے پیش آمد هر چه خواست از جنس دشنام گفت و شیخ همه را می شنید و هیچ تغیر بحال او راه نمی یافت و آخر سخن آن شخص این بود که بیا و ز خدا بترس شیخ دست او بگرفت و گفت ما با خدائیم و خدا با ماست و در جماعت خانه نشستند او گفت این زمین حرام است بخادم فرمود طعام بیار او گفت این گوشت خوک ما نمی خوریم فرمود تنگه بیار گرفت و باز گشت بعد از رفتن او فرمود یاران دیدند که درویش چه شوریدگی کرد و هم او می گوید که کسی از خانه کعبه پیش شیخ آمد گفت که مخدوم مرا با شما در باب السلام ملاقات شد فرمود یاران هرگز از خانه بیرون نه آمدم مردم مشابه یکدیگر بسیار میباشند او گفت خیر مخدوم من شما را دیده ام او را چیزی دادند و داع کردند و ازین حکایت منع کردند و هم میگوید پیش شیخ عرضه داشت کرد که چه سرست که مشائخ بعد از سلام نماز فریضه مصافحه میکنند فرمود سنت برین است که چون مسافری از سفر باز می آید با دوستان مصافحه میکند و چون درویش در نماز می ایستد مستغرق میگردد از خود بیرون می آید سفر با لمن حاصل میشود و چون سلام میدهد بخود باز می آید ضرورت مصافحه میکند و شیخ نور قطب عالم را مکتوبات ست بغایت غیر متکلف بزبان اهل درد و محبت و این چند کلمه از مکتوبات ایشانست **مکتوب** نور بجانب نجم بیچاره حزین نور مسکین عمر بباد داده و بوی مقصود نیافته و در تیه حیرت و میدان حسرت چون گوئی سرگردان شده ۵ همه شب بزاریم شد که صبا نداد بوئی ❊ ندمید صبح بختم چه گنه نهم صبا را ❊ عمر از شصت گذشته دیگر ابشست جسته و از شر نفس اماره یکساعت نرسته جز باد بدست و آتش در جگر و آب در دیده و خاک بر سر نه پیوسته جز ندامت و خجالت دست آویزی نه و جز درد و آه پائی گریزی نه **مصراع** در دو رباش ای برادر در رابیت دل مردان دین پر درد باشد زحمت فرق شان برگرد باید ❊ هر چند دست و پا زدیم بمقصود نرسیدیم ۵ گفتم مگر که کار بسامان شود نشد ❊ یار از جفای خویش پشیمان شود نشد ❊ گفتم مگر زمانه عنایت کند نکرد ❊ بخت ستیزه کار بفرمان شود نشد

و مزید بوصلوت علی نور هدی اللهم من بشارتی بی عذابات مذکور انعکاس اشعه انوار صورت نه بندد و این مسئله خود از فروع حکمت نظری ست که ایشان در انجا شناسا تر و ما هر تر نه شناسائے اولیای خدا را بالجمله آگذارند که وی عوام و دستان خود را بهتر می شناسد خواهش اینست که ما را بایکی از ایشان دلالت کند و راه نماید پیر ما و پیر عالمیان حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی الله عنه میفرماید که نیم شب برخیز وضوء تازه بساز و دو رکعت نماز بگذار و بسجده رو و الحاح کن و فریاد بدرگاه مولی تعالی برآر و این دعا بر خوان و بایکه عاجزه تر در تمامی اوقات تو همین باشد یارب یارب و تنی علی عبدی من عبادک المقربین یدنی علیک و یعلمنی طریق الوصول الیک اگر این دعا با این صفت که فرمود اند دوام و استمرار یابد شاید که گوهر مقصود بدست آید و نقاب حجاب از چهره مراد بکشاید و بدرستی و راستی که اجابت این دعا با تجربه انضمام پذیرفته بتحقیق پیوسته است الحمد لله و همچنین هر دعا که در امور اخروی بصدق توجه و نعت اضطرار برود کی کاید بی شائبه توقف اجابت و قبول مقرون ست اگر توقف گونه و اجابت بعضے از فصول و منویه وقوع یابد دور نیست شاید که صلاح طالب در این باشد نکته در امور مهمه

دنیا جای غرور و نفسک حسود و حق غیور و مقصود در دل کے تواند سرور ادی اللہ تعالی الی داؤد یا داؤد بشر المذنبین بانی غفور و اند را لصدیقین بانی غیور ۵ راہ نا ایمن است و منزل دور ۵ مرکبت لنگ و یار سخت غیور ۵ غیرت حق آن اقتضا کرد کہ غیر در میان نگذاشت ہر کہ بغیر او پرداخت او را گداخت ۵ باہر کہ انس گیری از دو سوختہ شوی ۵ بنگر کہ انس چیست مصحف ز آتش ست ۵ آی جان برادر سالہا نفسک امارہ را بانواع ریاضت مرتاض کردیم اما یکساعت از شر او نرستیم و یک لحظہ از خود دنیا سودیم ۵ کردیم بسی پیدہ بسی ۵ از ما نشد این سیہ گلیمی ۵ شستیم بسی بچارہ سازی ۵ پیراہن ما نشد نمازی ۵ و نیز در مکتوبات او مسطور ست قرار در درویش و بیقراری و عبادت در درویش از غیر حق بیزاری مشغولی بغیر حق گرفتاری و طاعت بی استغراق باطن بیکاری و ظاہر آستین بدکاری خون جگر خوردن بزرگواری و چشم از غیر دوختن برخورداری عوام در طہارت ظاہر کوشند و خواص در طہارت باطن از حق تعالی ندا آید و عتاب فرمود عبدی طہرت منظر الخلائق سنین ہل طہرت منظری ساعۃ فیم افنیت عمرک طہارت ظاہری بخروج حدث بشکند و طہارت باطن بیاد محدث بشکند مشائخ گفتہ اند ہر کرا اندیشہ دنیا در دل آید غسل جنابت طریقتش پیش آید دل بچیزی مدہ و ہر کس بر دل منہ کہ رقم بیوفائی بر ناصیہ ہر مخلوق کشیدہ اند رد ضہ او در شہر بندوہ است و وفات او در سنہ ۸۱۳ ہشتصد و سیزدہ بود

سید صدر الدین راجو قتال بخاری رح

ارادت و خلافت از پدر خود سید احمد کبیر داشت و از برادر خود مخدوم جہانیان سید جلال بخاری نیز دارد بعد از وی بر سجادہ خلافت نشست و گویند کہ مخدوم جہانیان بارہا بر زبان مبارک میراند کہ حق سبحانہ و تعالی ما را بخلق مشغول داشت و شیخ راجو را بخود و وی پیوستہ در عالم استغراق بود وی با خلق انبساط و اختلاط نکردی کذا فی التاریخ المحمدی و بیشتر پیوندند مردم بسلسلۂ ارادت مخدوم بواسطۂ اوست و بعضے بوساطت ولد او شیخ ناصر الدین محمود نیز میرسند بزرگ بود و صاحب تصرف قبر او در راجہ است و وفات او در سنہ

خواجہ اختیار الدین عمر

ایرجی آباد اجداد او از کبرائی خطہ ایرج بودند و بمنصب عہدہ داری متعین و منصوب آخر الامر او را جذبہ دست داد و بکلی ترک حطام دنیاوی نمودہ آنچہ از اوراد و اذکار متعین داشت ہمہ را بطوع و رغبت گذاشتہ در طلب علم و طریقہ زہد قدم صدق نہاد و در خدمت قاضی محمد ساوی

اجابت ہا دعا تو امان ست و عطا با سوال مقرون یا صاحب ہمتی کو کہ بخت صدق ابتہال بزبان وقت و حال انقطاع از ماسوای حق درخواست کند و باسواطات قلب صمیم باطن این مطلب عالی را استدعا نماید اینجا پای ہمت می لرزد الامن اجتباہ اللہ الیہ و خصہ بزید فضلہ من لدنہ و التوفیق من اللہ العزیز الحکیم حق سبحانہ تعالی نعمت دنیاوی را وسیلۂ تحصیل سعادت آخرت گردانادو توفیق احراز سعادت دارین دایم و باقی دارادانہ علی کل شئی قدیر از این بالاتر و راست تر راہی دیگر ست کہ بعضے متاخرین مشایخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم طالبان را بدان دلالت کردہ اند متاخرین مشائخ چہ یافتند کہ بحقیقت دین و آخرین را ہمین راہ است راہی دیگر نیست و اگر ہست موصل مقصود نہ و آن صدق توجہ و دوام التجاست بحضرت سید کائنات و منبع تمام کمالات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اقتباس انوار ہدایت و استفادہ اسرار حقیقت از آن جناب بی توسط وسایل و تعدد وسایط و گویند کہ امام و قبلہ ایشان در سلوک این طریق امام المسلمین حسن ابن علی ست سلام اللہ علیہما کہ اول اقطاب و سید سادات این بیت ست ایشان گویند کہ آب از پیر چشمہ گرفتن رو خوش و پاکیزہ تر ست کہ از پایان

که از اساتذه عهد و صلحاء روزگار و مرید و خلیفهٔ شیخ نصیر الدین محمود بود تحصیل علم کرد و بنعمت خلافت و اجازت مشرف گشت و وفات آو چهاردهم ماه محرم سنه ۹۰۹ تسع وثمانمائة روضهٔ او در مقام ایرج است

شیخ یوسف بدهٔ

ایرجی آبائی کرام وی از خوارزم بوسائط بعضی حوادث روزگار در ممالک هندوستان آمده در خطهٔ ایرج متوطن گشتند و این شیخ شاگرد و مرید و خلیفه خواجه اختیار الدین ست و از خدمت سید جلال بخاری و شیخ راجو قتال نیز بنعمت خلافت و اجازت مشرف گشته تالیفات دارد و مثل ترجمهٔ منهاج العابدین امام غزالی و اشعار نیز دارد صاحب تاریخ محمدی مرید و معتقد اوست چنین می نویسد که روزے در خانقاه خود سماع میکرد و همدران حالت جان بحق تسلیم کرد سنه ۸۳۴ اربع وثلثین وثمانمائة هم در صحن خانقاه مدفون گشت سلطان علاؤ الدین مندوی گنبدی عالی بر سر قبر وی عمارت کرد رحمة الله علیه

شیخ قوام الدین رحمة الله علیه

مرید و خلیفه مخدوم جهانیان ست در تربیت و ارشاد مریدان مقام عالی داشت مقبرهٔ او در لکهنؤ است یزار و متبرک به وفات او در سنه

شیخ سارنگ

در اوائل حال از امرای نامدار سلطان فیروز شاه بود و بلدهٔ سارنگپور که از بلاد مشهور هندوستانست آباد ان کردهٔ اوست در آخر که جذبات عنایت خداوند تعالی او را دریافت قدم در سلوک طریق که مخصوص اهل وصول ست نهاد در اول در خدمت شیخ قوام الدین افتاده مرید شد و طریقهٔ شغل باطن و ذکر خفی از وی ملقین نمود بعد ازان عزیمت سفر حجاز کرده بزیارت حرمین مشرف شد و مدتی دیگر در حلقهٔ صحبت شیخ یوسف ایرجی که از شیوخ وقت بود در آمد و از وی استفادهٔ علوم طریقت نموده در آخر شیخ راجو قتال خرقه و اما نتها و دیگر یراکه از پیران طریقت بدیشان رسیده بود جمله را بی سابقه طلب بخانهٔ شیخ سارنگ فرستاد شیخ سارنگ آنرا باز گردانیده فرستاد تا او را در نیجا چه نیت دست داده باشد بندگی شیخ بار دیگر پیش او باز فرستاد شیخ حسام الدین بزرگی بود که بسلسلهٔ سهروردیه تعلق داشت مؤکد ایخال شد و شیخ سارنگ را بر قبول آن ترغیب نمود بعد ازان شیخ آنرا قبول کرد و بآن سعادتهای غیبی مشرف شد و فات او در سنه

و با چندین اختلافات و کثرت مذاهب که در علماء امت ست یک کس را درین مسئله خلافی نیست که آن حضرت صلی الله علیه وآله وسلم بحقیقت حیات بی شائبهٔ مجاز و توهم تاویل دایم و باقی ست و بر اعمال امت حاضر و ناظر و مر طالبان حقیقت را و متوجهان آنحضرت را فیض و مزی ست و افضل اعمال و اقرب وسایل در سلوک این طریق خاص بعد از توبه و تطهیر کثرت اتحاف تحف صلوات است با ضمیمهٔ تکرار و استمرار کلمهٔ توحید که اصل مقصود و حقیقت مطلوب ست ازین مقوله اگر در مجلس سامی ایشان توان دم زد که عنایت ازلی باین سعادت کبری ایشان را از سایر اقران ممتاز و مخصوص داشته است و الاجاهد را بینم که در عین ذوق سخن و سرگرمی صحبت چون سیاق کلام در نیمقام افتد بخار حیرت مذموم و غبار ظلمت ها معلوم از باطن حال ایشان دماغ وقت چنان متصاعد گردد که حضور وقت و صفاء حال گوینده و شنونده را تیز بهر دو سبحان الله باد و تواتر و توالی چندین شواهد دلایل و ظهور انوار و بروز اسرار که درین مدت هزار سال و کسری جز صدق نخیال دفعت این شان بمشاهده و اخبار معلوم و مبرهن گشته اگر کسی هنوز از بیضق تقلید سر بر آورده و در ربقهٔ جمود و انکار گرفتار مانده باشد این بیان او را

شیخ مینا رحمۃ اللہ علیہ

وی صاحب ولایت و یار لکھنو است نام او شیخ محمد است از صغر سن در سایۂ تربیت و عنایت شیخ قوام الدین پرورش یافتہ بعد ازان مرید شیخ سارنگ گشتہ و کار کردہ **بنقل ست** کہ شیخ قوام الدین را پسری بود شیخ محمد نام او را شیخ مینا می گفتند و مینا در عرف اہل آن دیار لفظی ست کہ در مقام تعظیم و محبت استعمالش کنند چنانچہ میان در دیار ما و این شیخ محمد مینا بن شیخ قوام الدین بسبب غلبۂ مقتضیات شہوات کہ لازمۂ اوان جوانی است در پیش یکی از ملوک آن زمان اختیار خدمت کرد و چون ملوک آنزمان اکثر مریدان پیر او بودہ اند تمنائی کہ از صحبت ایشان داشت او را میسر شد و لیکن بر سر آت رضائی شیخ کمتر رتی نسبت بحال او نشست ہر چند در استرضائے بندگی شیخ کوشید شیخ از وی راضی نشد آخر خواست کہ ہم بوطن رجوع نماید و در پائی شیخ بیفتد تا بوکہ از سر گناہ او در گذرد و ہم بدین عزیمت رو بجانب وطن نہاد و غوغائی قدوم او کہ در میان مردم افتاد بسمع مبارک شیخ رسید فرمود نخواہم کہ آن نابرخوردار پیش من بیاید ہم دران روز او را مرضی عارض شد و از عالم برفت شیخ قطب نام درویشی بود کہ بخدمت شیخ خاص قوام الدین مخصوص بود او را فرمود ترا می خواہم پسری خود کہ او را محمد مینا نام باشد و بجای فرزندان حکم نعم البدل داشتہ باشد چون شیخ مینا بوجود آمد بملحوظ عنایت و شفقت شیخ گردید و بجای فرزند تربیت یافت **بنقل ست** کہ چون روز اول او را بمکتب فرستادند روز اول در ذکر الف و بی معانی و حقایق گفت کہ حاضران حیران ماندند و شیخ مینا حصور بود مجرد از دنیا و در حین سلوک بسی ریاضات شاقہ کشیدہ بود گویند کہ او اکثر بزیارت شیخ سارنگ رفتی و مقبرۂ شیخ از انجا کہ او بود دو میل زنہ بست کردہ بود و ہم بنعلین چوبین بودی و بارہا پائی برہنہ رفتی و راہ صحرا ناہموار و خارستان بودی و شبہا بر دیوار نشستی و بیداری کردی تا اگر خواب غلبہ کند بر زمین بیفتد و اگر بر زمین نشستی خارہا گرد او گرد خود افشاندی تا اگر خواب آید و بیفتد خارہا بخلد و بیدار گردد و بارہا در ہوای زمستان پیراہن بآب تر کردی و در صحن حظیرۂ شیخ قوام الدین نشستی و بیدار بودی مقبرۂ وی در لکھنو است زیارتگاہ و متبرک بہ وفات در سنہ

شیخ احمد کہتو

اعظم مشائخ ولایت گجرات ست در سرکچ کہ از مضافات احمد آباد ست آسودہ است روضۂ منورہ او مقابل ست بغایت لطیف و منزہ و مصفی و مروح کہ نظارگیان او بر روی زمین کم باشند و کہتو نام دیہی ست قریب باجمیر آبائی شیخ از دہلی اند و وی نیز در اوان طفولیت در دہلی بود چنین گویند کہ وقتے در دہی

کہ بر یکی تا ہزار سال سخنی عرض کردہ باشند و حرفی گفتہ و وی ہنوز آنرا نفہمیدہ و یاد نگرفتہ باشد ہیچ مرتبہ از عبادت و جلالت ازین بالاتر باشد لا واللہ فنعوذ باللہ من الغباوۃ و الغوایۃ بحضور عرض کردہ شدہ بود کہ شرعاً و عقلاً و عرفاً اختیار این کار و سلوک این طریق فرض عین و عین مصلحت ست و توقف و تردد دران دور از کاشتنا اللہ و ایاکم علی ہذہ الطریقۃ المستقیمۃ و الملۃ القویمۃ انشاء اللہ رب العالمین سخن در جائی دیگر بود و من بجائے دیگر افتادم معذور خواہند داشت کہ عنان اختیار بدست نیست ذوق تصور مجلس عالی بر ین داشت اگر جائی دیگر مکاتیب نصف مشاہدہ است انشاء اللہ تعالی اینجا تمام مشاہدہ و عین حصور بلشد انوار سعادت و کرامت و توفیق و استقامت و ہدایت و جلالت متواتر و متوالی باد بالنبی و آلہ الامجاد و الاطہار

الرسالۃ التاسعۃ عشر صدق التعطش و الدوام فی طلب المقصد و المرام

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فوق کل ذی علم علیم از مجمل آن مجموعہ لطیفہ شریفہ کہ نجبہ و نقاوہ رسائل حکمیہ و کلمات حقیقیہ است بعد از تحریر طبیعت از لون انواع معانی و ضیق وقت قوت ذوقیہ از تناول اقسام مبانیش کہ لازم تعذ

طوفان بادی شد و ویرا هم در طفولیت که در میان اطفال بازی میکرد بجای دیگر انداخت و از وطن مالوف آواره ساخت بعد از مدتی بدست بابا اسحق مغربی که درویشی کامل بود و در کنتو که از قریات اجمیر است جائی داشت افتاد هم آنزمان طفولیت در سایهٔ تربیت و عنایت بابا اسحق نشو و نما یافته بمرتبهٔ کمال رسیده و بنعمت اجازت و خلافت وی مشرف شد و سلسلهٔ ایشان بشیخ ابو سعید مغربی میرسد و بجهة طول اعمار مشائخ وسائط وصول بحضرت سید کائنات صلی الله علیه وسلم قلیل اند این بابا اسحق به پنج واسطه بآنحضرت صلی الله علیه وسلم میرسد هر کدام از مشائخ ایشان صد و پنجاه سال بلکه بیشتر عمر داشتند و وی در ابتدای حال در دهلی بعد از تحصیل علم در مسجد خانجهان ریاضت شاقه می کشید و افطار بپرکالهٔ کنجاره میکرد و بعد از فوت بابا اسحق چله برآورد و در مدت چهل روز پهل خربزه بکار نبرد و سیر ملک بالا بر قدم ترک و تجرید نیز کرده و بزیارت حرمین شریفین مشرف شده و از حضرت عالم پناه صلی الله علیه وسلم بشارت یافته و بصحبت مشائخ رسیده آخر بولایت گجرات افتاد و ظفر خان که از جانب سلطان فیروز حاکم شهر نهروالا بود و آخر بسلطان مظفر ملقب شده بادشاه گجرات شد بمشاهدهٔ آثار برکات و بعلاقهٔ آشنائی که در دهلی بخدمت شیخ داشت تکلیف اقامت آن دیار نمود و بر توطن آن مزاحم شد پس در قصبهٔ سرکچ اختیار اقامت نمود و ابواب فتوح و برکات ظاهر و باطن بروی مفتوح گشت و خلق آن دیار بانوار عقیدت و محبت وی مملو شدند و بر آورد حالت حیات کندوری فقرا بغایت وسیع بود و بعد از وفات در روضهٔ وی آنچنان لنگری می شد که امرا و بادشاهان سیر شوند چه جای فقرا و مساکین یکی از مریدان وی که محمود بن سعید ایزجی نام دارد ملفوظات و احوال و حکایات که از وی شنیده جمع کرده و آن را تحفة المجالس نام کرده است در آنجا می نویسد که چون سعادت بابوس حاصل شد فرمودند که سودا گری منعم یک کوزه نبات مصری سوار نه سی بیرد یک مشک ناف بزرگ در مسجد خانجهان پیش این درویش داشت پرسیده شد از کجا می آئی و ما را چه شناسی و چه دانی گفت من مرید بندگی شیخ نور هستم از خطهٔ پنده آمده ام و پیش ازین نیز در دهلی آمده بودم چون خرید و فروخت کردم باز در پنده رفتم بپابوس بندگی شیخ نور مشرف شدم فرمود کدام مشائخ را در دهلی دریافتی هر یکی را عرض کردم فرمودند شیخ احمد کمتو را دریافتی من ساکت ماندم فرمودند چون ایشان را در نیافتی ضائع در دهلی رفته بودی چون این سخن شنیدم بیقرار شدم مستعد شده روان شدم در دهلی آمدم و امروز بر حکم اشارت پیر خود قصد پابوس شما کردم بعد ه فرمودند که ایشان ما را ندیده اند و ما ایشان را ندیده ایم فاما مرتبه این درویش که عند الله است از کشف و کرامت خود دانستند و بعد آن جا مینویسد که سلطان فیروز را نیز بخدمت شیخ اعتقادی و رجوعی بوده و در وقت آمدن امیر تیمور بدهلی ایشان در دهلی بودند و با نزدیک روز پیشتر از وقوع این واقعه آگاه شده بودند بعضی معتقدان و مریدان را خبر کرده

الوان و تکثر اکوان ست انچه اقتباس و استفاده آن در حوزهٔ انتفاع دائره وقت گنجید تحقیق انیمعنی بود که بعین الیقین معلوم شد که قوت امداد و اعانت عفرت دهنده برکات در حق بعضی از بندگان سعادتمند بجائی میرسد که با وجود اقتدار و تمکین بر استیفا اقسام لذات حسیه جسمانیه بمرتبه که ادراک حصر و احصا بیرون است روی همت و وجه طلب ازان صرف نموده لذت ادراک روحانیات و شوق وصول بحضرات راغالب راجح می آرد و ذلک فضل الله یوتیه من یشاء ازین گذشتیم که آن باقتضای طبع سلیم و بر فطرت پاک حکم میل طبیعی دارد اینجا دقیقه دیگر ست که در غالب از نتائج مطالعه علوم عقلیه و تعمق در دقائق فلسفیه که بعرف اهل زبان آنرا حکمت خوانند غرور و استبداد می آید که نظر و التفات باطن از ظواهر عقاید قلیه و مذاهب سمعیه اسقاط نموده بعالم دیگری می رود و اگر بالفرض یکی را عصمت فطری کار گر افتد و از دائره اعتدال بیرون نیفتد از ازین خود نمی گذرد و این لونی مراتب تاثیر موهبت کلمات ست که بهانه قصد تطبیق ملوغیت شریعت را تابع حکمت ساخته رد اعتقاد بجانب تاویلات آرزمند باد حق صورت نپرداخته نظر صرف معانی مقصور گرداند الا من عصم الله و ذلک نادر جدا پس این کوی احتیاج نیست بر دیگران

بودند ایشان بوصیت شیخ بجانب جونپور رفته و شیخ فرمودند ما را موافقت خلق باید کرد و در آخر در بند مغل اسیر آمدند چون از ایشان خوارق مشاهده کردند خبر بتیمور رسانیدند میر تیمور تعظیم بسیار کرد و وداع فرمود فرمودند که چهل فقیران با ما دران بند بودند هر روز چهل کاک گرم برما از غیب میفرستادند که خورش فقیران می شد و نیز میفرمودند که این درویش بزیارت خانه کعبه روان شده بود در جهاز نشسته وضو میکرد پائی لغزید و در دریا افتاد فی الحال آشنا کردن گرفت یا حافظ یا حفیظ یا رقیب یا وکیل یا اللہ می خواند مواد نه یک تیر انداز در آب آشنا میکرد سنگی زیر پائی این درویش آمد استاده شد آب تا کمر شد و این درویش همان اسماء اعظم میخواند بعد ازان ناخدا و ملاحان ما را مثل ماهی برآوردند و چون این درویش بکعبه رسید و حج گزارد بزیارت مدینه رفت امام خانجهان و شیخ تاج الدین سرکهی و یک نفر دیگر در صحبت این درویش بودند چون در مسجد حضرت فرود آمدیم یاران گفتند که طعام موجود باید کرد این درویش گفت ما مهمان حضرت مصطفی ایم صلی اللہ علیه وسلم ایشان رفتند و طعام خوردند و آمدند نماز عشا یکجا گذاردیم بعد نماز ایشان در خواب شدند و این درویش دست شسته تسبیح میکرد ناگاه شخصی بآواز بلند میگوید مهمان حضرت مصطفی کیست این درویش دانست کسی دیگر خواهد بود چون دوم کرت سوم کرت گفت دانستم که مهمان حضرت مصطفی منم برخاستم پیش آن شخص رفتم دیدم که طبق بردست گرفته ایستاده است گفت حضرت مصطفی صلی اللہ علیه وسلم فرستاده اند درویش دامن فراز کرد طبق خرما در دامن انداخت و طبق برگرفت لذت و شیرینی آن خرما در بیان نیاید بعده این درویش در خواب شد چون بامداد شد خوابی که این درویش دیده بود که مهمان خواب آن سه یار هم دیده بودند خواب این بود چنانستی که حضرت مصطفی صلی اللہ علیه وسلم در مقامی مروح منور نشسته اند و اصحاب در حضرت ایستاده و یک عورت آراسته زرینه مرصع و مکلل پوشیده پیش حضرت مصطفی صلی اللہ علیه وسلم ایستاده است بزبان مبارک فرمودند این عورت را قبول کن این درویش عرضه داشت کرد یا بوما قبول نکرده است حضرت صلی اللہ علیه وسلم بدست مبارک بجانب امیر المومنین علی رضی اللہ عنه اشارت کردند و فرمودند اینک بابوست چون این درویش دران جانب نظر کرد فرود شاه مردان علی گویا که بابو ایستاده اند انگشت در دهن کرده میگویند با با احمد انچه فرمان حضرت مصطفی است صلی اللہ علیه وسلم قبول کن این درویش آن عورت را قبول کرد و در خاطر این درویش گذشت صورت عورت که بود آن صورت دنیا است فتح باب دنیا که این درویش را شده است از صدقه حضرت مصطفی است صلی اللہ علیه وسلم چون قافله روان شدن گرفت این درویش و سه نفر نزدیک قبه متبرکه برای زیارت وداع آمدند بمجاور روضه متبرکه حضرت دو گز جامه سیاه بردست کرد

بدریوزه روند فرو ابینند که صد ارسطو و بوعلی بدریوزه برین در میایند و بار نیابند اکنون بمشاهده حال سعادت مآل ایشان برهان ساطع بر قوت و غلبه تاثیر و کارگری هدایت الهی و توفیق نامتناهی هوی عزو علاروی نماید که باوجود حصول چندین کمالات حسی و عقلی و وصول بدرجه اعلا فطنت و فضیلت میل و محبت بزمره فقرا و غربا و خاموشان و بی زبانان کراز معرفت سخن دانی و معاشرت اندوزی و حکمت نوشی حرفی نیاموخته اند افتاده در وادی طلب و تعلش قدم صدق نهاده اند مردم عالم باید که بدانند که البته کمالی دیگر ورای انچه متعارف عقلای ست درین پرده است که هر کس را بسوی آن راه نمی نمایند و نشان نمیدهند یقین ست که این طلب عاقبت کار اثری خواهد آورد

ودعا همین ست اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه انچه نصیبه این فقیر ازان مجموعه افتاد فقره چند ست در مناجات که در خطبه رساله هارقه الهیه سهروردیه شهابیه تقوله یذکور شده است بسیار مناسب وقت و محال آمد و بعضی رسایل افضلیه قابیه که در صانت الفاظ و متانت معانی طرزی جدید و نمطی بدیع دارد نیز خطبه برده شد الحق این طریقه نیز قسمتی ازمدارج کمال معرفت و حال است که مردم را تا بدر آستانه

ایستاده و این درویش را گفت که دستار بر سر بند این درویش گفت خدمت بابوجیو دستار بر سر نه بسته اند همین کلاه بر سر داشتند مجاور گفت حضرت مصطفی را صلی الله علیه وسلم در خواب دیدم که فرمود این شخص را ده گز دستار سیاه بده و از زبان ما بگو که این دستار بر سر بند و خلق را دعوت کن این درویش آن دستار را بر سر خود نهادم بر سر تسلیم دولت پابوس حاصل شد بر زبان مبارک فرمودند که این درویش در دهلی مسجد خانجهان مشغول بود و در ریاضت و مجاهده بسیار میکرد و در سماع مبارک خدمت سید جلال الدین بخاری رسانیدند که جوانی صالح در مسجد خانجهان مشغول است غایت مجاهده و ریاضت می کشد ایشان قصد ملاقات این درویش کردند چون نزدیک مسجد رسیدند معتقدی از آن این درویش آمده خبر کرد که مخدوم جهانیان برای ملاقات شما می آید این درویش فی الحال برخاست روان شد چون بر در مسجد رسید نظر بر پالکی ایشان افتاد و خادمان را نظر برین مردیش افتاد و خادمان خبر کردند فی الحال ایشان فرود آمدند آنزمان این درویش رسید کناره گرفتند و سینه بر سینه این ضعیف تا دیری مالیدند و لب مبارک بر گوش این ضعیف نهادند و سه کرت فرمودند ای جوان بوئی دوست می آید ای جوان بوئی دوست می آید بخدا یتعالی و دیعت دادند و گفتند ما را در وقت خوش یاد آری فراموش نکنی و بعده ایشان در پالکی نشستند و روان شدند و این درویش در مسجد در مقام خویش آمد و مشغول شد دولت پابوس حاصل شد بر زبان مبارک فرمودند که این درویش دوازده سال پائی برهنه بی رفیق و بی ابریق سفر کرده است در هر شهری و در هر قصبه که میرسید شب را هم در مسجدی ماند و این درویش را از آفت احتلام خدا یتعالی بفضل و کرم خود نگاهداشته است و این درویش با وضوی نماز عشا نماز فجر میگذارد و بیشتر در سفر روزه میداشت در ریاضت میکرد و محنتهای سفر چندان کشیده که در بیان نیاید فرمودند اگرچه در سفر مشقت و تعب بسیار است اما فرحت حضور باطن و طرب دل بیشمار است و این درویش که پای برهنه و پیاده سفر کرد بر حکم حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم کرد که فرموده است وامشوا حفاة عراة ستروا الله جبرة ای عیانا فرمودند که روزی درویشی پیش آمد بابوجیو چار جیتل برای او دادند عرضه داشت کردم بابوجیو این درویش بسیار بنگ می خورد و همین زمان ازین مال بنگ خواهد خرید و خواهد خورد خدمت بابوجیو فرمودند ما را از فعل ما خواهند پرسید و را از فعل او خواهند پرسید آن وقت سن من دوازده سال خواهد بود از آن روز که این سخن از خدمت بابوجیو شنیده شده است متابعت ایشان میکنم فرمودند روزی خدمت بابوجیو مرا فرمودند با با احمد سخاوت بسیار می کند تا گاهی دست فراز نکنند من گفتم برکت بابو همیشه دست من بالا باشد و هرگز فراز نشود بعده بندگی بابوجیو فرمودند از خدای تعالی می خواهیم که همیشه دست با با احمد بالا باشد و خلائق پیش او دست فراز کنند بعده این بیت خواندند بیت

روحانیات برساند و از فرق ذوات مجردات منور گردند و اهل و انس را بحلیه فضل و امتیاز تحلی سازد اما نظری دگذری شیخ ذکره الله بالخیر سفر مود که از سخنان مردم محترم نباید شنید و از هر وادی که سخن راند نشنود و در باید که چه میگوید اگرچه سخن باطل باشد تمام باید شنید بعد ازان اگر قدرت بر ابطال آن باشد بهتر والا تغافل زود گذشت و عقد قلب باید کرد بطریق سهو محکم شده باشد و از تذبذب تردد محفوظ و مصون گشته و بحصول ایخالت توسیع نظر در مطالعه سخنان بیگانگان حراست و خوف و خطر بسیار دارد و شرط دیگر آنکه در مشکلات و مبهمات و موهمات قوم در نیفتد چون سخن بدینجا رسد ورق بگردانند و نظر بر درک واضحات و متفقات برگمارند حفظ و سلامت نیصورت باقی محل خطا و خطرست و ذلک اصل عظیم انتهی هر کس بیافت خود سخنی گفته است میگفته باش دیگری چرا در پی آن رود و هیولا حقیقت قابل صورة هر سخن افتاده است و هر سخن را اعتباری و وجهی و ارد اما این معامله با طبل ست خارج از عالم گفت و شنید کن کما تعلم و قل کما ترضی کلا ان جامیت و حفظ مراتب در نیصورت و الله هو الهادی و عرض عرض عالیست و لیکن سخن نجاست خود بی اختیار بجای دیگر افتاد و در زر کشیده و گوهر کجا و این سخن کدام خدمت خواهند داشت فهذا اوان الرجوع و الانابة الی الله و لا حول و لا قوة الا بالله و صلی الله علی سیدنا رسول و آله و جزء بخیار اولیاء الله و بدله بلیق الحق و محی بهم السنة احمد آمین

شرح بیت

همت بلند دار که داد ار کردگار | بر همت بلند کند فضل خود نثار

و این حدیث می خواندند یا ابن آدم انفق انفق و این آیت خواندند و ما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوه عند الله هو خیرا و اعظم اجرا فرمودند در مجلس درویشان آمدن آسانست و سلامت بیرون رفتن دشوار این ضعیف عرضه داشت کرد بندگی سید السادات سید بهاؤ الدین جد ماوری این ضعیف میفرمودند تا آنکه بتوانید گرد طائفهٔ درویشان نگردید و اگر بخواهید گرد ایشان گردید چشم و گوش را زبان راگرد آرید دل را حاضر دارید دولت پابوس حاصل شد بزبان مبارک فرمودند در سمرقند این درویش در مسجدی در آمد و در ان مسجد دانشمندی سبق می گفت و متعلمان گرد او نشسته می خواندند این درویش باجامهاء محقر و کلاه بر سر داشته دور نشسته بود متعلمی نسخه حسامی میخواند و اعراب سقیم میخواند این درویش از دور نشسته گفت اعراب غلط میخوانی آن دانشمند شنید فی الحال برخاست و با این درویش ملاقات کرد و محلی که سبق میگفت در ان محل این درویش را نزدیک نشاند سوالهای علم اصول کرد و این درویش هر سوال را جواب گفت آن دانشمند را حال معلوم شد گفت با این چنین علم جامه محقر و کلاه بر سر چرا می پوشی این درویش گفت یکی علم دوم اگر جامه لطیف بپوشم نفس بد خوئی کند این درویش مخصوص خود را درین لباس پوشیده میدارد و هم صاحب تحفة المجالس می نویسد که روزی بمولانا محمد قاسم فرمودند که در موضع فلان روان شو مولانا مذکور ختم تراویح می شنید و ختم تا سورهٔ سبح اسم ربک نمانده بود مولانا مذکور در دل خود اندیشه میکرد که شب را ختم مرتب بشنوم فردا روان شوم سبب بی ادبی عرضه داشت کردن نمی توانست چون زمانی مکث کرد تاکید کرده فرمودند مولانا سلام کرد و روان شد شب در قصبه دولقه فرود آمد وقت نماز عشا در مسجد جامع رفت اقتدا بامام کرد امام بعد از ادای فریضه سنت تراویح شروع کرد و سبح اسم ربک آغاز کرد مولانا مذکور که تا سبح اسم نشنید و بود از امام مرتب شنید چون از ان موضع بخدمت باز آمد و بشرف پابوس مشرف شد عرضه داشت کرد بندگی مخدوم جیو عفو فرمایند بنده که مکث میکرد سبب این معنی بود که یک شب ما ختم مرتب شود و بلد او ان روان شود فرمودند مولانا درویشان از بهر این کار دنیا کار دین از آن تو نقصان نخواهند کرد و درویشان را پیش ازین آگاهانیده بودند که امام مسجد قصبه دولقه ختم تا سبح اسم ربک داشته است بعده تراگفته شد که روان شود درویشان هر کاری که بفرمایند فی الحال بکنند و رنگ نه کنند و زبان مشیخت شیخ احمد کتهو همان زمان سلطنت سلطان احمد گجراتی بود که بنای احمد آباد از دست و مجمل احوال سلطنت گجرات بیان آنست که سلطان محمد بن سلطان فیروز بادشاه دهلی شنیدند که در دیار گجرات فساد کفار بسیار شده است و در جانب دریا یکی خطه است که او را دیو پتن میخوانند و آنجا بتخانه مشهور است که او را سومنات گویند و عامل ماضی نظام منفح نام داشت نیز بهنجا نیر و سراز ربقهٔ اطاعت بیرون کشیده است و خطه کنتهایت تجمل بادشاهی پیدا کرده و بر مسلمانان ظلم میکنند

مکتوبات شیخ محمد رسول الله علیه التحیة بخیر باد والسلام الرسالة العشرون تثبیت القدم علی الاصطبار تبرک صحبة الاخیار والاغیار لا اله الا الله محمد رسول الله علیه التحیة بایم بیع ست طلبیدن او را بانتعاش نهاده و سواد طبیعی بجوش در آمده و مرهم را هوای باغ و سیر صحرا در سر افتاده و بواعث و محرکات صحبت و عشرت بهم رسیده و گوا اباد و فنا باد این عیش و این صحبت مرا عیش مندان را و صحبت طلبان را هنیئا لارباب النعیم نعیمهم بالتحقیق السکین ما تجرع غصص قومی و گرا بینم دنیا دیده غربت افتاده و روی بدیوار غم آورده و تنهائی صحبت داشته و با وحشت انس گرفته و اگر بعضی آنرا وطن با لوف خوانند و مسکن مانوس نام کنند چه تفاوت نظر عارف بر عین بصیرت نه بصورت حقیقت آن باش که لذت و سعادت همانست که فرقه اول دارند و حال اینطائفه دیگر چه نکبت و حسرت نه اما چکند با دل دیوانه بس نتوان آمد اگر یکی لذت عواری و خون آشامی یافته باشد و لذ که حال چیست ۵ تو داغ جگر را چه شناسی که نبود دست + جز از می گلرنگ بدامان تو داغ + اگرچه این نفس بد کیش بخاصیت خود از جریان مراتع شهوات و فقدان مواقع لذات اسلمی و حسرتی داشته باشد اینجا

ویال سود اگران را بزور می ستاند سلطان محمد بن فیروز یکی از امرا خود که ظفر خان نام داشت بولایت گجرات تعین کرد تا دفع فساد مفسدان بکند ظفر خان تا مدتی فتحهائی این دیار میکرد و اطاعت سلطان می نمود بعد ازان زمانی پسر او خود را محمد شاه لقب کرد و در سنه ست و ثمانمائة بادشاه ولایت گجرات شد و چند روز بادشاهی کرد هوای فتح دهلی در سر وی افتاده بود همان روز که متوجه این حدود شد وفات یافت و بعد از وی هم درین سنه پدر او ظفر خان نیز رسید بر سریر سلطنت نشست و خود را مظفر شاه لقب کرد و سه سال و هشت ماه بادشاهی کرد و بعد از وی نبیره او سلطان احمد ابن سلطان محمد بادشاه اعظم شد و شهر احمد آباد بنا کرد و سی و دو سال و شش ماه بادشاهی کرد و بعد ازوی دیگران تا الآن که نام و نشانی از ایشان نمانده است فانا لله و انا الیه راجعون تاریخ بنا احمد آباد هشتصد و ده است و تاریخ بنائی مسجد جامع وی دوازده که عدد لفظ خیر و بخیر بران دال است

قطب عالم

نبیرهٔ مخدوم جهانیان سید جلال بخاری است از وطن اصلی خود بگجرات رفته و توطن کرده نام او سید برهان الدین است و مشهور در زبان خلائق آن دیار بقطب عالم است روضهٔ او در تبوه است سه کروهی از احمد آباد وفات او هشتم ذی الحجه سنه سبع و خمسین و ثمان مائة که عدد عبارت مطلع یوم الترویه است و بر در روضهٔ وی سنگی افتاده است که جامع صفت سنگ و چوب و آهن ست و این هر سه صفت در وی معا موجود است و اصلا تشخیص یکی ازین سه چیز در وی نتوانکرد که کدام ست اگر گویند که سنگ ست باز چون نیک ملاحظه کنند گویند که نه بلکه آهن ست باز چون نیک نظر کنند بخاطر رسد که نه بلکه چوب ست هر کدام ازین سه صفت در وی هم مجزوم ست و هم مشکوک عجایب چیزیست بمشاهده تعلق دارد چنین گویند که قطب عالم روزی در آب آمده بود چیزی بپائی او خورد و گفت این سنگ ست یا آهن یا چوب حق تعالی این هر سه صفت را در وی احداث فرمود و الله اعلم

شاه عالم

پسر قطب عالم ست نام او شاه منهن ست و لقب او شاه عالم وی نیز در احمد آباد آسوده است روضهٔ او زیارت گاه و تفرج گاه اهل آن دیار ست مقامی عالی و جائی لطیف و نظیف و فسیح است و شب جمعه نیک و بد مردم شهر بزیارت بروند و شب نیز در انجا بگذرانند گویند که دیوار در سلوک این طریق طوری عجیب و طریق غریب بود حال طالع و سکری غالب است و در بعضی اوقات لباس حریر می پوشید و بر مشرب ملامتیه میرفت لیکن برهان ولایت او ساطع و علامت خصوص او لائح بود و تربیت و ارشاد از شیخ احمد کهتو نیز یافته بود خوارق عادات ازوی

مکتوبات شیخ

اینجا صبری توان کرد اما این
درد بی درمان را چه علاج که
با وجود امکان وصول بمقام
اصلی و لذت حقیقی از حصول
آن محروم است و مدت
وصول آن نا معلوم تا حوصله
معرفت وسعت نه پذیرد و
وجه شهود جمال مطلق نگردد
خلاص از کشوایش وقت
و فرصت حال ممکن نیست
خداوندا که این حالت کی
خواهد روی نمود لا اله الا الله
هر چند خواهد که زیاده از قدر
حاجت دم نزند و زبان قلم
از فضول کلام نگاهدارد
صورت نه بندد کاغذ شکر کاغذ
پاره کمتر ازین بدست می افتاد
که جز حرف دعا گفتنش
نمیداشت ایشان همین حرف
را منظور دارند باقی همه هباء منثورا
راست یکحرف دیگر ماند ناگفته
که بالاتر ازین سخن می نبایست
گفت قلم سهو کرد و دل بر ایشان
بود بهم نرسید و آن انسب است
که از شدت طریق و صعوبت
اینکار آنقدر غم نیست که از
فقدان رفیق و نایافت یار است
همچکس را نه بینم و نیابم
که بدانجانب خواند و حرف
آشنا گوید همتی بخشند و لمدارک
و هدایتی نفس گوید که تو راه
گم کرده و در کار خود غلط خورده
راه همان ست که عامهٔ خلائق
بدان سو میروند و کار همان
که ایشان میکنند انجا چیزی

بسیار بوجودی آمد وفات او در سنه ثمانین وثمان مائه ست که عدد لفظ فخر ست قدس الله سره وجماعه از خلفای قطب عالم وشاه عالم نیز در احمد آباد آسوده اند ودر پتن که بلدهٔ قدیمه ولایت گجرات است مشائخ بسیار آسوده اند اعظم واشهر ایشان که صاحب ولایت آن دیار ست شیخ حسام الدین ملتانی ست از خلفای شیخ نظام الدین اولیا که صفحه بیان بذکر مناقب وی مشرح شد ودر حقیقت دران سرزمین بوی عشق ومحبت می آید واز ویرانهای وی نور برکت وولایت می تابد وهنوز این شهر از وجود اهل دلی خالی نیست ونبوده است ؎

بهر زمین که نسیمی ز زلف او وزده است ✤ هنوز از سر آن بوی عشق می آید

ویکی از صلحای وقت ومقبولان درگاه که دران دیار برکت آثار بوده اند-

داور الملک

هست که نام او عبد اللطیف ست هم در لباس سپاهگری وصورت عام بمعنی خاص وعلامات خصوص اتصاف داشت مناقب ومآثر او بسیار ست وآثار عظمت وقبول او بیشمار قبر او در بعضی از قریات گجرات قریب جوناگده است وخلائق آن دیار ومردم ولایت دکن از مسافتهای بعید بزیارت وی هر سال می آیند خصوصا کوران وبیماران چنانکه در ولایت ما غلغله وغوغای پیر بهلیم است جز انکه احوال واوصاف حمیده داور الملک معلوم ومشهور ست واز پیر بهلیم بطریق اجمال معلوم شده که وی مردی بود در اول فتح اسلام غزا کرده وفتوح بسیار نموده بدرجهٔ شهادت رسیده ودر تاریخ فیروز شاهی می نویسد که نام وی سپه سالار مسعود غازی ست ووی از غزاة سلطان محمود غزنوی ست چون سلطان محمد تغلق بدیار بهرائچ رفت زیارت وی کرد وبجاوران قبر وی صدقات داد وآنکه گویند که وی مرید خواجه معین الحق والدین ست ثبوتی ندارد ودر ملفوظات ایشان ذکری نیافته واین بدعت علمهاکه شائع شده است درین نزدیکیها حدوث پذیرفته والله اعلم واز جمله مشائخ ولایت گجرات

قاضی محمود

است صاحب سکر وذوق وعشق ومحبت ومشرب حالت وحلاوت جگری هادی بزبان هندی دارد ودر تصور قوالان آن دیار است بغایت مطبوع ومؤثر وبی تکلف وآثار عشق ووجد از سخنان وی لائح است نقل ست که در وقتی که او را در قبر میکردند پدر بزرگوار او گوشه کفن از روی او برداشته نگاهی بجانب او می کرد او نیز چشم بکشاد وتبسم کرد پدر گفت با با محمود این چه ادائی ملغلانه است بچنان باز چشم بربست وی در ابتدائی حال در احمد آباد ودر عهد سلطان مظفر

دو توقف بلکه تندبذلی وتردد وی راه یابد وقدم همت از رفتاری که دارد باز نماند وبر دوش اهل عالم نگران گردد ونزدیک است که رفتار خود را بگذارد وبهمان راه رود که دیگران میروند باز ندای از غیب در رسد یا هم از باطن سالک پیدا شود والله اعلم که ایمان حکایت نفس مشئوم وبفریب دیو از راه مرد باز نگردد که منزل نزدیک ست گامی چند کعبارت از انفاس معدوده عمر ست بیش نیست از صعوبت این راه مترس که بسیاران بلین راه رفته اند وبمنزل مقصود رسیده ؎ کس با تو دران نکرد من هم نکنم ✤ باز همتی دست دهد وقدمی پیشتر نهد در هر قدم این کشاکش در پیش ست تا غالب کدام آید غالب همان ست که هست والعصمة علی امره ولکن اکثر الناس لا یعلمون همتی درکار دارند وباخدا باشند ونظر از ماسوا حق بردارند که اصل مقامات انیست عاقبت بخیر باد

مالرسالة الحادیة والعشرون

تجدید الذکر فی بیان حقیقة الشکر

لا اله الا الله محمد رسول الله

باید دانست که شکر نعمت از نعمت ست بدو وجه یکی آنکه سبب بقای نعمت ومزید آنست لئن شکرتم لازیدنکم وعید

بن سلطان محمود در غایت غنا و ثروت و جمعیت ظاهر و باطن که معهود حال اکابر و مشائخ باشد بوده در حدود سنه ۹۲۰ عشرین و تسعمایه در قصبه لسر پور که از ولایت گجرات ست وطن اصلی آبا و اجداد او بوده رفت و ساکن گشت قبر او هم دران قصبه است رحمة الله علیه و از متاخرین مشائخ آن دیار

شیخ وجیه الدین

بوده و دانشمندی علی الاطلاق و جامع کمالات و برکات مسن و معمر و مرتاض مشغول بتدریس علوم و تصنیف کتب و تربیت و ارشاد طالبان بر اکثر کتب شروح و حواشی و تالیفات هم دارد و در لباس هم بر وضع عوام آن دیار اکتفا کرده انتساب و اعتقاد وی در تصوف بشیخ محمد غوث بوده اگرچه مریدهای دیگر بوده وفات او در سنه ۹۹۶ سبع و تسعین و تسعمایه و در صحن خانقاه خود آسوده است محرر سطور وقتی که بقصد زیارت سید کائنات صلی الله علیه وسلم بدان دیار رسید بملاقات وی مستسعد شد و بعضی از اذکار و اشغال سلسلهٔ عالیه قادریه مشرف گردید اکنون جانشین او خلف صدق اوست شیخ عبد الله موصوف است بعلم و حلم و ریاضت و غربت و همت و عفت و سائر اخلاق درویشان

شیخ علاؤ الدین

قریشی بگوالیری مشهور است زیرا که وطن او در اول در گوالیار بود مرید و خلیفه سید محمد گیسو دراز است و جامع ست میان علوم ظاهر و باطن چون سید احوال دیرا بنور فراست میدانست مثال ترک دنیا و انزوا از خلق باو عطا فرمود و تا آخر عمر منزوی بود بحدیکه خادم را میفرمود تا کناسه دخاکروبه که از خانه بیرون میکرد پیش درمی انداخت تا مردم منطقه آبادانی نکنند و آمده و شوش اوقات نشوند مقابر ایشان میانه شهر محمد آباد عرف کالپی واقع است بزیارتگاه

شیخ ابو الفتح علائی قریشی

او نیز مرید و خلیفه سید محمد گیسو دراز است جامع بود میان علم ظاهر و باطن و بزیارت حرمین شریفین رسیده و کتاب عوارف المعارف را پیش حضرت سید گذرانیده و مثال خلافت و اقتدار یافته او را مصنفات ست مثل تکمیل در نحو و مشاهده در تصوف و غیره قبر او نیز بکالپی است ؛

شیخ سراج سوخته

حافظ قرآن بوده در اوائل حال بصحبت مخدوم جهانیان سید جلال الدین بخاری پیوسته

نعمت را جز بدام شکر قید نتوان کرد دوم آنکه شکر که حقیقت آن عرفان منعم و دانستن نعمت از روست منتج صفت علم و ثمر نسبت معرفت ست تا این جود و عطا که از مقوله اخلاق و احوال ست با ضمیمه این علم و معرفت شامل کمال علمی و عملی گشته جوهر ذات را بحلیه کمال جامعیت محلی گرداند والا صورت عمل بمعنی علم و معرفت قالب بی روح را ماند و سلسله شکر اگر چند بی نهایت رود آخر منتهی بهمین معرفت گردد که بدانند همه از دست لا اله الا الله و لا خالق سوی الله و لا فاعل فی الحقیقة غیر الله در خبر آمده است که داؤد پیغمبر علی نبینا و علیه الصلوة و السلام بدرگاه عزت فریاد برآورد که یارب شکر نعمتهای تو چگونه گویم و منتهای این سلسله چگونه و بچه باشد فرمان آمد یا داؤد اذا عرفت ان ما بک من نعمة فمنی فقد شکرتنی فرمود حقیقت شکر و انتهای این سلسله همین قدر بود که خود را در میان نبینی و همه از من دانی بنا بر این کار بر نفی هستی و ترک وجود نهاده ماند نفی هستی و ترک وجود چه باشد کدام هستی و وجود تا نفی آن نمایند و ترک کنند همراد از نفی هستی درک وجود یافت نیستی و ادراک عدم نا بود چون ذات و صفات ما فی منال

وسالها امامت ایشان کرده از کثرت عنایت و شفقتی که حضرت مخدوم را با او بوده بعضی امامان دیگر
که تکمیل علوم ظاهری کرده بودند رشک بردند حضرت مخدوم را بر ان اشراف شد فرمود که برای
تا کعبه معظمه را نمی بینید تکبیر تحریمه نمی گوید میگویند که از وی کرامات و خوارق عادات بسیار سر بزند
و در اخفای آن بسیار میکوشید **نقل ست** که چون شاه مدار در عهد او از جانب هرمز بکالپی
تشریف آورده بود طریقه او جذب خلائق بوده عوام بسیار بر ایشان گرد آمدند و شهرتی
عظیم شد و بعضی اوضاع ایشان بر خلاف ظاهر شریعت بود دران اوان قادر شاه ولد
سلطان محمد که از نبائر سلطان فیروز شاه بوده و بعد از فوت پدر حاکم بود از شنیدن شهرت
شاه مدار جهت ملاقات ایشان سوار شد و در انجا که شاه منزوی بود و سعد خادمان شاه
گفتند که حالا وقت نیست و حکم نیست که خبر توانیم کرد ظاهرا با درویشی خلوت داشته اند انجا حکم
چنان نمودند که جوگی آمده است شاه با وصحبت دارند قادر شاه بخادمان شاه گفته که ایشان
را بگویند که در شهر ما نباشد و خود برگشته بمنزل آمد چون خبر بشاه رسید برآمده از آب گذشتند
و برو دعای بد کردند و خادمی را فرمودند که سه روز منتظر باش و خبر او را بیار چون ایشان از
آب گذشتند آبله بر اعضاء قادر شاه پیدا شده او از حرارت آبله بی طاقت شده پیش شیخ
سراج سوخته آمد شیخ پیراهن خود را باو داد بمجرد پوشیدن بحالت اصلی باز آمد و اثری از حرارت
نمانده و چون خادم شاه دید که او بنا بر شیخ سراج آورده مایوس شده و از آب گذشته خبر بایشان رسانیده شاه مدار
از انجا متوجه جونپور شد و از انجا باز گشته بر کن پور که موضعی است در نواحی قنوج آمده در انجا بود

شاه بدیع الدین مدار

غرایب احوال و عجایب اطوار از وی نقل می کنند گویند که وی در مقام صمدیت که از مقامات
سالکان ست بود تا دوازده سال طعام نخورده و لباسی که یکبار پوشیده بار دیگر احتیاج
بتجدید غسل او نشده اکثر احوال برقع بر رو کشیده بودی گویند هر که انظر بر جمال او افتادی
بی اختیار سجود کردی سلسله او بسبب کبر سن یا جهتی دیگر به پنج و شش واسطه بحضرت
رسالت صلی الله علیه وسلم می پیوندد و بعضی مداریان بیواسطه او را بحضرت منتسب دانند
و بعضی چیزها می دیگر گویند که اصلی ندارد و از دائره شریعت و طریقت خارج ست والله اعلم
قاضی شهاب الدین دولت آبادی در عهد او بوده مکتوبی در مردم ست که گویند شاه
مدار آنرا بجانب قاضی شهاب الدین نوشته بود و انچه در ذکر شیخ سراج سوخته مسطور
شد از بعضی افاضل کالپی شنیده شد و گفت که این قصه در دیار ما مشهور است

و مقطوع به - والله تعالی اعلم رحمة الله علیه علی جمیع رجال الله

مکتوبات شیخ

وتمامه اوصاف و احوال از حق
باشد دیگر آدمی را در بنجا خلی نماند
آدمی باری کیست که او را تمام
وجود نهند اینجنی از کتب این طائفه
بتفصیل و تحقیق معلوم توان
کرد و اگر از زبان مردیکه آشنای
این راه باشد بشنوند آنرا
تاثیری دیگر و نورانیتی دیگر
باشد و کار گر و دلنشین تر گردد
باز اگر سعادتمندی را بحکم فطرت
در جوهر ذات وی این معنی
ابداع نموده باشند تا بی سابقه
تخلف در باطن خود بذوق و جدانی
این پایه از همه بالاتر بحصول
مقصود نزدیک تر باشد اصل
همین بست آنرا که استعداد قبول
حق در اصل فطرت نهاده اند
هر چه گویند بر عکس او فتد و ضد
مقصود اثر آرد نعوذ بالله من
ذلک صاحب فطرت را سخن
شنیدن و با بیگانگان صحبت
داشتن این فائده دهد که انچه
در استعداد وی نهاده و در
فطرت وی ابداع نموده اند
از قوت بفعل آرد و عجب
موانع که سد راه مقصود اند
از پیش بردارد مشکل آنکه با وجود
قابلیت و استعداد مدار کار
بر طلب و تعطش نهاده اند که آرزوی
مقصودی کسب طلب مجرد
هوش و خیال بود اما وجود
حقیقت طلب که شغف
و استغراق مطلوب ست
بکشیدنی که چندان بوی مشغول
شود که ماسوای آن مهجور و

شیخ سخائی

درویشی بود صاحب برکت وکشف وکرامت سهروردی بود وباشیخ نورمعاصر آورده اندکه
که روزی درسراو فرو خواندند که درین مقام قطب نزول خواهد کرد تهیهٔ اسباب مجلس کرد
وبرشیخ نورالتماس کرد که درسرمن چنین گفته اند ودرین زمانه جز شما قطب نیست درمنزل
من بیایند شیخ نور دعوت اورا اجابت کرد ودرمنزل او برفت بعد از خرج شدن طعام
قوالان حاضر آمدند همه اکابر وصدور جمع بودند چون قوالان قول برگرفتند صدر جهان
برخاست وگفت نامشروع است وروان شد بعد ازان مفتی روان شد همچنین همه منکران
سماع رفتند یکی مولنا تاج الدین ایسیجابی داماد شیخ علاؤ الحق که مردی دانشمند بود نشسته
ماند وقوالان را منع کرد فایده نداشت قوالان این بیت برخواندند **بیت**

آن سوار کج کله کز ناز سلطان منست ❊ بس خرابیها کز و بر جان ویران منست

شیخ نورالدین راحظی پدید آمد وذوقی روئی نمود ودرسماع شد مولنا تاج الدین بحث آغاز
کرد شیخ جواب داد چون غوغا از جانب مولنا بسیار شد شیخ تفت شد گفت مولنا
تاج الدین چندین شوخی مکن مولنا چون درخانه آمد تمام اندام اورا بلرزه گرفته بود نعوذ بالله من غضب الله

مولنا تقی الدین اودهی

بغایت متقی بود کارا وآن بود که کتاب اوراد می داشت آنرا میگرفت ودر آخر شب از خانه سرون
می آمد تمام روز در جای مشغول می بود چون پاره از شب می گذشت بخانه می آمد آورده اند که
ابدالان بر مولانا آمدند وگفتند که تو میان ما باشی مولانا گفت من با رزن وفرزند دارم با شما
بیخان ومانان مرا صحبت برنخواهد آمد آورده اند که مولنا تقی الدین کنیزکی خریده بود روزی
آن کنیزک فرزندان خود را یاد کرد مولنا نیم شب اورا باخود برد وامان داد روز دیگر چون زن مولنا
شیون وعتاب آغاز کرد قضارا بعد چند گاه آن زاه با شوهر وفرزندان بیامد ودر پای مولنا افتاد
که ما همه بندهٔ شمائیم فرمود که ما همه شما را آزاد کردیم رحمة الله علیه

شیخ رفیق الدین

پسر بزرگ شیخ نور قطب عالم است بسیار بزرگ ومتواضع ومنکسر وصاحب حالت بود شیخ حسام الدین
مانکپوری میگوید که او می گفت والله من از سگ بازار هم کمترم وقتی کاتب حروف این حکایت

کلمات شیخ

مشغول گردد عزیز و نادر افتد طلبه
معدوم و نایاب بود پس چه پایه
کرو به وضعف بودن و آسودن
نشستن نیز گنجایش ندارد
بودن بتوفیق وجد ادای
مشکل ❊ لاجرم بحکم مالا یدرک
کله لا یترک کله روی بقبله
مقصود باید آورد و کوشش
کرد دست و پائی زد تا بود که
دمی مصادف وقت برآید
وقدمی برجاده صدق افتد
قال رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم ان لربکم فی ایام
دهرکم نفحات الا فتعرضوا لها
حاصل مضمون این حدیث بشارت
مشحون باز گردد وگه در حدیث
دیگر آمده است که حضرت واهب
البرکات تعالی وتقدس در
هر روز و هر شب ساعتی آفریده است
که بحکم جود وکرم حقیقی خود درو
آن خاصیت نهاده است که هر چه
دران ساعت بخواهند بیابند
صدق رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم وهو الصادق المصدوق
جنبش وطلب از همین جانب است
آسنجا همه هیاست وبالفعل
انچه در ذا یقه وقت می درآید
وچه بر یافتگان حضرت
موافق آن رفته است که اگر کسی
در دل شب گوشمالی با حضور
دل وحلاوت وقت ویقین
باطن سر بنیاز بر درگاه عزت
بنهد ودست سوال بزبان
حال یا قال بردارد عجب که
در بارگاه قبول بار نیابد و چنگ

را بخدمت والد خود نقل کرد گفتند که در تمام عمر خود این کلمه را حسب حال خود یافته ایم رحمة الله علیه علی

شیخ انور رحمة الله علیه

پسر خورد شیخ نور ست بزرگ بود و سخی گوسفندان را فربه کردی و برای فقرا ذبح کردی و خورانیدی و خود نخوردی شیخ حسام الدین در مکتوبات خود می نویسد که روزی مخدوم زاده شیخ انور را پرسیدم که عشق چه باشد فرمود مردمان که چشم فراز کرده می نگرند آن می بینند که دوست می آید یا خیال دوست یا پیام دوست وگرنه چشم برای چه می کشایند

میر سید اشرف سمنانی

او را سید شرف جهانگیر گویند از کاملان ست صاحب کرامات و تصرفات در سیاحت با امیر سید علی همدانی قدس سره رفیق بود عاقبت بجانب هندوستان افتاد و در حلقهٔ ارادت شیخ علاؤ الحق در آمد و پیش از ارادت مقامات عالیه از کشف و کرامات حاصل بود و دقائق و توحید سخنان عالی دارد و او را مکتوبات ست مشتمل بر تحقیقات غریبه با قاضی شهاب الدین دولت آبادی معاصر بود غالباً قاضی از وی تحقیق بحث ایمان فرعون که در فصوص اشارتی بدان واقع شده است کرده بود آورد و در پنجاب بوی مکتوبی نوشت قبر او در یکی از قریات جونپور است که او را کچوچه گویند بسی مقام بفیض ست و در میانه حوض واقع شده نام سید دران دیار در رفع جن بغایت موثر است و او را ملفوظات است که یکی از مریدان او جمع کرده

مکتوب بست و دوم برادر اعز ارشد جامع العلوم قاضی شهاب الدین نور الله تعالی قلبه بانوار الیقین دعا در ویشانه و ثنا بر کیشانه از درویش اشرف قبول فرمایند نامه که مندرج بعضی از سخنان بود رسید و استفساری که از بحث فصوص الحکم به نسبت فرعون تقاضا کرده اند بوصول انجامید بباید دانست که در فصوص که از نسبت او سخن افتاده جا آورده اند که بدلائل عشره اشتهار دارد مشکلترین مقامات و غلق ترین مقدمات وی آنست که بسیار رشادجان در پنجاب پیچیده اند و سخن با صل بحث نرسانیده اند حضرت شیخ رضی الله عنه میگوید که فرعون را میگویند که ایمان باس دارد یا ندارد چه ایمان باس باطلاع اهوال دوزخیه و استطلاع نکال اخرویه می باشد و برا نبود چه وی در حین سبب غرق و تخریب مستغرق ایمان آورد و کما جاء فی القیصری لما کان ایمان فرعون فی البحر حیث رائی طریقا و ضحا و اسعا عبر علیها بنو اسرائیل قبل الغرغرة و قبل ظهور احکام الآخرة مما یشاهده الناس عند الغرغرة جعل ایمانه صحیحا معتدا به فان ایمانه بالغیب لانه کان قبل الغرغرة لا بمعاینة عذاب الآخرة کما هو شان ایمان البأس فمن یؤمن عند القتل من الکفار فهو صحیح من غیر خلاف و فی الفصوص فقالت لفرعون فی حق موسی انه قرة عین لی و لک فیه قرة عینها بالکمال الذی حصل لها کما قلنا

ورد امن مقصور نه زندخلاصه دعا
اسلک منک ست باقی همه فتح
اوست و بالله التوفیق اصل
مدعا عرض دعا بود سخن بجا یست
وقت بجای دیگر افتاد و مغتنم دانسته
داشت و مقصودی دیگر دارد و آن
عرض این معنی ست که چون حق تعالی
از آنحضرت بر ذمه وقت فقرا
ثابت شده است شکر گذاری
آنرا بعد از ملازمت دعای خیر
چنان خیال کرده شده است
که در ضمن بعضی عرائض که بخدمت
ارسال میدارد گاهی سخنی که
متضمن معنی خیر اندیشی و خیر
طلبی بود مینوشته باشد و ذوق
همزبانی و لذت صحبت روحانی
بحاضران مجلس گرامی بگیرد و نیز
بحکم عادت و ارادت چنان
نشسته که گاه گاهی این جنس
ریزه را که از قلم نامند بر دست
این حقیر جریان سید هندوانه
انچه لایق روزگار اصحاب موافق
حال این حقیر بود حرفی سرزند
اگر در اثنای آن حرف آشنای
مرزد ذهی سعادت و قبول
اما بشرط ستر و کتمان تا سخن در
پرده بماند قدم از جاده طلب
بیرون نیفتد اول بجهة آنکه
این حقیر را چه مرتبه آنکه در ملازمان
نصیحت بکشاید حقیقت گوئی
بنیاد نهد دیگر بسبب آنکه طبیعت
قلم طغیانی نهاده اند تا ادبی
سر بر زند و شرمنده ازان چه
فهمد و در چه وادی افتد و این
روزگار که ما یلیم خود نزد فقرا می

وکان قرة لفرعون بالایمان الذی اعطاه الله عند الغرق قبض طاهرا مطهرا لیس فیه من الخبث لانه قبض عند ایمانه قبل ان یکتسب شیئا من الآثام والاسلام یجب ما قبله وجعله آیة علی عنایته سبحانه لمن شاء حتی لا ییاس احد من رحمة الله فان لا ییاس من روح الله الا القوم الکافرون فلو کان فرعون ممن ییاس ما بادر الی الایمان فکان موسی علیه السلام مما قالت امرأة فرعون فیلانه قرة عین لی ولک لا تقتلوه عسی ان ینفعنا قوله الآن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین ای امنت الآن وقد کنت من العاصین المفسدین من قبل لوقوع من العتاب عند توجه الی الحق والایمان به ولا ینافی صحة ایمانه وما جاء من قوله یقدم قومه یوم القیمة فاوردهم النار وبئس الورد المورود الضمیر للقوم اللعینة ودخول النار لا ینافی الایمان ولیس لکفر فرعون بعد ایمانه نص صریح وما جاء فیه کان حکایة عما قبل ایمانه وفائدة ایمانه علی تقدیر التعذیب عدم الخلود فی النار والتعذیب بالظلم فی حقوق العباد مما لا یرفع بالاسلام فلا ینکر علی الشیخ فیما قاله مع انه ماموربهذا القول اذ جمیع ما فی الکتاب مسطور بامر الرسول صلی الله علیه وسلم فهو معذور کما ان المنکر المغرور معذور وقوله جعله آیة علی عنایته اشارة الی قوله فالیوم ننجیک ببدنک لمن خلفک آیة بوجود الایمان الصادر منک بعد العصیان والله تعالی اعلم بالسرائر من کل احد

وکافر هر چند آن برادر قدوهٔ علمای روزگار وزبدهٔ فضلاء هر دیار است اما بعنایت الهی وحمایت ناتمناهی واز التفات این طائفه علیه وتوجهات این زمرهٔ سنیه فریبی از مشرب صوفیه وطریق از منصب باطنیه دارد واین را از اعلی ترین دولت واحری ترین رفعت تصور کند که بی عنایت ازلیه ورعایت لم یزلیه کسی بدین شرف مشرف نمی گردد ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء وتتبه این مشرب وجه این منصب شمه از امام احمد غزالی رحمة الله علیه انشاء شود که میفرماید من لم یکن له نصیب من هذا العلم اخاف علیه من سوء الخاتمة وادنی نصیب منه التصدیق والتسلیم لاهل التحقیق وبرآمدن از ورطهٔ دریائی شرک خفی جز بدستگیری این عقیده امکان ندارد وبرخی از اذکار معمول مشائخ چشت گفته آیدم معمول دارند انچه از آثار وی نمودار شود ونبوید تا بمطابع او برنمودار رحمن والهوار شیطان اقبال واهمال گفته آید انشاء الله چون در ایام معدودهم التقا یافته شود معارف مطلوبه وعوارف موهوبه درمیان نهاده آید جناب نتیجة المشائخ شیخ رضی که مصحوب نامه تشریف برده اند غالبا برخی از ما یحتاج خود بسلطان ابراهیم ضاعف اقتداره عرضه خواهند کرد توقع از مکارم اخلاق برادرانه آنکه مهما امکن بمقتضای او خال السرور فی قلب المؤمن کالبحر وسائر العبادات کالقطر بتمنای من اغبرت قدماه فی سبیل الله حرم الله جسده من النار سعی ورعایة دریغ نخواهند فرمود

گر برآید کاری از دست کسی		به که درکارش زند صد دست وپای	
کار باید کرد کان از مردمی دل		کار او نبود بود کار خدائی	

این وقت سخن احکام اسلام وشریعت گفتن حکم حقایق واسرار توحید گرفته است بلکه خشکتر ازان ست فرقه ملامتیه در زمان ما اهل شریعت اند نعوذ بالله من الجهل والطغیان ونسال الله العافیة دیگر چه گوید

الرسالة الثانیة والعشرون
تحاف الاجبة ببیان حدیث المحبة

لا اله الا الله محمد رسول الله

اللهم انی اسالک حبک وحب من یحبک وحب عمل یقربنی الیک دستاد اوستاد ان دو محبوب محبوبان که مصدر جمیع کلم ونبع تمامه امر اوحکم ست صلی الله علیه وآله وسلم باین کلمه جامعه اشارتی بمقصود تحقیقی وطریق وصول بدان کرده است فقره اول خود عین مقصود است وما نا که مراد محبت ذاتی است که مطلق ست از قیود صفات وافعال وانجذاب خاص ست باحدیت ذات والا محبت منعم طبیعی ست حاجت بطلب وسوال چیست وفقره ثانی اشارت ست باقرب طرق تحصیل آن مطلوب چه محبت مردان خدائے که بکلیت از خود تهی شده واز قید هستی برآمده وبحق باقی گشته اند فطاهر وباطن ایشان بنور الهی رشیده ومشکوة مصباح ذات یکشته یا عین محبت اوست

از انجاکه درویشان اطراف روزگار و دل ریشان اکناف دیار فهمیده اند که نسبت بفقیر جناب ایشان را سر می صحبتی است ضرورت میگردد که گاه گاه تصدیع اوقات شریفه داد می آید معذور خواهند داشت

السلام

شیخ فتح الله اوهی

خلیفه شیخ صدر الدین حکیم است در اوائل حال از علمای دهلی بود سالها در مسجد جامع دهلی پائین منار شمسی بر مسند درس و افادت جا داشت و در آخر مرید شیخ صدر الدین حکیم شد و بسلوک این طریق مشغول گشت گویند که وی ریاضات بسیار کشیده بود و لیکن نفحه از ان عالم بمشام حال او نرسیده شکایت این حال پیش شیخ برد فرمود که ترک تدریس کن و کتابها را از ملک خود بدر کن او همچنان کرد مگر کتابی چند که بسمت نفاست و لطافت موسوم بود او زیر خود نگاهداشت هنوز فتح باب معرفت در توقف بود تا بقیه کتب را نیز از خود جدا کرد او را دیدند که بر لب آبی نشسته اجزا را می شست و آب از چشم او میرفت تا لوح ضمیرش از نقش ماسوی پاک شد و در بدل آن علم باطن ثبت یافت و شیخ قاسم اوهی دهلوی از مریدان اوست رساله وارد مسمی بآداب السالکین رحمة الله علیهما در وی می نویسد درویشان مصلا و تسبیح و شانه و عصا و مقراض و سوزن و ابریق و کاسه و نمکدان و طشت و آفتابه و کفش و نعلین که بمریدان و یاران میدهند هر یکی دلالت بر معنی دارد مصلا دلالت بر استقامت طاعت و عبادات میکند تسبیح دلالت میکند بر جمعیت یعنی خواطر پریشان و متفرق که مزاحم وقت او بود بجمعیت رو نمود و یک خطره گشت چنانچه دانهائی متفرق جمع شده است شانه نشان خیر است یعنی شر از وی دفع شود عصا دلالت میکند بر آنکه تکیه و اعتماد و ثقه همران یکی باید که واحد حقیقی ست مقراض دلالت میکند بر قطع علایق و بر قصر آمال سوزن دلالت میکند بر پیوند صورت و معنی اما سوزن را بی رشته ندهند بیت سوزن بی رشته از پی پیوند ۞ آن بدو این بدوست حاجتمند ۞ ابریق و کاسه دلالت میکند بر عایت فقرا و مهمانان بنانی و آبی نمکدان و طشت و آفتابه دلالت میکند بر کندوری یعنی کندوری پیرا حواله او شد و کفش و نعلین دلالت میکند بر ثبات قدم و اگر شانه بکسی دهند باید که برهنه ندهند بلکه در جامه یا کاغذی پوشیده بدهند که آلت مفارقت ست و چون کارد بکسی دهند باید که در نیام کرده بدهند و خربزه و یا گوشتی همراه او کنند و سبو و ابریق و مثل آن آب پر کرده بدهند و چون شانه در شانه دان کنند جانب دندانهائی باریک و دون شانه دان کنند که در کار جدائی موئے ابلغ است یعنی چون سبب تفرق وجدائی است دور تر باشد بهتر است

مسعود بک

مکتوبات شیخ

یا مستلزم آن پیران راه میگویند سعی کن که این چنین مردی را بهم صفتش نیست در دل تو جای باشد یا خود را در باطن او جای کن اگر او را در دل تو جائی باشد نورانیت وی درون ترا نورانی گرداند و نور حق گواست یا با اوست ظلمت زدای آئینه دل توگردد اگر ترا در باطن وی جای بود باطن وی محل نزول رحمت ست هر روز و هر لحظه نظرات رحمت از حضرت عزت در انجای افتد چون ترا در انجا یابد لابد بر تو نظر برتو نیز افتد بر اندازه نسبت محبت و یگانگی که با وی داری و اگر محبت این مرد را نیز بر محبت ذاتی حمل کنند دور نباشد چه باشد البته چنین باید اگرچه عنوان وساطت و وسیلگی در بادی النظر در توهم خلاف آن افگند و لاحظ صفت اطلاق و قید فرقی درمیان نهد و لیکن در حقیقت عینیت و اتحاد ست همین محبت ست که با آنجا برمیگردد تا اینجا بمحبت ذاتی آمیخته نگردد این معنی نسبت باصل حصول نه پیوندد و گفته اند سخت کوته نظری که در عذمت مروی رود و مطمح نظر وی آن باشد که تحصیل کمال برای نفس خود کند سخت باریک ست این

از اقربائی سلطان فیروز است نام اصل او شیر خان بود در لباس اغنیا و اهل دولت بود ناگاه جذبه از جذبات حق گریبان گیر حال او شد و بخدمت درویشان در حلقهٔ صحبت ایشان درآمده مرید شیخ رکن الدین ابن شیخ شهاب الدین امام شد بغایت حالت سکر داشت وی آزمستان بادهٔ وحدت و خم خمکنان خمخانهٔ حقیقت است سخن مستانه میگوید در سلسلهٔ چشتیه هیچکس اینچنین اسرار حقیقت را فاش نگفته و مستی نکرده که او کرده بگوینداشک او بحدی گرم بود که اگر بر دست یکی می افتاد می سوخت در علم تصوف و توحید تصنیفات بسیار دارد و تصنیفی دارد مسمی بتمهیدات بر طبق تمهیدات عین القضات همدانی بسیاری از حقائق و دقایق در انجا مندرج و دیوان اشعار دارد و قصائد و غزل و باقی اقسام سخن همه انجا است اکثر قصائد و اشعار امیر خسرو در اجواب گفته اگرچه در بعضی مواضع طریقه شاعری نامرعی مانده اما بعضی سخنان متین شاعرانه نیز آمده و تصنیفی دیگر دارد مسمی بمرآة العارفین میگوید بیت مانسخهٔ محمد مرسل فتاده ایم ٭ زیرا که هر ولی ست بدین نسخه نبی ٭ قبر او در مقبرهٔ پیر اوست قریب مقام خواجه قطب الدین در لاڈو سرای بسیار مجردانه و غریبانه خفته است قدس الله سره در دیباچه کتاب مرآة العارفین میگوید لسان وقت ناطق ست در عین غیب شاهدا غائبان حاضریم و حاضران غائب از انروی که ما ائیم پیدا نه ایم و از انروی که ما نه ائیم هویدا ئیم اگر کشف رموز غیب جوئی ما را ما مگوئی این حروفست که ظروف اشارات است و نقاطی ست که نگاشن اسرار است بیاضی ست که در چشم دل سوداریزد و سوادیست که در دماغ سواد انگیزد و نوریست دیده افروز و ناریست پرده سوز ما شجر اخضر طوریم که نار نمائے آن نوریم نورش بر ما تافته و ظلمت از ما شتافته و ما را بے ما یافته و بما از ما می گوید و شما را بی شما جوید حجاب اینست باز کن و خود را محرم راز کن اینجا صور تیست در آئینه کشف متجلی و عروسیست بحلیهٔ سر متجلی این جلوهٔ مرآة العارفین ست بشناس گرت چشم یقین ست اینست مطلع کتاب مرآة العارفین و همین فقرات در دلالت بر فضل و کمال او کافی ست و ترتیب کتاب بر چهارده کشف کرده و در کشف رابع عشر بیان روح کرده است و الحق آن مقدار معارف درین باب که درین کتاب ذکر کرده است در کتاب دیگر کمتر است الکشف الرابع عشر فی بیان حقیقة الروح بدانکه خداوند تعالی سر روح را از همه ممکنات پوشیده است و با درک عقلی و احساس بصری او را کس ندانسته و ندیده قل الروح من امر ربی بر اثبات وجود شی اقرار ست و ما اوتیتم من العلم از طلب شهود شی انکار روح اگرچه بآثار پیداست اما عقل از ادراک ماهیتش شیدا ست سخن در ماهیت و ماهیت او حرا ست که او در را حد و مقدار کلام ست محققان گویند که شناخت روح بروح است تا روح نقاب از جمال عزت برانگیزد و در شمع عقل نور معرفتش در نگیرد و روح حقیقت انسانست کما قال الشاعر ٭ وکنت بالروح لا بالجسم انسانا ٭ و صورت روحانست ان الله خلق آدم علی

سخن بفهم عاشقان صفات
نه در آید بیافت اینمعنی جز
در مرتبه عشق مفرط که مستلزم
فنای کلی ست ممکن نباشد
کمال حقیقی همین ست
دکمالات دیگر که ناظر
در جانب وجود و هستی ست
در جنب آن محو ست
و اگر باشد تابع آن خواهد بود
و اگر نباشد نیز غم نیست مطلوب
گوهر وجود ست و ادبر یله حاجت ست
بیان جب من یحبک اینست و
حب عمل یقربنی الیک اینمقام
سلوک و توسل ست و عمل شامل
عمل ظاهر و باطن ست
عمل باطن همان محبت
ست و مراد از ان محبت ذاتی ست
پس حال این کلمه نیز بمضمون دو کلمه
اولی راجع آید غایتش تنزل کرد
خود را شایسته محبت وی ندید
یعنی اگر ترا نتوانیم یافت دوست
داشت باری بحب محبت تو گرفتار
باشیم و فرق در عبارت و ادای
معنی بیش نیست الا محبت محبوب
و حب محبت وی نظر بمآل معنی یکی آید
و اگر بحقیقت روند و بذوق
در افتند اینچه پیداست و بدان
نشان توان داد همین محبت
و محبوب در پردهٔ غیب ست و
محب خود در پیچ جا نهان چنانچه میرماید
اینجا ذوق یافت ست نه یافت
پس اگر چیزی خواهد بود هم متعلق
بمحبت خواهد بود این سخن عالی ست
و قتی باید رجوع بوجدان باید کرد
که ادراک عقل بفهم آن نه تمام

صورتہ آو نور لیست از جمال ربوبیت تافتہ ہر آئینہ کہ قابل قبول آن آمدہ آنجمال بخود یافتہ ہم ازان سخن
در و ممنوعست کہ آواز عالم صانع ست نہ از جنس مصنوعست افشار سر الربوبیۃ کفر آی عزیز در
آئینہ وجہی کہ از مشاہدہ می تابد آئینہ را حقیقت است و مشاہد را صورت ہمچنان روح وجہی ست
از جمال رحمانیت در آئینہ انسانیت ہر کہ از وجہ آن جمال نگرد راہی بقدم بردہ ہر کہ از وجہ آئینہ نظر
کند دانش از لوث حدوث تر کند اینجا حدوث عبارت از ظہور اوست در حدوث چنانچہ صورت شاہد
در آئینہ ای عزیز در ہیچ چیز چندان اختلاف نیست کہ در روح ست ہر کہ گوید او عرض است در چشم
سرش مرض ست و ہر کہ را ظن است کہ او جسم است او محروم ازان قسم است و ہر کرا الیقین ست کہ او
جوہر است او را گوش دل چون حلقہ بر در ست اما ہر کہ بروی و ہمت این اسامی نمی نہد عجز معرفتش
خبر از معرفتش ہمیدہد العجز عن درک الادراک ادراک انگشت بہر چہ نہی او آن نیست کما قال
بعض الصوفیۃ الروح لطیفۃ تسری من المدالی اما کن متفرقۃ لا یعبر عنہ باکثر من موجود او بادہ است نہ جام
او قمر است نہ غمام محققان گویند روح را دو اعتبار است سراجی و زجاجی ہر کہ از و بعلمی عبارت کردہ
است و از کشف اشارتی آوردہ از روح زجاجیست نہ از روح سری محققان گویند در پیش یک
سراج اللہ نور السموات و الارض ہزار در ہزار زجاج است کہ در ہمتافتہ عکس یکدیگر اند سراج است
تعدد در روح باعتبار زجاج بود نہ باعتبار سراج حدوث او نیز بدین وجہ است مصراع
ہمست این ہزار آئینہ و آفتاب یک این صورت تافتہ اوست در زجاج کہ بر قدر صفای محل ظاہر
میگردد نباتی و حیوانی و انسانی چنانکہ آفتاب از مشرق در تابد زمین از و سہ تاثیر یابد یکی سایہ کہ بعد
حائل بود دیگر اثر کہ بی حائل نازل بود و دیگر عکس کہ محل صفا آنرا قابل بود اگرچہ این آثار بیکدیگر متفاوت
باشند اما در وحدت آفتاب تفاوتی نیارند پس روح نباتی ہمچون ظل بود کہ حائل دارد و روح حیوانی
چون حرور بود کہ بی حال سر بر آرد و روح انسانی چون عکس کہ از روی صفای محل از عین آفتاب
پردہ بر میدارد و آن سری ست بزرگ ای عزیز عکس در نظر تحقیق عین شخص ست کہ آنرا از خود نوری
نیست و جز بدان وجہ ظہوری نہ حرکت و سکونت عکس بشخص ست چنانکہ عکس را تعین وجود است ہمچنان
عین را بعکس مشہور است اگر عکس عین شخص نبود ہی انا الحق و سبحانی بچہ وجہ رو نمودی اگر در خاطرت آید
کہ روح انسانی نیز متفاوت است گوئیم این تفاوت نیز در قابل است نہ در فیض آفتاب بر قدر قابلیت
محل جای خود ذنماید و جای بزرگ آید چون محل بکلیت صفا یابد او بوجہ خود در تابد و این تافتہ را در مرتبہ
اول امر گویند کہ کل افراد نوع انسان را تساوی است و چون محل صفا پذیرد و منظور حکم ناظر گیرد آنرا
نفخ گویند و نفخت من روحی ای اظہرت پس ارواح ملائکہ ازین نظر وجوہ امر اللہ باشند و روح انسانی بظہور رید
تصرف صورت تجلی ذات پس نسبت ارواح ملکی با رواح انسانی چنان باشند کہ نسبت کواکب با قمر و ہیئت

کمال نمیرسد انیست بیان جست
عمل بقرینی الیک اینجا فایدہ دیگر
بخاطر رسیدہ کہ در سلسلہ علیہ نقشبندیہ
بنا کار بر سہ طریق قرار دادہ اند
اول طریق توجہ و مراقبہ معنی ہمچون
و ہمگون را کہ از اسم مبارک اللہ
مفہوم میگردد بی توسط عبارت
عربی و فارسی و غیرہما ملاحظہ نمایند
و بجمیع مدارک و قوی بدان متوجہ
شوند تا آنکہ تکلف از میان بر
خیزد و دوام آگاہی دست دہد و
بہ فنای فنا گشند دوم طریق رابطہ
و آن توجہ بصورت پیر ست کہ
فانی فی اللہ و باقی باللہ شدہ
چنانکہ غیبت و بیخودی روی
نماید و صورت آن بر رخ دانا کہ
جہت اسفل اوست از نظر ساقط
گردد و در بحر شہود ذات و حضور
حق کہ جانب علو اوست بیفگند
سیوم طریقہ ذکر لا الہ الا اللہ بطریق
خفیہ کہ جامع معنی نفی و اثبات ست
طریق اول اعلی طرق ست و حصول
آن پیش از تصرف جذبہ در وجود
سالک تعذری دارد و دوم کہ
طریق رابطہ است اقرب طرق و
منشاء ظہور عجائب و غرائب ست
و بحقیقت رابطہ ہمان رابطہ محبت
ست و حفظ صورت از لوازم آن
ولیکن در ضمن وی اسرارے
شگرف ست و طریق سیوم احکم
و اساس کار روی محکم است و
درین حدیث اشارتی برین سہ
طریق میتوان یافت اسالک
جنگ اشارت بطریق اول ست
کہ طریق توجہ و مراقبہ است

قمر را در ظهور تفاوتست و بهر بیننده نام دارد و آورا در سیر ترقی است اما کواکب بر یک نورانند و ایشان را بر یک وجه ظهور در هیئت اینان تفاوتی نیست هم ازان از دیدن آفتاب دور نمانند و ملائکه را نیز ترقی نیست و ما منّا الا له مقام معلوم هم ازان از رویت محجوب نمانند که دیدن آفتاب کواکب را آفت ست اما قمر بخو و نوری ندارد دارد خود ظهوری نه در آئینه او انچه می تابد آفتاب است که از وجهش بتابست او در وجه قبول خود جز آفتاب نمی بیند ازان در چهار بالش خلافت در شهر قلب می نشیند اینجا انسان را باید شناخت که او کیست مگر ممکن را هم ازان ممکن گویند که او عدم ست که قابلیت قبول وجود واجب دارد پس آنچه در و باشد همون باشد فهم من فهم اگرچه هر کسی بر قدر کشف روح اشارتی کرده است و آنرا بعبارتی آورده اما آنکه جامع اقوال است که مبنی از کشف کمال است اینست و الصحیح عندی ان الروح شیئ لطیف خفی بالذات و الظاهر بالآثار و یظهر تصرفه بالصفات السبعة یتعلق بالجسم یزول بمفارقته وهی صورة بیانیة لتصرفه تعالے فی العالم لا یلطفه حس و لا یدرکه عقل آی عزیز هیچ حدی تمامتر روح را ازین نیست یعنی چنانچه خداوند تعالی پنهان ست بالذات و پیداست بالآثار روح نیز بالذات مستور است باثر حیات مشهود جسد بتعلق او تصرف صفات سبعه را قابل میگردد و بمفارقتش آن تصرف از و زایل میگردد پس او را در وی تصرف در جسد صورت بیانیه بود در تصرفش را در عالم و له المثل الاعلی پس قالب انموذجی بود از عالم و اعضا در و همچو اشیاء و قوا در و همچو در حیانیات و در جسمانیات و روح وجهی ازان جمال و پرتوی ازان جلال بل عکسی از تجلی ذات چنانچه خداوند تعالی نه درون عالم است و نه برون عالم نه متصل بدو و نه منفصل از و همچنان روح هر که در خود فرو شود از دوئی یک سو شود بل خود نماند بیخود او شود ای عزیز اگر او تعالی وجه ربوبیت که روحش خوانی در مرآت قالب بشریت ننمودی معرفت مستحیل الوجود بودی اول در آئینه انسانیت وجه صفاتش در تافته پس او را بدو دریافته علم او از وجه علم و ارادت او از وجه ارادت و قدرت او از وجه قدرت و حیات او از وجه حیات و سمع او از وجه سمع و بصر او از وجه بصر و کلام او از وجه کلام اینجا عرف ربی برزبی همان ذوق دارد که من عرف نفسه فقد عرف ربه که حقیقت انسان صورت رحمان ست پس معرفتش معرفت حق را تبیانست بل در نظر تحقیق این عین آنست اما روح را تجلیات ست در هر تجلی او را وجهی است و او بهر وجه متجلی بعالمی که مبدأ و معادش خوانند و صوفیه را در ان بسی لطائف و نکاتست بدانکه مبدأ عبارت است از سر روح که وجه رب بسوجست و رکنه جمال ازلیست و این را علم قوت گویند چنانکه قوت تنویر در آفتاب و معادش اشارت بتافت آن وجه در مرایای قوالب ظهور آن را مراتب ست اول بر صفت قلب بود و این همچنان ست که در آئینه قمریت هلال از وجه آفتاب چون محل بکلیت صفا پذیرد عکس صفت شخص گیرد هلال در آئینه قمریت بدر شود و شمس بر قدر قمر نماند و این کمال کمال است و آوردن روح از مبدأ او در معادش از جهت

وجب من یجیک بطریق رابطه و حب عل یقربنی الیک بطریق ذکر و محبت در همه جا معتبر آمد پس اصل همه محبت باشد اللهم انی اسالک حبک و حب من یحبک و حب عمل یقربنی الیک تتمه حدیث اینست و اجعل حبک احب الی من نفسی و اهلی و مالی و من الماء البارد الی العطشان اللهم ارزقنا علم شریف محمد خواهد بود با آنکه جریان سنت الهی بر آنست که وصول بمنزل مقصود بی دلالت مرشد کامل از محالات عادیست و وجود مرشد کامل لا سیما در آخر زمان اعز من الکبریت الاحمر داشته اند و الحق چنین ست که گفته اند الا آنکه پروردگار تعالی بر همه چیز قادرست آخر زمان و اول آن در انجا برابرست و فیض حق را انقطاع نیست و نور پیغمبر ما صلی الله علیه و آله وسلم انطفاء نا امید نه باید بود که حقیقت محمدی را دورات ست مثل دورات فلکی و نهایت هر دوره مانا که بر سر صد سال که ان الله یبعث لهذه الامة علی راس کل مائة سنة من یجدد امر دینها هر کرا کاری ازدست برآید که سبب تقویت و تجدید و ترویج این امر گردد از هر وادی که باشد داخل این بشارت ست و علماء و مشائخ و امراء و حکام و غیرهم همه مصدوق این عنوان اند و اعظم امور دینها بل رشاد و هدایت ست و تجدید و ترویج احکام سنت بالاتر ازین کاری که مثمر سعادات ابدی و دولت سرمدی گردد نیست

ظهور آن جمال ست پس مبدأ روح ازلیت باشد و جمال ابدیت و معادش ظهور او در مرایای قوالب بشریت کفر و ایمان و سعادت و خذلان هم بدین وجه ست او را در طلب کمال سری ست در ادوار نبوت و اطوار ولایت چنانکه سریان نور شمس در قمر از هلالیت تا بدریت و این همه ادوار و اطوار معادش ست چون انطوای آن نور بسر ذات آید چنانچه قمر را به شمس محاق روی نماید تا هیچ شمس نشود و قمر پدید نه و شمس اجز بصیر نظیر نه کل شئی هالک الا وجهه پس معاد عبارت از رویت و آن ظهور وجه ازلیت ست در صورت ابدیت حدوث عبارت از درجات آن ظهور ست از اینجا روشن گردد که بر هر ذره از کل مطالع همان نور است این درویش در بیغنی گوید **بیت** گر از خودی خویش برون آئی تو ❊ در پردهٔ توحید درون آئی تو ❊ در راز روش چون و چرا برگذری ❊ از خود شده بی چرا و چون آئی تو ❊

سید اللہ رحمۃ اللہ علیہ

نبیرهٔ میر سید محمد گیسو دراز و خلیفهٔ اوست مشرب عشق و محبت بروی غالب بود **نقل** ست که وی خورد بود روزی سید طاقیهٔ خود را از برای مسح برآورده نهاده بود که سید اللہ آمد و چنانچه عادت اطفال باشد طاقیه را برداشت بر سر خود نهاد سید فرمود ترا این خلعت مبارک باشد الحمد للہ امانت باهل خود رسید بعد ازان هر گرا بردی قبول کردی انابت بسید اللہ فرمودی و تربیت و تلقین ذکر خود نمودی گویند که سید اللہ را بازنی ابتلائی محبتی واقع شده بود مدتی محبت او در لباس کتم و عفاف مستور بود آخر آن زن را در حبالهٔ عقد خود در آورد و قت سحر بر حسب تعارفی که درین دیار ست عروس را جلوه میدادند بمجرد آنکه نظر سید اللہ بر جمال او افتاد یکی ذوقی و حالتی او را دست داد آهی برکشید و جان بحق تسلیم کرد عروس در محفه نشست و او را در کنار گرفت تا وقت وصول بمنزل او نیز تمام شده بود هر دو را پهلوی یکدیگر در قبر کردند رحمۃ اللہ علیهما۔

شیخ پیاره

مرید سید اللہ ست و تربیت از میر سید محمد گیسو دراز یافته گویند که وی در اول که بخدمت میر سید رسید که درویش جامی عاشق بود او از اظهار آن حجاب کرد و تکلف نمود و عرضه داشت کرد که بنده برای عشق آموختن بخدمت ایشان رسیده است من عشق چه دانم که چه باشد فرمود مقصود امتحان حال و دانستن کیفیت شرب تست اگر درین باب واقعه افتاده است بگو و حجاب مکن عرضه نمود که من وقتی بر هندو زنی نگران بودم و هیچ حیله وصال او دست ندادی زنار بستم و به بتخانه که او به پرستش می آمد رفتم تا او را ببینم سید او را در کنار گرفت و گفت عالی همتی چون تو دیگر کجا یابم که او را طریق محبت خدا

قل هذه سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرة انا و من اتبعنی و سبحان اللہ و ما انا من المشرکین عجب تر آنکه بعد از وجود ظهور این چنین ذاتی کم کسی باشد که قدر این نعمت شناسد و شکر آن بجا آرد الا قلیل به کثیر اوحید به کثیر ❊ جمله عالم ازین سبب گمراه شد ❊ کم کسی زابدال حق آگاه شد ❊ و فرو تر پایه زین بناب تسلیم و اذعان و قبول ست و اگر این نیز نباشد خوف خسارت دنیا و آخرت و دخامت عاقبت و سوء خاتمت ست عجب از هر عاقل طالب با خود چه گویم که بعد از شنیدن خبر ظهور اثر و اعیه در یافت این سعادت و باعثه عشق و محبت از باطنش سر بر زند و قدم صدق در راه طلب نهد ❊ دلی کز عاشقی صابر بود گر سنگ است آن عشق ❊ تا به بوری هزار فرسنگ است ❊ درین زمان کرانهٔ حادی عشر ست نوری جدید از مشرق ولایت و هدایت میتابد بیشک درینجا سری از اسرار الهی مضمر ست که توقف و انکار را در اینجا مجال تنگ ست و دلائل حقانیت و ظهور نورانیت لائح و بارز ست و جمعی از طالبان کرد ظل تربیت و حوزهٔ تصرف و عنایت این مظهر حق مشغول اند و کشف حقیقت حال و استغراق و استهتار ایشان در ذکر الهی ظهور انوار و اسرار شگرف از حیطهٔ تعبیر و تقریر

ا ۵ ستهتار رفتن آب در زمین ۱۲ صراح

بیاموزم این کار عالی همانست عزیزتر از ایمان دیگر چه چیز خواهد بود تو آنرا صرف راه محبت کردی اکنون ترا عشق حقیقی در آموزم آورا در حجرهٔ شیخ فرید الدین شکر گنج که داخل روضهٔ قطب الدین بختیار است قدس الله سرهما ارشد تعینات متوالیه فرمود و قابل انعکاس انوار معرفت گردانید بعد ازان باشارت میر مرید سید بدید الله رشد و کار کرد و بکمال رسید

شاه جلال

گجراتی مرید شیخ پیاره است از کاملان وقت بود صاحب تصرف و کرامت و ظاهر و باطن مرتبه عظیم و شانی رفیع داشت گویند که وی باصل از ولایت گجرات است و در گورونگاله تخت نشستی و حکم کردی چنانچه بادشاهان بنشینند و حکم کنند بادشاه گور او را شهید کرد از جهت تو هم و دغدغه که بقول غرض گویان بخاطر او راه یافت **نقل ست** که چون قاتلان در خانقاه او در آمدند و بنیاد خونریزی کردند بر هر مریدی که شمشیر میزدند شیخ فرمود یا قهار یا قهار چون تیغ بروی زدند فرمود یا رحمن یا رحمن و همین کلمه جان بحق تسلیم کرد گویند که سر او برزمین افتاده بود و الله الله می گفت رح

شیخ محمد ملاوه

او را مصباح العاشقین گویند وی در اوائل مرید شیخ احمد راوتی بود و در ریاضت و مجاهدات و خدمت وی کشیده و در اواخر بصحبت شاه جلال گجراتی رسید و نسبت عشق و محبت درست کرد شیخی کامل و صحیح الحال بود و موزع بود بوجد و سماع **نقل ست** که یکباری بحضور او قوالی چیزی میگفت که مشتمل بر حالت بعد و فراق بود شیخ را حال بجدی کشید که نزدیک بانزهاق روح رسید شخصی که بر احوال او اطلاع داشت قوال را فرمود تا چیزی دیگر بگوید که مخبر از حالت قرب و وصال بود بمجرد شنیدن آن یکی تازگی و فرحت در شیخ پیدا شد که گویا از سر نو جانی در قالب او ریختند ۵ الوصل یحیی و الفراق یمیت ∴ فما زلت فی العشق حیا و میتا ۵ گه ملطفم می نوازد گه نبازم میکشد زنده میسازد مرا آن شوخ و بازم میکشد **نقل ست** که یکباری در خانهٔ وی آتش افتاد هر چه از جنس ظله در خانه بود همه سوخت اتفاقا قدرے شالی در میان غلهها بود که بجهت تخم زراعت نگاهداشته بودند آنهم در امیان سوخت چون وقت تخم افشاندن رسید کیفیت حال را با وی عرض نمودند که شالی که بجهت تخم نگاهداشته بودند تمام بسوخت چه میفرمائید فرمود تا سوختها را جز تخم سوخته دیگر چه خواهد بود وضوی تجدید کرد و دوگانه بگذارد و بمناجات رفت و گفت خداوندا هر بار بحکمت خویش کار میکردی این بار بدعا بنده خود بمحض قدرت خود کار بکن خداوندا شالی داشتم آتش بر گماشتی که آنرا بسوخت دیگر شالی ندارم چکنم گویند که دران سال در زراعت ایشان در هر

بیرون ست امروز مثل این حلقه و اجتماع اهل ذکر در ریاط اس قلت نباشد و اگر باشد کمتر باشد آنها که داخل این کار و محرم خلوت سر اند بقدر استعداد و معرفت خود چیزے دریافته باشند اما بیزبان در حیرت و تعجب اند که این چیست و از کجاست تعجب و تحیر چیست چرا درون ندرایند و ننگرند عبارات و اشارات قوم از مقصود و نشانها پیدا و از مردان راه و مقربان درگاه خبرها می شنیدند همه را برای العین دیدند و زیاده ازان دیدند که می شنیدند تا آخر این کار خدا ساز کمال روز افزون چیست والله اعلم و علمه اتم و احکم دعا باید کرد که حق سبحانه و تعالی نقاب حجاب از چهرهٔ مقصود بردارد و موانع دریافت سعادت که عمده آن راجع بمحبت دنیا و قید نفس ست سد راه وصول نگردد اندین نظر بعموم خلق و سائر ناس ست و صاحب فطرت سلیمه خود مجبول ست بر قبول طریق حق و سلوک منهج انصاف و لعمری ان ذلک لامر عظیم و انه لیسیر علی من یسره الله علی کل شئی قدیر خلاصه مدعا دعاست و فقاوه هر دعا اینست که عاقبت بخیر باد ∴

الرسالة الثالثة والعشرون

ترک الاختلاط والمجانبة

عن صحبة الاخلاط

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الم یان للذین آمنوا ان تخشع

قلوبهم لذکر الله وما نزل من الحق
الآن وقت آنست که عنان
عزیمت بصوب غربتخانه که
آنرا بعرف وطن مألوف خوانند
بگرداند وخاطر از اوهام وخیالات
فارغ سازند وتوهم مضار را شعار
نعوذ بالله منها وتوقع منافع
اخبار را بتقدیر پروردگار
عزاسمه بگذارند که هرچه وهمی میخانه
وعظم شانه خواسته است خواهد شد
واعلم ان الامة لو اجتمعت علی ان
ینفعوک الحدیث چندگاه در گوشه
غربت بودن واز صحبت فقرا
محظوظ شدن وبرکات صحبت
ایشان اندوختن نیز عالمی
دارد قل الله ثم ذرهم فی خوضهم
یلعبون آخر ازین اختلاط وصحبت
اغیار جز تیرگی آئینه استعداد
وور افتادن از جناب قبول
حاصل چیست وغیر محنت وشدت
وبی عزتی وخواری منفعت چه
اگر حالت اضطرار دمخصه پیش
آید وخداتان ازان نگاهدارد
بر آن تقدیر هرچه کند مباح خواهد
بود آخر تقسیم عالم که حکیم مطلق
قرار داده بر نمیتوان انداخت
بعضے را در بعضے فقرا و بعضے
جهال و بعضے علما و بعضے چنین
و بعضے چنان وعلی هذا القیاس
وتمیز میان این اقسام بحسن وقبح
ونقص وکمال نیز بر عاقل خبیر
مخفی نخواهد بود اکنون بنگر که تواند
کدام قسمی و بهر قسم که نه ارزیدت
بتقدیر حکیم قدیر راضی وتسلیم باش
اگر در قسم حالات میدارد خود

شالی دو برخ بست شالی را بجنس پیش سلطان سکندر که والی عهد بود آورد ندا و بجده شکر کرد که در عهد
دولت من این چنین مردان اند که هرچه از خدا می خواهند می کند **نقل است** که وی روزی در سماع بود و
تواجدی نمود رائی از رایان آن دیار دران جا که مجلس سماع بود گذر کرد و بقصد تماشا در دریچه سر در آورد چون
نظرش بر جمال شیخ افتاد بیهوش شد و بهندوانی که با وی بودند گفت بگیرید و اگر نه رفتم او را از ان مجلس کشیده
بدر برند بعد از زمانی که بحال خود آمد کیفیت حال را از وی سوال کردند گفت که این مسلمان خدا را در
کنار گرفته میگردد اگر نه مرا بیرون کشیدندی بجانب او رفته بودم و در پای او افتاده و در دین او در آمده

ع عاشق گردد هر که بکویت گذرد ❊ آری زدر و بام تو میبارد عشق ❊ وفات او در سنه تسعمائة وقبر او در
ملاوه است که قصبه ایست از قنوج و شیخ را مریدان و خلفا بسیار بودند و جد پدری محرر سطور

شیخ سعد الله

مرید او بود در زمانی که شیخ در عهد سلطان سکندر درین دیار تشریف آورده بودند مدتها در خدمت او بود معنی درد و
محبت و استقامت از صحبت شریف اکتساب نموده وعم کلان فقیر

شیخ رزق الله

المتخلص بمشتاقی نیز از مریدان اوست و شیخ را بوی عنایتی خاص بود و شیخ رزق الله مردی کامل و فاضل و عارف
واز نوادر روزگار و از مردم سلف یادگار بود جامع فضائل صوری و معنوی و در مشرب عشق و محبت و سلامت عقل
و وسعت حوصله و صبر بر مصائب و دوام حضور و استقامت احوال یگانه عصر بود عمر شریفش به نود و دو رسیده و
معنی ذوق و محبت و درد همچنان تازه بود **مصراع** من اگر پیر شدم عشق جوانست هنوز ❊ در شان
ایشان درست بود کیسکه بصحبت ایشان میرسید چندان از سخنان معارف آمیز و نکات محبت انگیز که اهل مواجید
اذواق را باشد می شنید که محظوظ می شد و در سلامت طبع و طیبت قلب و نقل حکایات مشائخ و تواریخ ملوک هند
همچو ایشان کم کسی دیده خواهد شد و سخن را بنک باطمینان و لطافت و شیرینی می گفتند و در وقت گفتن سخن محبت
و یاشیدن ازان بکاوذوق و حالت لازم حال ایشان بود و سفر کرده و صحبتها اندوخته و تجربه دیده و در صحبت
غربا و فقرا و مشایخ بسیار رسیده و شعر بزبان هندی و فارسی دارند در سالهائی که بزبان هندی گفته چنانچه
پیمان وجوت نرجن بسیار مقبول و مشهور اند و نام ایشان در هندی راجن ست و فارسی مشتاقی ولادت او
هشتصد و نود و هفت و وفات او بتاریخ بستم شهر ربیع الاول سنه نهصد و هشتاد و نه بنده در تاریخ وفات او
گفته است **قطعه** مخدومی عارف زمان مشتاقی ❊ وی گفت بوقت نقل مشتاق حقم ❊ حقے چو
بتاریخ وفاتش نگریست ❊ نوک قلمش همان سخن کرد رقم ❊ رحمة الله علی جمیع اسلافنا

شیخ ابو الفتح جونپوری

مرید و شاگرد جد خود ست قاضی عبد المقتدر آو نیز بر طریقهٔ جد معهود فاضل و دانشمند بود و بر حکم وصیت او بدو اهم در و افادهٔ علوم مشغول فصیح بود و بزبان عربی قصائد و بزبان فارسی نیز شعری دارد و او را با قاضی شهاب الدین در اصول کلامیه و فروع فقهیه بحثها بود خصوصاً در رُباد که از گربه مشکین میکند شیخ آنرا انجس میگفت و قاضی اظهار تأمل او میکرد و از انچه وی در بعضی رسائل که درین مبحث تالیف کرده و نوشته است و اولاد او بعضی سخنان از وی درین بحث نقل میکنند معلوم می شود که بر شیخ طریقه موالی از طعن و تشنیع خصم غالب بود و بحیل که آنها هم در ایام بحث بسبب بعضی از عوارض عارض شده باشد یا در انجا نیتی نیز دست داده باشد والله اعلم و آنوی مشهور است که در خانهٔ وی زر باریده بود و این حکایت از عوام مردم مسموع است و در هیچ ملفوظی که خلفای او تصنیف کرده اند موجود نیست اولاد ایشان نیز باین واقعه قائل نیستند سوای آنکه شیخ عبد الوهاب که درین زمان انجب اولاد ایشان است میگوید که شیخ ابو الفتح کتابی از ملفوظات جد خود جمع کرده است و در انجا نوشته که شنیدم از قاضی شهر که خلیفه قاضی عبد المقتدر بود و بخدمت شیخ نصیر الدین محمود نیز رسیده که میگفت روزی پیش قاضی رفتم و آنروز در خانه او سه فاقه رفته بود و غالباً از قاضی اظهار این معنی نیز واقع شده من بیرون آمدم با غایت سوز دل پیش در خانه ایشان ایستاده بودم که ده پانزده بست و پنج کانی بر من ببارید گرفتم و پیش قاضی بردم و تمامی واقعه عرضه داشتم وی در غضب آمد هر چند الحاح کردم که چیزی ازان قبول کند غضب او بیشتر شد پس این فی الحقیقه کرامت شیخ عبد المقتدر باشد گویند که آن پلها را از قاضی شهر معتقدان ایشان بمالهای فراوان خریدند شیخ ابو الفتح اول در دهلی بود در واقعه صاحب قران امیر تیمور را بعضے دیگر از اکابر شهر بجونپور رفت و قاضی شهاب الدین همدران واقعه از دهلی بدانجا رفته است تاریخ ولادت شیخ ابو الفتح چهاردهم ماه محرم سنه اثنین و سبعین و سبعمائة و وفات او یوم الجمعه الثالث عشر من ربیع الاول سنه ثمان و خمسین و ثمان مائة رحمة الله علیه ❊

شیخ تقی

در کڑه مانک پور بود حایک بود حق سبحانه و تعالی او را تقوی و برکت و کرامت عطا نمود و نام او در لسعهٔ هوام بغایت مؤثر است خصوصاً در دفع زهر مار چنانچه در مار گیران مشهور است

سید شمس الدین طاهر

مرید شیخ نور قطب عالم سیدی بزرگ بود در ولایت رنتهور توطن داشت کبیر السن بود عمر او بصد و پنجاه سال

شکر کن و خوش باش کاری کنید که
از روی خدا دوستان وی شرمنده
نشوید و اصل دریناب آنست
که معقولیت این حکایت یعنی
ترک صحبت اغیار گرفتن و گوشه
غربت از زوانشستن و طریقه صبر
و قناعت گزیدن و بکار آخرت
مشغول گشتن و قسمت حسن
آن بفهم ظاهر بر هر که ادنی مرتبه
عقل و ایمان دارد ظاهر ست
انچه معتبر ست دریناب آنست که
این حرف دل نشین گردد و حال
شود و بمرتبه یقین برسد و لما یدخل
الایمان فی قلوبکم اشارت بدانست
و این حصول مصادف و ملازم
توفیق الهی ست اینجا اگر عالمے
منعش کنند و بیقین خود فتوری
نیابد چه جای آنکه ترغیب نمایند و
نصیحت در حقیقت دارین چنین
کسی کار گر افتد و فائده دهد انما
تنذر من اتبع الذکر و خشی الرحمن
بالغیب آن شخص دیگر نهایت تاثیر
نصیحت و اندرز و روی جز حصول
حیرت و توقف و حصول قدری
از سکون از حرکات عادی که
در مطالب خود دارد نتواند بود
وی نیز اگر این مقدمات را تکرار
کند و دایم در نظر دارد بجریان عادت
الهی که در تقریر مکررات دارد
کارے میتواند کرد موقوف بر وقت
است که میگویند درین صورت
است الهی این وقت همه
طالبان را در رسد و زود تر
رسد بار من خود را مطلق از
حلیهٔ اسلام عاری نمی توانم

رسیده بود بجناب خواجه معین الدین چشتی اعتقاد و محبت داشت بدین درازی عمر هیچ گاه در کوهپائی اجمیر آب بینی و آب دهن نینداخت چه جای بول و غائط در شهر نی طهارت نه ورآمدی و در دروازه شهر سکونت کردی و اگر در شهر آمدی طهارت کامل کردی چون وضو گران شدی رود بدر رفتی تا مبادا نقض وضو شود ره

شیخ عبدالله شطاری

از اولاد شیخ بزرگوار شهاب الدین سهروردی است سطوت شوکت ظاهر و باطن داشت مرشد وقت خود بود و در تلقین اذکار و اشغال که مخصوص و متعارف سلسلهٔ شطاریه است متعین و متفرد بود گویند که وی نقاره میزد و ندا در میداد که طالبی هست که بیاید تا او را بخدا راه نمایم و چون در مجلس می نشست هر سو نگاه میکرد و گفت که اینجا تخته سیاه که عبارت از طالب علمان پرشبه بی اعتقاد باشد نباشد تا سخن خدا گفته شود و در ارسالهٔ الیست مشهور در بیان طریق شطاریه و اذکار و اشغال و مراقبات و در اول رساله نسب خود تا بحضرت شیخ شهاب الدین سهروردی نیز ذکر میکند و سلسلهٔ ارادت دی به پنج واسطه بشیخ نجم الدین کبری قدس سره میرسد گویند که چون طالبی پیش او می آمد برای امتحان عقل و هوش او نان بانان خورش برای او میفرستاد و کسی را بر وی برمیگماشت تا به بیند که وی نان بانان خورش برابر می خورد یا کی باقی ماند اگر برابر میخورد این را دلیل بر فراست و هوشیاری میساخت و چیزی از طریق ذکر و شغل باطن میفرمود و اگر میدید که یکی از دیگری باقی ماند دلیل بر عدم ضبط احوال و بیخبری او میکرد و چیزی از جنس دعوات و اوراد و انچه بظاهر تعلق داشته باشد می آموخت وفات او در سنه و قبر او در درون قلعهٔ منڈو است رحمة الله علیه

شیخ حسام الدین

مانکپوری مرید و خلیفه شیخ نور قطب عالم از اعیان مشائخ وقت خود بود عالم بود بعلم شریعت و طریقت او را ملفوظات است مسمی برفیق العارفین بعضے از مریدان او جمع کرده است در انجامی نویسد فرمان شد مریدان نسبت به پیران خود باید پیوندند از جامه و لیکن مرید صادق حقیقی که در گفته پیر رود مثل پیوند سفید ست بر جامه سفید که بشستن جامه شسته شود و هم سفید گردد همچنان که هر فیضے که به پیر رسد بر و هم رسد و هم برخورداری گیرد و کسیکه بگفتهٔ پیر نرود او مرید نمی ست و همچو پیوند سیاه ست بر جامه سفید اگر فیض پیر باو هم برسد اما او را چندان نفع نباشد برخورداری کم بود در حق مریدان رسمی همین ست اگر نیکی اندازند ایشان دانند و اگر بد بندند بدیشان بخشند این دولت اندک نیست بهمه حال پیر را می باید فرمان شد در مجلسی مردمان نشسته بودند ناگاه غوکی بر جست نزدیک مجلس افتاد مردی دانا بود بگریخت تمام مجلس در خنده شده و گفتند از غوک چه ترسیدی گفت از غوک نمی ترسم اما این می ترسم نباید که عقب او ماری باشد پس اگر درویشی ناقص سلک مستقیم و صحیح دارد

ساخت دار دائره احکام آن
بیرون نمی توانی و غیر و ترا بنای
روزگار موافقت نمی توانی کرد
دیگر این تذبذب چیست و پریشانی
چه عصبیت اسلام چه شد و حمیت
دین کجا رفت چه باشغیال
کردی که گر آدمیان در بزرگان خود را
از عمر چین دنیاداران بوده اند
و بس حاشا و کلا ذوقی و فراغتی که
فقرا دارند دنیاداران در حسرت
آنند ۵ چیزم گوشهٔ فقر آنقدر صفا
دارد که پادشاه جهان نمک گدای
فقر و آسایش دنیا را نمیگیرم ذوق و نعیم
آخرت را خود چه گویند این همه
قوت و تازگی و سیرابی ایمان هم
در سلوک این طریقه و التزام صحبت
صلحا ست و ایمان در صحبت اغیار
هر روز سست تر و افسرده تر
و بدروز تر میگردد آنرا علاج چه
خواهی کرد پیغمبر فرمود صلی الله علیه
و آله و سلم جددوا ایمانکم بقول
لا اله الا الله ازین حدیث معلوم
شود که ایمان نوی و کهنگی دارد
صدق رسول الله و هو الصادق
المصدوق و هذا مشهود بالعیان
و این حالت در هر ساعت و دقیقه
یومی ست چه جای این عظایم مخاطر
و مهالک که مردم روزگار دارند
دریاب دریاب تا آئینه تمام رنگ
نگرفته ست دریاب کلا بل ران
علی قلوبهم ما کانوا یکسبون
زیاده چه گوید عاقبت بخیر باشد
و فرزند عزیز نور دیده نور الحق
نور الله قلبه بنور العرفان و الایقان
از و الله ضعیف خود دعا خواند

ازو تبرسند که بجنبانیدن و رنجانیدن او همه بیران سلسله بر بخنبد فرمان شد نظر گرد بودن بهتر نه
بر سر خود ماندن چنانکه شتری در بیابان بیچد موش گفت ای شتر از آن کسی شده باش شتر گفت ازان
تو خرم تا زوی برگ و نخی می خورده و مهار بر شاخی آویخته شد شتر در ماند موش را یاد کرد موش پیدا شد و موشان
دیگر را جمع آورد و مهار شتر بریدند شتر خلاص یافت ۵ یقین میدان که شیران شکاری ۵ دین ره خواستند
از مور یاری ۵ فرمان شد سالک را ذکر عاشق گردد و از فکر عارف فرمان شد فیض الهی ناگاه رسد لیکن
بر دل آگاه رسد پس سالک منتظری باید تا از پرده غیب چه کشاید فرمان شد فراق کجاست یا اوست یا نور است یا پرتو نور
اوست فرمان شد درویشی بر در درویشی رسید درون خانه برد ناگاه آن درویش گفت الله صاحب خانه آیتی
بر روی زن خود کشید و پرده کرد زن او را از سر این کار پرسید گفت دران زمان که او آمده بود بیگانه نبود
هیچ خبر از خود نداشت چون الله گفت بیگانه شد باخود باز آمد فرمان شد که بعد از خلافت تا هفت سال فقر
دیدم و فاقه کشیدم چون گرسنگی میگرفت آب میخوردم و مشغول می شدم روزی یکی از فرزندان گرسنه
شد بر من آمد و گریه کرد اینقدر ازو زبان من برآمد مصراع ای عجبا چون توئی همچو
منی را نه بس ۵ پس شخصی یک طبق طعام فرستاد که او هرگز برای چیزی نفرستاده بود دیگری نوازنده
چهل من ماش فرستاد چندان پشیمانی حاصل شد که از برای چه این مقدار از زبان من برون آمد بر خود
زجرها کرده شد فرمان شد که متن بیشتر کتابها یاد داشتم چون بپابوس شیخ رسیدم همه آن فراموش شد اما
علم دارم ازان خوتر فهم می شود اگر کسی خواهد تمام هدایه یعنی سلوک گفته آید فرمود خدمت والده در ابتدا از من
میرنجیدند که ترک علم کرده است این سخن بقطب عالم رسید فرمود درویش میخواهد که در تبع خویش دارد و دانشمند
میخواهد که در تبع خویش بدارد پس مرد آنست که هر دو کار بکند از ان روز باز چیزی گفته می آید اما هیچ یاد نیست
وقت گفتن فهم می شود و گفته می آید و بعد ازان الما بحاله والرجل بحاله در بودگی و جذبه بود که نام الله گفتن
ممکن نبود چون الله اکبر می گفتم بیتاب می گشتم بحدیکه بعضی مردم افسوس میخوردند که پسری دانشمند دیوانه شد
بعد از آن بقصد ملازمت قطب عالم برآمدم در هر منزل در خواب می گفتند که من برابر شما ام غم نخورید چون در کشتی
سوار شدیم درویشی ژنده پوش نیز با ما سوار شد چون کشتی از آب برآمد آن درویش در آب افتاده کسی از حال
او خبردار نشد چون در پنده رسیدم پائی بوس حضرت حاصل کردم دیدم که میان صورت ایشان و صورت
آن درویش هیچ فرق نیست ۵ راه روانی که ملایک پی اند ۵ در ره کشف و کشفی کم نیند ۵ فرمان شد
که من در ابتدا در حال هر روز پانزده سیپاره قرآن میخواندم بعد ازاوراد بامداد شروع میکردم تا نماز چاشت
تمام میشد تفسیر مدارک حاضر میبود اگر جائی در معنی توقف میشد در تفسیر میدیدم ذوقی بسیار حاصل میشد
روزی هاتف آواز داد که خوب میخوانی چنانچه باید میخوانی فرمان شد که اگر کسی بمقام قبلیت برسد هم می باید
که تلاوت قرآن ترک نکند لااقل یک سیپاره هر روز بخواند فرمان شد درویش را چاه چیز چه باید ۵ درست

واین تصحیح شریک باشد والله
الموفق الرسالة الرابعة والعشرون
تسبیب الخیر لدفع الضیر لام
الجاء بالخوف والرجاء
لا اله الا الله محمد رسول الله
وما ینفع الناس فیکث فی الارض
آیه کریمه اشارت میکند بآنکه وجود
نفع رساننده بخلق دیگر آینده
ایشان را پاینده و دیر پا بود و قوله
وما کان الله لیعذبهم وانت فیهم
اوعده پاسبان وقت ساز دکند و خدا
است ولیکن هر چیز را سبب است
او تعالی مسبب الاسباب ست
نیکی و احسان بخلق را سبب پایندگی
و دیر پا ساخت بیشک آنرا که
براه راست برد کردار نیک گمنشد
عاقبت کار او در هر دو جهان
بنیکی بود خاصه آنکه بصفتی
ستیک و کرداری پسندیده زیادتی
برد یگران کند و در رفتار و همراهان
گرم تر رود و بعنایتی خاص از
پیشگاه مخصوص گردد زود
بمنزل مقصود رسد تجربه و بیتاب
تمام ست هرگز برعکس نیفتد و
دلالت عقل نیز بهمین ست
نیکی و بدی ضد اند که هرگز نیکی
کند هرگز از وی بدی نبیند ۵
کافر من گر زیان کرد ست کس ۵
در ره ایمان و طاعت یک نفس ۵
عنایتی دیگر گر اگر یکی کار نیک
کند اگر نیز بناگاه در کار بد
افتد در نور انیت نیکی ظلمت
بدی محو گردد اما صد مست
سیلاب بدی بنای خانه

ودو شکسته وتن درست ویقین درست پائی شکسته ودل شکسته فرمان شد الطمع مرض والسوال سکرات والمنع موت فرمان شد که دنیا همچون سایه است وآخرت همچو آفتاب هرچند کسی جانب سایه رود گرفتن نیاید وچون سوی آفتاب رود سایه خود برابر او روان شود فرمان شد که چنان شیرین نشوید که گمسان بلعند فرمان شد آمیخته همه کس باش آویخته کس مباش فرمان شد مرید بعد از ارادت با حریفان کهنه نشست برخاست نکند که از راه ببرند وخلل در کار افتد ودر دهلیز نه نشیند که مردم شیطان صفت بیایند واز راه ببرند

مولنا جلال الدین مانکپوری رحمة الله علیه

جد شیخ حسام الدین مانکپوری مردے بزرگ عالم وعابد وصابر ومتقی بود آورده اند که وی بعد از نماز خفتن تا زمانی که مردم بیداری بودند بخواب مرفت بعد از آنکه مردم بخواب میرفتند برمیخاست تا بامداد نماز کردی وهر روز چهل ویکبار سورهٔ یس بخواندے از نماز چاشت تعلیم علم دین میکرد وخوردن او از وجه کتابت بود مصحف مینوشت وبدهلی میفرستاد پانصد تنکه هدیه شد، هرگز بی وضو قلم نگرفتی واگر در ولایت وقتی برعیت نهیب شدی در آن ایام گوشت نخوردے بباید که گوشت از آن مواشی باشد ودوی ارادت بشیخ محمد خلیفه شیخ نظام الدین اولیا قدس الله سره داشت واین شیخ محمد در لباس ملوک وصورت اغنیا مستور بود ودر صحبت بادشاه می بود آورده اند که وقتی شیخ محمد در مانکپور رسیده بود قاضی شهر با پسرش برای دیدن او رفتند در خاطر کردند اگر ما را نبات آرد پس دانیم که او صاحب کشف ست شیخ گفت مولنا جلال الدین مدعیان برای امتحان می آیند پاره نبات حاضر آرند چون پابوس حاصل کردند انچه نیت کرده بودند پیش خود حاضر دیدند شرمنده شدند قاضی التماس کرد که در خانه بنده مهمان شوید فرمود چهل سال ست که طعام از خانهٔ قاضیان نمی خورم چون دید که قاضی شکسته خاطر میشود فرمود پسر شما در دیوان قضا نانی دارد گفت ندارد گفت طعام آن پسر از ملک خود بکند خواهم خورد

مولنا خواجه

والد شیخ حسام الدین مانکپوری دانشمند ومتقی بود فقر بسیار میکشید وقتی سه فاقه شده بود وشخصی پیش او برای استفتا آمد وپاره زر نیز آورد آن زر را بصاحبش باز گردانیده داد مردم خانه عتاب کردند وقت نماز شام شد ملک عین الدین در مانکپور فرود آمده بود دعائی می خواند او را لفظ مشکل شد پرسید در بنجا عالمی هست گفتند مخدوم مولنا خواجه دانشمند است طلبید وآن لفظ را حل کرد ملک عین الدین همان مقدار زر که آن مستفتی آورده باز یادت جامه وطعام پیش آورد بعد ازان باهل خانه گفت چون همت کردیم ومال مشکوک باز گردانیدیم خدای تعالی ما را از وجه حلال اعطا کرد

نیکی را در نیند از دین محمد
کرم اوست بکم عقل آنرا در
نتوان یافت بسبقت رحمتی
علی غضبی طغرا این نشان ست
پناه بخدا اگر آن نیکی که اصل
وستون همه نیکی ها ست
وآنرا ایمان نام ست از پای
در افتد این هنگام از نیکی
های دیگر چیز نامی نبود و
شخص کردار بی آن تن
بیجان وصورت بمعنی باشد
کردار بی ایمان اثری نیاز
واگر آرد چندان بکار نیاید
واگر نیز آید از نظر اعتبار بجا
نیکی باید برگماشت که چون
بی آن اصل اثری آرد
با آن چگونه خواهد بود و با
ایمان گناه هرچند بزرگ بود
امید عفوی هست واعتقاد
نامه مسلمانی چنین نوشتاند
که ایمان بی عمل وجود پذیر بود
ولیکن بصفت نقصان و
نقصان شئی را از حقیقتش
بیرون نبرد الا آنکه از درجه
کمالش برآرد اصل ایمان
تصدیق دل وراست گو
دانستن پیغمبر ست صلی الله
علیه وآله وسلم دیگر همه
آثار وثمرات اوست خود
اگر این نسبت بحقیقت
حاصل ست مشکل کمیخال
معیت گردد سراپرده دل
گردد واگر گردد زرود برگردد
ودر هر دلی که حقیقت ایمان
درآید هرگز بیرون نیاید وهرگز

شیخ کالو

مرید و خلیفه شیخ حسام الدین مانکپوریست نام او شیخ کمال است و مشهور است بشیخ کالو بسی بزرگ و متواضع بود قبر او در کره است رحمة الله علیه

مولنا شیخن

حافظ کنج نشین در مانک پور بود بسیاری خلق بوی رجوع داشت اگر کسی طعام پیش او آوردی لقمه خوردی و هم بوی دادی اگر مزارعی پیش او آمدی پرسیدی ستوران تو نغز ند و کشت تو نیک ست شیخ حسام الدین مانکپوری می گوید که او دی پرسیدم که این چه می پرسید گفت این را از سلوک چه خبر داد علم چه فهم از پرسیدن این چیزها دل او خوش میشود و در خانه خویش فخر میکند که مخدوم چنین گفت و چنین پرسید رحمة الله علیه

شیخ علی پیرو

در ولایت گجرات بود دی از علمای صوفیه موحد ست عالم بود بعلوم ظاهر و باطن صاحب التصنیفات الرائقة والتالیفات اللائقة تفسیر رحمانی که بصفت ایجاز و تدقیق موصوف ست و تفسیر را بقرآن امتزاج داده ست از و ست و زوارف شرح عوارف نیز از تصنیفات اوست و شرح دارد بر فصوص که دران در تطبیق ظاهر و باطن کوشیده و رساله دارد مسمی جادة التوحید بغایت موجز و منقح و ورائی آنها تصنیفات دیگر نیز دارد رحمة الله تعالی علیه وفات او در سنه و درین رساله در تحریر دلائل عقلیه و براهین قطعیه و ازالهٔ شکوک و اماطهٔ شبهات سخن را بغایت تدقیق نموده و در اول رساله بعضی آیات و احادیث که اشارتی بآن مطلب عالی دارند ایراد فرموده و میگوید هذه ادلة التوحید تزیح عن افئدة المنکرین ظلمات التردید اذا لم یغشهم ریب التقلید وهی من القرآن المجید فاینما تولوا فثم وجه الله ان الله واسع علیم سنریهم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسهم حتی یتبین لهم انه الحق اولم یکف بربک انه علی کل شئی شهید الا انهم فی مریة من لقاء ربهم الا انه بکل شئی محیط هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بکل شئی علیم ونحن اقرب الیه منکم ولکن لا تبصرون ونحن اقرب الیه من حبل الورید وهو معکم اینما کنتم وما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی وکل شئی هالک الا وجهه کل من علیها فان ویبقی وجه ربک ذو الجلال والاکرام الله نور السموات والارض الآیة ومن الاخبار النبویة اصدق کلمة قالها العرب قول لبید ع الا کل شئی ما خلا الله باطل ولا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احببته واذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به والذی نفس محمد بیده لو لم تکن بحسبک لهبط علی الله الی غیر ذلک من الآیات والاخبار والجمهور اولوها فرارا من الشبهات وستعرفها

برگشت هم از بیرون در برگشت
بنار الفانی لایردای او صافه
که صوفیه گویند قدس الله اسرارهم
همین ست رنگ بیان اصلی ست
نه عارضی صد گونه گناه در جنب
ایمان بمحمد صلی الله علیه وآله وسلم
پرکاهی نیرزد مشکل تا اینجاست
که این نسبت درست نشد و ست
و بعد از درستی نسبت هیچ مشکل نیست
غم ایمان باید خورد و دیگر غم نیست
سفیان ثوری را رحمة الله علیه
شب همه شب در گریه و زاری
گذشت دیده او دیدار رفت
گفتند خوش باش که بار گناه
برگردنت نیست گفت گناه اگر
کوهی ست پرکاهی نیرزد گریه
از انست که ایمان سلامت بریم
یا نه بیت: ایمان چه سلامت بلب
گور بریم: احسنت زهی چستی و
چالاکی ما: این و زیدن باد
رحمت و هبوب صبای رحیا بود
که غنچه سربسته دل را بشگفاند و
گل امید را تازه دارد و رجا یکی از
دو بازوی شاهباز ایمان دست
و بازوی دیگر خوف ست که صرصر
نکبات آن نهال عیش را خشک
و پژمرده گرداند یکی و میت و یعزو
یذل و دیگر صفات متضاده
بارتعالی منشار و مصدر این دو صفت
اند که بنده را از حالی بحالی میگردانند
و از جا بجا می برند حاصل آنکه
شاعر در صوت مجاز فرو آورده
است و گفته بیت که بلطفم می نوازد
گه بناز دم میکشد: زنده میسازد
مرا آن شوخ و باز دم میکشد:

راه ایمان میان خوف و رجا دور بعضی رجا را مقدم دارند و ترجیح نمایند که مشعر بانس و محبت بود و تمسک بذیل رحمت دارد و گمران بعکس آن روند که سالک بسبهم تازیانه بیم تیز تر رود و کار پیش کند و گویند که مدت حیات خوف غالب باید و چون دم آخر رسد رجا روی نماید علامت سعادت اینست بالجمله هر دو باید تا کار کشاید ۵ آنها که خواص درگه تکریم اند ۵ دهشت زدگان عالم تسلیم اند ۵ نومید مشو که رحمت حق عام است ۵ مغرور مشو که خاصگان در بیم اند ۵ پروردگار تعالی عاقبت بخیر گرداناد در دنیا و آخرت از نصیبه عافیت محروم نگذاراد که اصل همه نعمتها عافیت ست و عافیت بزبان عرب نام صحت و تندرستی بود و حقیقت آن سلامت و رهائی از تمام آفتها و گزندها باشد چه درین جهان و چه دران عالم پیغمبر ما صلی الله علیه و آله وسلم اصحاب را یسئال الله العافیة دوست ترین و بهترین چیزها که از درگاه حق طلبند عافیت ست و گفت مر عباس بن عبد المطلب را ای عم من بخواه از خدا عافیت که بهترین چیزها ست که آنرا بخواهند و این عبارت در زبان مشائخ در رد و ها متعارف ست اگر دولتی بران میسر آید بسی خوب صفت اللهم انا نسئالک العفو و العافیة و المعافاة الدایمة فی الدنیا

شیخ محمد عیسی

از کبار مشائخ جونپور ست و از صادقان راه خدا ست صاحب مقامات علیه و احوال سنیه و هو ممن یتفق علی ولایته عظمة و کرامة مرید شیخ فتح الله اود هی ست و والد او شیخ احمد عیسی از اکابر دهلی ست در فترتی که از آمدن امیر تیمور بصوب دهلی افتاد اکثری از اکابر بجانب جونپور رفتند و او نیز دران میان بود و شیخ محمد عیسی دران زمان هفت هشت ساله بود و هم در صغر سن بمقتضی سعادت ازلی و استعداد جبلی مرید شیخ فتح الله شد و با وجود آن باشارت پیر مدتی پیش ملک العلما قاضی شهاب الدین تلمذ کرد و شرح اصول بزدوی که قاضی تا بحث امر دارد تقریب ونوشته ست و بعد از فراغ از تحصیل علم ظاهر بخدمت شیخ بتصفیه باطن مشغول شد و شغل باطن بردی بغایت استیلا یافت بحدیکه میگویند که بر در حجره او درختی بود و سالها گذشته که شیخ را ازان خبر نبود تا روزی برگهای آن درخت بر جای نشست او افتاده بود پرسید که این برگها از کجا ست آنزمان معلوم کرد که درینجا درختی بوده ست از بسکه سر در مراقبه داشته بود استخوان مهره گردن او بر آمده بود و زنخدان بسینه رسیده روضهٔ او در جونپور ست وفات او در سنه

قاضی شهاب الدین دولت آبادی

شهرت او صافش مغنی ست از شرح آن اگرچه در زبان او دانشمندان بوده اند که او ستادان و شرحها ن او بوده اما شهرت و قبولی که حق تعالی او را عطا کرد هیچ کس را از اهل زمان او نکرد از تصنیفات او یکی حواشی کافیه ست که در لطافت و متانت بی عدیل واقع شده و هم در حالت حیات او مشهور عالم گشته دار شاد در نحو که در وی تمثیل در ضمن تعبیر التزام نموده و ترتیب جدید اختیار فرموده است نیز مغنی ست لطیف و متین و بینظیر و قرین و بدیع البیان نیز مغنی ست در علم بلاغت درینجا مقید بسبع شده ست و بحر مواج تفسیر قرآن مجید کرده بعبارت فارسی در وی بیان ترکیب و معنی فصل و وصل داده ست و درینجا نیز از برای سجع تکلفی کرده ست قابل اختصار و تنقیح و تهذیب ست و بر اصول بزدوی تا بحث امر نیز شرحی نوشته و کتب رسائل دیگر نیز دارد فارسی و عربی و رساله دارد در تقسیم علوم و در صنایع نثر رساله فارسی دارد و سلیقهٔ شعر نیز دارد و این قطعهٔ او که یکی از ملوک در باب طلب جاریه نوشته است مشهور ست قطعه این نفس خاکسار که آتش زای وست ✤ بیرون گشت لائق بی آب کردن ست ✤ یک کس چنان فرست که پا بر سر نهد ✤ ریزد همه منی و تکبر که در سر ست ✤ وفات او در سنه ثمان و ثلاثین و ثمان مایه قبر او در شهر جونپور ست قاضی شهاب الدین رساله دارد مسمی بمناقب السادات در اینجا داد عقیدت و محبت باهل بیت نبوت سلام الله علیهم اجمعین داده سرمایهٔ سعادت و موجب نجات وی

در آخرت آن خواهد بود انشاء الله تعالی باعث تصنیف آن رساله اینچنان گویند که در زمان او سیدی بود که او را سید اجل می گفتند از اکابر وقت بود ولیکن جمال استبشش از حلیهٔ علم و فضل عاطل بود غالبًا قاضی را با وی در بعضی محافل ملوک در تقدیم و تاخیر مجلس نزاعی شده بود در اول قائل شد بافضلیت عالم و تقدیم او بر علوی و عامی بعد ازان بتسویهٔ عالم غیر علوی با علوی غیر عالم آمد و در ینباب رساله نوشت و گفت که عالمیت ما متحقق و یقین است و علویت شما مشکوک پس ما را تقدیم ترجیح بر شما ثابت باشد او ستاد قاضی شهاب الدین را یعنی با وی ناخوش آمد مزاج حالش از وی منحرف گشت قاضی از یمنی برگشت و در مناقب سادات و افضلیت ایشان رساله نوشت و انچه گذشته بود اعتذار نمود و بعضی گویند که حضرت سرور کائنات را علیه افضل الصلوات اکمل التحیات بخواب دید که او را ازین معنی تنبیه میفرماید و بر استرضای سید اجل مذکور تحریص مینماید قاضی پیش سید رفت و توبه کرد و رساله نوشت و الله اعلم

قاضی نصیر الدین گنبذی

دانشمند بود درویش هیچ چیز از دنیا نداشت و با ارباب دنیا التفات نکرد گویند که طالب علمان ایشان زنجیر در خانقاه گرفته می ایستادند تا سبب ضعف فاقه بر زمین نیفتند نقل ست که در وقتی که قاضی شهاب الدین حواشی کافیه را نوشت بخدمت او فرستاد و التماس نمود که اگر ایشان این حواشی را دیدند گویند قبول دیگر باید او بجهت غلبهٔ اشتغال باطن و یا برای سد باب بحث و نزاع نظر اجمالی بران انداخت و گفت خوب نوشته اند احتیاج درس گفتن بانیست قبر او نیز در جونپور ست -

شاه میانجیو

بیک واسطه مرید سید محمد گیسو دراز ست درویش کامل بود در زمان وی در ولایت مندوا زوی بزرگتر نبود شیخ آن ولایت او بود صد و بست سال عمر داشت و پیر او صد و پنجاه ساله بود گویند که وی از ابتدای شهر رجب تا روز عاشورا معتکف می بود و در حجره را بسنگ می برآورد و بدین صورت شش ماه بی طعام و شراب معتاد بسر می برد و روزی که میخواست که از حجره بیرون برآید فریاد میکرد و مردم را تا کسی حاضر نباشد که تاب نظر جلال او نخواهد داشت و اگر اتفاقا کسی حاضر می بود و نظر بران کس می افتاد یک دو روز بیخود افتاده می بود قاضی شهر منکر او بود دو بار با وی احتساب میکرد روزی بوقت برآمدن او از حجره قاضی نیز در انجا حاضر بود و نظر او بر و افتاد قاضی بیخود افتاد و بیهوش شد گویند که روزی آن قاضی بقصد احتساب انجا نه شیخ آمد و بر چودل سوار بود چون بر در شیخ آمد شیخ را خبر شد از غرفهٔ بام بجانب قاضی بدید پایهای کهاران بزمین در رفت و دره از دست قاضی افتاد قاضی در شریعت قدمی راسخ داشت دره برگرفت

والآخرة راندن سخن مقتضی دیگر بود در بجای دیگر کشید از طغیان قلم خود بر تخم گریزد راست نتواند رفت و بیجوش نتواند مدم زدیج رفت امابد نرفت مقصود عرض دعا بود و شکرانه وجود شریف و صحت و سلامت ذات بابرکات از عارضه ضعف که عنصر لطیف طاری شده بود الحمد لله که بطالع فقرا و دعاء درویشان و توجه مهمان کدورت غبار وحشت از چهره مقصود زدود بصفا میدل افزود وجود شریف ایشان غنیمت ست و بقاء ذات بابرکات محض حکمت و عین مصلحت و حکمت محض ست اگر لطف جهان آفرین بنوازش کند بنده صلحت عام را و همه نیکیها و حکم کلیات متحصر درین دو کلمه است انتظم الامور و استقامة علی خلق الله اللهم زد و لا تنقص و العاقبة بالخیر

الرسالة الخامسة و العشرون

کشف استار الظلم عن لسان الحال و المقال و القلم

لا اله الا الله محمد رسول الله

آدمی را سه زبان ست زبان حال و زبان قال و زبان قلم نطق زبان حال بمنزله شوربست و تکلف بیرون ست و دلالت او بر مکنون ضمیر در حکم عیان الا آنکه چون فهم آن و بعضی احوال باریک و پوشیده و آید اعتبار آن در حکم عموم ساقط آید و زبان قال که در عرف عام جز آنرا زبان

وقصد بالای بام کرد شیخ از بام برآمد و دست قاضی بگرفت و بالا برد قاضی را نظر بر شیشه شراب افتاد و گفت این چیست پیاله پر کرد و شربت نبات خالص بود بقاضی داد با وجود آن قاضی آنرا نه خورد و بیرون آمد رحمة الله تعالی علیهما

شیخ کبیر

از اولاد شیخ فرید بن عبد العزیز شیخ حمید الدین صوفی ناگوری است بزرگ بود و صاحب مقام جامع علم ظاهر و باطن کتاب هن که شرح عوارف و مصباح ست از تصنیفات اوست بجهت تفرقه که در ناگور از دست کفار آن دیار واقع شده بود بجانب گجرات رفته بها نجا ساکن شد رح

خواجه حسین ناگوری

وی نیز از اولاد شیخ حمید الدین ست بسیار بزرگ بود صاحب المقامات العلیة والکرامات الجلیة جامع بود میان شریعت و طریقت و حقیقت خلائق این دیار متفق اند بر ولایت و عظمت او و قوی بکمال داشت و عشقی بتمام و علمی وافر و موصوف بود بغایت زهد و تقوی او از اولاد شیخ وحید ست و مرید شیخ کبیر بود در ولایت گجرات مدتی در خدمت پیر خود بوده است و تحصیل علوم کسبی و وهبی نموده بوطن اصلی رجوع فرمود و سالها مجاورت قبر حضرت خواجه بزرگ معین الحق والدین کرد و بعبادت مولی مشغول شد در زمانی که اجمیر خراب بود و حوالی او بیشه شیران گشته دران زمان بر بالای قبر شریف عمارت نه بود اول کسیکه دران روضه بنیاد عمارت نهاد او بود و هم باشارت روحانیت خواجه بناگور رفت و بتعلیم علوم دین و تلقین طریق ارباب یقین مشغول شد او تفسیر وارد مسمی بنور البیان بهر جزوی از قرآن مجلدی جدا نوشته است و حل مراکیب و بیان معانی قرآن از انچه در تفسیرها می باشد و تفصیل و تسهیل هر چه تمامتر بیان فرموده بر قسم ثالث مفتاح نیز شرحی نوشته است در رسائل و مکتوبات دیگر نیز دارد گویند که سوانح شیخ احمد غزالی را نیز شرحی کرده است او بغایت مورد بود بجهت حضرت سید کائنات علیه افضل الصلوات و اکمل التحیات و هر چه او را بود از خانه و چاه و باغ همه را در تسمیه نسبت بدان حضرت کرده وقف نموده بود نقل است که او روزی عرس جد بزرگوار خود کرده و طعام را بر دوم بخش نموده و حصه خود را از طعام برای وقت افطار نگاه داشته و اکثر از انچه دران دیار در اعراس سبز پز بریخ و جغرات و ساگ و امثال آن باشد آن طعامها در یک ظرف مخلوط بیکدیگر نگاه داشته بودند ناگاه چهار تن از مردمان غیب که کسی ایشان را نشناسد مبتلا بعلت جذام در رسیدند بحالتی که از انگشتهای دست ایشان ریم و خون میچکید طعام را ازوی طلبیدند همان طعام که برای خود نگاه داشته بود حاضر آورد آن هر چهار تن آن طعام را خوردند و انچه در ظرف باقی ماند او را فرمودند که بخورد او بغلبه

بخوانند ترجمان ضمیر خاطر عنوان صحیفه دل ست هر چه گوید و هر انچه نماید از وی گوید و از وی نماید بیشک مصراع هر چه در دل ست آن بزبان میرود الا فرق آنست که انچه بر اکوت دل از عالم نفس الامر حق و ثابت ست و در حقیقت سایه و پرتوی از صفت حقانیت واجب قدیم ست آمده اگر آنرا در عالم حرف و عبارت آرد صادق بود و اگر بتسویل نفس و وسواس خناس و وهم که شیطان عالم النفس ست چیزی از اکاذیب بدان ممزج و مشوب گرداند کاذب باشد اگرچه صورتی ازان در دعاء علم که ذهن ست افتاده و در دل نشسته است و انچه در دل ست بزبان آمده است چه تغییری تصور صورت پذیر نبود اما آنرا از خلوت درون دل نیست حکایتی ست از الجیف[1] بیرونی افتاده و در بان زد آلت لسان گشته علم باری سبحانه همه حق ست و وقوع علم او از تغییر و تحریف محفوظ نوایبات دور و هیولیات نشاه ملکوت بجهت تقدس و تجرد از غشاوه جسمانیات بمحاذات و مقابلت معنوی بنورانیت نور علم حق روشن اند و آدمی ست که بعلت اجتماع روح و نفس و امتزاج نور و ظلمت گرفتار کشف و حجاب تجلی و استتار ست اگرچه اصل

[1] الجیف ا ا زل ۱۲

حال وصدق طلب وکمال تعطش آن همه درکشید وهم ازان روز او را فتحی دیگر
روی نمود **نقل ست** که وی را عرابه بود که همیران عرابه چنانچه عرف دیار
ناگور ست سواری گشت وعرابه را خود میراند وگاوان که عرابه را می کشیدند
هم خود نگاه میداشت وخدمت می کرد وبغایت جامه کهن ودرشت می پوشید
فقیر جاهای آن بزرگوار را زیارت کرده است شیخ جمال القادر مردی بود دانا زاد او
که بمشرب فقر بسی مناسبت داشت بدهلی آمده بود اکثری از آثار آن بزرگوار در دست او بود انجا
دیده شده بود هر سه جامه ودستار وپیراهن وازار هم از یک جنس بها رچه بود از انچه ذراعی بیک فلس
هم نیرزد **نقل ست** که روزی او را حالت سماع درگرفته بود هم بدان حالت راه صحرا گرفت وگناسی
بود که بر دست او بشرف اسلام مشرف شده بود وطهارت ظاهر وباطن حاصل کرده او وقوال نیز
در دنبال خواجه روان شدند بیرون ناگور حوضی ست بغایت عمیق خواجه از سر حالت دران حوض
روان شدند همچنانکه کسی بر زمین رود میرفت وآن شخص نیز متابعت او کرد ودر حوض روان شد قال
قدم بیشتر نتوانست نهاد باز ایستاده **نقل ست** که او را سلطان غیاث الدین خلجی که بادشاه دیار مندو
بود بسیار می طلبید واو اجابت نمیکرد یکبار موی مبارک حضرت سرور انبیا صلی الله علیه وسلم
پیش سلطان غیاث الدین آوردند مردم گفتند که اگر این خبر به شیخ حسین برسد بی اختیار قصد
اینجا ودی کند وتوقف نمی نماید سلطان غیاث الدین این خبر را بشیخ رسانید او همان ساعت بی توقف
سماع کنان ودرود گویان احرام دیار مندو بست چون قریب آن دیار رسید بادشاه باستقبال
او برآمد مردی دید کهنه پوش غبار آلود بر عرابه نشسته خیال کرد که مگر شیخ دیگری خواهد بود گفتند شیخ
همین ست قصد دریافت او کرد وشیخ را از شوق زیارت موی شریف فرصت آنکه بوی بلکه بخود پرازد
نبود گویند که بمجرد آنکه نظر شیخ بران موی افتاد آن مو بپرید ودر دست او رسید سلطان غیاث الدین
او را بر گور پدر خود برد وبرای پدر دعای خیر درخواست نمود او دعا کرد وازانچه از احوال آن قبر بروی
کشف شد نیز بیان فرمود سلطان تحفهای عالی پیش آورد او قبول نکرد گویند که پسر شیخ راهنانی میلی
بدان پیدا شد شیخ آنرا دریافت وگفت این مارهاست مار را هرگز کسی بر خود نگاه داشته است چون
میل زر در طبیعت پسر بسیار یافت فرمود پاره ازین اگر بگیری ودر روضهٔ خواجه بزرگ در روضه جد
خود عمارت کنی بمن که در نیباب نفس شیخ کبیر پیر من رفته که ترا زری بدست خواهد آمد آنرا صرف
روضات مشائخ خود کنی گویند که در تمام عمر او را زر بدست نیامد غیر همین زرها که درمند وبدست آمد
عمارتی که بر سر قبر خواجه ست او کرده ودروازهٔ روضهٔ خواجه را دیگری از ملوک مندو ساخته است
وعمارت که دروازهٔ روضهٔ شیخ حمید الدین که در ناگور ست هم او کرده [illegible]

فطرت روحانیتش بر صدق
رسالت ست اما نه چنینی
نفس وشیطان خللی در انتظام
کارخانه فطرتش افگنده ومن
یکن الشیطان له قرینا فساء
قرینا فالبواد بهود ما او نصرانه
یمجسانه اشارت بدانست
اما زبان قلم نعوذ بالله از بی زبانی
وطغیان این زبان وبے
احتیاطی وبهتان آن اگرچه
جنبش وی در دست اختیار
کاتب ست اما چنانستی که گویا
عنان اختیار از دست وی
رباید دروغهای راست مانند
وراستیهای دروغ پیوندد پیرش
این زبان بسیار ست وکار دار
این نیز راجع وآیل بدل ست
بظاهر اگرچه حرکتش قسری
جمادی ست اما نه وتحدق بصیرت
قومی تراز حرکت شوقی ارادی ست
همان نور علم وجنبش ارادت قلبی
که از راه مجاری اعصاب وعضلات
برگوشت پاره زبان می افتد
ازین نی پاره نیز ظهور میکند والعلم
احد اللسانین که گشته اند ایست
وآفت زبان قلم بسیار ست
ونعوذ بالله من الآفات این
مقدمات از چه تقریب بر زبان
آمد وتوطیه چه بود ومقصود چه
داشت این نیز از آثار طغیان
قلم وجوش جنون بود ظاهرا مقصود
آن بود که بگوید وعذر گوئه
وتقصیر رسال عرائض وانماید
که صعب ترین حالتی که کاتب
حرف رود در وقت نطق

شیخ احمد مجد شیبانی رح

بزرگ بود جامع علوم شریعت و طریقت و ورع و تقوی و ذوق و حالت و در امر معروف و نهی منکر جان باز بود و اهل دنیا را پیش او قدر نبود مجلس او مشابه مجلس سفیان ثوری بود رضی الله عنه وی شاگرد و مرید خواجه حسین ناگوریست قدس الله سره گویند که در هیژده سالگی انواع علوم را درس می گفت مولد او ناگور است و منشا او اجمیر و مرقد او ناگور پدر او قاضی مجد الدین بن قاضی تاج الافاضل بن شمس الدین شیبانی است از اولاد امام محمد شیبانی صاحب امام اعظم ابی حنیفه رحمة الله علیهما قاضی مجد الدین را هفت پسر بود همه دانشمند و متقی و متدین و مبرز گترین ایشان شیخ احمد بود و در علم و عمل بر همه فائق در آوان طالب علمی با دانشمندان بحث کردی و بزبان عربی و فارسی تقریر کردی و در مجالس ملوک و امرا در آمدی و بحث کردی هم در عنفوان شباب مرید خواجه حسین ناگوری شد و از بحث و جدل و در آمدن بدرخانه ملوک توبه کرد علم طریقت پیش پیر خود خوانده و در سن پیژده سالگی از ناگور با اجمیر در آمد و هفت سال دران بقعه شریف بزهد و ورع و ریاضت انواع خیرات مبرات بسر برد پیش او غنی و فقیر و خویش و بیگانه در امر معروف و نهی منکر مساوی بود بهیچگاه ملاحیت را از خود راه نداد نقل است که وی میگفت که وقتی همراه اقربا خود برای مدد معاش بمندر رفتم و من دران ایام خورد سال بودم شیخ محمود دهلوی شیخ الاسلام بود و صدارت علما با وی تعلق داشت در نماز پیش از امام تحریمه بست چون از نماز فارغ شد هیچکس از دانشمندان که در صف اول پهلوی او بود بمزبونی نگفت چون دیدم که همه مداهنت میکنند من پیشتر آمدم و بشیخ الاسلام گفتم که این نماز تو درست نبست تو تحریمه پیش از امام بستی و نیز میگوید که رسم سلاطین مندو چنان بود که مردم بایشان پشت خم کرده و سبابه بر زمین نهاده سلام میکردند او قاضی ادریس دهلوی که دانشمند بود بآن وضع سلام نکردند که بدعت است و سلام علیکم گفتند و برابر بادشاه نشستند بادشاه انصاف ایشان داد و قاضی ادریس را قاضی اجمیر ساخت و چهار دیه بوی داد و او فتوی که به بزرگان شیخ احمد پیش ازان مفوض بود بوی مسلم داشت و وی بغایت محبت خاندان نبوت علیه التحیة موصوف بود بر طریقه پیر خود گویند که در عشره عاشورا او دوازده از اول ربیع الاول جامه نو در جامه شسته نپوشیدی و در لیالی این ایام جز بر خاک نخفتی و در بر مقابر سادات معتکف شدی و هر روز بقدر امکان بروح حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم و بازواج خاندان مطهر تو سیع طعام میکرد و چون روز عاشورا شدی کوزه ها می نو از شربت پر کردی و بر سر خود نهادی و بدرخانه سادات رفتی و یتیمان و فقیران ایشان را بخوراندی و دران ایام چندان گریستی که گویا آن واقعه در حضور او شده است چون او از ناله و فریاد زنان دختران که دمادم عاشورا متعارف این دیار است بگوش او رسیدی حالت کردی و خون

زبان تعلم ست لایسانز دا طاو
انشای مکاتیب خصوصا فتی
کہ مکتوبا لیہ دغایت عزت و
رفعت و جہ مکاتب و نہایت
تاکسی دخواری افتد اینجا قلم
زن سر ایسیمہ و حیران بود قلم
ازوی سر ایسیمہ تر و حیران بد
خط مرا مسم بع و تعلیم و بیان
طوق و محبت بر خلائق و سط و
اعتدال ایستادن دار دائرہ
احتیاط و نفس الامر بیرون
نیفتاد ن رعایت دستوری
است اگر بواہ مبالغہ در مدح
و ثنا نرود و نامزا علیہ عرف و
عادت عاطل بود و اگر برود
عریمت دین و صولت یقین
باطل شود و ای کاش این رسم
و عادت در عالم نبودی بحمد الله
در ین حضرت کہ مائیم نظر محبت
و قبول این جناب عالی مطلقا
بر مدح و مادحان و وصف و اصفان
نمی افتد و بحسن ذاتی و کرم
فطری کہ لازم اصالت جوہر و
صفات نفس است از تکلف
ثنا و سپاس منزہ و متعالی است
خصوصا از ین طائفہ کہ زبانشان
کہ جز دعا گو بلسان حال یا
زبان قال کلمہ چیزی مامول و
مطلوب نیست و را بلفظ مدحت
و ثنا گستری اصلا منظور نیست و
چون منظور دعاست بکم دعا
الذا یین سرع الاجابة غایتان
از حاضران محفوظ تر و بہ نظر
عنایت و قبول بلحوظ تر خواہند
بود اکنون بکم انجرا کرم بنگر

از چشم باریدی اعراس صحابه و سائر مشائخ رضوان الله علیهم اجمعین انچه بایشان رسیده بود مهما امکن ترک نمادی و سرود در ایسیار دوست داشتی و طالب آن نبودی و رقص و تواجد نکردی و مجلس نیز نکردی و در عموم احوال جامه حریر و مکمل نپوشیده که بغایت سفید نباشد پوشیدی و اغلب اوقات کلاه فقط بر سر او بودی و جز در وقت نماز دستار بر سر کمتر نهادی از جهت غلبه حرارت امامی گویند که یک دستار بزرگ اعلی و یک پیراهن نفیس مهیا داشتی و برای نماز جمعه و اعیاد پوشیدی و اگر یکی از ابنای دنیا آمدی نیز بپوشیدی و شیرواره مجلس بنشستی و ما قال الله و قال الرسول بهیبت و عظمت تمام گفتی چنانکه زهره ملوک آب شدی و بمریدان خود فرمودی که اهل دین را با اهل دنیا خوار نباید نمود که اینها مردم ظاهر بینند و فقیران را و بعضی مجانین که دران دیار بودند بسیار عزت داشتی و در راهی که سوار میرفت چون مجاذیب را بدیدی از اسپ فرود آمدی و دست بسته ایستادی و هر چه ایشان فرمودندی آن کردی و اگر کسی پیش او ذکر غایبی کردی یا سخن لایعنی گفتی با بوخاموش باش و اگر کسی نام او بتعظیم گرفتی چنانچه رسم مریدان باشد چشم پر آب کردی و گفتی احمد موذی زیانکار و همچنین **نقل ست** که خواجه حسین را قدس سره نیز خوش نیامدی که کسی تعظیم او کردی و گفتی که ملا حسین ریانک و رافک کمنیه کسی را گویند که کمترین کسان باشد رحمة الله علیهم و اگر کسی پیش او آمده گفتی که من حضرت رسالت را صلی الله علیه وسلم در خواب دیده ام با ادب نشستی و تمام قصه رؤیا را بشنودی و دست و پای او را ببوسیدی و دامان و آستین او را بر روی خود فرو مالیدی و بر جای که آن شخص میگفت که در فلان جا دیده ام آنجا رفتی و بوسه دادی و گرد آن جای را بر روی خود مالیدی و اگر سنگ بودی آن سنگ را بشستی و آن آب را بخوردی و بر تن و بر جامه چون گلاب پاشیدی و اگر شخصی را با بسیدی دعوی و خصومت شرعی بودی بمنت و شفاعت چنان کردی که سخن سید بالا آمدی و گفتی که با سادات سخن شریعت نباید کرد با ایشان سخن بمروت باید کرد **نقل ست** که چون در اجمیر خلل شد و قلعه را رانا سانگا که گبری عظیم بود از دست مسلمانان بگرفت و اکثر مسلمانان را شهید ساخت شیخ احمد مجد پیش ازین حادثه بهفت روز بحکم اشارت خواجه بزرگ خواجه معین الحق والدین از شهر برآمد و به مسلمانان خبر کرد که چندی بر این شهر نظر جلال ست فرمان بندگی خواجه بر این ست که مسلمانان از شهر برآیند و روز دوشنبه سنه اثنی و عشرین و تسعمائه باجماعه از مسلمانان از اجمیر برآمد و شنبه دیگر کافران بر سر اجمیر آمدند و آن دیار را زیر و زبر ساختند شیخ احمد بیست و ده ساله بود که باجمیر در آمده بود و قریب به نود سالگی از انجا برآمد و سه چهار سال در نارنول بود روزی آگه دین مجذوب آمد و گفت احمد ترا بآسمان می طلبند پیش پیر خود برو او خود نیز در همان شب مثل این چیزی دیده بود همان ساعت متوجه ماگور شد و در چند روز او در ماگور فنا بدار بقا رحلت فرمود گویند که در حالت سکرات بعد ازان که اندک افاقت دست می داد دست برآوردی و تکبیر تحریمه گفتی و بخود شدی در همین حالت الله اکبر گویان جان بحق تسلیم کرد

دعا و وجود تقریب آن دعا علی مضمون این ورقه منحصر در ذکر دعا و بیان آداب آن مناسب آمد بلانکه دعای جامع تر شامل تر ین ازین دعا که منطوق قرآن عظیم بدان ترغیب نموده است نبود و اگر بود در معنی آیل و راجع بهمین خواهد بود ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار هر چه تصور کنند از خوبی و کمال از غایت ما فوق مقام کمالات روحانی تا نهایت حضیض منزل لذات و شهوات جسمانی در حیطه بیان اجمالی این کریمه داخل ست طالب اگر در وقت حضور و تملق مناجات هر کدام از افراد حسنه را جدا جدا که نظر طلب و امید بران افتد تصور کند و سوال و تضرع نماید داند که چه ذوق و لذت در کار وی کنند دیگر حاجت نیست و باید دانست که مراد بحسنه دنیا آن بود که وسیله آخرت گردد و موجب آبادگی کار عقبی و سلامت دین بود و آنکه نه اینچنین باشد داخل حسنه نیست و خلاصه و مختصر تر ازین دعا استدعای تمام عافیت و طلب حسن عاقبت ست اگر قضا در دنیا و مدت حیات سختی پیش آید با کروهی روئی نماید چون سرانجام نیک و عاقبت بخیر بود همه آسان بود مقصود و هر مقصود و خلاصه اسالک منک ست ادعو ترا میخواهم که غایت هر مدعا و مقصود حقیقی توئی اما این مقام

و بست و پنجم ماه صفر سنه ۹۲۷ سبع و عشرین و تسعمائة در روضهٔ مخدوم بزرگ سلطان التارکین در پایان پیر خویش جای یافت رحمة الله علیه و تاریخ رحلت او را ملا محمد نارنولی که مردم صالح و مقبول و معتقد مشائخ و مورخ دیار خود بود و در زمان صبا بشرف بیعت شیخ احمد مشرف شده چنین یافته است **قطعه**

نظر بسته بود احمد مجد شیبان ❊ ز دون خدا ہمچو زاہد ز شاہد ❊ کہ تاریخ آن پیر خود نارنولی ❊ برآورد از جملهٔ شیخ زاہد ❊

نقل ست که در نارنول مردی نامور بود از ملوک مرید او شد و او را برادران که ضعیف (ای احمد ۱۲) بودند خصومت بود روزی این مرد کوزه آب پر کرده و بر سر خود نهاده از بیرون شهر به خانقاه شیخ آورد در مردم شهر غوغا افتاد که فلانی برای خانقاه شیخ احمد آب میکشد چون نظر شیخ بر وی افتاد گفت با بو احمد باین کار از تو راضی نمی شود برو برادران خود را خوشنود ساز و از ان خصومتی که با ایشان داری باز آی تا من هم از تو خوشنود باشم **نقل ست** که وی بعد ازان که از آمد و رفت مجلس ملوک توبه کرد و مرید شد روش او این بود که نیم شب بر روضهٔ خواجهٔ بزرگ معین الدین می در آمد و نماز تہجد میکرد و ازان وقت تا نماز چاشت تکلم نمی کرد و بعد از فراغ وظائف و نماز چاشت درس علوم دینیه میگفت و بعد از ادنی قیلوله بر میخاست تا وقت عصر باو راد مشغول می بود بعد ازان تفسیر مدارک میان اہل مجلس بیان فرمودی و در بیان وعد و وعید چندان گریه و حالت کردی که صوفیان در حالت سماع کنند و چشمان او ہمیشه از غایت بکا و بیداری سرخ و مرمد بودی و این وظیفه تفسیر مدارک طریقه سلوک مشائخ ایشان بست که خواجه حسین ناگوری و شیخ حمید الدین صوفی نیز ہمچنین میکردند هفتاد سال در اجمیر بر ہمین منوال گذاردند **نقل ست** که چون نیم شب از خانه بر روضهٔ خواجه می آمد دروازه روضه خود کشاده میشد چون این سر در میان مردم شهر فاش شد شخصی دزدیده از برای امتحان نیم شب بنال او گرفت چون شیخ در دروازه در آمد آن شخص نیز خواست که در آید دو تخته در او را تنگ گرفتند از عقب فریاد کرد که میان جیو توبه کردم مولنا محمد نارنولی از اوستاد خود مولنا عبد المقتدر که مردی عالم و عامل و متشرع و متبع و ثقه و فقیه و مرید شیخ احمد بود نقل میکرد که من در نارنول با چند مریدان دیگر این فتح باب را از شیخ معاینه کرده ام که روضهٔ شیخ محمد ترک واقع شده است رحمة الله تعالی علی جمیع عباده الصالحین

شیخ حمزه دهرسوی

از اولاد شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا است سلسلهٔ او بمیر سید محمد گیسو دراز میرسد پیری عظیم با برکت و نعمت و کرامت و معمور الاوقات و دائم العبادات بود کبیر السن بود از زمان سلطان بهلول تا زمان اسلام شاه باقی بود در ابتداء حال بخدمت یکی از ملوک مشغول بود گویند که شبی پاسبانی سرای او میکرد ناگاه بخاطر او رسید که خدمت کسی باید کرد که از حافظ من باشد نه من حافظ او باین خیال برآمد و بزیارت

تجرید ست و چنان بلند که پای ہمت از تصور ایستادن درمیماند میلرزد مگر صاحب ہمت عالی که بحکم فطرت سلیم باعثهٔ محبت وی از آلودگی غرض پاک و از وسوسهٔ ہوا و ہوس خالیست اللهم ارزقنا و باجمله دائره عمل تنگ ست تلافی و تدارک آن بدعا و استغفار و طلب خیر و سلامت لازم وقت باید داشت انه غفور رحیم خدای مہربان بخشاینده و تمام حسنات دنیا و آخرت و لطائف عافیت و حسن عاقبت مقرون بطلب رضا و محبت خود نثار و قت گرامی کناد و چون از مراسم طریقه مراسلت مکاتیب آن بود که بعد از عرض دعا تعرض بعرض حال نمایند از دین باب چیزی که قابل گفتن و نوشتن بوده باشد نیافت الا بیان حسرت و ندامت عمر و حکایت دوری و مہجوری از منزل مقصود و پیش ازین بعمری بر انگیخت ہمت و مساعدت توفیق بال و پری افشانده و سفری کرد و حظی از عمر و زندگانی گرفته و تمتعی از اوقات حضور یافته بود چون جوانی بود و توفیق رفیق شده و زاد و راحلهٔ شوق بہم رسیده بود بشوق رفت و بذوق ماند و بسلامت آمد و بحضور نشست اکنون می بینیم باز آن سودا غلبه می آرد و باعثهٔ محبت آن مقامات جوش میزند که یا ارحم الراحمین اگر یکبار دیگر مددی کنی و بمقام

خواجه بزرگ معین الحق والدین باجمیر رفت و در انجا دیوانه بود باین نام از وی نعمتی یافت و با شیخ احمد مجدد نیز صحبت داشت بعد ازان بدیار خود آمد و در هر سو که قصبه یا ست سه کروهی از نارنول گو وطن گرفت و پدران او در نر هری بودند و نیت او در اقامت در هر سو آن بود که در انجا بعضے سادات بودند که از وضع اشراف خارج شده بودند همه را تربیت کرد و تعلیم فرمود و معلم کی فارسی خوان و دیگر عربی دان نگاه داشت و طالبعلمان و فقرا را مواسات میکرد و ابواب فتوح بروی بسیار مفتوح بود و اصلا انقطاع نداشت همه را صرف فقرا کردی و چیزی نگاه نداشتی و او لاد و ازواج خود را نیز انچه قسمت می آمد میداد و زیاده ازان روا نداشتی و می ازان باز که در کنج عزلت نشست بدر خانه ابناء دنیا نه رفت و خادم نفرستاد و **نقل ست** که وی روز جمعه برای نماز از دهر سو بنارنول آمدی و در راه هیزم جمع کردی و پشته راست بستی و در جای که فقیری نشسته بودی بوی دادی **نقل ست** که وی میگفت دنیا بمثل آتش ست همان قدر بس ست که از وی چیزی پخته بخورند و در وقت سردی گرم شوند چون زیاده شود بسوزد و هلاک کند مریدی از مریدان وی میگفت که یکبار مرا شیخ بجانب ریگستان رخصت فرموده بود در بیابانی افتاد بودم تشنگی بر من غلبه کرد وجود آب در ان وادی از محالات عادی بود بخاطر من گذشت که سبحان الله مشائخ ما تقدم چون مریدان را بجائی میفرستادند مریدان بجای آب شیر می یافتند و من درین بادیه بی آب هلاک میشوم ناگاه چوپانی را از دور دیدم که گوسفندان می چراند و در بغل وی مشک ست نزدیک رفتم و گفتم که اندکی آب در حلق من بریز که از غایت تشنگی می میرم وی گفت که اینجا آب کجا است درین مشک شیر ست اگر میخوری اندکی ازان بخوردم بعد از ساعتی باز تشنگی غالب شد ناگاه در میان تلهای ریگ دیدم در جای نشیب که آب شیرین و خنک پر شده مانده ست آب را سیر خوردم و حیات از سر یافتم و وفات شیخ حمزه در سنه ۹۵۸ نهصد و پنجاه هفت ست بست و پنج ماه ربیع الآخر در نماز شام بود دو رکعت تمام کرده بود دو رکعت سوم جان بحق تسلیم کرد رحمة الله تعالی علیه

شیخ احمد عبد الحق قدس سره

مرید شیخ جلال پانی پتی ست درویش صاحب تصرف و مظهر خوارق عادات و کرامات و صاحب ذوق و سکر و حالت و فقر و تجرید بود جذبی قوی داشت و نظری موثر و تصرفی غالب مولد او مقام ردولی ست و مرقد او نیز در انجاست **نقل ست** که وی هفت ساله بود چون مادر او را برای نماز تهجد برخاستی وی نیز برخاستی بطریقی که مادر را خبر نبودی و بزاویه خانه به نماز مشغول شدی چون مادر را خبر شدی بسبب مهربانی که داشت منعش کردی بر محبت حق غالب بود بلکه خود گفت که این مادر راه زن ست که مرا از عبادت حق باز میدارد سرور عالم نهاد و در طلب حق برآمد گویند که اندر انچه وی بسفر بیرون آمد دوازده ساله بود وی را

قربت برسانی چه خصوص هیچ وقت
بی این اندیشه و خالی ازین
خیال نیست تا در پرده غیب
چیست و ارادت ازلی بر چه
رفته است الا آنکه دران باز اول
از قید تدبیر و مصلحت نیوشی و
عاقبت کار اندیشی مطلق برآمده
بود و چیزی از انچه نافع عزیمت
و موجب توقف گردد و گرد سر او
خیال نمی گشت الان مجبتی و
خواهشی دارد و صلاح وقت خود
دران می اندیشد و مصلحت حال
دران می بیند که اگر بقیه عمر صرف
خدمت آن آستانه گردد و از
پریشانیهای این دیار و بیگانگیهای
اهل این روزگار برآمده و مقام
جمعیت و آشنائی جایا بد زهی
سعادت اگر آن شوق و آن
همت در کار شد جای هیچ تدبیر
و مشاورت نخواهد بود مانع همین ست
و بالجمله اگر اختیار این سفر به
مصلحت و تدبیر ست وداع
مجلس عالی بیشک مقدم خواهد
آمد بر سفر و الاشمار ایخدا سپردیم
زیاده اطالت از مقام ادب
دور ست والسلام و العاقبت
بالخیر آمین آلرسالة الساوسته
والعشرون سلوک طرق
الفجاج[1] بالاجتناب عن
الانحراف والاعوجاج
لا اله الا الله محمد رسول الله
علم شریف محیط خواهد بود بانکه
شکر سبب مزید نعمت و بقاء
دولت ست و استیفاء شکر

[1] الفجاج (کذا) شاید سبیل و کوه
فجاج باشد

برادری بود نامش شیخ تقی الدین نام صد دهلی سکونت داشت دانشمند بود در خدمت او آمد و قصد تعلم کرد پیش شیخ تقی الدین وی را چیزی از علم ظاهری می آموخت و وی نمی خواند و می گفت که مرا علم معرفت حق باید مرا با این علمی که شما می آموزید کار نیست برادر او را پیش دانشمندان دهلی برد و گفت این بچه مرا نمی خواند و میگوید مرا علم آموزید و من آنچه می آموزم در وی در نمیگیرد و شما او را پند بدهند تا مگر پند شما در وی کار کند ایشان نیز کتاب صرف پیش آوردند وی گفت مرا با این کار نیست مرا علم خدا بیاموزید که من جز او را دوست ندارم همه در حال او حیران بودند بعد ازان صحبت برادر را گذاشت و بکار خود مشغول شد

نقل ست که برادر او شیخ تقی الدین خواست که او را تزویج کند چون ازین قصه آگاه شد پیش آنجماعه رفت و گفت که من عنینم مرا دختر ندهند **نقل ست** که اندر آنچه وی مرید شیخ جلال الدین پانی پتی شد مریدی آمد مریدان شیخ مهانی کرد و شیخ احمد را نیز طلبید دران مجلس بعضے از محظورات شرع نیز حاضر بود وی چون این حال را معائنه کرد فی الحال تبری کرد و همدران ساعت طاقیه که از شیخ جلال یافته بود باز گردانیده داد و سر بباد یه نهاد و راه گم کرد و در انجا درختی بود بالای آن درخت برآمد دو کس را دید که بجانب وی آیند از درخت فرود آمد و بجانب آن دو کس رفت و پرسید که راه کدام ست ایشان گفتند که راه بر در شیخ جلال الدین گم کردی گفت همچنین ست گفتند هم چنین ست دانست که ایشان رسولان حق اند باز گردید و از اعتراض که کرده بود توبه کرد و از سر نابت آورد

نقل ست که وقتی در مسافرت در مسجدی در آمد شب جمعه بود مسلمانان آن محله هفت اذان میگفتند وی پرسید مقصود از تکرار اذان چیست گفتند که ما شنیده ایم که اگر شب جمعه هفت اذان بگویند حق تعالی در تمام هفته بلا را ازان شهر بردارد تو نیز بگو گفت مرا درین فعل نیت دست نمی دهد زیرا که بنده خدا را از جهت نیکی پرستد و از بلای او بگریزد آن بنده بنده خود باشد نه بنده خدا **نقل ست** که اندر آنچه وی در طلب حق می گشت به ملازمت شیخ نور تطب العالم رفت با خود چیزی نداشت برگ گیاهی برداشت و پیش شیخ نور نهاد و گفت با با صفاست شیخ نور فرمود با با عزیزیست ساعتی با وی ملاقات داشت و بی آنکه بیکدیگر تکلم واقع شود برگشت شیخ عبد القدوس در انوار العیون می نویسد که درویش چون صفا یابد همگی ظهور حق در وی بود پس غیر نماند و وی از شیخ نور به تسخیر ازین مرتبه بود و شیخ در جوابش عزت فرمود که در تنزل فروتر ازانست پس وی خبر مطلوب از شیخ نیافت و باز گشت انتهی کلامه از آنجا در شهر بهار آمد در انجا دو دیوانه بودیکی را شیخ علاؤ الدین می گفتند وی سر برهنه ماندی و دیگری را نیم لنگوتی که لته در پیش داشت و جانب پس برهنه بودی از ایشان بشارتی از مقصود یافت و از افسردگی که از بی نشانی مقصود راه یافته بود برآمد و تازه شد و در طلب بیفزود و از انجا در شهر اوده رسید و با شیخ فتح الله اودهی ملاقات کرد و طریق شیخ فتح الله

بحساب عقل چنانچه مشهور ست صورت نه بندد و سلسله وی انتهانه پذیرد و ان تعدوا نعمة الله لا تحصوها اول نعمتها نعمت وجود ست و سایه نعم بعد از وی شهود و نعمت وجود دایم و دوام نعمت را دوام شکر لازم پس از عهده شکر وی کسے برآید تا با شکر نعمتهاے دیگر زبان کشاید و لیکن شارع تعالی و تقدس برحمت عامه خود در شکرانه نعمتها که بر بندگان خود افاضه کرده است خدمتی چند بر ایشان واجب گردانیده و امر فرموده و نهی کرده است و بهمین قدر از بندگان راضی شده و کفایت نموده بر قیاس انچه گفته اند بلیت سر به بخشد شکر خواهد سجده پاے بخشد شکر خواهد قعده این نماز و روزه و زکوة و حج شکر وجود مال و منال و قوت و قدرت که بندگان را داده و منتی بر جان ایشان نهاده ست خصوصا نماز که متضمن شکر نعمتهاے ظاهر و باطن ست تمامه اعضا و حواس و قواے ظاهر و باطن همه در ایراد وجود آدمی صروی بعبادت و خدمت مشغول اند و هر که وظایف این عبادات مذکوره را بر وجهی که فرموده اند بجاے آرد بیشک از جمله شاکران باشد و لیکن ادای اینها چنانچه باید و قبول جناب ربوبیت را شاید کم کسی کند اینجا فرمود و قلیل من عبادی الشکور زیاده برین تکلیف نمی کنند و

طریق زاهدان بود و مشرب وی عشق و محبت صحبت برنیامد با خود گفت احمد از زندگانی خیر مقصود نیافتی
باری در صحبت مردها باش تا مگر بوی از ان عالم بیابی چند سال در مقابر و بیابان آنشهر یا هادی
یا هادی گویان میگفت باز گفت احمد اکنون بمیر و هم در زندگی در قبر در آئی قبر بدست خود کاوید و در آمد
و مدت شش ماه در ان قبر مشغول بود **نقل ست** که در خانه او پسری شده بود عزیز نام و در وقتیکه
متولد شد ذکر لفظ حق بر زبان راند بطوریکه همه حاضران آن ذکر را از وی شنیدند خوارق عادت
بسیار از وی ظاهر میشد روزی از وی خارقی ظاهر شده بود در مردم غوغا افتاده فرمود که چه غوغاست
در حضرت ما غوغا نمی شاید این بگفت و بیرون آمد و در گورستان رفت و مکانی را اختیار کرد و گفت اینجا
قبر عزیز باشد عزیز را بعد ازان مرضی حادث شده و در دو سه روز از ین عالم بگذشت **نقل ست**
که وی میگفت منصور بچه بود طاقت نیاورد و اسرار بیرون زد بعضی مردانند که دریا ها فرو می برند
و آروغ نمی آرند و میسفرمود نظامی شاعر ناقص بود که گفت **بیت** صحبت نیکان ز جهان در گشت
خوان عسل خانه زنبور گشت ؛ زیرا که صحبت مصطفی صلی الله علیه وسلم چنانچه صحابه را بود همچنان ارباب
حال را و محبان ذو الجلال را اکنون هست **نقل ست** که وی در مسجد جامع اول وقت میرفت
و جاروب بدست خود میداد مدت چهل و پنجاه سال در مسجد جامع رفت فا نمیدانست که مسجد جامع
کدام طرفست چون روان میشد مریدان ذکر لفظ حق بلند می گفتند تا آن آواز در گوش او می افتاد
برسمت آن میرفت و اکثر احوال مست بودی و چشم بسته بودی و ذکر او و مریدان او اکثر احوال
حق بود و در سلسله ایشان معهود است که در وقت ملاقات یکدیگر بجای سلام علیک همین حق حق
حق گویند و تشمیت عاطس نیز همین کلمه میکنند و در مفتح مکاتیب نیز همین سه کلمه بنویسند بلکه در آغاز
و انجام هر کار دینی و دنیاوی چنانچه بعد صلوة و تکبیر و فاتحه و مانند آن و خرید و فروخت و سائر امور
همین کلمه را سه بار بگویند و بلند بگویند این علامت مریدان اوست و شاید که کسی را در اینجا خلجانی
از طریق ترک سنت سلام و تشمیت بگذر میگفت و الآن این رسم چون خلاف سنت بود بر افتاد است
اما افتتاح مکاتیب بدان باقی ست و لا باس فیه و خاتمش پانزدهم جمادی الثانی سنه
ثمانمائة و سی و هفت در زمان سلطان ابراهیم شرقی و الله اعلم **نقل ست** که وی میگفت ذات
پاک حق بی نام و بی نشان ست اما اگر اسمی از اسماء آن ذات پاک را اطلاق کنیم بهتر و بزرگتر از اسم
حق نباشد که معنی اسم حق سزاوار همه کمالات و ثابت بذات ست پس اطلاق اسم حق بر ذات
پاک را اطلاق بر وجه کمال باشد و شیخ عبد القدوس در رساله انوار العیون در تحقیق این فعل بعضی مخالفان
موافق اصطلاح ایشان گفته است و چنین گویند که اکثر مریدان او بهمین کلمه جان داده اند و در خانقاه او
از غیب همین آواز می شنیدند **نقل ست** که وی روزی با یاران خود گفت که در گازرون چراغ

حصول اهل نجات و قبول
درگاه و وصول رحمت حضرت
الٰه بعد از ادای مقدار فرض
بر چیزی دیگر موقوف نمیداند
اگر با ستکثار و استیعاب
وقت بتکثیر نوافل و زیادتهای
این عبادات توفیق یابند
موجب زیادت درجات قرب
و منزلت و مراتب رضا و محبت
الٰهی و مزید نعم غیر متناهی وی
که لا تعد و لا تحصی ست گردد
و مراتب و اقسام نوافل
عبادات بی نهایت ست و
تفاوت درجات سالکان و
مراتب و مقامات مقربان
بتفاوت درجات عبادت
ست و راه راست که بمنزل
مقصود که قرب وصول به
درگاه مولی تعالی ست برساند
عبادتست در قرآن مجید میفرماید
ان اعبدونی هذا صراط مستقیم یعنی عبادت کنید
پروردگار تعالی را که راه راست
اینست دیگر راه نیست و اگر
هست نا راست ست و
هر راه نا راست آفت بسیار ست
و میباشد و رسیدن بمنزل مقصود
در خوف و خطر بود و یا زود و هلاک
شود و یا چندان دور تر افتد که
رجوع براه راست متعذر گردد
و اگر قدمی چند زود از راه ضلالت
برگشت و براه راست
رجوع آورد زود بمنزل
مقصود برسد سلامت ماند و اگر
خود را بهمان راه نا راست

خواجه اسحاق گازرونی می سوزد تا روز قیامت خواهد سوخت مانیز دیگی از طعام بپزیم که تا انقراض عالم بخورند و هیچ از ان دیگ کم نشود و دیگی آورده بر دیگدان نهاد آتش کرد و طعامی دران دیگ پخت و آن دیگ را در میان راه گذر داشت خلق آینده و رونده طعام ازان دیگ میخوردند و آن دیگ همچنان پر بود بعد سه روز گفت ای عبدالحق الشهرة آفة رزاق مطلق حق است او دادند و بندگان او دانند تو ازین میان بیرون آئی دیگ را از دیگدان فرو آوردی تکبیری از برای مزید فقر طالبان حق بگفت و دیگ را بر زمین زد رحمة الله علیه وعلی خاصة عباده اجمعین -

شیخ صلاح درویش

در قصبه رودولی بالائی حوض خفته است شیخ احمد عبدالحق میگوید که چون بعد از مسافرت بردولی قدوم آوردم بر سیدم که وطن اصلی فقیر بود و لیکن اجازت سکونت از شیخ صلاح خواستم که وی صاحب ولایت آنجا بود در روضه وی رفتم و فاتحه خواندم و درود بر حضرت سید کائنات صلی الله علیه وسلم فرستادم و نشستم و عزم کردم که اگر مرا یک مصلا و یک سبوچه باشد درین مقام سکونت توانم کرد از قبر شیخ صلاح آواز بر آمد عبدالحق بر حوض رو آنی و مصلا و سبوچه برگیر در حوض در آمدم و دست انداختم اول دست من بر سبوچه افتاد و برگرفتم بار دوم دست انداختم ریسمان یک چارپائی کهنه بدست آمد برخود گرفتم

شیخ جمال گوجری

وی مریدی بود در اوده با شیخ احمد عبدالحق مصاحبت داشت شیخ احمد گفته است که از بکر تا پنیده مسافرت کردم با هیچ مسلمانی ملاقات نشده الا در اوده یک بچه را دیدم و اشارت بشیخ جمال گوجر کرد **نقل است** که دران ایام که شیخ در اوده بود سگ ماده همراه داشت وی بچه زائید شیخ میزبانی ولادت او کرد و همه اعیان و اکابر و امرا شهر را میهمان ساخت روزدیگر شیخ جمال گوجر شکایت کرد که شما تمام شهر را طلبیدید و ما را نه طلبیدید گفت جمال الدین میزبانی سگ بود سگانرا طلبیدیم که الدنیا جیفة وطالبها کلاب تو از جمله آدمیانی ترا چون طلبیم ؛

شیخ بختیار رح

مرید شیخ احمد عبدالحق است و خصوص بوی محرم اسرار و واقف احوال او در سفر و حضر بادی یکجا بود و از مریدان او کم کسی بود که در عنایت و قرب شیخ مشارک و مساهم او بود وی غلام سوداگری بود که سوداگری جواهر میکرد و قتی مولای او در قصبه دولی جهت سودا آمده بود بختیار را نظر بر شیخ احمد افتاد و معتقد شد هر صباح و مساء در خدمت شیخ آمدی و بایستادی تا شش ماه بهیچ سوال گذراند شیخ بوی التفات نکرد

گر مصلای من چون تو باشد

مکتوبات غیبی من چون تو باشد

رسیدو برفت سرگشته شد و قلت بهلاک انجامید کسانی که زین راه برگشته اند برفتند بسیار سرگشته اند ؛ راه راست یکی ست و دوی نزدیکتر بین راهها ست و بر هر دو جانب وی شعبها در راهها خم و پیچها بسیار پیدا آمده که هر یک بمقدار خم و پیچی که دارد از منزل مقصود دور افتاده و کسیکه دایم براه راست مستقیم رود و هرگز میل بیمین و شمال نکند و در خم و پیچ نیفتد کیست و آنکه بناگاه در خم و پیچ افتد و قدمی چند بزند و زود براه راست آید از اهل سابقه سعادت ست و عاقبتش بخیر هر چند درین میان خللی و فتوری در کارخانه استقامت راه یافت معاذالله از انکه هرگز روی براه راست نیارد و هم در وادی خذلان گمراه شود و هلاک گردد یا جوعش براه راست دورتر افتد والله اعلم دیگر براه راست باد نیاید سبیل سالک راه سلامت و قاصد طریق احتیاط آنکه در هر دم و هر قدم هشیار رود و نگران راه باشد و نظر بر قدم دارد تا کجا افتد و بکدام جانب رود از ینجاست که سالکان این راه هر نفس به توبه و استغفار و اعتذار مشغول باشند معنی توبه رجوع ست از معصیت بطاعت و از اعراض باقبال و از غفلت

ونه پرسید تو کیستی واز کجائی وبچه کاری آئی بعد ششماه نظر عنایت بحال او برگماشت اورا ازان نظر مستی دست داد که بیخود شد ودران بیخودی گستاخی درآمد که احمد این چنین نعمت داری وبندگان خدارا محروم میگذاری شیخ اورا منع میکرد وی مست همین سخن بود قدری آب نوشانید واز مستی بهوشیاری آورد فرمود بختیار برمولی خود برو ورضائی او بطلب ودرکار او باش بختیار سر برزمین آورد وبجونپور که مقام سکونت مولی او بود برفت مولی چون حال او چنان دید اورا آزاد کرد وبختیار را آتش عشق ومحبت چنان غالب شده که یکدم قرار نداشت گویند که شیخ شرف الدین پانی پتی درعالم اسرار باشیخ احمد سفارش شیخ بختیار کرد وگفت احمد ترا هیچ کس درعالم چنانکه توئی نمی شناسد مگر بیچاره بختیار ازخان وان دل برگرفت واز جونپور برد ولی آمد ودر خدمت شیخ مشغول شد وهر چه از لوازم صدق ومعامله وخلوص محبت بود بجا آورد **نقل ست** که روزی شیخ احمد گفت بختیار میخواهم درصحن خانقاه من چاهی بکنی وی درحال کلند آورد وبکاویدن چاه مشغول شد وآب برآورد شیخ بران آب تکبیر فرود آورد قسمت کرد باز اشارت شد که بختیار این چاه را امروز از خاک بیرون باید انباشت واز خاک این چاه صفه باید ساخت شیخ بختیار هم درحال خاک آورد وچاه را بانباشت واز خاک این چاه چبوتره ساخت هیچ نپرسید که دیدن چاه برای چه بود وانباشتن برای چه **نقل ست** که روزی شیخ درحجره خود نشسته بود وشیخ بختیار درخدمت ایستاده پرسید بختیار چیزی می بینی چه بیند که تمام حجره از زر خالص است فرمود بختیار را اگر کار آید اختیار کن عرض کرد که بختیار را ازین هیچ درکار نیست فرمود باز به بین چه بیند که حجره هم از خاک ست **نقل ست** که روزی شیخ احمد پسر خود را شیخ عارف بطلبیدن بختیار بفرستاد شیخ عارف بردر او رفت وآواز داد وی میخواست که با زن خود مجامعت کند در اثنا آن بود که خول کند فی الحال زن را بجائی خود بگذاشت وجامه برگرفت وبخدمت پیر بشتافت گویند که شیخ بختیار را شهوت جماع باکمال بود ودر قضا آن بی طاقت شاید که این طلب ازجهت امتحان او بود تا دلش وقت مطاوعت کند یا نه **نقل ست** که دی روزی پیش شیخ آمد وگفت که قصد تجارت دارم چه فرمان می شود فرمود برو اما مادرای دریا مرو که تا دریا ولایت این فقیر است گویند که دی هیچ نخوانده بود اما به برکت صحبت شیخ بعلم معرفت عالم بود هر چه گفتی از کتاب الله وسنة رسول بیرون نگفتی رحمة الله تعالی علیه

شیخ عارف

پسر شیخ احمد عبدالحق ست وصاحب سجاده او موازنه چهل سال عمر یافت باهر طائفه سری داشت وهمه کس ازو راضی بودند **نقل ست** که هر پسری که شیخ احمد را میشد نیه ایست روزی می شکوه شیخ شکایت کرد که از شما یک پسر نصیب ما نشد هر پسری که می آید حق گویان می آید وقریب برحمت حق می پیوندد

هشیاری واستغفار بمعنی طلب ستر وپوشیدن بود یعنی ما نور لطف ورحمت ظلمتی را که از ارتکاب معصیت طاری شده ونقطه سیاهی که ازان بردل نشسته بپوشد واثر آن را زایل گرداند واعتذار عذرخواهی آنکه براه کج رفت وتا براه راست بازآمدن وقفه در سلوک طریق استقامت افتاد سالک این راه باید که همیشه ازین خیال واز این دغدغه فارغ نباشد واز رفتار خود باخبر بود واز قرب وبُعد منزل مقصود آگاه باشد بغفلت خونگیر دود ولیز نگردد از دائره زجر وسیاست بیرون نرود وایمن نه نشیند وبناگاه بجائی نرود وبجائی نیفتد که بیرون آمدن ازان ورسیدن براه راست دشوار گردد در حدیث آمده است که اگر کسی باشد که در گناهی افتد واز ان استغفار کند وبناگاه باز دران گناه افتد باز استغفار کند فرضاً در هر روزی هفتاد بار بیش درین کن ومکن و منع وزجر نفس رود بهتر بود از آنکس که گناهی کند وهمیشه مصر بود وقطعاً باستغفار روی نیارد تا رفته رفته بمعصیت خوگیر دو سیاهی دل سخت پذیرد ودوری ومهجوری تسلی یابد ومحبت مبدل بعداوت گردد دیگر علاج پذیر نیست خیره وطبع درین که در باب فلاسفان

و شیخ گفت که یک فرزند بر من هست تو خواهم داد اما هنوز پخته نشده است و در سفر روم او را پخته گردانم بعد ازان تو تسلیم بکنم بشرط آنکه او را هیچ نگوئی و در رضای او باشی بعد از چندگاه پسری متولد شد شیخ عارف نام او نهاد و شیخ عارف را پسری است شیخ محمد نام و شیخ عبد القدوس مرید این شیخ محمد است رحمة الله علیهم اجمعین

شاه داؤد

در سرهرپور بود بچند واسطه بشاه خضر که خلیفه خواجه قطب الحق والدین ست میرسد درویشی کامل بود گویند چون شیخ عبد الله شطاری درین دیار تشریف آورد مردم متوجه ملازمت او شدند شیخ داؤد نیز بقصد دریافت شیخ بدر خانه او رفت و شیخ عبد الله را رسم بود که دربان بر در میگذاشت دربان شیخ او را منع کرد او بزور رفتی که داشت دربان را بیفگند و بر سینهٔ او پا نهاد و بجبر پیش شیخ در آمد و بر کرسی که نشسته بود بنشست شیخ او را احترام نمود و اکرام کرده اثنار مجلس خادمی از خادمان شیخ عبد الله گفت که هیچ بی ادب بخدا نرسیده است وی گفت هیچ با ادب بخدا نرسیده است گفتند این چه سخن ست گفت اگر من ادب میکردم دربان را نمیزدم کی بملازمت شیخ مشرف میشدم و بخدا میرسیدم شیخ خوشحال شد و ازوی این سخن را بپسندید و عنایت بسیار کرد

شاه نور

مرید شاه داؤد دست بزرگ بود و صاحب کشف و تصرف ظاهر و باطن وی در اول قصار بود ناگهان شاه داؤد بر سر وقت او رسید و قوت استعداد وی را معائنه کرد و گفت بابا تا کی چوب را بر چوب بزنی کار دیگر کن وی باشارت شیخ ازان کار برآمد و طریق ریاضت پیش گرفت و بکمال حال رسید و او را خلیفه بود در انباله شیخ پیرک نام داشت و اگرچه وی مرید شیخ یوسف قتال بود اما مربیت و ارشاد از شاه نور یافته و مرید از طرف اوی گرفت کبیر السن و بسی صاحب حال بود و تصرفی داشت گویند که وی بعد از نقل شیخ یوسف قتال بلی آمد و در روضهٔ او مشغول شد و قتی در واقعه دید که شیخ او میفرماید دمن مرا با براهیم خلیل سپردم و اشارت بدروی میکند که وی امیست بطلب آن نزد پیرون آمد و این شیخ پیرک دران زمان سوداگری اسپ میکرد و هر اسے فروختن اسپ بمرضع خرید که دیسی ست از بهار متوجه شد چون بسر هرپور رسید شیخی را دید که در لباس مشائخ نشسته است بخود گفت که شیخان هندوستان عجب زاق مباشند وی باشراق باطن دریافت و گفت بابا این طرف بیا مرا ای خنا سی آن مرد که پیر تو ترا واقعه نموده بود منم و آن ابراهیم خلیل که بحکم لایزال من امتی اربعون رجلا علی قلب ابراهیم فرموده بود منم وی نیز بشناخت و اختیار ملازمت او کرد شیخ او را تلقین ذکر کرد و وصیت کرد که مداومت کنی برین ذکر و شرم نکنی از هیچ کس و رخصت کرد بعد ازان وی بجانب قندهار رفت و بر انچه شیخ فرمود عمل میکرد شبی مجمعے بود وی باز ذکر کردن شرم کرد اما

وآلوده دلان از کافران در وجود یافته است نام این مرتبه است نعوذ بالله من ذلک و بحقیقت با نفس و شیطان بجنگ و جدل بس نمیتوان آمد و خلاص از شر ایشان نتوان یافت سبیل در دفع شر ایشان صدق توجه و دوام التجا بجناب بوبیت و تضرع و زاری بدرگاه فضل و رحمت اوست شیطان خود بذکر حق مندفع گردد و استیلا و سلطان او از ذاکران مرتفع بود اما این نفس بلائیست که هم از ذکر حظ و نصیب خود گیرد و کار خود کند و وی مخذول و شکسته نگردد مگر بالتجا بحق و استعانت و استمداد از جناب عزت کبریای او تعالی و تقدس شانه و الله الموفق الرسالة السابعة والعشرون کشف الاستار عن تحقیق معنی الکسب و الاختیار

لا اله الا الله محمد رسول الله لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم سالکان طریق تحقیق و واقفان سر حقیقت هر کاری و هر عملی که کنند از حول و قوة خود تبری باشند و از رویت عمل و اختیار خود خالی فانی و تدبیری و اختیاری که مولے خالی برای ایشان کرده و وضع نموده است از وظایف عبادات و اقسام طاعات

بازاین خطره را دفع کرده بمقتضای وصیت شیخ عمل کرد چون باز بملازمت شیخ آمد فرمود با چه از ذکر خدا شرم کردی عرصه کرد که بنده هرگز آنچه فرموده بود ترک نکرده است فرمود یاد داری فلان شب که این معنی بخاطر تو خطور کرده بود من همراه تو بوده ام **نقل است** که شیخ پیرک سماع بسیار کردی اما رقص و تواجد کمتر بودی گاهی بودی که یک دو روز بیهوش افتاده بودی گویند که در آنجا مردی عالم بود و منکر سماع و حالت مشائخ روزی بقصد احتساب بر شیخ پیرک رفت از دور نظر شیخ بر او افتاد و گفت در گرفت در گرفت بمجرد این گفتن آتش در شهر در گرفت و دران مرد حالت در گرفت چنانکه در رقص آمد و بیهوش افتاد تا آنکه چند نماز از وی فوت شد بعد ازان معتقد وی شد و مشغول شد بذکر و ریاضت و بجدی مراقب بود که استخوان گردن او برآمده بود شیخ حسین سهرندی که ناقل این حکایاتست می گفت که از خواجگان مامردی بود که وی را خاطر فاسد در گرفته بود همیشه در نشست و خاست استغفار می گفت و بهیچ نوع آن خاطر از باطن وی زائل نمیشد و اگر کسی استفسار میکرد طاقت اظهار آن نداشت و وی مرید شیخ عبد القادر نوبخش بود که از ولایت شیراز آمده بود وی نیز پرسید اما باوی نیز اظهار نتوانست کرد پیش شیخ پیرک آمده بمجرد دیدن گفت بابا این خاطر را از خود دور کن انحراف از شیخ گفتن و از وی خاطر دور شدن و این شیخ پیرک از زمان سلطان بهلول تا اوائل زمان دولت اکبر شاه باقی بود رحمة الله علیه

شیخ سعد الدین خیرابادی رح

مرید شیخ مینا ست بزرگ بود حافظ حدود شریعت و آداب طریقت همتی عالی داشت و موصوف بود بتجرید او نیز بر طریقه پیر خود مستور بود و موضع بود بوجد و سماع عالم بود بعلوم شریعت و طریقت در علم نحو و فقه و اصول تصنیفات دارد مثل شرح مصباح و کافیه و حسامی و بزدوی و امثال آن بر رساله مکیه شیخ نوشته است مسمی بجمع السلوک بر طرز خزانه جلالی که از ملفوظات مخدوم جهانیان است بسی از ملفوظات و حالات شیخ مینا را در وی درج کرده و در وقتی که از وی نقل میکند میگوید قال شیخی شیخ مینا ادام الله فیضه و هر جا که می گوید قال شیخ شیخی مراد از وی شیخ قوام الدین لکهنوی است وی در علم ظاهر شاگرد مولانا اعظم است که از فقها و علمای عصر بود و پیر او شیخ مینا نیز پیش مولانا کتاب عوارف المعارف می خواند و قتها بخدمت پیر عرض میکرد که معلوم بنده گی مخدوم ست که طبع بنده بتصحیح الفاظ این کتاب کافی ست و درک معانی خود خاصهٔ احوال شریف ایشان است اکنون ملازمت درس سوالی از برای چیست فرمودی که بابا نه دیانت است که با وجود علم ترک تعلم کنند و بعلم خود اکتفا نمایند و اورادان بسیار زند چنانچه شیخ صفی بزرگ بود و صاحب ذوق و حالت بر قدم

و توزیع اوقات بجا آرند و نظر بر سببیت عمل و ترتیب جزا و اعتقاد ثواب نگمارند و در نظر ایشان جز فضل حق و توفیق و قدرت وی سبحانه نماند جمع بین الشریعة و الحقیقة که گویند این باشد و آنکه هر کن دکن عمل و زجر و منع نفس بر حسب قوت خود بستیاد بود و تبدیر و اختیار از خود گرفتار و بسببیت عمل ناظر و خواهد که بسببی قدرت و زور بازوی عمل براه رود و بمنزل مقصود رسد و حق را بجز اجرای عمل و ترتیب حکم وعده او مطالبه کند این نیز اگرچه در حساب ظاهریان و معاملات صورتی دارد اما در حقیقت حاصلی ندارد و ای کاش کسی کاری کند و بهر حال باعثه عمل پیدا کند تا اینها برسد پس ازان بگذرد اما رحلیه در طریقت و مشاهده سر تحقیقت حقیقت حاصل و غافل بود از وصول مقام فقر و دنا محروم باشد بزرگی گفته است کن فی الابتداء کانک قدریّ فی الانتهاء کانک جبریّ میگوید که در ابتدا در حال بقوت باعثه عمل و جد و سیان چنان باش که گویا قدری مذهبی و در انتها به مشاهده سر حقیقت آنچنان شود که گویا مشرب جبریه داری قدریه آن طائفه اند که عمل را از خود دانند و بنده را خالق افعال خود گویند و جبریه آنانکه خود را مجبور محض شمارند و اصلا اسناد فعل و اختیار بخود نکنند و حرکات آدمیان را مثل حرکات

پیر خصور و مجروزیست و شیخ مبارک سندیله که باحکام شریعت و آداب طریقت موصوف بود
او مرید شیخ خیرآبادی بود و از شیخ سالار نیز تربیت یافته بود و وفات او در سنه سبع صفی مردی
بود از ابناله با وصاف درویشان موصوف و باحوال ایشان متحقق و در لباس اخفا مستور
مرید شیخ مبارک سندیله بود و از مریدان شیخ سعد خیرآبادی شیخ الله دیا خیرآبادی ست که بغایت
مسن و معمر بود در هنگامی که بامر والی عهد درین دیار تشریف آورده بوده بغایت تعظیم و
تکریم مخصوص گشته و آثار عظمت و کرامت ازوی بظهور رسیده و همدرین سال که نهصد
و نود و سه است از عالم رفت رحمة الله علیه

شاه سید و رح

در اوائل حال در خدمت ملوک بود و دولت بسیار داشت بعد ازان جذبهٔ عنایت در کار او کرد
هرچه داشت از متاع دنیا دی همه را باختیار در باخت و در خدمت شیخ حسام الدین مانکپوری
افتاد و کار کرد و خرقه پوشید و درویش شد گویند که وی در عهد سابق بر زنی عاشق بود بعد ازان
که جامه فقر پوشید هم بدان جامه پیش آن زن رفت وی گفت سید و آلهیه شدی یعنی گدا و فقیر
را در عرف آن دیار آلهیه گویند ازان باز او را سید و آلهیه لقب شد آن زن نیز بعلاقهٔ محبت در خدمت
او در آمد و فقیر شد و او را اشعار است از انجمله این بیت است ؎ دل گویدم سید و بگو احوال
خود یکیک برو پرده آنم که خودی آید او سید و کجا گفتار کو بالفعل ست که وقتی شیخ حسام الدین
در اجی حامد شه و شاه سید و هر سه جامه نداشتند یک قبائی پنبه دار حاضر بود شیخ حسام الدین آنرا
سه قسم ساخت آبره را یکی داد و آستر دیگری و پنبه را خود پوشید و رسنی افتاده بود آنرا میان خود
بربست و سر پنجهان برهنه بود هر سه بزرگوار متوجه مسجد جامع گشتند در راه شخصی حلوا در برگهای
درخت پیچیده پیش آورد حلوا را قسمت کرد و برگها را هم بر پیچیده بجای کلاه نهاد رحمة الله علیهم
اجمعین قبر شاه سید و در فتح پور هنسوه است که در یک کروه مانکپور است

راجی حامد شه رح

مرید شیخ حسام الدین مانکپوری ست بزرگ بود و صاحب نسبت درست و حال صحیح و صفائی
باطن بالفعل ست که در زمان سلطان شمس الدین التمش دو برادر از سادات کرویز بدهلی
قدوم آورده بودند یکی سید شمس الدین و او در زمین میوات سکونت کرد و بقیه از اولاد او
در انجا مانده اند و دیگر سید شهاب الدین که از اجداد اوست بزرگان ایشان معزز

سنگ و کلوخ گویند نزد اهل
حق این هر دو مذهب باطل
بود چنانچه گفته اند لا جبر و لا قدر
ولکن امر بین امرین ولی میگوید
بندی را برای تقویه باعثه
عمل شود مذهب قدریه نافع
بود و مذهب صواب و راه
راست آن باشد که عمل کند
و آنرا نسبتی بخود نیز اثبات کند
و با وجود آن بداند که آن اثر
و عمل که بوجود آمده همه بخلق
و توفیق پروردگار ست بنده
عامل و کاسب بود نه خالق و
قادر و عمل سبب جنت است
که آنرا حق جل و علا ساخته
است نه علت آنکه بذات
خود دران موثر باشد و این را
سبب عادی گویند و هر چیز که
چنان بود که چون پیدا شود
اثری بروی مترتب گردد
و اگر نباشد آن اثر نباشد آنرا
سبب عادی خوانند اسباب
عالم همه عادی بود یعنی عادت
الهی و سنت وی بران جاری
شده که چنین ساخته است
و اگر خواهد بنسازد مثلاً آتش
سبب گرمی و سوختن ست
یعنی پروردگار تعالی آتش را
چنین آفریده و چنین ساخته است
و لیکن سوزنده در حقیقت او است
تعالی و اگر صد آتش کنی تا وی
نخواهد نسوزد نه آنکه خواهی
نخواهی آتش علت سوختن
ست و طبیعت وی چنین ست
این اعتقاد فلسفیان و

وکرم بوده اند و در زیان مردم آن دیار برایشان اسم راجی غالب شده و او نیز در اوائل حال در لباس سپاهیان بود در آخر بصحبت شیخ حسام الدین رسید و در ریاضات شاقه کشید صفای باطن و حضور وقت نصیب او گردید و گرچه در علم ظاهر بقدر ما یحتاج کفایت کرده بود ولیکن دانشمندان اسیر حلقهٔ ارادت او بودند گویند که وی اگر خواستی که از معارف و کشف ضمائر چیزی ظاهر کند حکایتی از سرگذشت احوال خود بیان کردی و در ضمن آن مقصود طالب بحصول انجامیدی قبر او در مانکپور است و وفات او در سنه قدس الله سره

راجی سید نور

وی فرزند راجی حامد شه است او نیز مثل پدر بزرگ و صاحب کرامت بود و لباس سپاهگری را تا شاه حال و مشغولی باطن ساخته قبر او نیز در مانکپور است وفات او در سنه

شیخ حسن طاهر

مرید راجی حامد شه است و از راجی سید نور نیز نعمت خلافت یافته والد او شیخ طاهر از ملتان بطلب علم باین دیار افتاد و مدتی در بارهٔ بهار سکونت کرد و پیش شیخ بدر حقانی تحصیل علم نمود و هم در بهار شیخ حسن از خلوتخانهٔ عدم بهمان سرای وجود رسید و از عنفوان شباب هم در اثنای تحصیل علم در طلب دانشگیر حال او شد و بصحبت درویشان افتاد **نقل** است که وی همدران ایام کتاب فصوص الحکم پیش یکی از مشائخ آغاز کرد و والد او از طریق فصوص منکر و بیگانه بود روزی از وی از تحقیق مسئلهٔ توحید وجود استفسار نمود وی این مسئله را بروجهی که خاطر نشان علمای ظاهر تواند شد تقریر فرمود و موجب اختلال عقیدهٔ اشکال مولوی گشت و از منعی که او را در خواندن این کتاب میکرد باز آمد هم دران ایام آوازهٔ مشیخت و بزرگی راجی حامد شه در میان خاص و عام افتاد و شیخ حسن بدیدن سید بطریقی که متضمن نوعی از امتحان حال باشد رفت و هم در لقیهٔ اولی بقوت جاذبهٔ ازلی در سلسلهٔ ارادت او در آمد ؎ زهره آنم که باین جاذبهٔ شوق خسارتر ابینم و بتاب نگریزم ؛ اول کسیکه از علما در حلقهٔ ارادت سید در آمد او بود و از مشائخ بجونپور ست در زمان سلطان سکندر انار الله برهانه از جونپور باستدعای او باین دیار قدوم آورد **نقل** است که یکی از برادران سلطان سکندر که هوای سلطنت در سر داشت مرید او بود روزی هم درین خیال بخدمت او آمد و التماس نمود که حضرت شیخ فاتحه بخوانید که تا مر اسلطنت دهلی نصیب گردد شیخ او را ازین سودا باز داشت و گفت حق سبحانه و تعالی بحکمت خویش ترقی یکی خواسته است تو در اینجا معارضه مکن تو مطیع او باش چون این خبر بسمع سلطان سکندر رسید معتقد کرامت و دیانت او شده قدوم او را باین جانب التماس نمود سابقه اشتیاق بزیارت مشائخ دهلی داشت طلبیدن سلطان سکندر مؤکد این حال شد اول در آگره آمد مدتی در انجا بود بعد ازان بدهلی رسید و در کوشک کهی نشل که برج حصار سلطان محمد تغلق ست با اهل و عیال سکونت کرد و هم در انجا وفات یافت و قبر او واقع

وی هریان ست و مذهب حق و اعتقاد مسلمانی انیست که سوزنده حق ست ولیکن وی که میسوزد با آتش میسوزد و آتش را در سوختن دخلی داده است و اگر خواهد بی آتش نیز سوزد و اگر نخواهد با آتش هم نسوزد و فرق میان سبب علت بچنین ست پس پیدایش آفریدگار تعالی و تقدس بردو نوع ست یکی باسباب آنرا عادت خوانند و دیگری بی اسباب که آنرا خارق عادت گویند عادت برین ست که تا تخم نریزند سبز نشوند و آنکه نباخورده میرسد همه خارق عادت ست و عادت آنست که تا راه نروند و گام نزنند بمنزل نرسند و اگر بی راه رفتن و گام زدن برسند خارق عادت است غالب افعال از قبیل اول ست و ثانی نیز وقوع دارد معجزات انبیا و کرامات اولیا دلیل این است و اعمال و افعال بندگان همه بخلق و قدرت الهی تعالی ست و اگر مدرک عقل در رسد چنین یا بند چه هر چیز صفت و اثری دارد از ذات خود ش بود ذات وی نیز خود بخود بود و چون ذات از دیگری بود صفات نیز از آن دیگری بود ذات از دیگری بود صفات و آثار از ذات و صورت نه بندد ثبت البطار ثم انقش پس چون ذوات آدمیان از حق

از اولاد او در انجاست وفات او بست وچهارم ربیع الاول سنه تسع وتسعمائة او را رسائل
است در طریق سلوک وعلم توحید واز جملهٔ آن مفتاح الفیض ست در وی می نویسد سوال
سلوک چیست وسالک کیست وتزکیهٔ نفس وتصفیهٔ قلب وتخلیه سر وتجلیهٔ روح چیست ومنزل چیست
ومقصد کدام است وجذبه چیست ووصول کدام است وشریعت وطریقت وحقیقت چیست وچه
مقام ست **جواب** سلوک در لغت رفتن ست ورفتن حسی انتقال ست از مکانی بمکانی ودرین
محل از سلوک رفتن معنوی وانتقال معنوی مراد ست واین سلوک وانتقال را در مرتبه نفس
تزکیه مینامند وتزکیه نفس آنست که نفس را از اوصاف ذمیمهٔ حیوانی با وصاف حمیدهٔ ملکی واز امارگی
بلوامگی ومطمئنگی موصوف سازد وسلوک دل را تصفیه مینامند وآن آنست که آئینه دل را از زنگار
هموم وغموم دنیادی ومیل بجمع وبنائی او وحرص وحب دنیا واندیشه ماسوا یعنی مصفا گرداند وتخلیهٔ سر
آنست که سر را از اندیشه ماسوی الله واز غوغای غیر حق اگرچه بهشت بود خالی دارد وپاسبانی سر
کند یعنی اندیشه غیر حق را به سر خود راه ندهد واگر چیزی یکایک بگذرد نفی خواطر نکند وتجلیهٔ روح آنست
که بنور مشاهدهٔ حق وبذوق وشوق ومحبت واسرار وانوار مشاهده روح را متجلی ومتحلی گرداند پس
حقیقت سلوک عبارت شد از تبدیل اخلاق حیوانی وخروج از اوصاف بشری وتخلق باخلاق
الله حضرت قطب عالم در رساله ملهمات خویش بیان شریعت وطریقت وحقیقت فرمودند الشریعة
الاتباع والطریقة الانقطاع والحقیقة الاطلاع الشریعة الاتقیاد والطریقة الانتقاد والحقیقة الاتحاد
شریعت کمر بندگی در میان بستن ست وطریقت از خود رستن وحقیقت بدوست پیوستن شریعت
فرمان برداری طریقت از غیر بیزاری حقیقت با دوست بزخورداری شریعت غناست طریقت فناست
حقیقت بقاست وسالک در ابتدای حال حسن ست ودر توسط عقل معاد است ودر انتها نور الله
است ودر سیر الی الله منازل نیست وراه نیست زیرا که راه ومنزل درمیان دو چیز بود چون
دوئی نیست نه راهست ونه منزل حضرت حسین منصور حلاج را پرسیدند کیف الطریق فقال
الطریق بین اثنین اما در سیر فی الله منازل بیشمار ست زیرا که آنرا نه غایت ونه انحصار ست مقصد
رسیدن بوحدت حقیقی وبیرون آمدن از شرک وپندار خودی ودوئی وجذبه عبارت ست از
رحمت خاص که آنرا رحمة من عندنا عبارت از انست ودعای مصطفی صلی الله علیه وسلم اللهم
انی اسئلک رحمة من عندک تهدی بها قلبی الی آخره مبنی بر آنست وفیض حق نیز تسمیه آنست
جذبة من جذبات الحق توازی عمل الثقلین مصرع یک ذرة عنایت تو ای بنده نواز ❊
ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات الا فتعرضوا لها ❊ تو مستحق نظر شوکمال وقابل فیض کی منقطع
نشود فیض هرگز از فیاض ❊ والیه اشار صلی الله علیه وآله وسلم انی لاجد نفس الرحمن من جانب الیمن ❊

بود صفات وافعال ایشان
نیز بحقیقت از وی بود الا آنکه
ذوات ایشان را در انجام خلی
باشد بران وجه که در بیان
معنی سبب حادی تقریر کردیم
پس عمل سبب جزا است تا
عمل نکنند جزا نیابند وبعمل
به بهشت در نروند یعنی عادت
الله عز وجل بران جاریست
که تا عمل از بنده بوجود نیاید
جزا اش نه دهد وبهشت در
نیارد واگر خواهد بی آن نیز
درآرد واگر خواهد باوجود عمل نیز
ندرآرد اما سنت وعادت
وی بران جاری شده که هرگز
این چنین نمی کند بعمل به
بهشت نمی برد وبا عمل
بد دوزخ نمی فرستد بارا اینجا
تفاوتی وفرقی دیگر پیدا شده
که وی سبحانه کریم ست اول
را گاهی میکند نه ثانی را مقتضای
کرم وی اینست نه آنکه خلاف
را نتواند کرد میتواند کرد اما از
کرم خود در وعید خلاف کند
نه در وعده الا کفر را که هرگز نه
بخشد وکافر را به بهشت نبرد
اینحکم اوست وعقل را در اینجا
مدخلی نه ومسئله قضا وقدر و
اختیار بنده از غوامض
اسرار ست اینجا ایمان باید
آورد ودم نتوان زد ودر حقیقت
بحث وگفتگو در اینجا لاطائل
بود وهیچ عملی وهیچ حقیقتی
موقوف بر کشف این اسرار
نبود عمل باید کرد وکوشش

مرد باید که بوی داند برد ٭ ورنه عالم پر از نسیم صباست بیت درین دیار ازان سر خوشم که گه گاهی ٭ نسیم بوئی توام زین دیار می آید ٭ این اشارت ست بتجلی دائم و فیض حق و جذبه حق و وصول بحق عبارت از انقطاع و تبری از پندار خودی و دوئی ست و ارتفاع جهل و علم بوجود مطلق

مولنا آله داد

از اعاظم علمائی جونپور ست شارح کافیه و هدایه و بزدوی و مدارک در تحریر و تنقیح بطالب علمی قدرت تمام دارد بیک واسطه شاگرد قاضی شهاب الدین ست و مرید راجی حامد شه نقل ست که شیخ حسن طاهر و مولنا آله داد در سلوک طریق تحصیل علم رفیق یکدیگر می بوده اند و در میان ایشان مودتی عظیم بود چون شیخ حسن طاهر در سلسلهٔ ارادت راجی حامد شه در آمد مولانا آله داد گفت که میان حسن شما عزت طالب علمان برباد داده فرمود شما نیز یک مرتبه بخدمت ایشان برسید و امتحان کنید تا ما را معذور دارید روز دیگر هر دو یار قصد ملازمت کردند مولنا آله داد مسئله چند از هدایه و بزدوی که بسمت اشکال موسوم بودند تصور کرده با خود راست کرد چون بخدمت سید رسیدند او بهمان عادت خود از سرگذشت احوال خود حکایت آغاز کرد که متضمن رفع اشکالات مولنا آله داد گردید مولنا نیز مرید شد و بسلوک طریق مجاهده و ریاضت مشغول گشت رحمة الله تعالی علیه ٭

شیخ معروف

جونپوری مرید مولنا آله داد شارح ست بزرگ بود صاحب المجاهدات والریاضات والذوق والحالات و از مریدان او شیخ احمد زین رجونپور بود عامل و متوکل و متورع و متبرک رحمة الله علیهما

شیخ بهاء الدین

جونپوری از مشاهیر مشائخ آن دیار ست مرید شیخ محمد عیسی ست در ترک و تجرید و صدق و ورع قدمی داشت گویند که یکروی صاحب نعمت شیخ حسین نام از دولقه گجرات بشوق دریافت صحبت شیخ محمد عیسی بجونپور آمده بود شیخ بهاء الدین دران ایام طالب علمی صالح و قابل بود بصحبت او افتاد و این شیخ حسین علم کیمیا میدانست چون شیخ بهاؤ الدین را دید که جوانی فقیر و مستحق ست روز سی دل او بروی بسوخت و گفت ترا همراه ما بصحرا می باید آمد بصحرا رفت و کیمیای بعمل آورد و بوی بداد که صرف ما یحتاج خود بکن تا اگر باز احتیاجت شود با ما بگوئی که برای تو دیگر بکنیم شیخ بهاء الدین عرضه داشت نموده که بنده

مکتوبات شیخ

نمود و التجا بجناب حق آورد تا نور یقین و طمانینت و سکینه در باطن پیدا آورد که از وساوس و خلجانات صاف سازد تا انچه فرموده اند عمل کردن بامر و نهی ست نه دریافت این سر و حقیقت آنچ بحث در آن در حدیث آمده است که پروردگار تعالی بندگان را روز قیامت ادامر و نهی خواهد پرسید نه از ذات و صفات خود ایمان بحق بآن اسماء و صفات که در شرع آمده باید آورد و انچه ازان صفات بادراک عقل در آید فهما و انچه متشابه بود و فهم بدان نرسد ایمان آورد از کیفیت آن باز ایستاد بعد از حصول این قدر از ایمان عمل باید کرد بدانچه فرموده است تا هم بنور ایمان و صفای عمل یقینی و اطمینانی در دل افتد و خلجانی نماند این شبه و خلجان تا آنجاست که اطمینان قلب و نورانیت دی بنور ایمان دست ندهد چون ایمان آورد دی بیقین دانستی که در اینجا شر دنیوی نیست امر و نهی واقع شده و در تو چیزی نهاده اند که معنی امر و نهی بدان می فهمی و در خود صفتی و حالتی که فعل و ترک بدان بوجود آید و ازانجا اختیار گویند بیابی و وجود این حالت و صفت در آدمی ظاهر ست چنانچه سمع و بصر و باقی صفات

چون این همه یقینیات بی شبه معلوم ست در شک و شبه افتادن چیست و طلب تحقیق محض اختیار و جبر و حیله سازی و بهانه جوئی برای چه و اگر هنوز عقد ایمان درست نشده و استحکام نه پذیرفته و نور یقین در دل نه در آمده فکرے به ازین باید کرد و غم ایمان باید خورد و بعد از حصول ایمان اشکالی نیست و ایمان موهبتی ست از حق سبحانه و سببے که از جانب بنده درینجا دخل داشته باشد فکر و نظر در دلایل ست اما دلایل و آیات اسلامیه نه شکوک و شبهات کلامیه که آن بغایت راه پر خوف و خطرست در آمدن نور یقین در دل به سبب آنها بسے دور ست خصوصاً با معارضه شبهات مخالفان و مذاهب اهل اهوا و نافع ترین چیزها درین باب صحبت صالحان و خداوندان ایمان کامل و نفوس مطمئنه و قلوب منوره است و این نیز بسے نادر و کمیاب افتد و اقرب طرق النجا بجناب رحمت الهی و تضرع و زاری بدرگاه عزت او و صدق توجه و طلب دوام ترقب و انتظار مطلوب دست تمسک بدامان متابعت پیغامبر صلی الله علیه وسلم در زدن و خدمت و ملازمت علوم دینیه که آلات

ازشما امید کیمیائی دیگر است این کیمیا بکار من نیاید شیخ را بروی دل خوش شد و در تربیت با طن او بیفزود تا وقتیکه مدت ملاقات شیخ حسین با شیخ محمد عیسی بآخر رسید و با نعمت خلافت و خرقه تبرک از شیخ یافت بجانب دونقه مرخص شد شیخ بهاء الدین دست بدامان شیخ آورد و التماس ارادت و اجازت نمود او گفت که پیر تو درین شهرست و از ما ترا همین مقدار صحبت نصیب بود بعد آزمدتی شیخ بهاء الدین را دل بملازمت شیخ محمد عیسی کشیده بعلاقه سابقه ازلی در سلک معتقدان او در آمد و مرید شد و نعمتها یافت و هنوز به نعمت خلافت مشرف نشده بود که وقت رحلت شیخ در رسید فرمود بهاء الدین خرقه خلافت تو پیش سیدی است که از مانکپور تشریف خواهد آورد در زمانی که موعود بود در آجی سید حامد بجونپور رسید و شیخ بهاء الدین نیز باستقبال او بر آمدهم در لقیه اولی خرقه پوشانیده و خلیفه ساخت وفات شیخ بهاء الدین در سنه

شیخ بهاء الدین رح

بن ابراهیم عطاء الله الانصاری القادری الشطاری الحسینی صاحب حالات و جامع برکات و کرامات بود و وطن اصلی او قصبه جیدست که از سرکار هندا ست باستدعای یکی از ملوک مندو دران دیار رفته آو قادری بود و مشرب شطار داشت آورا رساله ایست که درانجا انواع اذکار و اشغال و طرق و آداب آن بیان کرده است نسبت خود به سلسله علیه قادریه چنین رسانیده لقن شیخ السموات و الارضین شیخ محی الدین عبد القادر الجیلی ابنه الشیخ عبد الرزاق و لقن الشیخ عبد الرزاق شیوخنا بعد شیوخ الی شیخی و مرشدی سید احمد الجیلی القادری الشافعی و شیخی لقننی جمیع الاذکار و البسنی الخرقة القادریة فی الحرم الشریف تجاه الکعبة و اجازنی اجازة مطلقة بان اجیز من یستجیزنی و القن و البس من یستلقن منی نقل ست که او را در حال استشمام روائح طیبه چنان ذوق و حالت دست داد که نزدیک بانزاق روح بود گویند که شخصی در حالت نقاهت غالیه پیش او آورد همدران ذوق وصال یافت و کان ذلک فی احدی و عشرین و تسعمائة در رساله شطاریه میگوید که الطرق الی الله بعدد انفاس الخلق گفته اند فاما سه طریق ازان طرق مشهور و معروف است اول طریق اخیار و آن صوم و صلوة و تلاوت قرآن و حج و جهاد ست روندگان درسیدگان این طریق در زمان طویل اندک بمقصود رسند دوم اصحاب مجاهدات و ریاضات در تبدیل اخلاق ذمیمه و تزکیه نفس و تصفیه دل و تجلیه روح و هو طریق الابرار فالواصلون بهذا الطریق اکثر من ذلک الطریق سوم طریق شطاریه فالواصلون منهم فی البدایات اکثر من غیرهم فی النهایات و این از ان دو طریق اقرب الطرق الی الله ست اصول طریق

شطار دہ چیز اند اول توبہ و ہو الخروج عن کل مطلوب سواہ دوم زہد عن الدنیا و مجتہا و متاعہا و شہواتہا قلیلہا و کثیرہا سوم توکل و ہو الخروج عن الاسباب چہارم قناعت و ہی الخروج عن النہمات النفسانیۃ پنجم عزلت و ہی الخروج عن مخالطۃ الخلق بالانزوار و الانقطاع کما ہو بالموت ششم توجہ بسوی حق و ہو الخروج عن کل داعیۃ تدعوالی غیر الحق کما ہو بالموت فلا یبقی مطلوب لا محبوب و لا مقصود الا اللہ ہفتم صبر و ہو الخروج عن محظوظ النفس بالمجاہدۃ ہشتم رضا و ہو الخروج عن رضاء النفس بالدخول فی رضاء اللہ تعالی بالتسلیم للاحکام الازلیۃ و التفویض الی تدبیر اللہ بلا اعراض کما ہو بالموت نہم ذکر است و ہو الخروج عن ذکر ما سوی اللہ تعالی و ہم مراقبہ و ہی الخروج عن وجودہا و قوتہا کما ہو بالموت و اسماء ذکر بر سہ انواع اند اسم جلال و اسم جمال و اسم مشترک چون صفت رعونت و درشتی را در خود نگرد اول باسم جلال مشغول شود تا نفس مطیع و منقاد گردد چنانکہ یا قہار یا جبار یا متکبر و بعدہ باسم جمال چنانکہ یا ملک یا قدوس یا علیم بعدہ باسم مشترک چون یا مومن یا مہیمن و چون صفت انکسار و تواضع و خاکساری در خود نگرد اول باسم جمال مشغول شود بعدہ باسم مشترک بعدہ باسم جلال ہمچنین گونہ بذکری مشغول گردد تا دل مصفا شود و ذکر در دل قرار گیرد و مقام ذکر نود و نہ نام در تلوین است پس صدم مقام تمکین و تمکین ذاکر در ذکر اسم اللہ است کہ اسم ذات است نود و نہ نام اسماء صفات اند تا در ذکر اسماء صفات ست در عالم تلوین است چون بذکر اسم ذات رسد از تابش لفظ اللہ اللہ وجود فانی سوختہ شود و مضمحل گردد اینجا فنا حاصل آید و این عبارت از محو شدن وجود فانی است و چون از خود فانی شود ببقا یابد پس مرید صادق را بی ذکر ہرگز دل کشاد نگردد و چون دل منور شود پس حقیقت اشیاء بر وی کشف گردد و با عالم ارواح ملاقات شود ذکر حقیقی کہ شہود حق است درین منزل فتح شود و ہم دران رسالہ بعد از بیان کیفیت سلوک و آداب و شرائط ذکر و طرق و اقسام و اسامی آن می نویسد ذکر کشف ارواح یا احمد یا محمد در دو طریق ست یک طریق آنست یا احمد را در راستا بگوید و یا محمد را در چپا بگوید و در دل ضرب کند یا رسول اللہ طریق دوم آنست کہ یا احمد راستا بگوید و چپا یا محمد و در دل دہم کند یا مصطفی دیگر ذکر یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ شش طرفی ذکر کند کشف جمیع ارواح شود دیگر اسماء ملائکہ مقرب ہمین تاثیر دارند یا جبرئیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل چہار ضربی دیگر ذکر اسم شیخ یعنی بگوید یا شیخ یا شیخ ہزار بار بگوید کہ حرف ندا را از دل بکشد طرف راستا برد و لفظ شیخ را در دل ضرب کند دیگر ذکر درازی عمر بعد از ادائے فجر ہو الحی القیوم تا طلوع گوید ہزار بار و

وعمدہ آن علم شریف حدیث ست نمودن و بہ سخنان ارباب تصوف کہ صاحب صراط مستقیم باشند آشنا شدن و بواعث و دواعی طریقہ اتباع را تقویت نمودن و از موانع و اضداد آن اجتناب کردن ست واللہ الموفق و منہ الامداد و ہو الہادی لطریق السداد والرشاد و صلی اللہ علی محمد و آلہ و صحبہ اجمعین الرسالۃ

الثامنۃ والعشرون

ترک الاختیار و التدبیر بالاکتفاء بتدبیر العلیم الخبیر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آدمیان در طلب و سوال مطالب و حاجات از درگاہ فائض البرکات دو قسم اند عادت عامہ آنست کہ بحکم عجلت بشری ہر چہ بر زبان و قت ایشان آید از مرادات و شہوات بگیرد و اندیشہ طلب ننمایند و نظر ہمت بر رضاء و خشنودی مولی تعالی نگمارند و مقید و مشروط بدان ندانند الا مذہب ارباب خصوص از اہل معرفت آنست کہ از تعین بدعا و طلب مراد معین زبان ادب بستہ و پای طلب شکستہ دارند و خواہش ایشان جز رضای حق و خیر مطلق نباشد و ہرگز بطلب مدعائے مخصوص در درگاہ کبریا الحاح و تحکم ننمایند و جز بطلب

بعد اداء ظهر وهو العلی العظیم هزار کرت و بعد از عصر هو الرحمن الرحیم هزار بار و بعد از مغرب هو الغنی الحمید هزار بار و بعد از عشا هو اللطیف الخبیر هزار بار ورد بیان مراقبه میگوید بدانکه کلمات مراقبه آنست که هر کلمتی و آیتی که در کلام مجید و فرقان حمید دلالت بر معنی توحید کند آن کلمه و آیت در باطن دهم کند چند کلمات نبشته شده بران قیاس کند کلمات مراقبه اول وهو معکم اینما کنتم دوم اینما تولوا فثم وجه الله سوم الم یعلم بان الله یری چهارم ونحن اقرب الیه من حبل الورید پنجم ان الله بکل شئ محیط ششم وفی انفسکم افلا تبصرون هفتم ان ربی معی سیهدین هشتم الله حاضری الله ناظری الله شاهدی الله معی نهم مراقبه اسم ذات محض دهم مراقبه یا حی یا قیوم یازدهم مراقبه انیس دوازدهم مراقبه جمیع اسماء الحسنی نیزدهم مراقبه تلاوت کلام مجید چهاردهم مراقبه تصور فنای خویش رموزی از رموزات مراقبات نموده آمد تا اصطلاح این قوم بداند یک مراقبه پسند آید و آن اثبات هستی حق بهمه حال و فنا خویش و جمیع کائنات فحسب پس هر کجا که باشد اسم الله را در باطن بگوید و صفائی دل دست دهد و وجه تسمیه مراقبه آنست المراقبة مشتق من الرقیب هو الحافظ یعنی مادام المرید مشتغلا بالمراقبة محفوظ من شواغل اللذات الجسمانیة والخواطر الخنایسة والهواجس النفسانیة ویکون متوجها الی الحضرة الصمدیة فارغا عن غیره وانه قیل الفکر افضل من الذکر لانه شغل الباطن للاطلاع علیه غیر یعنی مراقبه آنرا گویند که نگاهبانی دل کند و دل را متوجه بحق دارد و هر چه غیر حق است او را در باطن جای ندهد پس ایشنین صوفی را صاحب دل گویند

شیخ بدهن شطاری

از اولاد شیخ عبد الله شطاری است در زمان سلطان سکندر کوس مشیخت و ارشاد و تربیت میزد و بر طریقه شطار تلقین طالبان میکرد عم کلان محرر سطور شیخ رزق الله بخدمت او رسیده است و تلقین ذکر یافته رحمة الله علیه

مخدوم مولانا عماد الدین غوری

از مشائخ دیار ما در نول ست آباد اجداد او از دیار عرب بملک عجم رسیده و از غور بهراه سلطان شهاب الدین غوری بهندوستان آمد نقل ست که وی در عنفوان شباب در کسب علم نه کوشیده بود و بسیار زور بازو داشت در هنگامها با پهلوانان کشتی گرفتی روزی پهلوانی مشهور را که از وی قوی تر بود بر زمین آورده بود دست و مغرور بجانب خانه می آمد یکی از علمای عصر

خیر محض زبان نکشایند و عبارت دعای ایشان بلسان حال و قال اینست که پروردگارا انچه رضای تست و در انچه خیر ماست پیدا آر و ما را بانگذار خداوندا مرا آن ده که آن به واگر انصاف در زند و بدیده تحقیق نگرند راه راست همین ست که بنده را مرادی نباشد و خواستی نبود و زبان ادب از سوال و طلب بر بندد و بر بساط عبودیت انبساط ننماید که بندگی با خواست جمع نشود خواست خواست مولی ست تعالی بنده را با خواست چه کار و اگر چنانکه بحکم جبلت بشری و عجلت طبعی صبر نتواند کرد یا بقصد امتثال امر ربوبیت که فرمود ادعونی زبان بدعا بکشاید باید که او را مدعای مخصوص نباشد بلکه مطلق خیر و انچه بهبود او در انست طلب دارد و اگر نیز اتفاق افتد و حاجتی مخصوص پیش آید آنرا بشرط رضای مولی و خشنودی وی تعالی مقرون دارد و انچه خیر و صلاح و رضای حق در انست بخواهد یعنی انچه نزد وی سبحانه در نفس الامر خیر ست نه انچه وی بشهوت نفس و شر طبیعت خیر انگاشته و نظر همت و طلب بر آن مقصور داشته است پس بنده باید که از تدبیر و

او را درین حالت دید و تاسف خورد و او را بدین حال طعنه زد حمیتی و غیرتی بحال او راه یافت و ازان وضع که داشت پشیمان شد و خواست که تحصیل علم کند اما چون در خردی این کار نه کرده بود سعی درین باب مفید نمود و ملازمت روضهٔ شیخ محمد ترک که در نانول ست اختیار کرد و شب و روز افتاده بودی با دوام طهارت و ذکر و نوافل و تلاوت حزب براے طهارت بدر نیامدی و از روحانیت شیخ برای حصول علم استمداد کردی دوازده سال همبرین منوال گذرانید تا شبی براے طهارت بدر می آمد شخصی پیدا شد و او را از عقب در گرفت و گفت بخواه هر چه میخواهی وی طالب طریقه اجداد خود بود علم و تقوی درخواست گفت برو کتابخانهٔ بزرگان خود را پیش گیر و بمردم درس بگو حق سبحانه و تعالی ابواب علوم دینیه را بروی فتح کرد از شیخ احمد مجد شیبانی رحمة الله علیه منقولست که می فرمود من این مولانا عماد را در ایام صبا دریافته ام مردی بزرگ بود کمال اتباع داشت هیچ سنتی از سنن سید المرسلین صلی الله علیه وسلم ترک نمی کرد فقیر و فقرا را بسیار دوست میداشت و این مولانا عماد از اولاد آن مولانا عماد ست که در زمان محمد تغلق بود می گویند که محمد تغلق در ایام عز و سلطنت خود گفته بود که فیض خدا منقطع نیست چرا باید که فیض نبوت منقطع شود و اگر کسی حالا دعوی پیغامبری بکند و معجزه نماید تصدیق می کنید یا نه مولانا عماد بر خود گرفت که گفته محمد تغلق چه می گوئی محمد تغلق حکم کرد که او را ذبح کنند و زبانش برآرند رحمة الله تعالی علیه۔

شیخ علم الدین حاجی رحمة الله علیه

مردی بزرگوار بود تارک دنیا و مجرد از علایق روزی خود از کسب کردی چون بکه مبارک رفتی یک تره داس در بند همراه خود گرفتی در راه هیزم و گاه فروختی و خوردی و گدائی نکردی و از نذر و فتوح نستدی و خود را به بزرگی نمیدانست خلق کاحد من الناس زندگانی کردی گویند که وی سید بود اما پیش مردم مظاهر نساختی عالم خان میواتی مرید او بود خواست که برای وی خانه و خانقاه بنا کند قبول نکرد و گفت شیخ محمد ترک صاحب ولایت است عمارتی که برای من خواستی کرد در روضهٔ شیخ بکن اول مقبرهٔ شیخ محمد ترک چهار دیواری پست بود عالم خان گنبدی بالای مزار شیخ بکرد که الآن آن گنبد موجود است ملا محمد نانولی از شیخ حمزه دهرسوی نقل میکرد که وی می گفت که جد من شیخ صدر الدین کهرولی و شیخ علم الدین حاجی هر سه بزیارت خانه کعبه رفتند چون بدریا رسیدند کشتی بانان تحقیق کردند که اگر کسی خویش و قرابت گذاشته آمده باشد گو برود و صلهٔ رحم بجا آرد شیخ علم الدین داس و تبر در سینه که بکمر بسته بود بجنبانید و گفت که خویش و قرابت من همینها اند کشتی بانان تبسم کردند و او را بر کشتی نشاندند و آن هر دو کس بوطن باز گشتند مقبرهٔ او بیرون شهر نانول است نزدیک براهی که بجانب مهرسور و رحمة الله تعالی علیه۔

تصرف خود مطلق برآید و صلاح کار خود را بدست اختیار و تدبیر مولی بگذارد و قال البعض العارفین لا تدبیر و ان کان لا بد من التدبیر فدبر و ابان لا تدبیر و ا

کار خود را بخدا باز گذار
کت کنی بینم ازین بهر کار

وصل دینجا نه مقام ست دل و صلی آنکه این ترک خواست و استقامت تدبیر که شرط راه بندگی ست نظر بوجود عسرت و خمود عظمت و هیبت بارگاه کبریای الهی تعالی شانه باشد و این مقام عارفان که بحکم غلبه قهر ان هیبت سلطان عزت دم نزنند و سر بالا کرد بر مثال مقربان بارگاه سلاطین دربار گاه سطوت و سلطنت که گوش هوش بر فرمان ایشان نهاده زبان وقت از گفتگو و سوال و طلب بسته دارند و قصد و همت جز بر امتثال امر و اطاعت حکم نگمارند دوم مقام مومنان ابرار اصحاب یقین ست که نظر بر حسن ظن بمولی کریم تعالی و تقدس و صفت ربوبیت وی عز و علا داشته و لطف اکرم او را وکیل حال خود ساخته تمامی کارهای خود را بتدبیر اختیار وی سبحانه گذاشته فارغ البال و مرفه الحال بر بستر فراغ و استراحت افتاده اند یعنی آن خدائیکه بی سابقه طلب و سوال چندین ابواب نعمت بر روی مراد کشاده و خزاین رحمت بغار و قت

مخدوم شیخ محمد الحسینی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

الاچی از اولاد حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر الحسینی الجیلانی ست نسبت او شبش واسطه بآن حضرت میر سید بن طریق سید محمد بن سید شاه امیر بن سید علی بن سید مسعود بن سید احمد بن سید صفی الدین بن سید السادات ومنبع البرکات شیخ سیف الدین عبد الوہاب بن شیخ السموات والارضین محی الدین ابی محمد عبد القادر الجیلی رضوان اللہ علیہم اجمعین صاحب عظمت وکرامت وہیبت وجلالت بود وسطوتی ظاہر و عظمتی باہر داشت جامع علوم معقول ومنقول وشمول نعم ظاہر و باطن وحاوی فضایل حسبی ونسبی از ولایت روم بخراسان تشریف آورده واز انجا بملتان شرف قدوم ارزانی داشته به بلده اچه توطن فرمود یکبار سیر اکثر معموره عالم بر قدم تجرید ونعت بے تعلقی نموده بار دوم با خیل وحشم بسیار وتوابع ولواحق بیشمار درین دیار شرف اقامت وتوطن ارزانی فرمود بادشاه وقت در حلقه ارادت او در آمده غایت بمندگی واخلاص نسبت بحال زمان او مرعی داشت ودیار ملتان در آن اوان قحط رجال فاضل وعلما واکابر بود خدمتش بمقتضے عزت ذاتی وعلو فطری از همه قصب السبق در ربوده بر مسند استیار والتذار جا داشت او را بعالم شعر نیز میلی بود اکثر مناقب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نظم فرموده است ودیوان غزل نیز ترتیب داده قادری تخلص میکند وترجیعات اردو زبان نوش آین چند بیت از انجاست

زندیم وقلندریم وچالاک	ستیم ومعریدیم وبیباک	جامیم وصراحیم وبادہ
دُر وصدفیم وبحر وخاشاک	والی ولایت عشق پیچ	حامی بلا دفهم وادراک
مجموعه راز عالم دل	منصوبه کشائے سر لولاک	بگذشته زخویش بے کدورت
بگذشته زعشق جوہر خاک	آئینه صاف باطل وغش	صافی دل پاک رائی شکاک
گر صاف شوی وپاک دائم	میگوی چو قادری تو ناپاک	ہا بلبل بوستان قدسیم

شہباز سفید دست ایم بیت اخیر تلمیح ست بر اشت نسبت شہبازیت از حضرت غوثیه رضی اللہ عنہ زیرا که باز شہب یکی از القاب آنحضرت است که بعضے از متقدمین اولیا پیش از ظهور حضرت شریعت او بدان خبر داده وگفته که آنحضرت در ملکوت اعلی باز شہب خوانند ودر قصیده قطبیه فرموده است

شعر انا البحر الافراح الملاء وجهاهط طرا وفی العلیا انا باز شہب

بقبره مخدوم شیخ محمد در اچه است رحمة اللہ علیه واو را سه پسر بود شیخ عبد القادر که او را مخدوم ثانی گویند وسید عبد اللہ که در فضیلت ولطافت طبع وسلامت قریحه در زمان خود نظیر نداشت گویند حضرت مولانا عبد الرحمن جامی باستماع خبر فضائل او بجانب او اعتنا میفرستاد ودو سید مبارک سید عالی مقام بود از ایشان خلفی مانده که نام ایشان میر میران گویند بغایت محسن ومتبرک در لاہور سکونت دارند۔

مکتوبات شیخ

ماکرده ست آخر عادت کرم
داستان وصف تو هم احسان
باز نخواهد داشت آن داده
را باز نخواهد ستاند واگرچه نظر بر
قدرت وبی نیازی درگاه الوہیت
ولا ابالی بارگاه عزت که توئی
الملک من تشاء وتنزع الملک
ممن تشاء صفت اوست خوش
وهر سی نیز راه باید ولیکن این
ن ظن لازم حال ایشان شده
بکلما ناعند ظن عبدی بی ایم
تغیر وزوال بحفوظ وماموون سیماد
سوم مرتبه در ترک تدبیر رفتن تردد
در پریشانی والتزام صبر وسکون
شاه وعجز وناتوانی است چون
دریافته ودیده که هر چیه قدرت
ی شود از امور وحوادث دهر
واحکام قضاء قدر جاری گردید
نیست واز قبول کردن آن چنین
در دادن بدان چاره وگریز نه
از صبر وسکون چاره نه دیده
واز کوشش ثبات واستقامت آواره
نه گشته که فائده ندارد وحصول
این مرتبه بجز به عقل صافی کافیست
وکمال معرفت ومزید ایقان
ابائی شرط نه بهر تقدیر ترک
تصرف وتدبیر لازم حال عبودیت
آمد وشرط راه بندگی انقیاد
بندگی خود بهر انگندگی نیست
باید خود چگلے بابندگی پیوست
اینجا نکته ایست تنبیه بران
ضروری وعلم بدان واجب
تا توهم نکنند وگمان نه برند که
چون ترک تدبیر واختیار شرط
راه آمد پس باید که التزام اوقات

مخدوم شیخ عبد القادر رحمة الله علیه

بن شیخ محمد الحسنی الجیلانی الملقب بشیخ عبد القادر الثانی صاحب کرامات ظاهره و احوال باهره و مقامات علیه و مناقب جلیه و صوف بود و بکمالات ظاهر و باطن برهانی ساطع داشت و نوری لامع و حالی باکمال و کمالی فوق الوهم و الخیال بسیارے از عصاة و کفار بمشاهدهٔ جمال و معاینهٔ کمالش بسعادت توبه فیوض می رسیدند و بشرف ایمان مشرف می شدند وی در ولایت وارث حقیقی حضرت غوث الثقلین و در کمالات تالی آنحضرت و لهذا او را شیخ عبد القادر ثانی و مخدوم ثانی گویند هر چند که آنحضرت ثانی ندارد و کدام درجه عالی تر ازان باشد که کسی ملقب باین لقب باشد **نقل است** که وی در عنفوان شباب بغایت تنعم و ترفه نمودی و باسباب عیش و طرب بسیار التفات فرمودی تا بحدی که چند شتر بار آلات تغنی و مزامیر همراه ایشان می بردند و در آخر حال که بر سجاده مشیخت و مقام تربیت نشست اجناب کلی از استماع تغنی و قعود بر وی نمود و مریدان و طالبان را نیز ازان زجر و منع می فرمودند و اگر احیانا ازین باب چیزی استماع نمودی چندان بکاء و انزعاج او را دست می داد که قریب بانزهاق روح می رسید و ابتدا حالت مجذوبانه او آن بود که روزی در بیابان انچه شکاری کرد ناگاه دراجی بصوت عجیب و آوازے غریب می نالید و فریاد می کرد درویشی در آن بیابان می گشت گفت سبحان الله روزی باشد که این جوان نیز از قلق محبت مولی جل و علا همچو این دراج بنالد و فریاد کند آورا ازشنیدن این سخن حالتی دست داد و دل از تعلق ماسوی سرد گشت و همچنین روز بروز اسباب جذب و آثار شوق و انوار محبت بروی فائض و نازل می گشت تا بجائی خاطر از جناب فارغ ساخته بمولی تعالی پیوست **نقل است** که روزی در ملازمت والد ماجد او قدس سره قطعه چند از مخمل آورده بودند و نمودند این را پیش عبد القادر ببرید تا ابره پوستین ما زند وی فرمود تا ازین مخمل برای سگان شکاری جلها بسازند این را مخدوم رسانیدند که آن مخمل برای ابره پوستین بسید عبد القادر عنایت فرموده بودند وی آنرا بجلهای سگان صرف نمود مخدوم ازین سخن در غضب آمد و او را بحضور خود طلبید عتاب آغاز کرد همه دران شب غوث الثقلین رضی الله عنه بخواب دید که می فرمایند عبد القادر فرزند من است تربیت او من میکنم ترا فرزندان دیگر هستند تو ایشان را تربیت کن ترا با عبد القادر کاری نیست ازین واقعه حالت جذبه و نسبت توبه او موکد و مقرر شد و دست از جمیع مواد لذت و عیش باز داشت و همت بر انقطاع کلی برگماشت مزامیر و آلات تغنی بشکست و جانوران شکاری رها کرد و متخلق شد و بسلوک طریق حق اشتغال فرمود چون بندگی مخدوم رخت اقامت ازین سرای فانی بعالم باقی بردند منصب سجادگی و مقام خلافت ازمیان برادران بحضرت او متعین بود و لیکن بسبب آنکه ترک ملازمت پادشاه نموده بود و برادران هنوز در سلک ملازمان دنیا انتظام داشتند ازین

عبادت و سعی و طلب جد و جهد در سلوک طریق طاعات و عبادات نیز منافی طریق بندگی و عبودیت باشد چه این نیز داخل تدبیر و اختیار است که از ترک آن چاره نیست پس باید که از جمیع کارهای دین و دنیا فارغ نشینند و برای سعی و طلب و جد و جهد اصلا قدم نزنند جواب آنست که آنچه ما را ازان منع کرده اند تدبیر و اختیار است که از پیش خود برای نفس خود برانگیزیم و لا این تدبیرات و اختیارات که شارع تعالی و تقدس بلطف و رافت خود برای بندگان خود پرداخته و مصالح دین و دنیا ایشان را بدان منوط ساخته ست تمسک بدان و کوشش کردن درآن منافی طریقه عبودیت و بندگی نیست بندگی خود همین ست که هر چه فرماید آن کنی و تدبیری که ساخته است و روی براه کرده است و پی آن روی و از پیش خود تدبیری و حیله برنه انگیزی و براهی دیگر نه روی و راهی دیگر نه پیمائی یعنی بنده را خواستی نباید این معنی دارد و الا خواستی که موافق خواست شارع است آن نه خواست بنده ست و خواسته که بنده این را بخواهد اینجا البته بنده را آن باید خواست که او خواهند اگر خواست آن نکند بنده شاید و ماموریا محکوم نبود و هر گاه که

رهگذر غبار بر چهرهٔ اخلاص بادشاه نسبت بخدمتش نشسته بود ایشان جمیع فرامین و اسانید سوابق و وظایف پیش او فرستادند و فرمودند که ما را بانیها حاجتی نمانده است بهر که میخواهند بسپارند سالها بدین حال می گذرانیدند و بهر چه از دست اغیار از شداید روزگاری رسید صبری فرمودند **نقل است** که یکبارگی بادشاه عهد ایشان را پیش خود طلبید و نوشته فرستاد که اگر ایشان مجلس ما را بحضور فائض النور مشرف سازند عین سعادت و محض کرم خواهد بود و با وجود ایشان کرا حد باشد که دعوی شیخوخت و بزرگی نماید هر چه از تقصیرات و تاخیرات در خدمت گفته باشد عفو فرموده متوجه این حدود شوند آن حضرت در جواب نوشت

هیچ باب از بن باب دی گشتن نیست | هر انچه بر سر ما می رود مبارکباد

کسیکه خلعت سلطان عشق پوشیده است | کجاهای بهشتی کجا شود دل شاد

و این واقعه شاهد آن حالت است که نقل می کنند که سلطان سنجر ماضی بجانب حضرت عجم ثقلین یعنی الله عنه نوشته بود که اگر عنان توجه باین صوب منعطف گردد ولایت سیستان که ملک نیم روزست تعیین لنگر خانقاه حضرت ایشان کرده آید آن حضرت در جواب نبشت

چون چیر پنجری رنج مختم سیاه باد | جز فقر اگر بود هوس ملک پنجرم

زانگه که یافتم خبر از ملک نیم شب | صد ملک نیم روز بیک جو نمی خرم

و بعضی این حکایت را نسبت بشیخ نجم الدین کبری قدس سره نقل می کنند و الله اعلم **نقل است** که ایشان را در ابتداء حال با وراد و اعمال و عبادات ظاهره اشتغال بسیار بود تا بحدیکه تمام روز فرصت تکلم نداشتند و در آخر چندان استغراق محبت و شغولی باطن غلبه کرد که بعد از ادای فرائض و سنن رواتب جز مراقبه کار و دیگر نبود و بعد از ادای فجر تا اشراق در بحر مراقبه مستغرق می بودند بعد از ادای اشراق تا چاشت و هم چنین ما بین جمیع اوقات صلوات اندک قیلوله که می کردند بر همان بوریای که در مسجد افتاده بود واقع می شد و تنها بودی که نفس نفیس خود اذان و اقامت می فرمودند و امامت می کردند وقتی دیگر برای نماز بامداد برخاسته بودند بر دم خانه فریاد کردند آوازها دادند تا سعادتی که در آن وقت روی نموده است دریابند تا رسیدن مردم آن دولت تمام شده بود چون بعضی از ایشان بلا زست رسیدند فرمودند که همین ساعت حضرت عالم پناه صلی الله علیه وسلم بنده خود را بمشاهدهٔ جمال باکمال خود مشرف ساخته بودند و خواستم که شما را نیز از آن فیضی برسد شما تقصیر کردید **نقل است** که روزی قوالی بخدمتش آمد فرمود برو توبه کن و رباب را بشکن و سر تراش و درویش باش قوال بی توفیق راهست برین کار صورت نه بست یکی از امراء لنگاه در مجلس حاضر بود این سخن در وی گیر آمد برفت و سر تراشید و از جمیع معاصی توبه کرد و بنشست همه را این اشارت دزاری بنیاد کرد و گفت مرا برادری بود در گجرات حالای میبنم که جنازهٔ او بر آمده است بدفن کردن میبرند حق سبحانه و تعالی به برکت نفس مبارکش چنین کشف جلی همه را حال باد عطا فرمود **نقل است** که یکبار در ملتان علت طاعون حادث گشت و کار بر خلق آندیار تنگ شد و وبای عام در میان آمد مردم از سبزه زار که در موضع وضوایشان رسته بودی بر نمی دارند و بر موضع حلت بما لیدند و شفای یافتند **نقل است** که میفرمودند

مکتوبات شیخ

یا کنبده چنان باش که اگر مولی بفرماید بخواب بخواهد و اگر گوید بخواب مخواهد واگر امر کند که بکن بکند و اگر نهی کند که مکن نکند بحقیقت بندگی و فنای حقیقی رسیده باشد اینجا خواست نا خواست خواست عین خواست سخنی مشهورست که چون سلطان العارفین بایزید بسطامی را قدس سره فرمان شد که چه خواهی گفت جواب داد که هیچ نخواهم اینجا می گویند که چون بایزید خواست که هیچ نخواهد این خواست نا خواست نیز خواستنی ست حقیقت خواست آنست که هیچ نخواهد نه خواست و نه ناخواست شیخ ابن عطاء الله اسکندری در کتاب التنویر فی اسقاط التدبیر گوید که این اعتراض بر سلطان العارفین سخن کسی ست که معرفت ندارد زیرا که خواست بایزید بسطامی این ناخواست را از آن روا ست که مولی تعالی روی میخواهد که بخواهد پس این خواست روی ناخواست خواست می باشد این خواست در حقیقت خواست مولی ست تعالی چون روی تعالی از روی خواست کرد ناخواست بخواهد و را البته این ناخواست باید خواست خواست ناخواست چه باشد اگر خواست خواست کند نیز باید خواست پس گویا مولی تعالی از بندگان خود میخواهد که اینها مرا از پیش خود خواستی

که در دست من خاصیتی نهادند که بهر علتی و مرضی که برسد حقتعالی آنجا شفا دهد و این خاصیت نیز به نسبت وراثت حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه است چنانچه بعضے از اولیاء عصر آن حضرت فرموده اند الشیخ عبد القادر یبرئ الاکمه والابرص ویحیی الموتی باذن الله و از عجائب کشوف و غرائب خوارق او آنست که می گویند یکباری در اُچه و ملتان در دستخوان پهلو چندان پیدا شد که صدوت امید رد و هلاک توامان بودند و اصلا تخلف نمی توانست کرد در وقوع ندشت مردی بود غیاث الدین نام از جاده استقامت که بخدمتش ارادت داشت و بغایت تقوی و صلاح آراسته بود هر شب جمعه بشرف زیارت حضرت سید کائنات صلی الله علیه وسلم مشرف می شد شبی آن سرور مقدار یک دست نی پاره بوی عطا فرمود و گفت این را بستد و بفرزندم عبد القادر بده و بشارت بده مراورا که هر جا که این نی پاره را برساند و در بارگاه هو الله احد بخواند حق تعالی آنجا فی الحال اثر شفا پیدا آرد و این جانب خدمت ایشان در معامله دیدند که آنحضرت صلی الله علیه وسلم می فرمایند پیش غیاث الدین امانتی سپرده ایم از ایشان و بکار بندگو ید که چندان آثار و اسرار ازین نی بظهور آمد که از حیز تقریر و تحریر بیرون است و حکایت این نی در دیار ملتان مشهور است و والده شریفه حضرت مخدوم ثانی سیده بود بنت شیخ ابو الفتح که از اولاد سید صفی الدین گازرونی خواهر زاده شیخ ابو اسحاق گازرونی بود و بنائی بلده اُچه و عمارت از سید صفی الدین شده است و قصه آبادانی او را چنان نقل می کنند که شیخ ابو اسحاق گازرونی بعد از عطائے نعمت خلافت بسید صفی الدین حکم کرد که بر اشتری سوار شود در هر جانب که آن اشتر برود تو نیز برو و آنجا که بنشیند مقام ساز و متوطن شو چون باین سرزمین که اوچه در آنجاست رسید شتر بنشست و برنخاست بنا بحکم اشارت شیخ توطن کرد و شهر اُچه آبادان ساخت گویند که زمین اوچه صحرا و کیفیتی و حالتی دارد که در زمینهای دیگر نیست البته کسی را بوادی فراق و دیوانگی می برد آلان بآن آبادانی که در زمان سابق داشت نمانده است مقابر بزرگان است واندک آبادانی ست و خلق نیست که برین تقدیر معنی وجد و کیفیت آن بیابان بیشتر از حیز خواهد بود و این شیخ ابو الفتح جد مادری مخدوم بسی متبرک و عالیمقام بود و در تسخیر جن و احضار ایشان تصرفی تمام داشت سن شریف حضرت مخدوم ثانی هفتاد و هشت سال و وفات او در شهر دهم ربیع الاول سنه ۹۳۰ سبعین و تسعمائة و مقبره شریف او در مقام اوچه مشهور ست زیارتگاه و متبرک و مخدوم شیخ عبد القادر را دو پسر بود بزرگتر

شیخ عبد الرزاق رحمة الله علیه

صاحب فضایل و مناقب و مفاخر همتے عالی داشت و شانی عظیم دی در وقت رحلت حضرت مخدوم حاضر نبود بسبب بعضے از بوعث بجانب ناگور تشریف برده بود در روزی در ناگور نشسته بود فرمود که امروز بندگی مخدوم مرا آواز داده اند و پیش خود طلبیده تا واقع چه باشد چون اندکے تاخیری در توجه بدان حدود راه یافت در وقت رحلت نتوانستند رسید بعد از چند روز قدوم او رسید و بحکم وصیت والد ماجد بلباس خرقه و اجازت خلافت و نعمت

نباشد و تدبیری نبود خواست ایشان همان باشد که من خواسته ام و تدبیر همان کرده ام و من خواسته ام و ساخته ام برای ایشان از تدبیرات و ترتیبات آنچه می باید ساخت و وضع کرده ام شرایع و احکام و تعین نموده ام و ظایف طاعات و عبادات که اگر بدان عمل کنند و استقامت ورزند بسعادت دنیا و آخرت برسند پس ایشان را باید کار از تدبیرات و اختیارات نفس خود فارغ نشینند و بتدبیر من که پروردگار ایشانم و دانا تر و مهربان ترم بر ایشان از ایشان اکتفا کنند و از منش خود تدبیری بر نه انگیزند و بعضے گویند که این سخن از سلطان بایزید در ابتداء حال ست که هنوز از تنگنای خواست و حیطه آرزو بتمام برنیامده است و خواستی دارد اما خواهش وی اینست که او را خواستی نباشد و مطلق از خواست بر خیزد و این خواست بنا خواست مبدل گردد و آرزوی بیمقام دارد تا حاصل گردد این توهمی ست که برای خصوص قول سلطان بایزید گنجایش دارد ولیکن با قطع نظر از ان قاعده عام و ضابطه کلیه درین باب همان ست که ممنوع خواستی و تدبیری ست که بنده در پیش خود برای نفس خود بکند

مشیخت مشرف شدند و وفات او در پنجم جمادی الآخر سنه ۹۴۲ اثنین و اربعین و تسع مائة و دیگر

سید زین العابدین رحمة الله علیه

هم در حین حیات مخدوم از عالم رفتند و والدهٔ ایشان از صالحات و قانتات بود و از ایشان خلفی ماند بر سید محمد که منظور نظر عنایت و مشمول شفقت و مرحمت بندگی مخدوم بودند شاه آله بخش و برادران ایشان که در لاهور ساکنند فرزندان ایشان اند و شاه آله بخش ایشان را اخلاق حمیده و صفات برگزیده موصوف بود در سنه ۹۹۴ اربع و تسعین و تسع مائة در ولایت بنگاله بریاض رضوان خرامید رحمة الله علیه و علی اسلافه اجمعین.

مخدوم شیخ حامد رحمة الله علیه

ابن شیخ عبد الرزاق بن شیخ عبد القادر الحسنی الجیلانی صاحب سجاده برحق و خلیفه مطلق حضرت غوث الثقلین بود بزرگ و عالیشان و رفیع المکان مظهر کبریا و جلال صاحب تصرف و کرامت و ابهت و عظمت و جلالت و حشمتے بس عالی داشت مقامی بس بلند از متاع دنیاوی از هر قسم که تصور کنند قسطی وافر او را حاصل بود لیکن هرگز مالک نصاب نامی که شرط وجوب زکوة باشد نشده وی مرید جد خود شیخ عبد القادر ثانی قبولی عظیم داشت و در زمان خود کوس بزرگی و مشیخت و خلافت این سلسله علیه میزد و هر که با وی دم مخالفت و کاری از پیش نبرد و غیر از پشیمانی حاصل وقت خویش ندید و شیخ حامد در عالمت حیات خود ام خلافت و سجاده نشینی ابو البرکات شریف خود سپرد عنی بسیدی و سندی و شیخی مشکاة مصباح الاحدیة مرآة جمال الحقیقة المحمدیة النور الازهر الاظهر السر الاقدس الاطهر صاحب المجد المفاخر کامل الباطن و الظاهر المتحلی بحلیة المصطفی و المتخلق باخلاق المرتضی الشیخ اوصی الرضی البهی جمال الدین ابو الحسن شیخ موسی سلمه الله تعالی و ابقی و جمیع لوازم و توابع این امر شریف را از اشغال باطن و اوضاع ظاهر پدری تفویض فرمود از جهت محبت و رضای که حضرت مخدوم را بوی بود و قابلیت و استحقاق که در جوهر شریفش معاینه فرمود و از جهت صریح اذن یا دلالت آن که از حضرت علیه قادریه درین باب یافت و بعد از تفویض و تلقین در اندک مدت رحلت فرمود و کان وفاته تاسع عشرین فی ذی القعدة سنة ثمان و سبعین و تسعمائة و وی سلمه الله در خلق و خلق وارث حضرت نبوی است صلی الله علیه وسلم و در زمان خود صاحب سجاده راستین سلسله علیه قادریه است و را بدرگاه حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه و را نسبت باطنی نسبتے دیگر هست که اهل خصوص را هاشد بارها بشرف دیدار آنحضرت و حضرت عالم پناه صلی الله علیه وسلم شرف شده و بحضرت مخدوم شیخ عبد القادر ثانی بطریق مکشف قبور ملاقات نموده بشرف بیعت وی مشرف گشته است و وی در شجاعت و سخاوت و علم و حلم وارث حضرت مرتضویه رضیه است و در حسن صورت و سیرت نقاوه ائمه اثنی عشر صفوی دار و که حدیث کانت فی عینی موسی ملاحة من رآه احبه را مصداق

امتدبیرات شرع و اختیارات وی خواست آن منافی عبودیت نبود و اگر خواستی بود ازین دو بود که خدای تعالی این خواست از وی می خواهد و در حقیقت خواست وی نبود و منافی شرط عبودیت نیفتد قطب الوقت شیخ ابو الحسن شاذلی قدس سره میفرماید وکل مختارات الشرع وترتیباته لیس لک منه شیء انما هو تدبیر الله لک فاسمع واطع یعنی ترتیباتی که شرع نهاده و اختیاراتی که وی تعالی کرده هست ترا دران جا دخلی نیست آن تدبیر لیست که پروردگار تعالی و تقدس برای تو کرده آنرا بشنو و اطاعت کن و فرمانبردار باش و آن اصلے عظیم است و اساسے محکم که بنای کاخ شرایع و احکام و حفظ مرتبه عبودیت و ربوبیت بر انست و این مجمل فقره ربانی و علم لدنی ست و هر که ازین فهم نماید راه روش رود از فرقه حشویه و معطله بود و خروج ازین اصل موجب بیرون افتادن از جاده شریعت و وقوع در وادی ضلالت و غوایت گردد و برین اصل تمامه تدبیرات و ترتیبات و اوضاع و احکام دین و دنیا ثابت مانده و اسباب و آلات که صانع حکیم تبارک و تعالی بندگان را برای انتظام مصالح دو جهانی و وصول بکمالات حسی و روحانی و ترقی درجات

است و سیرتی که آیت انک لعلی خلق عظیم را مصدق نور الله لعالم بنور جاله مادام ایقال اللهم صل علی محمد و آله اجمعین.

شیخ داؤد رحمة الله علیه

مرید و خلیفه مخدوم شیخ حامد الحسنی الجیلانی ست صاحب حال صحیح و کشف صریح در عین سلوک ریاضات شاقه و مجاهدات فوق الطاقه کشیده و از هوالفت غیبیه اشارات لاریبیه شنیده و ابتدا و حالت جذبه و در آمدن او در طریق سلوک آنچنان بود که ایام اثنای تحصیل علوم قائد توفیق الهی بجانب دیگر برد و بطریق ریاضت و مجاهده دلالت کرد و چندان کار بر نفس تنگ گرفت و برخلاف مراد او رفت لا نصد تقریر و تحریر خارج باشد گاهی اناول شب تا آخر قیام گزرانیدی بی آنکه برکوع رود و گاهی تمام شب در رکوع بودی و گاهی در سجود گاهی در تشهد همین نهج انچه از عبادات اشق و اخص بودی اختیار و التزام نمودی چند سال در بیابان بدین طریق گزرانید تا خاطر خطیرش از جمیع وساوس و تعلقات آسوده شد و تفرقه و تشویش از باطن فیض مواطنش رخت بربست آنگاه از برای اقامت سنت انابت و بیعت که طریقه سلوک مشائخ طریقت ست متوجه جناب قدس شد از انجا که کمال حال و صدق طلب و قوت استعداد او بود تعلق سلسله علیه قادریه و نسبت بذیل عظمت این خاندان عالیشان اشارت بابشارت یافت بار دیگر متوجه شد بخصوص کدام یکی از خلفای این خانواده بزرگ دست دهد بمقتضی اشارت غیبی بخدمت سید حامد که خلیفه رستین حضرت غوث الثقلین بود توجه آورد و دست بیعت بدو داد و بنعمت خلافت مشرف گردید **نقل ست** که وی در مجلس چنان مضطرب و منتظر نشسته بود گویا که چیزی گم کرده است یا بدر آمدن محبوبی روی انتظار آورده ناگاه او را ذوقی و حالتی در گرفتی و در بیان حقائق و معارف در آمدی و سخنان بلند و نکتهای ارجمند گفتن آغاز کردی فرمودی که از جانب عراق بادی بردل من می وزد که نفحه از نفحات الهی با وی همراه است و اکثر احوال بجانب عراق نگران بودی و این معنی مبنی از نسبت معنویه ست که او را با آنحضرت بود رضی الله عنه شیخ قطب عالم می گفت که چون بملازمت او رسیدم بجهت غلبه طریقه وعظ نصیحت از خدمتش مشاهده افتاد بخاطر خطور کرد که مگر شیخ طریقه مهدویه دارد بمجرد این خطور بی سابقه تقریبی سر برآورد و فرمود مهدویه فرقه ضاله مبطله ست و من با این انفاس بطریق متعارف میان ایشان بسند صحیح از حضرت عالم پناه صلی الله علیه وسلم ثابت نشده اقل مرتبه ذکر سماع نفس ست اکنون جانشین شیخ داؤد شیخ ابو المعالی ست که بغایت مناصب عالی و قدر متعالی دارد در ریاضت و مجاهده می کشد و قبولی تمام یافته و حسن مقال ضمیمه صحت حال ساخته مناقب حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه در لباس عبارت فارسی در آورده بغایت لطیف و فصیح و شیرین اشتیاق ملازمت بسیار ست انشاء الله تعالی میسر گردد وفات شیخ داؤد ۹۸۲ سنة

کمال علمی و عملی خلق فرموده از تعطیل و ابطال محفوظ و مصئون گردد پس بنده باید که خواست و ارادت دینی و طلب و جد و اشتیاق ست در تالف طاعات و رعایت حدود شرعیات بجای آرد تا سالک راه راست گردد

ره راست و تا بآخر رسی ؛ **وصل** چون پایه عمل و خواست و تدبیر ثابت و برجا ماند کسی هر چه کند چه مساکین و فقرا و چه ملوک و امرا و آن کرده موافق تدبیر و تقدیر و انتیار الهی و امر و نهی شریعت آید بمقام قرب و رضا و خشنودی پروردگار و کمال نفس سد در ترک مال و منال و جاه و جلال و بیرون آمدن از دائره اسباب و اختیار فقر و تجرید حاجت نیفتد و اگر فقیر ست او را از صابران نویسند و اگر غنی ست از شاکران شمارند فقیر صابر و غنی شاکر هر دو از یاران و نزدیکان حضرت و مقبولان درگاه قرب و عزت اند نزد بعضی فقیر صابر که بر قدم تجرید و نیستی ثابت در راه بندگی و طاعت مستقیم ست مقرب تر و نزد جماعه غنی شاکر که وظایف شکرگذاری نعمت های باری بجا آرد و بر فرموده شریعت رود و انچه او را داده اند از نعمت در مرضیات حق صرف

آنجنین وثمانین وتسعمائة که عبارت مشتاق منان متضمن حصول سنت وقبر او هم در شیرگڈه ولایت پنجاب ست که محل سکونت او بود مزار و معتاد عامهٔ خلق آن دیار گشته رحمة الله علیه۔

میر سید اسمعیل رحمة الله علیه

ابن سید ابدال سلسلهٔ ایشان منتهی می شود بحضرت شیخ عبد الرزاق بن غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر الحسنی الجیلانی رضی الله عنه درین دیار ما سلسلهٔ سجادگی آنحضرت رضی الله عنه ایشان برپا داشتند شیخ محمد حسن وشیخ امان ودیگر درویشان غایت بندگی ونیاز نسبت بملازمان میر سید اسمٰعیل رعایت میکردند وفات او سنهٔ ست وتسع مائة وقبر او در رنتهور ست که بعضی تقریبات آنجا تشریف برده بودند رحمة الله تعالی علیه۔

شاه قمیص رحمة الله علیه

ابن سید ابی الحیوة ایشان نیز سلسلهٔ نسبت خود را بحضرت سید عبد الرزاق میرسانند از ولایت بنگاله در لباس فقر وتجرید درین دیار قدوم آورده در قصبه سالوره خضر آباد رخت اقامت نهاد وتا دمی هم بوضع فقر وتجرید می گذرانید سید نصر الله مروی بود عالم وعامل وصاحب حال ومتبع ومستقیم جگر گوشهٔ خود را در عقد نکاح او در آورد وبعد از وقوع این تعلق او را توطن وسکونت همانجا اختیار افتاد وقبولی تمام وشهرتی تمام نصیب او شد وخلق کثیر از نواحی آن دیار در حلقهٔ ارادت وعقیدت او در آمدند جمعی از درویشان اهل نیز بخدمتش انتساب نمودند واز انجمله شیخ عبد الرزاق المشهور بشیخ بهلول مرید وخلیفه او ست جامع است میان علم شریعت وطریقت از اول فطرت بر نشاه عبادت وتقوی وصلاح برآمده وبر عصمت ذاتی نشو ونما یافته وبعد تحصیل علوم دینی تهذیب اخلاق وتبدیل صفات موفق شده واکثر درین زمان در زمرهٔ درویشان وسالکان راه یقین مردم در سلوک این طریق رسوخ قدم واتباع سنت حضرت سید المرسلین صلی الله علیه وسلم را در عزیزا بجوزه وفات شاه قمیص در ولایت بنگاله واقع شد بتقریب آنکه سلطان عهد ایشان او را آنجا فرستاده بود از انجا ثالث ذی قعده سنهٔ اثنین وتسعین وتسعمائة هم بسالوره آورده مدفون ساختند رحمة الله علیه آنچه در دیار ما مشهور ست از سلاسل که انتساب باین خاندان عظیم الشان دارند اینهاست که بیان کرده شد بترتیبی که ذکر یافت واز مدعیان این نسب عالی سید شاه محمد فیروز آبادی بود او را درین دیار قصهٔ غریب وحکایتی عجیب ست که مشهور ست ومجمل کیفیت احوال او آنست که او مردی بود در زمان سلطان ابراهیم بن سکندر لودهی از جانب دیار دکن بدهلی آمده دعوی نسب حضرت غوث الثقلین نمود بلا حظهٔ این نسبت عالی با ضمیمهٔ غربت اوضاع اطوار او عظمت صورت واستغنا وهمت وقوت در تشغال طریقهٔ دعوت او را باظهار رعایت خلیت طهارت ونظافت واظهار دعوی بلند در نسبت معنوی جناب آنحضرت رضی الله عنه خلق این دیار را رجوع

کنند فاضل تر دمجمعی گویند فقیر شاکر که بر نعمت فقر شکر گوید روحیم وروح خود را در راه محبت ومحبت بذل نماید فاضلتر ازهر دو قاعده راه برفرموده حق رفتن واتباع شریعت کردن وادامر ونهی دین وملت بجا آوردن ست چه غنی وچه فقیر اگر فقیر بر جادهٔ استقامت نرود بر سجادهٔ طاعت مستقیم ومتمکن نه نشیند کافر نعمت باشد وداغ سواد الوجه فی الدارین سیمای حال وی گردد واگر غنی قدر نعمت نشناسد وطغیان وتکبر وعتو واسراف در زود ودر فسق وفجور وشهوات سهمناک آید مردود ومطرود درگاه قبول گردد نعوذ بالله من ذلک واگر توفیق رفیق حال وی شود ودر سلوک طریق طلب رضای مولی سبحانه وشکر گذاری نعمت پای همت استوار دارد بسعادت نشانین فایز آید واز ملوک دنیا واز آخرت گرد از آین لفظ سخن آن بزرگ یاد آید که گفته ست تمامه

آدمیان از هر جهان قسم بیون نخورند
ملوک دنیا و آخرت و فقرای دنیا و آخرت ملوک دنیا و فقرای آخرت و فقراء دنیا و ملوک آخرت ملوک دنیا و آخرت آنند که همچنان که درین جهان داد عیش و کامرانی و فرمان دهی حکمرانی داده اند در آنجهان نیز ذخیره

واعتقاد بی اختیار شدند سلطان ابراهیم را دران زمان دغدغه از جانب ظهیر الدین بابر شاه بسیار بود همی صعب ازین ممالک را پیش آمده در توجه والتجا والتماس دعا از خدمت درویشان مضطر بود او نیز از برای انجاح مرام سلطان مذکور دعوتها کرد و مشغولی ها نمود چون مقتضای قضا حاکم علی الاطلاق برخلاف آن رفته بود فائده بران مرتب نشد و بعد از ظهور سلطنت ظهیر الدین محمد بابر بادشاه هم درینجا در عمارتهای قلعه فیروز آباد ساکن بود در عهد سلطنت نصیر الدین همایون بادشاه نیز قدری وعزتی داشت و نهایت علو درجت و شوکت مشیخت او در زمان اسلام شاه بحد شیر شاه بود او را چنان در حلقه اعتقاد خود در آورد که از حد تقریر و بیان بیرون باشد و بعضی مرا ی وقت به تبعیت بادشاه خود طریقه بندگی و اعتقادی ورزید و بعضے درویشان و طالبان نیز وجه ارادت و خلافت می آورند و بالجمله کار و بار شیخت و بزرگی او در غایت رواج و رونق بود و درین اثنا و سید بزرگ عالیشان از جانب ولایت درین دیار تشریف آوردند یکی میر سید شمس الدین محمد فاضل و دانشور و ولایت شعار و نقابت دثار و در صنعت طب بنظیر وقت بطریق بے تعلقی و تجرید سیر معموره عالم می کرد چند کتاب و دو سه خدمتگار همراه داشت و زیاده ازین تکلیف وقت شریف خود نمی داد بسے همت عالی و همت مدتی در کابل اقامت داشت و نصیر الدین همایون بادشاه را بوی عقیده تمام بود و دیگر سید ابو طالب اولاد بعضے سادات عراق جوان بود و در حسن جامعه صفاتے سیرت موصوف بتقریب بعضی حوادث از وطن مالوف برآمده در بعضے سفار بخدمت میر سید شمس الدین مصاحب شده بود و عقد مواخاة دینی درست کرده در سیر هندوستان موافق و مرافق یکدیگر گشته بودند شاه محمد باستماع قدوم سادات عظام خواست که ایشان را بجانب خود کشد او را چند بنت بود که درین دیار وصله نکاح آنها صورت نمی بست چون این سادات را دید که مسافر اند از شهر بیگانه آمده در مردم چنان انداخت که ایشان اکفای ما اند بلکه پیش از آمدن ایشان می گفت که ما را خویشان اند از شرفای عرب اگر ایشان درینجا بیایند شاید که نسبت قرابت و مصاهرت بنات الصورت بندد و ایشان را همان خود ساخت و نهایت تواضع و تملق نمود و در مقدمات تخاطب و تواد و تقصیر نکرد و التماس نمود که شما را غیر از منزل ما هیچ جائی دیگر مناسب نیست شما اینجا باشید که در خدمت در رعایت شما از هیچ وجه تقصیر را ضی نخواهم شد ایشان چون مسافر بودند و غریب و ایشان در پیش سلطان وقت غایت درجه اعتبار بضرورت به همخانگی او تن در دادند و در خانه او فرود آمده اقامت نمودند بعد از زمانے سید ابو طالب از برای نسبت تزویج پیام فرستاد این معنی موافق مزاج وقت وی نیفتاد و گفت که ما مسافر انیم بر قدم تجرید و تفرید ایستاده ما را ازین معنی معاف دارید در همین اثنا شبی این هر دو شاهزاده ها در خانه او کشتند و فتنه و غوغا در میان خلائق بی اندازه افتاد و مصیبت و ذکر بلا از سر تازه شد ایشان را بآن جاهای خون آلوده و علمهای سیاه برآوردند هیچکس از مرد و زن نبود که جامه چاک نکرد و بر سر خاک نفگند و خون از دیده نریخت و آه از سینه نکشید بآن وقت تصور این قضیه پر مشقت باین ابیات مترنم است ؎

بالای فلک دیده خدا این چه جاست	باز این چه ظلم و کیست حسین این چه کربلاست	باز این چه کوفه این چه

انباقیات صالحات و گنجی از اسباب خیرات و سعادات باخود ببرند و بجزاء اعمال و فضل الهی بنعیم بهشت و ملک جاودانی تا ابد الآباد محظوظ و مسرور گشتند و فقراء دنیا و ملوک آخرت آنانند که اگرچه بمتعات نیخانی و قضای شهوات فانی تمتع محظوظ نیامدند بجزای صبر عبادتی که در دنیا نمودند بمراتب علیا از سعادات و برکات ملک جاوید مخصوص و ممتاز شدند و قسم دیگر نیز بقیاس مذکور تصور توان نمود و باندانیم که داخل کدام ازین اقسام خواهیم بود این دو قسم که مذکور شد درجات مراتب بسیار دارد و در هر مرتبه از مراتب که داخل باشیم غنیمت است تا عاقبت کار چیست ؎

حکم مستوری و مستی همه بر عاقبت است
سر انست که آخر چه حالت دارد

وصل سخن دراز آمد و دائره وسیع افتاد اما باید دریافت که حاصل این همه چیست حاصل آن آمد که عاد سوال و خواهش و تدبیر از بنده بوجهی حق ثابت و محمود است و نفی و بطلان و مذمت آن بوجهی دیگر است نفی از آن جهت است که عنوان ظاهر آن خلاف ادب عبودیت و منافی و شهود و سطوت و عزت ربوبیت و ثبوت باین جهت است که بنده مامور است بدعا کردن و لطف و توفیق

فراقست این چه وقت	عاشور نیست ورنه قضیه بعینها است	این زهر بار با حسن و مجتبی که داد
این تیغ باز بر سر شیر خدا کراست	باز انچه در دل است جگر انس و جان خست	باز انچه هجر انچه فراق انچه ابتلاست
باز انچه غصه در جگر انس و جان نشست	باز انچه فتنه در سر کون و مکان نجاست	باز این با اهلبیت نبوت که ظلم کرد
باز این بخاندان پیمبر ستم که خوست	آن ریش کهنه داد گر از سر که تازه کرد	واین داغ خشک را دگر از بر که پوست کاست
ای وای بر محبت و ای بر وفا و کار او	زنهار دل مبند برین کار و بار او	واینجا نزاد حرم روضه قدرگاه حضرت عالم پناه

صلی الله علیه وآله وسلم دفن کردند و آلان قبر این دو بزرگ زیارت گاه خلق ست و سکان ذلک فی سنة ۹۹۵ خمس وخمسین وتسعمائة بعد از وقوع این واقعه اکثر مردم بلکه همه نسبت این قتل بشاه محمد کردند و جمع خلائق ازوی برگشتند و معتقدان منکر شدند دوستان دشمن و نزدیکان دور و محبان نفور تاج خان کرانی و شیخ فرید که ده هزاریان صوبه دهلی بودند تفحص احوال حاضر آمدند او منکر افتاد و گفت این از من نشده است و برضای من بلکه بوقوف من صدور نیافته دزدان در خانه در آمدند و این کار کردند و خبر باسلام شاه رسید او اشارت بعلما کرد که مسئله شرعی در باب چه باشد بران عمل نمایند جمیع علمای لاهور و دهلی و دیار جونپور و بهار بحکم سلطان وقت اجتماع نمودند و محضر ساختند او خود منکر مطلق افتاده بود چون در مجلس حاضر می آوردند می گفت که بکنید انچه می کنید من مظلوم و بیگناه و از تصور این معصیت معرا و مبرا منظلومی و بیعزتی و بیحرمتی اهل بیت امری قدیم ست و بطریق وراثت بارسیده است هر چه بر سر ما می آید بران صابریم علمای وقت در فتوای قتل او مختلف افتادند و هر چند تردد کردند به ثبوت شرعی که شبهه ادران مدخل نباشد نرسید تا مدتی بدین بر سر این قضیه غوغا بود او را مقید و مسجون نگاه میداشتند و از اهانت و خواری هر چه نصیب او بود چیزی فروگذاشتند **نقل ست** که شیخ امان پانی پتی را درین محضر هر چند تکلیف کردند و طلبیدند حاضر نشد و میفرمودند قدم امان در دوزخ چرا نرود که در معرکه که اهل بیت پیغمبر را آورده خوار و گرفتار در پیش ایستاده کنند و من در مجلس معزز و مکرم نشسته باشم می فرمودند کشته شدن حضرت آن شاهزاده ها حیف است و خوار کردن ایشان نیز حیفی دیگر از آن نیز خون در جگر یم و ازین نیز در خوف و خطر هم می فرمودند جنیان اینچنین کارها بسیار می کنند معاذ الله که از ایشان اینچنین معصیتی سر بزند و بالجمله بعد از چند گاه هم در زندان جان داد بعضی مردم بعد از مردن پای او را بسته در بازار کشاله کرده در یک گوشه انداختند آخر در زیر قلعه دهلی نزدیک ترکمانشاه بر و دفن یافت **نقل ست** که جماعه مهمانان پیش او بودند و طعام تناول می کردند یکی از ایشان میل جغرات اظهار کرد وی ظرف جغرات بسته پیرون آورد و پیش مهمان نهاد در همین اثنا زنی گریه کنان آمد که یکی غلام بچه سپاهی سر و تن برهنه دیگ جغرات مرا کشید در حرم سرای حضرت آوردم هست چیزی بان زن دهانید باز گردانید می گفتند که اینها بسبب تسخیر جن بود که او داشت و او را مریدان و خلقای بسیار بودند و بعد ازین واقعه کمتر کسی بر محبت و اعتقاد او راسخ مانده باشد شیخ محمد عاشق که در سنبهل بود مرید خلیفه او بود و این شیخ محمد بغایت دینی نیک درویشی صاحب ذوق و حالت و همت و مجاهده بود شیخ حسن[1] پسر است که در بهرکانو بود نیز مرید او بود رحمة الله تعالی

[1] جمع عباد الصالحین

مولانا سماء الدین رحمۃ اللہ علیہ

جامع بود میان علوم رسمی و حقیقی و تقوی و ورع از دنیا زیادت بر قدر ما یحتاج اختیار نکرده وی مرید شیخ کبیر ست نبیره مخدوم جهانیان سید جلال الدین البخاری رحمۃ اللہ علیہ و گویند پیش مولانا سماء الدین که از شاگردان میر سید شریف جرجانی بود تلمذ کرده و از ممتان بسبب بعضی وقایع که دران دیار واقع شده برآمد مدتها در ره نهروبیانه و غیر آن گذرانیده بعد ازان بدهلی آمد و توطن کرد سن کبیر داشت و در آخر عمر حاسهٔ بصرش رفته بود حق سبحانه و تعالی بیواسطه علاج بصارت ابوی رد کرده **نقل ست** که وی گاهی بر درخانه خود می ایستاد و می گفت غلبه شفقت و مهربانی بر خلق خدا بران میدارد که جمیع خلائق از چشم سماء الدین راه باشد وی

برلمعات شیخ فخر الدین عراقی حواشی نوشته که بحل معانی آن وافی و کافی ست و رساله دیگر دارد مسمی بمفتاح الاسرار اکثر آن اجینه منقول از رسائل شیخ عزیز نسفی ست و وفات او هفتدهم جمادی الاول سنه احدی و تسعمائة و مقبره او والد او بالای حوض شمسی ست و آنجا صفوف صفوف از اولاد او خفته رحمۃ اللہ علیه **نقل ست** از مفتاح الاسرار که از مکتوبات شیخ عزیز نسفی آورده ست بدانکه در معنی انتهای انسان اهل شریعت و اهل حکمت و اهل وحدت اختلاف دارند اهل شریعت می گویند که حق ارواح را پیش از اجساد بچندین هزار سال بیافرید و هر یکی را مقامی معین گردانید باز گشت او بدان مقام خواهد بود و ما منا الا له مقام معلوم یعنی روح هر که در مقام ایمان مفارقت کند باز گشت او بآسمان اول خواهد بود و روح هر که در مقام عبادت مفارقت کند باز گشت او بآسمان دوم خواهد بود و روح هر که در مقام زهادت مفارقت کند باز گشت او بآسمان سوم خواهد بود و روح هر که در مقام معرفت مفارقت کند باز گشت او بآسمان چهارم خواهد بود و روح هر که در مقام ولایت مفارقت کند باز گشت او بآسمان پنجم خواهد و روح هر که در مقام نبوت مفارقت کند باز گشت او بآسمان ششم بود و روح هر که در مقام رسالت مفارقت کند باز گشت او بآسمان هفتم خواهد بود و روح هر که در مقام اولوالعزمی مفارقت کند باز گشت او بکرسی خواهد بود و روح پیغمبر که در مقام ختمیت مفارقت کرده ست باز گشت او بعرش ست هر یکی ازان مقام که نزول میکند باز بهمان مقام عروج می کند و دائره خود تمام می کند حال این نه مرتبه چنین خواهد بود و اما آنکه بمقام ایمان نرسد باز گشت او بآسمان نخواهد بود بدانکه گفته اند که اینمراتب خلقی اند نه کسبی و در خلق خدای تعالی تبدیل نیست دین حق و دین قیم این ست اگر این مراتب کسبی بودی ممکن بودی که هر کسی به کسب از مقام اول خود در گذشتی و بمقام بالاتر رفتی و لیکن به کسب مومن غیر متی بمقام نبوت رسیدنی نیست و مقصود از سلوک نزدیک این طائفه آنست که پیش از مرگ معاینه کند و مقام باز گشت مشاهده افتد از مرتبه علم الیقین بمرتبه عین الیقین رسد و عروج انبیا دو نوع ست یکی آنکه شاید بروح با شد بی جسم و دوم شاید که بروح جسم باشد و عروج اولیا یک نوع ست بروح بی جسم و بدانکه اهل حکمت

دروی دقیوسیت ذات قدیم تعالی مراورا موجود ثابت وهست نماست و مدار کار برحیثیت وجود ست و شرع شریف احکام دین و ملت و نظام قوانین ملک و دولت و غیره ذلک من الاحکام و الآثار برین حیثیت ست و حصول کمالات وجودی و معرفت اسماء الهی و کونی برین وجه مترتب یاوه گو تر و از انوار و اسرار حقائق اشیاء دور مرتب احکام وجود محروم و بی نصیب تر از سوفسطائی دیگری نیست که حقیقت عالم را وهم و خیال گوید و در هر چیز و هر حکم شک آرد حاشا و کلا بنای تمام کارها و حصول جمیع کمالات بر اعتقاد و یقین ست یقین می باید چون یقین نباشد هیچ کار نگشاید و نتیجه نبخشد و اخر نیاز هر چه کنند بباد و بر هوا رود و حکم هبا منثورا گیرد یقین سبب اتصال باطن ست بوجود حق ثابت در نفس الامر موجب ثبات و استقامت بر عمل اعتقاد و سلوک طریق رشاد و سداد و این همه بی ثباتی و سرگردانی مردم در نیابد رد دین از شک و بی یقینی ست و صاحب شک پریشان و بی ثبات تر از صاحب انکار ست اگرچه صاحب انکار از طریق صواب دور تر و در ترددر ترک

می گویند که ارواح پیش از اجساد موجود بنود پس ایشان امقام معلوم نباشد اکنون مقام خود را پیدا می کنند اهل حکمت می گویند که محال ست که ارواح آدمیان پیش از اجساد آدمیان بالفعل موجود باشد از جهة آنکه اگر بالفعل موجود باشند میان ایشان امتیاز باشد یا نباشد اگر نباشد پس ارواح یک روح باشد و این محالست و اگر امتیاز باشد پس مابه الممایزة غیر مابه المشارکة بود پس روح مرکب باشد و اتفاق ست که روح انسانی مرکب نیست پس هر یکی از روح با جسد برابر بالفعل موجود شود ما بعد مفارقت از جسد روح باقی است پس اگر کمال حاصل کرده باشد باز گشت او بعقول و نفوس عالم علوی است و عقول و نفوس عالم علوی جمله علم و طهارت اند دایم در اکتساب علوم و اقتباس انوار باشند و علم و طهارت حاصل کنند و هر که مناسبت با عقول و نفوس حاصل کرد چون نفس وی مفارقت کند از قالب عقول و نفوس عالم علوی او را بخود کشند و معنی شفاعت آنست باهر کدام که مناسبت حاصل کرده باشد باز گشت او با او باشد اگر مناسبت بانفس فلک قمر حاصل کرده قبول فیض از وی می تواند کرد چون در ینحال مفارقت کند باز گشت نفس او در انفس فلک قمر باشد و اگر در ینحال مفارقت نکرد و علم و طهارت وی بجای رسید که مناسبت نفس با نفس فلک الافلاک حاصل کرده و قبول فیض از وی می تواند کرد چون درین حال مفارقت کند باز گشت نفس او بنفس فلک الافلاک باشد چون اول در آخر را دانستی باقی را هم چنین میدان و گفته اند که هر آدمی مستعد امکن ست که بریاضات و مجاهدات و باکتساب علوم و اقتباس انوار نفس خود را بجای رساند که مناسبت شود با نفس فلک الافلاک و چون مفارقت کند باز گشت او بنفس فلک الافلاک باشد و اگر این نفس انسانی مستعد بریاضات و مجاهدات و باکتساب علوم و اقتباس انوار نشود و علم و طهارت حاصل نکند در زیر فلک قمر که دوزخ است بماند و بعالم علوی که جنت است نرسد و گفته اند که هر که نفس خود را بجای رسانید که مناسبت با نفس فلک الافلاک حاصل گردد و علم و طهارت او نهایت مقامات انسانی رسانید و هر که عالم صغیر را تمام کرده در عالم کبیر خلیفه خدا گشت و خلیفه کبریت احمر و معجون اکبر و اکسیر اعظم و جام جهان نما و آئینه گیتی نماست من الملک الحی الذی لا یموت الی الملک الحی الذی لا یموت و درین مقام گاه بواسطه عقل اول باحق تعالی سخن گوید و بشنود و گاه بیواسطه عقل اول باحق می گوید و از حق می شنود و چون درینمقام مفارقت کند ابدالآباد در جوار حضرت رب العالمین خورم و شادان باشد و از مقربان حضرت وی باشد و این بهشت خاص جای کاملانست و بدانکه اهل وحدت میگویند که عروج آدمی احدی نیست اگر آدمی مستعد هزار سال مستعد باشد و درین هزار سال بریاضات و مجاهدات مشغولی شود هر روز چیزی داند که در روز گذشته ندانسته باشد از جهت آنکه علم و حکمت خدا تعالی نهایتی ندارد و نزدیک اهل وحدت هیچ مقامی شریفتر از مقام آدمی نیست تا باز گشت آدمی هم با آدمی باشد در حشر گاه وجود خود۔

شیخ عبد الله بیابانی رحمة الله علیه

پسر مولانا سماء الدین از زهاد وقت بود بغایت تجرید داشت در ابتدا حال تزوج کرده بود چون آن را مانع

اسفل حجاب فرو رفته ترست ولیکن صاحب شک و تردد پریشان تر و سرگردان تر باشد آری در کارخانه ذات الهی و صفات و شیونات نهایتی دی حیرتیست شک بازنشناسد نشود در معنی شک و حیرت زیرا که حیرت از معرفت خیزد و در دریافت نگنجد شی بود و شک از جهل و نکرت آید و حیرت در حضور بود و شک در غیبت ست چنانچه یکی در نظاره محبوب حیران ست و جمال و کمال او را بی حجاب بدیده محبت می نگرد و لیکن بکنه کمال وی نمی رسد و او در آن نمی تواند کرد و این حال از مشاهده محبوب او را در ادراک کمال و بی نهایتی حسن و جمال پیدا آید ع یزید ک وجهه حسنا اذا ما زدته نظرا هر چند نظر میکند حسن جلوه دیگر می کند و دقیقه دیگر در نظر می آرد و کرشمه دیگر میکند و غمزه دیگر میسازد و ذوقی دیگر می بخشد بخلاف شاهد که وی در وجود محبوب و صفات کمال و انوار جمال وی شک و تردد دارد هر ساعت دور تری افتد و محبوب ترمی گردد نعم حیرت مرکب از علم و جهل ست ما علم موجود است و جهل ارکنه و هر دو ثابت ست و شک مردود تذهب ست در علم و جهل مطلق علم دارد و جهل میان این آن پرشان

حضور وقت فراغ عبادت دیدباختیار ازوی مفارقت کرد گویند که وی در سخن ترک اضافت بخود کرده بود و هر چه گفتی بصیغه غائب گفتی خواهد آمد خواهد رفت نگفتی خواهم آمد خواهم رفت و اوائل حال بدهلی بود مدتی در خانقاه شیخ نظام الدین اولیا قدس سره مشغول بود گویند که وی برای هر وقت نماز غسل کردی و جامه شستی غالبا بادشاه عهد قومی را اسیر کرده بود و دران میان جماعه از سادات نیز اسیر شده بودند وی رفت و بپادشاه گفت که سادات ابگزار بادشاه گفته او قبول نکرد وی گفت حرام بادسکونت در شهری که تو بادشاه آن شهر باشی بعد ازان بمندور رفت و بادشاه آنجا آمد و چیزی بادشاه پیش کش کرد قبول نکرد گفت مرا بانها کار نیست بحاکم فلان دیه فرمان ده که در فلان بیابان مرا جا بدهد و تشویش ظلم نکنند هم در بعضے قریات مندو مقام کرد الآن قبر او هم دران جاست رحمة الله تعالی علیه۔

سید کبیر الدین حسن رحمه الله

سیاحت بسیار کرده بود بعد ازان در انجا سکونت کرد گویند که وی صد و هشتاد سال عمر داشت والله اعلم گویند که از وی خوارق عادت بوجود می آمد و اعظم و اشهر خوارق او اخراج کفار بود از کفر بسوی اسلام و هیچ کافر را بعد از عرض کردن او اسلام بر وی طاقت نماندی و در قبول اسلام بی اختیار شدی جماعه جماعه کفار پیش او می آمدند و مسلمان میشدند و گویند که این نسبت در بعضے اولاد او نیز موجود بود و گویند بعضے از اولاد او بسبب اغوای نفس و دنیا ببدعتها مبتلا شدند و اختراعهای عجیب پیدا کردند بچیزهای غریب منسوب گشتند والله اعلم و این سبب طعن و بدنامی سلسله او باشد وفات او هشت صد و نود و شش و قبر او در اوچه است

شیخ حسام الدین متقی ملتانی رحمه الله

عالم بود و زاهد و متقی از پایه فاتقوا الله ما استطعتم بمرتبه فاتقوا الله حق تقاته رسیده وی در لقمه بغایت احتیاط نمودی و در زمین خراجی زراعتی می کرد خراج سیدا و در او آخر که بسبب بعضی حوادث تفریط و تخلیط در اراضی خراجیه آن دیار راه یافت تا بحالت محصله نرسیدی نخوردی آخر کار همین حالت از عالم رفت و بمجاهدی در زهد و تقوی و ورع و سلمانی آیتی بود از آیات الهی و بی شک و شبهه از اولیاء خدا بود الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم و لا هم یحزنون الذین آمنوا و کانوا یتقون شیخ علی متقی در اوائل بصحبت او رسیده و تعلم نموده و نسبت ورع و تقوی تحصیل فرموده رضی الله عنه و عن جمیع الصالحین **نقل است** از شیخ علی متقی کسی فرزندزادی بندگی شیخ حسام الدین گفتند که امروز که ورتی بر دل طاری ست بسبب آن چه باشد و عادت ایشان آن بود که هر گاه که ورتی و ظلمتی در باطن حساس میفرمودند در شان لقمه تحقیق و تفحص میکردند که مبادا شبهه بآن راه یافته باشد برای تحقیق این معنی درون خانه رفتند و از شخصی که کار و بار لقمه حواله او بود پرسیدند که امروز طعام از کجا بود

دل آواره میگردد و بحیرت اشتباه در معنی شک و حیرت گفته آنکه گفت حیرت دو قسم ست حیرت محمود و حیرت مذموم حیرت راجع و آئل بمعنی شک و اشتباه این سخن درست ست ولیکن حقیقت حال همان ست که من گفتم

ای خوش آن دم که تو در جلوه ناز آئی ومن ۔ چشم بر روی خوشت دوخته حیران باشم

وصل یکی از ان مواضع که یقین در آنجا درست و ثابت باید اعتقاد جزا عمل و پاداش کردار ست کردار زشت بود یا نیک هر کس هر چه کند جزا آن در دنیا و آخرت بیابد غایت آنکه در دنیا لازم نیست محل جزا و ظهور حقایق عمال و انکشاف بواطن و اسرار آخرت ست که حتما مقتضیا دران موطن ظاهر شدنی ست در دنیا باشد و هم نباشد و استدراج و امهال راه در بسیار است که فرموده اند رحمهم من حیث لا یعلمون و دنیا دار ابتلا و محل فتنه و بلاست و اصابت مصائب و مکروهات آن مخصوص بظالمان و بدکردار ان نبود گاهی نیکان را هست رفتار ان را اسپر بود بیداری تقاضا دران حکمتهاست درست و لطفهای نهانی و بهترین جزا آنکه در دنیا صادقان راه و مقبولان درگاه را

بہ ہند مزید توفیق عمل و تعطش بطلب فظہور نور رضا دلیقین ست کہ بدان جہد و قوت بر مجاہدہ زیادت و ہمت بر سعی و طلب قوی و آتش شوق و محبت تیز تر گردد و بتجربہ و نظر در احوال و اعمال سالکان این طریق و کار گذاران این عالم درین باب شاہد این حال ست کہ کثرت عمل و قوت مجاہدہ باز دیاد توفیق تا چہ مرتبہ رسانیدہ اند مثلا یکی باشد کہ دو رکعت نماز گزاردن یا جزوی از کتاب اللہ خواندن بر طبیعت وقت وی دشوار باشد و بتمرن[1] و اعتیاد ہزار رکعت و ختم قرآن بلکہ بیش ازان آسان گردد این ہمہ جزای عمل و نتیجہ صدق نیت ست و این مزید توفیق و کثرت عمل کہ جزا و اصل ست در دنیا در حقیقت اعداد و تہیہ و تکمیل جزای آخرت ست لان الاجر علی قدر العمل اعتقاد و یقین بجزا عمل و ایمان باید و اعتقاد شریعت و گرویدن بقول خدا و رسول خدا و است و انست وعد و وعید کہ مخبر صادق بدان خبر دادہ ست و اگر فرضا کسی را ایمان سست افتادہ و نور یقین ضعیف

[1] تمرن خوی گرفتن بہ چیزے منتہی الارب

وچہ طور پختہ بودند بعد از تحقیق و تفتیش حال معلوم شد کہ گفتند در گرفتن آتش خس از زخانہ ہمسایہ بی اذن وی گرفتہ بودند رفتند نزد ہمسایہ و ازوی عفو کنانیدند و چیزی ہم بوی دادند کہ سبب مزید رضای او باشد و نیز

نقل ست کہ می فرمودند کہ روزی شخصی از مجلس برخاست و نادانستہ کفشہای بندگی شیخ حسام الدین پوشیدہ رفت چون خبر شد آن شخص کفشہای را حاضر آورد ایشان تا بہای کفشہا را آن شخص نمی دادند نگرفتند و گفتند کہ تا تمام اشیاء خود را از ملک خود برآوردیم تا اگر بالفرض شخصی در وی تصرفی نماید در حرام نیفتد رحمۃ اللہ علیہ گویند کہ وی در سایہ دیوار مقبرہ شیخ بہاء الدین زکریا ایستادی کہ ان از وجہ بیت المال ساختہ اند و حق مسلمانان بروی صرف شدہ انتفاع و استمتاع بآن درست نباشد و او را پسری بود شیخ بایزید نام او نیز بصفت ورع و تقوی موصوف بود و با حوال مشائخ متحقق **نقل ست** کہ طریقہ شیخ حسام الدین آن بود کہ اگر کسی را میدیدند کہ در مسجدی تغنی میکند او را ازان منع می کردند و حق امر معروف و نہی منکر بجای می آوردند بخلاف شیخ بایزید کہ خود را در گوشہ پنہان میساخت و می گریست شخصے بروی روپیہ فتوح آورد او ندانست کہ این روپیہ ست گفت کہ این چیست و این را چہ کار می کنند بعد ازان دانست کہ این ہمہ حلہ نقود ست کہ مردم ابکار بسے آید رحمۃ اللہ تعالے علیہم۔

شاہ عبد اللہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ

از اولاد شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ست قدس اللہ سرہما و بعد از آنکہ بعضے از آباء کرام او از ملتان بدہلی تشریف آوردہ اند در اسلطان بہلول لودھی بدامادی اختیار کردہ دختر خود را بوی دادی سالک مجذوب بود سطوتی ظاہر و عظمتی باہر داشت در اوان سلوک ریاضات شاقہ و مجاہدات فوق الطاقہ کشیدہ و ازوی نقل میکنند کہ می فرمود در ابتداء سلوک اگر نماز می گزاردیم کمتر از ہزار رکعت نبود و اگر تلاوت می کردیم از سہ ختم کم نمی کردیم و فائدہ کہ بر ذکر یکساعت مترتب می شد زیادہ ازان ہمہ بود شیخ حاجی عبد الوہاب در تفسیر خود می نویسد یہذا انی کنت لیلۃ فی خدمۃ رشدی رئیس العقلاء المجانین عبد اللہ بن یوسف القرشی و کان یعلمنی ما علمہ اللہ فلما انتہی الی کیفیۃ المشاہرۃ فقال ان ہذا العلم لا یدخل فی التقریر و لکن اذا حصل و استرشد یرشد تعالی ذلک لان القلوب فی کونہا و عاء الاحوال متفاوتۃ لا یوجد قلبان متفقان فی وجدان ثمرات الاحوال اصلا لکل قلب الفتہ غیر الفۃ قلب غیرہ **نقل ست** کہ روزی بر بالای بام بلند کہ آلان در پہلوی روضۂ او ایستادہ ست نشستہ بود ناگاہ او را حالتی در گرفت و ہم بدان حالت از بالای بام بزمین افتاد ازان ہیچ آزاری بوی نرسید **نقل ست** کہ وی در حالت جذبہ بر غالہ را بر زمین زدہ بود و آن بر غالہ مردہ افتادہ بود مردم را ازین حالت گفتگوی بود چرا بنا حق حیوانی کشتہ شود وی بر سر بر غالہ آمد و ایستاد و بر پشت پای بزد و گفت برخیز و مردم را بنمای تمکن بقدرت الٰہی آن بر غالہ زندہ شد و برخاست روزی ہم در حالت خود بود و خدمت گاران را

فرمود که هر متاعی که در خانه است بیرون آرند و آتش در خانه زنند پسر او شاه احمد در آن زمان خرد بود و در خدمت پدر ایستاده و گفت بیرون آوردن اسباب یکان یکان از درون خانه تکلیفی دارد و هم آنجا آتش در زنند که همه یکبارگی پاک بسوزد شاه ابرهی دل خوش شد و روضهٔ شاه عبدالله قریب دهلی که سه است مشهور بسیار دارد تبرک به وفات او بست و دوم صفر سنه

شیخ حاجی عبدالوهاب بخاری رحمه الله

از اولاد سید جلال بخاری بزرگ ست که جد سید جلال الدین مخدوم جهانیان ست سید جلال را دو پسر بود سیدی احمد بزرگ و دیگر سید محمود مخدوم جهانیان پسر سید محمود ست و شیخ حاجی عبدالوهاب بخاری از اولاد سیدی احمد ست بزرگ بود موصوف بعلم و عمل و حال و محبت و در اوائل حال که هنوز در ملتان توطن داشت روزی در ملازمت پیر و استاد و صهر خود سید صدرالدین بخاری نشسته بود از وی شنید که گفت دو نعمت در عالم بالفعل موجود ست که فوق جمیع نعمتهاست و لیکن مردم قدر آن دو نعمت را نمی شناسند و بدان پی نمی برند و از تحصیل آنها غافلند یکی آنکه وجود مبارک محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم بصفت حیات در مدینه موجود ست و مردم این سعادت را درنمی یابند و دیگر قرآن مجید که کلام پروردگار ست وی سبحانه و تعالی بواسطه بدان متکلم و خلق ازان غافلند و همی بمجرد شنیدن این کلام از پیش پیر برخاست و رخصت زیارت مدینه درخواست و براه خشکی بزیارت پیغمبر صلی الله علیه وسلم بشتافت و این سعادت را دریافت باز بوطن اصلی عود نمود و ازان بتقریب بعضی سوانح روزگار انتقال نموده در عهد دولت سلطان اسکندر لودهی بدهلی آمد سلطان اسکندر را بوی اعتقاد پیدا شد و آنچه از شرائط تبجیل و تعظیم بود در رعایت نمود و او را باشاد عبدالله نسبت محبت و نیاز و طلب و استرشاد چندان بود که آنچه می گویند که فنا فی الشیخ میباشد این چنین خواهد بود و نسبت صحبت او بادی بطریق تشبیه مناسب حکایت مولانای روم ست با شمس تبریز قدس الله اسرارهم و بار دیگر هم از دهلی قصد زیارت حرمین کرد و مکرر باین سعادت عظمی رسید و به بشارت ها از جناب حضرت خاتم الرسل صلی الله علیه وسلم اشارت یافته باز بدین حدود عود فرمود و وفات شیخ در سنه ۹۳۲ اثنین و ثلثین و تسعمائة که عدد عبارت شیخ حاجی موافق آنست و مقبرهٔ ایشان در جوار مقبرهٔ شاه عبدالله ست شیخ حاجی عبدالوهاب را تفسیریست که اکثر قرآن بلکه تمام آنرا ارجاع بنعت پیغمبر و ذکر او کرده صلی الله علیه وسلم و بسیاری از دقائق عشق و اسرار محبت در اینجا درج کرده است غالبا وقوع آن در غلبه حال و استغراق وقت بوده ست و بدالجمله در بعضی مواضع جانب ظاهر لفظ و عبارت نامرعی مانده ست یعنی چند از وی انتخاب می رود تا کیفیت بیان آن کتاب غرائب مآب منکشف گردد سورهٔ مریم قوله تعالی کهیعص اعلم یا حبیب الرحمن صلی الله علیه وسلم ان الحروف المقطعة من اسماء الله العظیم التی قد سلمت الی النبی العظیم و عند مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو و قال علی بن طالب کرم الله وجهه

کو عمل کند بدانچه ایمان آورده است ره همین کثرت عمل قوتی خواهد بخشید ایمان او را چه انوار اعمال و ایمان متلازم و متعاکس اند یعنی هر یکی لازم دیگر ست که بر تو نورانیت هر یکی بر دیگری می افتد عمل بایمان قوت پذیرد و ایمان بعمل هر دو معاون و ممد یکدیگر باشند عمل را موقوف بر قوت ایمان یقین نباید داشت و هر قدر از ایمان که حاصل ست اگرچه تقلیدی باشد در عمل باید کوشید که این عمل حالتی و نوبتی در دل پیدا خواهد شد که ایمان بدان قوتی خواهد پذیرفت و این قوت ایمان با قوت در عمل آرد و این عمل را ایمان قوت بخشیده چنین تا میرد و ایمان و عمل ممد و مقوی یکدیگر باشند و ملازم و معاون یکدیگر پس آنکه گوید چون یقین حاصل شد و ایمان درست گردید سلسلهٔ محبت بدست آمد دیگر احتیاج بعمل نماند و تکلیف برخواست و اگر او را عمل باشد عمل او همین تفکر و معرفت خواهد بود که فعل باطن ست نه عمل جوارح خطامی کند و براه الحاد میرود و خلاف تجربه و حکم واقع و مخالف نص قرآن میگوید که میفرماید ثم تلین جلودهم و قلوبهم الی ذکر الله قرار داد اهل طریقت ست که هر چند محبت بیشتر

بهذا اسم الله الاعظم جل جلاله وعلم یا هذا یحتمل ان یکون اشارة الی کن والها والیا اشارة الی لفظ هیا للنداء والعین اشارة الی عین لعبد وهو محمد سید المرسلین صلی الله علیه وسلم والصاد اشارة الی صورة رسول الله صلی الله علیه وسلم والمعنی بهذا التاویل کن هیا عبد الله صورة یتجلی بجمال الله فینتفع الناس بک ویکون هذا الخطاب لسید المرسلین لیصیر صورة فی رحم امه بعد ما کان روحا ولورا عند الله بغتة کانت که عند الله جل جلاله وصلی الله علیه وسلم اذ نادی ربه نداء خفیا یمکن هذا نداء زکریا الخفیة استشفاعه بسید المرسلین صلی الله علیه وسلم وهو الذی توجه الیه جمیع الانبیاء علیهم السلام فی امورهم وحوائجهم وهو الامام المشهور فیما بینهم صلی الله علیه وسلم وانی خفت الموالی من ورائی ویمکن یا هذا ان یکون خوف زکریا الموالی بان تغیر وانی الانتظار لسیدنا وذلک لان الانبیاء کلهم کانوا منتظرین لبعثة صلوات امهم بانتظاره کی ینتفعوا به صلی الله علیه وسلم یا یحیی خذ الکتاب بقوة وآتیناه الحکم صبیا وحنانا من لدنا وزکوة قال الله تعالی یا یحیی خذ الکتاب بقوة ای خذ الکتاب المشتمل علی صفات سید المرسلین صلی الله علیه وسلم یا یحیی خذ الکتاب وآتیناه الحکم ای فهم الکتاب بان یعرف سید المرسلین والقوة هو التوجه بسید المرسلین علیه السلام وکان تقیا وکان یتقی الله عن الخلاف لمحمد صلی الله علیه وسلم وسلام علیه یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیا اعلم یا هذا یحتمل ان یکون الضمیر فی علیه لسیدنا ای وسلام علی محمد یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیا وهذا الذی من الحلو واللبن المخلوط بالارز والسکر المصری واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اهلها مکانا شرقیا ای واذکر یا زوج مریم فی الجنة یا محمد خوب صورة یا احمد خوبروی فی کتابک مریم زوجتک ویمکن ان یکون انتباذ مریم من اهلها واتخاذها مکانا شرقیا لکونها عارفة بانها تکون زوجة سید المرسلین فی الجنة فتوجهت الی زوجها لان یحصل الواردات فی حب الله تعالی وحب سید المرسلین صلی الله علیه وسلم فاتخذت من دونهم حجابا فارسلنا الیها روحنا فتمثل لها بشرا سویا اعلم یا هذا ان یحتمل ان یکون المراد بالروح روح سید المرسلین صلی الله علیه وسلم فیمکن ان الله تعالی بصورة بشر سوی امین صورة رسول الله التی ظهرت فی الدنیا کی تراها مریم فاذا رات فی الجنة تعرف ان هذه الصورة تمثلت لی فی الدنیا صلی الله علیه وسلم وناديناه من جانب الطور الایمن وقربناه نجیا واعلم یا هذا ان النداء الموسی کلمه کان بغت رسول الله سید المرسلین والنجوی ایضا کان بکشف فضائل سید الانبیاء والمرسلین صلی الله علیه وسلم لا یسمعون فیها لغوا الا سلاما یمکن ان یکون السلام منهم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وسنة علیهم ولهم رزقهم فیها بکرة وعشیا یمکن ان یکون الرزق هو الصحبة مع سید المرسلین صلی الله علیه وسلم وهی افضل الرزق تلک الجنة التی نورث من عبادنا من کان تقیا یحتمل ان یکون من کان تقیا هو رسول الله الذی نورث تلک الجنة محمد صلی الله علیه وسلم فیعطی من یشاء ویمنع عمن یشاء وهو السلطان فی الدنیا والاخرة فله الدنیا وله الجنة وله المثابات صلی الله علیه وسلم وان منکم الا واردها کان علی ربک حتما مقضیا ای وما منکم یا عباد الله الا وارد جهنم ای داخلها وعلیه اکثر المفسرین وقیل ان ورودهم قیامهم حولها وقیل حضورهم فی ناحیة النار وهذا الوجه اوجه لان قوله وان منکم الا واردها شامل سید المرسلین ایضا بالعموم وهو الذی لو دخل الله لصارت بستانا وکانت نعمة لاهل النار لان

اتباع بیشتر وهر چند ایمان کامل تر عمل قوی تر و وافر تر سوزے تر در سید الطائفه جنید بغدادی قدس سره یکی سعر فتے گفت که از ان بوی استغفار عمل آمد فرمود نزد من این سخن از دروغ گفتن بدتر است هرگز نشاید که عارف ترک عمل کند حاشا بالله تر از احوال انبیا صلوات الله وسلامه علیهم در ایمان ومحبت الهی کرا خواهد بود وجود آن تعب وشدت که ایشان در طاعت وعبادت می کشیدند هیچکس را گرد حریم آن حال مجال عبور نبود صاحب قرب قاب قوسین اولادنی علیه افضل الصلوات را کلما چندان در نماز شب بایستاد که پایهای نازنین وی بیاماسید وچون او را صلی الله علیه وسلم این حال شد دیگران چه گویند قیام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الصلوة اللیل حتی تورمت قدماه الحدیث وآنکه گویند که فعل انبیا برای تشریع است تا دیگران را بنمایند وبیاموزند نه نیم چون تشریع برای آنست که دیگران ببینند واتباع کنند پس اگر این دیگران اتباع نکنند ودر عمل نیازند فائده تشریع باطل گردد پس لازم آید عمل بمتابعت رسول الله صلی الله علیه وسلم کردن ونیز کمال مراتب ودرجات بسیار وبی نهایت ست وکدام مرتبه را اعتبار می کند گوینده این سخن

ابراهیم الذی کان نوره فیه صار ناره ابتانا وروحا وریحانا فکیف اذا دخل هو بنفسه فی النار والمنعم بالله بالله لو وقع نظره علی النار لصارت جنات تجری من تحتها الانهار ونعم اهل النار بما نعم اهل الجنة ولکن النار واهلها محجوبون عن الله وحبیبه قال الله تعالی فضرب بینهم بسور له باب الآیة واعلم یا هذا ان قوله وان منکم الا واردها بشارة بهذا العموم للمشتاقین الی سید المرسلین لان تحصل لهم الاجماع فی الحبیب فی ذلک المشهد المبارک فینظرون الیه صلی الله علیه وسلم ثم بعد ذلک لو عذبوا ایابا بشوتهم انفسهم کان النظر المبارک قوة وزادا لایام العذاب نعوذ بالله منه والله الکریم بفضله لا یفرق بین المحبین انشاء الله تعالی والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر مردا یحتمل ان یکون المراد بالباقیات الصالحات النظرات الی سید المرسلین صلی الله علیه وسلم فالبصر لقوم والبصیرة لقوم

سوره طه قوله تعالی الا تذکرة لمن یخشی اعلم یا هذا ان فی الکلام عین الالقاب من المحبوب ولکن فی التعب لذات للمحبوب وذلک ان الله تعالی بفضله قال طه ما انزلنا علیک القرآن لتشقی ای تتعب وتقع فی التعب ثم قال الا تذکرة لمن یخشی وقد اعطاه خشیة لم یعط احدا من العالمین ومثل ذلک فی الشاهد ان رجلا طلب محبوبا فلما جاء المحبوب اخذه الطالب وعانقه معانقة شدیدة بالقوة حتی بلغ منه الجهد وهو یقول ما طلبتک لتتعب یا محبوبی ویلقیه بمعانقة بقوة شدیدة والمحبوب ضعیف البنیة یتاذی بظاهره ویفرح بباطنه فلذلک الخشیة کان الندا حلوا عند سید المرسلین فکانه لم یتعب فلما اتاها نودی یا موسی انی انا ربک فاخلع نعلیک اعلم یا هذا ان الکلیم لما جاء نودی بکلام السلاطین وامر بآداب المتوجهین الی الملوک فقیل انی انا ربک فاخلع نعلیک فقوله انی انا ربک اظهار السلطنة وقوله فاخلع نعلیک امر برعایة الادب عند التوجه الی السلطان والحبیب الشهید الناظر الی وجه السلطان یعین الراس نودی بقوله تعالی السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته فکان الخطاب بین الکلیم والکریم باظهار السلطنة وکان بین الحبیب والمحبوب باظهار الموانسة والملاطفة فشتان بین الخطابین یا هذا فافهم ان الکلیم کان غائبا والسلام علی الحاضرین والحبیب کان حاضرا والسلام للحاضرین والکلام باظهار السلطان للطالبین والسلام علی المطلوبین فالکلیم کان طالبا ونعم الطالب المولی والحبیب کان مطلوبا قد طلب بالبراق واوقظ من النوم بلا وعد سابق

سوره انبیا قوله تعالی لو اردنا ان نتخذ لهوا لاتخذناه من لدنا ان کنا فاعلین اعلم یا هذا ان فیها اسرار الله لا یعلمها الا هو او الرسول ویحتمل ان یکون المراد من المتخذ من لدن رب العالمین هو الحبیب صلی الله علیه وسلم ای لو اردنا ان نتخذ ولدا کما زعمت النصاری لاتخذناه من لدنا بان نتخذ محمدا ولدا حین کان لدینا نورا قبل جمیع الکائنات وهو بشر لیس کمثله احد من البشر لا ان نتخذ عیسی الذی هو من اتباع محمد ولدا ولکن الله سبحانه وتعالی منزه

کہ میگوید کہ چون ایمان درست گردید بکمال رسید احتیاج بہ عمل ندارد ایمان خود بہ عمل کمال می پذیرد این سخن ناضبوط وناموزون است لا والله این سخن ملاحده است آنرا گوش نباید کرد نعوذ بالله من الکفر والالحاد نعم در اصل وجود ایمان ومفهوم آن عمل معتبر وماخوذ نیست ایمان بے عمل باشد ولی ناقص وبے عمل کامل وتمام گردد وآنکہ آمده است کہ الایمان لا یزید ولا ینقص اشارت بہمین ست کہ عمل داخل در حقیقت ایمان نیست وحقیقت او یکی ست کہ آنرا تصدیق قلبی گویند واقرار کردن بزبان از برای اجرا احکام ست در دنیا وعمل کردن بجوارح از برای تکمیل وتتمیم اوست تا در دون وبیرون را در گیرد پس در ایمان زیادت ونقصان نرود ولیکن بکمال نقصان موصوف بود وزیاده در عدد وذات شی بود وکمال در صفات باشد چنانچہ یک کس کاملتر از دو کس باشد کہ صد کس وہزار کس بود ہمچنین تصدیق ویقین یکی کاملتر از یقین دیگری باشد در صفات ونتایج وثمرات برانند تفاوت قلوب در قوت ونور ایمان مثلا ولی باشد مثل آفتاب روشن وتابان وولی دیگر مثل ماه وستاره وشمع وامثال آن تفاوت تصدیقات بر ہمین قیاس خواهد بود واین سخن روشن

عما یقول الظالمون فمحمد عبده ورسوله وعیسی عبده ورسوله سورهٔ حج قوله تعالی الم تر ان الله یسجد له من فی السموات ومن فی الارض والشمس والقمر الآیة اعلم یا هذا ان الآیة بحر الله وفیه اظهار عظمة المحبوب الی المحب جل جلاله وصلی الله علیه وسلم ومن رسم المحبوبین انهم یظهرون انقیاد الغیر الی المحبوب المکرم لکمال الکرم کی یغبط وینقاد اکثر مما ینقاد وهذا من مصالح المحبة لا یعرف قدرها الا ارباب المحبة بارک الله فیما عامل الحبیب ففی کل کلام له نعمة صلی الله علیه وسلم وتحتمل ان یکون فی الکلام اشارة الی حال سید المرسلین فی بدو الاسلام حیث کان لا یمر علی شجر ولا مدر ولا جبل الا یسجد له فقال الله الم تر یا محمد خوب روی ان الله یسجد له ای یخضع وینقاد الله بان یامر الله فیسجد للحبیب صلی الله علیه وسلم وهذا الوجه ادق من الحلو عند ارباب الحب صلی الله علیه وسلم قوله تعالی اذ بوانا لابراهیم مکان البیت ان لا تشرک بی شیئا وطهر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود اعلم یا هذا ان المقصود من البیت وهو طینة سید المرسلین صلی الله علیه وسلم فبها شرفت الکعبة وسمیت ببیت الله تعالی والله اعلم والتطهر ایضا کان لتربة السید علیه السلام وفیها اسرار الله لا یعلمه الا الله والرسول جل جلاله وصلی الله علیه وسلم قوله تعالی الله یصطفی من الملائکة رسلا ومن الناس اعلم یا هذا ان الآیة فیه سر الله تعالی حیث قال الله یصطفی من الملائکة رسلا ومن الناس ولم یقل ومن الناس رسلا ویتخالج فی ضمیرنا انه یحتمل ان الله اراد بالکلام والله اعلم ورسوله ومن الناس رسولا واحدا هو سید المرسلین صلی الله علیه وسلم ورسلا آخرین هم امثاله سید المرسلین صلی الله علیه وسلم فالمقصود من رسل الناس هو واحد معین وغیر اتباعه ومن نوره فکانه واحد فی الحقیقة والملائکة لیس قسیم هذا الامر بان یکون واحدا وهو سید المرسلین وامام المتقین محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم وافعلوا الخیر اعلم یا هذا ان الخیر کل الخیر هی متابعة سید المرسلین قولا وفعلا وحالا فالمتابعة القولی والفعلی یمکن ان توجد بغیر صحبة رجل من رجال الله الذی جعلهم من جنوده فیسوق الیهم من کان له نصیب من علم الوراثة فی الازل فیمکن ان یجذب الله عبد الجذبة خفیة فیدخل فی الطلب ویاخذ العمل باقوال سید المرسلین ویطالع کتب الاوراد وحکایات الصالحین ولکن المتابعة الحالیة لا یحصل الا بصحبة شیخ کامل وقد وجد له صحبة حصل له منها حال من احوال رسول الله صلی الله علیه وسلم علی قدر طاقته فان الاحوال هدایا الارواح بحکم الالتیام وذلک انما یحصل بالصحبة والالفة ثم اعلم ان الالفة هی المقصودة فی وجدان علم الوراثة ولو ان واحدا من الطالبین یصحب نجما کاملا من المتقین ولم یحصل الالفة من الجانبین لا تسری احوال الشیخ الیه

کتوبات شیخ
احتیاج بشرح وبیان ندارد وبالجمله تفاوت در ایمانها بقوت وضعف وکمال ونقصان ثابت ست وقوت وکمال آن بعمل ست وضعف ونقصان بترک عمل ست کارکن کار بگذار راز گفتار چه کاری مدین راه کار دار دکار چه الدنیا مزرعة الآخرة هر چه کاری بدروی **بیت** از مذاهب مذهب دهقان خوش ست ای مولوی مذهب دهقان چه باشد هر چه کاری بدروی **وصل** در اعتقاد نامه مسلمانان نوشته اند که بنده بارتکاب معصیت کافر نگردد وعاصی را کافر نخواند اگر اعتقاد مسلمانی برجاست وما دام که این اعتقاد برجاست ومعصیت را معصیت میداند وحرام را حرام می شمارد در میان راه خوف ورجا میرود کافر نیست واگر حرام را حلال داند ویا معصیت را سبک پندارد کافر گردد ومومن عاصی دائم در دوزخ نماند اگر قادر مختار خواهد چندگاه او را در شبکه عذاب گداخته واز آلایش وکدورت معصیت پاک گردانیده باز به بهشت در آرد واگر خواهد بی سابقه این علاج بعفو ومغفرت خود یا بشفاعت ودرخواب حبیب خود صلی الله علیه وسلم او علت معصیت شفا بخشد

والوان واحدا من عباد الله صحب واحدا من رجال الله ساعة واحدة ووقع الالفة والمحبة فی الله فی قلب کل منهما فصار کل واحد منهما مفتونا صاحبه استحق المریدان یسری علم الوراثة من باطن الشیخ الی باطنه ویکون هذا الصحبة الیسرة له زاد العمر وکلما یزداد حبه فی الشیخ یزداد حبه فی الله ورسوله والحب واحدة والحکمة فی سرایة الاحوال من البواطن الی البواطن ان الله سبحانه وتعالی خلق سید المرسلین محمد رسول الله بنفس متالفة رحیمة وکریمة متخلقة باخلاق الله سبحانه ومن اخلاق الله سبحانه الشوق فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم حاکیا عن الله سبحانه وتعالی الاطال شوق الابرار الی لقائی وانی لاشد شوقا الی لقائهم فتخلق رسول الله بهذا الخلق علی الکمال فکان مشتاقا الی المشتاقین وکان شوقه اشد من المشتاقین الیه لکون شوقه علی قدر مرتبته وشوقهم علی قدرهم وکان للنفوس امتزاج الحکم النفسیة فاجتمع الشوقان شوق الحبیب وشوق المشتاق من الامة فی واد احد وللقلب وجهة الی النفس فقام نفس المشتاق من الامة مقام نفس سید المرسلین لاجتماعهما فافاض القلب نعمة الحال الی نفس المشتاق من الامة لما هو مجتمع بالنفس الاحمدیة الرحیمة فوجد صاحب النفس المجمعة نفس سید المرسلین فی وادی الشوق قسطا من احوال قلب رسول الله صلی الله علیه وسلم فتمکن الاحوال فی قلب المشتاق من الامة ثم حصل منه لغیره بهذا الطریق المذکور ثم لغیرهم ثم ثم الی یوم القیمة فهذا السبیل یجری بکرم الله تعالی ما اخذ المشتاقون من المشتاقین بالصحبة والالفة فالحرقة للصحبة والصحبة للالفة والالفة للنعمة والنعمة للذة واللذة للوصلة والی ابد الآباد لا ینتهی زیادات الوصلة وانواعها وثمراتها ولا یکاد یدخل تحت التقریر والتحریر وکان شروع هذا التفسیر فی شهر ربیع الثانی سنة خمس وعشر وتسعمائة والاتمام فی یوم الاثنین السابع عشر من شهر شوال سنة ۹۱۵ خمس عشر وتسعمائة وکان بین الشروع والاتمام ستة اشهر وعدد من الایام

شاه جلال شیرازی

مرید شیخ محمد نوربخش ست که بر گلشن راز شرح دارد درین دیار در زمان سلطان سکندر از مکه معظمه تشریف آورد وسکونت کرد عارف بود وصاحب حالت واهل مشرب مثنوی مولانا روم ومعانی آن نسبتی خاص داشت ودر خدمت درویشان آنرا سند کرده حلیه نیک نورانی داشت از روز اول که آمد آتش دیگدانش سرد نشد اکثر احوال

هم از اول بخدمت بفرستند
وبزندان دوزخ سیاست
نفرماید وی تعالی بر همه چیز
قادر ست وعلی الاطلاق
حاکم یغفر لمن یشاء ویعذب
من یشاء ... ست و
یفعل الله ما یشاء بحکم یرید
شان او معنی خداوندی
اینست هر چه خواهد بکند و
هر که را خواهد ببخشد و هر که را خواهد
بگیرد پس باو وی حکم نیست
ودر حضرت کبریای او بر لمن
وی مجال نطق وسوال نه
وامر ونهی که فرموده حق ست
ووعده ووعیدی که کرده صدق
ودر وعده وی تخلف خلاف
نبود ودر وعید نیز همچنین ست
وبا وجود آن اگر بمقتضای
عفو وکرم درگذرد ونگیرد
می سزد وامید شفاعت سید
کائنات صلی الله علیه وسلم
گناهگاران را برای عفو گناه
ونیکوکاران را برای رفع درجات
واثق ست ودر حق بیچارگان
ودرماندگان که غیر فضل و
کرم او پشت وپناهی ندارند
میفرماید شفاعتی لاهل الکبائر
من امتی وفرمود اکرمن باهل بیتی
وقرابتی خود را شفاعت نکنم
دیگر کرا کنم ونیز آمده است
که پروردگار تعالی حرام گردانید
آتش دوزخ را بر فاطمه و
ذریت وی عجب آنکه جای
دیگر میفرماید ای بنی هاشم
نگاهدارید و برهانید نفسهای

نان و فرنی برای مهمانان در خانهٔ او طیار بودی هر وقت هر کس که مهمان آمدی این طعام حاضر آوردی غیر طعامهای دیگر که در وقت معین نخپتندی نقل ست که وی میگفت که وقتی در حرم شریف از درویشی سخنی شنیدم که موافق ظاهر شریعت بود خواستم که او را بگیرم و تعزیر کنم بر بالای کوه برآمد و من دنبال او کردم برگشت و بجانب من دید و این بیت برخواند ؎

دست ناپید اگریبان میکشد	من پے دست و گریبان میروم

این بیت در من اثر کرد و بیهوش افتادم و از خود خبر نداشتم او را با سادات بخارا نسبت قرابتی واقع شده بود جگر گوشهٔ خود را بشیخ مدثر بن شیخ حاجی عبد الوهاب داده بود وفات او در سنهٔ ۹۴۴ اربع و اربعین و تسع مائة و قبر او هم در جوار مقبرهٔ شیخ حاجی عبد الوهاب ست رحمه الله تعالی

شاه احمد شرعی

ترک دانشمند متبحر و درویشی کامل بود جامع اقسام علوم عقلیه و نقلیه و رسمیه و حقیقیه و در دیار چندیری توطن داشت و کبیر السن بود وقتی در جواب ابیات صاحب کشاف که در طعن اهل سنت و جماعت دارد گفته است شعر

وجماعة حمر لعمری مؤلفة	قد شبهوه بخلقة فتخوفوا
شنع الوری فتستروا بالبلکفه	وجماعة سموا هواهم سنة
قد جاءهم من حیث لا یدرونه	شعر عجبا لقوم ظالمین تلقبوا
	بالعدل ما فیهم لعمری معرفة

تعطیل ذات الله مع نفی الصفة وفات او سنهٔ ۹۲۸ ثمان و عشرین و تسعمائة بعد از تحقیق و تفتیش احوال معلوم شد که جماعه مارا که به نسبت ترکیت منسوب اند بایشان پیوندد و قرابت در اصل هست شیخ عبد الغنی سپنتی که از قدمای موالی این دیار است و متشرع و متعبد شاگرد شاه احمد ست بعضے تصنیفات و مسودات شاه پیش او باشد در اکثر احوال نقل فضائل و مناقب ایشان میکند میگوید که در وقتی که ملازمت ایشان تلمذ میکردم عمر ایشان نود و شش سال بود و ایشان در تیر اندازی نظیر نداشتند روزی تیری می انداختند تیری بنشانه رسیده بود گفتند اگر بگویند بر تیر که بیندازم در سوفار تیر دیگر بندکنم دو سه تیر بهمین روش انداختند همانان گفتند که تیرها ضایع میرود و اسراف میشود اگر نه تیر بیکدیگر بندکنم و نیز نقل میکند که ایشان در علم عمل دعوت از آیات عظمی الهی بوده اند هر روز جمعه بادشاه را بقوت تصرف این علم بخود می کشیدند و حاجات مسلمانان را می آوردند تسبیحی داشتند دانهٔ اول میرود دانهٔ دوم بادشاه را و جنبش می آورد و دیگر در عزیمت دیگر در سواری همچنین بر یک [illegible] بخارا رسید تا بعد از تمامی عدد معین بخانهٔ ایشان میرسید

خود را از آتش دوزخ من مالک نیستم شما را از عذاب خدا چیزی را و این و امثال این بجهت بے نیازی و لا ابالی درگاه کبریاست که کسی را در اینجا مجال سوال و امکان اعتراض نبود و انچه بالا رفت بمقتضای کرم و وعده لطف و عنایت است و گفته اند که خواص بر مقتضای وعدهٔ کرم و بشارت لطف و رعایت من اند عوام خوف لا ابالی و غنای ذاتی حق حال ایشان شده ازینجاست که تمامه مقربان و مخلصان حضرت عزت میان وادی خوف و رجا و انس و هیبت حائر و دائر مانند و سر نمی توانند برداشت و بر هیچ چیز دل نمی توانند نهاد و بنابرین کان گذاوصار گذا فرمایند الله وعدم را بر وجود دوست میدارند و آرزوی عدم که هرگز نبود دوجه نمیکنند می برند و بالجمله هر چه هست ایمان ست غم ایمان باید خورد باقی غم نیست ایمان و انی چیست لا الا الله محمد رسول بصدق دل اعتقاد کردن بے شک و شبهه بران گرویدن بلکه همین محمد رسول الله است اگرچه جزو اول طیبه رنزد گل فرست ولیکن [illegible] شامل تر و جامع تر ست [illegible] به اعتقاد [illegible] علیه وسلم

روزی ایشان بحجت دضور رفته بودند یکی از غلام بچها که در خدمت ایشان می بود تسبیح را از صندوق برآورد و بهمان نوع که از ایشان مشاهده کرده بود گفت که این دانه که میگردانند بادشاه قصد ملازمت شاه میکند و این دانهٔ دیگر که بگردانند سوار میگردد و این دیگر فلان همچنین تعداد دانها میکرد ناگاه بادشاه در غیر وقت معتاد بدر خانهٔ ایشان در رسید و ایشان در طهارت خانه بودند حیران شدند که سبب چه باشد که بادشاه امروز در غیر روز معهود آمده بعد ازان معلوم شد که آن غلام دانهای تسبیح را کیفما اتفق گردانیده بود این آمدن بادشاه اثر آن بود

شیخ سلیمان رح

ابن عفان المندوی الدهلوی در ارشاد و تربیت طالبان و تلقین اذکار و اشغال درویشان یگانهٔ عصر بود مسافرت بسیار کرده و نعمتها یافته گویند که وی را نقل ارواح که مرتبهٔ ایست از مراتب تصرفات نفس ناطقهٔ انسانی حاصل بود بسبب آن از اکثر احوال قرون ماضیه خبر و ادی گویند که وی در تجوید قرآن یگانهٔ عصر بود و در معاملهٔ قرآن را پیش آن سرور صلی الله علیه وسلم تجوید نموده و شیخ عبد القدوس پیش او تجوید کرده و مدتے مدید در خانقاه او بود وفات او شب چهاردهم ماه محرم در سنهٔ ۹۴۴ اربع و اربعین و تسعمائة و مقبرهٔ او عقب مقبرهٔ خواجه قطب الدین ست رحمة الله علیه

شیخ عبد القدوس

مرید شیخ محمد بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبد الحق ست صاحب علم و عمل و ذوق و حالت و حلاوت وجد و سماع وی اگرچه بظاهر دست بیعت از شیخ محمد گرفته است دلی معتقد و عاشق شیخ احمد عبد الحق ست و بروحانیت او مشغوف او را کتابی است مسمی بانوار العیون مرتب بهفت فن در فن اول مناقب شیخ احمد نوشته و اظهار اعتقاد و بندگی بادی بسیار نموده چنانکه در ذکر آن بزرگوار بر صفحهٔ بیان ثبت یافت وفات او در سنهٔ ۹۴۵ خمس و اربعین و تسعمائة و شیخ عبد القدوس را مریدان و خلفا بسیارند و از جمله مریدان او شیخ بهور بود در اوائل حال بحرفت رنگریزی مشغول بود در اواخر وقت هدایت او در رسید و او را جذبهٔ الهی در گرفت و مسلمان شد و مرید شیخ عبد القدوس گشت و احوال درویشان بمقتضی فطرت ذاتی در وی پیدا شد وفات او در سنهٔ ۹۸۲ اثنی ثمانین و تسعمائة رحمة الله علیه و شیخ عمر ریني مرید شیخ عبد القدوس ست و خلیفه عبد الرزاق و تربیت و عقیدت او بشاه عبد الرزاق بود

یقین معلوم شده که وے آورده اقدم و اسبق ازهمه درینجا اعتقاد بالوهیت حق تعالی خواهد بود اگرچه اعتقاد بالوهیت و صفات او کلی ازان ارسال و بعث ذات شریف اوست از برای هدایت خلق نیز مستلزم اعتقاد رسالت ست اما اول ظاهر تر و صریح تر ازین ست و منطوق کلام است اگر یکی صد سال لا اله الا الله گوید تا یکبار نگوید محمد رسول الله بحکم شرع مسلمان نگردد یعنی میگوید من خود الله و پروردگار همه شما ام در اعتقاد دگر و دین من چه سخن ست و چه مجال توقف آزاکین برگزینم و بما فرازم بوے ایمان آرید و بگروید که امتحان بندگی و صدق عبودیت درین ست برقیاس امر ملائکه بسجود آدم یعنی مراکه می پرستید و تسبیح و تقدیس میکنید من خود پروردگار شما ام و سزاوار آنم امتحان بندگی شما دران ست که پیش از خاک بسازم و فیض روح خود را دران بدمم و او را بر شما گزینم و امر کنم تا همه سر بر خاک مذلت بنهید و او را سجده کنید تا پیدا شود که بنده کیست و بندگی چیست سبحانه سبحانه و گفته اند که در آخر زمان که وجود مرشد کامل نادر میگردد

اشتغال بصلوة بر سید کائنات علیه افضل الصلوات و اکمل التحیات با مشغولی بذکر موصل و مقرب است بے احتیاج توسل بمرشد بلکه بعضے گفته اند که سالک را از حیثیت توسل و تقرب اشتغال بصلوة اولی و اقرب بود اگرچه ذکر الٰہی اعلی و اعظم ست و گفته اند که برای روشنی راه هدایت و انجذاب رحمت بالاتر از اشتغال بصلوة بر نبی صلی الله علیه وسلم چیزی نیست و بعد از فرائض عبادات هیچ عبادتی بالاتر ازان نیست و برای هر مشکل و دشواری و تمامه حاجات دینی و دنیاوی مثل وی نیست و نبود

وصل ببسط و تطویل درین سخن بسیار افتاد و بحقیقت بارتمت این جریده بر سر وقت طغیان این خس پاره است کاندر قلم نماند و از دست نصرت و اختیار کاتب بیرون ست و هر گز براه سکون و سلامت نتواند رفت و بے جوش و خروش دم نتواند زد همیشه از دے در شکایتم و بارها عهد کردم که او را در ین حال هیچ نگویم در از دل باوی درمیان نهم و همزبانی نکنم اما چه کنم که از صحبت وی صبر نتوانم کرد

نقل است که روزی شاه عبد الرزاق بقصد ملازمت شیخ عبد القدوس رفته بود شیخ در حالت بود بعد از انکه آن حالت فرو نشست شیخ عبد القدوس یک یک از مریدان و خلفای خود را بشیخ عبد الرزاق می نمود آخر دست شیخ عمر را گرفت و فرمود این مرید شماست در پای شما می افتد شیخ عمر برخاست و هر دو دست بر پای شیخ نهاد و سر در پای شاه تا هر دو جانب مرعی گردد و از جمله خلفای وی شیخ عبد الغفور اعظم پوری بود بزرگ بود و صاحب واقعات و کرامات گویند که وی حضرت سید کائنات را صلی الله علیه وسلم در خواب دید و آن حضرت این صیغه صلوة را بوی تلقین نمود اللهم صل علی محمد و آله بعدد اسمائک الحسنی رحمة الله علیه شیخ عبد القدوس را اولاد بسیار شد و پسران او همه عالم و متعبد و متلبس بلباس مشائخ و از میان ایشان شیخ رکن الدین مردی متبرک بود و بمشرب فقر و محبت موصوف بر قدم والد خود قدم می نهاد یکی از ابناء او شیخ عبد النبی بود که تحصیل بعضے علوم رسمیه نموده بود در جوانی متوجه زیارت حرمین شد و پیش بعضے از فقهای مکه معظمه برخی از حدیث نبوی برخواند بعد ازان بوطن اصلی عود کرد و به تزهد و تعشق منسوب با پدر و اعمام بحمت مسئله توحید و سماع در افتاد پدر او در باب اباحت سماع رساله نوشت و او نیز در باب آن رساله در انکار سماع ساخته لاجرم باعث ایذا و کلفت بسیار شد و این باعث شهرت او گشت بادشاه وقت در ان زمان صدری میخواست که بصفت علم و دیانت موصوف باشد بتوسط بعضے اسباب و وسائل در سنه ۹۷۱ احدی و سبعین و تسعمائه بر مسند صدارت نشست و نقش نگین حضرت شیخ در زمان جلوس این بود لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین زیاده از انچه استحقاق داشت منصب عزت و صدارت یافت و درین امر کوس استقلال و استبداد زد و از مال و جاه اعتبار زیاده از انچه گفته شود نصیب او شد بادشاه وقت را بوی اعتقاد عظیم پیدا شد و مردم بسبب آن در نظر اعتبارش بحقارت در آمدند باشراف و افاضل کمتر از مراتب ایشان سلوک بنمود و هر که بمزاج او راست نشد و به معیار قبول او تمام نیامد محروم ماند بعد از مرور سنین و شهور مزاج سلطنت بسبب بعضے حوادث باوی منحرف شد و از منصب صدارت معزول گشت و کان ذلک فی سنة ۹۸۶ ست و ثمانین و تسعمائه و او را مولانا عبد الله سلطان پوری را که دانشمند بود و مقدم و رئیس و از زمان افغانان تا این زمان معتبر و معزز و ملقب بمخدوم الملک فی بحزم و متانت رای و تجارب امور و جمع اموال موصوف بود بمکه فرستادند و هر دو را که مدتها باهم منازع و مخالف بودند بصورت رفیق یکدیگر ساخته بجانب آن بقعه شریف روان کردند

وبا وجود آن ہرگز میان ایشان در اثنا طریق و نہ دران مقامات شریفہ اتفاق والتیام ورفع کدورت صورت نہ بست آخر بے صبری نمودہ از مکہ معظمہ بدیار ہند رجوع نمودند فائدہ نکرد مخدوم الملک ہم در دیار گجرات فوت کرد وکان ذلک فی سنۃ ۹۹۱ احدی وتسعین وتسعمائۃ وشیخ عبد النبی باز بحضرت بادشاہ آمد مدتی مدید در بندیخانہ محبوس بود در برابر آن ہمہ عزت و جاہ واعتبار کہ داشت ذلت وحقارت وبی اعتباری دید واہانت وخواری کشید و ہم در حبس فوت کرد سنۃ ۹۹۲ اثنین وتسعین وتسعمائۃ شیخ عبد القدوس در رسالۂ قدسیہ در معنی گرسنگی میگوید بدان الہمک اللہ تعالی کہ گرسنگی بر دو نوع ست سفلی وعلوی سفلی جمیع حیوانات راست کہ چون روح حیوانی بالطبائع این جہانی امتزاج یافت وبہ پیکر وجود در مرتبۂ مرکبات کہ عبارت از کلمات اللہ اند بشتافت سبب قیام وجود در مقام نمود وحرارت در باطن او بظہور پیوست ومحتاج غذا گشت وتو آنرا آتش گرسنگی خوانی وغذائے او آب وطعام وخاشاک دانی این از عالم سفلی عروج نماید کہ از تجلیات ذاتیہ ست ومقام صور مختلف بہائم وعلوی انام جملہ خاص وعام راست کہ چون بحر محض بود از محض غیب از مقام فاحبیت از عالم جنبش بے جنبش در جنبید ہویت حق ظہور یافت ودر میدان حضرت احدیت تجلی بشتافت کہ عبارت از اللہ احد است وتجلی بسیار وانوار واسرار بیشمار ہمہ صفات کمالات از جمال و جلال از کریمی ورحیمی وستاری وجباری وقہاری ورزاقی وخلاقی ورحمانیت وربوبیت ہزار در ہزار از ینجا موج بر موج زد برحسب استعداد مظاہر کہ لون الماء لون انائہ نور اللہ وروح اضافی ونبی اللہ ورسول اللہ وولی اللہ این ہمہ اسماء او ست بمظاہر مختلف خویش قد جاءکم من اللہ نور واین اول است از مقام احدیت واین مقام روح انسانی وعالم جبروت ست واین مقام قرب وعالم معیت ست واین مقام اگرچہ تجلی است اما از سطوات مقام جوار فائدہ تمام نمی یافت باز در مقام تجلی شتافت عالم عقول پدید آمد وآن عالم ملکوتست ومقام روح انسانی ست ودرین مقام اگرچہ فائدہ ظہور کہ نفس معرفت ست بظہور پیوست اما مقام تقدس ومیدان تسبیح وتہلیل ست واین نشان قید بود وما منا الا لہ مقام معلوم پس عشق را مظہر نہ پنداشت وفائدہ کمال معرفت کہ مقام عروج بمنتہای بر وجست بظہور نہ پیوست باز در مقام تجلی بشتافت عالم اجسام پدید آمد اینجا ظہور بتمام انجامید وعالم عشق موج بر موج زد چنانکہ ملکوت وجبروت در حیرت افتادند واینجا نقطۂ اول وآخر در مظہر انسانیت ظہور یافت وبعروج دان الی ربک المنتہی کہ بحر محض ووجود صرف بودہ است بشتافت جہان سبب کہ جوش سوزش عشق مقام فاحبیت کہ در کنہ ذات سر بحر صفات ودر مرتبۂ محض وجود با خود داشت بروں انداخت

و در گوشہ سلامت نشست
کہ شکر ش مونس ونادر ندیم
شیرین سخن ست الحمد للہ
کہ عصمت ذاتی وحفظ خداوندے
لازم حال اوست وبا وجود کہ
چندین منطیق ومکثار ست
در سخن ودراز نفس ست
ہرگز حشو بیہودہ بر زبان وی
نرود واز شارع عام امروہی
بیرون نیفتد وپای سلامت
وی درین راہ نہ لغزد واز شر
غرابا ملامت نکشد وبیم
سیاست ندارد وہر چہ
گوید شرح وبیان کتاب مبین
کند وہو الدین النصیحۃ وہو
واللہ اعلم نسال اللہ سلوک
طریق السداد والرشاد فی المبدء
والمعاد انہ ولی التوفیق والہادی
الی سواء الطریق وصلی اللہ
وسلم علی السید الانام الداعی
الی طریق الحق والیقین محمد
وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

الرسالۃ التاسعۃ والعشرون تحقیق الیاس عن قبول ایمان الیاس

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا
اتباعہ بدانکہ علماء ملت
وائمہ دین در شریعت برآنند
کہ ایمان الیاس غیر مقبول
یاس در لغت بمعنی شدت

معلومات را بالعلم سپرد و علم را با معلومات در سه ذات که بحر صفات ست برد و ذات را بالمجاز صفات داشت و صفات را کسوت ذات ساخت وحدت در کثرت گردانیده کثرت را کسوت وحدت پوشانید وحدت در کثرة و کثرت در وحدت و غلط در صحت و صحت در غلط و غائب در حاضر و حاضر در غائب افتاد حسن و قبح هر دو قدم در صحرای وجود برآر ست الرحمن علی العرش استوی علم برافراشت فریق فی الجنة و فریق فی السعیر پیش همه داشت تا بدان سبب نار الله الموقدة التی تطلع علی الافئدة جوش برآورد شور و فغان در کون و مکان انداخت دما را از دما رعاشقان برخاست تا هر یکی بر قدر استعداد مظهر از نوعیت الم ذلک الکتاب لا ریب فیه بر جان و جهان تاخت و چنگ بدامن محبوب و مطلوب خود زد این ست معنی آن گرسنگی که در معدهٔ بشر در نهاد بنیاد افتاده است و آن تیز تر و گرم تر از آتش دوزخ ست که گرسنگی کثیف را بلطیف رساند و مقید را بمطلق نشاند انسانیت را بر حمانیت براند که از گرسنگی مردم بخدای تعالی تواند رسید و این خاصیت در حیوان دیگر ننهاده اند اگرچه گرسنگی دارد که از مجرد سفلیات اند ملائکه و ارواح اگرچه از علویات اند اما آتش گرسنگی ندارند لاجرم از مقام خود تجاوز نتوانند کرد این کار آتش ست و باز بار درد و محبت و عشق ست اکنون بدانکه گرسنگی را سه مقام ست مقام اول را آتش گرسنگی خوانند که غذای آن آب و طعام ست مقام دوم را آتش در محبت و عشق خوانند که غذای آن خون جگر و خاشاک غیر ست و مقام سوم را آتش محبوب و معشوق خوانند که غذای او حسن و جمال و اوصاف کمال ست ان الله جمیل یحب الجمال ۵

عاشقِ حسنِ خود ستان بے نظیر | حسن خود را خود تماشا می کند

شیخ امجد دہلوی رح

در زمان سلطان بہلول بود التزام آستانہ خواجہ قطب الحق والدین بسیار نمودی و بروحانیت ایشان متوجہ بودی وقتی بداعیہ طلب از وطن برآمد بآبی رسید ہائل قدم دران ورطہ نہاد در جان بہلاکت درداد سردی از آب سر برآورد و او را ازان مہلکہ نجات داد بخانہ باز آمد و در کنج نشست و قدم بیرون ننہاد و انتساب فتح و استفادہ خود بے واسطہ بخواجہ کرد و مرید گرفت مقبرہ او بالای حوض شمسی ست رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ادہن دہلوی رح

جد مادری کاتب حروف نام اصل ایشان زین العابدین ست عرف شیخ دانشمند کامل بود

وعذاب آید و مراد اینجا سکرات موت و معاینہ احوال آخرت است کہ در وقت حضور موت روی نماید و در بعضی اخبار آمدہ است کہ ہر یک از مومن و کافر در وقت موت جای خود را می بیند مومن در بہشت و کافر در دوزخ پس چون کافر درین حالت ایمان آرد این ایمان معتبر نباشد چہ ایمان باید کہ بغیب بود و باختیار بندہ و قصد امتثال امر الٰہی و طاعت و فرمانبرداری وی تعالی باشد و ایمان درین حالت ایمان بغیب نبود و اضطراری باشد چنانکہ روز قیامت تمامہ کافران فریاد برآرند کہ ربنا ابصرنا و سمعنا فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون خدایا دیدہ ما بینا شد و گوش ما شنوا گشت و یقین ما نیکو شد کہ آنچہ پیغمبران تو خبر دادہ بودند و کتاب تو بیان ناطق بود حق ست ما را باز دنیا باز بفرست تا ایمان آریم و عمل صالح کنیم و مستحق ثواب شویم این ایمان و اقرار و اعتراف بحال حیران وقت فائدہ ندارد و در حدیث آمدہ کہ ان اللہ یقبل توبۃ العبد مالم یغرغر غرغرہ کنایت ست از احوال موت و شدت سکرات و رسیدن جان بحلقوم

متورع و متعبد و در غایت خشوع و انکسار و تادب و وقار و آلا میفرمودند که ما هیچ کس را ندیدیم که در بیرون و درون یکسان باشد الا ایشان بهمان آداب و اوضاع که در میان مردم می بودند درون خانه نیز بودند و زبان ایشان دائم بذکر الله می گشت و حلیه در غایت جمال و نورانیت داشتند چنانکه انوار علم و تقوی از جبین ایشان لایح بود اکثر احوال صائم بودی و در لقمه احتیاط تمام داشتی سلطان ابراهیم بن سکندر لودهی ایشان را بحجابت خویش خواند قبول نکردند وی مرید مولانا سماع الدین و شاگرد میان عبد الله طلبنی ست رحمة الله علیهم وفات او در سنه ۹۳۴ اربع و ثلثین و تسعمائة مقبرهٔ او جانب غربی حوض شمسی ست

شیخ یوسف قتال رح

مجاهدات و ریاضات بسیار کشیده و کار کرده بود او مرید قاضی جلال الدین لاهوری ست که صهر او بود چنین گویند که او در هفت پل که از عمارات سلطان محمد تغلق ست و مقبرهٔ او در آنجاست ریاضات می کشید و مشغول می بود همدران اثنا مردی که او نیز جلال الدین نام داشت و دیعت نعمتی پیش او بود بسر وقت او رسید او طالب بود بر در ارادت منتظر نشسته هر چه آن درویش فرمود قبول نمود و بموجب اشارات او مشغول بکار شد و بمقصود خود رسید رحمة الله علیه وفات او در سنه ۹۳۳ ثلث و ثلثین و تسعمائة

مولانا شعیب رح

عالم عامل و در صورت و سیرت ملک مثال بود و در وعظ و تذکیر بی نظیر زمان خود در زمانی که او وعظ گفتی و قرآن خواندی همه کس را مجال عبور از آن راه نبودی اگرچه خود بار گران بر سر داشتی ایستاده شدی و استماع نمودی و او را در وعظ بحسب اختلاف مقامات و عدد و وعید حالات عارض شدی جمیع اکابر و علمای شهر در پای وعظ او حاضر شدندی و اکثر از موالی و اهالی شهر در ابتدا شاگرد او بودند و الد ماجد او مولانا منهاج در آوان صغر از بلدهٔ لاهور بقصد تحصیل علم در دهلی آمد و در تحصیل علم ریاضات شاقه کشید بعد ازان در عهد دولت سلطان بهلول لودهی مفتی شهر شد و همین حاسکونت فرمود نقل ست که مولانا منهاج در بعضی اوقات آرد و روغن از دوکانها گدائی کردی و ازان چراغ ساختی و تمام شب با مطالعه پرداختی و چون روز شدی از همان چراغ نان پختی و بهمان قدر اکتفا کردی مدتها برین حال گزرانید تا علمی بدست آورد و قبیلهٔ ما را نسبت

در قرآن مجید میفرماید فلم یک ینفعهم ایمانهم لما رأوا بأسنا یعنی ایمان در هنگام دیدن باس و عذاب الهی نفع نکند و جای دیگر میفرماید که لیست التوبة للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدهم الموت قال انی تبت الآن و شاید که استدلال باین آیت صحیح نرود صریح نرا لکن چه احتمال دارد که مراد بروید باس در آیت سابقه مشاهدهٔ علامات قیامت و طلوع الشمس از مغرب باشد چنانچه بعضی مفسرین این کریمه را بدان تفسیر کرده اند و این آیت اخیر نه ما بر خواندیم بصریح ندا میکند بعدم قبول توبه و ایمان در وقت حضور موت کما لا یخفی و بعد آنکه از دلیل و نصوص که ذکر کردیم ظاهر شد که توبه از معاصی نیز در حالت باس مقبول نباشد و در اینجا بعضی علماء را اختلافی هست و لیکن ایمان باس و توبه از کفه اتفاق و اجماع مقبول نیست اکنون الآن آمدکه باجماع امت ایمان فرعون که در وقت ادراک غرق آورد مقبول نباشد بنابر زمان ادراک غرق و دریافت این حالت زمان یاس و باس از حیات و وقت اختیار است نه محل اختیار همین سند اعتماد و معتقد علماء مجتهدین و مشایخ

قرابت بخدمت مولانا قریب ست نقل ست که آن درویش که شیخ یوسف قتال
را ازوی نعمتی حاصل شد اول پیش مولانا شعیب آمده بود و گفته مولانا ترا کاری بیاموزیم
ولیکن بشرط ترک کاری که داری یعنی درس و تذکیر مولانا ترک تعلیم و تدریس و تذکیر بیکبارگی
مصلحت وقت خود ندید گفت من مردی ام محنت بسیار کشیده و علمی بدست آورده امید
نجات آخرت درین طریق داشته ترک آن باختیار از دست من نمی آید اگر کاری بفرمائید
بدان مشغول باشم تا خود آن مشغولی غالب آید و این اشتغال که دارم فراموش گردد
و اختیار ردارم درویش پیش مولانا شیخ مولانا یوسف قتال رفت و او چنانکه معلوم شد
با متثال امر آن درویش برخاست و هر چه فرمود بر همان رفت وفات مولانا شعیب در سنه ۶۹۱
ست و ثلثین و تسعمائة و قبر او بر بالای حوض شمسی ست متصل خانقاه ملک زین الدین
که از صلحاء اخیار زمان سلطان سکندر بود رحمة الله علیه بجانب شمال

ملک زین الدین وزیر الدین

ایشان دو برادر بودند از بچهای روزگار و صلحای امت از مردم سلطانی آبای ایشان
در سلک خدمت موروثی بعضی سلاطین دهلی انتظام داشتند محاسن اخلاق و محامد
اوصاف ایشان بدفاتر در نگنجد زین الدین از وکلای خان جهان که از بنی اعمام سلطان
سکندر ست انار الله برهانه بود چون سلطان را با خانجهان مذکور مزاج محبت و عنایت
انحراف پذیرفت و از جهت حفظ بعضی قواعد سلطنت و ملاحظه نسبت اخوت اظهار
رنجش و کدورت با وی مصلحت نمی دید هر چه از منصب و ولایت دوازده هزار سوار بود
بظاهر هم بر دسلم میداشت و لیکن در باطن زین الدین را حکم فرمود و دو کلمه نیز بخط خاص
خود او را نوشت که هر چه از اموال و املاک خانجهان باشد تصرف نماید و هر نوع که داند
خرج کند بنوعی که خانجهان را بر این معنی اطلاع نباشد و نه بیند و نوشته بود که از زین الدین
حساب گرفته نشد هیچ کس را با دی کاری نیست از انجا که توفیق بر خیرات و مبرات رفیق احوال آن سعادتمند بود همه را
بمصارف خیر و محال ثواب رسانید و بعلاقه مصلاح و تقوی و خدمتگاری اکثر مشائخ و علمای
وقت را با ایشان محبتی و رجوعی بود زین الدین بخدمت ملازمت برادر که در دگاه سلطانی
داشت اکتفا نموده رونگار بتجرد و فراغت که موجب جمعیت عبادت ست میگذرانید
و اغلب اوقات در حضرت دهلی بسیر مقامات و اماکن آن محظوظ می بود و قریاتی که در حوالی
دهلی حوالهٔ گاه دارد بملکیت گرفته علماء و صلحاء و صوفیان همه در صحبت او خوش میگذرانیدند

و مقتدایان امت و از بیکس
او ایشان خلافی دران ظاهر
نیست و لهذا وی در زبان
شرع و عرف اسلام همه جا
بذموم و مقبوح و ضرب المثل
کفر و استکبار و عناد آمده و
چندین آیات قرآنی ظاهر
بلکه نص در تکفیر و تقبیح وی بود
حال و خامت مبدأ و
مآل او ست چنانکه فرمود
فاخذه الله نکال الآخرة
والاولی و میفرماید فعصی
فرعون الرسول فاخذناه اخذا
وبیلا و جای دیگر میفرماید
واستکبر هو وجنوده فی
الارض بغیر الحق وظنوا انهم
الینا لا یرجعون استکبار کرد
فرعون و لشکر او در زمین
بناحق و گمان بردند او و لشکر
او که مآل و بازگشت ایشان
بما که قهار ذو البطش الشدید ست
نخواهد بود چنانچه حال کافران
و منکران ست فاخذناه و
جنوده فنبذناهم فی الیم پس
بقهر و عذاب گرفتیم ما او را
و لشکر او را و انداختیم و غرق
کردیم شان در دریا فانظر
کیف کان عاقبة الظالمین
پس ببین که عاقبت کار
ظالمان و متکبران و کافران
که با خدا و پیغمبر خدا تکبر کردند
و بجز ای آن در دنیا و آخرت
گرفتار آمدند و رسوا شدند
چگونه است و جعلناهم ائمة
یدعون الی النار و گردانیدیم

وزمان دولت سکندر زمان صلاح وتقوی ودیانت وامانت وعلم ووقار بود او را با علما وصلحا واکابر واشراف میلی عظیم شد ولهذا از اکناف عالم از عرب وعجم بعضے بسابقه استدعا وطلب وبعضے بی آن در عهد دولت او تشریف آورده وتوطن این دیار اختیار کردند چنانچه اکثر بزرگان که درین طبقه مذکور می شوند ازان قبیل اند وبا تحقیقه محامد زمان سلطنت آن سلطان سعادت نشان از حد تقریر وتحریر خارج ست واز وی نیز در باب فراست بلکه کرامت حکایات نقل می کنند ؎ گر این جمله را سعدی املا کند ۔ بگردفتری دیگر انشا کند

تاریخ جلوس او بر سریر سلطنت وامالت اربع وتسعین ۹۴ وثمان مائة وداز تحال او بعالم آخرت ثلث وعشرون ۹۲۳ وتسعمائة ومدت سلطنت سی وسه ۳۳ سال **نقل ست** که این شیخ زین الدین هرگز تلاوت کلام ربانی در غیر حالت قیام نمیکرد ورحلی می ساختند تا سینه آدمی بلند ودر وی قرآن می نهاد وتلاوت میکرد وگاهی که غلبهٔ نوم بودی کندی گردن می انداخت وسقف خانه محکم می ساخت تا اگر خواب بر کند دیگر دن مضبوط گردد وتمام متعلقان او از خدمتکاران وغیرهم همه نصف آخر شب برای تهجد برمی خاستند وتا وقت چاشت در منزل او جز باشارت دست وزبان کاری نمی شد از جهت مشغولی او را دو نوافل گویند که ویرا شب جمعه بروح مطهر رسول الله صلی الله علیه وسلم مقدار چندین بمرتبه قبولی می یافتند که بر هر بار یکی سنه کرت قل هو الله احد خوانده می دمیدند ودر ایام مولد آنحضرت صلی الله علیه وسلم هر روز یکهزار تنکه زیادت میکرد تا در روز دوازدهم دوازده هزار تنکه خرج می شد وقیاس باید کرد که بمجموع خرج این دوازده ایام چه مقدار مبلغ می شود بآن ارزانی اسباب مصالح که دران زمان بود **نقل ست** که هر دو برادر ختمهای قرآن میکنانیدند وهر روز چهارشنبه التزام غسلی که آنرا در استجابت دعا اثری عظیم شهرت دارد کرده تا حق سبحانه وتعالی شهادت نصیب شان گرداند وعاقبت همچنان شد که ایشان میخواستند وشیخ زین الدین را در سنه ۹۲۶ ست وعشرین وتسعمائة یکی از غلامان نافرجام در شیر که بدان عادت تسحر داشت زهر داد شیخ وزین الدین همراه ابراهیم در سنه ۹۳۲ اثنین وثلثین وتسعمائة شهید شدند وقبر او جانب غربی حوض شمسی ست خانقاهی دارد وصفه ومزاری وحجای متعین وبی بدل ست واز میان عمارتی که بالای حوض ست ممتاز ومشهور وهم از موضع روضهٔ وحالت قهر او آثار رحمت قبول لایح وفایح ست رحمة الله تعالی علیه

شیخ جمالی

مرید مولانا رشید الدین یگانهٔ روزگار ومجمع اطوار بود نام اصل او جلال خان ست در اوایل

مکتوبات شیخ

ایشان را یعنی فرعون را وجنود او را امامان پیشوایان گمراهان وکافران ودوزخیان که دیگران را بکفر ومعاصی وآتش دوزخ دعوت کنند ویوم القیامة لا ینصرون ودر روز قیامت یاری و نصرت داده نشود ایشان را ودفع کرده نشود عذاب از ایشان بلکه مخذول ومردود وابدی العذاب باشند واتبعناهم فی هذه الدنیا لعنة در دنیا بروی وجنود وی لعنت کردیم ویوم القیمة هم من المقبوحین ودر روز آخرت او وجنود او از زشت روی ومقبوحان ومردودان باشند حاصلش این ست که دیدی ووصفش اینکه شنیدی دیگر بایمان وفقنا الکفایت وحسن عاقبت از کدام اگر دی مسلمان وطاهر مطهر از دنیا رفته باشد برگز او را اینچنین یاد نکردندی اگر اوصاف دیگر از علو واستکبار وظلم واستکبار را یاد احوال گذشته که در حالت حیات داشت حمل کنند صورتی دارد اما اینجا میفرماید ویوم القیمة هم من المقبوحین وهیچ ذی انصاف در عبارت نه پسندد که این ضمائر را که باو راجع اند درین آیت مخصوص بجنود دارند با وجود آنکه هر دو مذکور باشند صریحا قصد او اجمالا

جلالی تخلص میکرد آخر باشارت پیر جمالی تخلص کرد او را آورد او نیم گذاشته بود بنا بر استعداد قابلیتی که داشت تربیت یافت و کسب کرد و شاعر شد اقسام شعر از مثنوی و قصیده و غزل گفته حالت شعر او بر این سخن ظاهر است قصیدهٔ او بهتر از غزل و مثنوی ست مسافرت بسیار کرده و بزیارت حرمین شریفین مشرف شده مولانا عبد الرحمن جامی را قدس سره و مولانا جلال الدین محمد دوانی را علیه الرحمة دریافته مهابت صورت و معنی در ذات او تعبیه یافته بود در محافل و ارتکاب عزایم امور بغایت دلیر بود کمتر کسی را از اکابر در مجلس فرصت سخن دادی ابتدای او از زمان سلطان سکندر بن بهلول است در پیش بابر بادشاه نیز معتبر بود و بنام او قصیده گفته که در وی این بیت سمت ؎ شاه دشمن کش ظهیر الدین محمد بابر آنکه ؛ کشور بنگاله را از الغار کابل بشکند ؛ و بنام همایون بادشاه نیز قصائد گفته با پیر خود اعتقاد عظیم داشت این بیت او در نعت پیغمبر صلی الله علیه وسلم شهرت دارد و بعضی از صلحا در خواب بقبول این بیت در پیش آن سرور بشارت یافته

؎ موسی زهوش رفت بیک پرتو صفات ؛ تو عین ذات می نگری در تبسمی

مقبره او در مقام خواجه قطب الدین است قدس سره بغایت نزه و لطیف بحضور خود ساخته و خانه که الآن قبر او در وست در حالت حیات مسکن او بوده وفات او در هم ذی القعده سنه ۹۴۲ اثنی و اربعین و تسعمائة در سالکی که همایون بادشاه بگجرات رفته بود او نیز همراه بود همان جا فوت شد شیخ جمالی را دو پسر بودند یکی شیخ عبد الحی که حیاتی تخلص دارد مجموعهٔ مکارم اخلاق و مجمع محامد اوصاف در زمان خود مجمع الفضلا و مرجع الظرفا بود پیش پدر محبوب تر و بدل نزدیکتر بود نشاء غریبی داشت و ظهوری عجیب بی گوشه فیض حالتی نبود شعر را در بدیهه میگفت و بسیار میگفت الحق اگر باین قوت که در گفتن شعر او را بود اگر فکر و وقت صیمه آن می شد آثار غریبه از وی بظهور می آمد همیشه در مقام بدست آوردن دلها و نگاه داشت خاطر یاران بود و با هر طائفه سری داشت از انجهت او را قبول دیگر بود با وجود عزت و بزرگی که داشت بی تعلقی و بی تکلفی او زیاده بر همه بود در اندک وجه معیشتی که او را بود چنان خوش می گزرانید که کلفت و محنت را گرد سراپردهٔ حالش مجال عبور نبود هر روز در حواله گاهی دوائم در سیری و هر دم در شوقی بود با این همه از معنی فقر و غنا و دردمندی که سرمایهٔ سعادت ابدی ست قسطی کامل نصیب او شده در زمان افغانان هر که از جنس طالب علم یا شاعر یا قلندر از ولایت بانجانب می افتاد در منزل او می بود و هر یک مهربانیها و خدمتها میکرد مبلغی کثیر از ترکهٔ پدر باو رسیده بود آنهمه را در مدتی از عمر خود صرف

نکته

هرگز معقول نیفتد که در نزد خدا مسلمان پاک و مومن صادق باشد و هیچ جا مدح او نگوید و بیان حسن خاتمت و خیریت عاقبت او نکند و خبر ندهد که مارا بند بود که در مدت عمر کفر و طغیان ورزید و در آخر فضل و رحمت مادستگیری حال وی کرد و بسلامت رفت بلکه همه جا مذمت و ملامت او کند و تشنیع و تقبیح وی نماید و در هیچ جا بصفت ایمان و عنوان اسلام مذکور نشده الا درین آیة که میفرماید حتی اذا ادرکه الغرق قال آمنت انه لا اله الا الذی آمنت به بنو اسرائیل و انا من المسلمین سیاق و سیاق این آیة روشن ست که چگونه است ظاهر ادای سخن در آنست که آن ظالم تمام عمر خود تکبر و اسراف و علو و علو و کفر و طغیان ورزید و موسی و هارون علیهما السلام در حق وی و قوم وی دعا بهلاک و عذاب الهی کردند تا دم آخر که از حیات مایوس شد و مشاهدهٔ عذاب الهی کرد بزبان دعوی اسلام و ایمان آورد و فرمان شد که اکنون اظهار ایمان و اسلام چه فائده کند که عنان اختیار از دست رفت و چاره نماند آن همه کفر و فساد

اوقات یاران کرد و هم در جوانی رخت ازین سرای فانی بربست ولادت او در سنه ۹۲۳ ثلث وعشرین وتسعمائة وفات او در سنه ۹۵۹ تسع وخمسین وتسعمائة است قبر او که بر صفه ایست بیرون روضهٔ پدر است **سید شاه میرک** سید عالی نسب از اولاد امیر سید شریف جرجانی و در جزئیات فنون ونوادر امور بینظیر ست در تاریخ وفات او گفته است **قطعه تاریخ** نادر العصر شیخ عبد الحق

که بوصفش مرا زبان نه بود ۔ وقت نزعش بسر رسیدم من ۔ گفتم ای چون تو در زمان نبود

سال تاریخ خویش خود فرما ۔ که جزا او ورد این زبان نبود ۔ گفت تاریخ من بود نامم

بنده وقتی که در میان نبود ۔ از عبارت شیخ عبد الحق لفظ عبد اسقاط نموده است دیگر شیخ گدائی پسر کلان شیخ جمالی ست وی در بزرگی وجاه پهلو به پدر میزد و در اول و آخر همت کسب معالی و مفاخر داشت رعایت اطوار بزرگی وعزت ملاحظه اوضاع شاه و دولت می بود در ابتدای در سلک مقربان خواص ملازمان نصیر الدین محمد همایون بادشاه انار الله برهانه منتظم بود و بعد از انکه شیر شاه غلبه کرد و بر سریر سلطنت پای نهاد بجهت اختصاصی که بسلسلهٔ همایونیه داشت سلوک طریقه سفر بر راسے اقامت اختیار نموده بدیار گجرات بدر رفت و از انجا عزیمت زیارت حرمین شریفین کرد و باین سعادت عظمی با اهل وعیال مشرف شده در عهد دولت شاهنشاه وقت جلال الدین محمد اکبر بادشاه بدیار مالوف عود نمود و بواسطهٔ ارتباط و اتحاد که بجناب خانخانان محمد بیرم خان داشت بنهایت درجات اعتبار رسید و بعد ازان بسبب وقوع بعضے امور که از لطائف خفایای جذبات الهی بود و باعث بر ترک دنیا توجه خانخانان بحرمین شریفین شد و هم در راه حج در سنه ۹۶۸ ثمان وستین وتسعمائة بشهادت رسید او بتقریب بعضی حساد و اعادی از ینجا برآمده بجانب کوه جیسلمیر افتاد مدتها دران دیار گذرانید و باز آمد و بوجهی از مدد معاش قناعت فرمود از جناب سلطنت سکونت شهر نمود چند گاه در گوشه فراغت و آسایش با وجود کبر سن در بساتین بهشت آئین با ماهرویان نازنین گزرانید و چون نوبت مرگ سید همه را گذاشت بعالم دیگر رسید و کان ذلک فی سنه ۹۷۶ ست وسبعین وتسعمائة

سید حسین پای مینارے

درویشی بود سفر کرده وصحبت اندوخته بغایت جسیم بود در زمان سلطان سکندر از جانب مشهد مقدس طوس بدهلی آمد صحبت او با سلطان خوش برنیامد در قلعه دهلی کهنه در مسجد پای منار اقامت کرده گوشه گیر شد بعضے از نساء امرای سکندریه معتقد او شدند و جهه معیشتی ضروری او را بهم رسید و هم زمین درون قلعه را زراعت میکرد و حاصل آنرا صرف فقرا

کجا رفت و تکبر طغیان تو چه شد امروز ترا در دنیا فضیحت ورسوا کنیم و مرده ترا از تک دریا برآریم و تماشا گاه و جای عبرت عالمیان سازیم تا بدانند و عبرت گیرند که عاقبت کفر و طغیان و تکبر با خدا و رسول خدا فضیحت و رسوائی است در دنیا و آخرت چنانکه فرمود فاخذه الله نکال الآخرة والاولی ان فی ذلک لعبرة لمن یخشی و آنکه امراة فرعون گفت قرة عین لی ولک لاتقتلوه الآیة مجروطن و حسبان بود و حکمت پروردگار تعالی در وی آن بود که موسی علیه السلام باین گمان وحسبان از دست آن ظالم خلاص گردد و به هلاکت رود چنانکه اطفال دیگر بدین حیله و فریب بود از آسیه رضی الله عنها در استخلاص موسے علیه السلام از دست آن ظالم باطلاع دادن حقتعالی آسیه را بر عاقبت حال وی علیه السلام بفراست یا الهام عاقبت حال عفاقت کار التقاط وی خود آنست که فرمود فالتقطه آل فرعون لیکون لهم عدوا و حزنا ظاهر آنست که مراد حقیقت عداوت بود که در نفس الامر وعاقبت حال باشد و هیچ پیغمبری با مسلمانان دشمن نبود و اگر گویند مقصود عداوتی

می ساخت میان او و شیخ جمالی بسبب امور ناشایسته نزاکتی درمیان بود شیخ اکثر اوقات
با او در مقام ظرافت بوده او را بعضے امور ناشایسته نسبتی میکرد وی ازین معنی در قهر شد
و آلت خود را ببریده پیش شیخ فرستاد بعضے گویند که این حکایت غلط ست او را علت استسقا
شده بود بمشاورت اطبا فصد کردند و در مردم اینچنین شهرت کرد و گویند شیخ جمالی این بیت
برای ایذای او بطریق مزاح و ظرافت گفت بیت آلت پیش راچو ببریدی ز علت
پس چگونه خواهد رفت ؛ و اللہ اعلم وفات او در سنه ۹۴۲ اثنین و اربعین و تسعمائة و مقبرهٔ او
در پای منار شمسی است رحمة اللہ تعالیٰ علیه

شیخ یوسف چریاکوٹی

درویشی بود بر مشرب شطار حلقه ذکر بسے غریب بر پا داشت در اثنای آن ابیات
عاشقانه میخواند و شوق میکرد شان عالی داشت بدو واسطه بشیخ عبد اللہ شطار میرسد
خدمت والده بصحبت او رسیده و تلقین ذکر نموده و الآن اولاد او در بعضے از قصبات میان دوآب
موجود اند رحمة اللہ علیه

شیخ خانو گوالیری

از مشاهیر وقت خود بود مرید خواجه حسین ناگوری است و خرقه از شیخ اسمعیل فرزند
شیخ حسین سرمست که در چندیری بود نیز داشت و وی بروحانیت خواجه بزرگ معین الحق
والدین بغایت متوجه و فانی بود از جهت کبر سن و ضعف نبیه به تعظیم مردم قیام ننمودی
خدمت والد بصحبت شریفش رسیده بودند از ترک تعظیم و قیام که ازوی در مردم شهرت یافته بود
پرسیده فرمود که من پیر شده ام و ضعیف گشته از برای تعظیم هر داخل خارج قیام نتوانم کرد
مخصوص ساختن بعضے دون بعضے لائق بحال فقرا نباشد مرا معذور دارید و شیخ نظام
نارنولی از مریدان اوست و نیز این طریقه ترک قیام بقصد اتباع شیخ مسلوک دارد و قبول تام و
شهرت عام یافته و شیخ اسمعیل برادر شیخ نظام نیز مرید و خلیفه او بود مردی تمام بود مریدان دارد
خواجگی پیری است در بیابانه در گوشه مسجدی افتاده درویش بخته کار کرده مرید شیخ اسمعیل است
شیخ منور که در آگره بود نیز مرید خواجه خانو ست خالی از جذبه و نوع حالتی نبود وفات شیخ خانو در سنه ۹۴۲

شیخ علاؤ الدین رحمة اللہ علیه

ابن شیخ نور الدین اجودهنی از اولاد شیخ فرید شکر گنج ست قدس سره زمرد هر دو حید عصر بود

توریشی

وی در احادیث و اقوال صحابه و تابعین و علما و مشائخ متقدمین و متاخرین بحال خود ست اگر مفهوم قرآن و اشارت احادیث و مقتضای آثار سلف ایمان و اسلام و حسن خاتمت دیی بودی اینهمه مشهور و ضرب المثل کفر و طغیان نشدی روایت کرده اند چون ابو جهل لعین در غزوه بدر کشته شد آنحضرت فرمود صلی اللہ علیه وسلم ما ست فرعون هذه الامة اگر فرعون مومن و طاهر و مطهر از عالم رفتی تشبیه ابو جهل لعین که بالقطع از اهل جهنم و ارباب شقاوت و سوء خاتمت ست باوی درست نبودی اگر گویند تشبیه باعتبار عتو و استکبار دنیی است که در حالت حیات داشت گوئیم هیچ جا در زبان شریعت و عرف دین نیامده است که یکی را بعد از صحت توبه و حسن اسلام باعتبار حالت سابق که در کفر و عصیان داشت مثل سازند و مشبه به گردانند الا ان الایمان یجب ما قبله چندین از رؤسای قریش که مدت عمر

صاحب اخلاق حمیده وصفات ملکیه وی از بدو فطرت مهذب ومؤدب آمده بود اخلاق درویشان وکمالات ایشان بحسب جبلت در ذات او مرکوز بود جامع صفت حلم وکرم و سخاوت وعفو وصفح چیزی از انچه از اسباب حظ نفس وآسایش تن باشد بخود راه ندادی واورا در زمان خود فرید ثانی گفتندی قدس سره واورا با روحانیت خواجه قطب الدین قدس سره رابطهٔ خاص بود واعتقاد کامل گویند که روزی درویشی پیش او آمد که تریاق باخود داشت او گفت که پیش ما نیز تریاقی هست باری امتحان بکنیم کنجشکی آوردند قطرهٔ زهر در کام او چکانیدند پارهٔ کاک لنگر خواجه را آب ساخت وبان کنجشک داد در حال زنده شد ولادت او در سنهٔ ۸۷۲ اثنین وسبعین وثمان مائة وفات او در سنهٔ ۹۴۷ ثمان واربعین وتسعمائة مقبرهٔ در سرای ست قرب دهلی کهنه که الآن احفاد امجاد او در انجا سکونت دارند

سید سلطان بهرائچی

خدمت والد میفرمودند که وی درویشی اهل دل وخاکسار وصاحب همت بود مرید شیخ علاؤالدین اجودهنی اما تلقین وارشاد از مشرب شطاریه داشت از لباس اکتفا بستر عورت داشت ودر اکثر اوقات سر برهنه می بود گاهی باجماعه فقرا می بود وگاهی تنها وبعالم رسم مقید نبود ذکر جهر بسیار میکرد وضرب وذکر که بر قلب صنوبری میزد بعینه مثل آواز سندان داشت وکثر کثر می جهید خدمت والد میفرمودند در ابتدای طلب روزی بخدمت وی نشسته بودم ووی بکتابت مشغول بود ومن سر فرو افگنده مشغول بذکر بعد از ساعتی خشمناک سر برآورد وبجانب من دید در همین حالت تبسم کرد وبر خاست ومرا در کنار گرفت ولطف فرمود ومرا مجال استکشاف حقیقت اینحال نشد چون از خدمت او برخاستم شنیدم که وی خود در مجلس دیگر نقل این معنی میکرد که امروز جوانی پیش من آمده بود که دل او ذکر میکرد مرا بر وی غیرت آمد خواستم طپانچه بر روی دل وی بزنم ناگاه پیری حاضر شد وگفت جای رحم است نقل ست که وی را با هندوزنی محبت واقع شده بود وبرکت توجه او بشرف اسلام مشرف شد قبیلهٔ او داد خواه شدند وپیش محمد زمان که از اقارب ظهیر الدین محمد بابر بادشاه بود رفتند وی بشیخ گفته فرستاد که زن را از خانه بیرون کنید واگر نه بر سر شما می آیم شیخ تیغ در دست گرفت وبر آمد وگفت وی مسلمان شده است او را بکافر سپردن جائز نیست اگر دغدغهٔ جنگ ست زود بیائید تا خواجه کند از گفتن شیخ رعبی در دل وی کار شد

در کفر وعداوت آنحضرت صلی الله علیه وسلم بسر بردند ودر آخر ایمان آوردند وبا ایمان رفتند هرگز در شرع باعتبار حال سابق مذمت وتشنیع ایشان مذکور نشد بخصوص در قرآن مجید با این کثرت واهمیتها وتغلیظ وتشنیع که در باره فرعون واقع شده است وهیچ یکی از مشایخ طریقت نسبت ایمان و اسلام بفرعون نکرده مگر شیخ محی الدین ابن عربی در کتاب فصوص واین قول یا مبنی ست بقبول ایمان یاس ومعلوم شد که این خلاف اجماع ست یا نفی یاس از فرعون ویقین ست که حالت ادراک غرق حالت یاس وحلول موت ست بخلاف مبادی غرق که آنرا ادراک غرق نتوان گفت الا بمجاز وفی القاموس ادرکه لحقه ولحوق غرق در حالت غرق واتصال آن بوی بود وبعضی از مفسران گفته اند که این کلمه در دل خود گفت بعد از غرق شدن وشیخ نیز در فتوحات مکیه غایت تشنیع واشد تکفیر او کرده وگفته که دو نوع را در آن ست بعضها اشد من بعض ودر کر دو رکات وی هست که

واز انچه میگفت پشیمان شد و از جمله مریدان و خلفای شیخ علاؤ الدین شیخ ابن انبر و هم بود مردی عزیز و مسن و متبرک و مجذوب شکل بود رحمة الله تعالی علیه

سید علاؤ الدین

سید عالی نسب و متبرک بود صاحب ذوق و حالت و حلاوت و در فن موسیقی هندوقوفی تمام داشت شعر هم میفرمودند این غزل از واردات وقتا وست غزل

ندانم آن گل خندان چه رنگ و بو دارد
که مرغ هر چمنی گفت و گوئی او دارد

بجستجوی نیابد بکسی مراد دلی
کسی مراد بیابد که جست و جو دارد

نشاط باده پرستان منتها بر سید
هنوز ساقی ما باده در سبو دارد

حدیث عشق تو تنها نه من همی گویم
که هر که هست ازین گنج نه گفتگو دارد

متاع دل بکف لبری بده تو علا
که این متاع گرانمایه را نکو دارد

سید علی رحمة الله علیه

قوام وی از ارباب کمال و سکر و وجد و حال بود دائم باخود حالتی و سرگرمی داشتی سخن را مجذوبانه گفتی و بلباس خاص مقید نبودی گاهی خرقهٔ مشائخ پوشیدی و گاه لباس سپاهیانه در بر کردی او در اصل از سادات سوانه است در اوان طلب بجانب جونپور افتاد و خدمت درویشان کرد و مرید شیخ بهاء الدین جونپوری شد و قبول خاص و حالتی مخصوص نصیب او شد و ابواب بروی مفتوح گشت چهار منکوحه داشت و وظیفه داران بسیار بودند هر چه از فتوح رسیدی نصفی بر وظیفه داران قسمت یافتی و نصفی دیگر بر منکوحات و وصول فتوحات بروی متصل و متوالی بودی و هرگز منقطع نگشتی گویند که وی تا چهل سال بهیچ خادمی امر نکرد و خدمت نفرمود شبی خفته بود تشنه شد کسیکه هر شب آب خوردن در جای خواب می نهاد امشب فراموش کرد و آب ننهاد او دست هر جانب ظرف آب بدست نیامد باز خفت باز تشنگی غلبه کرد باز آب جست نیافت چون تشنگی بنهایت رسید و کار بهلاکت کشید نخواست که از کسی طلبد و نقض عهدی که با خدای بسته بود کند بمرگ تن در داد و گفت بیا ای مرگ وقت تست بار دیگر بحکم اضطراب دست برای تفحص آب فراز کرد کوزه پر آب یافت آب بخورد و خدا را شکر گفت خدمت والد میفرمودند که من بملازمت او رسیده ام و از وی سخنان شنیده اثر ذوق و عرفان طبیب قلب و سرگرمی محبت از کلمات او لائح بود میفرمود که من تا بوده ام بخانه دنیاداری نرفته ام و هر کسی را از ایشان بخانه خود طلبیده ام و خادم بخانه کس نفرستاده ام میفرمود که بعضے مردم که بخانه کس نمیروند

برای اهل عقود استکبار بررب العزت که اشد و اغلظ انواع کفر ست آفریده اند مثل نمرود و فرعون و اشباع ایشان اما در دین کتاب یعنی فصوص بر خلاف آن گفته است میگویند که مقصود ایشان اینجا بیان محتمل آیت قرآنی است حتی اذا ادرکه الغرق قال آمنت الآیة نه تحقیق مذهب و مذهب و معتقد ایشان همان ست که در فتوحات بیان کرده اند والله اعلم و بر تقدیری که مذهب و اعتقاد ایشان ایمان فرعون بود دیگری را چگونه عقد قلب بدان صورت بندد با وجود مخالفت تمامه علماء و مشائخ اینجا محل حیرت است غایت کار تغافل و اغماض است و تکلف در توجیه و تطبیق قول ایشان بآن نه آنکه قول ایشان را مصادم و معارض اقوال تمامه اهل دین و ملت دارند و همین را مذهب گیرند و اعتقاد کنند و از همه جانب چشم پوشند آخر عصمت در غیر انبیا نیست اگر در یکجا خطائی رود چه نقصان دارد چندین ائمه مذاهب که مقتدیان دین و متبوعان اهل عالم اند چندین جا خطاها در اجتهاد کرده اند اگر در یک مسئله از ایشان نیز خطا رود چه شود هیچ منافی

ورقعه مینویسند وخادم میفرستند این چیزی نیست ممنوع توجه بدیشان ست بهروجه که باشد میفرمود که پیغمبر را صلی الله علیه وسلم درخواب دیده ام که میگوید علی دهل بردر خود میزنی واز احوال خلق خبر نداری شوی گفتم یا رسول الله اگر دهل هست از آن تست واگر در از آن تو علی بیچاره درینمیان چیست فرمود برای خلق خدا دعای کن که دعای تو درحق ایشان مستجاب ست میفرمود که من خادم فقیرایم روزخدمتگاری ایشان میکنم غیر آنکه درمیان عصر و مغرب مرا معذور دارند ومزاحم حوال من نشوند بگذارند مرا که دران یک ساعت بحال خود باشم میفرمود که مرا عجب آید ازان طائفه که برقوالان حکم کنند که فلان صوت یا فلان غزل بگو این را خوش دارم واین را خوش ندارم ذوق من مقید نیست مرا هرچه بگویند خوش آید وهم بران ذوق کنم قبر او جونپور است وفات او درسنه خمس وتسعمایة

شیخ ادهن جونپوری

پسر شیخ بهاء الدین ست ازمشائخ وقت خود بود وبزرگ بود عظمتی ظاهر داشت بسیار مُسن و معمر ومتبرک بود مدت عمرش از صد متجاوز گشته وشوق ومحبت وذوق او همچنان تازه چنان ضعیف بود که تا دو کس او را نگرفتندی ایستادن نتوانستی بخلاف حالت سماع چنان عشق وجوانی کردی که ده کس نتوانستندش گرفت نقل ست که درو قتی شیخ بهاء الدین درخدمت شیخ محمد عیسی بود وبر نماز بامداد شیخ را در تکبیر اولی دریافتی واگر چنان بودی که از اولاد او کسی مرد نیز از ادراک این سعادت محروم نگشتی مگر روزی پسر او فوت شده بود کسی دیگر نبود که تجهیز وتکفین او پردازد ضرورت شد او را مقید شدن بدان ازین سبب در آخر تشهد بجماعت رسید شیخ بعد ازان که از نماز فارغ شد روی بجانب او کرد و گفت بعد ازین نمیرد انشاء الله تعالی بعد ازان شیخ ادهن متولد شد حق تعالی ببرکت دعای پیر در عمر او واولاد او برکت داد وفات او در سنه ۹۷۶ ست وسبعین وتسع مایة قبر او نیز در جونپور است

میان قاضی خان ظفرآبادی

قدس سره مرید وخلیفه شیخ محسن طاهر ست از جمله صادقان این طریق ست صاحب استقامت وکرامت وحرمت وزهد وتجریدی بحسب زمان اگرچه متاخر است لیکن بحسب صفای معامله از اعداد متقدمان ست نقل ست که وی گفت سی سال جانها کندیم وریاضتها کشیدیم تا قدری علم بمکاشفه نفس حاصل کردیم ودانستیم که نفس بچه طریق راه میزند وچه کمینگاهها دارد نقل ست که نصیر الدین محمد همایون بادشاه هرچند ازوی التماس قبول ندری کرد قبول نکرد

مکتوبات شیخ کمال نیست واگر تقلید واتباع است اتباع ابن قتیبه وامثال او در علم ملت ودر امثال این امور بهتر ست وبا احتیاط نزدیکتر اگر گوینده که ایشان از ارباب کشف ویقین اند وهرچه گفته اند از روی کشف گفته اند وچندان حقائق ودقائق ومعارف ومواجید از ایشان بظهور آمده که با وجود آن تطرق خطا امکان ندارد وهرچه شیخ درین کتاب گفته است بی تفاوت وزیادة ونقصان از حضرت رسالت ست صلی الله علیه وسلم این حکایت دیگر ست اینجا رم نتوان زد والله اعلم بکنه معنی هذا الکلام حقائق واحوال ومواجید ایشان بکمال خود ست وسخن اینجا در دلیل شرعی میرود این قدر معلوم ست که انسان از سهو ونسیان خالی نبود در عصمت خاصه انبیاست آخر شیخ در فتوحات میگوید هیچ آیتی بخلود عذاب در دنیا نیافته در صول نار مستلزم عذاب نیست وحال آنکه در مواضع متعدده از قرآن واقع شده است در سورهٔ مائده آمده وفی العذاب هم خالدون ودر سورهٔ فرقان فرموده یخلد فیه مهانا بای کنایت در فیه راجع بعذاب ست ودر سورهٔ الم تنزیل السجده وذوقوا عذاب الخلد ودر سوره زخرف

یکباری کاغذ سفید با مهر با و نشان ہا که در فرمان میباشد بخدمت شیخ فرستاد تا هر موضعی و هر مقداری که خواهند در انجا بنویسند فرمود ما را احتیاج نیست و بے احتیاج حق مسلمانان گرفتن روا نباشد و ما در خدمت پیر خود عهد کرده ایم که ؎ از خدا خواہم و از غیر نخواہم بخدا که نیم بندهٔ غیر و نه خدای دگر است ؛ گفتند که بفرزندان خود عنایت کنید شاید که ایشان را احتیاج باشد فرمود ما را برایشان حکم نیست ایشان دانند ستانند یا نستانند چون فرمان را پیش شیخ عبد الله که اکبر اولاد او بود بردند وی نیز قبول نکرد و گفت پسر باید که بر متابعت پدر رود چون پدر ما قبول نکرد ما چار ما را نیز آن باید کرد که ایشان کردند خدمت والد میفرمودند که وقتی با چند از اصحاب جونپور قاصد دہلی بودیم چون گذر نزدیک بظفر آباد افتاد قصد ملازمت شیخ از واحبات وقت نمود بخانقاه شیخ در آمدیم و منتظر بر آمدن ایشان نشستیم چون وقت نماز شد شیخ و صوفیان دیگر از خلوتها بر آمدند و بعد از نماز شیخ بما متوجه شد و پرسید که کجای آیند و کجا میروند و چه کس اند و چه نام دارند هر یکی جوابی عرضه کرده شد ما حضری در ویشان که داشتند حاضر آوردند و وداع کردند والد میفرمودند که از همان ساعت که از خدمتش بیرون آمدیم گریه بر ما استیلا کرد که بکیفیت آن نتوان رسید تمام آن روز در گریه گذشت قبر او هم در ظفر آباد است وفات او پانزدهم صفر سنه سبعین وتسعمائة

شیخ محمد مودودلاری رح

از مهرهٔ علم توحید و رندان مشرب تجرید و تفرید بود و حریفے شکرف بود مشربے عالی داشت و همتے بلند در سنه ۹۰ درین دیار قدوم آورد و میان وی و شیخ امان صحبت در پیوست و شیخ امان استفادهٔ علم توحید و تحقیق کتاب فصوص الحکم وغیره پیش او کرد گویند که چون شب شدی وی از نشار ذوق و حالت سرگرم گشتی فرمودی هان دیوانه بجا لا وقت سخن ست کتاب از میان بردار و سخن بشنو از حقائق و اسرار انچه بزبان حال آمدی کشف نمودی گویند که او را بعضے از غرائب علوم مثل کیمیا و مانند آن حاصل بود بارہا با شیخ امان گفتی درخت پر بارم بجنبان تا میوہا چینی وی گفتی ما را از شما سخن توحید بجائے صد کیمیا ست همین بس ست در حق شیخ امان فرمودی جوہری قابل یافتم ولیکن حیف که یک چشم دارد و در مخاطبات نیز او را بلفظ کورک بخواندی مدتها در آگره اقامت داشت بعد ازان بعلاقه محبت شیخ امان و رابطه خدمت او در پانی پت سکونت فرمود و شیخ امان برای قوت و معاش بقدر کفایت نیز حاصل نموده و بهمانجا وفات یافت قبر او و قبر شیخ امان یکجاست قدس الله سرهما

ان المجرمین فی عذاب جهنم خالدون واگر انچه ایشان گفته اند همه از روے کشف ویقین است پس در فتوحات حکم بکفر فرعون اشد کفر چه معنی دارد والله اعلم وبالجمله نصیحت آنست که در معتقدات واحکام کفر و ایمان از سواد اعظم مسلمین نباید رفت و تابع ائمه مجتهدین باید بود و در آداب و اخلاق تابع مشائخ و حسن ظن و اعتقاد برین طائفه داشته توجیه و تطبیق اقوال ایشان با کلام علما و مجتهدین باید نمود والله الموفق وبیده الصواب و شیخ ابن حجر مکی هیثمی در کتاب زواجر ذکر کرده است که علمای امت و مجتهدین دین از ین آیت فلم یک ینفعهم ایمانهم لما رأوا باسنا اجماع کرده اند بر کفر فرعون و بر تقدیر تنزل شک نیست در انعقاد اجماع بر آنکه ایمان بالله با عدم ایمان برسول وے صحیح و معتبر نباشد پس بر تقدیر تسلیم صحت ایمان فرعون بالله تعالی ایمان وی بموسی علیه السلام وجود نیافته و درین آیات بدان تعرض نکرده و پس این ایمان وی نفع نکند اگر کافری هزار بار بگوید اشهد ان لا اله الا الله الذی آمنت به المسلمون مومن نگردد تا نگوید وان محمد رسول الله و اگر گوید که سحر فرعون نیز متعرض بایمان موسی علیه السلام نکرده

شیخ محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ

پسر بزرگ شیخ حسن طاہر ست از عارفان روزگار بود حال صحیح و مشرب عالی داشت گویند کہ وی چون از خلوت برآمدی از ہند و مسلمان ہر کرا نظر بروی افتادی تکبیر برآوردی و تعجب کردی جامع بود میان علم و حال و بظاہر صوریہ نیز تعلقی داشت اصل نسبت او از جانب پدر بسلسلہ چشتیہ است ولیکن ارتباط او بسلسلہ شریفہ قادریہ بر ہمہ غالب است سالہا در حرم مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجاوری کردہ و از مشایخ قادریہ کہ درین بودند بیعت و اجازت یافت بار دوم کہ شیخ حاجی عبد الوہاب بزیارت حرمین رفت او را بوطن اصلی آورد و ولادت او در جونپور بود و اقامت او در آگرہ و قبر او در دہلی در زیر بجی منڈل بر بر قبر والد بزرگوار خود قدس سرہما گویند کہ وی بعد از نماز دیگر در آمدن شب را چنان منتظر بودی کہ کسی منتظر آمدن محبوبی باشد ہمینکہ شام در آمدی در خلوت رفتی و در حجرہ بستی و شمع افروختی با حق مشغول شدی گاہی از انچہ وقت اقتضا کردی از علم این طائفہ املا نمودی و چون تمام گشتی بسوختی یا مقراض کردی و بعضے از مکتوبات او را جمع کردہ اند یکجا نوشتہ و بعضے رسائل نیز دارد از انکہ گاہی شعری نیز گفتی بعضے از مریدان وی او را شاہ خیالی نیز گویند او را مریدان بسیار اند و عم او سید محرر سطور شیخ فضل اللہ کہ شیخ منجھو عرف دارد مرید او ست او آخر مریدان شیخ است و شیخ منجھو مردے بود صاحب برکت و نعمت و با شغال و اوراد مشغول و در محبت پیر مغلوب صاحب ذوق و حالت و مقبول مشائخ و جاذیب و برکتی ظاہر داشت و نعمتی شامل در وقت فوت بسیار مردانہ رفت رحمۃ اللہ علیہ وفات شیخ محمد حسن بست و ہفتم رجب سنہ ۹۴۴ اربع و اربعین و تسعمایۃ و این چند کلمہ از مکتوبات اوست بدانکہ عالمی ست کہ مدرک آن جز حواس نیست قل ہو الذی انشاکم وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ و عالمی دیگر ست کہ مدرک آن جز عقل نیست العقل نور یقذفہ اللہ تعالیٰ فی قلب المومن فیفرق بین الحق والباطل والصواب والخطا و عالمی دیگر ست کہ مدرک آن جز علم نیست فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون و عالمی دیگر ست کہ مدرک آن جز عشق نیست وہو القاہر فوق عبادہ و یرسل علیکم حفظۃ ای عزیز ورای طور حس و طور عقل و طور علم طوری دیگر است کہ عشق نامند دران طور چیزہا معلوم شود کہ در اطوار دیگر نشود عرف من ذاق الاطال شوق الابرار الی لقائی و انا الیہم لاشد شوقا جوانمرد امعنی مشتاق صورت ست و صورت مشتاق معنی و مولی مشتاق بندہ و بندہ مشتاق مولے اند ؎

بانگ می آید کہ ای طالب بیا
جود محتاج گدایان چون گدا
بود می جوید گدایان ضعاف
ہمچو خوبان کائنہ جویند صاف

وبا وجود آن ایمان ایشان مقبول افتاد و جوابش آنست کہ ممنوع ست کہ سحرہ بدان تعرض نکردند ہر گاہ کہ گفتند رب العالمین رب موسے و ہارون در ضمن اضافت رب موسی و ہارون ایمان بموسی نیز وجود یافت بخلاف قول فرعون کہ گفت الذی امنت بنو اسرائیل با آنکہ ایمان سحرہ ایمان بعجز او و معجزہ موسی بود ایمان بمعجزہ رسول عین ایمان برسول ست پس ایشان صریحا ایمان بموسی آوردند بخلاف فرعون کہ در کلام او اصلا ایمان بموسی مذکور نشدہ نہ بصریح و نہ باشارہ بلکہ ذکر بنی اسرائیل نہ موسی با وجود آن کہ رسول او ست اشارہ میکند بانکہ ہنوز بموسے کافر ست و در مقام عناد و استکبار ست و اگر گویند کہ از بعضے صوفیہ نقل کردہ اند کہ ایمان نزد معاینۂ عذاب نافع ست پس ادعای اجماع بر کفر فرعون جائز نباشد چہ مبنای تکفیری بر ین مسئلہ است پس چون در آنجا خلاف است اینجا نیز باشد جوابش آنکہ بر تقدیر صحت نقل این سخن از صوفیہ اہل اجتہاد کہ بر قول ایشان تعویل و اعتماد باشد مخالفت ایشان منع انعقاد اجماع کند بر ما رد نشود و در قول ما بانعقاد اجماع است

ذات عاشق صفت وصفت عاشق ذات آمد حرکت عاشق سکون وسکون عاشق حرکت شد
آثار را از افعال وافعال را از آثار منفک نشود انکسار از کسر وکسر از انکسار منفصل نگردد افعال وآثار
افعال مظاهر ومجالی ذات وصفات اند وجز ذات مولی وتبارک وتمجد وصفات کمال وی تعالی وتقدس
از ممتنعات ومحالات اند جز ذات او هیچ چیز وجود ندارد وجز صفات مشهودی وحدت مقتضای ذات
آمد وکثرت مقتضای صفات ۵ این جمله صفت که کردی اثبات | میدان همه بی تصرف ذات
اورا همه صفات میخوان | لیکن صفتش همه یکی دان | اعلم ان الله تعالی وتقدس ذاتا
واحدا وصفة واحدة لکنها تنوعت بتنوع النسب والاضافات وتکثرت بتکثر الشیون والاعتبارات
باطن بود بی نمود آمد وآن ذات خداست وصفات وی ظاهر نمود بی بود آن افعال خداست
وآثار افعال او ۵ | بودی که نمود نیست اورا | ذات ست وصفت بدان دریاب
وانرا که نمود هست بے بود | فعل واثرے ببین وبشتاب | اگرچه من حیث الافهام والعقول
صفات غیر می نماید اما من حیث التحقیق والحصول عین ذات اند ۵ بود ست ونمود ست دگر چیزے نیست
حق ست همه بود وجهان جمله نمود | شوق ست بوحدت وکثرت همه ذوق | کثرت ننمود آمد وحدت همه بود
هر مظهری که هست مغائرست مر آن چیز را که وردی ظاهر است وظاهر بصورت وشیخ خود دران مظهر
بارز نه بذلت وحقیقة خود بیت | نه بینی صورتت در آب ومرآت | که آن دیگر بود تو دیگر ستی
مگر مظاهر الهی که در آنجا ظاهر ومظهر با یکدیگر متحد اند وفرق میان ایشان باطلاق وتجرد وتعین
وتقید است مثلا حقیقة انسانی باعتبار اطلاق وتجرد ظاهر ست وباعتبار تعین وتقید مظهر شک
نیست که آن حقیقة معین افراد خود است که مظهر اویند ۵ آن نیر پاک ظاهر وتشخص تو مظهرت
باشد میان ظاهر ومظهر دوئی محال | فرقی بجز تقید واطلاق یافتن | نتوان میان ظاهر ومظهر بهیچ حال
قال بعض العارفین هو الظاهر بالتقید والتعین الذی اقتضته الاسماء والصفات والباطن بالاطلاق
والتجرد الذی اقتضته الهویة والذات والآخر بالانکشاف والانجلاء هو اثر التعین والتقید والاول
بالاستتار والخفاء الذی هو اثر الاطلاق والتجرد وهذه الاولیة والآخریة من حیث المرتبة لا من حیث
الزمان اذ المکون عین الاکوان سبحان من خلق الاشیاء وهو عینها انسان نام تمثیل خدای ست
تعالی وتقدس بصور جمله موجودات واسم بشکل اوست باشکال کل کائنات عالم انسان کبیر آمد انسان
عالم صغیر وحدت انسان دلیل ست بر وحدت ذات بلکه هر ذره از کائنات که در نظر خواهی آورد
وحدت حقیقی وکثرت نسبی در ومشاهده خواهی کرد نور محض وظلمت صرف هرگز مرئی نشود اینچه مرئی
میگردد نوری ست با ظلمت مخلوط که آنرا اضیاف نامند هر ظهوری نیستی ست باهستی مربوط که آنرا اجسام میخوانند
هر ظهوری که حق را نسبت با عیان واقع است بواسطه تنزل آنحضرت است از کمال نوریت

بر کفر فرعون خرده گیرد که میگوئیم
که حکم بکفر فرعون نه تنها از
جهة عدم اعتبار ایمان
باس است بلکه از جهة عدم
اعتبار ایمان ست بالله تعالی
بجهة عدم ایمان بر رسول
وی موسی علیه السلام و
اگر گویند که ابن عربی بصحت
ایمان اضطراری قائل شده
و بایمان فرعون رفته است
جوابش آنکه این سخن از ابن عربی
مسلم ومقرر نیست وعصمت
از خطا بخصوص انبیا ست
وآیت قرآن وحدیث صحیح صریح
اند در بطلان ایمان باس
وبعد از وجود آیت وحدیث
التفات بتاویل کسی نتوان
کرد وتفسیر ایمه از صحابه تابعین
ومجتهدین که بعد از ایشانند
باموافقت حدیث واجماع
کفایت میکند در مقصود
وچون ثابت وواضح گشت
که ایمان باس صحیح نیست ثابت
شد که ایمان فرعون نیز ثابت
نیست با وجود آنکه اگر تسلیم
کنم که ایمان باس صحیح ست
عدم صحت ایمان فرعون
باقی ست از جهة عدم ایمان
بموسی وهارون این ترجمه
کلام شیخ ابن حجر ست در کتاب
زواجر والله اعلم بالبواطن
والسرایر والصلوٰة والسلام
علی سید الرسل الصادق
المصدق محمد وآله واصحابه و
اتباعه اجمعین

وبساطت واخلاق بمرتبهٔ افعال واسما وصفات چون ممکنات فی حد ذاتها معدوم اند علم وشعور وادراک شان نیز معدوم باشد بیت چه نسبت خاک را با عالم پاک ۔ کادراک ست عجز از درک ادراک

دریغا دردا نمیدانم که چه فهم خواهی کرد وکجا سر برخواهی آورد وشناسای حق غیر حق نیست لایعرف اللہ غیر اللہ نهایت روش سالکان راه حق تعالی وتقدس آنست که بمقامی برسند که جمله اشیا را محو وفانی در پرتو نور تجلی حق تبارک وتعالی بینند وبفقر حقیقی که مرتبهٔ فنا فی اللہ است متحقق گردند وبحکم ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اہلها هستی بهست راجع شود ونیستی به نیست عاید گردد ؎ ظهر النور ذو المنن باشد ۔ بطل الزور جان وتن باشد

شاه عبد الرزاق جهنجانه

مرید وخلیفهٔ شیخ محمد حسن ست وی از مشائخ قادریه است بسیار صاحب کمال بود وحال طرائف داشت واز وی خوارق وکرامات بسیار نقل میکنند در اوائل تحصیل علم کرد بعد ازان مشرب عشق ومحبت بروی غالب آمد ریاضات شاقه کشید واز مجاهده بمرتبهٔ مشاهده رسید گویند او را باحضرت علیه قادریه نسبتی بکمال بود وبیواسطه ازان حضرت ماذون ومشارالیه گویند چه کمال باشد ورای آنکه کسی بیواسطه از آنحضرت مستفیض باشد واو در عبر برشد اند وتحمل بلا قدمی راسخ داشت نقل ست که یکبار سیدی بدست یکی از اعوان گرفتار بود شیخ او را در بند دید ضامن ارشد واو را گفت تو از شهر بدر رو که من بجای تو در بند خواهم بود ازین معنی بر سر او محنتها آمد وهمه را تحمل کرد وخود را ظاهر نکرد غالبًا میان او وشیخ امان پانی پتی در تقریر مسئلهٔ توحید واطلاق وجود عینیه وغیریه او بعالم گفت وگوئی درمیان بود او وبعضے دیگر از مشائخ عصر اطلاق حق را برنگی دیگر تقریر می نمودند وشیخ امان را درین باب رساله ایست مسمی باثبات الاحدیة که مخالفان او را وآرائیه خوانند از وی چیزی درین باب نقل خواهیم کرد انشاء اللہ تعالی وشاه عبد الرزاق را مریدان وخلفا بسیار ند سید علی که در لودیانه است از مریدان اوست وبکبر سن رسیده است مشغول ذکر وصاحب ذوق ست وفات شاه عبد الرزاق ۹۷۹ تسع واربعین وتسعمائة وشاه عبد الرزاق مکتوبی در باب عینیة حق جل وعلا نسبت بافراد عالم ونفی ورائیت آنحضرت عز اسمه که درمیان ایشان وشیخ امان در انجا سخن بود وبشیخ حسین پانی پتی که مردی بود صاحب ذوق وشوق وحالتی از مخصوصان فانی فی الشیخ بود یکی از مخصوصان خود نوشته است در ینجا نقل کرده شد اگرچه از افشای این اسرار واجرای این کلمات زبان وقت کاتب حروف متحاشی وغیر متجاسر ست لیکن چون ایشان گفته اند ونوشته ما را از نقل آن چاره نیست وباعث برابر اداین مکتوب آن نیز بود که این مجموعه باضمیر مکتوب شیخ امان که بعد ازدی در مقابله دی کوشته شود

مکتوبات شیخ
الرسالة الثلثون
وجود الفناء فی احدیة
الذات بالغیبة عن
جمیع الجهات

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
روزگاری دراز شد که جلوهٔ محبوب ازل با بندگان بلطف تمام تجلی میفرماید باز وقت آن شکست وبرهم ریخت بنای کارخانه وجود میرود وسطوت وعزت محبوبی اقتضای ابتلا وامتحان میکند خاصه درین سال ناز وکرشمه محبت برنگ دیگر ست وظهور قدرت وسطوت غلبه دیگر دارد ودست تقدیر پنجهٔ امکان بشریت ایشان برهم پیچیده وبرزمین همواری وخواری افگنده است کجا از هیبت وزهره آن تاب نشستن ومجال ایستادن وبحال سکون وآرام آمدن تنگ وتیره گشته وفراهم آمدن حال جمعیت بال از محالات عادی شده باخدایا آخر ابنها عاد وثمود بینند که بصرصر قهر وصیحه غضب شان هلاک کنی واستیصال نمائی امت مرحومه محمدیه اند بفضل ورحمت خود کرده وبایشان وعده بکرم وفضل وآسانی رفته است اینهمه سختی وتنگ گرفتن چیست نبی ظلوم اینهمه کرشمهاے محبوبی ست ومعامله محبت

مشابہتی بکتاب نفحات الانس کہ جامع مکتوب شیخ عبد الرزاق کاشی و شیخ علاء الدین سمنانی است واقع شود بسم اللہ الرحمن الرحیم بحضرت خداوند ذوالجلال والعین شیخ المشائخ شیخ حسین دام حسنہ وعرفانہ الفقیر عبد الرزاق احمد عرض رسانیدہ آنکہ اعلم یا اخی متعک اللہ بالمعرفۃ والمحبۃ ان المعرفۃ علی نوعین استدلالی ووجدانی واما الاستدلالی فان من طالع حسن اللہ واتقانہ فی خلق السموات والارض وما بینہما لاح لہ فی کل صنع آیۃ یستدل بہا علی صانع حکیم مرید الی غیر ذلک یکون ذلک الصنع اثرا منہ فیعرف اللہ بدلالتہا وہذہ المعرفۃ وان کانت ضروریۃ لایسع المومن جہلہا ولا ینعقد عقد الایمان الا بہا لکنہا معرفۃ عامۃ ولیست من المعرفۃ الحقیقیۃ فی شئ بیت چو آیاتست روشن گشت از ذات ۔ بگرد ذات او روشن ز آیات ۔ والمستدلون یعرفونہ وراء العالم وہم المؤمنون بالغیب المستدلون بالدلیل ؎ زہے نادان کہ او خورشید تابان ۔ بنور شمع جوید در بیابان ۔ واما المعرفۃ الحقیقیۃ الوجدانیۃ فہی ان ینخلع ذات العارف عن ملابس الوجود بملازمۃ الریاضات والمجاہدات وادامۃ الذکر بمواطاۃ القلب واللسان والاعتصام بعروۃ ہمۃ الشیخ فسلک بہ مسلک الفنا فینخلع اللہ علیہ لباس نعوتہ واسمائہ فانہ الذی یعرف الحق بالحق کما قال رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام عرفت ربی بربی ؎ رویت حق بحق شہود بود ۔ خاصۂ حضرت وجود بود ۔ حاصل این معرفت آنست کہ جمیع موجودات ممکن بنور حق یعنی تجلی او پیدا و روشن گشتہ اند و بواسطۂ تجلی او بصورت اشیا نسبت وجود باشیا کردہ اند و بحقیقت غیر حق ہیچ موجودے نیست و جمیع اشیا باو موجود شدہ اند نہ آنکہ حق سبحانہ و تعالی ورای عالم است و عالم ورای حق است تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا اعوذ باللہ من الذلل والخلل ومن تفسیر القرآن برایہ بل یکون ہذا من فضلہ وعطائہ قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ یعنی ای آنکسانی کہ ایمان آوردہ اند ایشان یعنی المؤمنین الذین یومنون بالغیب وہم المستدلون خاطبہم اللہ بخطابہ وامرہم بقولہ آمنوا باللہ ای بالشہادۃ کما اشار الی ہذا الایمان بقولہ الا انہم فی مریۃ من لقاء ربہم الا انہ بکل شئ محیط محققی باید کہ مشاہدۂ حق فرماید در ہر متعین بے تعین زیرا کہ اللہ تعالی مشہود است در ہر مقیدی باسمی و صفتی اما فی الواقع نہ مقید است بدینہا بلکہ مطلق است از ینہا ؎ ہمہ عالم جمال حضرت اوست ۔ او جمیل و جمال دارد دوست ۔ فاعلم یا اخی اطال اللہ بقاءک بالمعرفۃ والمحبۃ ان الحق سبحانہ وتعالی واجب الوجود فاذا وجب وجودہ وجب عدم ماسواہ فان الذی یظن انہ سواہ لیس بسواہ لانہ تنزہ ان یکون غیرہ سواہ بل غیرہ ہو فلا غیر وآلی ہذہ اشار النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ لاتسبوا الدہر فان اللہ ہو الدہر اشار الی ان وجود الدہر وجود اللہ تبارک وتعالی لا انہ تعالی وراء العالم تعالی اللہ عن ذلک شاید کہ بخاطر شریف واضح نماید روشن تر ازین عرض دارم یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ یعنی ای آنکسانیکہ ایمان آوردہ اند ایشان بذات خود یعنی ہستی را بخود نسبت کردہ اند و دانستہ اند کہ ما موجودیم در اراحقیقت مطلق خطاب مستطاب

مقدمات تربیت بصورت اگرچہ سختی ود در معنی ہمہ آسانی ست مقصود تعرف و تربیت ست یعنی تا بداند و شناسا شوند کہ قدیمی دیگر و عالمی دیگر ہست کہ در آنجا جز عجز و حیرانی و شکستگی و ناتوانی صورت نبندد و از حول وقوت خود برایند و از ہستی و صفات آن عاری شوند شرح این سخن بسطی طلبد کشادہ تر ازین بگوئیم بدانکہ پروردگار تعالی و تقدس دو صفت دارد جمال و جلال ولطف و قہر ہر یکے نیز ازین آشکارا بود و نہانی گاہے لطف آشکارا کند و نعمت و راحت بخشد و در ضمن آن قہر پنہان سازد و حال عامہ خلائق این بود لاسیما اہل کفر و عصیان و گاہی قہر آشکارا نماید و بلا و محنت فرستد و لطفہای نہانی مددی پیدا بود غالب حال اہل خصوص و طالبان قرب و دوستی و شناسائی اینست معاملہ این کارخانہ ہمچنین رفتہ است دم زدن کہ چرا چنین رفتہ و چون شدہ گنج ندارد و مطلوب جناب اقدس از بندگان بحکم فاجبت ان اعرف شناسائی اوست باسماء و صفاتی کہ او راست شناسائی دے سبحانہ حاصل نگردد مگر بہ شناسا گردانیدن او بندگان را بخود و شناسا

از ملک و ہاب بدیشان میرسد کہ یا ایہا الذین آمنوا یعنی المومنین المستیقنین بانفسہم آمنوا باللہ بان وجودک وجود اللہ بلا ضرورۃ وجودک وجود اللہ وہذا معنی قولہ علیہ السلام من عرف نفسہ فقد عرف ربہ زیرا کہ اول اوست و آخر اوست ظاہر اوست و باطن اوست فاذا ثبت انہ الاول و الآخر و الظاہر و الباطن ثبت انک لست انت بل انت ہو فاذا عرفت نفسک ہکذا فقد عرفت اللہ والا فلا لانہ تعالی جزئی حقیقی ورا رک ورا الموجودات کلہا تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا شاید کہ واضح نگردد روشن تر ازین عرض دارم قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ یعنی المومنین الذین آمنوا بالاشیاء و تیقنوا بان الاشیاء موجودات علی حدۃ مستقلۃ ورا الحقیقۃ المطلقۃ خطاب کریم از رحمت رحیم بدایشان رسید آمنوا باللہ لا بالاشیاء لان اعیان المعلومات معدومات ابدا موجودات بوجودہ سرمد وہذا معنی قولہ علیہ السلام اللہم ارنا الاشیاء کما ہی ؎ در نظر عین غیر آب نماند ٭ محو شد قطرہ و حباب نماند ٭ و اعیان ازین رو کہ ممکن اند معدومند و اعیان ممکنات را آثار ست در وجودی کہ ظاہر ست و در اعیان وجود عین حق ست و اضافت وجود یا عیان نسبتی ست اعتباریہ و افعال و تاثیرات تابع وجود اند و اعیان معدوم و معدوم نہ موثر تواند بود نہ فاعل بلکہ موجود حق ست تعالی و تفرد عاید است باعتبار تعین و تقید بصورت عبد و این شانی ست از شیون ذاتیہ او و معبود ست باعتبار اطلاق و عین عبد باقی است او تعالی شانہ معبود است ورا حقیقت عبد زیرا کہ حقیقت عبد ذات اوست تعالی شانہ و آن ذات از حسب تعداد و تکثر کہ بواسطہ تلبس او بہ تعینات می نماید خلق و عالم است پس عالم پیش از ظہور عین حق بود و حق بعد از ظہور عین عالم ؎

بر شکل بتان ہزار عشاق حق است	لا بلکہ عیان در ہمہ آفاق حق است	چیزی نہ بود ورزی تقیید جہان ٭
واللہ کہ ہمان نہ وجہ لطلاق حق است		

فاذن لا موجود الا اللہ و لا معبود غیر اللہ و قد ذکران حجابہ وحدانیتہ و فردانیتہ لا غیر و لہذا جاء للواصل ان یقول انا الحق و ان یقول سبحانی ما اعظم شانی و ما وصل واصل الا بصفاتہ صفات اللہ و ذاتہ ذات اللہ لانہ لا ذات الا ذاتہ و لا وجود الا وجودہ کما ثبت من قبل بقولہ علیہ السلام لا تسبوا الدہر فان اللہ ہو الدہر شاید کہ واضح نگردد روشن تر ازین عرض دارم روی عن النبی علیہ السلام انہ قال حاکیا عن اللہ تعالی یا عبدی مرضت فلم تعدنی و سالتک فلم تعطنی اشارۃ الی ان وجود المریض وجوہ و وجود السائل وجوہ و اذا ثبت ان وجود السائل وجوہ یثبت ان وجوہ و وجود جمیع الاشیاء من المکونات من الجوہر و الاعراض وجوہ و حق ظہر سر ذرۃ من الذرات ظہر سر جمیع الموجودات الظاہرۃ و الباطنۃ دانم کہ واضح نگردد روشن تر ازین عرض دارم و وجدانی را در کتاب آرم قال اللہ تعالی فی محکم کتابہ الحمد للہ قال المفسرون الالف و اللام فیہ للاستغراق معناہ جمیع الحامد للہ یعنی ہر چہ در صحائف کائنات از جنس ثنا و تمجید است آن ثنا و تمجید ذات احدیت

گویا نسبتی او بخود بسبط و بث[۵۱] آیات و شواہد بود در انفس و آفاق و مقصود اینجا ذکر معرفت انفس است و حصول آن بنظر و تامل بود در انچہ بفرستد وی تعالی بر آدمی زاد از انوار قدریہ و ایراد کند از احکام ارادیہ و آن دو قسم بود انچہ موافق شہوت و ہوای بندگان افتد آنرا بحکم عرف و نظر ظاہر عطا خوانند و انچہ مخالف ہوای نفس ایشان بود منع گویند و در عطا صفات لطفیہ از جود و کرم و فضل و احسان و منت و عطف مشہود گرداند و در منع صفات قہریہ از جبر و عزت و کبریا و جلال و استغنا و عظمت و سطوت بنماید اصل مطلوب کہ معرفت ست در ہر دو صورت حاصل ست بلکہ در صورت قہر اتم و اکمل کہ بقہر مان عزت و عظمت بندہ از ہستی و صفات خود محو و منسلخ گردد و در لطف بخود مشغول و مترسل و آنرا کہ شہود منعم و محبت وی ذاتی ست در ہر دو حال بیک منوال بود ؎ عاشقم بر لطف و بر قہرش بجد ٭ اے عجب من عاشق این ہر دو ضد ٭ اما با سہانی نظر و نگاہداشت وی و فنای بشریت و ضبط نفس قوی تر بود

[۵۱] بث بالفتح براگندن و پراگندہ کردن ۱۲ منتہی الارب

تعالی شانہ پس باشارت قولہ تعالی الحمد للہ معلوم میشود کہ ہیچ ذاتی ورا ء ذات باری تعالی موجود نیست و امکان ندارد کہ بی ذات حق سبحانہ و تعالی ذاتی دیگر موجود باشد الغرض اگر ذاتی دیگر ورای ذات حق موجود باشد او از صفت خالی نباشد زیرا کہ ہر ذاتی کہ ورای ذات مطلق موجود باشد از قبل و از بعد و از فنا و بقا و حرکت و سکون خالی نباشد پس ذات اینہا صفات او باشد و قد ثبت ان الصفات کلہا للہ فثبت ان لا ذات الا اللہ و اوضح تر عرضہ دارم قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ یعنی آن کسانیکہ ایمان آوردہ اند بخدای تعالی بانہ خالق موجود و ادراک موصوف بصفات الکمال منزہ عن النقص و الزوال خطاب کریم از ملک حیم بدیشان رسید آمنوا باللہ بان ذلک الخالق الموجود لیس ورا ادراک موصوف بصفات الکمال منزہ از نقص و زوال بل ذلک الموجود الموصوف انت فآمن باللہ بانک انت الموصوف بصفات الکمال من غیر انت چون ایمان بخدای تعالی بیاری مومن باشی و اللہ المومن دیونہ یگانہ خوش میفرمایند ؎

بیرون ز احاطۂ جہانست دلم	بیرون ز حدود کائناتست دلم
فارغ ز تقابل صفاتست دلم	آراۃ تجلیات ذاتست دلم

و دیگر در رسالہ دیگر نوشتہ است کہ اقرب طرق ذکر است و از آن قریب تر مشغول بودن باصورت پیر و مرشد است کسی را کہ حق سبحانہ تعالی توفیق رفیق گرداند کہ مشغول واسطہ پیر حاصل شود ہیچ کاری بہتر ازین کار ندارد و در گوشہ افتادہ ہم درین ملاحظہ مشغول ماند اگرچہ ریاضتے دیگر نداشتہ باشد ہمین او را بخدا رساند و مبتدی را از مشغول بودن بصورت پیر گزیر نیست زیرا کہ عالم آلہی عالم معنی است و دیدن او ممکن نیست مگر در صورت صاحب کمال کہ انسان کامل ذات او ذات حق ست و مظہر کمالات حق است ؎

مظہر تام غیر انسان نیست	کہ ہمہ کون را مسخر کرد
سر مخفی کردہ ام با تو بیان	این فقیر را حضرت پیر ملاحظہ صورت

انبیا و اولیا را حق بدان

خود باذکر چہار پایہ فرمودند مجددی مشغول گشتم کہ بالکلیہ از ذکر رفتم یعنی ہمین ملاحظہ صورت ماند غیر از نماز فرض و سنت موکدہ کہ لابد از دستم نمی آید و ہر کس کہ بواسطہ پیر مشغول ماند اگرچہ نوافل بسیار عبادتی و ریاضتی نیاید ہم مقصود وی بر آید زیرا کہ ہر صاحب دولتی و سعادتمندی کہ بایشان متوجہ شود و در متابعت ایشان موافق رود و نور روی رخشان ایشان در مرآت دل وی بتابد و بواسطہ صفای وجہ ایشان خود را عین ایشان یابد لاجرم فیض و عطای کہ بایشان میرسد باو نیز رسد و ذوقی و حالی کہ از ایشان ظاہر میشود از و ظاہر شود چنانچہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم در باب ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمود ما صب اللہ فی صدری شیئا الا و قد صببتہ فی صدر ابن ابی قحافہ بواسطہ حضرت پیر بر فقیر چنان غالب آمدہ بود کہ چون خلق ماہ مید یدند و بندہ نیز می نگریست اصلا ماہتاب در نظر نمی آمد و بجدی مشاہدۂ صورت غالب بود کہ غیر از وجہ مبارک ایشان ہیچ چیز دیدہ ام

از دریچہ این سخن نظرے بار حیثیت فقر می افتد و اگر تمام را اینجانب رویم این سخن کہ در روے افتادیم از ربط بر افتد سخن اینجاست کہ لطف باری عز شانہ گاہی آنکار ا بود و گاہی نہانی و لطف نہانی چنانکہ دانی در طور محبت خالص تر و بخلوت حقیقی با محبوب بیچ یگر بود کہ وجود بیگانہ را بوے راہ نبود و جز حقیقت لطف را احتمال ندارد و لطف ظاہر بر بیگانہ نیز اند در حقیقت از باب لطف نبود شاید مگر در استدراج بود چون ہر چہ از محبوب رسد نعمت و عطاست در ہر دو صورت یعنی در قہر و لطف شکر نعمت واجب بود و چون این مرتبہ والاست و دست ہمت بشریت ازان کوتاہ باری کم ازان نبود کہ صبر کند و خاموش نشیند دوم از سخط نرند و بدانکہ وی جل جلالہ دایم اللطف ست بر تمامہ مخلوقات نہ کہ گاہی لطف او منقطع بود و قہر محض بوجود آید پناہ بخدا اگر قہر محض متوجہ گردد یک جا در زمین بجنبد و یک ستارہ بر آسمان نرخشد و یکقطرہ در دریا نجوشد و یک برگ بر درختان نلرزد و یک سنگریزہ بر کوہہا بر نیفتد

نمی نمود اگر بر درخت و بر دیوار و بهر جانب که نظری کردم جمال حضرت ایشان مشاهده میشد ؎
در هر چه نظر کردم غیر از تو نمی بینم ❊ غیر از تو کسی باشد حقا که محال ست این ؎ در هر چه نظر کنم
بتحقیق ❊ جز نور رخ تو نیست منظور ❊

شیخ امان پانی پتی رحمة الله علیه

نام او عبد الملک ست و لقب او امان الله و غالب در زبان مردم جز اول لقب ست وی از علمای صوفیه موحده ست از تابعان ابن عربی قدس الله سره در علم این طائفه مرتبه بلند و پایه ارجمند داشت و در تقریر مسئله توحید بیان شافی و تقریر وافی و سخن توحید را فاش گفتی و فرمودی اگر پایه انصاف در میان باشد این علم را بر سر منبر توان گفت بطریقی که اصلا در انجا مجال انکار نباشد و گفتی مرا در ابتداء حال دلیل بر مسئله توحید بود الآن بعنایت الهی شانزده دلیل دست داده است او را در علم تصوف و توحید کتب و رسائل بسیار ست و آثار تحقیق از تقریر اولائح و رساله دار مسمی باثبات الاحدیة که بیان اطلاق حق و احاطه او بحقائق کونیه باحفظ و رائیة او در عین عینیة او با علم مطابق از دقائق کمل و کلمات محققین اهل توحید کرده بر لوائح مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره شرحی نوشته است در غایت بسط و تطویل در اول آن مقدمه بسی جامع و مفیدی در تهذیب اخلاق و تخریب عادات مرتبه کمال داشت فرمودی سرمایه درویشی پیش ما دو چیز ست تهذیب اخلاق و محبت خاندان پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرمودی که علامت کمال محبت آنست که از محبوب متعلقان او دوست دارد پس علامت کمال محبت حق آن باشد که بمحبت او متابعت پیغمبر کند و علامت محبت پیغمبر آنکه بمحبت اهل بیت او سرایت کند نقل ست که اگر در وقت درس او را طفلان سادات بازی کنان دران کوچه میرسیدند او کتاب در دست گرفتی و بایستادی و مادام که ایشان ایستاده بودند نمی توانست نشستن نبودی او در تصوف مشرب ملامتیه داشت و در مجلس او ذکر دنیا و مال و غیبت مردم نگذاشتی اوقات او بذکر حق و نشر علوم معمور بود و به کتب قوم بسیار مشغوف بود و بمطالعه و تدریس آن مشغول فرمودی اللهم ارزقنا افعالهم و اقوالهم فرمودی که قال این علم عین حال ست فرمودی هر کسی را چیزی کشایش داده اند کشایش ما در کتب ایشان ست اگر طالبی پیش او بارادت آمدی فرمودی که چیز بخوان که طریق ما اینست و از صحبت عوام الناس بپرهیزی هجوم کمتر بودی و خانقاه در باطن داشتی طالبان را از عشق صورت منع کردی فرمودی ابتلاء این مرتبتی را از کار باز میدارد از وجوه آسایش از خور و خواب هیچ چیز را بخود راه ندادی پهلو بر زمین ننهادی و از طعام اندکی چشیدی و در جمیع احوال با فقر طریقه تسلیم سلوک فرمودی

جلوه لطف او ست که هستی عالم بدان برپاست اگرچه کرشمه قهر در جانب نیستی و برکندن بنیاد این خانه ست و نظر بحقیقت گاهی قهر نیز بسبب بقاء و انتظام کارخانه حکمت افتد و ماده فساد را از محل صلاح جدا گرداند و درخت وجود ما از شاخهای بی بر اصلاح بخشد تا افراد ما لطفی که بصالح دارد بظهور رسد باین معنی تمامی کارخانه بوبیت و عبودیت بر امتزاج لطف و قهر ست و هر دو دائم و لازم و تمامه بندگان بلکه سائر موجودات باعم و شامل از اینجا گفت آن مرد عارف که دوزخیان در دوزخ بلطوف باشند اگرچه مرحوم شان توان گفت یعنی اگر همه عذابی عظیم تر از انچه کرده تعذیب کردی توانستی لطف اوست که بکمتر ازان کرد باین گفتار فرق میان لطف و رحمت پیدا آمد صاحب فن لغت داند که معنی لفظ لطف از ماده وی و از مقابلت معنی صفدی متعین گردد ماده لطف بمعنی از رفق و نرمی بود و ضد وی از قهر و درشتی و سختی و ضد رحمت غضب آمد و متعلق رحمت محل محبت و رضا آمد و چون رضا آمد آزار برخاست اینجا عذاب کجا بود ؎ وعین الرضا عن کل عیب کلیلة

گویند یکباری دیوانه پیش او آمد و گفت که امان همین ساعت هزار گاو بر من از آسمان فرود آمد و در ساعت مغلان همه را زده بردند تو برخیز و با من بیا و گاوان مرا از دست ایشان خلاص کن حاضران مجلس بهزل و استهزا پیش آمدند ایشان را منع کرد با درویش بجذبت پیش آمد طعامی حاضر آورد دابی پیش کرد درویش طعام بخورد و آب نیشید و بخواب رفت و آن حالت از وی نشست و بدر رفت آنگاه با یاران خود گفت مجاذیب را نمودار باشد انکار چرا می کنید عالم نمودی بیش نیست چه عجب اگر بوی چنین نموده باشند گویند که از وی گاه گاهی فرض نماز فوت شدی با آنکه در ذکر و حضور دائم بودی و بر آنچه از علم و حال و صدق و کمال او منقول است این را جز بر احسن تاویلات حمل نتوان کرد شبها بیدار بودی و هر بار بر خاستی و وضو کردی و تواجد نمودی و نعره زدی و الله اعلم بحقیقة الحال **نقل** است که او را بارها دیده اند که نماز شروع میکرد و از ایاک نعبد و ایاک نستعین نتوانستی گذشت همین کلمه را تکرار کردی و در آخر بیخود افتادی و بارها دیده اند که در نماز شروع کردی و رنگ روی او گردیدی و طاقت قیام بارکان نماز نداشتی و الله اعلم بحقیقة الحال او مرید شیخ محمد حسن ست و شاگرد شیخ محمد مودود لاری با کثر سلاسل ارتباط داشت و در مشرب قلندریه بدو وساطه بشاه نعمت الله ولی میرسد و از میان سلاسل اعتقاد و تعلق او بسلسله علیهٔ قادریه غالب تر و محکم تر ست **نقل** است که وی بتقریب بعضی دوستان بدهلی تشریف می آورد بار آخر که رحلت خواهد فرمود در وقت رخصت بجانب یاران دید و گفت این بار یکی از دو سفر میرانم انشاء الله تعالی شیخ زکریا اجودهنی که اخص اصحاب و زبدهٔ احباب بود التماس نمود که یاران نیز در رکاب خواهند بود فرمود اگر سفر ظاهر است با یاران ست و اگر سفر دیگر است یاران را بخدا سپردیم بعد ازان چون بخانه رسید همه کس و همه چیز در مقام وداع شد کتاب را بگشادی و نظر کردی و وداع فرمودی و گفتی که از تو بسیار محظوظ شدیم و فائدها گرفتیم و همچنین حجره و در و دیوار را وداع کرد همه درین اثنا او را تپی عارض شد فرمود که آب بسیار گرم کنند و کوزهای نو بیارند که امروز و سواس تمام عمر زائل میگردد یازدهم ماه ربیع الآخر عرس غوث الثقلین رضی الله عنه کرد و فرمود از صاحبان تقدم نباید کرد و طعامی که پخته بودند بخش کرد دوازدهم ماه مذکور حالات سکرات موت بروی غلبه کرد در آن حالت میفرمود که مشایخ طریقت ایستاده اند و فتوای توحیدی طلبند و کلمات توحید بر زبان او میرفت و کان وفاته فی ثانی عشر ربیع الآخر سنه ۹۵۷ سبع و خمسین و تسعمائة و شیخ امان را معتقدان و شاگردان بسیار ند شیخ تاج الدین بن زکریا اجودهنی که در حسن اخلاق و معرفت کتب تصوف و توحید بر طریقهٔ شیخ میرفت و شیخ رکن الدین که در ذوق و سخنان توحید و وجدانیات ممتاز بود در اول در سلک استفاده وی انتظام داشت و در آخر بصحبت شیخ سلیم سکری افتاد و شیخ حسین چشتی که

مکتوبات شیخ

قول وی سبحانه قل فلم یعذبکم بذنوبکم دلیل آنست والطاف او را ضد الزام نبود گاهی با جوبی رضائی نرمی نیز کنند و هنوز ماده غضب باقی ست و رحمت در دنیا عام بود و در آخرت مخصوص با اهل آن خانه که بهشت نام اوست نفی رحمته الله هم فیها خالدون و از دوزخ اگر بخت آن مرد که دوزخی را مرحوم گوید الله لطیف ببنده عباد دینجا شامل مومن و کافر ست زیرا که فرمود و یرزق من یشاء و رحمت جز نسبت بمومنان یاد نکرد و آنکه گفت و رحمتی وسعت کل شئ مراد رحمت وجودی و افاضه توابع و لوازم آنست بدلیل عذابی اصیب بهن اشاره آخر این سخن راجع بنزاع لفظی نقش گردد و مقصود آنست که پروردگار عالم ما با بندگان خود لطفی هست ظاهر یا خفی و سرشته مصلحت در دست قدرت و حکمت اوست تعالی شانه و عظم برهانه سخن درین لطف خفی بود که درین روزگار خوان نعمت آن پنهان کشیده و کمتر کسی را ازان محروم گذاشته اند تا هر کسی بقدر استعداد حال و حوصله فهم عن الله نصیبه از نعمت معرفت بردارد و بوجوم این بلا و شیوع این ابتلا ورای آن حکمتی نگیرند و ندیده

بحسن خط وجودت طبع وشعر وذوق وحالت امتیاز داشت واین بیت او خالی از تازگی نیست ؎
چنین که بر پرطاؤس قلمیں رامیلی ست ۔ مگر دروا نثری پای ناقۂ لیلی ست ۔ مولانا حسین نقشی که
در صنعت خط وکتابت ومهرکنی بے بدل بودی متبرک وسخی وبیداردل وخوش وقت وخوش خلق
وولایت شعار وظلمت قلب در رعایت جانب احباب بے نظیر بودی مرید شیخ بهلول ست ولیکن
بخدمتش نیز محبتی واعتقادی وملازمتی داشت وازانجمله

شیخ سیف الدین رحمة الله علیه

والد فقیر ست غایت محبت واعتقاد وبندگی بخدمت وی داشت کم وقتی باشد که ذکر شریفش گذشته
باشد وایشان را بکاری وحالتی دگری دست نداده باشد بیشتر سلوک یاران شیخ بخدمتش در رنگ
نماندست نسبت با ماندہ وبخلاف والد فقیر که بنهایت ارادت ونسبت شیخ موصوف بودند میفرمودند که
فقیر را هفت سالگی در دل طلب وشوق بندگی درویشان بود وبخدمت بسیاری ازایشان رسیده شد
این معنی درخدمت او یافته شد در هیچ کس دیده نشد وربط وتعلقی که دل را بحضرت او واقع شد هیچ جا
واقع نشد وتسکینے وتقینے که بطفیل صحبت او حاصل آمد از هیچکس نیامد ولهذا والدم را بعنایت
خاص مخصوص ساخت وخرقۂ خلافت پوشانید ومثال خلافت تا چندروز بخط خاص خود مسوده
کرد وبسیاری از علوم قوم در آنجا درج گردانید وشغل باطن که آنرا سجود قلب گویند در آموخت وبعضے
از کتب قوم که ضروری این راه بود تعلیم فرمود والدم را در اوائل حال یا یکی از علمای حال ظاهر که
انتساب بسلسلهٔ سهروردیه داشت رسم بیعت واقع شده بود وچون درخدمت شیخ امان افتاد عرضه
کرد که بنده را پیش از رسیدن بخدمت شما بیعت بجای واقع شده وحالا جاذبهٔ محبت وارادت شما
بر همه غالب ست طریق چیست فرمود غم نیست المرء مع من احب درین راه اعتبار محبت راست
میفرمودند اول که در بندگی وی رسیدم پرسید چیزی از احوال خود با تصورات وخیالات خود بگوئید
عرض کردیم که ما را احوال نمی باشد وتصورات وخیالات ما چه خواهد بود فرمود برای آن میگوئیم که مناسبت شما
را دریابم تا بکدام مشرب واقع شده است عرض کردم که بنده را اکثر اوقات چنان متخیل شود که گویا تمام
عالم از عرش تا فرش محاط من ست ومن بر همه محیطم فرمود در شما تخم توحید نهاده اند بعد ازان تربیت فرمود
وتلقین کرد شبی پیش خود در خلوت خاص طلبیده فرمود راهی است که بدو قدم بخدا رسند وراهی است
که بیک قدم برسند وآن اینست که یا وجود ست یا عدم والعدم لیس بشیء ی وجود همان حق است بدین طریق
بیک قدم بخدا میرسند ومشغولی دیگر فرمود که آنرا سجود القلب گویند وفرمود گذشتن از آب ورفتن بر هوا
وافتادن در آتش اینها همه دست دهد ولی این معنی دست ندهد قدس الله سره ودر خاتمه

کر آن نیز جانب ضعف می پرود
یعنی اگر این همه بجا به جامه
مخصوص اعتقادی بسی وقت
بودی ودر زیر بار آن پست
شدندی قسمت کرد وشایع
ساخت تا بار یکتر شود و
بهر کدام اندکے ازان برسد
این نیز لطف خفی بود وهو
ظاهر واگر نیز به بعضے گران
افتاد وبهلاک انجامید دران
نیز مثل این حکمت ومزید
اجر گذشتگان وزیادت عمر
باقی ماندگان تواند بود ؎
صد هزاران طفل سر بریده شد
تا کلیم الله صاحب دیده شد
وچون ازین نعمت بسیار این
گدای ریزه چین خوان کرم را
نیز حواله نصیب شده بود
بحکم اما بنعمة ربک فحدث
ازان نیز سخن رانم بدانکه
صولت صرصر قهر وابتلا چنان
پای صبر وسکون را از جای
در آورده وبر بستر هلاک افگنده
بود که اگر وثیقهٔ اجل معلوم
بضمانیت مهلت نمی ایستاد
برخواستن ازان بحیات و
حرکت اراوی از مقوله محالات
عادی می نمود واگر قوت الطاف
الهی دستگیری نمی کرد وقوت
نمی بخشید از هم پاشیده واز
دست رفته بود واگر رود انوار
متوالی نمی شد وکشف ظلمات
طبیعت نمی نمود نجات از وقوع
در مهاوی بعد غلبت امکان
نداشت بحمد الله که در ابتدای حال

تفصیل بعضی از احوال وکلمات والدم مذکور گردد انشاء اللہ تعالیٰ اکنون نقل از رسالہ اثبات
الاحمدیۃ شیخ امان بکنیم بدانکہ اول رسالہ میگوید پوشیدہ نماند کہ چون عرفاء محققین وناظران تیز بین قائلان
وحدۃ وجود وفائزان بسعادت معرفت وشہود فرمودہ اند کہ ما را بوجدان صحیح وکشف صریح معلوم گشت
گشت کہ حضرت واجب تعالیٰ عین حقیقۃ وجود ست وہمہ موجودات ظاہر ومشہود بعضے از طائفہ
متصوفہ این را بنوعی فہمیدہ اند وبوجہی در خاطر گزرانیدہ واینہا دو قسم اند پس بنابرین سخن ہر یکی با نتایج
وثمرات آن در اینجا مذکور میگردد وتا حق از باطل پیدا آید وکامل از ناقص ہویدا آید بدانکہ قدوۃ العلماء
جناب مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ در شرح رباعیات خود چنین میگوید کہ بعضے از قاصران چون
از محققان شنیدند کہ حق تعالیٰ عین ذات وجود است حمل این معنی بدان کردہ اند کہ حقیقۃ حق تعالیٰ
جامعیۃ مشترک میان جمیع موجودات ست وچون از بعضے اصحاب علوم عقلیہ شنیدہ اند کہ کلی موجود
نیست الا در ضمن افراد حمل این معنی بدان کردہ اند کہ حق تعالیٰ موجود نیست الا در ضمن افراد ممکنات
ووجود او منحصر در وجود افراد ست وصفات او منحصر در صفات افراد چنانچہ علم او منحصر در علوم افراد
ممکنہ باشد وہمچنین قدرۃ وسائر صفات او وکلام او ہمین کلام بشری باشد واین معنی ضلالت
است فظیع وجہالت ست شنیع بعد ازان میگوید کہ این فقیر را بایکی ازین طائفہ اتفاق صحبتے
واقع شد ودران اثنا قائل شد بانحصار وجود حق تعالیٰ در ضمن وجود ممکنات وانحصار علم وکلام او
در علم وکلام بشری با او گفتم این سخن مستلزم آنست کہ بعضے ممکنات معلوم حق تعالیٰ باشند وبعض
مجہول او با آنکہ ہمہ در نسبت با حق شریک اند مثلاً عدد ریگ بیابان وقطرات باران اصلا معلوم بشر
نیست چہ ہیچ فرد از افراد بشری مطلع بران نیست ونہ مجموع افراد بشری نیز پس بدین فرض کہ علم اللہ
تعالیٰ منحصر در علم افراد بشری باشد تعالیٰ عن ذلک لازم آید کہ عدد ریگ ہا ومثال اینہا معلوم او نباشد ودیگر چیزہا کہ معلوم بشر ست معلوم
او باشد ودیگر پوشیدہ نیست کہ این معنی مؤدی آنست کہ موجودات ممکنہ خود بخود بی ایجاد غیری وجود
باشند زیرا کہ موجد این موجودات غیر از حقیقۃ وجود نیست واز اخوام مشترک خیال نمودہ اند واز انچہ
کہ لازم می آید غافل بودہ وبعضے میگویند کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ تفرد بود وہیچ چیز دیگر باوی نبود
اما چون تجلی فرمود وخود را بصور اغیار نمود ہر آئینہ آن وجود مستقل کہ پیش از ظہور وبروز بار واح
واشباح بران بودہ نماند بلکہ در اینہا ساری گشتہ وبصور این موجودات مختفی چنانکہ آنحضرت را
وجودی دیگر مستقل ورای این موجودات وخارج ازین مخلوقات اکنون باقی وثابت نیست الا آنست
کہ بوجودہ ہمین موجودات معلوم ومشہود میگردد ولا غیر واین طائفہ اگرچہ در تقدیم وجود حق سبحانہ
وتعالیٰ بر سائر موجودات واثبات آن بر وجہ استقلال قبل از ظہور والبروز از طائفہ اولی پیشی
گرفتہ است اما در نفی وجود بر وجہ استقلال ورای این موجودات بعد الظہور والبروز بہا

بامداد نورانیت جمال محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم غذاے
روحانی از روایح الوان نعمت
ابیت عندربی در مشام جان
رسانیدند کہ قوای جسمانی را
تازہ ساخت ومادہ قوت د
قوت ایام فقر وفاقہ شد ودر
آخر بسطوت سلطان قدرت
چنان شد کہ تمام از خود غائب
ساختند وچیزی از آثار ہستی
فرو نگذاشتند ونقوش کائنات
انفسی وآفاقی از لوح ادراک
بتمام بزدودند وبجالتی مشرب
ساختند کہ بزبان نطق و
تعبیر بیان آنحال محال باشد
وبجای بردند کہ ہرگز آنجا را
باین کیفیت ندیدہ وبدان
نرسیدہ بود چہ گوید کہ اینجا
چہ بود ہیچ بود بجز احدیت حق و
ہستی مطلق اگر گوئی ہستی
مطلق مدرک نشود ودریافتہ
نگردد وہر چہ مدرک گردد ودریافتہ
شود حادث بود وصورتی بود
حاصل در ذہن ومحاط آن
از جملہ عالم بود گوئیم کہ این سخن
حق صرف ست بیمزج شک
وریب چہ مدرک جز صفت
نباشد وذات مدرک نگردد معنی
ذات ہمان کہ مدرک نگردد وصفت
برذات پردہ بود وہرگز این پردہا
بنہایت نرسد اگر یک پردہ از
شہود برافتد پردہ دیگر نشیند
اینجا پردہ نشستن وپردہ برداشتن
یکی ست ولیکن من نگفتم کہ
درین حال ادراک بود

واثبات وجودش بوجود ہمین موجودات مساوی آنست ودرین معنی ہر دو از یک قبیل اند بلا تجاوز ولا تفاوت وشک نیست کہ درینجا نیز اموری چند وارد میگردند وبعد از ابطال این کلام صریح بطلان بدلائل متعددہ عقلیہ ونقلیہ وشرح وبسط کلام دران میگوید وانچہ گفتہ اند کہ حضرت سبحانہ تعالی متعین است واگر نہ شخصیتہ لازم آید واقع نیست زیرا کہ ہر موجود کہ باشد بہر وجود کہ موجود باشد حقیقیا کان او اعتباریا عینیا کان او علمیا لفظیا کان او خطیا بی تعین نباشد زیرا کہ موجود را از تمیز وامتیاز چارہ نیست وتمیز وامتیاز بی تعین ممکن نے پس ناچار ہیچ موجودی بے تعین نباشد خواہ بہ تبع تعینات مطلقا باشد بآن معنی کہ تعین او مانع شرکت میان ہمہ تعینات عالم نباشد چنانکہ تعین حقیقۃ مطلقۃ کہ اصل ہمہ حقائق عالم ست وصادق بر ہمہ افراد عالم چہ پوشیدہ نیست کہ اگرچہ آن حقیقۃ مطلقہ فی حد نفسہا متعین است وازما عدای خود ممتاز اما تعین او مانع شرکت میان ہمہ افراد عالم نیست وخواہ اخص تعینات مطلقا بآن معنی کہ تعین او مانع شرکت بود چنانکہ تعین زید وعمرو زیرا کہ تعین شان جزو بر ہریکی از ایشان صادق نیست وخواہ اعم من وجہ واخص من وجہ بآن معنی کہ بہ نسبت ما قبل اخص بود وبہ نسبت ما بعد اعم چنانکہ حقائق کلیہ متوسطہ میان این ہر دو خواہ زائد بر حقیقۃ بود وخواہ عین حقیقۃ وسر درین آنست کہ ہر موجودی کہ در وی ترکیب بود تعین وما بہ الامتیاز وی زائد بر حقیقۃ مشترکہ وی بود مثلا اگر موجود قائم بذات خود باشد جوہر گویند واگر نہ عرض وشک نیست کہ تعین وما بہ الامتیاز شان زائد بر حقیقۃ مشترکہ ایشان ست وہر موجودی کہ در وی ترکیب نبود بلکہ واحد بوحدۃ حقیقی بود تعین وی عین حقیقۃ وی بود وگرنہ واحد نبود ولکنہ واحد پس ناچار غیر ذات موجود بنفس خود متعین بنفس خود قائم بنفس خود در انجا نبود بآن معنی کہ انچہ دیگر از ان از وجود حاصل می شود از تمیز وامتیاز وبر ابذات خودش است پس آن ذات بذات خود موجود باشد وبذات خود متعین یعنی وجود عین آن ذات باشد وتعین عین آن ذات وشک نیست کہ چنین موجود غیر از وجود مطلق وذات حق تعالی نیست فیکون وجودہ عین ذاتہ وتعینہ عین ذاتہ فیکون متعینا بمعنی انہ یفید لنفسہ ما یفید تعین المتعین فی الخارج بالنسبۃ الی غیرہ من التعینات الاخر ومتحققان علیہم الرحمۃ وعنہم الرضوان میگویند کہ پوشیدہ نیست کہ چون سلسلہ موجودات متعینہ البتہ بیک غیر متعین متناہی میگردد وبجہۃ آنکہ ہر تعینی مسبوق بلا تعین ست وہر متعینی حکم میکند بسبق غیر متعین بروی زیرا کہ تعین را از مبدای کہ از و ناشی بود ومحلی کہ ابوی عارض شود چارہ نیست پس ناچار است کہ یک غیر متعین باشد وآن غیر متعین می باید کہ پیش از عروض تعینات وتقیدات خود بخود بذات خود موجود باشد تا آن ہمہ تعینات مر او را عارض وثابت تواند بود زیرا کہ مقرر است کہ ثبوت شی مر شی را فرع وجود مثبت لہ است وشک نیست

دریافت بلکہ گفتم احدیت حق بود وبس وانچہ نسبت درمیان نہ بود او ہویست ومانند این الفاظ مطابقتی بآن معنی دارند واشارتی بدان توانند شد نہ اشارتی کہ تعدد ومغایرت مشار الیہ در انجا بود واگر شہود یافت ووجود اثبات کنند اما نہ بمعنی نسبت بین الاثنین گنجایش دارد آخر ذات حق علم دارد وعلم غیر ذات ست وتعددی درمیان نہ اگر علم وحضور خود بخودش باشد چرا نباشد مضمون این بیت مگر اشارتی باین معنی تواند بود

در راہ خود اول ننہادم ۔ بیخود کن وانگہ بخود زخود بخود ام ہم وہ ۔ با بیخودی وجدانی بود نہ بیخودی وجدان از بیان چونی وچگونگی آن عاجز است وانچہ در وجدان بر آمدہ نہ بچونی وچگونہ عرف من ذاق ومن لم یذق لم یعرف زیادہ برین چہ تعبیر کنم اینہمہ گفت وگو در انجا محال است اکنون آغاز بیادی آرم وازان حکایت میکنم مثل غراب خوشی دیدہ بالذت شکری چشیدہ بیاد آرد وازان تعبیر کند آن حالت را تصور میکنم دگر و آن خیال می چشم ومیگویم وہر چند گویم و شرح دہم مبہم تر و پوشیدہ تر گردد سخن دیگر گویم کہ مبہم تر و بیان آن بروش زبان علم نزدیکتر است تو سوال کن من جواب آن بگویم

سوال درویشان شهود ذات وتجلی ذاتی ومحبت ذاتی ومثال این کلمات میگویند معنی آن چه باشد ومقصود ازان چیست واشارت به چیست وتوخود نفی شهود ودریافت وسائر نسب واعتبارات کردی جواب انچه ما گفتیم نیز سخن درویشان وقرار داد ایشان ست توجمع وتوفیق میان این دو سخن طلب تا بگویم ربیان وی انچه توانم گفت بشنو مقرر عرفای محققین است که دریافت ذات بیچون وبیچگونه حق وادراک کنه ذات مطلق وی عزشانه حاصل نبود بلکه ممکن نه وصحت این حکم از عنوان محکوم علیه ظاهر است چه هرچه اندیشه کنند وادراک نمایند صورت ومثال بود وصورت ومثال بیچون وبیچگونه نبود ومشایخ گفته اند قدس الله تعالی اسرارهم هرچه خلق بافهام واوهام ادراک نمایند وعلوم وعقول بدان احاطه کنند وهر حقیقی که مکشوف شود وهر جمالی که مشهود گردد وهر کمالیکه مدرک بود وهر نوریکه تجلی کند وهرچه تعبیر کند وخبر دهد واشارت نماید وهرچه علم ومعرفت بدان منتهی گردد وعقل حصر نماید ووهم برسد هرچه بر خلق ظاهر مکشوف شود وتواند وامکان دارد که ظاهر شود همه خواهد وجود وظهور حق و

که ماهیات قطع نظر از تعینات وتمیزات موجود نیست تا چیزی مر اینها را عارض وثابت تواند بود بلکه ماهیات خود عبارات از همین اعراض وتعینات اند چنانکه این معنی در حدود شان مبرهن میگردد ومی بینی که هرچند حقائق موجودات را تحدید میکنند غیر از اعراض چیزی ظاهر نمیشود مثلاً وقتی که گویند که انسان حیوان ست ناطق وحیوان جسمی است نامی متحرک بالارادة وجسم جوهریست قابل مر ابعاد ثلثه را وجوهر موجودیست لافی موضوع وموجود اتیست که مر او را تحقق وحصول باشد درین حدود هرچه مذکور شد همه از قبیل اعراض اند بخلاف آن ذات مبهم که درین مفهومات ملحوظ ست چه معنی ناطق ذات له النطق ست ومعنی نامی ذات له النمو وهکذا فی البواقی زیرا که آن ذات مبهم قائم وعارض بغیر خودش نیست وگرنه این اعراض مر او را عارض وثابت نبود وحال آنست که همه بوی قائم اند وهمه بوی عارض پس ناچار همان ذات مبهم غیر متعین باشد ومطلق باشد وعین وجود صرف وذات بحت است که قائم است بذات خودش ونفس همه مر این اعراض را واو را باعتبار هر تعینی نامی است وآثاری واحکامی ودیش صوفیه موحده قدست اسرارهم آن ذات مبهم موجود خارجی ست ومطلق باطلاق حقیقی که هیچ گونه تعین وتعدد وتکثیر را مجال گنجائی نیست واگرنه مسبوق بلا تعین بودیعنی آن موجود مطلق نه کلی است ونه جزئی ونه عام ونه خاص ونه واحد ونه کثیر ونه مطلق ونه مقید بلکه مطلق است از همه قیود تا حدی که از قید اطلاق نیز فان قید بالاطلاق یشترط ان تعقل بمعنی انه وصف سلبی ای لا تقیده بشئی لا بمعنی انه اطلاق ضده التقیید بل هو اطلاق عن الوحدة والکثرة المعلومتین وعن الحصر ایضا فی الاطلاق والتقیید وفی الجمع بین ذلک او التنزه عنه فیکون نسبته الیه وسلبه عنه علی السواء لیس احد الامرین اولی من الآخر فیصح فی حقه کل ذلک حال تنزیهه عن الجمیع واین را حواله بکشف صریح وذوق صحیح می کنند زیرا که عقل قائل بجمع اضداد نیست ودرین موجود حقیقی همه اضداد مجتمع اند چنانکه یکدیگر اند ومعنی این سخن نه آنست که وی فی حد نفسه محکوم بهیچ حکمی نیست بلکه بآن که هیچ یک ازین نسبت درحقیقت وی ماخوذ نی واگرچه در یک خارج بغیر یک ازین نسب نخواهد بود چنانکه اهل ظاهر در ماهیات گفته اند که ماهیات فی حد نفسها نه کلیست ونه جزئیست بآن معنی که هیچ یک ازین نسبت درحقیقت وی داخل نیست بل هر یکی ازین نسبت زاید بروی ست چنانکه اگر کلیت باوی اعتبار کرده شود کلی بود واگر جزئیت اعتبار کرده شود جزئی واگر هیچ یک اعتبار کرده نشود نه محکوم بکلیت بود ونه محکوم بجزئیت نه بآن معنی که ماهیت در خارج منفک از کلیت وجزئیت موجود است واگرنه واسطه لازم آید بلکه آنست که درحقیقت ونفس الامر یک موجود است جامع جمیع اضداد بآن معنی که نه اول است ونه آخر نه ظاهر ست ونه باطن هم اول است هم آخر هم ظاهر ست نه بآن

اول است آن روکه آخر است و آخر است از آن روکه اول است و ظاهر است از آن روکه باطن است
و باطن است از آن روکه ظاهر است بلکه اول است از آن روکه نه اول است و نه اول است از آن
روکه اول است الی مثل ذلک من الاضداد الاخر **سوال** مقرر است که هر چه در خارج موجود
باشد البته متعین باشد و هر چه متعین باشد مطلق نباشد پس ذات موجود در خارج مطلق
چگونه تواند بود **جواب** پوشیده نیست که مراد از اطلاق در اینجا آن نیست که متبادر بفهم عقلاست
بلکه آنست که ویرا تعینی منافی سائر تعینات نباشد بلکه تعین وی جامع وی بود با همه تعینات
لاحقه مر او را در مراتب تنزلات وی این معنی مستلزم آن نیست که آن مطلق فی حد نفسه متعین
نباشد بتعینی که مخرج از کلیة و اطلاق بود بلکه وی فی حد ذاته و حقیقته در خارج متعین ست
و بنسبت سائر تعینات مطلق فیکون متعینا مطلقا و لا منافاة بین تعینه و اطلاقه می بینی که
کلی طبیعی نزد بعضی عقلا و حکما در خارج موجود ست و مع هذا وی کلی است و تعین او در خارج
منافی کلیة وی نیست و کلیة وی منافی تعین وی نی و اگرچه نزد بعضے وجود در خارج و کلیة
منافی یکدیگر ست و لهذا کلی طبیعی را موجود نمی گویند اما جانب وجود وی بر جانب عدم وی
راجح و غالب تر است چنانکه در کتب عقلیه مذکور ست دلائل هر یکی در انجا مسطور یعنی تعین
آن موجود مطلق مماثل تعینات متعینه نیست زیرا که هر تعینی از تعینات معینه مقابل تعینی
دیگر است و مجامع باوی نیست بخلاف تعین آن موجود مطلق که تغایر و تقابل در انجا منتفی ست
بل عین هر تعین علوی و سفلی است صوری و معنوی و از اینجا متحقق گشت که وجود در خارج منافی
اطلاق نیست بلکه همان موجود متعین در خارج مطلق باطلاق حقیقی ست کنه بیچندین کمالات
تجلی فرموده و خود را در صور متعینه و موجودات متکثره بصورت اغیار نموده با بقاء خودش علی
ما کان علیه فی الازل قبل الظهور و البروز من الوحدة و الاحدیة الذاتیة فی الحقیقة و نفس الامر پس
تعدد صوری باشد و احدیة معنوی بآن معنی که اگرچه آن ذات متعین و موجود در خارج از حیثیة آن که
آن عین ذات ست مشهود به بصر نیست همچون سائر موجودات جسمانیه اما به بصیرت معلوم و
معقول میگردد که نسبة این موجودات بآن حضرت ذات از حیثیة تمایز صوری و تغایر عینی چنان ست
که اگر دو صورة از میان این صور کونیه را اعتبار کنند هر آئینه آنحضرت سه کننده آن دو باشد و اگر
آن سه را باعتبار کنند هر آئینه آنحضرت چهار کننده آن سه باشد کما ورد فی القرآن المجید ما یکون

من نجوی ثلثة الا هو رابعهم و لا خمسة الا هو سادسهم و لا ادنی من ذلک و لا اکثر الا هو معهم و لا شک
انه لو لم یکن غیر العالم لما صح هذا الکلیة صحیح فهو غیره و لا شک ان الغیریة بحسب الحقیقة لا یکون
فلا بد و ان یکون بحسب التعین و التقید فلا جرم ان یکون له سبحانه تعین فی افراد العالم

انوار ذات و صفات حق اند و حقیقت حق عین ذات او تعالی و تقدس و ذات حق ورای آن همه است و منزه از ادراک عقول و متعالی از احاطه افهام کل ما خطر ببالک فالله وراء ذلک
ہر چه اندیشی پذیرای فناست ۰ آنچه در اندیشه ناید آن خداست ۰ و ازین سخن لازم نیاید نفی آنچه اثبات کنند از شهود ذات و تجلی ذات و محبت ذات حاشا هم در اینجا اثبات ست و هم نفی نفی آنچه نیست و اثبات آنچه هست و بحقیقت سخن راست آن بود که هست را هست نماید نیست را نیست یعنی حق را حق داند باطل را باطل گرداند معرفت شناختن ست هر چیز را چنانکه هست شناخت کنه ذات حق و بچگونگی وی بدانست آنکه بشناسد که ویرا نتوان شناخت ۰ العجز عن درک الادراک ادراک و البحث عن سر ذات الله اشراک اینجا شناسائی اگر هست باسماء و صفات و افعال ست و آن نیز بے کنه چه کنه هیچ چیز معلوم نیست اسماء و صفات حق چه باشد و لیکن شهود را گاهی اضافه بذات کنند و تجلی را نیز بوے نسبت دهند و شهود و ذات آن بود که وجه همت و قبله محبت و مرمی بصیرت و نظر باطن متعلق

من الروحانیات والجسمانیات تعینات آخر وازحیثیة سریان معنوی واحدیة عینی چنانست
که عین این موجودات روحانی وجسمانی واین موجودات عین آنحضرت احدیة الهیة اند وهویة
عینیة لاغیر چه اگر حضرت حق سبحانه وتعالی ازحیثیة احدیة ذاتیة وهویة عینیة منظور بود
همه دروے مستهلک اند وعین او یند واگر ازحیثیة سریان وظهور منظور بود خود بصورت
همه اوظاهر متمثل ست پس غیر چه باشد واز کجا باشد بیش ازان نیست که غیریة به تعین و
وتقید میگردد پس در رایة بحسب صورت باشد وعینیة بحسب حقیقة کما ورد فی القرآن المجید والله
من ورائهم محیط وکشف صریح وذوق صحیح اثبات این دو حیثیة می کند واثبات احکام وآثار
شان واداء حق هر دو ایشان واجب ولازم میگرداند واصلا معرفة کاملان محقق وعارفان مدقق آن ست
که کثرت را بالکلیه نفی کنند بلکه آنست که کثرة حقیقی وتغایر نفس الامری منفی بود وغیریة اعتباری
وتغایر صوری مثبت تا هر دو از وحدة وکثرة برجای خود باشد واحکام وآثار هریکی جاری بود پس
ایشان نه اثبات عالم میکنند همچون اثبات اهل ظاهره ونفی آن میکنند همچون نفی اهل باطن
بلکه هم اثبات آن می کنند وهم نفی آن ونه عالم غیر از حق سبحانه میگویند ونه حق را سبحانه ورای
عالم همچون حکما ومتکلمین ونه عالم را عین آنحضرت می گویند وآنحضرت را عین عالم همچون اهل توحید
بلکه عالم را هم عین وغیر آن حضرت می گویند وآن حضرت را هم عین وغیر عالم پس ایشان نظر بمشاهدة
وحدة حقیقی واحدیة معنوی اهل جمع باشند ونظر بملاحظه غیریة اعتباری وتعدد صوری اهل فرق
نه جمع شان حجاب فرق ایشان ست ونه فرق ایشان حجاب جمع شان پس حضرت حق سبحانه
وتعالی من وجه ورای عالم باشد ومن وجه ورای عالم نباشد وعالم نیز من وجه ورای آنحضرت
باشد ومن وجه ورای آنحضرت نباشد پس هر چه در شان خود میخواهی بگو اگر میخواهی بگو که من
عین توام وتو عین منی اذ لا فارق فی الحقیقة وان کان فبالاعتبار فهذا هو الجمع بین العینیة
الحقیقیة والغیریة الصوریة واگر میخواهی بگو من عین توام وتو عین منی اذ لا نصیب لی
من الوجود بلکه همه توئی اذ لا وجود الا للمطلق پس عین تو کجا توانم بود وتو همه تو نه لاقتضاء
الاطلاق بلکه همه منم زیرا که اطلاق آنجا پیدا نیست ودر مظهر جز تقید هویدا نی پس
عین من کجا توانی بود ومن هم تو نه ام یعنی اگر چه آنجا هستم اما عین تو نیستم اذ لا نصیب لی
من الاطلاق واختصاصی بما لیس من شانک وتو هم من نه یعنی اگر چه آنجا هستی اما
عین من نیستی لانک لست بمقید ومن هم منم لثبوت التقید وتو هم توئی لتحقیق الاطلاق و
من هم توام باعتبار اتحاد المظهر مع الظاهر من حیث البطون وتو هم منی باعتبار اتحاد الظاهر مع
الظهر من حیث الظهور وله سبحانه کمال وراء هذا الکمال وهو کمال الذات وکما لها لیس من شان البشر ادراکها

قلب و آرامگاه سر ذات حق
گردد و کثرت و تعدد صفات از
نظر توجه و تعلق وی برافتد
واین مستلزم ادراک واحاطه
وبرافتادن ذات نخواهد بود
ذکر باطن وی الله بود مرا
از وضع عربی وفارسی چه جزآن
واگر ملاحظه این معنی نظر
بر مفهوم مقید بصفت موجودیت
چنانچه اصل ماده اشتقاق
اوست یا بجامعیت صفات
کمال چنانکه لازم مفهوم
اوست افتد بالاخره کلمه
هوست که مشار الیه بدان
جز ذات بحت وهویت صرف
نگردد وباهیچ صفتی وصفوی
دیگر پهلو ندارد واگر نظر
صاحب این مقام بناگاه
در مرات صفتی افتد
مطمح نظر شهود ش جز ذات
نبود ومرآت از نظر ساقط
معنی قادر چیست ذاتیکه
صفت قدرت دارد وعالم
ذاتی که مراد را علم بود یکی باشد
که تعلق علم ونظر یا مکتش
بهمین صفات وتعدد آن بود
واز شهود وحدت ذات
زایل الاتحاد اجمالاً واگر نه
سابقه علم بدان می بود کرا اینها
صفات یکذات اند در بادی نظرش
چنان در آمدی که ایجاد ذوات متعدد
باشند دیگری باشد که مطمح
نظر متعلق توجه او جز آن ذات
واحد نبود وتعدد صفات در مرتبه
شان از نظر بصیرتش ساقط

اگر ذاتِ متحقق لِسبحانہ ازلًا وابدًا ولا توقف ثمہ بوجہ ما وبہذا من حیث انہ کمال سمی ظہورًا وصفی وان کان لا یتحقق الا بالغیر والغیریۃ والموجودات العلمیۃ والعینیۃ الا انہ الیضا فی غایۃ التنزیہ من التقید بحیثیۃ دون حیثیۃ والتقید لیس من الانحصار فی جہۃ دون جہۃ صوریۃ کانت او معنویۃ بل لہ الاستیعاب بکل الجہات والاحاطۃ لکل الحیثیات یعنی اگرچہ درین کمال تعدد و تکثر واقع ست اما جمال ذات در وی نیز لامع ست و شک نیست کہ چنین اطلاق از نتیجہ آنست و بواسطہ ظہور ذات دران پس ناچار حصر و انحصار را مجال نباشد چہ اگر باشد منافی کمال باشد رباعی

من با تو چنانم اے نگار خشتی	کاندر غلطم کہ من توام یا تو منی	
نی من منم و نی تو توئی نی تو منی	ہم من منم و ہم تو توئی ہم تو منی	

و ہنوز سلسلۂ کلام او درین رسالہ دراز ست و در سخن باز و لیکن این قدر کہ نقل کردہ شد کافی ست و استشعار مقصود وافی و اللہ اعلم۔

سلطان جلال الدین قریشی رحمۃ اللہ علیہ

ما از احوال عجائب و غرائب شنیدہ ایم کہ در تحریر و تقریر نگنجد درویشی بود صاحب حالت و مجذوب شکل اکثر احوال سر و پا برہنہ بودی در بیابانہا گشتی و از پوشش بر مقدار ستر عورت اکتفا کردی و علوم عقلی و نقلی درسی و تحقیقی ہمہ بر ذکر داشت و گاہی کہ در تقریر آن افتادی بیانی وافی کردی چنان بود و بہیچ کس و بہیچ چیز تعلق نداشت و با وجود غلبہ حال مقید بود باحکام شریعت ہیچ کسی از اہل دنیا را در نظر ہمت او اعتباری نبود و در ہر شہری و قریہ کہ رفتی اہل آن معتقد وی می شدند و ہجوم می کردند و مریدی گرفت می گفت کہ یک مرید دارم ہشام نام مجذوب ست در صحرا می گردد گویند کہ وی را در عالم نسبت فیض بود بزبان عربی و فارسی و ہندی سخن کردی و اکثر اوقات در سخن در آمدی و سخن بسیار گفتی و چون گرم سخن گشتی برخاستی و در بصحرا نہادی ملا نور محمد نارنولی می گفت کہ یکباری در مسجدی جماعۃ از محتسبان نشستہ بودند وقت نماز بامداد بود وی در آمد و صف را شکست و پیشتر رفت و تحریمہ نماز بربست مردم را این ادای او گران آمد چون وقت نماز تنگ شدہ بود قرارۂ طویل خواند و سر برہنہ نماز کرد این را مادہ الزام ساختہ بادی بجدال در پیوستند چندان از روایات فقہی برخواند کہ مردم را جز حیرت نیفزود و در آخر سخن در حدیث من ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی و من ذکرنی فی ملا ذکرتہ فی ملا خیر منہ افتاد و وی اندازہ سخن کرد و چون گرم سخن گشت برخاست و راہ صحرا گرفت گویند کہ یکی از معتقدان او از سخنان او کتابی جمع کردہ پیش وی آورد کتاب از دست او گرفت و در چاہ انداخت و وی بغایت قلق محبت داشت بارہا این بیت خواندی

حاصل عشقت سہ سخن بیش نیست	سوختم و سوختم و سوختم	و گاہی گفتے مصراع
خام بدم پختہ شدم سوختم		

مشرب قلندریہ داشت از عبادات بر فرائض و سنن و اتباع اقتصار نمودی فصوص الحکم و سائر کتب تصوف یاد داشت گویند کہ وی مدت پنج سال بیواسطہ کتاب علم حقیقت

و در ترجمہ عدد اسماء حسنی مشہود بصیرت ملحوظ نظر وی احد مشہود ذات این بود اگرچہ درین صورت نیز صفت پردہ ذات او ست و این پردہ درمیان ست و لیکن ذات را در پردہ می بیند یعنی توجہ و تعلق وی بآن ذات ست کہ در پردہ است و فرق ست میان آنکہ پردہ بیند یا در پردہ بیند و کشف الغطا را از دست یقینا مگر اشارت باینمعنی ست یعنی پردہ حاجب و مانع از شہود ذات نیست و مطلقا از نظر بصیرت ساقط مثلا کسی را محبوب در پردہ است تعلق قلب و قبلہ توجہ او ہمان محبوب ست کہ در پردہ است نہ پردہ کہ او در و این ہر دو حالت در آئینہ محسوس کہ صورت دران نگرند موجود بود شہود ذات در آئینہ بصفت ہمین قیاس کن و تجلی ذاتی نیز ہمین بود الا آنکہ شہود را نسبت بہندہ کنند و در وی ظہور عظمت و کبریا و محبت بود و تجلی منسوب بحق افتد و در اینجا نورانیت و انکشاف و جمال محبوب پیدا بود چنانچہ در مثال محسوس شاہد آئینہ بیند او را گویند و متجلی آن را کہ در آئینہ می نماید اینجا ہر دو سخن موافق آمد ادراک و احاطہ و دریافت منتفی شد و توجہ و تعلق و حضور ثابت نگفتم کہ متوجہ ذات ادراک و احاطہ کند ذات را کہ پردہ بیند این گفتم کہ قبلہ توجہ و تعلق و مرمی ہمت و ملحوظ بصیرت وی ذات مجرد ست کہ در لباس صفات مشہود ست

خوانده بود و درین پنج سال روی آدمی ندیده و جز برگ درختان نخورده و آوستاد او از رجال الغیب بود قصهٔ جذب آن بود که وی بر شخصی عاشق بود بهم در شورش عشق او را جذبهٔ دست داد در آخر بجانب اجمیر افتاد در صحرای اجمیر مردی روحانی صفتی را دید که غایت حسن و جمال داشت و نبال او گرفت شخصی از وی پرسید که مگر آن شخص خواجه خضر بود گفت نی علامت دیدن خضر آنست که پیش از ظهور او بارانی تند ببارد و آنجا آنچنان نبود بلکه از مردان غیب بود هفت صد و بست و پنج علم یاد داشت می گفت حضرت مرشدی حسنی داشت که مگر یوسف را باشد و الحانی داشت که شاید داود را بود وی گفت که چون مرید شدم فرمودند که برو نوکر شو بیرون رفتم شخصی پیش آمد گفت که نوکری شوی نوکر شدم و اموال بسیار جمع کردم فرمودند که آن همه بتاراج ده تا سه مرتبه بفرمودهٔ ایشان همچنین کردم بعد ازان در جنگلی که کسی نشان آن ندانست حجره بود و درون حجره چشمهٔ شیخ درون حجره بودی و من بیرون آن تا پنج سال همین پنج بودم و جز در وقت نماز ملاقات نشدی می گفت که کور باد این چشم اگر درین پنج سال روی آدمی دیده باشد سی صد و چند علم مرا در آموخت و باقی را گفت برو که حوصله نداری روزی آن مرد روحانی از پیش او رفت او در دنبال او دوید هر چند سعی کرد در نیافت بارها گریها کردی و نعرها زدی و این ابیات در یاد مرشد خود برخواندی ؎

دریغا مونس تنهائی ما		دریغا سرمهٔ بینائی ما
همائی بر پرید از کشور ما		دریغا دولتی رفت از سر ما

این بیت نیز می خواند ؎

من مست می عشقم هشیار نخواهم شد	از رندی و قلاشی بیزار نخواهم شد

نقل ست که روزی پیش او ذکر کیمیا کردند تفت کرد و گفت تفت بر عمل کیمیا همه تفت وی بر طبع سین افتاده و در حال زر شد خارق دیگر نیز ازو مسموع شده است چندگاه در دهلی تشریف داشت و در بیانه و آگره و نواحی آن نیز بود عمر او بست و پنج سال بود وفات او ثمان و اربعین و تسعمائة و قبر او در بعضی از قریات مندوست رحمة الله علیه.

سنه ۹۴۸

میر سید ابراهیم رحمة الله علیه

بن معین عبد القادر الحسنی القادری الایرجی بزرگ بود متبرک و دانشمند کامل و بر سائر علوم عقلی و نقلی و رسمی و حقیقی عبور نموده کتب بسیار از بهر علم مطالعه کرده و تصحیح فرموده و مشکلات آن را چنان حل کرده که هر کرا اوفی مناسبتی باشد نظر در کتاب او کافی ست و احتیاج او ستاد نیست و الحق در دهلی در زمان او هیچکس مدانش او نبود چندان کتب بسیار از کتابخانهٔ او برآمده که از حد حصر و ضبط خارج ست و انصاف آنست که هر که معاصر او بود ازو استفاده نمود و قائل نشد باعلمیت او بی انصاف ست و هم بعلت جهل و بی انصافی و ناحق شناسی اهل روزگار همیشه در زاویهٔ خود بمطالعه و تصحیح کتب مشغول بودی و درس کم گفتی و مردم را

این سخن با سخن نخستین نقیض نیفتد و اگر گوئی پس چون ادراک ذات حق محال و توجه شهود جز بصیر نه وعده دیدار کریم هر که در آخرت ست چیست و چگونه است جوابش آنکه قیاس کار دنیا بر احوال آخرت راست نیاید اینجا حوصلهٔ بصیرت تنگ و پرده های ظلمانی و نورانی برهم نشسته و مدرک در مضیق جهات محبوس و محصور گشته تا آنجا که صحت و نورانیت و انکشاف دیگرست تفاوت بسیارست آن را بر این قیاس نتوان کرد و خود کدام چیز دنیا با آخرت می ماند آن وسعت و بسطت که بهشت راست و آن قوت و احاطه که اهل بهشت راست کجا و حوصلهٔ ادراک و قیاس این عالم می گنجد و از ادراییت نمی رایت نعیما و ملکا کبیرا و هم از تنگنای دنیاست که جزای بندگان در آن عالم نهاده اند که این عالم گنجایش آن ندارد دیگر اینچه در سنت واقع شده همین قدرست که خدا را عزوجل در آخرت ببینند اینجا این تدقیق تجرد ذات و اطلاق هستی مذکور نیست بنای آن بر عرف ست و در عرف هر گه ذات را باصفاتش بینند بشیک گویند او را دیده و بوده بودن صفات با احتجاب ذات در سطوت انوار عظمت و جلال انجا ملحوظ نیست تو اگر جسمی را بینی سیاه یا سفید دراز یا کوتاه شکسته یا ایستاده مثلا با چندین صفات متعدد و متکثر که دارد بگوئی که او را دیدم

از افاده محروم داشتی و کتاب خود را بکس نمیدادی مگر آنکه کسی را مخلص یافتی خداوند که دیرا در پنجاچه منظور بود شیخ عبد العزیز حسن و صوفیان دیگر پیش او از علوم قوم تلمذ کردندی و از مشائخ و علماء مبرز بخدمت او شتافتندی و آنچنانچه از فنون علوم احراز نموده بود از برکات صحبت درویشان و ربط بسلاسل مشائخ خانوادهای ایشان او را داد و اشغال او اذکار و دعوات و طریق تربیت و ارشاد نیز جمع کرده بود و نسبت او بسلسله علیه قادریه بر همه غالب ست مرید شیخ بهاء الدین قادری شطاری است و رساله که شیخ بهاء الدین در طریقه شطاریه تصنیف کرده گویند که برای او کرده ست دگویند که وی بیواسطه از شیخ نظام الدین در معامله خرقه یافته است و در مجلس سماع حاضر نشدی چنین شنیده شده است که شیخ رکن الدین بن شیخ عبد القدوس می گفت روزی بخدمت وی عرض کردم که امروز عرس حضرت خواجه قطب الدین ست قدس سره اگر تشریف برند و در مجلس حاضر شوند حاکمند فرمود شما بروید و بزیارت قبر ایشان مشرف شوید و بروحانیت ایشان متوجه باشید تا چه می فرمایند پس من بزیارت رفتم و در مقابله قبر شریف خواجه متوجه روحانیت وی قدس سره نشستم و مجلس سماع گرم بود و قوالان و صوفیان در جوش و خروش درین اثنا حضرت خواجه می فرمایند که این بدبختان دماغ ما را بردند و وقت ما را مشوش ساختند پس من بخدمت میر سید ابراهیم آمدم خنده کردند و فرمودند که اکنون ما را معذور می دارید بنا عرض کردم این چنین ست که می فرمایند حق بجانب شماست و الله اعلم قدوم او در دهلی در اواخر عهد سلطان سکندر لودی در حدود سنه ۹۲۰ عشرین و تسعمایه وفات او در عهد دولت اسلام شاه سنه ۹۵۳ ثلث و خمسین و تسعمائه و قبر او در مقبره سلطان المشائخ در خانقاهی که پایان روضه امیر خسرو ست علیه الرحمة و الغفران۔

سید رفیع الدین صفوی رحمة الله علیه

جامع بود میان فضائل حسبیه و نسبیه آبای کرام ایشان همه علماء و صلحاء و اتقیا بوده اند میر محیی الدین صاحب تفسیر معینی از اجداد اوست که سالها مجاور مدینه رسول صلی الله علیه وسلم بوده است و منور از اولاد وی در مکه معظمه ساکن اند و این تفسیر معینی تفسیر لیست موجز و منقح و مفید و رسائل دیگر در مقاصد جزیه مشتمل بر تحقیقات غریبه نیز دارد و شیخ صفی الدین عبد الرحمن که نسبت بوی سلسله ایشان را سادات صفویه گویند نیز از اجداد عظام اوست از مشائخ حدیث قدوة المحققین مولانا جلال الدین محمد دوانی ست و ایشانرا سادات سلامیه نیز گویند غالبا یکی از اجداد ایشان از روضه مقدسه حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم آواز جواب سلام شنیده بود میر سید رفیع الدین نیز دانشمند بود و محدث و بغایت جود و سخاوت مخلق و لطف داشت در معقولات شاگرد مولانا جلال الدین دوانی ست گویند که مولانا در شیراز بر عایت سابقه حقوق و بزرگی آبا و اجداد او هم بخانه ایشان آمده درس می گفت و در حدیث شاگرد شیخ شمس الدین محمد

وی را یافتم و آنچه فلسفی گوید مردی اعراض ست و علم بحسب هیئت استدلال عقل ست یاوه ست نظر بمعرفت و آنکه عرفاء و صوفیه می گویند که ذات بحت مدرک نگردد و در حیطه خیال نیاید حقیقتی ست که بیان کردند برای اظهار عجز از معرفت ذات حق و علو و تنزه و تقدس او از احاطه ادراک خلق بوی این بوعده دیدار آخرت آن وجهی که مذکور شد منافات ندارد تا اینجا این آمد که ذات حق جل و علا در آخرت به بصیرت توان دید خواه بجهت خاصیت آن نشاره یا مثابر عرف و آنکه بدین بصیر خبر داده اند بجهت آنست که آنجا بصر را صفت بصیرت بخشند و ظاهر را بمرتبت باطن برارند و شرائط و خواص که در رویت بصری واقع ست ساقط پذیرد و مکان و جهت و مقابله و قرب و بعد حکم ندارد و بعضی از عرفا گفته اند که ما یقین میدانیم که دیدن و دریافتن حق بصیرت ست و چون شارع خبر داد که بصر را در آنجا مدخلی خواهد بود آمنا و صدقنا اگر می گفت که چنین شمارا یا قفا شمارا و گوش و دوش شمارا داخل خواهد بود نیز قبول می کردیم و ایمان می آوردیم یعنی صفت بصیرت را در هر عضو که پیدا کند تواند چه سببیت بصر و بصیرت همه عادی ست و جعلی و ابصار تخلیق خاص معلوم ست تعالی شانه بهر چه تمایه

ابن عبد الرحمان السخاوی الحافظ المصری ست کہ از محققین ارباب حدیث و قدوۂ متاخرین ایشان است گویند کہ شیخ سخاوی پیش از آنکہ بہ رفیع الدین بصحبت او برسد ستد اجازت پنجاہ و چند کتب را نوشتہ بروی فرستاد بعد ازان بصحبت او رسید و مشافہۂ حدیث را ازوی شنید و مدت مدید تلمذ نمودہ و اصل سید از شیراز ست و تولد او ہم درانجاست بعد ازان بعضے از آباء کرام او بجانب حرمین شریفین رفتہ متوطن شدند و او در زمان سلطان سکندر از گجرات بدیار دہلی تشریف آورد سلطان سکندر را در حق او اعتقاد عظیم پیدا شد اگرچہ وی در امور دنیویہ بوسائل و وسائط رسمیہ تعلق ہی نمود اما ہمہ را ایثار ہی کرد و بمصرف میرسانید و باذن سلطان سکندر ہم در آگرہ اقامت فرمود و الآن ہیچکس از اخلاف آن چنان نیست کہ بہ نسبت فرزندی او ادنی مناسبت داشتہ باشد سلسلۂ ایشان بالکلیہ منقطع شد و کس نماند انا للہ و انا الیہ راجعون وفات او در ۹۵۴ اربع و خمسین و تسعمائۃ و قبر او ہم درانجاست کہ خانۂ او بود رحمۃ اللہ علیہ۔

شیخ بہاؤ الدین مفتی آگرہ رحمۃ اللہ علیہ

بغایت مردی بزرگ و عالم و عامل و معمر و متبرک و متدین بود و در سخاوت و اعانت و امداد مسلمانان یگانۂ عصر خود و اولاد شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریاست تولد فی سنۃ ۷۶۶ ست و ستین و سبعمائۃ شیخ جنید ولد او نیز از نیکان بود رحمۃ اللہ علیہ۔

شیخ حاجی حمید رحمۃ اللہ علیہ

مرید شاہ قاذن ست و وی مرید شیخ عبد اللہ شطاری مسافرت بسیار کردہ و کنوۂ او مقدار یک سبو بود و عصای در دست و مصلای بر کتف کردہ می گشت بسیار ضعیف البنیہ بود شیخ محمد الملقب بغوث باہشت برادر مرید او بود گویند کہ روز اول کہ بقصد ارادت رفت حاجی حمید برخاست و او را در کنار گرفت و گفت بیا شیخ محمد غوث پرسیدند کہ او را بی سابقہ کار غوث خواندن بچہ سبب ست گفت باکی نیست پدر پسر خود را نام شاہ عالم می نہد و شیخ ابو الفتح پسر شاہ قاذن بود در وقتی کہ ہجوم خلائق بر حاجی حمید بسیار شد بر شیخ ابو الفتح رفت و خلافت گرفت تا سبب کوفت خاطر پیرزادہ نگردد اما در اصل خلیفہ شاہ قاذن ست و ازین جہت ست کہ شیخ محمد در شجرۂ خود نام شیخ ابو الفتح را نمی نویسد و این معنی سبب کوفت خاطر شریف شیخ ابو الفتح شدہ بود اما شیخ محمد غوث سالہا در قلعہ کلینجر ریاضت نمودہ و دعوت اسرار الٰہی کردہ و در آخر کار خطے وافی و قسطے کامل از عزت و شہرت و مال و جاہ و عظمت نصیب او گشت و نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ انار اللہ برہانہ معتقد او شد وفات او در سنۃ ۹۶۷ سبع و ستین و تسعمائۃ و مقبرۂ او در گوالیار ست و قصۂ انکار علمای گجرات بروی بتقریب بعضے رسائل وی کہ مردم آن را معراج نامہ گویند مشہور ست

توان دید و اللہ اعلم و صل یا ن
ای قلم ساعتے با ایست و چندین
تیز مرو و نفس راست کن و عنان
گرد آرورد ش خود را نگذار و
بی تحاشی جولان مکن کہ مجال سخن
تنگ ست این ہمہ حقیقت گوئی
چیست بر سر قصہ خود رو و بگو
کہ حال چیست حال نیکوست
و الحمد للہ علی کل حال آخر تو خود
قیاس کن کہ چگونہ بود حال او
حیران اسباب سفر آمادہ ساختہ
و توشہ راہ برنداشتہ کہ یکایک
آواز طبل رحیل بشنود و در روز
سفر افتد و بی قوت پای رہ
نہ الحمد للہ کہ زاد امید و کمر بستہ
بر راحلہ توکل نشستہ رو براہ وطن
اصلی و شوق دیدار دوستان حقیقی
دارد و بالجملہ قصہ اینست کہ یکبار
بہیبت و صلابت تمام آواز
کوس رحیل شنیدہ و بعد از شنیدن
دید بہ آواز این کوس آوازہای
بلند تر ازان مثل آواز طبل غازی
مانند چیزی نیز شنیدہ و تہیۂ سفر
گشتہ بود و پای خستہ ہست
تا چہ فرمان رسد الآن یکپارہ
زبان می گذرد کہ آن آوازہا را
فرو نشستہ می بینم و ندائی و صدائے
ازان نمی شنوم تا واقع چیست
یا غفلتے بحال ما بال کرد و ہست
طریان آن بردی راہ یافت
یا بکندن اطناب و بر داشتن خیام
و سواری سفر یان و برخواستن
راہیان منتظر ماندہ یا توقفی
از حضرت سلطان در حکم سفر
و مہلت روزی چند واقع شد

واللہ اعلم و شیخ بہلول برادر شیخ محمد بود او نیز بواسطہ اعتقاد بادشاہ مذکور در اعلی مراتب جاہ و عظمت رسید و در آخر بدست میرزا ہندال شہید شد قبر او بر دروازۂ قلعۂ بیانہ است۔

میر سید عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ

ابن سید عبد الحمید سالوری بزرگ بود متبرک مسن **نقل ست** کہ وی در اوان صغر ہمراہ پدر در حوضے درآمدہ بود تا غسل کنند مردمی از درون آب پیدا شدند او را در آب کشیدند و ناپیدا ساخت بعد از مدت مدید ہم از آب سر بیرون آورد و بالنسبت فیض و فتح باب علم و نیز نقل کنند کہ والد او روزی ہدایہ فقہ درس می گفت و او با طفال ہم در انجا بازی می کرد در اثنای درس سخنے مشکل شد و از در حیرتی باپدر گفت کہ آن اشکال صورت انحلال پذیرفت بعد از بلوغ بدرجۂ رجال بمطالعہ و تدریس علم اشتغال داشت روزی در کتاب خانہ کہ ہر جانب کتابہا نہادہ و اجزا افتادہ بود نشستہ مطالعہ می فرمودند شخصے بر سیمای غیبیان بخلوت او در رسید اشارت بجانب کتابہا کرد بادای کہ اینہا چیست و اشتغال بدان چہ حالتی در باطن او پیدا شد کہ باختیار از ہمہ برآمد و بطاعت و عبادت مشغول شد و از بحث و مطالعہ دست باز داشت مات رحمۃ اللہ سنہ ۹۶۵ خمس و ستین و تسعمائۃ و قبر او ہم در سالورہ است۔

میر سید عبد الاول رحمۃ اللہ علیہ

ابن علاء الحسنی مرید بعضے از اولاد میر سید محمد گیسو دراز ست کہ در دکن اند دانشمند بود جامع جمیع علوم عقلی و نقلی و رسمی و حقیقی و در اکثر علوم تصنیفات دارد بر صحیح البخاری شرحی نوشتہ مسمی بفیض الباری و رسالۂ فرائض سراجی را نظم کردہ و بران شرحی تعلیق نمودہ و رسالۂ دیگر دارد فارسی در تحقیق نفس و معرفت آن و آنچہ متعلق ست بدان بغایت محققانہ نوشتہ است و مختصری در سیر نیز نوشتہ منتخب از کتاب سفر السعادۃ بر اکثر کتب حواشی و شروح تعلیقات دارد بغایت مسن و معمر بود در آخر عمر بسبب انکسار و غربت و مشرب بر حال او غالب آمدہ او را از علوم رسمیہ فی الجملہ ذہولی دست دادہ بود از ہر قسم علم کتب بسیار داشت آبا را سید از زید پور بودہ اند کہ قصبہ ایست از مضافات جونپور بعد ازان بولایت دکن رفتہ و تولد او ہم را نجا شد و ہما نجا تحصیل علوم نمودہ و کرم و سجل شد و در آخر حال بگجرات آمد و از انجا بحرمین شریفین رفت باز باحمد آباد عود نمود و در آخر باستدعای خانخانان محمد بیرم خان شہید کہ در شفقت بر خلق خدا و محبت درویشان و تربیت علما و فضلا با آن علو شان و رفعت مکان کہ وی داشت بی نظیر عالم بود متوجہ ولایت دہلی شد پیش از انکہ ملاقات واقع شود مدت دو سال کما ہیش

مکتوبات شیخ

کیفیت حال تردد و حیرانی ست
تا چہ حکم شود اگر حکم سفر در رسید
بسم اللہ اخترت الرفیق الاعلی
اگر چند روز مہلت ست الحمد للہ
علی نعمۃ اللہ و بر تقدیر مہلت
و توقف سفر چیرانست کہ یار ب
این چند روزہ عمر مفت بدست
آمدہ را چہ کند و این غنیمت بدریغ
جہا در رسیدہ را کجا نہد وای
اگر این ہمہ تنبیہات و تحذیرات
را دیدہ و شنیدہ باز بر سر غفلت
افتد و ہم آغوش نفس و طبیعت
گردد و براہ خلاف رود ما بحکم
ورود العاد و الما نہوا عنہ باز
می نبینم نفس و طبیعت را کہ بر کار
خود بیفزود در چیزے خود می نشیند
و این حال گذشتہ را کان لم
یکن و لنسیا منسیا می انگارند مگر
سرشت آدمی زاد چنین افتادہ
و طبیعت وی چنین سرشتہ اند
بزبان دیگر بگویم تقدیر الٰہی چنین
رفتہ و قضای وی چنین نوشتہ
تبدل و تغیر تقدیر ممکن نبود و
حکم قضا دیگر گون نگردد جف
القلم بما ہو کائن الحمد للہ علی کل
حال و اعوذ باللہ من حال اہل
النار عاقبت بخیریت انشاء اللہ
تعالی و آخر دعوہم ان الحمد للہ
رب العالمین و صلی اللہ علی سید
المصطفی الامین و علی آلہ
و اصحابہ و اتباعہ اجمعین
الرسالۃ الحادیۃ و الثلثون
سلوک طریق التعلیم و بیان
حقیقۃ الرضا و التسلیم

در شهر دہلی در صدر حیات بود آخر در سنہ ۹۶۸ تمان وستین وتسعمائۃ برحمت حق پیوست قبر او در دروں قلعہ دہلی ست نزدیک بکشک نرور درمیان گور غریبان افتادہ است رحمۃ اللہ علیہ **نقل** از رسالہ معرفت نفس **فصل** بدانکہ نفس لفظی مشترک ست گاہ نفس گویند و ذات وحقیقۂ شی خواہند چنانچہ در آیۂ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک وگاہ نفس گویند و روح علوی خواہند و آن را نفس ناطقہ گویند وگاہ بخار لطیف خواہند کہ از جوف دل بتصعید حرارت غریزی متصاعد شود و از راہ مجاری عروق بجمیع اجزا و اعضاے بدن جاری ست و از فرق تا قدم در تمام بدن ساری چنانکہ دو شخص متماثل باشند در قد و قامت و در لاغری و فربہی یکی ظاہر کہ بدن ست و یکی باطن کہ نفس ست و مثال بدن پیراہنی ست بر تن و مثال نفس بخاری عمودی کہ در جمیع اجزا پیراہن رسد و بہ شکل پیراہن برآمدہ گویا یک آدمی بخاری در تن ہر آدمی قائم است و باید دانست کہ این آدمی بخاری حیوانی ست کہ حس و حرکت و حیات بدن بدوست و در حقیقت متحرک و حساس اوست و جوع و شبع و حرص و ہوا و جمیع صفات نفسانی بدو قائم ست و در عرف تصوف مراد از لفظ نفس ہمان ست **فصل** آنچہ در آیۂ کریمہ فرمودہ ثم انشاناہ خلقا آخر ای ثم انشانا بارسال الروح الانسانی بعد ما کان نباتا خالیا عن الروحین و آنچہ در حدیث صحیح وارد شدہ ثم یرسل اللہ ملکا باربع کلمات ہمین معنی دارد و باید دانست کہ اول تخمیر حیوانی و ابتدا تعلق انسانی معا یک بارگی می باشد و وجود انسانی بی حیوانی ممکن نیست و کذا العکس در انسان زیرا کہ بلا شک بعد مضی سہ اربعین نفخ روح انسانی می شود ہمان ساعت جنین در شکم متحرک می گردد پس بینہما تلازم باشد **فصل** روح انسانی در غایت صفا و نہایت لطافت باین بدن کثیف ظلمانی ہیچ مناسبتی نداشت و روح حیوانی فی الجملہ صفا و لطافت داشت آن روح انسانی بواسطۂ مناسبتی کہ با روح حیوانی داشت بحکم آنکہ بعض الشراہون من بعض باوی تعلق گرفت و در مرتبۂ اول بغایت محزون بود از جہت فراق مقام اما بتدریج با روح حیوانی الفت گیرد و آن مقام خود را فراموش کند بعضے ارواح تابع نفس شوند و بدرکات رذیلہ منحط گردند و بعضے نفس را مرکب خود سازند و آلت ترقی خویش و وسیلہ کسب کمال خود کنند چہ ارواح بر مذہب تحقیق مجرد اند آلات و اعضا ندارند و قبل از ترکیب بدن امکان ترقی نداشتند **فصل** چون روح علوی مدتی در جوار موثر تام و مبدع بر کمال جلت قدرتہ بود و تاثیر ذکورۃ و انوثت مناسب او بود و روح سفلی چون در مقام بعد و تاثر واقع ست متاثر شدن و انوثت و ذکورۃ لائق او آمدہ پس از ازدواج روحین مولودی حاصل شدہ کہ نام وی قلب ست وی ذو الوجہین و منقلب ست و جہتی بپدر دارد و جہتی بمادر و باید دانست کہ مدرک محسوسات نفس ست و مدرک معقولات روح و مدرک اشیای مرکب از معقول و محسوس قلب ست پس باید کہ ادراک اشیاے کہ نہ محسوس باشد و نہ معقول و آن ذات و صفات حضرت عزت تعالی شانہ چیزی دیگر باشد پس برحمت شاملہ لطیفہ دیگر اعلی

کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نعمتہاے الٰہی کہ بر بندگان خود افاضہ نمودہ است غیر متناہی ست و حصر و احصای اجناس و انواع آن از احاطۂ عقل و حیطۂ وہم و خیال بیرون ست چہ جاے افراد و اشخاص آن و اگر فرضا عاجز نوعی از نعمتہاے حسی را چنانچہ اکل و شرب مثلا تصور کنند و در اسباب و آلات و اطوار و احوال آن تامل و تدقیق نظر نمایند مشکل کہ سر از آن برآرند و استیفا و استقصاے آن تو اند نمود و محبوب و مرغوب ترین نعمتہا بعد از ایمان یاد داشت پروردگار تعالی عافیت ست و عافیت اگر بمعنی امن و سلامت از جمیع آفات و مکروہات ظاہر و باطن ارادہ نمایند خود شامل تمامہ نعمتہاے دنیا و آخرت افتد و لیکن بمعنی ظاہر و متعارف وی کہ تندرستی و صحت بدن ست نیز نعمتے ہنیے و دولتے گوارا ست و منشا و مدار استقامت احوال و باعث و موجب صدور افعال و اعمال اوست چنانکہ گفتہ اند دین درست و تندرست و گفتہ اند ؎ یا الٰہی تندرستی کز ہمہ چیز تندرستی بہ بود ہر چیز ہست از عیش و کامرانی دنیا و افعال و اعمال دین مبنی بر وجود عافیت و تندرستی ست نعم ایں جا طائفہ ہستند کہ بلا و نعمت و مرض و صحت و رنج و راحت و نیست و ہست را یکسان

وصفی فرستاد و بقلب تعلق داد و آن را سر خوانند و لطیفه دیگر را صفی از همه فرستاد و بر را بسر متعلق ساخت و آن را خفی نامند و کشف ذات متعالی بچشم خفی شود چنانچه در حدیث قدسی وارد شد و فی الخفی نام این لطائف احتمال دارد که همراه روح علوی در هر فرد انسانی موجود باشند و بحسب حجب ظلمانی نفس و صفات وی مستور ماند و بعد تزکیهٔ نفس و تصفیهٔ قلب و تجلیهٔ روح بظهور آیند و احتمال دارد که بعد تجلیهٔ روح محمدی آشکار شوند و هو علی کل شئی قدیر و چون لطائف مرتبه معلوم شد روح حضرت صلی الله علیه وسلم ابو الارواح و معدن همه انوار ست و منشأ همه موجودات پس همه لطائف مذکوره را کالبد فرض باید کرد و روح حضرت صلی الله علیه وسلم جان همه و تعلق روح حضرت صلی الله علیه وسلم با سائر ارواح و لطائف و تصرف وی دران همچو تعلق و تصرف روح علوی بود در نفس و بدن و جمیع لطائف بلکه همه موجودات تحت تصرف آن روح مقدس باشد و انچه ارباب کشف و شهود بیان کرده اند که ورای روح انسانی روح قدسی ست اشارت بروح پر فتوح حضرت تواند بود صلی الله علیه وسلم **فصل** روح حیوانی و انسانی و قلب در هر بدن جزئی حقیقی ست مغایر آنکه در بدن دیگر ست اما سر خفی ظاهر آنست که هر یکی از ایشان روحی و ملکی ست بصفت وحدت و جزئیت بجمیع ابدان و نفوس و ارواح انسانی متعلق گشته و در همه آن متصرف و بیان تعلق روح واحد در ابدان متکثره آسان ست مثلا نفس انسانی در بدن و جمیع اعضا و اجزای وی متصرف ست فرض کنیم نفسی باشد قوی چنانچه در بدن تصرف می کند در تمام خانه و در و دیوار آن نیز می کند یا آن معنی که دیوار شرقی را غربی سازد و غربی را شرقی و مانند آن و کذلک نفسی دیگر قوی تر باشد که در تمام شهر متصرف باشد پس تمام شهر بمنزلهٔ اعضای او بود و همچنین نفسی باشد که در تمام اقلیم و نفسی باشد که در تمام زمین و نفسی باشد که در تمام عنصر و نفسی باشد که در تمام افلاک و عناصر تصرف کند مثلا روح جبرئیل علیه السلام بدن وی مجموع افلاک و عناصر باشند و محیط همه سموات سبعه بود و لهذا مقام او سدرة المنتهی ست که فوق سموات سبعه است و ازینجاست که چون یوسف علیه السلام در چاه انداختند جبرئیل علیه السلام را امر شد که ادرک عبدی یوسف هنوز بقعر چاه نرسیده بود که جبرئیل او را بکف برگرفت و بآسانی فرود آورد پس جبرئیل را انگویند که مسافت هفت هزار ساله بیک لحظه قطع کرده و بچاه رسید بلکه هر هفت آسمان و عناصر اعضای او بند و تصرف او در ین عالم مثل تصرف شخص بود در اعضای او گویا دری از عقد گردن جبرئیل علیه السلام فرو ریخت و هنوز تا بسینه نرسیده بود که بدست گرفت و همچنین عزرائیل علیه السلام را روحی ست که جمیع ارواح اعضا را ویند پس تصرف وی در قبض ارواح مانند تصرف شخص بود در اعضای او و تصور این معنی اساس اثبات معجزات انبیا علیهم السلام و کرامات اولیا ست چه نفس ولی و نبی قوی می باید که در خارج بدن تصرف می کند همچنان که در بدن و چون روح مقدس حضرت صلی الله علیه وسلم جان همه عالم ست باید که در همه اجزای عالم متصرف باشد و ازینجاست که باشارت قمر را دو شق کرد گویا فضلهٔ ناخن از ناخن جدا فرمود **فصل** چون نهایت سلسلهٔ ارواح و لطائف بر روح حضرت

یکسان شده و معنی عافیت نزد ایشان سکون قلب مع الله ست در هر چه دل با خدا آرام گیرد و برقرار بود عافیت ست چه بلا و چه نعمت اگر دیگران اقرار و آرام منحصر در نعمت و راحت ست ایشان را در رنج و بلا همین حال ست ؎

راحت و صلت برای خود پرستان
دوکرانه بابلا و محنت هجران تو
خو کرده ایم + و غالبا معنی کسان بودن بقای نسبت و شهود منت ست یعنی آن نسبتی که با خدا دارند و یقینی که بفعل اراده اوست باقی ست در راحت و نعمت مشاهده لطف و انعام او می نماید و در بلا و محنت نظر بر قهر و جلال او دارند اما آنکه تشویش در وقت و تغیری در حال پیدا نشود و خلل در کارخانه وجود نیفتد و هر حال بتمام مساوی بود معقول حال ما نمی افتد انچه هست ؎

هر جا که باشم خدا دانست +
بهر گوشه که افتم شناخوانست +
گر پیش توام ز دوق وصالت
دارم + ور مهجورم یاد جمالت
دارم + در ناخوشی و خوشی بهر
حال که هست + فارغ ز تو نیستم
خیالت دارم + بلا در تفاوت
احوال سختی و نرمی محنت و بلا
ست تا بلا چه رود و عذاب هر کس چه
مقدار باشد والله اعلم بحقیقة الحال

وصل صبر بر بلا و رضا بقضا
دو مقام اند که مسلمانان را لاسیما
اهل خصوص قرب را ایشان
درین دو مقام واجب ست

صلی اللہ علیہ وسلم منتہی شدہ و آن روح مقدس جان ہمہ ارواح باشد بالاترک مرتبہ پیش نماندہ و آن آنست کہ ذات متعالی حق سبحانہ و للہ المثل الاعلی بمنزلہ جان روح حضرت باشد ؎

حق جان جہان ست و جہان جملہ بدن		افلاک و لطائف چہ قوائے این تن	
افلاک و عناصر و موالید اعضا		توحید ہمین ست دگر حیلہ و فن	

فصل باید دانست کہ نسبت تصرف و ہستی حضرت سبحانہ بجمیع ذات عالم علی السویہ ست و ہر ذرہ آئینہ و مظہر جمال باکمال آنحضرت ست و مع ہذا در وقت ندا و خطاب توجہ بدل صنوبری کردن بنابر آنست کہ دل معدن روح حیوانی ست و باقی لطائف بروح حیوانی متعلق اند پس توجہ بقلب توجہ بجمیع لطائف باشد و بالجملہ توجہ بقلب موجب فتح بابست و مقدمہ کشف لطائف ثم فتح علی الترتیب تا نہایت الامر مکاشفہ انوار قدسیہ ذات و صفات حضرت حق سبحانہ ہم ازین طریق باشد و لہذا گفتہ اند در قلب صنوبری رو نیست کہ با آن روزن کشف علوم غیب و مشاہدہ مراتب جبروت و لاہوت و

لشکر حسنت نگنجد در زمین و آسمان		من درین فکرم کہ اندر سینہ چون جا کردہ	

فصل درین مقام لطیفہ بخاطر رسیدہ کہ ملوک را سہ مقام می باشد۔

اول عمارتی وسیع و عالی کہ ہمہ لشکر در وی حاضر شوند و وزرا و کارکنان و عمال در ہر گوشہ و زاویہ بنشینند و حل و عقد و رتق و فتق و عزل و نصب و عطا و منع و عرض عساکر و محاسبۂ اعمال نمایند۔

دوم مقامی متوسط کہ بادشاہ با جماعت مختصان آنجا مجلس میدارد و عوام الناس و سائر مردم لشکر را آنجا مدخل نیست و اصحاب مجلس در آنجا بحقوق خدمت حضور قیام می نمایند و بانواع عطیات و تشاریف مخطوظ می شوند و بحلاوت لذت قرب متلذذ می گردند۔

سوم عمارتے مختصر کہ حرم حریم غیرت و سرادق خلوت و عصمت ست کہ بادشاہ در آنجا خلوت فرماید و ہیچ از خاص و عام و بیگانہ و آشنا را مجال و مساغ نمی باشد پس بر حکم الظاہر عنوان الباطن بادشاہان را جلت عظمتہ نیز سہ مقام ست۔

اول عرش عظیم کہ محل فیض خواص و عوام ست و دیوان رزق مومن و کافر و وحوش و طیور و مادہ وجود و بقا جمیع حیوانات و نباتات و معادن و سائر لطائف و بسائط و مرکبات ست و چون عرش بالای ہمہ عالم ست و مطالب عموم خلائق از عرش صادر می شود لاجرم بی اختیار بواطن ہمہ آدمیان بجہت فوق متوجہ باشد و وقت دعا و سوال سر بآسمان کشند۔

مقام دوم کعبہ مشرفہ است کہ جز دوستان خاص و مومنان مخلص را آنجا مدخل نیست و ایشان را در آنجا انواع عطایا نصیب شود و بشرف مغفرت گناہان ماتقدم و فضیلت قرب ذوالجلال والاکرام مشرف و سرفراز گردند و کفار را آنجا نصیبے نیست۔

دفرق در صبر و رضا آنست کہ در صبر تلخی و کراہتی ہست کہ طالب بتکلف خود را بر تحمل شدائد و مکارہ و برداشت ثقل بلا قرار میدہد و بزور بران میدارد و چون بصبر خو کند و عادت شد ترقی کند و پای در مقام رضا نہد

ع صبر تلخست و لیکن بر شیرین دارد ؛ این معنی دارد اگرچہ چیزے صبر کہ فوز بہ غیب و وجود فرح ست در دنیا و آخرت نیز شیرین ست و در رضا سکون و آرام است کہ تکلف سالکان راہ نبود و بعضے گویند بلکہ حلاوت یابد و بلا را لذیذ شمارد و مقام رضا بسے مقام عالی ست و بالاتر از ان مقامی در مقامات سلوک نیست چنانکہ در احوال بالاتر از حال محبت حالی نہ و رضا ہم از محبت خیزد و ہر چند محبت غالب تر رضا قوی تر۔ از اینجا گفت آنکہ گفت الرضا وجدان الخلاوۃ فی البلاء ۔ از اینجا نکتہ ایست کہ بعضے محققین گفتہ اند کہ رضا از مقامات قلب است یعنے اگر قلب برقرار بود دوام تقلبی کہ صفت اوست محفوظ گردد و رضا حاصل ست اگرچہ بنفس بطبیعت بنا خاصیت خود مضطرب گونہ داشتہ باشند و الم نیابند مادام کہ در سکون و آرام دل نشویش و اضطراب راہ نیابد و از ان حیثیت کہ فعل محبوب است مرضی و محبوب و لذیذ باید مثلاً محبوب اگر شیرینی تلخ بداد راک

مقام سوم قلب بنده مومن ست قال اللہ لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن و در آیۃ کریمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اشارتے برین سہ مقام ست و تاویل آن برین نہج ست بسم اللہ المتجلی علی عرش قلب المومن بالعزۃ والوحدۃ الرحمن المتجلی علی عرش العظیم بالرحمۃ العامۃ الرحیم المتجلی علی عرش الکعبۃ المشرفۃ بالرحمۃ الخاصۃ المختصۃ بالمومنین آنچہ ذکر کردہ مشہور ست کہ متوجہ قبلہ نشستہ سہ بار اللہ می گویند و اشارت بفوق و قدام و قلب می کنند مراد ہمین عرش ثلثہ ست واللہ سبحانہ اعلم

شیخ علی بن حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ

ابن عبد الملک ابن قاضی خان المتقی القادری الشاذلی المدنی الچشتی رحمۃ اللہ علیہ کاملہ واسعۃ تمامۃ آبا کرام او از جونپور آمدند و تولد شریف وی در برہانپور روی داد در اوان صغر در ہفت و ہشت سالگی پدر وی را در خدمت شاہ باجن چشتی کہ در برہانپور بود برده و مرید ساخته بود و در قریب آن ایام بسفر آخرت خرامیده وی بعد از فوت پدر بمقتضای طبیعت بشری چند گاہی بلذات حسیہ مشغول بوده قریب بایام شباب در ملازمت بعضے از ملوک ہمند و آمده قدری از اموال و اشیای دنیا بدست آورد ہمدران اثنای جاذبۂ عنایت و ہدایت در رسیده و حقارت متاع دنیا و فنای اہل آن در نظر آمد و در خدمت شیخ عبد الحکیم بن شاہ باجن رسیده خرقۂ خلافت مشائخ چشتیہ پوشیده و چون در اصل فطرات وی نشان عزیمت تقوی و ورع غالب بود بجانب دیار ملتان سفر کرد بصحبت شیخ حسام الدین متقی رحمۃ اللہ علیہ برسید و سلوک طریقہ ورع و تقوی را بامداد و تعاون برکات صحبت ایشان پیش گرفت و در مدت دو سال تفسیر بیضاوی و کتاب عین العلم را در ملازمت ایشان مطالعہ کرده ہمراہ زاد تقوی و راحلۂ توفیق عزیمت حرمین شریفین زادہما اللہ تعظیما و تشریفا یافت و در انجا با شیخ ابو الحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ کہ بالاجماع از اولیاء زمان خود بود صحبت داشت و تلمذ نمود و دیگر علما و مشائخ عصر را کہ در ان دیار شریف بودند دریافت و استفاده نمود و در انجا بزرگی بود کہ او را شیخ محمد بن محمد ابن محمد السخاوی می گفتند از وی خرقہای خلافت سلسلہ علیہ قادریہ و شاذلیہ کہ بقطب الوقت شیخ نور الدین ابو الحسن علی بن عبد اللہ الشاذلی منتہی می شود و مدینہ کہ بحضرت شیخ ابو مدین شعیب المغربی قدس اللہ اسرارہم می رسد پوشید و در مکہ معظمہ رخت اقامت و استقامت نہاده عالم را بانوار طاعت و مجاہدات و آثار افاضت علوم دینی و افاضت معارف یقینی مستنیر و مستفید ساخت و بجمع و تصانیف کتب و رسائل در علم حدیث و تصوف اشتغال فرمود بعد از مشاہدۂ آثار خیر ایشان از تواليف و غیر آن عقل حیران میشود و بجزم حکم می کند کہ اینہا بی توفیق کامل و برکت شامل کہ ناشی از کمال مرتبۂ استقامت و رسوخ درجۂ ولایت باشد وجود نگیرد و جامع صغیر و کتاب جمع الجوامع شیخ جلال الدین سیوطی را کہ احادیث بترتیب

الم نزد طبیعت بخاصیت
کرده و ناملایم خواہد بود لاجرم
از دست محبوب ست و باعث
التفات و عنایت اوست لذید
و محبوب نماید کل شی من الملیح ملیح
و طور محبت مجازی در جور و جفا
محبوب شواہد بر وجود این معنی
توان یافت و استعمال داروی
تلخ با مید شفا نیز مثال آنست
زیرا کہ حکم طبیعت اختیاری ست
و بنا بر این مقامات بر اختیار
ست یا رب مگر شعور نماند و تمیز
برخیزد و این حالت سکر و استغراق
ست کہ مستان مجذوبان را
بود و بصبر و رضا و امثال آن
مقام ہوشیاران و بیداران
ست کہ ایشان را اہل صحو و تمکین
خوانند و مجاذیب و مجانین را
ازین کمالات نصیبے نبود و لہذا
عقلا را بر مجانین فضیلت نہند
قال غوث الثقلین شیخ محی الدین
عبد القادر الجیلانی قدس اللہ
روحہ و ادخل الینا برکاتہ فتوحہ
اللہ عباد عقلاء و مجانین و العقلاء
افضل یا چنین افتد کہ سطوت
سلطان محبت بر تمامہ قوی
و جوارح غلبہ آرد و در تمامی اعضا
و مشاعر سرایت کند و ہمہ بر
امتثال حکم سلطان محبت
تشفق و متحد شوند چہ روح
قلب و چہ نفس و طبیعت چنانکہ
در حدیث سید عارفان و کاملین
کاملان علیہ من الصلوات افضلہا
و من التسلیمات اکملہا اشارتی
بدان واقع ست اللہم اجعل

حروف تهجی جمع کرده و ادعای احاطه جمیع احادیث نبوی از اقوال و افعال کرده صلی الله علیه وسلم
بتبویب فرموده و بر ابواب فقهیه ترتیب داده والحق بنظر دران کتابها ظاهری شود که چه کار ها کرده و چه
تصرفات نموده و بار دیگر منتخبی ازان گرفته و اکثر مکررات را انداخته آن نیز کتابی مهذب و منقح آمده گویند
که شیخ ابو الحسن بکری می فرمودند للسیوطی منة علی العالمین وللمتقی منة علیه و دیگر رسائل و کتب تصنیف
کرده که سالکان طریقت و طالبان آخرت را سرمایه وقت و مددگار حال باشد مجموع تصانیف
و تالیف وی از صغیر و کبیر و عربی و فارسی از صد متجاوز ست و اول تصانیف او رساله تبیین الطریق
ست که بتصنیف آن از غیب ملهم شدند دیگر مجموعه حکم کبیر کتابی ست نافع شامل خلاصه هر چه در تمام
کتب تصوف ست بیاران خود می فرمود که علامت فهم کردن شما این کتاب را آنست که هر چه از
وقایع این راه مشکل شود ازانجا حل کنید و هر مسئله از مسائل این علم که پرسند ازوی جواب دهید
و اشتغال وی بتتبع سنن و احادیث نبوی صلی الله علیه وسلم تا آخر وقت حیات بود که دران وقت
بمقتضای عادت بشری جنبیدن ممکن نباشد شب و روز بتالیف کتب احادیث و تصحیح و مقابله
آن مشغول بودی گویند که در فهم دقائق و استنباط معانی و نکات بمرتبه رسیده بود که علمای کبار
که دران دیار شریف بودند غیر از تحیر و تحسین نمی نمودند و شیخ ابن حجر که در زمان خود اعظم فقها و اعلم علمای
مکه معظمه بود در ابتدای حال استاد شیخ بود اگر در معانی بعضی احادیث متوقف و متردد شدی بشیخ
گفته می فرستاد که این حدیث را بتبویب جمع الجوامع در کدام باب نهاده اند تا بقرینه و قیاس آن
بمعنی آن پی می برد و بارها خود را نسبت بخدمت شیخ تلمیذ حقیقی می خواند و در آخر مرید شد و خرقه
خلافت پوشید و علی هذا القیاس جمیع مشائخ و اکابر آن وقت بکمال فضل و ولایت وی معترف و
در رعایت تعظیم و تکریم وی متفق بودند و الآن نیز خواص و عوام آن دیار چنانچه مشائخ سلف
را یاد کنند او را نیز یاد می کنند و با قطع نظر از تصنیف کتب و نشر علوم که علمای ظاهر را نیز بعد از
حصول توفیق و برکت میسر باشد انچه از ریاضات و مجاهدات و کرامات و محاسن اخلاق و محامد
اوصاف و رزانت افعال و متانت احوال و رعایت آداب ظاهر و باطن و تقوی و ورع ازوی نقل
می کنند اول دلیل ست بر کمالات باطنی و احوال حقیقی و وی در روز رحلت محملی از احوال
صحبت خود با مشائخ نوشته است نسخه آن که از خط شریف ایشان نقل کرده شد این ست بسم الله
الرحمن الرحیم والصلوة والسلام علی سیدنا محمد وآله وصحبه اجمعین هذا ما اوصی به الفقیر الی الله علی بن
حسام الدین الشهیر بالمتقی فی یوم خروجه من الدنیا ودخوله فی الآخرة ان هذا الفقیر لما کان صغیرا جعلنی
والدی رضی الله عنه مریدا للشیخ الاجل یاجن قدس سره وکان طریقه رحمة الله طریق السماع والصفا والوجد
والهیجان فلما وصلت الی سن التمییز بین الحق والباطن اخترته ورضیت به شیخا عاما بما قالوا ان المرید

کمکتوبات شیخ عبد القدوس گنگوهی حبک احب الی من نفسی واهلی ومالی ومن الماء البارد الی العطشان
فرمود خداوندا اگر دران محبت ترا نزد من محبوب تر از نفس من
واهل من ومال من ومحبوب تر وشیرین تر از آب سرد در تشنگی
ازینجا معلوم گردد که غلبه محبت تا آنجا رسد که در طبیعت نیز
سرایت کند واز دوستی ولذت آب سرد و شیرین که جبلت
آدمی زاد در تشنگی بر آنست و قطعا اختیار را در آنجا مدخلی
نیست غالب تر آید و در اینجا نکته دیگر ست بار یکتر و بلند تر از
اول که این غلبه محبت و سرایت
در تمامه قوی و لطائف گاهی
بهجت مزج و خلط این لطائف
وعدم تمیز احکام و آثار آنها
اتفاق افتد و این نیز در مجاذیب
حاصل بسکر بود که در کشور وجود
ایشان بی ضبطی و بی ربطی
هست و احکام و آثار قلب
و نفس بطور قلب طبیعت بی تفصیل
و تمیز در هم و برهم گشته گاهی این
بران غالب آید و گاهی آن
بر این گاهی نفس بطور قلب
و گاهی قلب برنگ نفس آید
واز امتزاج و اختلاط آنها
احوال غریب و رنگهای
بدیع نامضبوط بشخص پیدا
آید که بتحقیق حکم نتوان کرد که کدامین
از کجاست و مفید زان آنست
بخلاف ارباب صحو و تمکین که
کارخانه وجود ایشان منتش
و منتظم بود و هر چیز ایشان که

الصبی اذا جعل مرید الشیخ فهو بالخیار بعد البلوغ ان شاء جعله شیخا وان شاء اتخذ لنفسه شیخا آخر موافقة لوالدی فیما اختار لی فلما مات والدی وشیخی رضی الله عنهما لبست خرقة مشائخ چشت من الشیخ عبد الحکیم بن الشیخ باجن قدس سره ثم اردت صحبة شیخ یرشدنی ویدلنی علی ما اتمنی من طریق الحق فقصدت بلاد ملتان وصحبت الشیخ العارف بالله حسام الدین المتقی علیه الرحمة والغفران مدة ثم سافرت الی الحرمین الشریفین وصحبت الشیخ العارف بالله ابا الحسن البکری قدس سره واخذت الخرقة القادریة والشاذلیة والمدینیة ولنسبت هذا الخرق الثلاث من الشیخ محمد بن محمد بن محمد السخاوی قدس سره ونیز شنیده شده است که هم در وقت رحلت در رقعه کاغذ چیزے نوشته بیکی از مخلصان خود سپرده بود چون بعد از رحلت وی کشادند مضمون خط این بود اعلموا اخوانی رحمکم الله انه کان عندنا امانة من هذا الشان فادیناها بامر الله الی اهلها فهم من فهم والسلام واعظم آثار خیر وانوری براهین کمالات وی رحمة الله خلیفه راشدین ویار حقیقی اوست که مرکز دائرهٔ استقامت وقطب فلک ولایت ست که امروز باتفاق مشائخ وفقرای آن دیار از یمن تا شام در مقام ولایت کبری متمکن ست وفقرا ومشائخ تمام آن دیار بدو تبرک می جویند واشارت می کنند وهو الشیخ الکامل العارف بالله عبد الوهاب بن ولی الله المحب الحنفی المتقی القادری سلمه الله وابقاه ووصل الینا من فتوحاته ونفحاته وبرکاته وبرکات علومه وبعد از ذکر شیخ صفحه بیان بذکر شمه از مناقب ومفاخر ایشان موشح ومزین می گردد انشاء الله تعالی واینچه از احوال شیخ در اینجا مذکور ساخته می شود از ایشان سماع دارد الا ما شاء الله می فرمودند که دران هنگام که ایشان بملتان در صحبت شیخ حسام الدین رحمة الله علیه می بودند در خلوت نشسته می بودند شیخ حسام الدین کتابها را بر سر خود نهاده بدر حجره می آمدند واستیذان می نمودند ومی گفتند حسام الدین آمده است چه می فرمایند یک دو بار همین نوع می گفتند اگر در حجره می کشادند می نشستند وباهم مذاکره تفسیر بیضاوی می نمودند آن مقدار که وقت خدمت شیخ اتساع داشت می نشستند واگر نه می کشادند باز می گشتند بعد ازان چندگاه همدران دیار که محل سکونت ابرار ست سیر کردند ودر هر جا وهر مقام که خوش آمدی وفراغ عبادت دست دادی روزی چند اقامت می نمودند می فرمودند که وضع ایشان در ایام سفر آن بود که دو خریطه راست کرده بودند در یکی اسباب طعام وحوائج آن از برنج وماش مجرد ومخلوط وآرد ودوروغن وتیل ونمک وحوائج دیگر وظروف طبخ وهیزم که خود از جنگل می آوردند هر کدام ازین اشیا اندک اندک برمی داشتند واگر مقدار قوت دو سه روزه بودی آن را وقت سه چهار روزه می ساختند ودر مسجد فرو نمی آمدند خانه بکرایه می گرفتند ومی نشستند حقه می زدند وآتش می گرفتند وآبریق آب که مقدار یک مشک آب که بعد از فراغ از طبخ دو وضو وشراب اگر احتیاج غسل افتد نیز توان کرد نیز برمیداشتند اول آب صاف می کردند وظرفها را پاک کرده بدست خود طبخ می کردند

بجای خود باشد سر در مقام تجرد وانفراد بوحدانیت ذات حق متصل وروح در مقام شوق ووداد بمحبت مولی سبحانه متعلق وقلب در معرفت اسماء وصفات وی تعالی وتقدس از انچه تعلق بعلویات دارد ثابت ونفس وطبیعت در ادای حقوق ووفای خطوط حکام وآثار سفلیات مشغول نه آنها مانع ازین ونه اینها شاغل ازان نه مزج وخلط را در صفای وقت ایشان راهی ونه هیچ حال وغلبه را سلطانی واحکام وآثار احوال وافعال همه این لطائف جدا جدا بر وجه استقامت واعتدال موافق حق ومطابق حکمت بوجود آیند وهمه در کارهای خود مستقل ومستبد ومعتدل باشند وهیچ یکی از دائرهٔ حقانیت واستقامت واعتدال بیرون نیفتد این کمالی خاص وحالتی مخصوص ست که بروجه اتم واکمل جز در وجود ذات بابرکات سید السادات صلی الله علیه وسلم که اتم مظاهر وانور مشارق انهر واکمل خلایق ست موجود نباشد ودر غیر ذات شریف وی در بعضی از کمل اولیا از ارباب تمکین بتفاوت استعداد ومتابعت واستمداد از مقام محمدی پرتو این نور واسع ومحیط نیز افتاده والله اعلم وهو بکل شیء علیم سخن بجای دیگر افتاد مقصود بیان حال ضعف وناتوانی ودرشت

وهرگز کسی را خدمت نمی فرمودند و با خدا عهد بسته بودند که استعانت بغیر نکنند و کاری که از دست خود برآید بکسی دیگر نفرمایند و اگر بالفرض احتیاج کلی می افتاد اول چیزی بدست آن کس میدادند بعد ازان خدمت می فرمودند و در خریطه دیگر مصحف و چند کتاب که ضروری راه بود می داشتند باین نزاهت و صفا و تجرید و تفرید سیر می کردند و اگر یکی التماس صحبت و خدمت می کرد قبول نمی کردند بعد ازان بدیار گجرات قدوم آوردند و سلطنت این دیار در ان زمان بدست تصرف سلطان بهادر بود او را باستماع اوصاف و کمالات ایشان جاذبهٔ ملازمت و ملاقات قوی شد که بخدمت بیاید قبول نکردند و حالت ایشان در ان وقت چنان افتاده بود که هر گوشه که میرفتند نلائق دنبال می گرفتند و چون پروانه بر شمع می افتادند و ایشان در حجره را بر روی مردم بسته مشغول می بودند و هیچکس را بخود راه نمیدادند فی الجمله چون شوق و طلب سلطان بهادر از حد تجاوز کرد قاضی عبد الله سندی که از اهل علم و تقوی و صلاح بود و بجهت وقوع بعضی حوادث روزگار از سند به نیت اقامت مدینه مطهره با جماعت کثیر از اهل و عیال و فرزندان برآمده چندگاه اقامت گجرات نموده بود با شیخ رابطهٔ محبت و مودت و اعتقاد قوی داشت عرضه نمود که التماس سلطان بهادر را یکبار اجابت فرمایند و اگر خواهند با وی کلام نکنند با اصحاب درمیان خواهیم بود و او را به سخنان مشغول خواهیم داشت و راضی خواهیم ساخت فرمود او را چگونه بینیم که بعضی منکرات در وضع او از لباس وغیره ظاهر ست چگونه روا باشد که او را به بینیم و امر معروف و نهی منکر نکنیم گفتند ملازمان هرچه دانند بگویند و بکنند او را آرزوی آنست که یکبار بخدمت برسد چون سلطان بهادر بملازمت آمد نصیحتی که بایست کرد او را کردند و دیگر یک کرور تنکهٔ گجرات فتوح فرستاد آن مبلغ را بتمام بقاضی عبد الله مذکور دادند که چون باعث ملاقات و واسطهٔ حصول این مبلغ شما بودید این مبلغ هم شما تعلق داشته باشد بفرمودند که طریقهٔ شیخ ما در ترتیب دار شاد طالبان و مریدان آن بود که طالب را بظاهر از انچه بود نمی برآورد و همبران حالت که بودی گذاشتند و ایشان خود در باطن بکار تربیت او مشغول می بودند و همت و توجه بر تربیت و تسلیک او بر می گماشتند و او را ازین معنی خبرے نه تا بعد از مدتی بعلم بدیهی حسی معلوم او می شد که بجای رسیده است که در انجا نبود می فرمودند و همچنین فقیر چون در خدمت ایشان در آمد تا دو سال اصلا معلوم نکرد که ایشان باین کس متوجهند و هیچ چیز از ذکر و مراقبه و مجاهده و امثال آن نفرمودند غیر انچه لازم وقت این کس بود اغلب اوقات کاری که می فرمودند که آیت و مقابله تصانیف و مؤلفات خود بود کمال این کس آن بود که ایشان کار خود می کنند ایشان خود در کار این کس بودند تا بعد از دو سال دریافتیم که ما آنجا که بودیم نیستیم و بجای دیگر رسیدیم که هرگز آنجا را ندیده بودیم می فرمودند که مشائخ را در ترتیب و تسلیک طالبان دو طریق ست

دحیرانی خود بود که با وجود ضعف پیری که در وی دوا و مرض علاج ست بیماریهای غریب و ضعفهای شگرف استیلا یافته و ملازم وقت و حال این شکسته بال گشته نزدیک ست که از سطوت آن قوت و حرکت بدن و سکون قلب و فراغ وقت و سلامت حال روی بعدم آرد بنیه این حقیر در اصل ضعیف افتاده و تمام عمر بمشقت و ریاضت گذشته و الآن پیر بیمار یافته و بیماری علاوه آن شده دیگر چه حال باشد الحمد لله علی کل حال بحر صبر چاره نیست و از رضا و تسلیم گریز نه آواز کوس رحیل بگوش میرسد و جای تغافل نمانده اگر بحکم جبلت غفلتے طاری گردد آن دیگر ست و بحقیقت مثال اهل عالم در غفلت و هوشیاری بدینسان ست که مثلا جمعے در لشکرگاهی افتاده اند چون از بارگاه سلطان آواز کوس رحیل می شنوند و استعداد سفری می کنند و دل از اقامتگاه برمیدارند تا گاه زمانی آواز کوس فرونشست غافل شدند و بخواب غفلت رفتند و گمان بردند که بحکم سلطان باقامت شد باز آواز کوس آمد باز سر برداشتند و منتبه گشتند باز فرونشست باز غافل شدند همچنین عمر در بین غفلت و هوشیاری میرود و می گذرد هر که وزی باشد که حکم رحیل واجب و متحتم گردد و بر بستن بار سفر ضرورت افتد

بعضے اخراج طالب کنند باختیار از اوضاع سابق که در وست بعد ازان کار فرمایند و این طریق اشق و صعب ست خصوصاً در ابتدا حال و بعضے دیگر مرید را همران حال و در هما نجا که هست بگذارند و خود در کار او شدند و تبدیل صفات او کنند تا رفته رفته نوری و صفای در کار او پیدا شود که بدان بمقصود رسد و این روش اسهل و ارفق ست می فرمودند که غالب اوقات ایشان مصروف بنشر و افادهٔ علم و امداد و اسعاد اهل علم بود در دادن کتاب و اسباب کتابت و اعانت در ینباب بجد بودند بدست خود سیاهی راست می کردند و بطالب علمان میدادند و کتابها که از دیار عرب مفید و کمیاب بهم میرسید نسخ متعدده ازوی استکتاب فرموده بهر کس میدادند و ببلاد دیگر میفرستادند کتاب در انجا وجود نداشت می فرستادند می فرمودند که در مجلس درس وغیره اگر حاضران بحث میکردند ایشان خاموش می بودند و هیچ نمی گفتند مگر آنکه کلمهٔ ضرورت می افتاد و اگر کسی سخنے نقل می کرد که هیچکدام جانب از نفی و اثبات آن دلیل نبودی می شنیدند و هیچ نمی گفتند و در باب کتب حقائق و اسرار و توحید و امثال آن کلمات از شطح و طامات قوم نیز طریقه ایشان همین بودی فرمودند که حظ ایشان از طعام جز اقامت رسم عبودیت و حفظ مرتبه بشریت نمانده بود مثقالی چند از طعام شوربا می ساختند و دران نیز بخش دیگران می کردند چشیدنی پیش نبودی فرمودند که ایشان را خادمی بود کمال نام در غایت کج خلقی و بی اندامی که هر چه می خواست می گفت دمی کرد و ایشان او را بسیار دوست می داشتند و بدخلقیهای او را تحمل می کردند روزی شوربای پخته آورد بغایت شور چون چشیدند نگفتند که چرا چنین کردند و چون این چنین ساختند همین مقدار گفتند که با کمال بشنید و قاشق شوربای باو دادند و گفتند اندکے بچشید و ببینید که چون آمده است بسیار شور خوردنیست چون قباحت آن بر ظاهر بود آن را نتوانست انکار کرد و درشتی نمود گفت آری اینکے شوربے دارد اما خوبست پاک نیست بخورد گفتند خوب پس آب بیارید آب آوردند و در شوربا انداختند و انچه نصیب بود ازان بخوردند درین میان فقیر پرسید که درین ضعف پیری حال تنفل ایشان در نماز چه بود و از نمازهاے نفل چه مقدار می کردند فرمودند نماز نفل در جوانی بسیار می گزاردند اما در اواخر اکثر عبادت ایشان ذکری خفی و تفکر و تصنیف علوم دین بود اما با وجود آن در تمام شب بجهت عارضهٔ ضعف پیری دو دوازده بار برای بول می خاستند و هر بار وضو می کردند انچه خدا خواسته بود از نماز دو رکعت یا چهار رکعت یا بیشتر می گزاردند و می فرمودند که در ابتدای حال که قوت کتابت می داشتند قوت خود ازوجه کتابت می کردند و نیز از بیوه زنان که میرسیدند قرض می کردند و صرف ضروریات خود می نمودند و اگر از جائے فتوح میرسید آن قرضه را ادا می کردند زیرا که در ادای قرض توسعه هست و گاه گاهی زنان فتوح که بغالب ظن از وجه حلال می بود نیز صرف می کردند و در آخر حال اعراس پیران را هم بقدر اراده نمودند

استعداد آن ساخته یا ناخواسته نباشد

باید رفت و خواهی نخواهی

دل ازین سرا چه فانی برداشت

تا آنجا که نیروند چه روی نماید

آنجا همه بقا و بقا و عیش در

عیش و ذوق در ذوق و سرور

در سرورست انشاء الله تعالی

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ عاقبت بخیر باد

الرسالة الثانية
واشتون مشاهدة الابرار
بين التجلي والاستتار

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نافع ترین کار ها در ین زمانه

مطالعه کتب قوم ست که در آنها

نصائح و تهذیب نفس نوشته اند

طالبان خیر و قابلان کار را

که در نفوس ایشان استعداد قبول

نصیحت نهاده اند بسی موثر

و مفید افتد و انچه در قوت و

استعداد ایشان کامن ست

بفعل رود و باعثهٔ عمل قوی گردد

و عقد ایمانی را که بمباشرت اسباب

و ملابست اغیار کهنه و فسرده

شده باشد تازگی و نوی بخشد

که ایمان را کهنگی و نوی تازگی

و فسردگی می باشد و ایمان یک

حال و یک منوال بود و در ان محال

ست جدد و ایمانکم یقول الا آله

الا اللہ نشان آنست صحابه

رضوان اللہ علیهم باهم گاهی گفتند

که بیائید ساعتی بنشینیم و بذکر لا الٰہ

الا اللہ ایمان تازه گردانیم اگرچه ایمان

در دل ایشان در آمده دائم و ثابت

و برجای خود ست و چون

مبلغی که بر طعام خرج می یافت تخمین کرده بر فقرا بخش می کردند و بهر یکی بطریق خفیه انچه مناسب حال وی بود می دادند وی گفتند که ترتیب مجلس طعام و ازدحام عوام خالی از تکلفات و تشویشی نیست می فرمودند که یکی از روزها ی آنجا ایشان را تکلیف ضیافت کرد یکبار به خانه بنده تشریف آرند تا دروی برکتے باشد فرمودند مرا معذور دارید هم ازینجا دعای بکنیم خدای تعالی شما را برکتے دهد چون آن شخص بسیار اکرد فرمودند پس می آیم اما بسه شرط۔

یکی آنکه هر جا که خواهیم بنشینیم ما را تکلیف نکنند که بالاتر بیایند و بر صدر نشینند گفت همچنین باشد هر جا که حضرت را خوش آید بنشینند۔

دوم آنکه تکلیف نکنند که این بخورید یا آن بخورید هر چه ما را خوش آید بخورم۔

سوم آنکه هر گاه که خوش آید برخیزم و بیایم تکلیف نکنند که یک ساعت دیگر بنشینند آن شخص همه این شرایط از ایشان قبول کرد و وعده کردند که فردا بیایم انشاء الله تعالی چون فردا شد نان پاره در خریطه که دائم در گردن خود آویخته می داشتند انداختند و تنها بمنزل وی آمدند و هم نزدیک در نشستند آن مرد فرشها تکلف انداخته و جای ملوکانه ساخته بود گفت اینجا بنشینید بالاتر بنشینید گفتند آخر شرط ست که هر جا که خوش آید بنشینیم آن شخص ملزم شد چیزی نتوانست گفت گفتند زود باشید که وقت تنگ است طعام ها کشیدند ایشان نان پاره که داشتند از خریطه خود برآوردند و بخوردند آن شخص التماس کرد که از این طعامها چیزی بچشید گفتند شرط آنچنان بود که هر چه خوش آید بخوریم دیگر برخاستند و وداع کردند که شرط بود هر گاه که خواهیم بر آئیم والسلام می فرمودند که یکباری در مکه معظمه در عهد حیات شیخ دو مرد مغربی آمدند پسر و پدر بغایت مرتاض و مشغول و متعبد پسر بعد از ده روز یا پانزده روز افطار کردی و پدر بعد از سه روز و پنجروز شیخ چون تعریف ایشان شنیدند قصد ملاقات ایشان کردند در ان ایام ضعف بسیار بود بپای خود نمی توانستند راه رفت گفتند اگر یاری ما را بر کتف خود تواند سوار کرد و برد برویم یکی مرد قوی که قوتی داشت بروی سوار شدند و بملازمت آن دو عزیز آمد و فقیر را و نسخه حکم کبیر را همراه گرفتند چون ملاقات کردند آن دو مرد چون دانستند که ایشان مردم بزرگوار و مشهور اند و آمد شد ایشان موجب شهرت و باعث تفرقه وقت خواهد شد بسیار دماغ خشکے و بی التفاتی نمودند بفقیر گفتند که ببینید که چه نوع ما را از سر خود وا می کنند و خود را از زحمت صحبت خلاص می گردانند بعد ازان فرمودند که ما کتابی جمع کرده ایم از اقوال مشائخ پاره ازان بخوانیم بفقیر اشارت کردند که بخوانید چون سخنے چند ازان خوانده شد این زمان گرمی دیگر در وقت پیدا شد و آن عزیزان نیز بے اختیار شدند و در حرکت در آمدند و انبساط نمودند و قهقها گرفتند بعد ازان آن دو عزیز دائم در ملازمت شیخ می آمدند و استفاده می نمودند تا آخر هر دو مرید شیخ شدند رحمة الله علیهم و علی جمیع عباد الله الصالحین۔ می فرمودند که شیخ در باب توکل

در دل جای گرفت هرگز بدر نرود ولیکن بذکر حق تذکر توحید نور انیت آن فسحت گیرد و از درون بیرون افتد و پرده از جمال الیقین برافگند و آتش شوق انگیز گردد چنانکه آتش در زیر خاکستر پوشیده بود چون بکاوند و بتاب و گرمی آن پیدا آید زیاده بر ان چنانکه آئینه زنگ خورده بود چون صیقل کنند روشن گردد این قوم را اختلاف ست که عارف اشهود حق دائم باشد یا نباشد جمعے گویند باشد و بسیاری بر آنند که نباشد اشاره باین معنی کرده است ؎ حافظ دوام وصل میسر نمی شود ؛ شاهان کم التفات بسیار گدا کنند ؛ شاهد الا بر بین التجلی و الاستتار گویند آیت وحق آنست که عقد ایمان و ربط قلب و اتصال سر بعد از رتبه یقین سیده و بتحقیق تحقق و حصول یافته دایم برقرار خود ست ولیکن لمعات نور و شعاع ادراک و آگاهی بحق گاهی ست لی مع الله وقت بر قول کسی که آن را برگاه گاه حمل کند و گوید الوقت سیف قاطع و برق لامع شاهد این حال ست اما احوال عوام عارفان اینچنین خواهد بود و قیاس حال حضرت وی صلی الله علیه وسلم بران درست نیاید رحمت باد بران که گفت مراد بوقت ایجاد دائمی ست لی مع الله وقت دائم مستمر یعنی قیاس

وصول رزق بیوساطت اسباب می گفتند که بارها در براری ومفاوز مشاهده افتاده است که آب قعر چاه بود وآهوان تشنه برگرد چاه برآمده وبجانب آب نگاه کرده ایستاده اند آب از تنگ چاه جوشیده بالا دیده وآن حیوانات آب خورده وسیراب شده برگشته اند وشاید که ما نیز ازین آب ها خورده باشیم میفرمودند که شیخ میفرمودند انچه بوجه حلال کسب کنند هرگز ضائع نشود واگر آن را گم کنند البته باز بیابند وموافق این سخن حکایتی از سرگذشت خود بطریق تمثیل فرمودند که وقتی در کشتی دریای شور نشسته بودیم طوفانی شد وکشتی بشکست با چند نفر بر تخته پاره بماندیم وبعد از چند روز بر ساحل افتادیم کتابی چند که همراه ما بود تر شده بود وچون سفر پیاده ضرورت افتاد وطاقت برداشتن آن کتابها نبود آنها را رادر بری از براری عرب دفن کردیم وعلامتی برآنجا گذاشته متوجه مکه معظمه شدیم در اثنای راه تشنگی غلبه کرد ودر بر عرب چنانکه معلوم ست آب پیدا نبود یاران گفتند که درین وقت دعائی بکنید تا حق تعالی آبی فرستد محل آنست گفتیم تا دعائی می کنیم شما آمین بگوئید دعای کرده شد پروردگار تعالی بارانی بفرستاد که بدان سیراب شدیم وقرابها را پر آب کردیم بعد از چند گاه بمکه رسیدیم طواف عمره کردیم بین الصفا والمروه سعی می کردیم که بدوی چند باری بر سر کرده پیش ما آمدند وگفتند کتابها داریم اگر بخرید چون بگشادیم همان کتابهای خود بود که در بر عرب دفن کرده گذاشته آمده بودیم بهای کتابها را بایشان دادیم وکتابها را ستدیم اوراق بیکدیگر چسپیده وخشک شده بود بار دیگر آنها را آب تر کردیم تا از همه جدا شدند ولیکن یک حرف از انها ضائع نشده بود وموانع استفاده نگشته خدمت شیخ حاجی نظر بدخشی که از کاملان عصر ومردان راه ست وبعد از تحصیل علم وریاضت ودریافت مشائخ ماوراء النهر وبلاد شام ومصر بمکه معظمه آمده وکارها کرده بخدمت مشائخ حرمین محترمین رسیده وتکمیل نفس بظاهر وباطن نموده ویکی از اکابر رجال الله که این حقیر بسعادت دریافت ولطف وعنایت ایشان دران مقامات شریفه فائز شده وآثار کمال مشاهده نموده وبگمان این فقیر از اولیاء الله اند ایشان اند وایشان بخدمت شیخ علی متقی نسبت محبت واعتقاد واختصاص بسیار داشته اند نقل می فرمودند که روزی یکی از مخصوصان حضرت شیخ پیش فقیر آمد وگفت از سر تازه وجوان شده نشسته اند وحسنی عجیب ومحاسنی شگرف دارند وترا می طلبند بالقصد امتثال امر ایشان وشوق مشاهده این حالت رفتیم شیخ را بر هیئت قدیم دیدیم ولیکن بقایا وآثار حالت سکر موجود بود مرحبای گفتند وعنایت نمودند وفرمودند امروز حاسنی غریب بر ما فائض شده بود واز بیرای طلب مزید یقین حاضران چیزی از عالم خرق عادت نیز ظاهر شد شما را طلبیده بودیم تا مشاهده آن حالت بکنید باز گفتیم شما از ارباب یقین اید شما را حاجت خارق نمودن نیست باز باین عالم فرود آمدیم نقل ست که بارها سلطان محمود گجراتی بملازمت ایشان آمدی وبسبب آنکه بعضی لباسهای غیر مسنون بر خود داشتی در وی نگاه نکردندی وبوی

حال واندازه وقت همی بکران نکنید که گاهی باشد وگاهی نباشد اینجا تحول وتغیر وغالبیت ومغلوبیت وبلند وپست وزیر وبالا نبود که شاهد حقیقت که حقیقت جامعه اوست صلی الله علیه وسلم در مقام حاق وسط واعتدال التمکن وثابت ودر مرآت شهود که قلب شریف اوست در غایت تدویر وصقالت ونورانیت ومشهود که ذات حق ست لایزال محاذی ومقابل آن افتاده وتجلی نموده چنانکه هست هست تغیر وتبدیل از کجا باشد الخ اوصافات که در هم وبهم سازند در بیرون ست اما در درون جز ذات نه ودر ذات تحول وتفاوت نبود اما اینجا نیز می گویند که اگر بکاوند وتأمل نمایند دم بدم بالتصال لطیفه سر بلکه مخفی بارگی دیگر ولطائف دیگر که نفس وقلب وروح ست بتجلیات صفاتی محظوظ ومعمور باشد قیاس کار بمقتضای صطلاحی وقاعده که قوم نهاده اند در یافته اید ست اما حقیقت آنست که حال سر ملف آنحضرت صلی الله علیه وسلم از همه جداست کیفیت آن نکنه ادراک نتوان کرد وهر که ازان بقیاس حال خود چیزی گوید وبیان کند گویا گمان خود را دلیل تشابهات کرده باشد والعلم تاویله الا الله هیچکس را چنانکه اوست جز خدا نشناسد چنانکه

لم حاق وسط حقیقت است صلی الله علیه وسلم

نم از ین بزرگوار کلمات بسیار شنیده ام

نم حال شریف وی صلی الله علیه وسلم

متوجه نشدندی تا روزے لباس صالحانه پوشیده آمد بعد ازان بچشم رضا در وی نگریستند
پس وی التماس کرد که امروز حضرت شیخ بمنزل فقیر تشریف آرند چو دل ایشان را بروش خود برداشت
و بمنزل خود آورد و گویند که سلطان مذکور در آب وسواسی عظیم داشت و بهیچ حیله این رذیله از وی
زائل نمی شد شیخ طشت و آفتابه طلبیدند و کلاه خود را سه بار بشستند و آنهار ابر زمین ریختند کرت
چهارم آب را در طشت جمع کردند و فرمودند بابا محمود این آبی ست که در شریعت مطهره پاک و لطیف
ست و شک کردن درین معنے از وسواس ست و وسواس کار شیطان ست این آب را بخورید
و بهیچ شبهه را بخود راه ندهید سلطان محمود بگفته شیخ آن آبها را تمام فرو برد دیگر نقش وسواس بتمام
از لوح دل او شسته شد و هرگز وسواسی بوی راه نیافت حضرت شیخ عبد الوهاب متقی سلمه الله
تعالی در مجلی از احوال ایشان رساله نوشته مسمی باتحاف المتقی فی فضل الشیخ علی المتقی و هذه عبارته
وفات بندگی شیخ علی متقی در ثانی جمادی الاولی سنه ۹۷۵ خمس وسبعین وتسعمایة بود پیش ازین تاریخ در
اربع وسبعین آوازه رحلت ایشان در مکه مبارک مشهور شد و ایشان دران وقت تندرست و صحیح بودند
هیچ مرض نداشتند چون این خبر در مکه مشرفه منتشر شد علما و صلحا و محبان و معتقدان فوجا بعد فوج برای
پرسیدن می آمدند چون ایشان را خوش و خورم با صحت بدن می یافتند متعجب می شدند حضرت
شیخ تبسم کرده با ایشان تجدید توبه می فرمودند و وعدهٔ شفاعت می کردند و می گفتند که مثل این فقیر
مثل شخصے ست که شربت موت را چشیده و بر احوال مابعدش مطلع شده پس از خدای تعالے
درخواست که بازو برادوم بار در دنیا بفرستد پس خدائے تعالی حاجت او روا گردانید و برا باز بدنیا
فرستاد پس معلوم ست که این چنین شخص از استعداد موت غافل نخواهد شد همچنان این فقیر از
استعداد موت غافل نیست و در مرض موت گفتند که من قطیم و شدت و سکرات موت لازمهٔ مقام
قطبیت ست برای رفع درجات پس اگر بر من شدت سکرات بینید اعتقاد کم نکنید و نیز باین فقیر
فرمودند بعد ازان که مرا دفن کنید مدتی روح من بمقامی خواهد رسید که نسبتے که بمیان من و تو در حالت
حیات موجود ست مفقود خواهد شد پس ناامید مشوید بهمت تصور صورت من از دست مده و بذکر
و دعا و تلاوت قرآن نزدیک قبر من مشغول باش تا آن نسبت در تو پیدا آید بعد ازان هر جا که
خوش آید باش تا دو ماه پیش از رحلت دو جماعت از جنیان بر ایشان ظاهر می شدند یک جماعت
بطریق اعتقاد و ارادت و محبت می آمدند و از ایشان فواید دینیه می گرفتند چنانچه تجدید توبه و عقد
اخوت و غیر ذلک مما یتعلق به الا ارشاد و النصیحة و بر پای مبارک حضرت شیخ بوسه می دادند و میرفتند
و جماعهٔ دوم بطریق انکار و اعراض و عداوت پیش می آمدند و گاهی بلباس نصاری و فساق
ظاهر می شدند و تکلم نمی کردند و حضرت شیخ مکتوبی بجانب ایشان نوشتند ازین مکاتیب و مکتوب

مکتوبات شیخ

خدا را چون وی کسی نشناخت
در خلوتے کرا و با خدا ست همه
بیرون در اند خدا ست بنده طالب
ست و مطلوب محب ست
و محبوب شاهد ست و مشهود
قاصد ست و مقصود آن یکے
خدا ست و دیگری او دران یک
وجه خلافی نتوان کرد که خدا
خدا ست و بنده اما در عنوانات
دیگر که طالب و مطلوب و محب
و محبوب ست یقین حکم نتوان
کرد که طالب کیست و مطلوب
کیست و محب کیست و محبوب کدام
هر دو هم طالبند و هم مطلوب
و هم محب اند و هم محبوب لوجهی
او طالب و این مطلوب و در مرتبه
دیگر او مطلوب و این طالب
دوئی بگذار که حقیقت یکی ست
من یطع الرسول فقد اطاع
الله و ید الله فوق ایدیهم زیاده
برین چه گویم کفرهای حقیقی در
دریای بیانم غرقست که اگر آن را
بیرون افگنم صد ایمان بجای
ازان بر شک آید اسرار در پرده
بهتر و ناگفته به و اگر گویند چیزے
گویند که تعلق بکار و اردکان ندارد
ست که جمال محمدی را قبله
محبت و وجه وجود بسازند و
بظاهر و باطن متوجه بدان
باشند چنان و چندانکه در توجه
محو و فانی شوند و جز وی مطلوب
و مقصود نمانند منظور و مشهود
نبود و براه متابعت می روند
باطن بعلوم و اعتقادات کروی
تعلیم کرده مملو و ظاهر باعمال

پیش فقیر موجود بود تعلیق مکتوب اول بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله والصلوة والسلام علی رسول الله من احقر عباد الله علی بن حسام الدین الشهیر بالمتقی الی عظیم الجن السلام علی من اتبع الهدی وبعد فانکم ترون تامدة مدیدة ولا تکلمون معنا حتی نعرف ما هو مقصودکم وان من اصحابنا رجلا اسمه عبد الوهاب ان شئتم اظهروا علیه واخبروه بمقصودکم حتی یعینکم فی ذلک اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه وهذه الورقة مربوطة بسبارية المجلس والسلام تعلیق مکتوب دوم الحمد لله الذی ما خلق الجن والانس الا لیعبدون ای لیعرفون فاعلموا رحمکم الله ان الله تعالی ما خلقکم الا لمعرفته واتفق العلماء والعقلاء والحکماء علی ان معرفة الله لا تحصل الا بالعلم والعقل والحکمة فمن ترک الکلام مع الناس ولم یکلمهم جدا لم یمکن له ان یعرفهم الله ومن لم یعقل خیرا من شر ونفعا من ضر لم یمکن له ذلک ایضا فاجتهدوا رحمکم الله فی ان تکلموا مع الناس وتعرفوا الله ایاهم وکونوا من الهادین المهدیین هذا حق لزم علی فاسقطته عن ذمتی وهذه نصیحتی فلیعقل من شاء وایضا در قریب ایام رحلت در ایشان حالات وجذبات پیدا می شد که در جمیع حرکات وسکنات ایشان تغیری راه می یافت شبی از شبها در ماه صفر سنه خمس وسبعین وتسعمائة که از مدت رحلت قریب سه چهار ماه مانده بود فقیر را گفتند که بخوان فلان بیت شاعر فقیر لفظ است دریافت که کدام بیت می خواهند این بیت خواندم ؎

هرگز نیاید در نظر نقشی زرویت خوبتر	شمعی ندانم یا قمر حوری ندانم یا پری

حالتی غریب در ایشان در گرفت بآواز بلند فرمودند بخوان فقیر چند بار این بیت را مکرر میخواند از ایشان سخنهای محبت آمیز ونالهای شورانگیز ظاهری شد همدرین میان خادم آمد که طعام موجود شد وعادت آن بود که طعام را برای ایشان سحق می کردند ومی مالیدند بحدی که هر دانه که در طعام هست باز دانه دیگر متحدی شد که فرق کردن میان دانها ممکن نبود وهمه یکذات می شد وچون خادم از طعام خبر کرد گفتند که طعام را سحق کن بعده فرمودند که بیا چگونه سحق خواهی کرد آنچنان سحق کن که همه یکی شود دوئی نماند چنانچه این دوهره خبر میدهد می گوید دوهره

سن سہیلی پرم کے باتا	دون مل رہی جیون دوده نباتا

وحالی غریب نمودند تمام شب بهمین حالت زنده داشتند وکلمات محبت انگیز میفرمودند فقیر هم تمام شب در ملازمت بود ودران ایام شبها همه در خدمت می گذرانید ازین نقل بعبارته از رساله مذکوره است ونیز باین فقیر حقیر عبد الحق بن سیف الدین قادری عفا الله عنهما می فرمودند که شیخ دران ایام ذکر جهر بسیار می کردند وبقوت وغلبه می کردند که فوق آن متصور نباشد باوجود آنکه قوت حس وحرکت در ظاهر ایشان نمانده بود ودر حالت ذکر چنان متخیل می شد که گویا چیزی بروقت ایشان عارض می گردد وایشان دفع آن می کنند وگفتند جای قبر در سلا باید گرفت تا پیش از رحلت منزل متعین شده باشد باز فرمودند خدا داند که مدت نهای ما چند ست ولی میرویم

وطاعات که حکم فرموده مشغول دارند واز هر که غیبت وبدی وهر چه جز دین وی ست فارغ دیدی باشد حق وصدق همان دینی که وی آورده وراست ودرست همان راهی که وی نموده فرضا اگر در عمل تقصیری رود باید که در اعتقاد قصوری نبود واگر در کوشش سستی پیدا آید در کوشش درستی باید واگر عمل واعتقاد وکوشش وکوشش هر دو جمع گردد کار تمام بود دیگر چیزی نمی باید ایخارا هی ست نسبی نزدیک وروشن وآن مراقبه حسن وجمال وتصور حلیه باکمال اوست صلی الله علیه وسلم تصور آن در جمیع احوال سنت محبت واجلال نصب العین بصیرت ساختن وتخیل را بوی پرستیدن ودوایم بدیده خیال البطالت در وی نگریستن ودر خلوت احضار ان نموده بوظیفه صلوة بنعت توجه وحضور مشغول شدن وبزبان ذکر ومناجات تضرع وتملق نمودن وبلسان حال شکستهای وخرابیهای خود عرض کردن وامداد واعانت از حضرت وی درخواستن وعاشقی ها ونیازمندی ها که در وقت حضور محبوب دست میدهد وزبان تعبیر از کشف وبیان آن قاصر ست بروی کار آوردن نزدیک وروشن تر ازین راهی نیست وآنها که رسیده اند باین راه رسیده اند

این مقبره عموم مسلمانان ست پیش از وقت رحلت جانی مردم تنگ کردن مناسب نباشد بعد از مدت هر کجا مناسب دانند دفن کنند و همدرین ایام تشریف مرتبه قطبیت با لباس خاص مطرز بطرز مخصوص که برای اقطاب ارزانی می گردد خبر دادند و پیش از وقت رحلت فرموده بودند که بارها انگشت شهادت مارا موافق حرکت ذکر متحرک بینید بدانید که هنوز روح در قالب ست همین که این انگشت از حرکت ماند معلوم کنید که روح مارا قبض کردند در آخر دم همچنین مشاهده افتاد که انگشت شهادت در حرکت بود و در هیچ عضو دیگر حس و حرکت و اثر حیات نمانده بود الا در همان انگشت که بر طریق ذکر در حرکت بود و در وقت رحلت سر مبارک ایشان بر زانوی فقیر بود بمقتضی رحمة الله علیه وهو ذا کر الله بحبه وکان ذلک وقت السحر ثانی شهر جمادی الاولی سنه ۹۷۵ خمس وسبعین وتسعمائة وصار تاریخ وفاته قضی نحبه وکان ولادته رحمه الله سنه ۸۸۵ خمس وثمانین وثمان مائة وتاریخ وفات ایشان شیخ مکه ومتابعت نبی نیز یافته اند واز غرائب خوارق وکرامات ایشان آنست که بعد از وفات ایشان بدوازده یا چهارده سال سیدی احمد پسر برادر زاده ایشان نوت کرد و خواستند که برسم مکه معظمه که مرده را در قبر یکی از صلحا و اولیای مشهور دفن می کنند چنانچه امام عبد الله یافعی را در قبر فضیل بن عیاض رضی الله عنه نهاده اند او را نیز در قبر حضرت شیخ بنهند چون قبر را بکشادند وجود مبارک ایشان با کفن همان طور خشک شده موجود بود و حال آنکه خاصیت زمین مکه معظمه آن ست که در سه چهار ماه مرده خاک می گردد و اثری از وی نمی ماند رحمة الله علیه وعلی جمیع عباد الله الصالحین فقیر در وقتی که در مکه معظمه بود و در خدمت حضرت شیخ عبد الوهاب می بود بزیارت قبر ایشان می رفت روزی بر قبر ایشان رفته عرض حال خود کردم وطلب بشارتی از جانب ایشان کردم شبی بخواب می بینم که ایشان بر بالای مقام خفی بر سریر نشسته اند و فقیر در حضور ایشان ایستاده عرضه داشتم که فقیر در خدمت خلیفه شما شیخ عبد الوهاب می باشم سفارش فقیر با ایشان بکنند تا التفات وعنایت بیشتر نمایند و همین معنی بر سر قبر ایشان عرضه نموده بودم می فرمایند که مقصود شما حاصل ست انشاء الله تعالی خاطر جمع دارید والسلام اکنون از کلام ایشان چیزی نقل کرده شود و ایشان را شرحی ست بر رساله اصول الطریقه که از مصنفات سیدی الشیخ احمد زروق ست که از مشاهیر مشائخ مغرب اند عبارت متن را نقل کرده آمد اگرچه در حقیقت از کلام ایشان نیست ولیکن بجهت اشتمال بر فوائد نقل آن اختیار افتاد می فرمایند قال الشیخ احمد الشهیر بزروق رضی الله عنه ورضی عنا به آمین سالنی عن اصول طریقتنا اصول طریقتنا خمسة اشیاء تقوی الله فی السر والعلانیة واتباع السنة فی الاقوال والافعال والاعراض عن الخلق فی الاقبال والادبار والرضی عن الله فی القلیل والکثیر والرجوع الی الله فی السراء والضراء فتحقق التقوی الرجوع والاستقامة وتحقق السنة بالتحفظ وحسن الخلق وتحقق الاعراض عن الخلق بالصبر والتوکل وتحقق الرضی بالقناعة والتفویض وتحقق الرجوع بالحمد والشکر

واز ین راه بیواسطه در فیض از جناب رسالت کشاده گردد و باطن بنور یقین منور شود و جمال حال بحلیه محبت آراسته آید و حفظ و عصمت الهی از جمیع مخالفات و مکاره نگاهبان وقت گردد صدق می باید و طلب و بعد از وجود این دو صفت وصول بسر منزل مقصود آسان ست اما صدق طلب کو و طالب کجا کسی هست که بی شائبه غرض و تکلف از جناب عزت فقدان ما سوا در خواهد و از هر چه ما سوای او در رضای اوست بری گردد و هیچ چیز و هیچکس او را از ین مطلب مانع نیاید و قطع تعلق از همه کند و پای بند هیچ چیز نماند آدمی همیشه گرفتار نفس و طالب ما سوی ست نهایت ترقی وی درین مقام طلب کمال نفس و ظهور آثار اوست و چون آن نیز بی شائبه وجود و هستی نیست از حقیقت صدق و اخلاص که ترک اغراض دنیا و اعواض آخرت ست محروم باشد آلوده گان چند در دروغ زن که با چندین آلودگیهای طبیعت خود همه جا نفس دعوی طلب این راه و محبت حضرت آله می کنیم چه گوئیم مشکل آنکه با وجود نا اهلیت و بی استعدادی ترک این هوس نیز نمی توان کرد و از ین راه باز پس نمی توان آمد بودن بتو مشکل و جدائی مشکل

فی السراء والالجاء الی اللہ فی الضراء واصول ذلک کلہ خمسۃ علو الہمۃ وحفظ الحرمۃ وحسن الخدمۃ ونفوذ العزیمۃ وتعظیم النعمۃ فمن علت ہمتہ ارتفعت رتبتہ ومن حافظ حرمۃ اللہ حفظت حرمتہ ومن حسنت خدمتہ وجبت کرامتہ ومن انفذ عزمتہ دامت ہدایتہ ومن عظمت النعمۃ فی عینہ شکرہا ومن شکرہا استوجب المزید من النعم بحسب وعد الصادق اصول المعاملات خمسۃ یطلب العلم للقیام بالامر وصحبۃ المشائخ والاخوان للتبصر وترک الرخص والتاویلات للحفظ وضبط الاوقات بالاوراد للحضور واتہام النفس فی کل شئ للخروج عن الہوی والسلامۃ من الغلط فطلب العلم آفۃ صحبۃ الاحداث سنا وعقلا ودینا ممن لا یرجع لاصل ولا قاعدۃ وآفۃ الصحبۃ الاعتراض والفضول وآفۃ ترک الرخص والتاویلات الشقۃ علی النفس وآفۃ ضبط الاوقات اتساع النظر بالفضائل وآفۃ اتہام النفس الانس بحسن احوالہا واستقامتہا وقد قال تعالی وان تعدل کل عدل لا یوخذ منہا وقال الکریم ابن الکریم صلوۃ اللہ وسلامہ وما ابری نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی واصول ما تداوی بہ علل النفس خمسۃ اشیاء تخفیف المعدۃ من الطعام والالجاء الی اللہ عما یعرض عند عروضہ والفرار من مواقع الفتن ومن مواقف ما یخشاہ وقوع الامر المتوقع فیہ ودوام الاستغفار مع الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخلوۃ او الجماع وصحبۃ من یدل علی اللہ تعالی او علی امر اللہ تعالی وہو معدوم وقد قال الشیخ ابو الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ اوصانی حبیبی فقال لا تنقل قدمیک الا حیث ترجو ثواب اللہ تعالی ولا تجلس الا حیث تامن غالبا من معصیۃ اللہ تعالی ولا تصحب الا من تستعین بہ علی طاعۃ اللہ تعالی ولا تصطف لنفسک الا من تزداد بہ یقینا وکل ما بہم او کلا ما ہذا معناہ وقال ایضا رضی اللہ عنہ من دلک علی الدنیا فقد غشک ومن دلک علی العمل فقد تعبک ومن دلک علی اللہ فقد نصحک وقال ایضا رضی اللہ عنہ اجعل التقوی وطنک ثم لا یضرک مرج النفس ما لم ترض بالعیب وتصر علی الذنب وتسقط منک الخشیۃ بالغیب قلت وہذہ الثلثۃ ہی اصول البلاء والآفات وقد رایت فقرا ہذا الوقت ابتلوا بخمسۃ اشیاء ایثار الجہل علی العلم والاغترار بکل ناعق والتہور فی الامور والتغرر بالطریق واستعجال الفتح دون شرطہ فابتلوا بخمسۃ ایثار البدعۃ علی السنۃ واتباع الباطل دون الحق والعمل بالہوی فی کل امر واجمل الامور وطلب التراہات دون الحقائق وظہور الدعاوی دون صدق فظہر بذلک خمسۃ الوسوسۃ فی العبادات والاسترسال مع العادات والسماع والاجتماع فی عموم الاوقات واستمالۃ الوجوہ بحسب الامکان وصحبۃ ابناء الدنیا حتی النساء والصبیان واغتر وا فی ذلک بقائع القوم وذکر احکامہم ولو تحققوا لعلموا ان الاسباب رخصۃ الضعفاء والمقام بہا بقدر الحاجۃ من غیر زیادۃ فلا یسترسل معہا الا بعید من العدو وان السماع رخصۃ المغلوب والکامل وہو انحطاط فی بساط الحق اذا کان بشرطہ من اہلہ فی محلہ ادبہ وان الوسوسۃ اصلہا جہل بالسنۃ او خیال فی العقل وان التوجہ لاقبال الخلق ادبار عن الحق

سخت گرہے در کار افتادہ است
مگر خدا بکشاید واگر باد جود این
ناقصیہا و آلودگیہا فضل و
رحمت حق کار خود کند و بحالتے
کہ خاصگان درگاہ خود را
عطا فرمودہ مخصوص گرداند
قادر ست و فعال و را علتی نیست
ہمین قدرت ست کہ در امید
و بیم دارد نا امید ہم نمی تواند شد
و ایمن نیز نتواند بود الایمان
بین الخوف والرجاء آہی باریک
ست اما روشن ست ؎
بس کار غریب ست و بسے
مشکل و آسان ✤ چون جسر
صراط ست بسے وشن و باریک ✤
بہر حال شکر ست الحمد للہ علی
کل حال و اعوذ باللہ من حال
اہل النار لا الہ الا اللہ محمد
الرسول اللہ والعاقبۃ بالخیر

الرسالۃ الثالثۃ والثلثون

التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علی خلق اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علی
خلق اللہ دو شہپر باز دے
دین مسلمانی ست کہ جز بقوت
آن بندہ را بمقام قرب و رضاے
مولی تعالی رسیدن محال ست
و تفاوت سالکان این طریق
در سرعت سیر و قوت سلوک
و قرب زمان وصول بجناب
حق بر اندازہ قوت این دو
باز دست ہر کرا ازین دو
باز دو بیشتر و قوی تر رسید زود

سیما قاری مداہن او جبار غافل و صوفی جاہل و ان صحبۃ الاحداث ظلمۃ و عار فی الدنیا و الدین و قبول ارفاقہم اعظم و اعظم و قال سیدی ابو مدین رضی اللہ عنہ الحدث من لم یوافقک علی طریقک و لو کان ابن سبعین سنۃ قلت و ہو الذی لا یثبت علی حال و یقبل کما یلقی الیہ فیولع بہ و اکثر ما تجد ہذا فی ابناء الطوائف و طلبۃ المجالس احذرہم بغایۃ جہدک کل من ادعی حالا مع اللہ ثم ظہرت منہ احدی خمس فہو کذاب او سلوک ارسال الجوارح فی معاصی اللہ و تصنع فی طاعۃ اللہ و طمع فی خلق اللہ و الوقیعۃ فی اہل اللہ و قل ما یختم لہ علی الاسلام و شروط الشیخ الذی یلقی الیہ المرید نفسہ خمسۃ علم صحیح و ذوق صریح و ہمۃ عالیۃ و حالۃ مرضیۃ و بصیرۃ نافذۃ و من فیہ خمس خصال لا تصح مشیختہ الجہل بالدین و اسقاط حرمات المسلمین و دخول لا یعنی و اتباع الہوی فی کل شئ و سوء الخلق من غیر مبالات و آداب المرید مع الاخوان و الشیخ خمسۃ اتباع الامر و ان ظہر خلافہ و اجتناب النہی و ان کان فیہ حتفہ و حفظ حرمتہ غائبا و حاضرا و حیا و میتا و القیام بحقوقہ حسب الامکان بلا تقصیر و عزل علقہ و ریاستہ الا ما یوافق ذلک من مشیختہ و یستعین علی ذلک بالانصاف و النصیحۃ و ہی معاملۃ الاخوان ان لم یکن شیخ مرشد و ان وجدنا قصا عن الشروط الخمس اعتمد فیما کمل فیہ و عول بالاخوۃ فی الباقی انتہت الاصول المذکورۃ بحمد اللہ و حسن عونہ و ینبغی لک ایہا الطالب مطالعتہا فی کل یوم مرتین او مرۃ و الا فی جمعۃ حتی تنطبع معانیہا فی النفس و یقع تصرفک فی مقتضاہا فان فیہا غنیۃ عن کثیر من الکتب و الوصایا فقد قیل انما حرموا الوصول لتضییع الاصول من تاملہا عرف ذلک ثم لا یزال بعد ذلک بتعہدہا قصد التذکر بہا و فقنا اللہ و ایاک لمرضاتہ ازلی ذلک و القادر علیہ و حسبنا اللہ و نعم الوکیل و قال رضی اللہ عنہ بنی الطریقۃ علی خمس التحقیق فی التقوی بحفظ ما لا یعنیہ و لا یطلع علیہ الا اللہ و التحقیق فی اتباع السنۃ بحیث لا یاخذ الا بالاصح او قارب و کاد و رفع التہمۃ عن الخلائق بحیث لا یتوجہ فی امر من الامور الا مجازاۃ فلا یلزم ما لغا من حیث ہو و لا یمدح محسنا من حیث ہو بل من حیث امر اللہ فیہ و التسلیم للخلق من حیث ما ہم فیہ با تقاء شرورہم و ایثار السلامۃ و العافیۃ معہم و الاستسلام للقدر فی جمیع الاحوال بالصبر و الرضا و الشکر و لعل علی قول الشیخ ابی الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ اجعل التقوی وطنک و لا یضرک مرح النفس ما لم ترض بالعیب او تصر علی الذنب او تسقط منک الخشیۃ بالغیب و رجوعا الی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اتق اللہ حیثما کنت و اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا و خالق الناس بخلق حسن و ایثار القولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایت شحا مطاعا و ہوی متبعا و اعجاب کل ذی رای برایہ فعلیک بخاصۃ نفسک و ترک طاعۃ اولی الامر و عدم الاعتراض علیہم بالظاہر کیف کانوا و اللہ حسبہم و تصلی الضحی و تفطر و تقصر فی السفر و لا تقول الصلوات الا سبوع و اللیلۃ و الایام الفاضلۃ و تعمل بصلوۃ التسبیح و توتر ما فتح اللہ بہ من تجرید او اسباب من غیر اختیار لاحدہما عند وجود الآخر و تاخذ لکل مباح لا یلحقہ نقص فی المروۃ فلا ضرر فی الدارین و تذکر بالجمع و تجتمع للذکر لا علی وجہ ان افضل و لکن لما فیہ راحۃ النفس و صورۃ الطریق و تزور الزیارۃ الاحیاء و الاموات و لم تضیع واجبا او مندوبا

بمقام قرب آسان تر و زود تر
و ما تقصیر از ان بقوت باز کردم
اشارت بآنکہ قوت سلوک کم شد
وصول بوساطت این دو صفت
بعد از مساعدت عنایت و توفیق
بجای رسد کہ سیر و رفتار بعضی
رہروان بمثابہ طیران افتد کہ
در طرفۃ العین مسافتہای بعید
بدان قطع کنند و در یک ساعت
و یک لمحہ بجای رسند کہ دیگران
بمدت عمر با شدت مجاہدہ و قوت
عمل نتوانند رسید مردان
حق بال محبت جو بر پرند اول
قدم بنگرۂ عرش جا کنند باز
صفت اول زین و صفت
کہ التعظیم لامر اللہ است رعایت
آن اہم و اقدم ست و سببیت
آن در حصول قرب اتم و اکمل
گویا بمثابہ باز وی راست از
جانور و دست راست از آدمی
است و قدرت بر عمل و قوت
در سلوک بدان سخت تر و استوار
تر بود الشقفۃ علی خلق اللہ اگرچہ
در تحصیل نسبت الفت و محبت
و استجلاب فیض رحمت و رعایت
علاقہ جنسیت و سلوک طریقہ
انصاف و شکرگذاری مولی
تعالی و تقدس مقامی عالی
و مرتبہ رفیع دارد و دلیل ست
بر سلامت فطرت و علو ہمت
و ذکا طبیعت و موجب ثواب
جزیل و ذکر جمیل در دنیا و آخرت
و باعث قرب و رضا خداوند
ست تعالی و المقام التعظیم للہ
عالی ترو شان مرتبہ ی اعلا

متاکد اوتری لکل مومن برکۃ الا من خالف السنۃ ولا تقتدی الا بمن صح علمہ وورعہ واصل کل خیر الرضا عن اللہ بما قسم واللجاء الی اللہ فی کل شئی فہی مفتاح کل حاجۃ عند الفقیر وہربہ من شر الخلق العظیم من کل حصن تمت الاساس التی علیہا مبنی الطریقۃ ومن معانیہا انشاء اللہ تعالی بتوجہ الفتح للحقیقۃ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسائر الانبیاء وسلم۔

سیدی الشیخ عبد الوہاب المتقی القادری الشاذلی سلمہ اللہ تعالی (و رحمۃ اللہ علیہ)

قول ایشان در سند وست والد شریف شیخ ولی اللہ از اکابر واعیان دیار مند وبود وبسبب وقوع حوادث روزگار ازان دیار بہ برہان پور آمدہ توطن گرفت ودریں جا نیز معزز ومکرم شدہ در اندک مدت بدار آخرت رفت وہمدران ایام والدہ عزیزہ نیز درگذشت وایشان را صغیر السن گذاشتند وہم از زمان صغر سن قائد توفیق الٰہی رفیق حال ایشان شدہ در طلب حق قدم براہ فقر وتجرید ومسافرت وسیر عالم کشید غالب سیر ایشان در نواحی گجرات واکناف ولایت دکن وسیلان وسراندیپ بودہ ودر اکثر اوقات قرار دادہ بران بود کہ زیادت از سہ روز در ہیچ مقامی اقامت نکنند مگر در بعضے شہرہا کہ بجہت تحصیل علم وتقریب صحبت مشائخ وصلحا بمقدار استیفاء غرض وانقراض حاجت اختیار اقامت ضرورت می افتاد وہم در عنفوان شباب کہ سال عمر بہ بست نرسیدہ بود وملتحی نشدہ بود ند کہ معظمہ آمدند شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ بشنیدن خبر قدوم ایشان بسابقہ نسبت آشنائی کہ بوالد ماجد ایشان داشتند پیش ایشان آمدند ومہربانیہا نمودند واستدعای صحبت فرمودند وچون حسن خط وکتابت از ایشان مشاہدہ کردند گفتند کہ بیائید واگر توانید برای ما کتابتی ہم بکنید ایشان بمقتضای استغنای ذاتی وبی نیازی کہ مسافران راہ ومجردان را می باشد در مجلس اول اجابت دعوت شیخ نکردند وگفتند انشاء اللہ تعالی بہ بینیم تا نصیب چیست در آخر بمشاہدۂ فضل وکمال واستقامت احوال حضرت شیخ اختیار صحبت نمودند وسابقا والد بزرگوار ایشان نیز وصیت کردہ بود کہ اگر ترا توفیق سلوک راہ حق دست دہد ملازمت شیخ علی متقی وامثال ایشان اختیار کنی واز صحبت فلان وامثال وی ویکی از شیخان زمانہ را نام بردند کہ بدعوت اسما وتسخیر ملوک مشہور بود پرہیز نمائی وایشان خط نستعلیق را بسیار خوب می نوشتند شیخ بجہت آنکہ خط نسخ قرآن وشعار صالحان ست از خط نستعلیق برآوردہ بمشق خط نسخ اشارت کردند وچون قریب دست در مرتبۂ اعلا بود در اندک مدت خط نسخ نیز حسن صورت پذیر شد وبکتابت تالیفات شیخ وتصحیح ومقابلہ آنہا مشغول شدند وبرای شیخ کتابت بسیار کردند بحدی کہ تصور آن از حیطۂ حصر خارج بود کتابی بود موازنہ دوازدہ ہزار بیت در استکتاب واستنساخ آن استعجال می کردند در دوازدہ شب تمام کردند ہر ہزار بیت نوشتند با کتابہای دیگر کہ در روز می کردند واکثر ترتیب واصلاح تالیف شیخ بدست ایشان بود

کلمۂ اسلام وتشیید وتائید امر دین وملت بالاتر ازان ست وبحقیقت ہیچ صنعتے وہیچ کارے کہ باعث قبول وسفید روی مرد در بارگاہ عزت ودرگاہ نبوت تواند شد بالاتر ازان نیست کہ در تقویت دین وملت وترویج وتائید سنت کوشد ودران بذل مجہود نماید ودر سواد آن لشکر اگرچہ بتن تنہا باشد بیفزاید وتعظیم امر اللہ بامتثال اوامر ونواہی شریعت باشد کہ آنچہ فرمودہ اند کہ بکن بکند وآنچہ باز داشتہ اند کہ بکن باز ماند پس بنا را اسلام را دو رکن آمد امتثال اوامر واجتناب از نواہی باز این اجتناب نواہی اہم واجل ست در سلوک طریق حق وحصول بمقام قرب از امتثال اوامر پرہیز مریدان را کہ اگر آن را نکنند ہر چند ہزار ادویہ شافیہ بخورد فائدہ ندارد وشفا نیابد واگر در پرہیز احتیاط کند ودر رعایت آن مبالغہ نماید امید داری صحت تمام ست اگرچہ شاید کہ دیر تر انتد ولی پرہیز استعمال ادویہ واستقصا دران سودمند تر واگر ہر دو جمع شود لابد کار تمام تر بود وحصول شفا زودتر دست دہد مشائخ طریقت قدس اللہ اسرارہم گفتہ اند کہ مبالغہ واستقصا در تقوی واجتناب از محرمات ومکروہات ومشتبہات اہم واجل داخل ست در حصول مقام قرب ووصول واگر در باب امتثال

ودران زمان درمکه معظمه قحط سالی بود واحوال شیخ نیز بفقر وفاقه می گذشت وبرای کس دیگر کتابت می کردند تا ازانجا چیزی بدست آید قوت ایشان دران ایام آن بود که چند کبیر بادنجان که دران زمان ارزان بود می خریدند ودروی نمکی انداخته برطریقهٔ اچار نگاه می داشتند هر روز قدری ازان تناول می کردند بالجمله دراتباع شیخ وخدمت واسترضای ایشان چندان کوشیدند که معنی فنای فی الشیخ که می گویند آن باشند لاجرم بعنایت ظاهر وباطن مخصوص شده وبانوار واسرار وکمالات متصف آمده ونسخهٔ کمالات بلکه عین ذات ایشان گشتند تا آنکه شیخ می گفتند که یک بار برادر که درراه خدا یافتیم عبدالوهاب بود می فرمودند که چون شیخ ما را مرید می ساختند اول از ما تفضیل فقر برغنا اقرار گرفتند وگفتند برین اعتقاد باشید وما نیز همین عقیده ایم بعد ازان دست بیعت بما دادند وابتدا صحبت ایشان با شیخ در شهر جمادی الاولی سنه ۹۶۳ ثلاث وستین وتسعمائة بود وانتهای آن تا وقت فوت ایشان ثانی جمادی الاولی سنه ۹۷۵ خمس وسبعین پس مجموع مدت مصاحبت دوازده سال باشد وسن شریف ایشان الآن والله اعلم شصت وچهار باشد وعدد جهای ایشان چهل وچهار که مدت اقامت بمکه معظمه است یک سال بعد از رحلت شیخ بجهت حق بعضی صلهٔ ذوی الارحام گجرات آمده بودند همدران سال بمکه عود فرمودند وحج آن سال فوت نشده مدت آمدن کشتی ازانجانب پانزده شانزده روز بود ورفتن ازین جانب چهل روز وقوع این هر دو حال درغایت ندرت است که حکم خارق عادت دارد واکنون درعلم وعمل وحال واتباع واستقامت وتربیت وتسلیک مریدان وافاده واعانت طالبعلمان وتشفقت ومهربانی برفقرا وغربا والنصیحت خلق الله وبرکت وعظمت وضیافت ونورانیت وسائر ابواب خیر وارث حقیقی وخلیفهٔ راستین وصاحب سر شیخ ایشانند واهل حرمین ومشائخ یمن ما بهم حاضراً وغائباً واز مشائخ مصر وشام هر که ایشان را دریافته است معتقد اند بر ولایت وعلو شان ایشان می گویند هو علی قدم الشیخ ابی العباس المرسی تلمیذ قطب وقته الامام ابی الحسن الشاذلی وبعضی از مشائخ یمن بجانب اهل حرمین در تعریف حال ایشان نوشته بودند علیکم یا اهل الحرمین بالشمعة المضیئة من الله فیکم فاستضیئوا به سید حاتم مردی ست از مردان این راه متفق علیه اهل یمن صاحب الاحوال السنیة وله لسان حال فی الحقایق والتوحید بشوق ملاقات ایشان بمکه آمد واستیذان در آمدن نمود ایشان اذن ندادند وگفته فرستادند که ملاقات القلوب اوقع ملاقات دلها بیک دیگر بس ست حاجت ملاقات جسمی نیست ودومی بهمین کلمه از ایشان راضی وخورسند رفت امسال که این فقیر عزیمت هندوستان می کرد از اهل یمن می شنید که سید حاتم مذکور درین موسم نیز قصد ملاقات ایشان دارد روزے این حقیر درهمین ایام عزیمت هند درخلوت خود نشسته بود وحزب البحر کتابت می کرد مردے از علمای مکه شیخ علاء الدین نام که بعلم وصلاح ممتاز ومشهور ست بر سر وقت این غریب در رسید وحال پرسید وگفت ایش تکتبون قلت هذا حزب البحر اکتبه لاقراه فی المرکب عند رکوب البحر قال هل لکم

برفرائض وواجبات وسنن ورواتب اقتصار نمایند ودراحراز قدر کثیر نوافل وعبادات نکوشند در حصول مقصود کافی ست اما تکثیر نوافل ومستحبات از ارتکاب محرمات ومنهیات چیزی نیست وترک فرائض مساهله دران باتقید بنوافل مبالغه واستقصا دران از غرور نفس وفریب شیطان شمرده اند وبالجمله تعظیم امر الهی بامتثال اوامر ونواهی ست یعنی کار کردن بانچه امر فرموده وباز ماندن ازانچه نهی کرده اما مخفی نماند که درتعبیر تعظیم امر الله اشارتی کرده که می باید فهمید یعنی باوجود عمل وتقوی حسب طاقت آن قدر که تواند تعظیم امر الهی وبزرگ داشتن آن وبعزت نظر کردن در اصول وقواعد شریعت وهیبت وعظمت واعزاز واحترام اهل دین که منتسبان ومنقبولان حضرت نبوت اند وخوار داشتن پس افگندن والتفات ننمودن واعتبار نکردن اهل بدع وضلالت والحاد واباحت را که دوران ومردودان این درگاه اند مهم تر وضروری تر ازان ست اشارة التعظیم لامر الله بدین ست ائمهٔ دین رضوان الله علیهم گفته اند که قتل ملاحده وزنادقه حکم زنده گردانیدن پیغامبران داده که دین وشریعت نهاده ایشان ست وهر کسے از نهاد اخوارداشت وخفاقی ساخت گویا پیغمبر را عزت داشت وبا بی گوانیده واین خود ظاهر ست

فیه اجازة من احد قلت نعم اریدان استجیز من الشیخ عبد الوهاب المتقی قال لکم بالشیخ عبد الوهاب معرفة قلت انا فی خدمته مدة سنتین قال بشری لکم بان حکم مبرور وعلمکم مقبول پرسیدم کیف ذلک یا سیدی گفت سافرت بلاد الیمن واد رکت مشائخه وفقراءه فوجدتهم کلهم متفقین علی الثناء علیه والاخبار بانه قطب مکة فی وقته وطریقة ایشان در باب کتب حقائق وتوحید مثل فصوص وامثال آن توقف وتسلیم ست اینهارا درس نگویند وبدان اشتغال نکنند وانکار هم نکنند وبد نگویند وچنانچه عادت فقهاست طعن وتشنیع نیایند می فرمودند که اول باید که اعتقاد خود در اظاهر او باطنا باعتقاد اهل سنت وجماعت راست سازند وراسخ گردانند وبعد از رسوخ این عقیده از هرچه ایشان گفته اند ونوشته اند نیز محروم نمانند کتب ایشان راکه در حقائق واسرار نوشته اند نیز مطالعه بکنند واگر جه مشکل شود ازان بگذرند ودر نمانند وخلجان را بخود راه ندهند نه آنکه اعتقاد را ابتدا از همین کتب راست کنند واز هر کس هرچه بشنوند تابع شوند می فرمودند باید که هرچه بشنوند اگرچه سخن باطل باشد زود بانکار وتعصب پیش نیایند اول خود بشنوند که چه می گوید وبفهم سخن نیک در روند که قائل آن چه مقصود دارد بعد ازان اگر توانند آن را موافق حق سازند وگرنه رد کنند واگر این را نتوانند از سر آن بگذرند وخلل در عقیدهٔ خود نیندازند روزی کتابی راذکر کردند که نام وی انسان کامل ست فرمودند که آن کتابی ست در حقائق وتوحید برطرز کتب شیخ ابن عربی تصنیف شیخ عبد الکریم جیلی که در عدن بوده اند از متاخرین مشایخ یمن جامع علم وحال بعد ازان سخن در تعریف این شیخ عبد الکریم کردند وفرمودند که ایشان تفسیری نوشته اند وبر بسم الله الرحمن الرحیم نوزده مجلد نوشته بعدد حروف وی بر هر حرفی مجلدی دو سه ازان دیده شده است شگرف علوم ذکر کرده اند بعد ازان فرمودند اما در وی زهر ها ست آن را شکر اندود کرده اند اگر ازانها پرهیز تواند کرد مبارک ست والا احتمال ضرر غالب ست وی فرمودند که هیچ شرط سلوک این راه آن نیست که هم در اول اعتقاد توحید وجود کنند بر وجهی که در فصوص وامثال آن مذکورست شرط راه مداومت عمل ریاضت ست مقرون باعتقاد اهل سنت وجماعت بعد ازان در وقتی وحالی پیدا خواهد شد که آن در باطن چیزی مدرک خواهد شد می فرمودند که هر که را بینند که بکلمهٔ اسلام اقرار می کند ونماز وروزه می کند ازوی اگر امثال این کلمات چیزی صادر شود معذور دارند وتکفیر وتشنیع نکنند ونسبت بالحاد نکنند اما اگر این چیزها را نداشته باشد واین سخنان بگوید او ملحد ست او را بالقطع منکر باید بود وطریقهٔ ایشان در سماع نیز نزدیک بهمین طریق ست از مرید به تعمل آن راضی نیستند وبر فعل مشائخ منکر نه این فقیر عرض کرد که در دیار ما این رسم سماع عجائب متعارف شده است واگر کسانی وی اجتناب کنند وبراه انکار روند واورا بتمامه خلق مخالف باید شد وهمه مردم بوی از همه آن بدمی شوند وبمخالفت مشائخ اورا اتهام کنند کسی چه کار کند فرمودند اگر احیانا با یاران موافق واهل معنی وهم سرگاهی غزلی

که هر که مخالف او در روش وطریقه کسی را عزت داشت وتعظیم کرد گویا آن کس را خوار داشت وتحقیر نمود وهر که موافق حال وتابع طریقه یکی را تعظیم داشت گویا او را تعظیم داشت چنانکه گفته اند دوست دوست دوست ودشمن دشمن دوست دشمن مسلمانی این ست باقی دعوی بدلیل ست ودر باب محرمات ومناشرعات نیت دخل ندارد که گویند نیت کسی معلوم نیست که چیست ونیت نیک می باید عمل اعتبار ندارد نعم اصل نیت نیک ست اما نیت نیک آن بود که بدان کار نیک بکند نیت نیک وکار بد یعنی چه وباید دانست که نیکی وبدی بحکم شرع ست هرچه شرع فرموده شرع ست نیک وهرچه نافرموده او بد در عقاید دین نوشته اند الحسن ماحسنه الشرع والقبیح ماقبحه الشرع یعنی فعل نیک همان که شارع گفت که کن ومن وبد همان که گفت مکن پی کن مکن شارع فعل را حسنی وقبحی نبود وعقل را در اینجا دخلی نیست وحکمی نه که گوید این کار نیک ست واین بد اگر گویند که این سخن خلاف معقول ست ومصادم نفس الامر هرچه هر کس داند که علم وعدل وجود فلان شنیع شلا نیک ست وجهل وظلم وبخل وتکبر بد این معنی را بیشک بحکم عقل می توان دانست وحکم وی بی شبهه در اینجا صحیح ست بی توقف

یا جگری شنیده شود باکی نیست عرض کردم که آنجا اجتماعها کنند و اهل و نااهل و فاسق و صالح و از هر جنس مردم جمع شوند و چنین و چنان کنند بران وجهی که در دیار هندوستان مشاهده فرموده باشند این چه حکم ست فرمودند این چنین خود اصلا جائز نباشد و نباید کرد و اجتناب از ان از واجبات وقت طالب حق ست درین صورت قطعا مسامحه و مسامحه نکردند و ایشان اکثر مدت عمر مجرد بوده اند و در زمان شیخ هم بوضع تجرید گزرانیده اند و ترزوج نکرده اند بعد از ایشان که سن شریف ما بین چهل و پنجاه بود ترزوج کردند و پیش از ترزوج هر چه از فتوح یا از وجه کتابت بهم میرسید همه صرف فقرا و درویشان می کردند و عهد کرده بودند که هیچ چیز نگاه ندارند مگر انچه ضروری باشد از جامه و قوت و کتب اما الان حق اهل و عیال را مقدم می دارند و جانب ایشان راجح ست و با وجود آن در تفقد احوال غربا و غمخواری فقرا تقصیر نمی کنند پشت پناه غربای هند در که ایشانند از طعام و جامه و نقد مدد می کنند خصوصا قاصدان زیارت آنحضرت را صلی الله علیه وسلم بجمیع وجوه در تهیهٔ اسباب سفر امداد و اعانت می فرمایند و می توان گفت که درین زمان پدید آنش ایشان در علوم شرعیه کمتر کسی خواهد بود قاموس لغت مبالغه می توان گفت که گویا همه یاد داشت و فقه و حدیث نیز همین حکم دارد و مبادی علوم عربیت نیز زیاده از قدر کفایت ست سالها در حرم شریف درس این علوم گفته بودند و اکنون که عارضه ضعف بصارت ظاهر حادث شده هم در منزل خود مشغول می باشند اگر بعضی اوقات از درس خالی می شدند بمقابله کتابی که در تصحیح و مقابلهٔ آن عموم نفع باشد مشغول می شدند مثلا کتابی نادر و قلیل الوقوع کثیر النفع می بود بسبب عدم تداول از حیلهٔ صحت عاطل گشته اصول نسخ آن را هما امکن بهم رسانیده صورت تصحیح می دادند و در تحقیق سخن بسیار کد می نمایند انچنان که طالب را تشفی تام حاصل آید بی آنکه تشدق لسانی در میان باشد می فرمودند علم بمنزلهٔ غذا ست که همیشه احتیاج بآن باقی ست و نفع آن عام و ذکر مثابهٔ دوا که گاه گاهی مدان علاج باید کرد طالب را ناچار ست که بعد از هر چند گاه خلوتی بقصد تحصیل فراغ قلب و حضور خاطر اختیار کنند خصوصا در ایام فاضله مثل عشرهٔ اخیر از رمضان و عشرهٔ ذی الحجه و امثال آن و بذکر و نفی خواطر مشغول باشد اما اشتغال علم و تعلم و تدریس آن دائمی ست عرضه کرده شد که مشائخ فرمودند که طالب باید که علی الدوام در ذکر باشد فرمودند که هر که با عمل خیر مشغول ست دائم در ذکر ست نماز گزاردن ذکر ست و تلاوت قرآن ذکر ست درس علوم دینیه ذکر ست و هر چه عمل خیر ست ذکر ست این دائم ست و اما آنانکه تعلیم و تعلم را ترک کنند و از همه کارها باز مانند و خلوت اختیار کنند و بذکر مشغول شوند این حکم علاج دارد که گاه گاهی بکنند و در ابتدای کار چون علت قویست لاجرم علاج بسیار باید کرد و اکثر در خلوت باید بود و ذکر باید کرد می فرمودند که روش سلف متقدمین همین ست که تشبث بانواع اعمال خیر و تهذیب اخلاق و نشر علوم می کردند می فرمودند که علم ازان قبیل نیست که هیچکس بترک آن فرماید سعی و تصحیح نیت باید کرد روزی در رویشی از خدمت ایشان رسید

بر شرع فرضا اگر شریعت نبوی
این حکم عقل بجای خود نبود
جوابش اینست که اولا باید دانست
که معنی نیکی و بدی در اینجا چیست
تا روشن گردد که آن بحکم شرع
ست نه بحکم عقل نیکی و بدی
دو معنی دارد یکی آنکه صفتی
و کاری در حد ذات موجب کمال
بود و مردم آن را بستایند و متعلق
مدح گردد و یا موجب نقصان
بود و خلق آن را نکوهش کنند
و متعلق ذم گردد این معنی بحکم
عقل و عقلا می توان دانست
اما مراد نیکی و بدی در اینجا آنست
که در آخرت موجب ثواب و
عقاب گردد این معنی جز بحکم شرع
نتوان دانست و عقل را در اینجا
دخلی نیست اگر کاری بود که مردم
آن را بستایند و کمال دانند و
شرع ادان نهی کرده موجب
عقاب آخرت گردد و اگر ایشان
ناپسندیده دانند و شارع
بدان امر کرده موجب ثواب آید
عقل را در دریافت آن دخلی
نبود عسی ان تکرهوا شیئا و هو
خیر لکم و عسی ان تحبوا شیئا و هو
شر لکم شامل این حکم نیز تواند بود
و ترتب ثواب بر صفات مذکوره
از علم و عدل و جود که گفته شد
بنا بر آنست که شارع تعالی
و تقدس بدان امر فرموده است
و عقاب بر اضداد ان صفات
بجهت نهی اوست و اگر از آن
بودی تحسین و تقبیح عقل را
و عقاب بدان باز نگشتی عقل

که نماز گزاردن بهتر ست یا ذکر کردن فرمودند نماز گزاردن هم کاری بزرگ ست ولیکن بکثرت ذکر اتصالی و اتحادی حاصل می شود که آخر بفنای وحدت می کشد عرض کرده شد که فنا و وحدت چه می باشد فرمودند آن لذتی ست بچشیدن تعلق دارد مطلوب حقیقی جمیع طالبان این راه ادراک همان لذت ست و هر کس که در عمر خود یکبار آن لذت چشید دیگر تا زنده است ذوق آن باقی ست عرض کرده شد که طریق دعوت که بعضے درویشان می کنند چه حکم دارد از طریق وصول هست یا نه فرمودند که شاید باشد ولیکن اهل دعوت اخلاق ایشان مهذب کم می باشد ایشان اکثر بخلق می باشند ایذای خلق نتواند کشید هر که با ایشان بد باشد زود در مقام مکافات می شوند عمده درین راه تهذیب اخلاق و تحمل ایذا و بلاے خلق ست فرمودند شیخ ما را نیز این طریق معمول نبود ما را از جای اجازت سیفی بودند عالی دشت و شیخ را نبود در وقتیکه بفقیر اجازت علوم شریعت و طریقت می دادند اول اجازت سیفی را از فقیر بر گرفتند بعد ازان فقیر را اجازت آن دادند تا این فقیر از جانب ایشان مجاز مطلق و خلیفه کل باشد فقیر مودند که این کیفیت حلقهٔ ذکر و بعضے اوضاع و انواع ذکر که درویشان می کنند اگرچه آن را سندی صحیح در سنت نبوی صلی الله علیه وسلم نیست اما از مستحسنات مشائخ ست در اصل کاری که ذکر و التزام ذکر از برلے آن کار ست دخل دارد و موثر ست و اصل ذکر همین لا اله الا الله است و انواع دیگر نیز راجع بهمین ست لفظاً و معنیً و تصوراً می فرمودند که در ذکر الفاظ تمام باید گفت و درست بر آورد با لا اله در نفی و اظهار حرف ها و در جانب اثبات نیز در ضم جلاله مدی می باید بر آورد و اظهار هر دو ها می باید کرد و بعد از غلبهٔ شوق و استیلای ذکر هر طور که بر آید باید گذاشت آنجا معذور ست مطلوب دران وقت شوق و غلبهٔ ذکر ست فرمودند که سبب درماندن ذکر اره و امثال آن که می کند همین طور چیزی ست که جماعت ازمردان شیخ را در وقت غلبهٔ حال و استیلای ذکر دیدند که این چنین می کرد دیگر ایشان سند گرفتند و همین را دستور ساختند عرض کرده شد که ذکر خفی که می گویند چه معنی دارد فرمودند ذکر خفی یعنی ذکری که آهسته گویند که همسایه نشنود معنے خفی این ست عرض کرده شد که بعضے می گویند که ذکر خفی آنکه زبان را در انجا دخلی نباشد بلکه می گویند که قلب را نیز ازان خبر نبود آن چیست فرمودند این حکایت دیگر ست بالفعل معنی ذکر خفی ست که تنها از خلق بگویند و ادنی مرتبه ذکر اسماع نفس ست ازین کمتر نباید چنانچه قرأت در نماز و اما آنکه در دل بگویند آن یاد کردن خدا ست جل و علا آن هم امری ست محمود ولیکن نزد اطلاق مراد از ذکر همین لفظ افتد و طریقهٔ ایشان در ستر احوال و کتمان اسرار و تورع در کلام بحدی ست که هرگز نا محرم سخن از حقائق یا از خصوصیت احوال خود از ایشان سر نمی زد و اگر تقریب کلی شود همان مقدار بگویند که ضرورت باشد و در اصل مقصود کفایت کند و چون این فقیر را بمشاهده انوار استقامت و استماع فضائل ایشان نسبت بندگی بخدمت ایشان حاصل شده مکرر اگاه الحاح کرده شد که گاه گاه

مکتوبات شیخ

چه دریابد که اگر در روز بست و نهم رمضان بخورند عاصی شوند و اگر فردای آن روز که روز عید باشد بخورند آثم گردند حکم حکم شرع ست چیزی دیگر نیست ۵ اتبع رباح القضا و حیث ساق دسلم لسلمی و دُرحیث دارت + و اینجا نکته دیگر ست که واجب ست بران تنبیه کردن و آن اینست که باید دانست که بنا و مدار تمامه کمالات و هادی و شامل سائر حسنات این دو چیز ست نیت صحیح و عمل صحیح اگر این هر دو جمع گردد و بسی نادر افتد که جمع گردد کار بتمام بود و دین مسلمانی کمال پذیرد نیت صحیح همان بود که کاری که کنند برای خدا کنند و بقصد تقرب و طلب رضا و امید ثواب آخرت کنند و این در اکثر خلق از فرق درویشان و اقسام و طوائف ایشان پیدا می شود حتی که ملنگان و آتش افروزان که هم در دنیا بعذاب آتش گرفتار اند و بر هنگان که بحکم حدیث نبوی لعن الله الناظر و المنظور محل طرد و لعن الهی اند و غیر ایشان همه بوهم خود و اعتقاد فاسد خویش نیت صادق دارند و سلوک طریق قرب حق می نمایند تقرب حق می جویند اما عمل صحیح کو تا بمقصد برسند دردی مقصود بینند و عمل صحیح آن بود که مرضی حق و موافق طریقهٔ دین و شریعت فرموده شارع باشد

از بعضے احوال و اخبار خود مشرف و مستفید می ساخته باشند پس گاه گاهی تبقریبی و مناسبتے که در اثنای سخن پیدا می شد چیزی ازان نقل می کردند و اول چیزی که بعد از عرض این سخن از خدمت ایشان پرسیده شد آن بود که عرض کرده شد که این فقیر مدتهاست که از بعضے مشائخ و فقرا یمن و اهل حرمین می شنود که نسبت به شما خبر می دهند که هو علی قدم الشیخ ابی العباس المرسی حقیقت این سخن چیست تبسم کردند و فرمودند ما چه دانیم که ایشان چه می گویند خدا داند که ایشان از کجا می گویند بعد ازان در ذکر مناقب شیخ ابو العباس مرسی شروع کردند و فرمودند که ایشان تلمیذ شیخ ابو الحسن شاذلی اند و شیخ ابن عطاء الله صاحب الحکم شاگرد ایشان تصنیفے دارد مسمی بلطائف المنن فی مناقب الشیخ ابی العباس و ابی الحسن بسیار بزرگ بوده اند وقتے بادشاه وقت را در حق ایشان اعتقاد درست نبود بقصد امتحان تقوی و ورع ایشان را مهمان ساخت و دو نوع طعام پخت یکی از جنس ماکولات مثل گوسپند و مرغ و مانند آن دیگر از جنس محرمات مانند سگ و گربه و امثال آن و بعضے از ندمای خود گفت که وصف از مردم بنشانی شیخ و فقرای ایشان یک جانب و پیش ایشان این طعامهای حرام نهی و مردم امرا و سپاهیان را جای دیگر و پیش ایشان طعامهای حلال نهی و علامتی و تمیزی در ظروف و اوانی قرار دادند تا مشتبه نشوند شیخ را در عین مجلس این معنی مکشوف شد برخاست و آستین مالیدند و فرمودند امروز ما خدمت خلق الله خواهیم کرد و این طعامها را پیش ایشان خواهیم کشید طعامهای حلال را می گرفتند و پیش فقرا می نهادند و حرام را پیش امرا و این آیت می خواندند الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات والطیبات للطیبین والطیبون للطیبات بادشاه از بدگمانی خود توبه کرد و در پای شیخ افتاد و درین مجلس همین مقدار حکایت از شیخ ابو العباس مرسی فرمودند و زیادت در جواب فقیر نگفتند فقیر را انتظار آن در خاطر بماند تا بعد ازمدتی بی سابقه سوال فرمودند پارسال بشما حکایتے گفته بودم یاد شما باشد آن حکایت تتمه دارد که دران وقت گفته نشده بود و آن حکایتے که پارسال گفته بودیم این بود که نور محمد حسن نام مردی بود از خادمان مولانا محمد طاهر یمنی که بجهت خدمتے از خدمات ایشان در اوان حیات شیخ بمکه آمده بود و بعلاقه اعتقاد و محبتے که مولانا مذکور را بخدمت شیخ بود هم در رباط ایشان خلوتی گرفت آنجا می بود درین اثنا وی بیمار افتاد و بیماری وی سخت شده گاه گاهی عیادت او می کردیم شبے آن سرور را صلی الله علیه وسلم در خواب می بینم که می فرمایند ادرک هذا الرجل فتبته اشارت باین مردی می کنند که وی را دریاب و دستگیری کن بیدار شدیم و برخاستیم و پیش آن بیمار رفتیم چه بینیم که در حالت نزع افتاده است و بر بالین وی نشستیم و از قرآن و ادعیه و اذکار آنچه مناسب وقت بود برخواندیم وی این آیت را بخواند یثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت و جان بحق تسلیم کرد از خواندن او این آیت را نشانی بمضمون قول آنحضرت صلی الله علیه وسلم که فرموده بود مثبته یافتم روز دیگر بر قبر او رفتم و فاتحه خواندم و هم نزدیک قبر وی بخواب رفتم می بینم

ریاضتها و مجاهدها باید که موافق طریق حق و مرضیات الهی باشد تا اثمرے آرد و اعتبار را شاید یعنے مجاهده و ریاضت حقیقت یعنے نفس را بزور و مشقت موافق حق ساختن و انقاد و مطیع شریعت گردانیدن و همچنانکه نیت صحیح بعمل صحیح صورت نمی بندد و بسا کیمی را راعمل صحیح دست دهد و موافق فرموده در ظاهر کاری می کند انانیت صحیح ندارد و برباد سمعه می کند این شخص نیز از ثواب آخرت و رضای حق محروم باشد کانما الاعمال بالنیات پس نیت صحیح و عمل صحیح هر دو باید تا کار کشاید و بالله التوفیق و مقصود از انکه گفتیم مجاهده و ریاضت بی موافقت حق اثری نیارد یعنے اثری که باعث زیادت نور ایمان و حصول رضای حق و مفید روئے در روز جزا و نجات از عذاب و سبب اجر و ثواب گردد والا باشد که بعضے ریاضتها و مشغولیها که جوگیه و اهل کهانت را می باشد و از بعضے بی ریاضت نیز بکمر و استدراج الهی ظاهر می گردد و اثری در کشف بعضے عوالم و ظهور بعضے از جنس خوارق عادات و تسخیر بعضے ارواح خبیثه از جن و انس کما ایمان و عمل صالح دران شرط نباشد پیدا کند چنانکه در آیت وحی باید و در قبول نیز هم وجود آن پاک ست

که نشسته است چون ما را بدید پیش ما آمد و گفت که حق تعالی ببرکت تثبیت شما را از شر وسواس شیطان
که در وقت نزع دخل کرده بود نجات داد مرا قریب بخانهٔ شیخ رحمة الله در بهشت خانه تعین کرد این معامله
را بخدمت شیخ عرض کردیم و شیخ رحمة الله نیز در مجلس حاضر بودند هم شیخ و هم ایشان گریها کردند این
حکایت بود که پارسال بفقیر گفته بودند امر فرمودند که این حکایت رتبه ایست و آن اینست که این مرد
که او را در خواب دیدیم گفت که بیائید و سیر منزل بکنید بر در خانهٔ او رفتم دروازه بلند برآورده اند در آیم
و از وی بدر دیگر در آمدیم خانه دیدیم مزخرف و منور و متلالی و مکلل بجواهر و آلی چنانکه تعریف خانهای
بهشت کرده اند بعد از زمانی رخصت گرفته برآمدیم وی تا بیرون برسانیدن ما بیرون آمد چون بیرون
آمدیم مردی دیگر را دیدیم بسیمای کرامت و ولایت و عظمت پیش آمد و سلام کرد و تودد و نمود و التماس
درون در آمدن کرد گفتیم که ما بشما آشنا نیستیم و شما را نمی شناسیم در خانه شما چگونه در آئیم گفت و حاشا
ما اگرچه بظاهر بیک دیگر آشنا نیستیم و لیکن میان ما و شما نسبت اتحاد و یگانگی ست شما را ناچار منزل
ما باید رسید پرسیدم که نام ملازمان چیست گفت نام فقیر ابو العباس مرسی پس درون خانه رفتم این
خانه باصد خوبی آن خانه اول بود که آن مرد داشت ترصیع وی از لآلی بود و این از یواقیت موضعی
برای ما تعین کردند و فرمودند که این جائی راست شما بجای ما بنشینید و صاحب مقام ما باشید بعد از آنکه
از آن خانه برآمدیم خانهٔ دیگر دیدیم بهمان صفت خانهای سابق موصوف در وی بندگی شیخ علی متقی
نشسته اند و انهار وجداول مختلف در صغر و کبر جریانند اشارت بنهری کنند و می گویند که این جامع کبیر ست
و بنهری دیگر که این جامع صغیر و بجدولی اشارت می کنند که این فلان رساله است و بجدولی دیگر که این
فلان همچنین کتب و رسائل خود را نام می برند هر یکی را بنهری و جدولی تعین می نمایند بعد از اتمام
این مقام فرمودند که این بود آنچه ما را در باب شیخ ابو العباس مرسی نمودند شاید که بعضی از فقرای یمن
را هم برین واقعه اطلاع نموده باشند یا مثل این معامله نموده و بر این کار اطلاع داده و ایشان با اهل حرمین
خبر کرده و لیکن با هیچ کس این واقعه را نگفته ایم امروز بعد از سی سال بشما گفتن این حکایت ضرورت
افتاد سخن در ملاقات خضر افتاده بود فرمودند که یک بار در صغر سن همراه والد خود بتقریب بعضی حوادث
که در دیار مند و حدود ث یافته بود در بیابانها افتاده و راه گم کرده بودیم و هیچ چیز از جنس طعام و شراب
همراه ما نه گرسنگی بر ما غلبه کرده چنانچه عادت اطفال باشد در گریه آمدیم والد ما ما را می داد و می گفت که
صبر کن طعام در پیش ست و لیکن اینها در دفع الم جوع فائده نداشت همدرین حال شب در آمد از جهت
ترس شیر و گرگ بالای درختی برآمده شب گزرانیدیم صباح می بینیم که قریب آن درخت چشمهٔ آب شیرین
میرود و پیر مردی نورانی بر آن چشمه نشسته ما را چون دید و قرص گرم از بغل برآورد بما داد و هم نزدیک
آن موضع بقریهٔ دالامت نمود آن قرصها را خوردیم و بدان آب شیرین سیراب شدیم و راه قریه گرفتیم

واین بلید و از نیجاست اصرار
وانهماک این خطا کاران در کفر
و گمراهی خود و اعتقاد و انقیاد
بعضی از ایشان و ساده لوحان
و نا استوار قدمان در اعتقاد
مسلمانی بایشان ازین همه گفتیم
تقوی و صلاح موقوف باری
ایمان و اعتقاد خود باید و گروید
و میل بمخالفان دین کردن و
اعزاز ایشان نمودن بمثابه
و تغافل از ملاحظه دین صورت
معقولیت نمی بندد و هر که
مسلمان ست و تلفظ بکلمه شهادت
دارد و در زی اسلام بود و بر
طریقه مسلمانی میرود از وی اگر
صد عیب بینند بپوشند و عزت
اسلام و حرمت ایمان می زدایند
ندهند که اهل لا اله الا الله همه
اهل عزت اند هر چند اسیر شهوت
نفس باشند و در قید معصیت
گرفتار آیند غایت آنکه اجرای
احکام شریعت و اقامت
حدود دین بر ایشان بکنند
و خود اگر این نسبت ایمان
درست باشد هرگز نخواهد گذاشت
که آلودهٔ معصیت گرداند و اگر
نیز گردد آخر نور ایمان غالب
خواهد آمد و ظلمت معصیت زود
بعفو و مغفرت الهی و شفاعت
و در خواست حضرت رسالت پناهی
پاک خواهد گشت آشنائی و دوستی
با نجناب باید کرد که ایمان هرگز
رعایت دوستی و آشنائی از
دست ندهند ۵ تو نکو ما را
بآن شه بازیست ✦ با کریمان

چون دران قریه رفتیم و آسوده شدیم باز شوق دیدن آن مرد و آن چشمه غالب آمد و زیر آن درخت آمدیم نه آن چشمه در انجا بود نه آن مرد حیران ماندیم گویا که آن مرد خضر بود که دران بیابان از برای امداد و اعانت ما ظاهر شده بود و الله اعلم و وقتے سخن بدراستدراج افتاده بود فرمودند که فاسقان مبتدعان را نیز قوتی و تصرفی می دهند که بدان جذب قلوب عوام الناس می توانند کرد و آنها را که در دین و شریعت قدم راسخ ندارند از جامی برند و موافق این حکایتی از سرگذشت احوال خود فرمودند که وقتے در ایام مسافرت در شهرے از هوا ریلیبار افتادیم قاضی شهر مردی بود شافعی مذهب عبد العزیز نام که با درویشان و مسافران و ژنده پوشان سری داشت ما را چون نیز درین لباس دید پیش ما آمده و بنشست و صحبت داشت از وی پرسیدیم که در شهر شما مردی باشد از جنس صلحا و فقرا که با وی صحبت توان داشت گفت مردی هست از اهل باطن که اکثر مردم شهر معتقد او هستند و لیکن چون در ظاهر ارتکاب بعضے نواهی الهی می کند ما را با وی خواهش نیست روز دیگر بر نشانی که قاضی داده بود بدیدن آن مرد بر فتیم دیدیم که بر مکانی مرتفع جای ساخته است و دو سه کس دیگر نیز با وی در انجا ساکن اند جماعه از مرد و زن نشسته است ما چون در آمدیم خوشحال شد و مرحبای گفت بعد از ساعتی پیاله در میان آورد و شراب خوردن بنیاد کرد ما را نیز اشارتے کرد که بخورید ما گفتیم این حرام ست خوردنی نیست هر چند مبالغه کرد امتناع ما بیشتر شد گفت نمی خوری ببین ترا چه می کنم آخر از پیش او محزون و مغموم برخاستیم و پیش یاران خود آمدیم طعام حاضر بود خوردن خوش نیامد همچنان بخواب رفتیم و با هیچ یکی از اصحاب آن قصه را در میان نیاوردیم در خواب می بینیم که بستانی ست لطیف پر اشجار و فواکه و عیون و انهار زیاده بر انچه تصور توان کرد و در راه وی خارها و محنتها و شدتها که وصول بدان متعذر ست همان مرد پیاله شراب در دست پیش ما می آید و می گوید که بخور من ترا در بن بستان میرسانم در خواب نیز از ارتکاب آن امتناعی و ابای دست می دهد که در بیداری دست داده بود همدرین میان بیدار شدیم و لاحول گفتم باز خواب دیدیم همین حالت در خواب دیده شد بر خاستیم و التجا بسرور کائنات صلی الله علیه وسلم آوردیم و استعانت بدانحضرت نموده متوجه شدیم این بار در خواب می بینیم که آنحضرت صلی الله علیه وسلم حاضر ند و من نیز در خدمت ایستاده عصای در دست آنحضرت ست ناگاه آن مرد بتسرع پیدا شده است آنحضرت عصا را بجانب وی انداخته اند و وی بصورت سگی گشته از پیش آنحضرت گریخته است انگاه بمن فرمودند که وی گریخت دیگر درین شهر نخواهد بود از خواب بیدار شدیم و وضوے تازه بر آوردیم و دوگانه شکر گزاردیم و بجانب منزل آن مرد روان شدیم دیدیم که هیچ آفریده در انجا نیست او خود پیش از آمدن ما گریخته بود مردم گفتند که چند ساعت شد که خانه را ویران کرده رخت اقامت ازین جا بر بسته رفت والسلام وقتی در عبادت شرح حکم مذکور شد العارفون الواصلون بعین

کار ها دشوار نیست ✤ دایمان بسے عظیم ست آن را حقیر نتوان شمرد قطب الوقت شیخ ابو الحسن شاذلی قدس الله سره وصیت فرماید اگر کشف کرده شود نور ایمان مومن عاصی بپوشد و بر گند آسمان و زمین را جاے مومن مطیع و فرمود اکرام کن مومنان را اگرچه عاصی باشند و امر کن ایشان را بمعروف و نهی کن از منکر و ترک صحبت فاسقان را نه بطریق تعذر و تکبر انتهی اصل ایمان ست و باقی همه فروع آن غم ایمان باید داد اگرچه ایمان و بقای آن آسان می نماید و لیکن بسیار مشکل ست وجود فضل الهی آن را سببی نیست ازین جهت گفت ✤ ایمان چو سلامت بلب گور بریم ✤ احسنت نهی چستی و چالاکی راه ✤ و اگر نور ایمان بانوار طاعت جمع گردد فهو نور علی نور یهدی الله لنوره من یشاء و یضرب الله الامثال للناس و الله بکل شیء علیم سخن دور و دراز میرود و این قدر بس ست ✤ بس کنم مرزیرکان را این بس ست ✤ بانگ دوکردم اگر درده کس ست ✤ حق سبحانه عاقبت تمامه کار های دنیا و آخرت را بخیر گرداند و از دنیا گرداز دل ناگشوده و جمال مقصود نانموده بنرد انه علی کل شیء قدیر باجابة دعاء الکاملین

الحقیقة علی بساط الجذب والسلوک وغیره عرضه کرده شد که غیر جذب وسلوک نیز طریق وصول می باشد
با آنکه ظاهر از کلام قوم انحصار درین دو طریق مفهوم می شود فرمودند تواند که باشد زیاده برین معنی نکردند
وفرمودند که ما را در ابتدا احوال واقعه پیش آمده بود یکی نظر بکنید و تامل نمائید که آن داخل کدام قسم ست
در آ حمد نگر دکن در باغی نشسته بودیم وچندی از فقرا نیز همراه ما بودند وجه طبخی بهم رسید و بودیاران بتهیهٔ
آن مشغول بودند ناگاهی شخصی از دور نمایان شد و بجانب ما متوجه گشت بخاطر رسید که اگر آن مرد بیاید
او را تکلیف کنیم که همراه ما طعام بخورد چون نزدیک رسید گفتیم اگر بنشینید طعام در راست لقمه چند تناول
بکنید بمجرد این گفتن برمید و بگریخت آنچنان برمید و بگریخت که وحشی از جنگل برمد و بگریزد این ادای
آمدن او و رمیدن و گریختن او در دل تاثیر کرد و بتال او ما نیز دویدیم هم در میان درختان این باغ
غائب شد هر چند تفحص کردیم بنظر در نیامد چون ناامید شده برمی گشتیم ناگاه دیدیم که در اصل درختی که
شاخهای او بر زمین افتاده بهم برآمده بود پنهان شده نشسته است خود گفت چه می بینید و کرامی جنبید
گفتیم شما را می بینیم گفت باری پیش ما بیائید رفتیم و نشستیم گفت بگوئید الله الله شش مرتبه یا هفت مرتبه
تکرار هم شریف کردیم چیزی از نور غیب نمایان شد و حالتی در گرفت که از خود رفتیم و بی شعور افتادیم
همچنان که کسی قبیل موت از خود میرود و باز خود آن مرد گوش و گردن ما را مساس میکرد تا بعد از زمانی باقامت آمدیم
اما چندان از وجود آن حالت متاثر شده بودیم که تا چند روز بحال خود نتوانستیم آمد و اثری عظیم در ذات
خود احساس کردیم وقتی دیگر سخن در ذکر جوگی جنگم و ریاضت و تصرف ایشان افتاده بود فرمودند در
ایام سیاحت ما را با یک جنگم صحبت و تصرف ایشان افتاده بود بغایت مشغول مرتاض بود و خوارق
عادات می نمود وی می گفت که من قلعه می بینم از طلا و مرا می گویند که اگر چنین و چندین ریاضت کنی
ترا درون این قلعه در آریم و مردم شهر تمام از زن و مرد بزیارت وی می آمدند و مبلغها و طعامها می آوردند
و وی هیچ از ان مبلغ التفات نمی کرد و از ان طعام نمی خورد ما با وی از دین اسلام سخن می کردیم بسمع
رضا می شنید و در دفع و اضمحلال آن خیال که وی صورت قلعه از طلا می دید متوجه شدیم آخر مندفع
و مضمحل شد چند گاه چنان بود که کلمه می گفت و بکار جوگی گری خود نیز مشغول بود در آخر مسلمان خالص
شد و بر دست ما توبه کرد و مرید شد وقتی دیگر بتقریب ریاضت درویشان و ترک سوال و عدم التفات
بشهوات طعام می فرمودند که چند گاه قوت ما آن بود که یاری می رفت و استخوانهای ناکار آمدی که
قصابان می برتافتند برداشته می آوردو پاره از کاه گندم که در میان کشت زارها افتاده بودی آورد
و آن استخوان ها را می کوفتند و آن کاه را شسته و پاکیزه می کردند و در میان دیگ کرده در آب می جوشانیدند
و هر گدام کاسه از ان صاف کرده می خوردند بعد از چند روز مردم شهر آگاه می شدند و طعامها می آوردند
دو دیگر از ان جا انتقال می کردیم و جای دیگر میرفتیم و زیادت بر سه روز اقامت نمی کردیم و حکایتی دیگر ست

جدیر و صلی الله علی محمد و آله و صحبه و سلم
الرسالة الرابعة والثلثون
هدایة الانام الی التمسک بالشرایع والاحکام

لا الا الله محمد رسول الله

والله یقول الحق وهو یهدی السبیل وصول بمقصد اولچیز باید اول راه شناختن دوم راه رفتن و روش راه رفتن و طریق سلوک آن دانستن و اهل شناخت راه است چه هر که راه نمود و روش راه رفتن را نیز بیان کرده و طریق سلوک آن را تعلیم نمود است و راه راست باید تا بیقین بمقصد رساند و دود آسان رساند که آفت در راه نارست بسیار باشد و راه راست بحکم نص قرآن مجید عبادت بست قال الله تعالی ان ربی علی صراط مستقیم فاعبدوه هذا صراط مستقیم اقسام عبادات بیشمارست و هر یکی از ان راهی ست بجناب قرب حق المطلق الی الله بعدد انفاس الخلائق گفته اند این معنی دارد اگر یکی غیر این اندیشد خطا کند و در ورطهٔ ضلالت و الحاد افتد راه نماینده و روش آنرا بیان کننده پیغمبر ست صد هزاران درود بر جان پاک او و بر اهل بیت مطهر و یاران عالی قدر او باد و دیگر همه پیروان او بیند هر که پیروی او کرد و بر نهج مقصود او رفت بمنزل مقصود رسید باقی همه ضلالت و محل خوف و خطر ست

هم ازین باب که فقیر از یکی از یاران ایشان شنیده است که می گفت یکباری در ایام قحط در مسجدی
با یک یار دیگر نشسته بودند در یک گوشهٔ مسجد ایشان مشغول بودند و در گوشهٔ دیگر آن یار دیگر قرار
داده بودند که با یک دیگر سخن نکنند و از کسی طعام نطلبند بست روز برین حالت گزشته بود که
هیچ چیز از طعام نخورده بودند شخصی حلوا فروش طعام درمیان این و آن کس می نهاد و می گفت هیچ
کدام از ایشان آن طعام را نخورد چون مکرر شد دیگر آن مرد حلوائی لقمه می کرد و در دهان ایشان
می نهاد و می خوردند این حالات مذکوره در زمان سیاحت ایشان بود که هنوز بمکه معظمه نیامده بودند
و مدت عمر ایشان والله اعلم پانزده شانزده سال یا نوزده یا بست ساله بوده اند که بمکه تشریف
آوردند و بشیخ علی متقی صحبت داشته اند و لهذا در وزی این فقیر پرسید که با وجود این ریاضات
و حالات و مکاشفات و تصرفات که همه ناظر بکمال و تمام اند و پیش از صحبت شیخ وقوع یافته پس
آنچه بر ملازمت ایشان موقوف بود و در صحبت ایشان حاصل شد چه بود فرمودند
ما هر چه داریم ببرکت ایشان و فیض ایشان ست بعد از زمانی گفتند که دین ما شریعت ما بایشان
مقرر و مستقیم ماند در زمان سابق اطوار مختلف و احوال متنوع پیش آمد خلاف اند که در آخر کجا می افتادیم
و از کدام وادی سر برمی کشیدیم بصحبت ایشان طریقهٔ دین ایمان و اتباع شریعت استقامت یافت
اصل کار و آخر مقامات همین ست وقتی سخن در اتباع آنحضرت و استغراق محبت وی صلی الله علیه
وسلم افتاد فرمودند یک باری می بینم که بالای قبهٔ شریف حضرت کائنات صلی الله علیه وسلم برآمده ایم
و قبه از بالا شق شده و ما از راه آن شق بر موضع قبر شریف افتاده و در درون آن درآمده محو و مستلاشی
گشته ایم بعد ازان قوتی پیدا شده که از مشرق تا مغرب گرد جمیع آفاق عالم برآمده ایم دیدن این واقعه
در زمان حیات شیخ بود ایشان فرمودند که تعبیر این خواب آنست که صاحب آن در اتباع آنحضرت
صلی الله علیه وسلم کامل آید و در محبت آنحضرت صلی الله علیه وسلم مستغرق و فانی گشته بصفت
بقائی بالله متصف شود وقتی سخن در آوردن عمرهٔ جعرانه که موضعی مشهور ست بر مسافت یک مرحله
از مکهٔ معظمه و آنحضرت صلی الله علیه وسلم در وقت قسمت غنایم حنین در انجا اقامت فرموده عمره
برآورده بودند افتاده بود فرمودند اگر آنجا بروید از مقام نزول آنحضرت صلی الله علیه وسلم که در جبل
ست غافل نباشید و آن مقام را نشان دادند و تعیین فرمودند و فرمودند اگر نصیب باشد رویت
آن حضرت صلی الله علیه وسلم در انجا میسر ست فرمودند وقتی ما در انجا بخواب رفته بودیم هر بار که چشم
بهم می آمد جمال آنحضرت صلی الله علیه وسلم در نظر بود شاید که از صد بار متجاوز در مدت یک دو پاس
بلکه کمتر مشرف شده باشیم و ایشان باین عمره بسیار میرفتند و صایم و پای برهنه میرفتند

شیخ عزیز الله متوکل رحمة الله علیه

کسانی که زین راه برگشته اند
برفتند و بسیار برگشته اند
و آفت سالکان در زمان ما
ناشناختن راه ست که بر طریق
اصل و براه اتباع نروند و طریقهای
مستحدث و راه های مبتدع را
که بعضے بحکم جهل و میل طبع
و بعضے بجهت اشتباه و التباس
و بعضے بغلبهٔ حال و طفح سکر
و بعضے بقصد علاج مرضے که
مخصوص وقت و حال ایشان
بود پیدا کرده اند تابع شده
و اعتقاد کرده که طریقهای
موصل و مورث قرب اینها
ست و طاعات و عبادات
و احکام شرائع شغلهای ظاهر
و عادات ارباب ظاهر ست
مشغولیهای درویشان دیگر
ست بلکه گویند که اینها برای
هدایت عامه ست طریق خواص
جز این ست و گویند که نماز
و روزه کار بیوه زنان ست
و کار مردان دیگر ست و خطا
و غفلت این نادانان در اینجا
ست که نمی فهمند که این شغلها
و کارها بیان کرده و نهاده
کیست و فوائد و نتائج اینها
چیست و نمیدانند که بعثت
انبیا خصوصاً سید رسل
صلوات الله و سلامه علیه
و علیهم که مبعوث از برای تتمیم
مکارم اخلاق و تکمیل محامد
افعال ست از برای هدایت
خلق و تکمیل عباد و تقریب
ایشان ست براه رشاد و سداد

پیر شیخ باجن ست که پیر شیخ علی متقی ست رحمة الله علیهم بغایت فقر و توکل داشت چون شب شدی هر چه در خانه داشتی انچه از قدر حاجت زیاده بودی بر همسایه قسمت کردی تا آنکه آب وضو نیز بهان مقدار گذاشتی که برای طهارت نماز تهجد ضروری بودی و اغنیا را المجلس خود را ه ندادی روزی یکی از اغنیای عصر از بعضے اولاد وی التماس زیارت کرد فرمود اگر بیاید و در صف نعال با فقرای دیگر یک جا نشیند مانعی نیست وقت نماز شام بود که آن تونگر بخانهٔ شیخ آمد دید که در خانه تاریک افتاده است چیزی در خانه نبود که روغن چراغ بخرند با پسر شیخ گفت که سبوهای روغن چراغ بقرمتم خرج کنند و اگر تمام شود اعلام فرمایند تا دیگر فرستاده شود در زمان دیگر چون شیخ مشاهده کرد که چراغ بسیار گرد خانه افروخته اند فرمود این همه چراغ از کجاست حقیقت حال را باوی عرضه داشتند راضی نشد و آن تونگر را منع کرد که دیگر روغن چراغ نفرستد و انچه حاضر بود همه را بر فقرا و مساکین قسمت کرد مسکن ایشان در برهان پور بود و در احمد آباد نیز بعضے از اولاد ایشان توطن داشتند رحمة الله علیه۔

مخدوم حبیو قادری رحمة الله علیه

در شهر بدر که از دیار دکن ست می بود بزرگ بود بغایت مسن و ضعیف و متعبد و متبرک و عالی همت و عظیم الشان و با اغنیا بسیار بی التفات بود از خلق مستغنی حضرت شیخ عبد الوهاب می فرمودند که ایشان را از غایت ضعف طاقت ایستادن نبود و لیکن کمر مستحکم می بستند و اکثر شب برای نوافل می ایستادند می فرمودند که وی از عالم شیخ بود در استقامت دین و رعایت تقوی مدتی ما را با ایشان صحبت بود نزدیک بود که دست انابت و ارادت با ایشان داده شود و لیکن نصیبه ما در پیش شیخ ایداع یافته بود وفات ایشان در اواسط مائة عاشره باشد و الله اعلم۔

میان غیاث رحمة الله علیه

در برهوج که از بلاد مشهوره گجرات ست بود نماز خواص عباد الله و مصدوق خیر الناس من ینفع الناس می گویند که از هر چیز و هر جنس که مردم را بدان احتیاج افتد ایشان نگاه می داشتند و بمردم خیر می کردند چه از زر و جامه و اغذیه و ادویه و کتب و اسباب و آلات همه در خانه ایشان بود و افضل اعمال ایشان این بود و با وجود آن عالم و عامل و متقی و متبع بودند حضرت سیدی الشیخ عبد الوهاب می فرمودند که یک باری آن حضرت صلی الله علیه وسلم در خواب دیدیم پرسیدیم که یا رسول الله من افضل الناس فی هذا الزمان فرمودند افضل الناس میان غیاث ثم شیخک ثم محمد طاهر رحمة الله علیهم اجمعین۔

اگر افعال و اعمال که ایشان فرموده و طرق و سبل که نموده اند مقرب و موصل نباشد دیگر چه خواهد بود اما کیست که آن افعال و اعمال را چنانکه شرط ست بکنند و نعمت شهود و مراقبه که معنے احسان ست که الاحسان ان تعبد ربک کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک بجای آرد و این راه را چنانچه نموده اند سلوک نماید از اینجاست سنت اعتقادی اهل بطالت باحکام شریعت که آنرا بشرائطه آداب چنانکه باید ادا نکردند و نتائج و ثمرات آن را در نیافتند پس براه تردد و انکار رفتند و در ورطهٔ حرمان و خسران ابد حیطه درماندند این کوتاه نظران را باید که اگر از تقصیر و کوتاه اندیشی خود از دریافت اسرار و انوار ان درین نشئه محجوب و محروم نشستند باری باعتقاد ایمان آن ایمانی نگاهدارند و سر رشته از دست ندهند و بدانند که آن آورده کیست و در نشاء دیگر جزای آن چیست و نتیجه آن چه فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین می فرماید که هیچکس نمی داند که چه پنهان کرده شده و نهاده شده است مرشب خیزان بهلو از بستر راحت و دوزندگان از نعمتهائی که پروردگار تعالے بایشان داده است و عطا نموده انفاق کنندگان از انچه سبب قرار و آرام و لذت و سروری

میان محمد طاهر رحمة الله علیه

در پتن گجرات بوده از قوم بوره که دران دیار رند حق سبحانه و تعالی او را علم و فضل داد و بحرین شریفین رفت و علما و مشائخ آن دیار شریف را دریافت و تحصیل و تکمیل علم حدیث نمود و با شیخ علی متقی رحمة الله علیه صحبت داشت و مرید شد و باز او ببرکت و کرامت بوطن اصلی عود و بعضی بدعتها که دران قوم شائع بود ازاله کرده میان اهل سنت و جماعت این قوم تمیز و تعریف نمود و در علم حدیث تالیف مفیده جمع کرد از انجمله کتابی ست که متکفل شرح صحاح ست مسمی بمجمع البحار و رساله دیگر مختصر مسمی مغنی که تصحیح اسماء رجال کرده بی تعرض به بیان احوال بغایت مختصر و مفید و در خطبهای این کتب مدح شیخ علی متقی بسیار کرده است و وی بوصیت شیخ سیاهی بجهت امداد طلبه راست می کرد و در وقت درس نیز به حل کردن آن مشغول می بود تا دست نیز در کار باشد و وی در ازاله بدع و اهل بدع که دران دیار بودند تقصیر هم بدست آن جماعت در سنه نیف و ثمانین و تسعمائة بشهادت رسید شکر الله سعیه و جزاه الله عن المسلمین خیرا۔

شیخ عبد الله و شیخ رحمت الله رحمة الله علیهما

سندی مدنی دو عزیز بودند از فقهاء صوفیه از مدینه مطهره بدین دیار تشریف آورده و افاده علم حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم نموده طلبا و این دیار ایشان را شیخین می گفتند خواجه عبد الشهید عبید اللهی رحمة الله علیه می فرمودند که این شیخین یاد ازان شیخین می دهند. که ابو بکر صدیق و عمر فاروق باشند رضی الله عنهما هر کدام آیتی در علم و عمل و تقوی در نظر ایشان ازان مقامات شریفه بدین دیار عکس نموده و ایشان از یاران خاص و خلفاء شیخ علی متقی بودند بعضی حکام که از جانب سلطان روم بکعظمه می آمدند بشیخ اعتقاد و بندگی بسیار داشتند شیخ از برای اکثر اصحاب و خدام و فقرای خود وظیفه گرفتند الا ایشان را و بندگی شیخ عبد الوهاب زیرا که وجوه این مال خالی از شبهه نبود و والد شیخ رحمة الله قاضی عبد الله از ولایت سند در بعضی حوادث روزگار بقصد زیارت سید کائنات صلی الله علیه وسلم و توطن دران مقامات بابرکات با جمعی کثیر از فرزندان و اهل و عیال برآمده چندگاه در احمد آباد اقامت نمود و با شیخ علی متقی صحبت داشت و بعد از وصول بمقامات شریفه در مدینه منوره توطن فرمود و در اندک مدت از عالم درگذشت و این شیخ عبد الله یار و مصاحب قاضی عبد الله بود و نشو و نمای ایشان در مدینه منوره بود و سالها دران مقامات شریفه بدرس و عبادت گزرانیده بجهت بعضی حوادث و بواعث در حدود سنه سبع و سبعین و تسعمائة درین دیار آمدند بعد از عود چندگاه در احمد آباد که حکم وطن

بقدر روشن گرداند و شعبه را بلذات و منهای بهشت و شهود مولی تعالی بصیرت ذوق و شوق داشته ظلمت کفر و حجاب را بزداید همین نور دان عالم تمام ترو فراخ تر و لطیف تر گشته چنان شود که آن ملک بی پایان را فراگیرد و محیط گردد و عیانا نعیم جنت را بدست آورده خدای بمثل و مانند را مبصر نماید و بمسیر حجاب از میان برخیزد و قطعا پرده نماند و خطای دیگر که این خطاکاران کرده اند آنست که شروع عمل را موقوف ایمان کامل داشته اند و هم از اول یقین می طلبند و می گویند تا یقین نشود که حقیقت کار چیست عمل نکنیم باین راه زنی دیو جهل بهکار نشسته و در گور ظلمت و بطالت افتاده می گذارند درین صورت نه عمل بود نه ایمان خسر الدنیا والآخرة ذلک هو الخسران المبین و ندانند که نورانیت ایمان بعمل تو ت پذیرد چنانکه توفیق عمل با ایمان زیاده تر گردد و نور هر دو متعاکس متلائم

اصلی ایشان داشت اقامت نمودند و در آخر هر دو بزرگ تفاوت چند سال در عین مرض که قوت حس و حرکت مفقود بود از احمد آباد برآمده عزیمت آن مقامات شریفه نموده برآمدند و تا وصول بمکه معظمه فرصت یافته عنقریب بدار بقا رحلت فرمودند رحمة الله علیهم وعلی جمیع عباد الله الصالحین

شیخ حسین رحمة الله علیه

از یاران بندگی شیخ عبد الوهاب بود او را در سلوک این راه رفتاری خاص و در طی قیدی و تکلفی و همت فرمائی طریق مخصوص بود می فرمودند که این شیخ حسین از قرابتیان ما بود عجائب حالتی و شگرفت همتی داشت در خریدن ادنی چیزی مثل حبوب و بقول هر چه بدست او می بود می داد خواه مظفری خواه روپیه و اصلا مقید نمی شد که حساب کند و بها پرسد می فرمودند وقتی از آب نربده می گذشتیم جاعه کثیر جمع شده بودند و در درون آب بیشه شیر بود و مجال عبور بر مردم تنگ آمده این شیخ حسین بر بستی کار دگرفت و بر دست دیگر چادر خود را پیچیده و در درون بیشه در آمد و شیر را که در انجا بود پاره پاره کرد و برآمد و راه بر مردم کشاده داد می فرمودند وقتی شخصی در جائی بلند ایستاده نماز می گزارد و در نیت نماز وسواس می نمود الفاظ نیت را تکرار می کرد چنانچه وقت بر حاضران مشوش ساخت این شیخ حسین دستی بقهر بر سینه وی زد چنانکه درون آبی که در پایان آنجا بود بیفتاد دیگر اثری از ان وسواس که در باطن او بود اصلا نمانده وقتی پیش ایشان طالب علمی احیاء العلوم می خواند و زبان او بغایت لکنت داشت و در قرأت کتاب بسیار عاجز بود و اضطراب می کرد می فرمودند بارها بخاطر میرسد که باین قاری کج خلقی کرده شود بران نوع که شیخ حسین بآن مرد مصلے کرده بود و موجب زوال وسواس وی شده اما از ما نمی آید حالت وی اقتضای آن می کرد شاید که بعد از صرف همت بتدریج اثری ظاهر شود می فرمودند که یکباری ما بملاقات میان غیاث رفته بودیم و شیخ حسین همراه ما بود میان غیاث را در شان طهارت آب و نگاهداشت ظروف آن احتیاطی تمام بود که از کسی دیگر دیده نشده است و ایشان خالی از سرعت غضب هم نبودند شیخ حسین آب از خم برآورد و بخورد و آن ظرف صغیر را که بوی آب از خم برآورده بود هم بر زمین نهاده میان غیاث در غضب آمدند و فریاد زدند که های های این ظرف پلید ساختی این سخن از ایشان گفتن و از شیخ حسین آن ظرف را بر زمین زدن گفت اگر پلید شد شکسته بهتر میان غیاث خنده کردند و او را در کنار گرفتند و هیچ نگفتند در اینجا شاید که بخاطر یکی از حاضران گذشت که این کوزه شکستن از شیخ تضییع و اسراف بود چون جائز باشد برای دفع خجلان او فرمودند که مذهب امام مالک آنست که ظرف که ملوث شد طهارت آن ممکن نباشد و استعمال آن جائز نه پس غیر از شکستن آن ظرف چه سبیل باشد۔

افتد و در حقیقت یک نور است
که در دل تصدیق ست و چون
بر زبان آید اقرار گردد و هر گاه
در اعضاء و جوارح سرایت
کند اعمال خیر دنور علی نور
یهدی الله لنوره من یشاء
در اول بهمین ایمان اجمالی
تقلیدی شروع در عمل باید کرد
و پای بر بساط توفیق نهاد
تا وجود همه نورانی شود و ظلمت
تقلید بنور تحقیق مبدل گردد
و صور تفصیلیه ایمانیه از پرده
اجمال جلوه گر گردد آن بحر و بان
و محبوبانند که ایشان را در اول
فطرت بنور شهود منور و بدولت
قرب و حضور مخصوص آفریده اند
اما آن نیز نور وجدانی بسیط
و جذب مبهم اجمالی ست که
بعد از نزول ورود بمقام
سلوک تفاصیل احوال مقامات
کمال در یافته برسند قرب و وصول
مستقر و متمکن می نشانند سخن
از ضبط بیرون رفت مقصود
آن بود که هادی و معلم شارع ست
و چیزی چند از علم راه دین حق
تعلیم کرده و تلقین نموده ست
آن را باید دانست و بدان کار
کرد و هر که جز راه ست اگر همان
گوید که وی گفته یا چیزی گوید که
شرح و بیان آن کند و باعث
تقویت و ترویج و فزونی حال
آن گردد مبارک ست باقی
همه هباء و هدر و وبال ست
حدیثی از حضرت وی صلی الله
علیه وسلم بیاد آمده که مشتمل بر

شیخ عبد العزیز بن حسن طاهر رحمة الله علیه

خلیفه میان قاضی خان ست از مشاهیر متاخرین مشائخ چشتیه بود بسیار بزرگ بود عالم بود بعلوم شریعت و طریقت و حقیقت ابتدای صغرسن در عبادت و ریاضت ناشی شده تا حدی که بمرتبه مشیخت رسیده بود هیچ چیز از اوراد و اوقات که در ابتدای حال التزام نموده بود تا آخر عمر فوت نشد وی در اتباع مشائخ و حفظ قواعد و آداب ایشان یگانه عصر بود و او را در تواضع و حلم و صبر و رضا و تسلیم و شفقت بر خلق در رعایت فقرا نظیر نبود در زمان خود یادگار مشائخ چشت بود در دهلی بوجود او سلسلهٔ ارشاد و مشیخت برپا بود وی از اهل سماع بود گویند که در وقت رحلت هم بذوق و حالت رفت و ختم او بر این آیت شد فسبحان الذی بیده ملکوت کل شئ و الیه ترجعون قدس الله سره العزیز خدمت والدی فرمودند که هرگاه ما را در ایام جوانی نظر بر جمال شیخ می افتاد بی اختیار حالت بکاست می داد از جهت معنی شوق و غربت که در صورت او مشاهده می افتاد تولد او در جونپور ست در سنه ۸۹۸ ثمان و تسعین و ثمان مائة یک و نیم ساله بود که همراه والد خود بدهلی تشریف آورده و ششم جمادی الاخری سنه ۹۷۵ خمس و سبعین و تسعمائة وفات یافت و مرقد او هم در صحن خانقاه اوست فقیر در تاریخ فوت او گفته قطعه

شیخ کامل عارف دوران خود عبد العزیز	آنکه می داد اهل دل را مجلسش یاد از بهشت
هر چه از اوصاف اهل الله در عالم بود	حق تعالی از اول فطرت بذاتش در سرشت
یادگار اهل چشت او بود در دور خود	گشت از ان تاریخ فوتش یادگار اهل چشت ۹۷۵

و ایضا اولاد او شیخ قطب عالم ست عالم و فاضل و صاحب اخلاق حمیده و صفات پسندیده قدم صدق و استقامت بر سجاده پدر نهاده اوقات بطاعت و عبادت معمور دارد و اعظم خلفاء او شیخ جائیلده است که در میان سائر خلفاء او مریدان شیخ باتحاد و اختصاص و محرمیت و عزت امتیاز زاید و امروز جانشین شیخ او را می دانند و دیگر شیخ عبد الغنی بداونی ست که بصفت علم و عمل و حال و ریاضت و فقر و عزلت ز سائر آداب سلوک موصوف ست و در فضاء شهر دهلی مسجدی ست از عمارت فیروزی بعبادت مولی تعالی مشغول ست در اوضاع و احوال او آثار قوت و استقامت لایح و بایح ست ـ

شیخ جنید حصاری رحمة الله علیه

از اولاد شیخ فرید الدین شکر گنج ست بزرگ بود و بغایت کبر سن رسیده و عظمت ظاهر داشت سر کتابت او بجدی بود که آن را حمل جز بر خارق عادت نتوان نمود در سه روز تمام قرآن مجید با اعراب

بیان بعضی اعمال خیر ستایراد دی در اینجا مناسب می افتد تا بداند و آگاه شود که آن از اکرام مقام قرب و نور و تجلی و انکشاف وارد ست و چه عظیم خواهد بود قدر و مرتبه انچه از مثل این مقامات ناشی و نازل شده و همه احکام و اوضاع کار جناب رسالت آمد ازین قبیل ست و مرد مان رسهل انگاشته و آسان گرفته و منصب اهل ظاهر و وظیفه عوام پنداشته اند نعوذ بالله من الجهل و الغوایة حدیث اینست که احمد و ترمذی از معاذ بن جبل آورده اند که گفت دیر گشید روزی بر آمدن پیغمبر صلے الله علیه وسلم برای نماز بامداد تا نزدیک شد که طلوع کند آفتاب پس شتابان از خانه برآمد تکبیر برآورد و نماز بگذارد و سبک بگذارد بعد از سلام صحابه را آواز بلند بخواند و فرمود قاهمه بر جای خود نشسته باشند برخیزند پس فرمود آگاه باشید می گویم شما را که چیزی داشت مرا امروز از نماز و بر آمدن برای نماز بامداد شب برخاستم و نماز کردم و گمان اردم از نماز آنچه خدا خواسته بود ناگاه دیدم پروردگار خود را در نیکوترین صورتی اگر این بیان صفت حق ست مراد بصورت صفت و شان ست که در تجلی لطف و کرم بود و مصور بمعنی صفت بسیار آید چنانکه گویند صورت مسئله این ست

می نوشت وخوارق دیگر نیز از وی نقل می کنند واو در بعضے رسائل خود از غرائب ونوادر عالمی که از عوالم خدا وی بوی روی نموده نوشته است که از حد وهم وفهم خارج ست خدا داند که آن را چه تاویل کرده است وچه او را برین داشته است گویند که بعضے اولاد او بحبت استبعاد خلق آنها را شسته ومحو کرده اند والله اعلم وفات او در سنه وقبر او هم در حصار ست۔

میان نجم الدین رحمة الله علیه

مندوی مرید شاه جیو است صد وسی سال عمر داشت پدر او وزیر سلطان غیاث الدین مندوی بود عارف بود وصاحب حال ومجرد از علائق واز لباس بستر عورت اکتفا داشت هفت سال بود پیر او بر و نظر کرده بود وبجانب خود کشیده گویند که در احمد آباد از وی احیا ہیت واقع شده بود بعد ازین قضیه از انجا غائب شد وهیچ کس از اهل آن دیار نشان او نیافت وبدهلی آمد اکثر اوقات در مقام خواجه قطب الدین قدس سره می بود وبعد ازان از روحانیت حضرت خواجه رخصت طلبیده وبمقام اجمیر رفت ودر اقرب اوقات وفات یافت گویند که خواجه بزرگ معین الدین یکی از اولاد خود در خواب نمود که شاه نجم الدین در صدد وفات ست او را پیش حجره من جا باشد الآن گور او در همان جاست۔

شیخ برهان کالپی رحمة الله علیه

بغایت مشغول ومتواضع بود گویند که وی تصرف عالی وکشف جلی داشت ودو سه رهائی هندی از وی در خلائق مشهور ست بی گوشه حالتی ودردی نیست وبعضے گویند که وی اعتقاد مهدویه داشت والله عالم وفات او را واخر مائة عاشره است۔

شیخ سلیم بن بهاؤ الدین رحمة الله علیه

از اولاد شیخ فرید الدین شکر گنج ست ولادت او در سنه سبع وتسعین وثمان مائة وی در اوان جوانی هم در لباس سپاهیان وملازمان ریاضات ومجاهدات می کشید وهمدران اوان پیش از تعلق بقید تزویج خیال سفر در سر وی افتاد ودر سنه احدی وثلثین وتسعمائة برآمد وبزیارت حرمین شریفین مشرف شد ودر دیار عرب وعجم سیر کرده صحبتها اندوخت وکارها کرد بعد از مدتهای مدید بسیکری که پدر ومادر ان ایشان از دهلی که وطن قدیم بود بتقریب ملازمت بعضے امرا رفته در انجا سکونت نموده بودند رسیده در کوه سیکری گوشه گرفته ومشغول شد وی مدت عمر تا ایام کبر سن وزه طی می داشت

مکتوبات شیخ

صورت حال آفرینش واگر حال خود را بیان می کند که من دران وقت در صورت نیک وحال شریف بودم خود چنان نباشد که وقت شهود خاص وتجلی تام وافاضه انعام عام است فلا اشکال پس ندا آمد که یا محمد گفتم لبیک پروردگار من گفت میدانی که کدام اعمال ست که ملاء اعلی که ساکنان حظایر قدس ملکوتند خصومت می کنند در ان اعمال یعنی در شرف وفضیلت آن بیک دیگر نزاع وبحث دارند ودر برداشتن آن بمصعد قبول وثبت نمودن در دیوان اعمال مسابقت می نمایند وبر آمیان بدان اعمال رشک می برند گفتم یارب نمیدانم تو دانا تری بدان سه بار این ندا آمد گفتم جواب گفتم پس دیدم من پروردگار را تعالی وتقدس که نهاد بر وی دست قدرت وانعام خود را در میان برد شانه من تا یافتم برد تیقین را از انامل وی در سینه خود پس معلوم گشت ومنکشف شد برمن هر چه در زمین وآسمان بود وشناختم در دانستم آن اعمال مذکوره را گفت بر سید پروردگار من از من باز پرسند آمد که یا محمد گفتم لبیک پروردگار من گفت در چه چیز خصومت می کنند

واقطار بچیزهای سرد مضعف مثل سرکه کهنه و بعضے نباتات باردی کرد و هر روز آب سرد غسل می کرد و در هوای زمستان جبه پیراهن یکتائی پوشید و بعد از اقامت درین مقام متاهل شد و فرزندان و اهل و عیال هم رسیده بمرور ایام جمعیتے بظاهر احوال ایشان نیز راه یافت و عمارتها و باغها و چاهها ساخت و در مقام مشیخت متمکن گشت نماز بر طبق عمل اهل حرمین در اول وقت ادا می کرد و بعضے عادات مخالف شریعت که متعارف عوام باشد نیز رد داده طالبان را بریاضت و مجاهده می فرمود و ظاهر مجلس او مشابه محافل اغنیا و حکام بودی یکی را پند و دیگری را زجر فرمودی و آنها که بخدمتش رسیده اند و بغیت محبت و اعتقاد او منعوت اند و چیزهای غریب از کشف و کرامت و تصرف ظاهر و باطن ازوی نقل می کنند و بار دیگر در سنه ۹۶۲ اثنین وستین و تسعمائة بسبب بعضے پریشانیها که از جانب همیون ملعون رسیده باز متوجه حرمین شده و سفرها کرده و در سنه ۹۶۶ ست وستین باز قدوم آورد و سلطان وقت جلال الدین محمد اکبر اعلی الله شانه را بادی را بطه اعتقاد و اتحاد در غایت قوت و استبداد پیدا شد بتقریب آنکه او را فرزندے نمی شد توجه بشیخ آورد حق تعالی او را بسران داد ایشان را هم در منزل شیخ تربیت فرمود و بادشاه را چندان عقد صحبت و محرمیت نسبت بخانواده شیخ در ظاهر و باطن منعقد شد که حجابی درمیان نماند جمیع توابع و لواحق او از زن و مرد بعنایت بادشاهانه مخصوص گشتند بست و نهم ماه مبارک رمضان سنه ۹۷۹ تسع وسبعین وتسعمائة هم در اعتکاف ازین عالم درگذشت و هم در روضه که بنا آن بحضور خود نهاده بود و بعد ازوی بحکم والی وقت تمام شد مدفون گشت و در وقایع عمارت مسجد و آن روضه عمارتی ست که بر روی زمین مثل آن عمارت بسیار کم خواهد بود تاریخ تاسیس او ثانی المسجد الحرام و تاریخ اتمام خانقاه اکبر رحمة الله تعالی علیه۔

شیخ نظام الدین انبیٹھی رحمة الله علیه

مرید شیخ معروف جونپوری ست که مرید مولانا الهداد شارح کافیه و هدایه است وی سالک مجذوب ست حال صحیح داشت و سکر و تلوین بر حال او غالب بود در اوان سلوک ریاضات شاقه کشیده بود و اغراق باطن و کشف خواطر در غایت ظهور داشت هر که بملازمت شریفش رسیده است البته چیزے ازین باب مشاهده نموده وی از سماع پرهیز کردی و مریدان را نیز از ان و از تعلق بمظاهر صوری منع فرمودی و گفتے با در اگر چشم نه بندند و ریاضت نفرمایند کنجشکان جنگلی گیرند و اگر ریاضت فرمایند کلنگ شکار کنند و در باب سماع فرمودی چرا در اختلاف باید افتاد و اگر تقلید کنند باید که تقلید اوائل و کلانتران کنند و با وجود آن گاهے که حالتش در گرفتی

حق محبت

ملاء اعلی این با گفتم بلے یارب خصومت می کنند در کفارات یعنے عملهای که هر چه از گناهان صادر گردد بدان بخشند و از مواخذه کردن بران بگذرند پس گفت پروردگار کدام ست کفارات گفتم بر بار فتن برای در یافتن نماز بجماعت و نشستن در مسجد بعد از نماز گزاردن انتظار در یافت وقت نماز آینده و وضوی کامل سیر آب آوردن هنگام ناخوش داشتن طبیعت آب را چنانکه در حال ضعف و بیماری و سختی سرما دانند آن باز ندای دیگر آمد یا محمد میدانی که در چه چیز خصومت می کنند ملائکه گفتم درجات یعنی علمهائی که بدان مراتب و درجات بندگان در درگاه عزت بلند گردند ندا آمد که درجات کدام ست گفتم اطعام الطعام اطعام بمسکینان و گرسنگان دادن بمعنے انعام و احسان بر ایشان کردن تا آن را قوت معیشت خود گردانند و لین الکلام و سخن با خلائق نرم گفتن و باز پرسیدن و دشتی ننمودن و در بعضے روایات بجای لین الکلام افشاء السلام آمده یعنی آشکارا سلام دادن بیگانه و آشنا و الصلوة باللیل والناس نیام و نماز گذاردن در دل شب هنگامی که مردم در خواب باشند اشارت باجتماع صفت جود و تواضع و عبادت ست که موجب رفع

آتش در نہاد او فتادی وگاہے کہ اجتناب کردی خون نشستی و زحمت کشیدی و اکثر سخنان او از آداب طریقت و فضائل اعمال بودی مگر با صاحب سر خود از توحید و حقائق نیز گفتی **نقل است** کہ وقتی متصل صبح صادق برآمدی و نماز کردی روزی بر طریق معہود درون مسجد مصلا گسترده بودند درون خلوت کہ برآمد ہم بیرون ایستاد و گفت کہ ہمین جا نماز بکنیم شاید کہ در انجا از موذیات چیزی باشد آخر چون نگاہ کردند ہمچنان بود ماری در گوشہ مصلا پیچیده در آمده بود وفات وی در سنہ ۹۸۱ احدی و ثمانین و تسع مائۃ۔

شیخ جلال قنوجی قریشی المشہور بہ للا رحمۃ اللہ علیہ

صاحب ذوق و حالت و وجد بود و در دعوت اسماء الٰہی نیز فتحے داشت شبہا بر خود گریستی و فریاد ہا کردی و نعرہا زدی و بارہا در غلبہ جذبہ و حالت تغیر وضع ظاہر کردی و بر خر سوار شدی و در کوچہای شہر گشتی بسیار مسن و معمر بودہ فی سنہ ۹۸۸ ثمان و ثمانین و تسعمائۃ

شیخ جلال الدین تھانیسری الکابلی رحمۃ اللہ علیہ

مرید و خلیفہ شیخ عبد القدوس ست از مشاہیر مشایخ وقت بود عالم بود و عامل و مستقیم و شیخی کامل از اول عمر تا آخر بطاعت و عبادت و درس و وعظ و ذکر سماع و ذوق و حالت گزرانید سن طویل یافتہ بود بر حفظ آداب و نوافل و رعایت اوراد و اوقات تا آخر حیات مستقیم بود **نقل ست** کہ او را پسرے فوت کردہ بود دران چند گاہ کہ درد مصیبت او داشت سماع نکرد تا آن درد بدرد محبت الٰہی مختلط نگردد و شریک نباشد اکثر مکتوب شیخ عبد القدوس بنام اوست و او را نیز مکتوبات ست بر طرز مکتوبات پیرات رحمہ اللہ فی رابع عشر ذی الحجۃ سنہ ۹۸۹ تسع و ثمانین و تسعمائۃ و ہو ابن خمس و تسعین سنۃ رحمۃ اللہ علیہ۔

شیخ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

پیر فانی بود از جانب ملتان بدہلی افتادہ سیاحت بسیار کردہ و ریاضات شاقہ کشیدہ اکثر اوقات ساکت بودی و سخن بکسی کم کردی بندہ بملازمت او رسیدہ بود و طریقہ التفات و عنایت را دیدہ و بفقیر سخنان بسیار کردہ گویند کہ وی می گفت کہ من منتظر پسرے ہستم حق تعالیٰ او را در ین کبر سن پسری عنایت کردہ و بعد از ولادت او نقل کرد روز جمعہ بود بخادمہ فرمود کہ چیزی در خانہ ہست بیار تا بدہم گفت کہ ترا کے در خانہ چیزی بود

درجات و علو مراتب ست شعر
شرف مرد بجود ست و کرامت
بسجود ٭ ہر کہ این ہر دو ندارد
عدمش بہ ز وجود ٭ بعد از ان
فرمان آمد کہ بخواہ ہر چہ بخواہی
پس دعا کردم و در روایتے
آمدہ کہ تعیین دعا ہم از درگاہ
آمد کہ چون نماز کنی این دعا
بر خوان اللہم انی اسالک
فعل الخیرات خداوندا سوال
می کنم ترا توفیق کردن کارہای
نیک و ترک منکرات و ناکردنی
و گذاشتن کارہای بد و واجب
ملہا لین و دوستی مسکینان
کہ ایشان را دوست دارم
زیرا کہ دوستی ایشان نشان
دوستی ایمان و ترک وجود دوستی
ست یا دوست داشتن ایشان
مر اہل ہر دو معنی یکی ست چون
ایشان او را دوست داشتند
لابد وی نیز ایشان را دوست
خواہد داشت چہ دوستدار
خود را ہر کس دوست دارد
و محبت یک نسبت ست کہ در
ہر دو طرف افتادہ و برتو اندختہ
است و ان تغفر لی و ترحمنی
و سوال می کنم ترا ای پروردگار
کہ بیامرزی گناہان مرا و رحمت
کنی بفضل خود بر من اصل
اینست و اگر مغفرت و رحمت
پروردگار نباشد خلاص
و نجات ممکن نیست آدمی
سراسر گناہ و تقصیرات ست
کدام عمل و کدام کار کشایندہ
درگاہ قبول باشد آدمی

تا امروز باشد گفت هرچه هست از اندک و بیش بیارد و سه سیر غله بود و یک دوجامه کهنه آن را بفقیران داد بعد ازان فرمود میل سماع دارم مطربی را بیارید گفتند که تو چه داری که مطرب می دهی گفت دستار خود و چادری که پوشیده ام می دهم درین اثنا بخانه یاری رفت که در همسائگی او سرودی می گفتند بشنید و گریه و حالت بسیار کرد چون حالت بی اختیاری غالب شد بخانه آوردندش قیلوله کرد بعد از ساعتی برخاست و گفت که امروز روز جمعه است غسل کرده ام حجام را طلبید و از یاران وداع شد بعد ازان گفت که امروز وظیفه خود از قرآن نخوانده ام قرآن طلبید و وظیفه بخواند و بعد ازان بخفت و جان بحق تسلیم کرد و کان ذلک فی سنه ۹۸۹ تسع وثمانین وتسع مائة۔

شیخ عبد الغفور مانو رحمة الله علیه

در علم دعوت و عمل آن کامل و صاحب نفس بود سیاحت بسیار کرده در هند و خراسان را دیده و وی مرید و طفل جد مادری خود شیخ شمس الدین یکباری او را اجنیان برداشتند و بملک خود بردند و مدتهای مدید در میان جنیان بود و مردم خانه را اعتقاد آنکه او بجای سفر کرده است تعریف شهرهای جنیان و زمین آن و اوضاع و اطوار ایشان بتفصیل کردی و زبان ایشان را نیز دانستی الآن بتاثیر آب و هوای دیار ایشان در صورت و هیئت او تغیری پیدا بود که گویا ازین عالم نیست بسیار معمر شده بود در سنه ۹۸۹ تسع وثمانین وتسعمائة وفات یافت و او را شیخ عبد الغفور مانو ازان جهت گویند که مانو نام محبوبهٔ او بود و الله اعلم از جنس انس بود یا جن چندان باوی نسبت داشت که اگر شخصی نام او را بر سفال بنوشتی و در آتش انداختی البته دنبال او کردی و در آتش افتادی بارها مشاهده کرده اند که نام مانو نوشته در چاهی انداخته اند و او نیز همراه آن در چاه افتاده آن سفال از تنگ چاه بیرون آورد و شیخ اقرب قبیله ماست شخصی والد فقیر را نزد وی علیه الرحمة برده و دعا طلبیده بود شیخ از قرابتیان ماست اکثر از نسائی قبیله می گویند که بارها دیده شد که شخصی از بیرون در آمد و در خانه ایشان رفت و خلط را آس کرد و خدمتها که داماد در خانه کنند کرد و غائب شد گاهی در خدمت شیخ شمس الدین جماعتی می نمودند که هیچکس نمی دانست که اینها چه کسند رحمة الله علیه۔

مولانا درویش محمد واعظ رحمة الله علیه

درویشی مرتاض و متعبد و سالک و عارف و بصورت و سیرت درویشان موصوف بود

کتاب اول و اصل تمامه در میان است
گفت و گویا از جانب تمامه
ذریات خود گفت ربنا ظلمنا
انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا
لنکونن من الخاسرین واذا
اردت فتنة فی قوم فتوفنی
غیر مفتون سوال می کنم ترا
که چون اراده کنی در قومی فتنه
و ابتلا را یعنی بلای فرستی
دینی که بدان ترسی زوال ایمان
باشد بردار مارا پیش از انکه
گرفتار فتنه شوم و دین و ایمان
از دست دهم او کی خود طلب
سلامت و عافیت باید کرد
و چون دائره تنگ گردد و سلا
از میان برخیزد جز فتنه ازین
عالم پر فتنه و آشوب را هی
نیست حیات بسلامت یا
امید سلامت خوب ست
چون این راه بسته گردد ممات
محبوب ترا زحیات بود و السلام
حبک سوال می کنم از تو
محبت ترا از همه چیز و همه کس
از مال و منال و زن و فرزند
و هر چه پاسوای تست ترا
دوست تر دارم یا مراد محبت
حق ست عز اسمه مر بنده را
بتوفیق طاعات و فعل قربات
و حب من یحبک و سوال
می کنم دوستی کسی را که دوست
می دارد ترا بهر دو معنی که آن
نیز نتیجه کمال دوستی تست
و حب عمل تقربنی الیک و
سوال می کنم دوستی علی که
نزدیک گرداند مرا بجناب قدس تو

تمام عمر وی بریاضت وسلوک این راه گذشته ذوقی بسیار وصحبت خوشگوار داشت گاهے او را برآوازے درد می وشورشی وگریه دری گرفت که بیان آن از حد تقریر بیرون ست باصل از ماوراء النهر ست وسالها در حرمین شریفین بفقر وریاضت ومجاهده وعبادت گذرانیده در زمان دولت افغانان در حدود سنه خمس وخمسین وتسعمائة بهندوستان آمد وصحبت اکثر مشائخ این دیار دریافته اکنون در دهلی بدانچه لایق وقت درویشان باشد می گذرانید ودر سنه سبع وتسعین وتسعمائة رحلت کرد قبرے نزدیک بمقبره شیخ برهان الدین بلخی ست رحمة الله علیه ـ

مولانا بخشی رحمة الله علیه

نام وی محمد ست بخشی تخلص وی در اوائل حال بسیار بے قید وبے ملاحظه بود ودر آخر بتوفیق الهی رفیق حال او شده او را براه فقر وریاضت آورد سی سال صوم دهر داشت در ریاضت کشید در دهلی قریب مقام شیخ نظام الدین اولیا میرزا محمد عزیز که اعظم خوانین عصر ست برای وی خانقاهی بنا کرد در انجا مشغول می بود دهم در انجا مدفون گشت درگوشها ویرانهائے دهلی بسیار گشتی چیزے از کشف قبور نیز از وی نقل می کردند ودر وقت رحلت نیز بیدار دل وباخبر رفت مولانا احسن کشمیری که جوانی عالم وفاضل ومودب ومهذب ومقبول الهام ومعتقد درویشان ست در تاریخ وفات وی گفته ست

فات فی السبت شیخنا بخشی	که نبودش نظیر مثیل وریب
فات بخشی ندا رسید زغیب	سال تاریخ آن ملک سیرت

ذکر بعضے مجاذیب بے ملاحظه تقدم وتاخر

شاه ابو الغیب بخاری رحمة الله علیه

پسر شیخ حاجی عبد الوهاب بخاری ست سکری طالع وحالتی غالب داشت در زمانی که تحصیل علم کردی با طالب علمان سبقت درس التماس کردی واعتذار نمودی که شما دائم خواهید خواند ومرا اعتماد بر فرصت وقت نیست خدا داند که چه حالت پیش آید بسر عتی هرچه تمامتر بر اکثر کتب متداوله عبور نمود بعد ازان او را جذبه پیش آمد واز همه کارها باز ماند **نقل ست** که وقتی تمام روزان در خانه ایشان پخته بودند تا بهاگرم شده مانده بودی آمد وهر دو پایها را بر تابهها نهاد تا مدتی ایستاد واز ان اثری در پای شریفش ظاهر نگشت **نقل ست** روزی

بعد ازان فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم این قصه که دیدم حق ست آن را یاد گیرید وپس از یاد گرفتن تعلیم کنید دیگران را الحمد لله که در ضمن این شرح وبیان که متضمن تعلیم این قصه شد عمل باین حدیث وامتثال این امر وقوع یافت وباید دانست که افضل ترین اعمال در اجر وثواب ونزدیک سازنده ترین بنده را بجناب حضرت کریم وهاب نماز ست وصحیح تر وصادق ترین احوال عالی که در نماز دست دهد ونماز قرة العین مصطفے ست صلی الله علیه وسلم وآنحضرت را در نماز شهودے خاص وحالی مخصوص بود که در غیر آن نبود لی مع الله وقت که فرمود در نماز بود اگرچه وے صلوات الله وسلامه علیه دایم الوصال وهمیشه در قرب حضرت ذو الجلال بود اما اینجا خلوتی دیگر ومحرمیتی دیگر بود قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرب ما یکون العبد من ربه وهو ساجد فرمود بنده را یعنی ذات شریف او را در سجود قربتی ست که در اتحاد ویگانگی بالاتر ازان حالتی نیست مثال بر معراج نسبت بسائر اوقات وهر کس را بقدر معرفت وصفاے وقت وعلم وحال از اسرار والوار نماز نصیبه هست واز مشائخ هر کسے موافق حال ومقام خود آن را شرح کرده

بزیارت پیران خود رفت و گفت اگر نصیب ست فردا نیز در ملازمت شما میرسم از انجا بخانه آمد و پیش والده رفت و پرسید که ما ما هیچ می دانید که من سید هستم گفت با با تو سید و پدر تو سید فرمود از پدر وجد که می پرسید من سید هستم یا نه بعد ازان خدمت گار را پیش خود طلبید و گفت برای صاحب خود چه نوع خواهید گریست باری بگریید همان روز یا روز دیگر و الله اعلم رحلت نمود۔

میان معروف رحمة الله علیه

مجذوبی بود در مقام حضرت خواجه قطب الدین در گنبد قدیمی که نزدیک بقبر شیخ برهان الدین بلخی ست می بود با وجود حالت سکر و جذبه در علم تکسیر آیتی بود از آیات الهی در وقتی که شیر شاه قلعه دهلی را ویران کرد بمجرد شنیدن غائب شد که هیچ نشانی از و پیدا نشد۔

شیخ علاء الدین مجذوب رحمة الله علیه

او را شیخ علاول بلاول نیز گویند او در کشف حال و اطلاع ضمائر آیتی بود از آیات الهی هر کس که بخدمتش رسیده است البته چیزے درین باب از وی دیده در اوائل حال طالب علمی می کرد بیشتر احوال در سامانه بود مدتی در دهلی نیز میان طالب علمان می بود بعد از انکه او را حالت جذبه در گرفت در آگره افتاد مدتها مجرد بود بعد از انکه بسبب ظهور کرامات و امارات مردم را با وی رجوعی افتاد و خادمان برای او خدمتگاران می خریدند و در خدمت او می گذاشتند و او بمقتضای طبیعت بشری میلی می فرمود و از بعضے ازانها ولدی نیز پیدا می آمد خدمت عمی شیخ رزق الله قدس سره می فرمودند که یکباری از جهت اخبار بعضے فرزندان که غائب بود متردد بودم و می خواستم که برای خیریت او تصدق کنم یا قرآنے بخوانم یا اسمی از اسماء الهی را ورد گیرم درهمین تردد پیش شیخ علاء الدین رفتم تا بهر چه ایشان اشارت کنند بران عمل نمایم بمجردی که مرا دید فرمود قرآن عظیم از همه فاضلتر ست

می فرمودند که روزی بخدمتش عرضه کردم که ما را یک مشغولی فرمایند که آنرا کار بندیم فرمود شما را آنچه عشق بس ست حاجت بچیز دیگر نیست و خدمت ابوی قدس سره می فرمودند که یکباری از صحبت باری جدا مانده بودیم و بغایت اشتیاق او داشتیم و آن یار در دهلی بود شبی در خواب می بینم که من و آن یار در خدمت شیخ علاول بلاول نشسته ایم من دست آن یار می گیرم و پیش شیخ می آرم و می گویم که بروست این جوان بوسه دهید شیخ می گوید

کاتب حروف را نیز در ابتداء کتابت این مکتوب حالی دست داده و نیتی فراسید بود که چیزی ازان چه یافته است بنویسد چون مکتوب بآخر رسید آن ذوق نماند و نیت از دست رفت انشاء الله الحق در مکتوبی دیگر اگر وقت ساعد کرد و توفیق یاری داد چیزی بظهور رسد الامور مرهونة باوقاتها این قدر بس ست وصلی الله علی السید السند والنبی الکریم المجد محمد و آله و صحبه اجمعین و سائر من اتبع الهدی و احیاء الدین الحق المبین و العاقبت بالخیر

الرسالة الخامسة و الثلثون

تنبیه اولی الالباب بالموعظة علی الادعیة و الاحزاب

لا آله الا الله محمد رسول الله

فیلسوف روزگار خواجه نصیر طوسی بجانب شیخ عالم عارف صدر الدین قونوی قدس الله تعالی سره العزیز نامه نبوشت و درخواست کرد تا چیزے از راه وصول بحق بنویسد و راه نمائی کند خواجه پذیرفت که گر شیخ سخنان از حقایق و معارف متعلق بوجود و طریقه توحید و تحقیق سبد انم و بعاد و مانند آن چیزی خواهد نوشت تا دیر انیز در انجا بقوت علم و فکرت محال گفتگو فراخ خواهد آمد

که شما بوسه دهید که عاشقید حق تعالی او را قبولی خواهد بخشید صباح آن شب بگه تر نجدمت
شیخ رسیدم دیدم که بر در استاده است ازدور مرا بدید و فریاد کرد و گفت بروید زود بروید
که مشتاق شما اند و این دو کلمه را گفت که خیر دین خیر دین همان ساعت عزیمت دهلی مصمم کردیم
و متوجه شدیم کسی از جنس خدمتگار همراه نبود در تفحص آن اندک توقفی می بایست کرد چون
اشتیاق عظیم غالب آمد مقید بآن نشدیم در سرائے فرح فرود آمدیم شخصے پیش آمد گفتم نام
تو چیست و کجا میروی گفت نام من خیر دین ست دهلی میروم می خواهم که در خدمت باشم چون
بمنزل دیگر رسیدیم شخصے دیگر پیش آمد که بدهلی می رفت و نام او نیز خیر دین ست سر آن لفظ
خیر دین که شیخ مکرر فرموده بود اکنون ظاهر شد آن هر دو خیر دین همراه ما شدند چون بدهلی
رسیدیم آن یار بسیار را اظهار اشتیاق نمود و خوش حال شد تاریخ وفات او علاء الدین مجذوب
که نهصد و چهل و هفت ست۔

مسعود نخاسی قدس سره

دیوانه بود در بدایون شیخ نظام الدین اولیای فرماید خواجه زین الدین ساکن مدرسه معزی
او را گفت ما را فائده گو گفت شراب بیار خواجه زین الدین غلام را فرستاد شراب آورد
پیش دیوانه نهاد دیوانه گفت برکنار آب برویم آنجا بخوریم رفتند و بر لب آب نشسته دیوانه خواجه
زین الدین را گفت برخیز ساقی شو برخاست پری کرد و می داد دیوانه می خورد چند انکه
مست شد گفت جامه بکشیم و در آب رویم چون از آب بیرون آمد خواجه زین الدین گفت
بر تو باد که پنج خصلت را ملاحظه کنی۔

یکی در خانه کشاده داری بر هر که هست۔

دوم طلق الوجه پیش آئی و ترحیب و بشاشت نمائی۔

سوم آنکه هر چه میسر شود دریغ نداری از قلیل و کثیر پیش آری۔

چهارم آنکه بار خود بر کسی ننهی۔

پنجم آنکه بار کسان را تن در دهی۔

شیخ حسن مجذوب قدس سره

از قصبه ریری بود در دهلی سیری می کرد با سلطان سکندر لودهی عشق می باخت گویند
که او را چند بار سلطان مذکور در بندی خانه نهاد و در بست روز دیگر دیدند که در بازار می گردد

چرب نرم

وهنگامه حرف زبانی گرم
خواهد شد شیخ دعای چند از
او عیه ماثوره انتخاب و بفرستا
تا آنها را ورد خود سازد و بران
مداومت نماید تا راه کشاده گردد
و روشن شود بعد ازان هر چه
مهمات افتد کرده خواهد شد
نصیر طوسی را این معنی از شیخ
ناخوش آمد و گفت اینها را
بابتدیان و نو در آیندگان راه
بنویسند و بمثل من کسی در علوم
و معارف بکوشگافی کنم و در
تحقیق مطالب بپایه بلند رسیده
ام چه مناسبت دارد شیخ
فرمود اصل همین هاست هر یکی
ازان گنجینه ایست از گنجهای
الهی که رسول وی تعالی صلی الله
علیه وسلم گنجینه دار او ست
بحکم وی در مصالح بندگان
وی خرج می کند مبتدی و منتهی
چه باشد همه ریزه خواران این
خوان اند بحر علم و عقل منتهی
نتوان شد و عمل شرعی باید
تا کار برآید ۵ بعمل کار برآید
بسخن دانی نیست ۵ مقصود
از تو طیه و تمهید سخن باین
حکایت آنست که دعای چند
بود که بمصلحت وقت تشبث
بآنها در دفع شر اشرار و تحصیل
جمعیت وقت از واجبات
وقت الیشان نمود و تذکیر
و اعلام بدان از مقتضیات
محبت و خیر خواهی بود حق تعالی
ما را بمتابعت و محبت مشایخ
مشرف دارد و از پیروی

وسیر می کند یکبار دیگر سلطان سکندر در محل خاص نشسته بود که او یکایک پیدا شد و سر فرود این جا بے رخصت ما چون آمدہ گفت من عاشق توام بجهت دیدن تو آمدہ ام منقلی پر آتش در پیش بود گردن دیوانہ گرفت و در منقل نهاد زمانی طویل برین حال گزشت بعد ازانکه سر برداشت اثرے از آتش در وی ظاہر نبود۔

شیخ حسن بودلہ دہلوی قدس سرہ

از اولاد بعضے اہالی و اکابر شہر بود از اول فطرت مجذوب آمدہ و از اوضاع و اطوار این عالم غافل و فارغ افتادہ بود و وضعی عجیب و حالتے غریب داشت اکثر احوال برہنہ بودی و عضو مخصوص او کہ مردان را باشد اصلا انتشار نکردی گویا کہ غلولہ گلی را در دیوار زدہ اند ہر چہ از زر و جامہ پیدا شدی ہمہ را باقوالان و ہر کہ حاضر بودی بخشیدی و با وجود این حالت در مظاہر صوریہ کہ در محافل حاضر می بودند نگران بودی و ذوقہا کردی بعضے از علمائے وقت او را در خواب دیدند کہ در خدمت سرور کائنات علیہ اکمل التحیات حاضر ست و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را وضوی کناند و بعضے دیگر گویند کہ بعضے حاجیان از مکہ آمدند و گفتند کہ ما او را در حرم مکہ دیدہ ایم وفات او در حدود سنہ ۹۶۴ نہصد و شصت و چہار باشد واللہ عالم و قبر او در بازار دہلی نزدیک روضہ خواص خان ست و این خواص خان از موالی شیر شاہ بود و در سخاوت و صلاح از افراد وقت بود اوصاف و احوال زائد الوصف دارد و بسبب شہرت بلکہ کثرت بر ہمین قدر اختصار افتاد و او را سلیم شاہ شہید ساخت در نہصد و پنجاہ و ہشت رحمۃ اللہ علیہ۔

شیخ عبد اللہ ابدال دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مردے بود مشہور مجذوب و صاحب حالت در بازار ہا رقص کنان گشتی و دوہرہای ہندی سادہ موافق حال گفتی ہمراہ او مردم باد فہا و رباہا نیز می گشتند **نقل ست** کہ روزی بیمار بود تا اہل خانہ او را چند کس دست در بغل کردہ برخیزانیدند بر دہلیز خانہ نشاندند و درون خانہ باز آمدند ہمان لحہ دیدند کہ او غائب شد و اثری از وی پیدا نگشت خدمت عمی شیخ رزق اللہ می فرمودند کہ چون در گجرات رفتیم از مردم ذکر او و دوہرہای او بسیار شنیدیم گفتیم وی اینجا کجا آمد او در دہلی بود گفتند کہ اکثر احوال اینجا می بود او بہ دہلی کجا رفت شیخ از قرابتیان ما بود با جد فقیر نسبت خواہر زادگی داشت ہرگاہ جد را

تفویض

فوائد کریمہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کیمیای دیگرست از گنجینہ کلام آفریدگار عالم تعالی و تقدس کہ در خلاصت آن فرمود فنجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین اصل آن قصہ یونس علیہ السلام ست کہ در شکم ماہی افتاد و پروردگار عزوجل ببرکت این تسبیح نجاتش داد و فرمود فلولا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الی یوم یبعثون مشاہدہ سر توحید و عظمت الوہیت در کلمہ لا الہ الا انت و شہود عجز و عبودیت در انی کنت

دران حالت سکر و جذبه دیدی متوجه شدی و گفتی که تو خویش حقیقی مائی بخلاف اگر برادران دیگر را دیدی که از مشرب معرفت و محبت بیگانه بودند اصلا متوجه نگشتی رحمة الله تعالی علیه

میان مونگر قدس سره

در لاهور بود از مجاذیب وقت بود بسنفسی گیر او جذبه قوی داشت خدمت حاجی محمد می فرمایند که در وقتی که ما به لاهور رفتیم شیخ حسن بود له که بسبب محبتی که با ما داشت همراه ما بود روزی در مجلس نشسته بود ناگاه شیخ مونگر رسید چون نظر او بر شیخ حسن افتاد گفت تو اینجا کجا آمده و ترا بدینجا چه تعلق ست همین گفتن بود و از شیخ حسن از انجا گریختن اصلا بجای ندید و از انجا بی توقف گریخته بدهلی آمد و قرار آمد۔

بابا کپور مجذوب قدس سره

باصل از کالپی ست در ابتدای حال طریق سلوک بسیار ورزیده و سقایی کرده شبها بخانه ضعیفان می گشت و خمها پر آب می کرد آخر بمردی رسید که حالت جذبه نصیب او شد در گوالیار ماند و ابواب فتوح بروی مفتوح گشت و دلهای اهل عالم بوی رجوع شد **نقل ست** که وی اکثر احوال در استغراق بود و مگر به بعضے از حوائج طبیعی او را قدری افاقه دست میداد بعد از چند روز چیزی از جنس حبوب تناول می کرد و از لباس بستر عوریتی اکتفا کرده بود و اکثر اوقات آن هم نداشت جاها نفیس پیش او می آوردند او بمردم می بخشید اغنیا را بخود کمتر راه می داد و بدل عالم را هی داشت و از وی خوارق بسیار نقل می کنند و انتساب او در سلوک بسلسلهٔ شاه مدار بود بکبر سن رسیده بود و از اسرار بسیار خبر می داد و تاریخ فوت او بعضے از فضلاء عصر کپور مجذوب یافته اند علیه الرحمة۔

باین مجذوب قدس سره

در اجمیر بود بر در خواجه معین الدین قدس سره افتاده بود دی فرزند ماوه بود در اجمیر او را جذبه الهی دست داد **نقل ست** از شیخ حمزه دهرسوکه می گفت که چون در اول حال تو به بزیارت خواجه بزرگ معین الحق والدین رفتیم قدس سره این باین مجذوب را می که در گردا و بودند گفت میان می آید مردم هر جانب نگران شدند تا که خواهد بود ناگاه از گوشه من پیدا شدم گفت اینک میان آمد چون نزدیک رسیدم گفت میان نزدیک تر بیا

من الظالمین ذوقی عظیم دارد که دریافت مقصود از احاطه آن بیرون نتوان شد و بعضے از اهل این شان گفته اند که ادامت و اتمام عدد صد هزار درین ره بیشک بمنزل مقصود رساند صد و دو درین طریقه که ما ئیم رعایت هیچ عدد معین درکار نیست ذوق و حضور درکار ست و فی الحقیقة چون سر و عا در عدد ست تا از جناب شارع عددی معین نگردد قطع بدان نتوان کرد و حکم بدان اجتهادی نیست و الله اعلم

الرسالة السادسة والثلثون استیناس الانوار القدس فی شرح دعاء انس

لا الٰه الا الله محمد رسول الله
بسم الله علی نفسی و دینی
بسم الله علی اهلی و مالی
و ولدی بسم الله علی ما اعطانی
الله الله ربی لا اشرک به
شیئا الله اکبر الله اکبر الله
اکبر و اعز و اجل و اعظم مما اخاف
و احذر عز جارك و جل ثناؤك
و لا الٰه غیرك اللهم انی اعوذ بك
من شر نفسی و من شر کل
شیطان مرید و من شر
کل جبار عنید فان توکلت
حسبی الله لا الٰه الا هو علیه
توکلت و هو رب العرش
العظیم ان ولیی الله الذی

رسیدم کتاره در کمر داشتم کتاره را گرفت و گفت این چیست گفتم این سلاح ست سنت پیغامبر ست کتاره را بگذاشت اندکے خرج داشتم از گره من بکشاد گفت این چیست گفتم توشه راه ست این هم سنت پیغامبر ست صلی الله علیه وسلم مراد وشانه بود هر دو شانه را برآورد وشانه سر راد و تر پر تاب کرد وشانه ریش دست من داد من باین اشارت همان زمان محلوق شدم درین اثنا شیخ احمد مجد خبر یافت که پسر قاضی کریم الدین تارک شده آمده است مرا در خانه مهمان برد میان باین در مجلس حاضر بود هر یکی را با اهل مجلس نوالهٔ می داد و هر کس از دست او تبرک بر می گرفت یکی دران میان گفت که این مهمان ست او را چون محروم می گزارید طبقے که پیش وی بود تمام برداشت و مرا داد و گفت هر کس را لقمه و میان را تمام طبق همین که از انجا بر خاستم مردم مرا میان حمزه گفتن گرفتند و فتح باب من ازان روز شده

نقل ست که چون سلطان بهادر پسر بادشاه گجرات در زمان شهزادگی از پدر رنجیده بدیار اجمیر آمد اول بزیارت خواجه رفت و اجمیر دران زمان در دست کافران بود و مقام خواجه را معبد ساخته بودند و بجای بتان کرده سلطان بهادر در دل خود نذر کرد که اگر مرا حق سبحانه و تعالی بادشاه سازد انچه حد انتقام ست ازین کافران بکشم میان باین هم در انجا می بود بدایهٔ خود که شادان نام داشت فریاد زد که شادان شادان تخت بلند بنه که مرغ دریائے رسیده است بهادر این تفاؤل گرفت و برگشت و بعد ازان چون بادشاه شد بر سر این ولایت بمقتضای عهدی که داشت وفا کرد و از کفار آن دیار انتقام کشید۔

آله دین مجذوب قدس سره

در نارنول بود صاحب نفس اکثر اوقات در بازار نارنول بودی و الآن قبر او همدر انجاست در هر جا که نشستی تا چند روز برنخاستی و با خود در سخن بودی گاهے در گریه بودی و گاهے در خنده و گاهے با خود در اعراض بودی و گاهے دو تا ره زدی و بذلهای افغانی گفتی تا ندکهنه و چرکین در بر داشتی و در دست و پا آهن پوشیدی و در وقت تکلم و خطاب چنین گفتی خدایا بیا خدایا برو خدایا بنشین بهر که سخن کردی همچنین گفتی ملا محمد نارنولی می گفت که مادر من می گفت که تو طفل شیر خوار بودی یکبار چنان بیمار شدی که امید حیات منقطع شد آله دین دیوانه نزدیک محله ما بگذشت بیکی گل کوزه داد و گفت برو و این گل در خانهٔ فلان ببر آنکس گل آورد و بمن داد و من آن را تعویذ ساختم و در بازوی تو بستم حق تعالی ترا صحت داد پدر تو برفت و آله دین را بخانه خود آورد تا چیزی بخوراند آله دین گفت خدایا چیزی گرم و چیزی سرد و چیزی ترش و چیزی شیرین بده رتو فی الحال برنج پخت و شکر و جغرات حاضر آورد و او خورده باز گشت گویند

نزل الکتاب وهو یتولی الصالحین این دعا انس بن مالک ست رضی الله عنه که خادم رسول الله بود صلی الله علیه وسلم ده سال خدمت آنحضرت کرد و آنحضرت او را بالتماس مادرش بدعاء خیر در دنیا و آخرت مشرف و مخصوص ساخته و حق سبحانه و تعالی بدعاء آنحضرت در عمر و مال و اولاد وی برکت عظیم داده و عمرش از صد سال متجاوز شده و اولاد صلبی اش بصد تن رسیده هفتاد و سه تن از ذکور و باقی اناث و باغ و بستان وی در یک سال دو بار میوه می داد این برکات دنیاست برکات آخرت را خود چه توان گفت شیخ جلال الدین سیوطی که از اعاظم علماء حدیث ست در کتاب جمع الجوامع می آرد که ابو الشیخ در کتاب ثواب و ابن عساکر در تاریخ آورده اند که روزی انس رضی الله عنه نزد حجاج بن یوسف ثقفی نشسته بود حجاج حکم کرد تا چهار صد اسپ از اجناس مختلفه در نظر وے در آوردند پس با انس گفت هرگز دیدی که صاحب ایعنے محمد رسول الله را مثل این اسپان و دیگر اسباب دولت و مکنت بود فرمود بخدا سوگند بتحقیق دیدم من نزد آنحضرت صلی الله علیه وسلم چیزها بهتر

که در سر بازار گنده بر پا کرده بود ندوی هر کرا پای در گنده دیدی او را خلاص کردی و پای خود در گنده کردی و هم ملا محمدی گفت که روزی من فلوس چند نذر کرده بودم و در طلب وی بر آمده در اکثر جاها ش دیدم نیافتم ناگاه در گوشه شهر در مزبله دیدم که شخصی زنده بر سر کشیده افتاده است در خاطر من رسید که مگر مرده افتاده است چون نزدیک رسیدم زنده بجنبید دانستم که زنده ایست سر از زنده برآورد و گفت خدایا بیارچه آورده چند فلس که بنیت او آورده بودم و دادم دست از خرقه برآورد و آن فلوس از دست من بستد و گفت خدایا باز گرد اینجا مزبله است رحلت او در ۶۴۵ ست و اربعین و ستمائة است و پانزدهم ماه شعبان شب برات نزدیک مزبله میدن صبح صادق و تاریخ وفات او مجذوب صادق ست قدس سره

شاه منصور قدس سره

مجذوبی بود در دیار مند و صاحب کشف جلی و تصرف غالب **نقل ست** که در وقتی که محمد همایون بادشاه متوجه گجرات بود کس را بجذبتش فرستاد تا تفاولی درین باب گیرد چون آن شخص پیش او در آمد تیری از ترکش آن شخص گرفت و پرهای او را برکند و هم در ترکش نهاد چون آن شخص بمعرکه سلطانی باز آمد کیفیت حال را باز نمود بادشاه فرمود که این نشان آنست که ما را فتح نشود و لشکر ما بی سامان گردد و لیکن درین اشارتی ست که اگرچه لشکر ما پریشان گردد و ابتر شود و لیکن اصل ذات ما سلامت ماند و بسلامت بجای خود باز رسیم حضرت شیخ عبد الوهاب می فرمودند که این شاه منصور مجذوب آب وضوی شاه بهنکهاری که صاحب ولایت رهان پور بود تدخورده بود و این حالت از انجا یافته بود و می فرمودند که در ابتدای حال که عزیمت بر سلوک این راه داشتیم و همت بر اختیار فقر و تجرید می گماشتیم بخدمت شاه منصور رفتیم تا تفاولی و نفسی از ایشان بگیریم همین که در پیش وی نشستیم پرسید تو بهاکری می توانی پخت و بهاکری در عرف عوام آن دیار نان باجری را گویند و آن خاصهٔ فقرا ست که بدست بپزند و بخورند باز خود گفتند بهاکری پختن مشکل ست بصد محنت باجری بدست آوردی و آن را آس کردی و خمیر ساختی و هیزم جمع کردی و آتش آوردی آتش می افروختی در نمی گرفت ناگاه در گرفت سر و ریش و روی همه سوخته شد بهاکری پختن مشکل ست همین سخن بزبان هندی شکسته که ایشان داشتند مجذوبانه تکرار می کردند هر بار که ایشان این سخن می گفتند ما در دل خود می گفتیم بپزیم انشاء الله تعالی بعد ازان سر برداشتند و گفتند اگر بپزد تواند پخت همین لفظ را پنجاه و شصت بار تکرار کردند هر بار که ایشان می گفتند ما را

مکتوبات شیخ

از ین دو شنیدم از رسول خدا صلی الله علیه وسلم که فرموده است اسپ که مردم نگاه دارند سه قسم ست یکی اسپ نگاه دارد تا در راه خدا جهاد کند و با دشمنان دین داد غزا دهد بول او سرگین و گوشت و پوست و خون ان روز قیامت همه در میزان اعمال وی باشد و دیگری اسپ نگاه دارد تا در حاجات خود سوار شود و دفع پیادگی کند و یکی دیگر اسپان نگاه دارد برای نام و آوازه تا مردم ببینند و بگویند که فلان چنین و چندان اسپ دارد جای او در آتش دوزخ بود و سیان تو ای حجاج ازین قبیل ست حجاج بشنیدن این حدیث بهم بر آشفت و نایرهٔ غضب وی تیز شد و گفت اگر بلاحظه خدمت تو ای انس که پیغمبر را دیده صلی الله علیه وسلم و کتاب امیر المومنین یعنی عبد الملک بن مروان که در سفارش و رعایت احوال تو بمن نوشته است نمی بودی کردم با تو آنرا که با مردم انچه می کردم انس گفت والله هرگز نتوانی کرد پختم بدین سبب من دیده بدرستی شنیدم من از پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم کلماتی که همیشه در پناه آن کلمات و تر بهم بآن کلمات از سطوت هیچ سلطانی و شر هیچ شیطانی حجاج از هیبت این کلام از خود رفت و بعد

همت بر اختیار فقر و تجرید تازه تر می شد دیگر از پیش ایشان برخاستیم و دنبال کار خود گرفتیم۔

شیخ یوسف قدس سره

مجذوبی بود در لاهور محفوظ الاوقات مردی بلند قامت جسیم و مهیب و معظم دستار بزرگ بر سر می بست و سر محلوق می داشت صاحب کشف جلی و اشراق باطن شیخ قطب عالم می گفت که روزی او را در نخاس لاهور دیدم ایستاده و سخنان بلند و اسرار ارجمند می گوید و چیزها از خفیات احوال من بمن گفت که غیر علام الغیوب را بران اطلاع نبود روز دیگر بقصد ملازمت او رفتم تا در باب سفر تفاول گیرم و او را در جای که می جستم نیافتم بمنزلیکه داشتم باز آمدم و یاران خود از سرگذشت احوال چیزی می گفتم ناگاه وی در انجا رسید و روی بمن آورد و گفت زنهار سفر نکنی که مبارک نیست قردم اینجائی می گفتند که شیخ امروز بعد از دوازده سال اینجا آمده است و درین مدت هرگز او را عبور بر ین مقام واقع نشده رحمة الله تعالی علیه۔

سوبھن مجذوب قدس سره

دیوانه بود اهل حال و صاحب تصرف باصل از قوم کورده بود مسلمان شد و مجذوب گشت و در خدمت شیخ علاء الدین اجودهنی افتاد مدت عمر هم در خدمت او بمقام خواجه قطب الدین بسر برد روزهای بروی گذشتی که چیزی نخوردی و نوشیدی و وقتها بودی که نزدیک بچند من طعام فرو بردی و تمام مشک آب آشامیدی وقتی او را دیدند که در انبار چونه افتاده است و چونه می خورد او را گفتند که این چه می خوری این طعام نیست گفت چه کنم این بدبخت حرص بسیار دارد جز بخاک سیر نمی گردد۔

ذکر بعضے از نساے صالحات

بی بی ساره رح

والدهٔ شیخ نظام الدین ابو المؤید بسیار بزرگ بود از متقدمین ست نقل ست که وقتے امساک باران شده بود مردم همه دعا کردند باران نیامد شیخ نظام الدین ابو المؤید رشته از دامن مادر خود بدست گرفت و گفت خداوندا بحرمت آنکه این رشته دامنی ضعیفه است

از ساعتے سر برآورد و گفت بیاموزان مرا یا احمد آن کلمات را گفت هرگز نیاموزم ترا بخدا سوگند که تو نه اهل آنی تا چون وقت رحلت انس رضی الله عنه در رسید آبان که خادم وی بود بر سرش آمد و فریاد شد انس گفت چه خواهی گفت آن کلمات را که حجاج از تو طلبید و تو بوی ندادی و او را نیاموختے گفت بلی بیاموزم ترا آن کلمات را و تو از اهل آنی خدمت کردم من رسول خدا را صلی الله علیه وسلم ده سال پس درگذشت وی از دنیا در حالی که راضی بود از من و تو نیز ای آبان خدمت کروی مرا ده سال و دری گذرم من از دنیا در حالی که راضی لم از تو بگو در باره او شام این کلمات را نگاهدار و ترا خدا بحفظ از همه آفات بسم الله علی نفسی و دینی حرز می کنم و پناه می سازم بنام خدا بر نفس خود و دین خود و تواند که مراد به بسم الله مجموع بسم الله الرحمن الرحیم باشد که بجزء اول اکتفا نموده چنانچه گویند چه می خوانی گوید الحمد لله می خوانم یا الم می خوانم و مراد تمام سوره است و تخصیص کرد حرز را بنفس و دین زیرا که بنا بر تحصیل هر کمال و اصل در مبدا و مآل نفس و دین ست

که هرگز چشم نامحرم بر و نیفتاده است باران بفرست از شیخ این حرف گفتن و از خدا باران فرستادن قبر او در پهلوی نمازگاه کهنه است که قبر حضرت خواجه قطب قدس سره پیش پشت آن واقع ست رحمة الله علیهما۔

بی بی فاطمه سام رح

از صالحات و قانتات و عابدات زمانه بود و ذکر او در ملفوظات شیخ نظام الدین و خلفای ایشان بسیار ست می گویند که سلطان المشائخ در روضهٔ فاطمه سام بسیار مشغول بودے شیخ فرید الدین گنج شکر فرمودی که فاطمه سام مردی ست که او را بر صورت زنان فرستاده اند شیخ نظام الدین فرمود که شیر از بیشه برون آید کسی نه پرسد که آن شیر نر ست یا ماده فرزندان آدم را طاعت و تقوی باید خواه مرد باشد و خواه زن بعده در مناقب بی بی فاطمه سام غلو فرمود که در غایت صلاحیت و کبر سن شده بود من او را دیده ام پس عزیز عورتی بود او را با شیخ فرید الدین و شیخ نجیب الدین متوکل برادر خواندگی و خواهر خواندگی بوده است بنهایت حسب حال هر چیزی گفتی این دو مصرع من از و یاد دارم ؎

هم عشق طلب کنی و هم جان خویشی
هر دو طلبی و لے میسر نشود

و نیز فرمود که من از بی بی فاطمه سام شنیدم که می گفت از برای آنکه پارهٔ نان و کوزهٔ آب بکسی دهند نعمتهای دینی و دنیاوی نثار او کنند که بصد هزار روزه و نماز نتوان یافت و در ملفوظات میر سید محمد گیسو دراز می نویسد که روزی در مجلس شیخ ناصر الدین محمود سخن در فضائل بی بی فاطمه سام بود فرمود فاطمه سام بعد از موت با شخصے حکایت کرد که روزی بر معبود خویش در حضرت رب العزت می رفتم از طور ملکی در گذشتم ناگاه فرشته گفت کیستی بایست چه باشد که نیک بیباک واری گذری و من سوگند خوردم که من هم آنجا نشستم تا خود رب العزت تعالی مرا نطلبد بیشتر نروم ساعتے گذشت نبی خدیجه و بی بی فاطمه زهرا رضی الله عنهما آمدند در پای ایشان افتادم گفتند ای فاطمه امروز هیچ تو کیست که خدای تعالی بطلب تو ما را فرستاده است گفتم من کنیزک شما ام کدام عزت بالاتر آن باشد که شما بطلب من بیائید اما من سوگند خورده ام فرمان شد فاطمه راست می گوید شما از میان دو رشوید الی الی خاست من از جا جنبیدم بحضرت گفتم خداوندا در حضرت تو این چنین بی ادبان هم باشند که آیندگان حضرت ترا نشناسند این سخن گفت و آهی زد و در میان گور خویش بنشست میر سید محمد گیسو دراز کنایت از خود کرده می فرماید کمترین خدمتگاران عرضه می دارد که چنین گمان دارم که خواجه این حکایت از خدمت خود می کرد اما بر سم قدیم بلفظ غیبت می فرمود و در خیر المجالس می گوید که روزے

باز تقدیم کرد نفس را از جهت بودن وی موقوف علیه تحصیل کمال دینی و دنیاوی و لهذا ابقای او در تهلکه حرام ست و ابقای او حتی الامکان واجب و در مسائل شرعیه می آرند که اگر یکے را لقمه در گلو بند شود و دم آبی که بوی آن لقمه بند شده را فرو برد بهم نرسد شراب خوردن که باجماع در شرع حرام ست درین حالت او را حلال گردد بلکه واجب بود تا باعث بقای نفس و حیات فانی که سبب حصول حیات حقیقی جاودانی ست گردد و اجرا کلمه کفر بر زبان با اطمینان قلب با ایمان در حالت جبر و اکراه نیز هم ازین قبیل ست و از برای نگاهداشت جان اگر ناشایستگی بگوینده و دل بر قرار خود بود رخصت ست رخصت ابقای نفس و دین و اگر صبر کنند و عمل بعزیمت نمایند آن خود اعلی و ارفع ست این مسئله در کتب فقه بتفصیل مذکور ست از انجا باید طلب داشت بسم الله علی اهلی و مالی و ولدی بعد از حفظ و احراز نفس و دین اهل و مال و ولد را یاد کرد که اسباب بقای نفس و دین و ممد و معاون آنند بعد بسم الله بر سر آنها آورد و بهمان لفظ بسم الله که در اول آورد بسند گے نگردونگفت بسم الله علی نفسی و دینی و اهلی و مالی

مولانا حسام الدین بخدمت شیخ نظام الدین قدس سرہما آمدہ بود فرمود مولانا حسام الدین
ما امروز ابدالی را دیدیم عرضہ داشت کردکجا دیدید فرمود بزیارت بی بی سام رفتہ بودم نزدیک
حظیرہ حوضی ست یک مرد پیدا شد سبد خیار بر سر کردہ کرانہ حوض فرود آورد و خیارہا انبار
کرد و خود وضوی ساخت کہ مرا از وضوی او تعجب آمد چون وضو تمام کرد برخاست و دو رکعت
بار احت تمام نماز گزارد و مرا از ذوق نماز او عجب آمد بعد ازان میان آب رفت و سہ بار سر
بشست بعد ازان یگان یگان خیارہا می شست و در رودی فرستاد و در سبدی انداخت تا تمام خیارہا
ہمچنین بشست بعد ازان سبد برگرفت و سہ بار میان حوض فرود برد باز برآورد و در کرانہ نہاد
تا آب بچکد من از غایت تعجب برخاستم و یک تنکہ سفید در دستار چۂ من بود باز کردم و پیش
او بردم گفتم خواجہ قبول کنید گفت شیخ مرا معذور دارد گفتم خواجہ تو برای دو جیتل چندین
بار می گیری و زحمت می بری یک تنکہ نقرہ خدای تعالی فتوح بتو میرساند چرا نستانی
باز گفت معذور دارید گفتم ما را کیفیت بگو چرا نمی ستانی گفت بنشینید تا بگویم من و آن
مرد ہر دو بنشستیم آغاز کرد پدر من ہمین کار کردی من خرد بودم کہ پدر از سر برفت مادر
مرا آن قدر احکام عبادت آموختہ بود کہ پنج وقت نماز گزاردن می دانم بعد ازان چون
وقت نقل مادر شد مرا نزد یک خود طلبید و گفت درین چیز گرہے نہادہ ایم بکیش بیار و
بچیز ابردم گرہی بیرون آمد پیش مادر نہادم گرہ باز کرد چیزی علحدہ کرد و گفت این وجہ
کفن و غسال و برآوردن تو بود و مقدار بست درم مرا داد و گفت این مایۂ ہمہ عمر تست پدر
تو در باغات رفتی خیاری و سبزی بستدی و آن را بفروختی و روزگار بدان گزرانیدی
تو نیز خیاری و سبزی بستانی و بفروشی و جز این وجہ ہیچ وجہ نخوری چون آن مرد این
حکایت تمام کرد دریافتم کہ او از ابدال ست از ہیچکس چیزی قبول نکند مگر مزدوری رحمۃ اللہ
علیہ و علی جمیع الصالحین در سیر الاولیا می گوید کہ بی بی فاطمہ در حوالی قصبہ اندرپت خفتہ
است و روضۂ او قبلۂ حاجات خلق گشتہ محرر سطور عرض می دارد کہ قبر وی الآن نزدیک
دروازۂ نخاس دہلی در خرابہ افتادہ است کہ ہیچ کس نمی داند الا ماشاء اللہ جائی کہ مردم
آن را انبہائی بی بی شام گویند و بعضے عوام الناس بی بی صائمہ گویند ہر دو لفظ غلط ست
نام ایشان بی بی فاطمہ سام ست رحمۃ اللہ علیہا۔

والدۂ شیخ فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہما

بسے بزرگ مستجاب الدعوات بود نقل ست کہ چون شیخ فرید الدین شکر گنج در اجودہن

دولدی و سلوک این طریقہ در
عبارت نزد ارباب معانی اشارت
کند بر آنکہ ہر دو قسم یعنی ہر چہ
اول مذکور شدہ و آنچہ در آخر
ذکر یافتہ مقصود ست و اعتناء
و اہتمام بہر دو علی السویہ ست
و اہل و آل ہر دو بیک معنی
ست گاہی بمعنی تابعان
و پیران استعمال یابند و گاہے
بمعنی اولاد اینجا چون اولاد
در آخر ذکر یافتہ معنے اول مناسب
ترست و مال و منال چون در
مقام مدح و استحسان مذکور
گردد مراد بدان مال حلال
افتد کہ وسیلۂ آخرت گردد و حفظ
و احراز آن تخم سعادت و ثمر
کمال ست باقی ہمہ مایۂ وبال
و نکال و ولد بمعنی اولاد بود
خواہ ذکور و خواہ اناث و وجود
اولاد نیز از اسباب قوت و معاضدت
بازوی دین و دولت ست و
فرزند اگر رشید بود و صالح موجب
سعادت دنیا و آخرت ست
در حدیث آمدہ است کہ سہ چیز
ست کہ از آدمی زاد بعد از رفتن
وی از دنیا باقی می ماند یکی علم
دین کہ با اہل آن آموختہ باشد
و این سلسلہ را کہ منتہی بجناب
رسالت ست صلی اللہ علیہ وسلم
بر پا دارد و دوم دیگر خیر جاری کہ در انجا
منفعت بندگان خدا بود و بعد
ازوی بجا ماند سوم فرزند صالح
آنکس کہ ماند پس ازوی بجائے
پل یا مسجد و چاہ و مہمان سرائے
و دیگر فرزند صالح کہ بعد از مردن

سکونت گرفت شیخ نجیب الدین متوکل را فرستاد تا والده را بیارد در اثنای راه می آمدند ریزشی فرود آمدند درین سیانه باب حاجت شد شیخ نجیب الدین بطلب آب رفت چون باز آمد والده را ندید متحیر ماند چون بخدمت شیخ فرید الدین آمد قصه باز گفت فرمود تا طعام ساختند و صدقه کرده آمده است دادند بعد از مدتی شیخ نجیب الدین را دران حدود گذری افتاد چون زیر آنه رخت آمد در دل او گذشت که درین موضع بروم مگر نشانی از والده بیابم همچنان کرد استخوان چند یافت از جنس استخوان آدمی با خود گفت باشد که این استخوانهای والده ما بود شیری یا ددی هلاک کرده باشد آن استخوانها جمع کرده در خریطه انداخت و بخدمت شیخ فرید الدین آورد و قصه باز گفت شیخ فرمود که آن خریطه پیش من بیار بیاورد بیفشاند یک از ان استخوانها هم پیدا نشد

بی بی زلیخا رح

والده شیخ نظام الدین اولیا ست میفرمود که والده مرا با خدا تعالی آشنائی بود اگر او را کاری پیش آمدی تمام آن کار خود در خواب بدیدی و اختیار بدست او میدادند و هر حاجتی که مرا باشد پیش خاک والدهٔ خود عرضه دارم غالب آن باشد که هم در هفته کفایت شود و کم باشد که تا ماهی بکفایت نرسد و میفرمودند اگر والده مرا حاجتی بودی یا نصد بار صلوة گفتی و دامن مبارک خود پیش داشتی و حاجت خواستی همچنان شدی که خواستی و میفرمود والده مرا چنان معهود بود روزی که در خانهٔ ما غلهٔ نبودی مرا گفتی که امروز ما مهمان خدائیم من در ذوق این سخن بودم قضا را مردے یک تنکه را غله در خانهٔ ما آورد چند روز متواتر ازان نان میکردیم من تنگ آمدم که والده را خواهد گفت که امروز مهمان خدائیم تا آن غله تمام شد و والده مرا گفت امروز ما مهمان خدائیم یک ذوقی و راحتی در من پیدا شد که آنرا وصف نتوان کرد

نقل ست که دران ایام که سلطان قطب الدین بن سلطان علاء الدین خلجی خواست که با شیخ نظام الدین اولیا منازعت کند و سبب منازعت آن بود که سلطان قطب الدین مسجد جامع در قلعه سیپری عمارت کرد در اول جمعه مشائخ و علما را طلب کرد که درین جمعه نماز درین مسجد بگذارند شیخ نظام الدین جواب فرستاد که ما مسجد نزدیک داریم و این ساعت همین جا خواهیم کرد و در مسجد سیپری نرفت و سبب دیگر آنکه در غره سرماهی حکم بود که تمامی ائمه و مشائخ و صدور و اکابر به تهنیت ماه نو بخدمت بادشاه میروند و شیخ نظام الدین نمیرفت فاما اقبال خادم میرفت حاسدان این معنی را بادشاه رسانیده منشاء عداوت ساخته بودند سلطان قطب الدین را غرور بادشاهی در کار آمده گفت اگر در غره ماه آینده نیاید

بدعاے ایمان یاد آرد تا موجب آمرزیدن گناهان و باعث رفع درجات بر گردد و در حدیث همین ترتیب واقع است و ذکر شان بدین ترتیب اشارت ست بفضل علم و مال بر ولد و درین باب از انکه وجود ولد صالح خصوصًا در آخر زمان نادرست و در بعضے روایات ذکر ولد بر ذکر مال تقدیم یافته و بیشک ولد از مال محبوب تر و عزیز تر باشد و حفظ و احراز وے مطلوب تر و مقدم تر بود

بسم الله علی ما اعطانی الله حرز میکنم بنام خدا بهر نعمتے که داد مرا خدا چون ذکر کرد چند نعمت مخصوص را که اصل و عمده نعمتهاے دنیا و آخرت است بعد ازان لفظ عام آورد تا همه نعمتهاے اصل و فرع و جزئی و کلی را شامل باشد و بحقیقت حصر نعمتهاے وی تعالی بیرون دایره امکان ست و ان تعدوا نعمة الله لا تحصوها ان الانسان لظلوم کفار آدمی دائم بر نفس خود ظلم کند و کفران ورزد ازین جهت فرمود ان الانسان لظلوم کفار بصیغه مبالغه و جای دیگر میفرماید و ان تعدوا نعمة الله لا تحصوها ان الله لغفور رحیم یعنی اگر نه مغفرت و رحمت وی تعالی بودی کار بر آدمی زاد بدین کافر نعمتی و ناسپاسی که دارد تنگ بودے مغفرت و رحمت وی تعالی

اورا بیارانیم چنانکه دانیم این خبر بشیخ رسید هیچ نگفت و بزیارت والدهٔ خود رفت و گفت این بادشاه در خاطر ایذای من دارد اگر غرهٔ ماه آینده که باخود ایذای من راست گرفته است کار او بکفایت نرسد من بزیارت شما نیایم ازراه نازو نیاز که باوالدهٔ خود داشت این معنی را بخدمت او گزرانید و در خانه آمد بقضای الٰهی غرهٔ ماه آینده بلای بر جان بد اندیش آمد و خسروخان پراون که یکی از مقربان سلطان قطب الدین بود اورا بکشت و از بالای قصر بیرون انداخت چنانچه مشهور است ؛ **نقل ست** که میفرمود مدر غرهٔ ماه جمادی الاخری رو نقل والدهٔ من بعد شب آن ماه نبود چون ماه نو دیده شد سر در قدم ایشان نهادم و تهنیت ماه بر وفق معهوده بجای آوردم در آن حال بر زبان مبارک ایشان رفت که غره ماه آینده سر بر قدم که خواهی نهاد دریافتم که نقل ایشان نزدیک رسیده است حال من متغیر شد گریه در من گرفت گفتم ای مخدومه من غریب بیچاره را بکه می سپاری فرمود که جواب این بامداد خواهم داد و فرمود شب در خانه شیخ نجیب الدین متوکل بباش بحکم فرمان ایشان آنجا رفتم و آخر شب قریب صبح جاریه آمد که مخدومه شما را می طلبد چون رسیدم گفت دوش سخنی پرسیدهٔ جواب آن وعده کرده بودم اکنون بگویم فرمود دست راست کدام ست بگرفت و گفت خداوندا این بتو می سپارم این گفت و جان بحق تسلیم کرد و روضهٔ او متصل روضهٔ شیخ نجیب الدین متوکل است و خانه ایشان هم در انجا بود و بی بی نور که عورات آنجا بزیارت میروند اگر وجود میدارد عقب مقبرهٔ او خفته است رحمة الله علیهما

بی بی اولیا رح

از صالحات وقت خود بود گویند که وی در خلوت اربعین چهل قرنفل با خود بردی و در حجره را بستی روز چهلم که از خلوت برآمدی چند قرنفل بکار بردی و باقی افتاده بودی گویند سلطان محمد تغلق را بوی اعتقاد عظیم بود و الله عالم قبر او بیرون قلعهٔ علائی ست و اولاد او آنان بسیار اند که ایشان را هم بنام او دانند شیخ احمد مردی بود از اولاد او مردی پخته و کار کرده و بسیارے از مشایخ را دریافته بود رحمة الله تعالی علیهما

تکملہ

بیان اجداد حضرت شیخ محدث رحمة الله علیه مصنف کتاب هذا

در ذکر مجملی از احوال بعضے از اسلاف کاتب حروف رحمة الله تعالی علیهم و تفصیل احوال والد ماجد قدس الله سره العزیز جد بزرگ ما آقا محمد ترک بخاری از بخارا در زمان عظمت نشان سلطان

نیز از نعمتهاے اوست اصل این ست باقی همه هیچ در حدیث آمده است در نیاید هیچ یکی بهشت را بعملش الا بفضل خدا و رحمت وے تعالی شکر این نعمت باید گذارد و بیکار ننشست سید العالمین صلے الله علیه وسلم چندان در نماز شب ایستادی که پایهای مبارکش بیاماسیدی و خون از انها روان شدی گفتند یا رسول الله آخر نه گناهان اول و آخر ترا آمرزید اند قوله تعالی لیغفر لک الله ما تقدم من ذنبک و ما تأخر دیگر اینهمه تعب و مشقت چیست فرمود وی تعالی مرا بخشید و بخشیدن وی نعمتی ست عظیم اگر شکر این نعمت نکنم بندهٔ شاکر نباشم سید اولین و آخرین که عالم و عالمیان طفیل اویند این همه تعب کشد و بندگی کند دیگران را خود چه گوید الله ربی لا اشرک به شیئا خداست پروردگار من شریک نمی گردانم باوے هیچ چیز را فضل این کلمه و خاصیت وی دفع محنت و شدت انچه پیش آید مرد را از حوادث و دواهی در احادیث بسیار واقع شده و حقیقت معنی وے شهود توحید افعالی ست که هر چه پیش آید همه را از پیشگاه داند و در دام شرک خفی نیفتد

محمد علاء الدین خلجی بدہلی تشریف آوردہ وچون در آنجا قبیلہ دار و سر قوم خود بودہ است جماعہ کثیر از اتراک کہ پیوند قرابت و رابطہ بیعت وخدمت بوی داشتند نیز از وطن اصلی انتقال نمودہ در ملازمت او درین دیار رسیدہ اند و بنظر عنایت و تربیت آن سلطان عالی رتبت در آمدہ بانقصی مراتب شوکت و عظمت رسیدہ از برای تسخیر ممالک گجرات و فتح بنادر آن باجماعہ از امرای عالیشان متعین شد از امضا و انصرام آن مہم بحکم سلطانی ہمانجا مخیم اقامت ساخت روزی او را با یکی از امرا دیگر کہ دران مہم بادی مساہمت و مصاحبت داشتند در بعضے قضایا خصومتی واقع شد خدمتش از صحبت اغیار روی برتافتہ متوجہ بارگاہ سلطانی شدہ بخدمت دیگر و منصب بلند تر ازان مخصوص گشت بعد از انقضای ایام سلطنت علای دہر عہد دولت قطب الدین و تغلق شاہ او با فرزندان کہ ہر یک در فضائل ذاتی و کسبی و در دولت و نعمت سرآمد زمان خود بودہ اند بحکم المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا داد عیش و کامرانی میدادند حضرت وہاب بے علت چندان در اولاد او برکت ارزانی داشتہ کہ صد و یک تن اولاد صلبی او بودہ اند و برای احفاد و اولاد دیگر و در اندک مدتی آن ہمہ بحکم قادر مختار رخت اقامت بدار القرار بردند غیر یک پسر ملک معز الدین نام داشتہ است و اکبر اولاد بود و حکمت بالغہ الٰہی اقتضای بقای او کرد لاجرم از ین مصیبت سہمگین و واقعہ عظیم آن ہمہ آسایش و فراغت بدرد و محنت مبدل شدہ انتظام مہام امارت و دولت بر افتاد خدمتش ترک جمیع خیل و حشم گفتہ ولباس سیاہ پوشیدہ در خانقاہ شیخ صلاح الدین سہروردی عکوف نمود بعد از مدتی حضرت شیخ بمقتضای اشارت غیبیہ او را رجوع باہل و عیال ترغیب نمودہ و بشارت داد کہ انشاء اللہ تعالی از ہمین پسر تو اولاد تا قیام قیامت بر روی زمین باقیماند حق سبحانہ و تعالی ملک معز الدین را چنان کرد کہ گویا جمیع فیض و استعداد و نعم آن صد کس را ہم بوی تنہا ارزانی داشت و بعد از مدتی والد ماجد او از مہمات این عالم فراغ کلی بدست آوردہ متوجہ عالم دیگر شد وکان ذلک فی سابع عشر من ربیع الاخر سنہ تسع وثلثین وسبعمائۃ مقبرہ او پس پشت عیدگاہ شمسی ست بعد ازان او را پسری شد بنجابت و سعادت موصوف و بفضائل و کمالات منعوت ملک موسی نام بعد از چند گاہ جائگاہ عزت و دولت را بوی سپردہ والدش نیز بریاض رضوان خرامید و وی در فترات کہ بعد انقضای عہد دولت فیروزی واقع شد باز بوایت ماوراء النہر رفتہ در رکاب دولت مآب صاحب قران اعظم امیر تیمور گورگان بدہلی قدوم آوردہ سلسلہ آبا و اجداد تازہ کردہ قدم اقامت و استقامت محکم ساخت و دیگر ازین دیار ہیچکس ازین قبیلہ قصد دیار دیگر نکرد و از ملک موسی پسران شدند یکی فرزند ہمہ ما شیخ فیروز نام داشت کہ جملہ فضائل

با حسن ظن بہ پروردگارش
کہ چون در تربیت اوست ہر چہ کند
صلاح کار بندہ ہمدران خواہد
بود و لیکن این در حق کسی بود
کہ دائم متوجہ و ملتجی بجناب
لطف و کرم اوست تعالی شانہ
و تمامہ امور خود را بوی تفویض
نمودہ و پرتو از نور ولایت
بر ناصیہ حالش تافتہ و
پروردگار تعالی بلطف خاص
متولی امور او شدہ و ایا ندہب
آنست کہ اصلح بر بار تعالی
واجب نبود و ہر چہ خواہد کند
لا یسئل عما یفعل و ہم یسئلون
تنبیہ مراد حقیقی بانکہ در
شرع ورود یافتہ ہر کہ این دعا
بخواند جزایش این ست
آن بود کہ متحقق بدان حال
و متصف بمعنی آن شود و الا
مجرد حرکت جوارح و جنبانیدن
زبان چندان کفایت نکند
مگر آنکہ نص شارع معلوم شود
کہ این خاصیت در مجموع لفظ
و نفس حرف و صوت آن
زمان اثر بخاصیت بران لفظ
مترتب گردد و حاجت بدرک
معنی نباشد و با وجود آن بکار باید
نخست و عمل موقوف آن
حال نباید داشت فضل خدا
واسع ہست و وے سبحانہ
مجیب الدعوات بندگان ہست
بہر حال کہ بگفتند رعایت شرائط
و آداب حسابی ست و لیکن فضل
و کرم وی تعالی بیرون و بالاتر
صفات ہست علی ہر رک کلا

صوری و معنوی و وجهی و کسبی بود در علم سپاه گری و وقایع حرب نادر زمان خود بود و در اکثر صنایع حربیه بقوت طبع و جودت سلیقه بی نظیر وقت بود در علم و شعر و شجاعت و سخاوت و ظرافت و لطافت و عشق و محبت و سائر صفات حمیده بعدیل عصر خود در دولت و حشمت و جاه مکنت و عزت و عظمت مشهور روزگار بمعنی حلویت و شعر و ظرافت در خانه ما از وی پیدا شد او در اوائل عهد دولت سلطان بهلول بود قصه آمدن سلطان حسین شرقی را و محاربه وی با بهلول نظم کرده آن نسخه پیش ما بود درین وقت پیدا نمی شود و این دو بیت از وی بخاطر مانده است ارجاب حسین شرقی در مخاطبه بهلول لودهی گفته است ؎

ای قابض شهر دهلی سخنو	منم قابض ملک ما راست ملک
خدا داد ما را خدا راست ملک	حیاتت چو خواهی از ینجا برو

در بعض غزوات بدیار بهرائچ متوجه شده شهادت چشیده هم در انجا مدفون گشت در سنه ۸۶۰ ستین و ثمان مایة و آو در وقتی که بغزا متوجه می شد حلیله جلیله ایشان عرضه نمود که ما را چند روز بهست که امید واری فرزندی هست فرمود که از خدا خواسته ام که آن فرزند نرینه باشد و از وی اولاد بسیار شود و او را و شما را بخدا سپردیم تا بعد ازین ما را چه پیش آید قادر مختار بدعای آن بزرگوار پسر عطا کرد شیخ سعد الله نام جد حقیقی ما باشد در فضیلت و لطافت و ظرافت و عشق و محبت و سائر اوصاف طریقت وارث پدر بزرگوار خود بود هم در صغر آثار رشد و نجابت از ناصیه حال او لائح بود وی بعد از کسب علم و فضیلت مرید مصباح العاشقین شیخ محمد منگن که از کاملان وقت بود و سابقا ذکر وی گذشته شد و در خدمت او کار کرده ریاضتها کشید و قبول خاص یافت و بنعمت اجازت و خلافت از خدمتش مخصوص گشت و شیخ رزق الله را که اکبر اولاد او بود نیز مرید شیخ ساخت خدمت والد میفرمودند که والد ما دائم الاحوال در ذوق و شوق و ریاضت و مجاهده و طلب فقر و فنا بوده شبها بیداری می بودند و گریه میکردند و ابیات عاشقانه می خواندند از انجمله این ابیات میر خسرو بخاطر مانده است که در وقت آخر شب می خواندند ؎

همه شب در دهی ز سر صبا نشسته	همه کس بخواب راحت من بتلا نشسته

غرض در بای امکان چه خیال فاست این | هوس جمال سلطان بدل گدا نشسته

تا آخر غزل خدمت عمی میفرمودند روزی ایشان پرسیدم که این کبیر مشهور که بشنید بای وی می خوانند مسلمان بود یا کافر فرمودند موحد بود عرضه کردم که موحد مگر غیر کافر و مسلمان ست فرمودند فهم این معنی دشوار است خواهید فهمید کان وفاته فی یوم الجمعة الثانی والعشرین شهر ربیع الاول سنه ۹۲۵ ثمان وعشرین وتسعمائة و دیدرم دران ایام هشت ساله بود میفرمودند که چون رحلت ایشان قریب رسید وقتی سحری مرا برداشته بالای خانه بردند و بعد از ادای تهجد مرا مقابل قبله ایستاده کردند

لا شریک له وبالله التوفیق چنانچه در باب اخلاص در یاد عمل از شیخ شیوخ زمان خود شهاب الملة والدین السهروردی پرسیدند که چه کار باید کرد چون عمل کنیم ریا راه یابد اگر نکنیم بیکار نشینیم فرمود عمل کنید و از ریا استغفار نمائید بیکار نشستن مصلحت نیست آخر این عمل اگر دوم پذیرفت هم بنورانیت عمل سر اخلاص در دل پیدا شود انشاء الله تعالی الله اکبر الله اکبر الله اکبر واعز واجل واعظم مما اخاف واحذر خدای بزرگتر و غالب تر ست از چیزیکه می ترسم من و بیم میدارم ازان چیز در بعضی روایات و اعظم بعد از اجل نیز مذکور ست کبریا عزت و عظمت و جلال در معنی نزدیک بهم آیند و اگر کبریا را باعتبار ذات و عزت را با فعال و عظمت را با سماء و جلالت را بصفات اعتبار نمایند دور نباشد و چون نفس بجبلت بی یقینی خود ترسی و هراسی از اغیار وارد خصوصا در جائیکه معامله با عالب تر از خود ش افتد چنانچه سلاطین و جباران درین کلمه باستحضار عظمت و کبریای الهی که مستلزم استعمال و انفتاح نور یقین ست دلیری ساخت که هان ای نفس مترس که پروردگار تو بزرگ تر

گفتند خداوندا تو میدانی که پسران دیگر را تربیت کرده و از ادای حقوق ایشان برآمده ام این را یتیم میگذارم و بیکس حق او هنوز بر ذمه تست این را بتو می سپارم مربی و متولی امور او تو باش این بگفت و فرود آمد اللهم بعد از فوت پدر بمقتضی استعداد ذاتی و بموجب دعاء والد روز بروز آثار ترقی در رشد و قبول مشاهده نموده در خدمت والده و صلهٔ ارحام با وجود صغر سن و وجود برادران بزرگ آنچه حق آن باشد ادا نمود و با وجود موانع و صوارف روزگار در تحصیل علم و فضیلت نیز تقصیر ما ضی نشد و در شعر و فضیلت و قبول خواطر و ذوق و شوق و محبت و ظرافت و لطافت ذهنی تعلقی و وارستگی و طیبت قلب و حضور خاطر و ذکر لطائف و نکات و فهم دقائق و اشارت یگانهٔ روزگار و افسانهٔ دیار خود شد مردم این شهر اتفاق دارند که دهلی عبارت ازین برادران بود و بعد از حصول مرتبهٔ عقلی و تمیز جز محبت طریقه درویشان و هوای خدمت ایشان در دل وی نیفتاد اگرچه بسبب تحصیل کفاف معیشت با بعضے اغنیا از ابنای زمان صحبت ضروری میداشت و لیکن هیچکس از مصاحبان را بر سر فقر و فنای ایشان اطلاع نبود از اهل شهر ما نیز کمتر کسی بر سر فقر و معرفت والد و اعمام با سبب تستر و تعفف احوال و فضیلت ظاهر که غشاوهٔ حال درویشان است راه می یافت و اکثر مردم ایشان باانچه عنوان ظاهر ایشان بود از شعر و فضیلت و ظرافت و خوش طبعی یاد کنند مگر کسیکه بصحبت ایشان در خلوت رسیده باشد خاید که وقوفی داشته باشد با وجود وسائط وسائل ظاهر و باطن بزخارف دنیا التفات نفرمود همگی همت و جملگی نیت بر صرف قلب و قطع باطن از تعلقات برسوم و عادات مصروف داشت میفرمودند دقسم یاد میکردند که هرگز مارا هوس بر طلب زیادت و شوق بر تردد و تحصیل اسباب غنا و ثروت دنیا نبوده است اگر توجه قلب بود هم بجانب فقر و محبت آن بود اگر حدیث نفس بود همدران خیال بود میفرمودند که مرا حیرت آید از جماعه که برای خلق کاری بکنند تا ایشان را به نزد شان اعتباری بود با خلق چه کار ست کار با خدا ست میفرمودند لذت دنیا بعینه مثل لذت احتلام ست که در لمحه میگذرد و کدورت و کثافت آن باقی می ماند میفرمودند که مرا از ابتدای هفت سالگی که آغاز ادراک و شعور ست در و طلب آن راه و شوق معرفت الله بود و تمام عمر درین فکر و ذکر گذرانیده شده میفرمودند چندان چیز از غرائب احوال در ایام مشغولی و مجاهده معاینه افتاده است که اظهار آن منافی سر و اخفا که لازمهٔ حال فقر ست باشد میفرمودند که در ابتدا احوال تکلف میکردیم که نسبت یاد داشت دست میداد و الان اگر هزار تکلف نمائیم که لمحه از ان معنی غفلت پیش آید شاید که صورت نه بندد و میفرمودند که وقتها در اوائل حال بعضے مشکلات این راه پیش می آمد که قریب بحالت از زاق روح میرسید و وحشتها عارض اوقات میشد که کسی

و غالب تر از دشمن تست ۵ گرد شمنت قویست نگهبان قوی ترست + تو از مولی تعالی بترس تا همه از تو بترسند من خاف عن الله خاف عنه کل شئی و درین کلمه تنبیه ایست بران که در وقت معامله با غالب باطن را مملو و معمور بکبریای حق دارد تا هیبت و عظمت بیگانه را در دل جای نماند در سطوت نور عظمت و جلال وی تعالی جباریت و قهاریت دیگران مضمحل و متواری گردد عز جارك غالب ست همسایه تو پناه آرنده بتو چون حقیر کبریای حق و شهود عظمت او کرد از غیب بمقام حضور آمد و خطاب کرد و همسایگی حق بدوام توجه و التجا بجناب لطف و تمسک بذیل عزت اوست هر که بلنجی بجناب عزت اوست هرگز مقهور و مغلوب نگردد ۵ عزیز تو خواری نه بیند ز کس + و جل ثناؤك بزرگ ست ثنا ر تو و هیچکس بکنه صفات کمال تو نرسد ضعیف را قوت لایزال تو نرسد ضعیف را قوت دهی و قوی را ضعیف گردانی تعز من تشاء و تذل من تشاء صفت تو ست و لا اله غیرك و نیست هیچ معبود بحق جز تو اللهم انی اعوذ بك من شر نفسی چون منع تمنی ضرر و قبائح و باعث بی یقینی و بی ثباتی نفس ست پناه جست

خود را بکشد بارها عزم آن کرده می شد که در چاهی بیفتم که ازین حالت بعد و غمی خلاص یابم ناگاه بعنایت الٰہی دری از موہبت و معرفت مفتوح می ساختند و این حقیر نالائق را باین نعمت گرامی می نواختند میفرمودند که ما را نوافل و مستحبات و عزائم که روندگان این راه را باشد صلا نیست غیر عجز و نیستی و حسرت و ندامت اگر قبول افتد روزی تقریر مشرب قلندریه در پیش ایشان کرده شد که ایشان را نوافل و مستحبات چندان نبود خلاصهٔ کار ایشان بعد از ادامی فرائض تخریب رسوم و عادت بود و طیبت قلب مع اللہ سبحانہ فرمودند ما خود چیزی نیستم اگر باشیم باین مشرب خواہیم بود و نسبت ارادت و انتساب ایشان بحضرت علیہ قادریہ بود و از سلاسل دیگر نیز اجازتی و مشربی داشته و بسبب مشغولی باطن در آخر بطریقه سنیه نقشبندیه درست بود و غالب بر حال ایشان مشرب توحید بود میفرمودند که چون مشاہده کرده میشود که علما و فضلا در طلب جاه و عزت و کثرت اسباب و جمعیت اموال و نزاع و خصومت که با خلق می افتند مر آشکارا نه آید بران که بسیار نخواہند و اکابر نشدیم بارہا بفقیر میگفتند باید که با ہیچکس در بحث علم نزاع نکنی و بکلفت نرسانی اگر دانی که حق بجانب دیگر است قبول کنی و اگر نه دو سه بار بگو اگر قبول نکنند بگو که بنده را چنین معلوم ست آن نوع نیز تواند بود که شما میگوئید نزاع برای چیست میفرمودند اگر شما را با پیر و استاد خود محبتی و اعتقادی بود درین معنی بدیگری جنگ نکنید و تعصب نورزید این کار محبت ست آنرا که محبت نباشد چه کار کند فائده در اعتقاد و محبت و اتباع ایشان ست جنگی که کنی آن از برای نفس خود ست نه برای ایشان میفرمودند که طالب این راه را باید که بر کلمات مشائخ اعتقاد کند و خود را بزور بر آنها بندد و شک و شبهه را که در بعضے مسائل ایشان خلجان کند بخود راه ندہد و درین راه اول بے تحاشی در آید و اگر نه تمام عمر در خلجان ماند بعد ازان که باتباع و تقلید اعتقاد کرد بعد از صحبت ذوق و سلامت فطرت البته بمرتبهٔ تحقیق و یقین میرسد میفرمودند که مراد در اول حال در کیفیت معنی توحید و صحت این عقیده تردد و خلجان بسیار بود ہیچ وجه راه بتحقیق آن نمی بردم با خود گفتم که چندین اولیای خدا و مشائخ کبار بریں رفته اند اگر ایشان غلط کرده اند و بر ضلالت رفته معاذ اللہ من چه چیزم که من نیز بر ضلالت باشم عاقبت چنان شد که اگر بصد ہزار حیله خواہیم که خود را در شبهه اندازیم ممکن نباشد میفرمودند که ما را چون نظر بر شخصی افتد اول نوری بسیط اجمالی غیر متکیف مشاہده افتد بعد ازان تفصیل صورت او و تشخیص آن ملحوظ گردد و یکی از یاران در حالت سفر آخرت بدین ایشان آمده بود باد فرمود از مخدوم میدانی که مشاہده کدام است حق را در مظاہر کونیه چنان بیند که صورت مرآت در آئینه بشرطیکه آئینه از میان برخیزد و همان صورت منظور ماند و این معنی فقرا را درینجا میسر است تا آنجا چه نمایند میفرمودند که معامله بر طریقت بسیار ست که مردان و صاحب همتان این راه دارند و صل کار حقیقت همین ست که ملاحظه معیته

بخدا از شر وی و ہر چه از شر بآدمی زاد رسد ہمه از نفس ست پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم رب لا تکلنی الی نفسی طرفة عین و لا اقل من ذلک پروردگارا مگذار مرا بنفس من یک چشم زدن بلکه کمتر ازان مراد ایم باخود دارد در مشاہده عظمت خود بگذارتا یک چشم زدن اغیار را مجال تاثیر و تصرف و غلبه بر من نباشد و من شر کل شیطان مرید و من شر کل جبار عنید پناه میجویم بتو از شر ہر شیطان رانده شده و از شر ہر سلطان متکبر مائل از راه راست معاند حق معنی عناد از راه راست برآمدن و مخالف شدن مر حق را باوجود شناخت آن چون تدبیر کار شر و سلطنت و ملک اغوا و اضلال شیطان حواله کرده اند و بریں قیاس حال جباران و قہاران که مسلط بر خلائق اند متعوذ از شر ایشان از واجبات است باشد و شیاطین دو قسم اند شیاطین جن ابلیس و جنود وی و شیاطین انس ظلمه و اعوان ایشان اول اشارت باول ست و ثانی بثانی و قوت و ہمیه که در سرشت آدمی نهاده اند و او را شیطان عالم انفس گویند نه ازشیطان عالم آفاق ست که بر عقل و جمیع قوی و مشاعر سلطنتے دارد و دیگر بر عقل مصفا و منور بنور یقین که حکم ان عبادی

حق بجمیع اشیاء از دست ندہد و یکدم ازین خیال باز نماند دست در کار و دل با یار چنانکہ گفتہ اند

دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار | می دار نہفتہ چشم دل جانب یار

باین طریق کہ بداند او ست کہ خود را باین صورت نمودہ است و تمثل بدان فرمودہ رویۃ او را گم نباید کرد تا اطلاق و تنزہ حق و رائیۃ اعتباری او با عالم محفوظ ماند میفرمودند کہ تا حقیقت معنی تمثل معلوم نشد از شوب شک و ریب خالص نشد و بعد از حصول این معنی ہیچ شک و شبہ گردنی گردد میفرمودند کہ حصول این دولت در خدمت شیخ امان اللہ شد قدس اللہ سرہ العزیز میفرمودند کہ ما ہر چند تصور کنیم کہ غیر معنی توحید امکان داشتہ باشد پیش ما صورت نہ بندد و در صد و در کثرت از وحدت غیر این وجہی معقول نہ نماید میفرمودند کہ ظاہر چنان می نماید کہ اعتقاد این معنی فطری ست ہر کرا در فطرتش نہادہ اند بی تکلف آنرا در می یابد و علامت آن در ظاہر اعطاے فہم سلیم و ذوق صحیح ست میفرمودند کہ حالت ذکر و توجہ حضور خود منافی غفلت ست علامت صحت نسبت و رسوخ آن ست کہ در احوال دیگر از اکل و شرب و غضب و نزاع با کسی ہشیار باشد و ازین معنی غافل نبود میفرمودند تو مرا امتحان کن در حالی کہ خواہی بہ بین کہ ما ازان نسبت آگاہ ہستیم یا نہ درین مقام حکایتی فرمودند کہ دو درویش بودند کہ در نسبت حضور و آگاہی در مقام امتحان یکدیگر بودند آن دو درویش روزی در مجلس نشستہ بودند فقیری از بیرون در آمد یکی ازان دو درویش از دیگری پرسید کہ این فقیر را می شناسی کہ کیست گفت ہموست کہ میدانی بعد ازین گفتن آگاہ شد کہ چہ میگوید این درویش نیز در مقام امتحان او شد با خود گفت اگر در بارۂ فقیری او را امتحان خواہم کرد لاجرم آگاہ خواہد شد ہمہ درین خیال در کمین بود ناگاہ بعد از مدتی مدید در مجلس مردی شیخ بزرگ با کروفش و شق و شان در آمد این درویش با آن یار خود گفت حضرت شیخ را میدانید کہ چہ کاند گفت لا واللہ نمی شناسیم گفت این نیز ہمان کس ست کہ میدانی پس ہشیاری در مقام غفلت شواری دارد و میفرمودند یکی از مواضع غفلت اکل طعام ست و لیکن کسی کہ ہشیار ست او را عین مشاہدہ است اگر در کیفیت طعم و لذت آن در رود کہ از کجا ست و چگونہ و این لذت چیست و در یابندۂ آن کیست میفرمودند کہ حالت کتابت ہم مشاہدہ غریب و تماشاے عجیب دارد ظہور حروف مختلفہ از ممکن غیب و تجلی اشکال متنوعہ از کتم عدم با وحدت علم و ارادہ قلبی مثالی عجیب ست از براے ظہور کثرت از وحدت و تمثل وجود با حکام و آثار ماہیات کہ عبارت ست از صور علمیہ میفرمودند تمثلی مطابق مقصود درین باب تمثل جبرئیل ست بصورت دحیۂ کلبی در نیجا نگاہ باید کرد کہ دران صورت چیزی از دحیہ است غیر آن صورت علمیہ کہ ازوی در نفس جبرئیل حاصل شدہ و جبرئیل بمقتضی قدرت و ارادت کاملہ خود با حکام و آثار آن صورت افاضۂ وجود خود نمودہ

لیس لک علیہم سلطان بسلطنت وی ازان مقہور و منتفی ست و استعاذہ از شر وی کہ معدوم را بصفت موجود و باطل را در لباس حق نماید نیز واجب ست و زوال خوف از ما سوی حق جز بہ رفع و ازالۂ اوہام صورت نہ بندد و در حقیقت استعاذہ از شر نفس ست چنانچہ در فقرہ اول مذکور شد

فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم

این آیتی ست از قرآن مجید کہ حضرت حق سبحانہ تعالی بر سول خود صلی اللہ علیہ وسلم امر کردہ میفرماید پس اگر پشت دہند کافران و روی بجانب حق نیارند و از قبول آن اعراض نمایند بگو ای محمدای محبوب من و ای مخصوص و معصوم من حسبی اللہ بس است مرا خدا لا الہ الا ہو نسبت ہیچ معبودی بحق مگر وی علیہ توکلت : وی گذاشتم کار و بار خود را او وکیل خود گردانیدم او را و ہو رب العرش العظیم و وے پروردگار عرش عظیم ست کہ عظیم تر و بالاتر از وی خلقی در عالم اجسام پیدا نشدہ چون سوق کلام در دفع شر جبابرہ و قہاران و دفع بیم و ہراس ایشان بود و اصل و مادہ آن شہود فہر و عظمت الہی تعالی ست منقطع کلام بر سنن مطلع آوردہ ختم سخن بر عظمت کردہ و اگر اصحاب حزب و ارباب دعوت مراقبہ عاظم عزائم

او را متلبس بلباس وجود خاص ساخته ظهور نمود و تجلی فرمود با بقای حقیقت جبرئیلیه بر صرافت خود بی تغیر و تبدل و حلول و اتحاد در هیچ چیز کند و اتحاد با که شود و در آنجا خود غیر از جبرئیل و صور علمیه او چیزی دیگر نیست و علم او نیز نظر بر تحقیق عین اوست پس آن صورت همین جبرئیل ست نظر بحقیقت و غیر اوست نظر بظاهر جبرئیل نظر باخلاق و تنزه خود و رای اوست محیط است بوی و بصد هزار صورت که خواهد تمثل کند و ظاهر شود همین نسبت ست حق را بمظاهر صوری و معنوی و اللہ من ورائهم محیط میفرمودند که بندگی شیخ امان این کلمه را بسیار میگفتند هو الساری فی جمیع الذراری علی ما کان علیه من الوحدة و الاطلاق میفرمودند تجزی و تبعیض در نور ممکن نیست اگر صد هزار چراغ را از یک چراغ میفروزند در آن یک چراغ نقصانی و تبعیضی و تجزی نرود همچنان وجود الٰهی با آنکه مصدر جمیع اشیاست بر حال خود در تجرد و اطلاق خود ست میفرمودند ارواح چیست حصص فیوض الٰهی و تعینات وجود واجب که بر ماهیات انقسام یافته نه انقسامی که عقل آنرا بر انقسامات دیگر قیاس کند و این را بتمثیلی غریب روشن میکردند و میگفتند که گاهی دیده باشید که طفلان برای بازی کوزه را سوراخ سوراخ کنند و در درون آن چراغی نهند نور چراغ از آن سوراخها نمایان شود و لیکن چراغ بحالت خود ست و در آن انقسام تبعیض را مجال نیست همچنین در اینجا وجود الٰهی بر صرف اطلاق حقیقی خود باقی است و با وجود آن از روزنهاد در پهای ماهیات تا بانست میفرمودند مشائخ فرمودند که عالم از وست و بدو ست بلکه همه اوست و در گفتن بهتر همین ست که گویند از دست این کار دل ست بزبان تعلق ندارد و گفتن همان به که موافق شریعت بود میفرمودند اگر نیک ملاحظه کنند حقیقت معنی از وست را عین معنی همه اوست یا بند میفرمودند غیر حق چه باشد و از کجا باشد کان اللہ و لم یکن معه شئی پس هر چه شد از و شد الآن کما کان یعنی اکنون نیز خداست و چیزی دیگر با و نیست اللہ و لا شئ کجا غیر و کو غیر و کو نقش غیر سوی اللہ و اللہ ما فی الوجود میفرمودند پیش ما هر عبارت که گویند ما همان معنی توحید فهم کنیم در فهم ما این هر دو عبارت که عالم مخلوق اوست یا مظهر اوست تا آل هر دو یکسه معنی در آید میفرمودند که در جوانیها در سر گرمی وقت گاهی از ین دادی چیزی گفته می شد اما اکنون حظی و ذوقی که در سکوت از ان و اخفای آن دست دهد در گفتن نبود هر چند پنهان دارند ذوق و برکت زیاده تر شود و اگر گاهی از کسی افشای این سر مشاهده می افتد چنان غیرت دست میدهد که اگر ممکن بود بر دهن او زده شود که باز از ین معنی دم نزند میفرمودند فائده در اظهار آن کدام است غیر ضرر و هتک حرمت شریعت مگر آنکه طالبی و همزبانی پیدا شود که در خلوت با وی چیزی توان گفت و دوالدم را از بدو فطرت مشرب عشق و محبت آفریده بودند

باید ملاحظه این اضافت در نیوفت نمایند و در حفظ و صیانت ادخل باشند چنانچه قطب الوقت شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنه در حزب البحر که از حضرت خاتم الانبیا و صلی اللہ علیه وسلم تلقین نموده است و در باب حرز و حفظ تریاق اکبر ست فرموده ستر العرش مسبول علینا و عین اللہ ناظرة الینا و بحول اللہ لا یقدر احد علینا و اللہ من ورائهم محیط بروده عرش برافروخته و همین عنایت عصمت الٰهی بجانب ما ناظر و دیگر بقوت الٰهی بجانب هیچکس را قدرت بر ما نباشد قدرت وی تعالی همه را محیط ست که راه بیرون آمدن از حیطه قدرت او محال و هو الکبیر المتعال

فائده وصیت مشائخ شاذ است قدس اللہ اسرارهم مرمریدان را بخواندن این دعا یعنی حسبی اللہ لا الٰه الا هو علیه توکلت و هو رب العرش العظیم گفته اند اگر یکی باشد که ویرا هیچ وردی نباشد الا همین در وی کفایت میکند او را از جمیع اوراد و گفته اند که خواندن این دعا اگر فهم و حضور نباشد نیز موثر و مقبول ست و عدد خواندن آن ده کرت ست بعد از نماز صبح و بعد مغرب و اگر هفت بار بخوانند نیز کفایت ست بلکه این هم صحیح و اولیت اقرب ست و حاصل آن توحید و به جناب حق خلاص

انچه گفته اند مصرع که این لذت بشیر آمد ردن با جان برون آید ایشان را آنچنان بود میفرمودند من طفل بودم مقدار پنج شش ساله در مکتب میخواندم آنجا پسری بود در سن و سال چند مقدار من که او نیز دران مکتب میخواند مرا با او نسبت عشق بود و دران زمان مرا از معنی عشق و مشتقات او خبر نبود لیکن اطوار آن بر من میگذشت در مدت عمر هرگز ازین خیال خالی نبودیم غیر آنکه درین پیرانه سر بدست و جوی این کار راست نیاید و بی قیدی و رسوائی مناسب نماید خود را بزور نگاه میداریم و گرنه داغ همچنان از آتش محبت کباست و جان از شوق این کار خراب میفرمودند که روزی بر بالای قلعه تغلق آباد نشسته بودیم و شوق داشتیم کسی که با او تعلقی بود پایان دیده شد از همان جا بر زمین افتادیم دران وقت اصلا آزاری نرسید اکنون آن زخمها در ضعف پیری سر میکشد و گاهی این برادران در خلوت بهم می نشستند ذوقها و حالتها می کردند و سخنهای درد آمیز و حکایتهای داغ آویز میگفتند الآن از هیچکس این معنی و حالت مشاهده نمی افتد مجلس ایشان از اول تا آخر شوق و گریه و درد و محبت بود نسبت شیخ رزق الله در سوز و گرمی چنان بود که آتشی در زیر خاکستر پنهان میباشد اندک که کاویدند همه آتش برآید و مثال والد چنانکه آبی از چیزی چکیده می ماند ادنی آزاری که با و رسد بزودی تراود بغایت رقیق القلب و سریع التاثیر بوده اند سخنی از درد و محبت پیش ایشان نگذرد و متاثر نشوند و گریه نکنند فقیر را یاد نیست که این رباعی خیام را پیش ایشان خوانده باشیم و ایشان را گریه و حالت دست نداده باشد اگرچه خود در یکروزه بار بخوانم رباعی

این کوزه چو من عاشق زاری بوده است	در بند سر زلف نگاری بوده است
این دست که در گردن یاری بوده است	میفرمودند که در اول حالت سماع

و در گرفتن آن یک لمحه هست که دران شعور مفقود دست مثال برق خاطف دران لمحه یک چیزی نگنجد هر چه واقع شود آه یا فریاد یا تجلی لطیف و بعد ازان اثر اوست که باقی می ماند یک ساعت دو ساعت کمتر یا زده تا چه مقدار تاثیر کرده باشد میفرمودند حقیقت این سخن که فقها میگویند الغنا نبت النفاق هیچ معلوم نمی شود نفاق بسماع چه مناسبت دارد آنجا که از هستی خود خبر نماند نفاق چه معنی دارد مگر آنکه این خاصیت در حق طائفه مخصوص باشد والله عالم و ایشان بهر که توجه می نمودند و تربیت می کردند در هر مرتبه که آن کس می بود البته قبول و امتیازی می یافت و این معنی بسیار تجربه کرده شده است و حق سبحانه و تعالی در نظر عنایت و تربیت ایشان تاثیری عجیب نهاده بود که هر چند کسی در ادنی مرتبه قابلیت و استعداد بودی توجه ایشان البته کارگر افتادی و این حقیر را امیدواری تمام است که ورای محبت فرزندی و مهر پدری که طبیعی انسانست

مطلب بست باشد عظمت وی تعالی و تبری از فاسوی و ترک نمیرد اختیار روزنا الله و ثبتنا علی الطریقة المستقیمة ان ولی الله الذی نزل الکتاب و هو یتولی الصالحین و در بعضی روایات این کلمه نیز در آخر دعا مذکور است ترجمه بدرستی و راستی که دوست و متولی تمامه امور من خداست که فرو فرستاده است کتاب را که وی تدبیر تمامه امور دنیا و آخرت کرده است یعنی قرآن مجید را و وی سبحانه تعالی دوست میدارد و تولیت امور میکند مر صالحان را اللهم اجعلنا منهم آمین و دعا قنوت و التحیات را نیز در وقتی بتقریبی ترجمه و شرحی کرده شده بود آن نیز منقول و مسطور میگردد

الرسالة السابعة و الثلثون تجلیة القلوب بقدس الملکوت بشرح دعاء القنوت

لا اله الا الله محمد رسول الله قنوت بمعنی دعا و طاعت و سکوت و قیام مخشوع آمده و هر یکی ازین معانی را باین دعا مناسبت و در تعیین مواضع و آداب درین دعا اختلاف کرده اند و مختار آنست که اگر همه جا بواو بخوانند اولست و اگر در بعضی مواضع بی واو نیز خوانند روا بود آنچه مسموع و مشهور است بر صفحه بیان نگاشته آید اللهم انا نستعینک الخ خداوندا ما یاری و مدد و میطلبیم از تو در جمیع کارها و تمامه مهمات دنیا و آخرت یعنی

نظر خاص و عین عنایت خود این حقیر را اختصاص میفرمودند یاد دارم که روزی در ملازمت ایشان تقریر بعضے سخنان علمی می کردم و ایشان بجانب بنده ناظر بودند در اثنای سخن ایشان را حالتی در گرفت و نعره ها زدند و گریها کردند و هم دران حالت هر دو دست بر روے فقیر برآورده دعا کردند و بعد از فرود آمدن آن حالت فرمودند که مارا از مشاهدهٔ شما تجلی دست داد نوری مشهود شد که تعبیر از کیفیت آن ممکن نباشد خدا داند که آن چه حالت بود میفرمودند که مارا از صفای صحبت درویشان و طول ملازمت ایشان این مقدار شده است که حقیقت احوال آدمی را می شناسم و این معنی از ایشان بسیار تجربه کرده شده است هر کرا هر صفت که ایشان موصوف می ساختند اگرچه بالفعل از وے آن صفت ظاهر نبود ولیکن در آخر البته آن صفت سر میکشید مبالغه کرده میفرمودند که اگر شب تاریک یکی را مساس کنم امید هست که حقیقت حال او دریابم میفرمودند بعضے آدمیان هستند که باین کس کاری ندارند و از ایشان نسبت باین کس آزاری نه ولیکن ایشان را در دل این کس جای نیست میفرمودند بیشتر بی رضای ما باجماعه ایست که تکلف و تصنع کنند و نفاق ورزند و با خلق چنان نمایند که نباشند بی تکلف راست براست باید بود چنانکه باشند باید نمود کار با خداست با خلق اصلا کار نیست و والدم را اشعار بسیار بود از غزل و قصیده و رباعی ولیکن اکثر آنها به بیاض نارسیده فوت شد یکی از او باشان تمام کتب و رسائل تصوف وغیره که در مدت عمر بدست آمده بودند بدزدید خیال کرد که آن اسباب دیگر ست اگرچه بعد ازان مطلع شد که این نه آن اسباب ست که بکار وی آید بتوهم آنکه مبادا ظاهر شود همه را بسوخت میفرمودند که گاهی در ایام جوانی بتقریبی شعری گفته میشد و خاطر بدان خوش کرده میشد و مارا خیال تصنیف و هوای این کار هرگز نبوده دیگر در رساله که نوشته شد بجهت آن بود که روزی بندگی شیخ امان فرمودند که اکثر یاران در صحبت ما می باشند اما معلوم نمی شود که یاران ما ازین مشرب ذوقی حاصل کرده اند و این معنی را فهمیده اند یا نی باید که حجاب نکنند و از عرض کردن آن شرم ندارند عرضه کرده شد که فقیر را مجال آن نیست که در حضور شما تقریر نماید اگر حکم شود املا نموده عرضه کرده آید بدین جهة حرفے چند نوشته آمد میفرمودند که مارا فصاحت و بلاغت آن مقدار نیست که دعوی فضل و سخن آرائی و کمال معنی روائی توانیم کرد چند چیز فقیرانه و مفلسانه هست که بحکم وقت املا نموده شده است یکی رساله ایست مسمی کاشفات در آنجا میفرمایند ادراک کردن آن حقیقت بی کم و کیف در سه مرتبه منحصر است یکے آنکه بے کم و کیف در مرتبه جمعیة باعتبار شمول و احاطه در سریان او

در طاعت و عبادت که بے توفیق واعانت که مخصوص بندگان خاص تست و موجب قرب حضرت تست میسر نباشد اللهم معنی یا الله آسان بعضے سلف رحمة الله علیهم منقول ست که فرمودند چون خدا را با اللهم یاد کردی گویا همه نامهایش یاد کردی و بقولے اللهم اسم اعظم ست که دعا بوسیلهٔ آن با استجماع شرائط دیگر البته مستجاب ست و انا نستعینک بلفظ جمع آورد با آنکه داعی یکی ست اشارت ست با آنکه مرد باید که در طلب خیر مسلمانان را با خود شریک گرداند و برخوان نعمت بیکران حق تنها خواری نکند یا اشارة با آنکه همه محتاج مدد و معونت حق اند جل و علا و اگر از اول تا آخر همه جمع آیند از استعانت و استمداد جناب لایزال مستغنی نباشند با استقاط واسطه نفس را از مرتبه استحقاق و حیز اعتبار نتابشد که در ضمن جماعت و طفیل مقبولان درگاه دعاء او در سلک اجابت و قبول منسلک گردد و نستغفرك اللهم طلب آمرزش گناهان میکنیم از تو چون استعانت و طلب توفیق طاعت کرد طلب آمرزش گناهان نیز میکند تا هر دو شق جلب نفع و دفع ضرر که هر دو جنل مظفر و نجاح اند متمسک بذیل مقصود گردد باشد یا چون توفیق بر طاعت طلبید و هیچ طاعتی و عبادتی بے شوب نقصان نبود و چنانچه حق عبادت ست از دست نیاید استغفار میکند ازان نقصان و تقصیرات که در طاعات رود و مشائخ رحمة الله علیهم

در جمیع و زاری مشاهده کند زیرا که وے درین مرتبه عین کم و کیف خواهد بود یا آنکه بے کم و کیف نه باعتبار آن چیز بیند بل باعتبار تمثل آنحضرت بدان چیز نمود و ظهور او دران پس باعتبار این معنی نیز همان حقیقة مطلقه با جمعیتش منظور است کما قال کل شی فی کل شئ و ادراک جمیع مراتب بالکل وجوه در صورت عنصری انسانیست بعد از تحلیل ترکیب عنصری تا آنکه باقی نماند مگر آن حصه وجودی که عبارت ازوے بانامی کنند و اگر جمیع اعضا و حواس ظاهری و باطنی فانی فرض کنند حقیقت انسانی با حال خود است غیر آن معنی که بقای انسان بدوست و فنای او بتصور فنای اوست و شک نیست که ادراک آن لطیفه برین وجه بے کم و کیف خواهد بود ان الله خلق آدم علی صورته اشارت بوحدانیت اوست و علم آدم الاسماء کلها عبارت از جامعیت او دیگر رساله ایست مسمی بسلسلة الوصال مثنوی ست قریب پانصد بیت می فرمودند که آن بغلبه شوق در یک روز گفته شده است و باز هر گز بران عبور نیفتاده اگر جاے سهو و خطای واقع شده باشد اصلاح کنید در مدح شیخ امان میگوید ؎ هر چه زمن در سخن آید یقین

هست همم از صحبت آمرد دین — ور نه چه حد ست که راز درون — از دهن چون منی آید برون
من کیم و کیستم و چیستم — از دم عیسی نفسی زیستم — اوست درین راه مرا رهنما
خاک درش چشم مرا توتیا — هست دل ادبحق آویخته — آب صفت در همه آمیخته
دست من و دامن او با یقین — مقصد و مقصود من آن شاه دین — عشق بنش همدم و همساز من

غزل

درد غمش مونس همراز من — از نام و نشان که تواند نشان داد — سازی نموده در همه اعیان چنان عیان
کز غایت ظهور نهانست در نهان — بعد از ظهور بود و ما کان شی معه — گویا هزار نام و نشانست بی نشان
پیش از ظهور بود و ما کان شی معه — نزدیک عارفان محقق محققست — کون و مکان بپرتو حسن جمال اوست
دین طرفه تر نگر که نه کونست نے مکان — گه با هزار شور و شغب جا مهادران — گو عین عالمست و لیکن ورای آن
گه روی پوش همچو عروسان جلوه گر — سیفی بجز نیش نسبت هستی گمان مبر

ایضاً

ای وای بر کسی که بماند درین گمان — شراب عشق بکام تو کی سازد حرص — همای سدره نشینی و مرغ بالائی
زهر دانه فتادی بدام رسوائی — بساخت ست ترا هر دو هر جائی — پری بگرد شکر چون ذباب حلوائی
زد شمنی ست که نفس تو بهر پاره نان — لباس بوریه گر پوشی از ریا مدهم — مدام در چمن از دست ساقی مهوش
چه خام مشربی ار باده رانه پیمائی — که عارفان خدایند زیر یکتائی — هزار مرتبه بهتر ز صوف دلائی

بره و میکده سیفی و بنگر از سر هوش — مسیفر مودند که سیفی بخاری

شاعرے بزرگ ست مارا بادی مشارکتی نیست فقیر تمت این تخلص بر خود نهاد

احتیاج بعفو و مغفرت کردگار تعالی در طاعات بیشتر ست از ناکرده معصیت به تقصیر در مقام قرب بساط حضور سخت تر ست از ناکرده و بعد و غیبت استغفار سبب ادرار مطار فیض وجود و مفتاح خزائن امداد و انعام مضرت واجب الوجود ست جل جلاله و عم نواله پیوسته استغفار علیکم را دیده و کم با موال و بنین الآیه دلیل آنست سید العالمین را صلی الله علیه وسلم در یک مجلس هفتاد کرت دگاهی صد مرت می شمرند که تکرار استغفار میکرد خداوند که معنی آن استغفار و باعث آن تکرار چیه بود و از کجا بود سخن درین باب بسیار کرده اند جمله ازان در رساله مرج البحرین فی الجمع بین الطریقین که در جمع بین الشریعة و الحقیقة و تطبیق ظاهر و باطن صورت تالیف یافته است آورده ایم انچه مرا ازینهمه خوشتر و بمقام ادب نزدیکتر نماید آنست که این استغفار از جهت امت و طلب آمرزش گناهان ایشان بود و اگرنه آنجا همه رحمت و مغفرت ست استغفار برای چیه باشد و الله اعلم و استغفار باید که از سر توجه و حضور باشد و الا چون گوید استغفر الله یعنی طلب آمرزش میکنم از خط و باطنش از استغفار این طلب و حضور حق غافل بود کذب لازم آید و این گناهی دیگر ست که آنرا استغفار می گیرد باید اینجا گفت را بعد و یه رضی الله عنها که استغفار ناها یحتاج الی استغفار کثیر

لیکن چون نام فقیر سیف الدین بود بعضے یاران بجد شدند که سیفی تخلص کنند بدان سبب درگذاشتن این تخلص مساهله کرده شد و درین زمان که آوان ضعف و پیری بود چندان معنی فناوه نیستی بر حال ایشان غالب بود که هیچ چیز از طعام و لباس و فراغت و آسایش و صحبت و مخالطت تعلقی که نبعت شوق و رغبت باشد نبود و اگر برای حفظ صحت یا دفع مرضی علاجی می بایستی کرد مقید نشدند و میفرمودند کدام کار خیر از دست ما می آید که خود را بپردازیم باشیم یا نباشیم برابرست و چندان معنی خوف و خشیت بر ایشان غلبه داشت که کم وقتی ازین معنی فارغ و خوشحال می بودند که میفرمودند من در نفس خود یک چیزی نمی بینم که آنرا دست آویز خود سازیم و دائم که پیش خدا کار خواهد آمد و گریه میکردند گاهی برای تسلی ایشان عرضه کرده می شد که در فضیلت یک قطرهٔ آب چشم که از ترس خدا برآید چندان واقع شده است نفس سرد میکشیدند و میگفتند که اگر اینها باشد حیرانی میفرمودند هر گاه نظر بر کبریا و غنای حق می افتد همه طاعات و معرفت و طاعات برباد میرود و خدا داند که عاقبت چه میست تا دم آخر چه طور گذرد بسیار ازین معنی ترسان و لرزان می بودند تا آنکه در قرب ایام رحلت این نسبت بغایت غلبه کرده بود اکثر اوقات چنان بودی که فقیر چون در خانه تلاوت قرآن مجید کردی آیات وعید را پست تر خواندی و گاهی اگر بلند خوانده شدی چنانچه بسمع ایشان رسیدی بجدی گریه و انزعاج و اضطراب دست دادی که از خود رفتندی و آیات وعده و رحمت بقصد بلند خوانده شدی و ایشانرا باستماع آن تازگی دست می دادی یک شبی ایشان را در همان ایام از اول شب ضعفے و فرو رفتگی شد که تا سه پاس شب ازین عالم شعور نبود چون آخر شب افاقتی دست داد و باین عالم باز آمدند فقیر بشوق تمام وبآواز بلند تلاوت میکرد چون باین آیات رسید ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملئکة ان لا تخافوا ولا تحزنوا و ابشروا بالجنة التی کنتم توعدون بملاحظهٔ استماع ایشان مرا شوق زیاده تر شد بسیار بسیار وقت ایشان خوش و ذوقی حاصل آمد مکرر فرمودند رحمت باد صد رحمت باد زاد الله فی شوقکم و ذوقکم و عمرکم برخوردار باشی هنوز ذوق آن وقت از خاطر این حقیر نمیرود و امید دارم که مراد عای آن شب سرمایهٔ دنیا و آخرت شود انشاء الله تعالی و چون وقت رحلت قریب تر آمد فرمودند بعضے ابیات و کلمات که مناسب معنی عفو و مغفرت باشد در کاغذی بنویسی و با کفن همراه کنی یکی این رباعی

باعی دارم دلکی غمین بیامرز و مپرس
صد واقعه در کمین بیامرز و مپرس
شرمنده شوم اگر بپرسی عملم
ای اکرم الاکرمین بیامرز و مپرس

و دیگر این دو بیت

قدمت علی الکریم بغیر زاد ۵ من الحسنات و القلب السلیم
فحمل الزاد اقبح کل شیء

فرمود استغفار یکه ما میکنیم گناهی ست که محتاج ست باستغفار کثیر کثرت استغفار کثیر از جهت لزوم تسلسل و هر آئینه ست یا از جهت آنکه گناه در عین استغفار عظیمه بوده و بکثرت استغفار محتاج تر و منے از علما بران فتند که اگر استغفار بصیغهٔ دعا باشد چنانچه گوید اللهم اغفرلی بهتر و ازاوم کذب دور تر بود اگر بصیغهٔ حضور در اجابت دعا نیز شرط ست لیکن با وجود علم با غفلت اگر مصاوف وقت افتد نیز امید قبول هست **فائده** وظیفه در استغفار چنانچه مشایخ قدس الله تعالی ارواحهم فرموده اند آنست که هر روز بهفتاد بار بگوید استغفر الله العظیم الذی لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه و اگر بصیغهٔ دعا گوید اللهم اغفرلی و تب علی انک انت التواب الغفور نیز درست ست بلکه بهتر و اشد و اگر در اول استغفر الله العظیم یا استغفر الله و در ثانی اللهم اغفرلی و تب علی یا اللهم اغفرلی گوید کفایت بود بهر قدر خود آسان ست و بالله التوفیق

و نو من بک و ایمان می آریم بتو که خدائی و بخشنده گناهان مائی ایمان خود پیش ازین آورده ایم و این دعا مومنان ست ما نا که مراد تجدید ایمان ست جدد ایمانکم بقول لا اله الا الله صحابه رضوان الله علیهم بایکدیگر میگفتند بیائید بنشینیم و تجدید ایمان کنیم بذکر خدا و خدا که آخرت از نیجا معلوم شود که ایمان کسیکه فرشته مرده گرفته و بعد از آن کسے و شیطان غلبه نموده تازه شود کهنه نشود و نیز غفلتها و قساوتهای ظلمات معصیت و نو باشتغال نور ذکر و تقویت باعث

اذا کان القدوم علی الکریم ۲ و فرمودند که در جواب منکر و نکیر بنویس ربی اللہ و نبیی محمد
و شیخی شیخ عبد القادر الجیلانی فرمودند دیگر مارا تعلقی باینجا نیست بعد از دو سه روز ازین
واقعه وقت نماز عصر بود که ایشانرا حالتی دست داد بعضے بیتها و دوہا خواندند و گریه بسیار
کردند و برکست خفتند دیگر قدمے بر زمین ننهادند فقیر در مسجد بود طلبیدند دیدم که در روے
ایشان آنقدر اثر ذوق و خوشحالی و تازگیست که شرح آن نتوان کرد و با خود ز مزمه دارند بفقیر
خطاب کردند که با بابدانکه مارا اکنون اصلا رنجی و محنتی و کوفتی نیست شوق در شوق و طرب
در طرب ست هر زمستی و بیماری که در بدن ما بود بدر رفته است ولیکن ترا باید که مشغول شوی
و دعا کنی که مرا زود از ینجا بردارند مرآ مطلوبی که در تمام عمر بود دست داده است مبادا باز
این حالت نماند دائم دعا می کردم که آخر دم در یاد خود داری و بشوق و ذوق ازینجا بری
اکنون جمال این مراد باحسن وجوه جلوه گر شده است اگر هم درین حالت پیش خود طلبد
کمال لطف و عنایت او باشد و هر که از یاران و دوستان بدیدن و پرسیدن ایشان
می آمد از وی همین التماس میکردند که دعا کنید که از ینجا برویم و اگر یکی از ایشان میگفت که حقتعالے
شمارا صحت عطا کند تا خوش می آمد میفرمودند از برای خدا این بگوئید دعا کنید تمام ابر دارند
گاهی میگفتند که هفتاد سال گذشت که درین سرای دنیائیم اگر یکی در سرای دو روز می باشد
دلگیر می شود ما خود هفتاد سال زیاده درین محنت سرا بودیم چرا ملول نشویم و طعام را مطلق
ترک دادند میفرمودند رغبت نیست چه خوریم و فائده هم نمی بینیم و گاهی میفرمودند که از
برای این تیر نمی خورم که مبادا سبب بقاے من شود ما را هر دم که اینجا میرود بکلفت میرود
توجه دل بتمام بدانجانب ست شخصی گل ورد آورد بوئیدند و در و فرستادند فرمودند در روضه که فرستادیم
روح گل و خلاصه او همراه آن بخلاصه موجودات میرسد جسم او اینجا می ماند بعد ازان
مقامات حوض سلطان و اطراف آن و اوقاتی که دران اوقات ازان مقامات محظوظ میشدند
و ذوقی می گرفتند یاد کردند و فرمودند نزدیک است که ما هم باین مقامات برسیم و سیر کنیم
یکی در حالت سکرات ازایشان پرسید که چه چیز می بینید فرمودند باغها و آبها می بینم
و سادات بخارا حاضر اند ایشان را می بینم روزی فرمودند که فرمان حضرت غوث الثقلین
آمده است بخوانید که چه حکم می شود فقیر گفت که چه کس آورده است فرمودند یکے از
صالحات سعادتمند آورده است نیک ملاحظه کنید که چه نوشته اند روزی فقیر دران
ایام بشمانده کمال ضعف و ناتوانی ایشان گفت که عجز بشریت غریب چیز ست فرمودند
حقیقت عجز آنست که افتقار و احتیاج که لازمهٔ ماهیت امکانی است بوجدان دریابند

محبت چون صیغه تفعل بمعروف زبان
عرب مفید استمرار تجددی و حصول
فصل آنا و آنا بود هر ساعت ایمانی
جدید بوجود آید و هر جدید را لذتی
پس تمام اوقات مومن عارف
لذت در لذت باشد اللهم ارزقنا
حلاوة الایمان و ادرر قنا لذة النظر
الی وجهک الکریم و اعظم اسباب
تجدید ایمان و تازه گردانیدن آن
صحبت صالحین و نظر بحال ایشان است
خصوصا انهائی که از خود فانی و بحق
باقی باشند خدای تعالی شناسائی
قدر این نعمت روزی گرداند مطالعه
کتب این قوم نیز نافعترین اسباب
درین باب و اللہ ولی التوفیق و ملهم
الصواب و نتوکل علیک و توکل
میکنیم بر تو و تمامه کارها را بتو میسپاریم
توکل از فروع ایمان و لوازم آنست
قوله تعالی علی اللہ فتوکلوا ان کنتم
مومنین و توکل در همه جا بود مگر غالب
در متفاهم عرف استعمالش در باب
رزق آید و حقیقت آن ثقه و اعتماد
است بر ضمانت باریتعالی و تکفل
او رزق بنده گانرا اگر این یقین حاصل
شد توکل بدست آمد ترک اسباب
عادی لازم این مقام نیست الا اسباب
وهمی که منافی توکل ست
و ترک اسباب عادی برای تحقیق و تصحیح
مقام توکل و امتحان حال نفس ست
چنانچه مشایخ طریقت در حال ابتدا کرده
اند والا حقیقت توکل همان ثقه و
یقین ست و نثنی علیک الخیر
ثنا میگوئیم بر تو نیکی را یعنی حمد و ثنا تو
میگوئیم و تمامه کارها را بتو مسند میکنیم
چون حق را وکیل خود گرفت و

ودرک این معنی ذوقی گردد روزی فرمودند که اگر از حافظان خوشخوان که آشنای شما اند
کسی را بطلبید تا استماع قرآن بکنیم باز فرمودند تو خود شب و روز بحضور من تلاوت میکنی
بس ست حالا وقت هیچ آرزو و خواهش نیست وقت عبودیت است اگر نصیب ست
کسی را خواهند فرستاد همان روز که ازین عالم رحلت خواهند کرد فقیر بقصد تلقین که
در حالت احتضار مسنون ست گفت که ظاهر افقار درین وقت بپاس انفاس
مشغول میشوند چشم کشادند و آهسته گفتند پاس انفاس از برای امروز کار می آید که
اعضا همه از کار رفته است و قوت دم زدن نمانده است چند بار زور زدند و بلند تر
ذکر لا اله الا الله فرمودند و ساکت شدند و بپاس انفاس مشغول شدند بعد از چند ساعت
برحمت حق پیوستند و کان ذلک فی السابع والعشرین من شهر شعبان سنه ۹۹۰ تسعین و
تسع مائة که عدد عبارت ولی تحت القباب متضمن آنست رحمة الله تعالی علیه رحمة واسعة

وجزاه عنا خیر ما جزی والدا عن ولده

خاتمه در عرض بعضے از مبدأ احوال کاتب حروف ختم الله له بالحسنی والدم را او اخر
عمر که زمان ضعف و پیری بود مشغولی خاطر منحصر در فقیر بود سه چهار ساله بودم که ایشانرا
مرضی صعب از گذشتن ایام جوانی و رفتن یاران غمگساران جانی عارض شد در آن مرض
باعث دفع دلگیری و رفع کلفت ضعف و پیری همین فقیر بود دست و پا زدن کنار رحمت و جوار
عنایت ایشان تربیت می یافتم و همدران ایام طفولیت سخنان این طائفه را در کام
جان این حقیر ریخته تربیت باطنی را ضمیمهٔ شفقت ظاهری می ساختند و من نیز بحکم فطرت
مقتضی ببلبلت والهٔ و دیوانه آن کلمات بودم اندکی خاموش می شدند و خود را فراموش
میکردم و چون آگاهان طلب اعادهٔ این افاده می کردم بعضے از سخنان باخصوصیات
وقت هنوز در خزینهٔ خیال من مانده است خالی از غرابتی نیست و غریب تر از وے
آنکه فقیر را حالت انفطام خود که مدت عمر دو سال یا دو نیم سال خواهد بود آنچنان در خاطر است
که گویا حکایت دی روز ست در آن زمان نیز که آثار تربیت و عنایت ایشان بظهور آمده
تحصیل علوم حاصل شده بود شب و روز در خدمت ایشان در تذکر و تذکار و بحث و تکرار
میگذشت شبها بسر می آمد و بنده را بهمزبانی خود قبول داشته محظوظ بودند خصوصا
در تلقین علم توحید و تحقیق مسئلهٔ وحدت وجود بروجهی که موافق علم و شهود ست و اگر
گاهی بمقتضی تقید مقدمات علم کسبی و بقصد تحقیق این علوم وهبی دغدغه و شبهه میان
آورده می شد میفرمودند از این نوع شبهات و شکوک درین مسئله بسیار بود انشاء الله

مکتوبات شیخ

وکیل خود چون بمقتضای نصیحت عمل کند
وبرادر دوستی و خیرخواهی موکل رود
متعلق رضای او گردد و عقد دوستی
استحکام گیرد و اگر بخلاف این روش رود
عقد محبت بانحلال پذیرد و محل
سخط گردد دفع آن تو هم میکند میگوید
کرا بوکالت تو نشیم و ترا شاکر و عابد
چنانچه گفت ولئن شکرتم لازیدنکم
شکر میکنم هر تر ا بر نعمتهای تو و کفران نعمت
تو نمیکنم تر الا بسبب نعمت وکالت را
کرا را نشویش نه پذیرد و اختیار
دارد وگیر کار و بار خلاص کردی
فارغ البال بر بستر فراغت استراحت
نشاندی بالاتر ازین چه نعمت باشد
وچون راضی نباشیم بوکالت تو که در
وکیل وصفت باید دوستی وافر و
علم کامل و این هر دو صفت منحصر است
در تو و ادای شکر باین جناب حکم عقل
از محالات است از جهت تواتر آلای
و تواتر نعم وی سبحانه و از جهت تنوع
و تشعب آنها که در هر نفس بر طور نوعی
از نعمت بظهور آید که قسمی خاص از
شکر اقتضا کند و تتبع جمیع انواع نعم
و مقابلت آن بخصوصیات انواع شکر
و چیزی امکان و قدرت بشر نبود از جهت
لزوم تسلسل چه شناسائی نعمت
نعمتی ست بهتر و بالاتر از نعمت و
توفیق شکر بر ان نعمتی دیگر و همچنان شکر
شکر الی ما لا نهایة له الا بعین عجز از همه
و حیرت عظیم ست که اندیشه بسر از ان
پیرن آورد من خواهد بود لیکن این
استحاله این دهشت کسی را ست که
خواهد کرم حق و افضال او را بافعال
خود مقابل گرداند و این هرگز راست
نیاید و شکر را از مراسم و مواجب عقلیه

رفته رفته پرده از روے کار بکشاید و جمال یقین روی نماید ولیکن باید که دائم درین خیال باشید
و هر مقدار که دست دهد سعی کنید و این بیت میخواندند ؎ لنگ و لوک و خفته شکل و بے ادب
سوی او می خیزد او را میطلب ؛ اول از قرآن مجید بسابقه تعلیم و قواعد تجوی که اطفال خوانند
دو سه جزو بلکه کمتر و الله اعلم تعلیم فرمودند سبق در سبق ایشان می نوشتند و من می خواندم از
قرآن همین مقدار تعلم کرده ام بعد ازان باثر تربیت و شفقت ایشان چنان قوت بهم رسید
که هر روز قدری از قرآن میخواندم و هر مقدار که میخواندم پیش ایشان می گذرانیدم در دو سه
ماه ختم قرآن تمام کردم و در خط و سواد چنانچه معلمان صبیان اطفال را در مکتبها یاد دهند مقید
نشدند فقیر را تا فاتحه و قل اعوذ برطریقه اطفال مقید شده نویسانیده باشند بعد ازان بطریق اجمال در
اندک مدت شاید اگر مقداری کماه تعیین کنیم دروغ نگفته باشیم قدرت کتابت و سلیقه انشا
پیدا شد حق سبحانه و تعالی در توجه و عنایت ایشان اثری و خاصیتی نهاده بود که اگر هر چند
کسی در مرتبه استعداد و قوت دور تر افتاده بودی بتوجه و تربیت ایشان زود از قوت
بفعل آمدی مرا هر چه هست اثر توجه و عنایت ایشان ست و آیشان را جمیع حقوق
از بوت و تربیت و تعلیم و ارشاد بر ذمه این نامراد ثابت ست و از کتابهای نظم و اشعار
که تعلم آن متعارف این دیار ست شاید که چند جزو از بوستان و گلستان و دیوان خواجه
حافظ تعلیم کرده باشند و هم از ابتدای حالت صغر بعد از ختم قرآن میزان صرف یاد دادند
تا مصباح و کافیه خود تعلیم فرمودند در همان زمان اکثر اوقات بر نفس مبارک ایشان میگذشت
که انشاء الله تعالی تو زود دانشمندی شوی میفرمودند که مرا خطے غریب دست دهد بتصور
آنکه حق تعالی ترا بکمالی که من خیال کرده ام برساند و من در حوزه درس و افادهٔ تو برو ساده
ضعف پیری تکیه کرده نشسته باشم و گاهی کتابها را تعداد میکردند و میفرمودند همین چند
کتاب را که خواندی دانشمند شدی میفرمودند تو یک مختصر از هر علم بخوان ترا بسنده ست
بعد ازان انشاء الله حنیان ابواب برکت و سعادت بر تو بگشاید که جمیع علوم بے تکلف تحصیل روی
نماید این نفس پاک ایشان اثر آورد و در تحصیل علوم یک سرعتی و عبوری دست داد که
مشابه طی زمان و مکان که میگویند باشد از مختصرات نحو مثل کافیه و لب و ارشاد شاید که
در بعضے اوقات یکیک جزو بلکه بیشتر طی می نمودم بلکه بسبب حرص و شوقی که بر اتمام
تحصیل و فراغ داشتم چنان بودم که اگر جزوی ازین مختصرات مصحح و محشی بدست می افتاد
بگذرانیدن آن پیش استاد نمی پرداختم و بمجلی از مطالعه که دران او ان بنظر در حواشی دست
می داد اکتفا کرده بجزو دیگر می انداختم و اگر مبحثی آسان پیش آمدی یاد در کتاب سابق آن حکایت

واند و این مذهب اعتزال ست باطل ست
و نفس خود را نسبتے و منت اثبات کند
و این تفصل ظاهر ست ما آنکه متحقق ست
بحقیقت و شکر یا از سوم شریعت شناسد
این همه ست و اطاری نشود چه شارع تعالی
بر نوع از نعمت شکری بزبان شریعت
تعیین فرموده چنانچه نماز در روزه و حج و زکوة
و امثال آن هر که اقامت آن کند بحکم
شرع از شاکران باشد کذا قال بعض
المحققین و نخلع و نترک من یفجرک
و بپیکنیم یعنی از باطن میگذاریم یعنی در
ظاهر کسی را که معصیت تو کند و بی وفائی
کند ترا خواه نفس باشد خواه خلق قوله
تعالی لا تجد قوما یؤمنون بالله و الیوم
الآخر یوادون من حاد الله و رسوله هر که
ایمان بخدا و روز آخرت آورده هرگز دوست
ندارد آنرا که دشمن خدا و رسول خدا ست
و عبد در بین باوامر و نواهی و احادیث بسیار
آمده و ایستادن درین مقام رعایت صنعوت
تمام کمال ایمان کامل آنکه بدل و زبان و جوارح
مخالف اغیار باشند و اگر اینقدر نباشد
باری دل از محبت و موافقت ایشان
نگاهدارند و ذلک ضعف الایمان اللهم
ایاک نعبد چون تبری از ماسوی
کرد و خلع و ترک اغیار نمود بر جاده اخلاص
استقامت و بر سجاده عبادت اقامت
نموده میگوید خداوندا ترا عبادت میکنیم
نه غیر ترا و مطلوب و مقصود و تو می نه هر دو
دنیا و اغراض آخرت و لذا نصلی و
نسجد و برای تو و فرمان برداری امر تو
و طلب رضای تو نماز می گذاریم و سجده
عبادت بسیار ست چون نماز افضل عبادات
و ارفع قربات بود از جهت اشتمال او بر اقسام
عبادات و قربات او با افعال مباینه او
تخصیص کرد او را بذکر باز چون سجده

ومضمون معلوم شده بودی طبیعت کفایت پیشه بفکر و اندیشه آن دست نفرسودی خدا داند
که دران زمان چه می دیدم وچه می فهمیدم ولیکن نظر بر هر متن وحاشیه که می گماشتیم
تحت اللفظ از سواد آن بهره برمیداشتم وهر کتاب که در نظر آمدی وجزوی ازوی در وقت
پیدا شدی خواه از کتاب سابق یا لاحق از اول یا آخر عبور بران ازو اجبات وقت حال بود
مفید نبودم که شروع از اول کتاب باید نمود و اختتام بآخر آن برآمد کرد مطمح نظر تحصیل علم
بود هر نوع که باشد دوازده یا سیزده ساله بوده ام که شرح شمسیه و شرح عقائد می خواندم
و پانزده یا شانزده که مختصر و مطول را گذراندم و پیشتر یا پستر بیک سال از عددی که
ظرفا در شمار عمر از ذکر آن ملاحظه کنند از علوم عقلی ونقلی آنچه درافاده و استفاده ازصورت
وماده کافی ووافی باشد تمام کردم والحمد لله که بعد ازان بحفظ قرآن مجید نیز موفق شدم و
در کنف حفظ او در آمدم و در مدت یکسال وچیزی این نعمت را که در صد سال شکر حرفی ازان
ادا نتوانم کرد بدست آوردم وبالجمله بهمین قیاس که برخواندم بر سائر کتب عبوری کردم
وعشوری نمودم غیر آنکه مدت هفت هشت سال بلکه زیاده بعد از رسیدن بکتب عربیت
و منطق وکلام وحصول نوعی از قوت الکمال واتمام ملازمت درس بعضی از دانشمندان
ماوراء النهر بطوری نموده شد که در تمامی شب و روز شاید که دو سه ساعت از مطالعه و
تعقل واشتغال فرصتی دست نمیداده باشد وچون بمدد توجه باطن اوستادان در اثنار
درس بحثها وسخنان مفید از طبع فاتر این حقیر می زائید اکثر این عزیزان میگفتند که ما از
تو مستفیدیم و ما را بر تو منتی نیست خدا داند که آن چه شوق بود وچه طلب اگر آنقدر شوق و
ذوق در طلب مولی وریاضت باطن می بود تا کار بکجا می کشید یکبار طالبعلمان نشسته از
احوال یکدیگر تفحص می نمودند که نیت در تحصیل علم چیست بعضے طریق تکلف وتصنع پیموده
میگفتند که مقصود ما طلب معرفت الهی است بعضے براه سادگی وراستی رفته می نمودند که غرض
تحصیل حطام دنیا ویست آن من کدران زمان کافیه بلکه پایان تر ازان چیزی می خواندم
پرسیدند که باری تو بگو در تحصیل علم چه نیت داری ونظر همت و قصد بر چه میگماری گفتم
من اصلا ندانم که بر تحصیل علم معرفت الهی مترتب شود یا اسباب ملاهی مرا بالفعل
خود شوق این ست که باری بدانم که چندین عقلا وعلما گذشته اند چه گفته اند و در کشف
حقیقت معلومات مسائل چه دُرها سفته اند تا بعد از حصول آن چه حالت دست دهد
بحظ نفس بردیا بمحبت مولی یا بتحصیل دنیا کشد یا طلب عقبی واز ابتدای ایام طفولیت
نمیدانم که بازی چیست وخواب کدام ومصاحبت کیست وآرام چه وآسایش دیر کجاست

افضل ارکان نماز بود واکمل احوال که بنده
را باو قربت بخشد بعد از ذکر نماز ذکر سجده
کرد و وجه آنست که چون بنده
در نماز ایستد بجوانب رحمت نثاری کنند
وچون بکوع رود بقایای رحمت بتمام
بروی نثار شود وچون بسجود رود بر گوی یا
در قدم رحمان افتاد و هر دو دست بر
اقدام وی نهاد و بعد از تصور و ملاحظه
این معنی مشکل که طالب صادق سر از سجده
بردارد تا مشاهده محبوب نکند و گوهر
مقصود بدست نیارد و فضائل
نماز و اسرار حقائق آن از امثال این بر قدر
معرفت و مطابق مقام خود بیان کرده اند
از اینجا طلب باید داشت برای
تقویت باعثه راد شناخت قدر نماز را
و هر که از اهل حضور معرفت است بقدر
حال خود نصیبه ازان دارد والله الموفق
والیك نسعی ونحفد وبسوی تو
نه بسوی غیر تو سعی میکنیم وتراخد مت میکنیم
حفد بمعنی خدمت ست وحافد خادم
را گویند ومحفود مخدوم ومعنی سبکی در
عمل وشتابی نیز آید درین فقره نیز
بیان اخلاص وتوحید مطلب میکند
ونرجو رحمتك ونخشی عذابك
وبآنکه بقدر وسع وطاقت خدمتی میکنیم
وسعی در طریق تقرب می نمائیم ولیکن
امیدواری برحمت تو داریم و از عذاب
تو می ترسیم چه هیچکس را استحقاق بر تو
نیست ثواب محض فضل تست وعقاب
عدل تو بنا بر وعد و وعید که کرده و
ثواب وعقاب را بطاعت ومعصیت ربط
وتعلق داده و سبب ساخته نه صدور طاعت
امیدوار برحمت تو ایم و باز تکاب معصیت
ترسکار از غضب تو ایمان بین الخوف
والرجا بودن ست باوجود سبقت

شب خواب چه و سکون کدام ست ؛ خود خواب بعاشقان حرام ست ؛ هرگز در شوق کسب و کار طعام بوقت نخورده و خواب در محل نبرده هرچند با وجود غلبهٔ برودت هوای زمستان و شدت حرارت تابستان دوبار بمدرسه دهلی که شاید از منزل ما بعد دو میل داشته باشد میل میکردم درمیانه روز ادنی وقفه در غربت خانه بسبب تناول چند لقمه که سبب عادی قوام حرکت ارادیست واقع می شد و مدتی پیشتر از وقت صبح بمدرسه میرسیدیم و در سایه چراغ جزو می کشیدیم و غریب تر آنکه با وجود احاطهٔ اوقات و شمول ساعات بمطالعه و تذکار و تکرار هرچه از کتب خوانده میشد بلکه ورای آن از شروح و حواشی در نظر می آمد تقید آن بکنایت از ضروریات وقت میدانستم اکثری از شب پاره از روز مطالعه میگذشت و پاره از شب و اکثری از روز بکتابت میرفت دائم پدر و مادر من هلاک آن بودند که یکدم با کودکان محله بازی کنم یا شب بوقت متعارف پادرازکشم و من میگفتم که آخر غرض از بازی خاطر خوش کردنست و مرا خاطر بهمین خوش است که چیزی بخوانم یا مشقی کنم برعکس آنکه پدران و مادران اطفال را برخواندن و بکتب فتن زجر کنند و عتاب نمایند مرا در جانب دیگر بمبالغه خطاب میکردند گاهی در اثنای مطالعه که وقت از نیم شب در میگذشت والدم قدس سره مرا فریاد میزد که باباجه میکنی من فی الحال درازمی کشیدم تا دروغ واقع نشود و میگفتم که خفته ام چه میفرمایند باز برمی نشستم و مشغول می شدم و چند بار در دستار و موی سر آتش چراغ درگرفته باشد و مرا تا رسیدن حرارت آن بمجره دماغ خبر نه

کدام باده محنت که در ایاغ نرفت	کدام خواب چه آسایش و کجا آرام
بحیرتم ز دل خود که عمر رفت و لی	ز کنج غم کده هرگز بصحن باغ نرفت

بروده ها چراغی که در دماغ نرفت	
چه خار خار که در بستر فراغ نرفت	

و با وجود شوق و شغف تحصیل و تکرار علم در کثرت صلوة و اوراد و شب خیزی و مناجات هم در اوان طفولیت بمقتضای جبلت صوری جد و اجتهاد بوجود می آمد چنانچه مردم حیران آن می بودند و هنوز ذوق آن اسحار و اوقات در کام وقت پیداست تا آلان که بفضل نامتناهی الٰهی و ما توفیقی الا بالله جزای وافر و قسطی کامل که من غریب شکسته نه در خور این همه انعام و اکرام از حضرت غریب نواز شکسته پرور حاصل وقت شده است زیاده تر ازان محنت و ریاضت می کشم و بمشغولی تعلیم و افاده معاذالله بلکه تعلم و استفاده بسر میبرم در زاویه غربت افتاده و دل بامیدواری نهاده با هیچ کس از نیک و بد کاری نه دارم هیچ آفریده بر دل غباری نه و از مصاحبت این و آن فارغ بالم بلکه از ذکر زید و عمر و که در تراکیب نحویه مذکور شوند نیز در ملالم

رباعی

صد شکر که با هیچ کسم کاری نیست	واز من بدل هیچکس ازاری نیست
گر بر دل دشمنان من باری هست	گر بر دل من ز هیچ یاری نیست

رحمت بغضب لهذا امیدواری بجهت با مقدم آورد برتر سکاری از غضب

آنجا که خواص درگه تکریمند ؛ دهشت زدگان عالم تسلیمند ؛ نومید مشو که رحمت حق عام ست ؛ مغرور مشو که خاسگان در بیمند ؛

ان عذابك بالكفار ملحق بدرستی و راستی که عذاب تو بکافران لاحق و پیوسته است یا پیوسته کرده شده است یا از این کلام بعد از نومن بک ناظر در جانب امیدواری است و ملحق را بکسر جا او فتح آن هر دو خوانده اند و معنی هر دو یکی ست فی القاموس لحقه ادرکه کالحقه وهذا لازم و متعدد ان ع ذا بك بالكفار ملحق ای بلاحق والفتح احسن والصواب انتهی کلامه **تکمله** در بعضی کتب فقه حنفیه مسطورست که بعد از دعاء مذکور این دعا را که ماثورست و قنوت مذهب شافعی است و حضرت صلی الله علیه وسلم آنرا بامام حسن سلام الله علیه وعلی آبائه الکرام تعلیم فرموده نیز بخواند بهتر و جامع تر باشد اللهم اهدنا فیمن هدیت خداوندا راه راست نما ما را در ضمن آنجماعه که راه راست نموده ایشانرا و عافنا فیمن عافیت و عافیت بخش ما را در انجماعه که عافیت بخشیده ایشان را و تولنا فیمن تولیت و دوست دار و متولی امور ما شو در آن جماعه که دوست داشته ایشانرا و متولی امور ایشان شده و بارك لنا فیما اعطیت و برکت در ما را در هر چیز که داده ای از نعمت و قنا ربنا شر ما قضیت و نگاهدار ما را ای پروردگار ما از شر آنچه قضا کرده

قضا کرده انك تقضی ولا یقضی علیك بدرستیکه تو حکم میکنی و حکم کرده نمیشود بر تو انه لا یذل من والیت بدرستیکه نشان نیست که خوار نمیشود کسیکه دوست میداری تو او را و لا یعز من عادیت و عزیز نمی شود کسیکه دشمن میداری تو او را و المهتدی من هدیت و راه راست یابنده کسی ست که راه راست نموده تو او را تبارکت ربنا و تعالیت بزرگی تو ای پروردگار ما و بلند مرتبه که هیچکس بکنه کمال تو نرسد یا ذا الجلال و الاکرام ایخداوند صفات سلبیه و ثبوتیه اغفر وارحم بیامرز و رحمت کن و تجاوز عما تعلم و بگذر از انچه میدانی از گناهان ما انك انت الاعز الاکرم بدرستیکه غالب تری تو کریم تری از هر غالب و از هر کریم و صلی الله علی محمد النبی الامی و آله و سلم

الرسالة الثامنة والثلثون تحصیل البرکات ببیان معنی التحیات

لا اله الا الله محمد رسول الله التحیات لله تمامه عبادات قلبیه و الصلوات تمامه عبادات قلبیه و الطیبات تمامه عبادات مالیه ثابت ست مر خدای را تعالی و تقدس اینچنین تفسیر کرده اند این کمالات را رسم ست که چون در حضرت ملوک در آیند اولا سلام کنند ثانیا خدمت کنند و عجز و نیاز نمایند ثالثا تحفه بگذارند لائق حضرت تا مقبول درگاه و شایان عنایات حضرت بادشاه

برخاطر دوستان من باری نیست حضرت غریب نواز شکسته پرور لا احصاء لنعمائه و لا حصر لآلائه این غریب را بلطف عام بذوقی و حالتی مخصوص گردانیده است که حضور و جمعیت وقت من موقوف اختلاط و مصاحبت خلق نمانده است با خود سر و کار دارم هر چند سر سری میشنود با خیال خود خوشم اگرچه مالیخولیا بود گویا که این مقطع غزل مطلع معرفت احوال من ست

حقے کجا و صحبت کس کز خیال دوست
دارم بخود چو مردم دیوانه عالمی

از بدو فطرت بحکم وصیت پدر که میگفت هان تا ملای خشك و دنیا همواره نباشی همواره از عشق و محبت دمی میزنم و در طریق غربت و دردمندی قدمی می نهم

بیدرد نه ایم هرگز از عشق دائم دل دردناک داریم | امید واریم که دم آن پیر صاحب

قدم کاری کند و از اصل کار که بیکار نفس ست بیکار ندارد و گاهی که دلخوش کنم بدان کنم که مرا در ابتدای کار و اثنای تحصیل مزالیق و مضایق که علت زلت قدم و موجب زیغ بصر بود پیش می آمد و از بیرون پرده غیب از انجا که من میدانم دستگیری میکردند تا غلبه قدرت قادر مختار خللی در بنا رکار خانه نفس و شیطان انداخته بی اختیار در زاویه غربت و انفراد بنشاند وجه طلب از جانب اغیار بسوی دیگر گردانید مدتی از معارضت عقل و مزاحمت وهم توحید مطلب که شرط راه طالبان است صورت نمی بست و نقش مراد بر وجه صدق و سداد نمی نشست آخر الامر چون از استشاره خلق کاری نه برآمد جز استخاره حق چاره نماند و از

تدبیر عقل گرهی نکشود جز دیوانگی رهی ننمود

زین خرد بیگانه میباید شدن
دست در دیوانگی باید زدن

بعد از حصول راحت و زوال وسواس که لازم حال حرمان و یاس ست دست از همه کار شسته و چشم از اغیار بسته بر در دل نشستم تا چه پیش آید و کدام در بکشاید ناگاه بحکم ما خاب من اناب الی الله و قد نجا من التجا الیه چاره گر بیچارگان و راه نمای آوارگان مرا بجانب خود طلبید و من بیخانمان سلسله شوق در گردن افگنده بسوی خانه خود کشید و من نامراد را بمنزل مراد رسانید یعنی بدرگاه حبیب خود صلی الله علیه وسلم جای داد از حریم مرحمت و عنایت محروم باز نفرستاد

حاشا ان یرجع البحار منه غیر محترم

انچه من فقیر حقیر از اکرام و انعام حضرت خبیر بشیر نذیر صلی الله علیه وسلم بشارت یافته ام اشارت نتوانم کرد امید وارم که ظهور آثار و انوار مستفل ابرار و متضمن اظهار آن گردد انشاء الله تعالی اگرچه نظر بکثرت نقصان ذاتی و قلت استعداد نظری نا امیدی گونه در حصول مطلب و وصول مقصد راه یابد ولیکن دست امید بلند است و پایه یقین ارجمند که چون در سفینه نوح نشسته ام بساحل نجات رسیدنی ست و جمال مقصود دیدنی هر که درین کشتی نشست اگرچه طغیان کند یقین داند که از طوفان

آتش دوزخ در امان ست اعتماد من بصاحب قدمی ست که مالک رقاب اولیا ست
ره روی نتوان یافت که در خدمت او قدم از سر نسازد و زیر پای او سر نهند از دو این خود
بسبب سرفرازی ایشان ست کسیکه قدم بر قدم مصطفی بود بلکه دم بدم بقدم آورد سعادت
آن سر ست که پائمال او گردد هر چه جمیع پیران از وراثت مصطفی و مرتضی اند و ختند همه
بآن خلعت صدق رسید بنگر که این چه غنا بود اگر چه وارثان بسیارند ولی آنچه بوی رسید
بهیچکس نرسید وراثت مال بجهة تعصب برابر قسمت کنند ولیکن در وراثت حال یکی را با دیگری
برابری نرسد بلکه بر لوری نبود اگر دیگران قطب اند او قطب الاقطاب ست و اگر ایشان
سلاطین او سلطان السلاطین محی الدین که دین اسلام زنده گردانید و ملت کفر را بمیرانید
که الشیخ یحیی و میت زهی مرتبه که ایجاد دین از حی قیوم ست و احیا از وی غوث الثقلین
آنرا گویند که جن و انس همه بوی پناه جویند من بیکس نیز پناه باو جسته ام و بر درگاه فتاده
مرا جز عنایت او کس نیست و بغیر لطف او فریادرس نے غوث اعظم دلیل راه یقین

بیقین رهبر اکابر دین	شیخ دارین و هادی ثقلین	زبدهٔ آل سید کونین
بادشاه ممالک قربت	ره نورد مسالک قربت	اوست در جمله اولیا ممتاز
چون پیمبر در انبیا ممتاز	اولیا بندهاش از دل و جان	قدم او بگردن ایشان
وصف تعریف او زمن نکوست	خود کرامات او معرف اوست	من که پروردهٔ نوال ویم
عاجزا ز مدحت کمال ویم	همه دم غرق بحر احسانم	ای فدای درش دل و جانم
در دو عالم باو ست امیدم	هست باوی امید جاویدم	امید وارم که اگر از راه بیفتم

او رهبری کند و اگر از پای در آیم او دستگیری نماید بحکم بشارتهای که او بجهان خود
داده است و سعادتهای دنیا و آخرت آماده است فرموده است که قاضی الحاجات مرا
بخطی نوشته داد که دران نامهای مریدان من تا قیامت ثبت افتاده همه را بمن بخشید و قلم
عفو بر جرائم همه کشید اگر نام من در نامهٔ مریدان او مکتوب شد پس چرا غم خورم که کار بر حسب
مدعا و مطلوب شد من نامراد مرید او یم قبول در و بدست اوست خواهان او یم خواستن او
مفوض بدو ست ارادت حقیقی از من مجازی کجا آید و صلوٰة دائمی باین بی نمازی نشاید
انتسابی بوی کرده ایم و پناهی بدرگاه او برده ولیکن چنان دانم که چون این سعادت
از ازل نصیب من ست تا ابد قریب من خواهد بود در آنزمان که از خود خبر نداشتم نامش
بر لوح دل می نگاشتم ؎

ما بعشق تو نه امروز گرفتار شدیم	که گرفتاری ما با تو ز روز ازل ست

جاذبهٔ محبت او بخود میکشید مرا دران مقدورنه و کرشمهٔ عنایت او بخود میخواند مرا بآن شعور نه ؎

شوند امام محی الدین نووی در شرح مسلم
میگوید تحیت بمعنی سلام و ملک و بقاء
عظمت و حیات ابد و تحیات بر لفظ جمع
آورد زیرا که بادشاهان عالم را از عرب
و عجم تحیتی مخصوص بود که اصحاب ایشان
مر ایشان را بدان تعظیم و تکریم میکردند
پس میگوید تحیات همه ثابت ست
مر بادشاه بادشاهان را که خالق عالم
ست و اوست بحقیقت مستحق آنها
و بر دیگران جز عاریتی بیش نیست و
کرمانی در شرح صحیح بخاری از خطابی
نقل مینماید که تحیات رعایا ملوک را
که نزد ملاقات بدان تحیت میکردند
کلمات مخصوص بود چنانچه در عربیه الیم الله
صباحا و در عجم زی هزار سال مانند آن
میگفتند و مثال این الفاظ را اصلا حیت
آنکه بآن تحیت بارگاه تعالی توان کرد
نبود پس خصوصیات الفاظ را گذاشت
و بمعنی مطلق تعظیم استعمالش کرد و گفت
التحیات لله ای جمیع انواع التعظیم ثابت
لله تعالی شانه و اوست مستحق آن نه کسی دیگر و
الصلوات یعنی نمازهای فرائض و نوافل
برای اوست صلوة را بمعنی دعا نیز حمل
کنند و انی الدعوت کلها لله و بمعنی رحمت
نیز گویند یعنی رحمتها همه از و ست و او ارحم الراحمین
و الطیبات کلمات طیبه و اعمال صالحه نیز مراد
دارند و تمامه انه یعنی صحیح است و مناسب
مقام السلام علیك ایها النبی
و رحمة الله و برکاته سلام بر تو باد
ای پیغمبر و رحمت خدا و برکتهای او و حق سبحانه
و تعالی امر فرمود در کتاب مجید مر مومنان
را که صلوة و سلام بفرستید بر پیغمبر صلی الله
علیه وسلم کیفیت سلام اینست که در اینجا
مذکور شد و کیفیت صلوة در آخر تشهد
معلوم شود اگر گویند که خطاب مجلس زاید

هنوز از دم هستی اثر نبود مرا | که جذب عشق تو از خویش میربود مرا | لطف باطنی او بود که ظاهر و باطن
مرا محظوظ و ملحوظ داشت و اول و آخر معصوم و محفوظ بدارنیز چون خاک در او بود درین نسبت
تقویت و تربیت میفرمود عمرها بی توسل بجناب این بادشاه عالم پناه می شتافتم لیکن
بے وسیله بارنمی یافتم بارها از بشارت غیبی اشارت وابتغوا الیه الوسیله می شنیدم و در طلب
وسیلت که سبب تحصیل این فضیلت بود موجب تصحیح نسبت و تحقیق سلسلهٔ ارادت گردد
میدویدم کسی می خواستم که نسبت طینی را با مناسبت دینی ضم کرده باشد و قرابت جسمانی
را با قرب روحانی فراهم آورده تا دست بوی دهم و پای او گیرم بلکه تا زنده ام در پای او میرم
آخر صدق نیت من کار کرد و شجر اخلاص من بار آورد بر مثال ویرزقه من حیث لا یحتسب
بر سر من عیسی نفسی را فرستاد که هر نفس او مائده بود از آسمان معرفت نازل و باعث عید
و سرور او اخر و اوائل موسی مقامی که جمال او ناریست از شجرهٔ وحدت طالع و نورے از
جانب حقیقت طور حقیقت لامع خلیل بقائے که رخسارهٔ زیبایش گلزار یوستان خلت
و گل گلستان دین و ملت ست مصطفے جمالی که دهانش نمکدان خوان انا املح و زبانش
تبیان قرآن انا افصح ست مرتضی کمالی که دلش باب مدینه علم و فتوح و بر ضمیرش ابواب اسرار
و کشف مفتوح حسن سیرتی وارث مرتبهٔ وانک لعلی خلق عظیم و نائب منصب بالمومنین
رؤف رحیم حسین سریرتی که مصدوق و لیطهرکم تطهیرا آمد و مصداق الا المودة فی القربی شد
زین العابدین و امام الصادقین السید التقی النقی والعلوی العلی المهدی سمی کلیم الله و محبوب
حبیب الله رباعی | احمد خوی که عالمی بنده اوست | یوسف رومی که ماه شرمنده اوست
عیسی نفسی که جان و دل زنده اوست | موسی که لقای دوست خواهنده اوست | هر کلامی که در کلام کلیم آورده شده
بروی صادق ست و بحال او موافق او را مگر بر قلب موسی آفریده اند آنکه جگر گوشهٔ محمد ست
صلی الله علیه وسلم رباعی | ای دیده بیا بقای منظور ببین | آن جبهه و آن جمال او نور ببین
در وادی ایمن محبت بگذر | هم موسی و هم درخت و هم طور ببین | حمیده صفاتی که جانشین حامد
و وارث مقام محمود ست چه حامدی که هر ثنا گستری که محامد او صافش بر شمارد بی اختیار
در اثنای ثنا ندای لا احصی بر آورد حاصل که چون این آفتاب دین و دولت طلوع کرد
چنان دانستم گویا بمحض طالع من آمد بمجرد آنکه دیده بجمال او روشن شد در دل نورے دیگر
یافتم و سروری دیگر در بقیهٔ اولی دل از دست دادم و در پاے عزت او فتادم ؎
مدتی بود که مشتاق لقایت بودم | لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم | بعد از چند گاه حبست و جوے
گفت و گوی حال خود در میان و زبان بعرض حال گشادم او خود بصفای باطن ظاهر و باطن مرا پیش

آنحضرت صلی الله علیه وسلم در نیقام نه حاضر
است پس توجیه این خطاب چه باشد جوابش
آنست که چون رد و این کلمه در اصل یعنی
در شب معراج بصیغهٔ خطاب بود دیگر تغیر
ننمودند و بر همان اصل گذاشتند و در
شرح صحیح بخاری میگوید که صحابه در
زمان آنحضرت صلی الله علیه وسلم
سلام بصیغهٔ خطاب میگفتند و بعد از
از زمان حیاتش چنین میگفتند السلام
علی النبی و رحمة الله و برکاته نه بلفظ
خطاب و بعضے عرفا از ارباب تحقیق گفته
اند که آنحضرت باعتبار سریان حقیقت
وحی صلی الله علیه وسلم در ذرایر موجودات
و احاطهٔ ذات بابرکات وی بسائر
ممکنات در ذات مصلی حاضر و شاهد ست
و در رد و بصیغهٔ خطاب بحقیقت باحظه
آن حضور و شهود ست صلی الله علیک
یا رسول الله وسلم **فائده** در احادیث
صحیحه وارد ست که هر بندهٔ مومن که بر
آنحضرت سلام میفرستد آنحضرت بنفس
شریف خود جواب سلام او میگوید و درینجا
هیچ خلافی نیست خلاف در آنست
که این رد سلام از آنحضرت مخصوص است
بزیارت قبر شریفش که حضرت در آیند
و بر طریقه داخلان مجلس سلام میگویند
یا شامل ست مر مصلیان را نیز کذا فی قراة
تشهد بلفظے که مذکور شد سلام فرستند
و الظاهر هو العموم و هو القول الصحیح گر فرق
آن باشد که سلام زائران بوسیله بسمع
شریف میرسد و از دیگران بوساطت ملائکه
سیاحین که حضرت عزت ایشان را بتبلیغ
صلوة و سلام از امت بر آنحضرت
صلی الله علیه وسلم برگماشته است
چنانچه در احادیث واقع شده است
و الله اعلم **السلام علینا**

اعلمت ذات حضرت سرور کائنات صلی الله علیه وسلم

ازمن دریافته بود و مقصد و مقصود مرا دانسته ولیکن ازبرای امتحان صدق تعطش و تحقیق
حال تفتیش من فرمود که ای تشنه بشنو که ما همه جداول یک نهریم و انهار یک بحر و بیقین
دانم که تو طالب آن بحری همچنان که ما رسیدهٔ بدیگران که بما شرکت می جویند و همچو ما ایشان نیز
خود را نهر آن بحر میگویند بپرس تا هر کدام که شیرین تر و صاف تر یابی در طلب آن بشتابی و اگر
چنانچه نخواهی که پایهٔ اختیار درمیان آری و نظر ملاحظه و امتحان بگماری تو خود را بدان بحر
بسپار و توجه بدو آر تا ترا از کدام جانب خواند و کجا رساند فریاد برآوردم که من حیران در سراب
تخیل مانده و بر ساحل تحیر افتاده را با بحر چه قربت که خروش من بدو رسد و کدام آشنائی
که او بر خروش گوش دارد خود را بتو رسانیده ام تو هر جا که خواهی برسان فرمود هان نا امید
مباش ترا با بحر آشنائی خاص است و اگر نه باشد هم آن دریای رحمت ست بر همه محیط
چه مرکب و چه بسیط و همه کس را شامل چه ناقص و چه کامل حاشا که وقت حاجت بفریاد نرسد
و در وقت درماندگی دست گیری نکند لاجرم در پی اشارت او شتافتم و هم در شب اول
بشارتی از مقصود یافتم پس عنان اختیار از دست رفت بی توقف دست بدست وی
دادم و بی اختیار در پای وی فتادم و کان ذلک بکرة السبت من شهر شوال سنه ۸۵۵ خمس و ثمانین
وثمانمائة والحمد لله رب العالمین سعادتی دیگر و نعمتی عظیم بردارم که از خدمت آن صبر کردن
نمی آرم اگرچه آن اسرار ست سزاوار سر و کتمان مصراع لیکن از شوق حکایت بزبان
می آید بشنو که چون سعادت ازلی مرا بتحصیل این نعمت ابدی هدایت کرد دائم در اشتیاق
آن بودم که بشارتی از مطلوب یابم تا زاد تسلی و اطمینان گرفته در سلوک طریق مزید بشتابم
ولیکن اگر حرقت فرقت طالب داری دانی که این آرزو چه بلند ست و این مطلب چه ارجمند ست
من و وصال تو هیهات بس عجب هوس ست این ؎ همینکه نام تو ام بر زبان رود نه بس ست این
دایم درین سودا روز و شب بروز می آوردم گاهی شبها بیدار شاید که بارقه ازان جمال بتابد
و گاهی روزها در خواب بخیال آنکه نشانی از وصال بیابم ؎ اگر تو وعدهٔ وصلم دهی بیدار بی

حرام باد سر خود اگر بخواب برآرم	وگر بخواب نمائی جمال خود یکدم
بروز حشر نخواهم که سر بخواب برآرم	

تا وقتیکه حجاب عقل و پندار طلب از میان رفت فضل و کرم کار خود کرد من مسکین را بیواسطه بیرون
دیار خود برد و آن همه بیداری نتیجهٔ خوابی آورد که بمراتب بهتر از بیداریست ؎

بخیالی زتو راضی و بخوابی خوشنود	حاصل از وصل تو خوابی و خیالی دارم

مجمل این حکایت این مقدار است و تفصیل آن بر زبان قلم نامقدور ؎ حکایت شوق بپایان نمیرسد
کوتاه ساز قصهٔ دور و دراز را اکنون من مسکین با فریادگار خود مناجاتی ست و حاجاتی که بدرگاه او

وعلی عباد الله الصالحین
سلام بر ما و بر بندگان خدا که صالح اند اگر
گویند درود این سلام چنانچه مشهور ست
از حضرت پروردگار تعالی ست بر رسول
انام علیه الصلوة والسلام در شب معراج
پس ظاهر درود سلام ست بر الله تعالی
جوابش آنکه سلام دعاست بسلامت از
آفات و مکروهات و وی تعالی و تقدس منزه
و مستغنی ست از آنکه بر وی دعا بسلامت
کنند پس در بدل آن سلام بندگان خاص خود
فرستاد که مقربان درگاه و متعلق بذیل عزت
اویند و در حدیث صحیح آمده که چون صحابه
خلف آنحضرت صلی الله علیه وسلم در نماز
گفتند السلام علی الله من عباده وعلی
جبرئیل و میکائیل و علی فلان و فلان آنحضرت
بجانب صحابه بدید گفت ان الله هو السلام
فاذا صلی احدکم فلیقل التحیات لله والصلوة
والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة
الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله
الصالحین فرمود خدا خود سلام ست یعنی
خداوند سلامت و سلامت بخش دیگران
سلام بر وی معنی ندارد سلام بر من فرستید
و بر بندگان صالح وی تا بر هر بنده صالح که در
زمین و آسمان ست برسد چه جبرئیل و میکائیل
و غیر ایشان همه در آنجا داخل اند اشهد
ان لا الٰه الا الله واشهد ان
محمدا عبده ورسوله اول شهادت
است بخدائی خداوندی بر رسالت محمد صلی الله
علیه وسلم و بتحقیق در بعضی روایات آمده
زیادة وحده لا شریک له و اگر این زیاده را
نیز بخوانند بی شبهه درست ست و لیکن
صحیح در مذهب حنفی همان اول ست که مذکور
شد و بعد الشهادتین بر نجوانند آن سنت
ست نزد حنفیه فرض ست نزد شافعی و کیفیت
آن در احادیث صحیحه مختلف آمده و اگر

عرض دارم کلمہ چند ازان درین اوراق نیز ثبت کردم تا ہر گاہ کہ خواہم دلت خود را بدان خوش کنم و اگر حال دیگری نیز موافق حال من افتد وقت او نیز ازان خوش گردد شاید کہ مرا دعائی کند کہ موجب حصول مدعا گردد و انہ قریب مجیب

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

خداوندا تو با ما چنان کن کہ مولی کریم مفضل با بندۂ ضعیف مقصر عاصی کند نہ چنانکہ حاکم عادل قادر با راہزن مفسد عیار بدکار خداوندا اگر با ضعیفان عدل پیش آری ما عاجز و صبر حقیقے پیش آریم اگرچہ باحاجت حجت نیست ولیکن چہ کنیم کہ غیر این مقدمہ دست آویزی نداریم خداوندا بندہ را مجبول بران ساختی کہ جز نفع خود نخواہد خلق این جبلت از کیست استعداد و قابلیت ماہیت اینہا زبان دیگر ست ما بکلام تو آموختہ ایم و شریعت حبیب تو اندوختہ یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت در وی خواندہ ما شاء اللہ کان و ما لم یشاء لم یکن در دل نشاندہ ادعونی استجب لکم آنجا دیدہ وان اللہ حی کریم صفت تراشیدہ لا تبدیل لخلق اللہ وجف القلم بما ہو کائن خبرست لا یسئل عما یفعل و ما یبدل القول لدی خداوندا اگر استعداد و قابلیت در قدر فاعلیت تو شرط ست پس این درد بیدوا تا ابد علاج پذیر نیست خداوندا ازکرم سزد کہ دردمندی تا ابد ببداد او نرسد خداوندا بہر ما حضوری عطا کن کہ ہیچ از ینہا یاد نیاید یا کشادہ کہ جمیع مطالب دنیا و آخرت برآید استغفر اللہ مرا با این مقدمات چہ کار ضعیفم فقیرم سائلم قوتی دہ کہ یقین آرم و غنای دہ کہ احتیاج از خلق بردارد عطای کن کہ ظاہر و باطن معمور دارد خداوندا تو میدانی کہ سینہ چہ پر آمال و امانی ست و یقین در ضعف و ناتوانی ولیکن ہیچ مدعا بتعین نتوانم خواست چہ دانم شاید کہ خیر در خلاف آن باشد مگر درجات آخرت کہ خیریت آن متعین است گاہی باعثہ از باطن خیزد کہ خواہش این نیز خارج از طریق عبودیت است بندہ را آرزو نباید ولیکن این منزلت بعید ست و بندہ عاجز سر آرزو و خواہش ارست الٰہی یقین دانم کہ جمیع آرزوہای دنیا چون موت در میان ست ہیچ است و از تو رضای تو خواہم و استقامت طلبم براستقامت حق و قوت یقین و غلبہ عقل بر وہم محبت بموت عطا کن تا رفتن ازین عالم دشوار نیاید و محبت فقر آرزوی کن تا محبت موت روی نماید خداوندا حوصلہ مباشرت اسباب نیست و بی اسباب ہیچ کار را فتح باب نمی اندکی کار این بیچارہ را از دائرۂ اسباب بیرون نہ و اگر بے سبب نکنی سبب را بر ما آسان کن یا مفتح الابواب و یا مسبب الاسباب شیئی لنا سببا لا نستطیع لہ طلبا خداوندا تو میدانی در ینکار کہ بنیاد کردہ ام

بین صیغہ بخوانند کفایت ست اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید و فی نسخۃ اللہم بارک علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید و در ین تشبیہ باعتبار لزوم قوت وجہ تشبیہ در مشبہ بہ سخن ہست و ازان جوابہا گفتہ اند تمامتر آن در رسالہ جذب القلوب الی جمال المذکور شدہ است و احسن اجوبہ آنکہ تشبیہ اینجا در نفس صلوٰۃ ست چنانکہ در قول وی عز و علا انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح و ظہور دشخوار وجہ تشبیہ در مشبہ بکفایت ست و بعد از تشہد و صلوٰۃ از ادعیہ ہر چہ خوش آید بخواند و اگر از ماثورات بخواند افضل ست از انچہ ماثور ہست یکی اینست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق را التماس و تعلیم فرمودہ ربانی ظلمت نفسی ظلما کثیرا و لا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک و ارحمنی انک انت الغفور الرحیم دیگر ایں دعا بخواند اللہم انی اعوذ بک من فتنۃ عذاب القبر و من فتنۃ عذاب النار و من فتنۃ المسیح الدجال و من فتنۃ المحیا و الممات و اعوذ بک من المأثم و المغرم اللہم اغفرلی ما قدمت و ما اخرت و ما اسررت و ما اعلنت و ما اسرفت و ما انت اعلم بہ منی و ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار نیز بخواند کہ جامع و شامل است

الرسالۃ التاسعۃ والثلثون
تثبیت الفؤاد بتصور عظمۃ رب العباد

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہم صغر الدنیا فی اعیننا و عظم

رجا ہر جانب منقطع ست غیر از درگاہ تو بوسیلہ خاصگان درگاہ تو خلائق ہمہ می ترسانند کہ این نہ مصلحت ست و نفس از ہمہ ترسندہ تر و مترسانندہ تر است خداوندا اگر متوقع خلق و متوہم نفس پیش آید بذات پاک تو کہ از ہم پاشیدیم و ہلاک شدیم بیعیب و بے طاقتی بندگان ترا معلوم است خداوندا حالتی پیش آر کہ گرہ از دل کشاید و دل را باغ سازد و خاطر را فراغ دہد یا ارحم الراحمین و یا غیاث المستغیثین و یا خیر الناصرین خداوندا کار بر وقت موقوف ست ولیکن پیش ازان بشارتی کرامت فرما کہ خوش حالی آرد و یقینی کہ کلفت از میان بردارد کار دنیا را بر ما آسان نماد وجود و عدم او را یکسان گردان ولا تجعل الدنیا اکبر ہمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنی علیک تو کلت و الیک خداوندا حقیقت توکل و تفویض بے کمال معرفت و شہود صورت نبندد و معرفت و شہود مرتبہ کمال ست کہ ما ناقصان را دعوی نرسد مثل من مثل کوریست بر جا ماندہ بی دست و یا تنہا در صحرا افتادہ و آفتی بوی رسیدہ نادیدہ بی اختیار بحکم جبلت و اضطرار فریاد کند تا کسی دستگیری کند و بفریاد او رسد و اگر بالفرض داند کہ ہیچ کس دستگیری نخواہد کرد نیز از استغاثہ چارہ ندارد و از جزع و فزع صبر نیارد خداوندا اگر بندہ از تو غائب ست تو خود حاضری فریاد رس و ضائع مگذار خداوندا تو میدانی کہ پیش از انکہ باسباب دست بزنیم چہ امیدہا کہ در سینہ ما نبود اکنون کہ نظر بر اسباب می افتد خیالات سابق رو بکوتاہی نمی نہد قدم ہمت پس می افتد خداوندا امیدہائے کہنہ را نو گردان و خاطرہای افسردہ را تازہ کن آنچہ ندادنی است نقش آن ہوس از خاطر ما دور کن و آنچہ دادنی ست بران ہمتی بخش کہ سعی دران کنیم و یقینی دہ کہ پیش از وقت استعجال آن نکنیم خداوندا در ایام صغر بحکم جہل و جبلت ہمت مقتصر بر خواہش دنیا بود بہر طریق کہ باشد اکنون کہ اندیشہ آخرت رو بنمود غم آخرت با غم دنیا یار شد اگر دنیا دہی بطریقی دہ کہ خلل در دین نیارد و غم آخرت را از دل برندارد الٰہی آخرت چنان کن کہ جز غم آخرت خداشتہ باشم و سینہ را بناخن محنت نخراشم الٰہی ترقی در کار آرو تنزل و ادبار از پیش بردار مطلوب بے ضائی تست بہر نوع کہ باشد و بہر طریق کہ بود و اگر گاہی بمقتضای عجلت بشری و میل طبیعی چیزی خواستہ شود در ظاہر اگر مطلق باشد در باطن مقید باین قید خواہد بود اللہم و فقنی کما تحب و ترضی و جنبنی عما تسخط و لا ترضی اللہم لا ترم بی حیث نہیتنی و لا تفقدنی من حیث امرتنی خداوندا ہمہ چیز بر تو آسان است آسان چہ باشد ہر جنس کرم کہ تو ان خیال کرد بہ بندگان خود کردہ ہمہ انواع نعمت کہ تو ان تصور نمود عطا فرمودہ دنیا و جاہ و شوکت و عظمت و رفعت و دین و علم و ہدایت و معرفت و قرب و کرامت و ہر چہ تو ان تصور کرد بہ بندگان خود دادہ نا امید از چہ باشم

جلالک ثم علوہا بر تو بادای فرزند دلبند تصور عظمت و کبریای حق کہ ہیچ چیز عظیم تر و کبیر تر از ذات وی تعالی نیست و ہو العلی العظیم آدمی چون نظر بر ماہیت امکانی خود بیند از وجدان اضطراب و نیستی خود در یابد کہ در لحظہ ادراک متلاشی و معدوم گردد و خود را ہیچ در نیابد ہیچی یابد کہ نشان ہیچی نہادن بروی نیز تہمت و جود ہستی نہادن ست این حقیر را گاہی در ہنگام صفائے وقت و باریکی نظر چون نظر بر تعین وجود خود افتد ساعتی نگذشتہ باحدوث لحظہ بر فتہ کہ از نظر متلاشی و فانی گردد بر مثال برباد قیق در آسمان نگاہ کردہ باشی کہ تا میر در دقیق تر و باریکتر می افتد در رفتہ رفتہ متلاشی و فانی میگردد و گاہی کہ حدت نظر صفائے وقت ازان کمتر است مانند پوست پارہ نحیف کہنہ خراب سوختہ زدہ کہ خورد و ہیچ ہیچ منظور گردد و گاہی متل محکم بعضے میوہا مثل سیب و غیرہا کہ بغایت سست و ضعیف ست و ہنگامی مثل خشخاش و لنہ یا ذرہ یا ازان نیز کمتر گاہی کہ وقت نظر از غواشی تعلق بوجود امکانی مجرد تر و صافی تر بود اصل چنانچہ اصل نفس الامر است باشد معدوم مطلق یابد و ہیچ از ہستی و نشان خود نبیند نہ اینجا و در فضای نورانی کہ مشغولان نقشبندیہ نور اللہ ارواحہم در وقت توجہ میابند افتند و میگویند کہ خود را در فضای نورانی یافتیم خود را دیدہ یابند یعنی نور ادراک چنان بسیط و لطیف شد کہ ایجاد ادراک نمود کہ بمرتبہ تعین وجودی از میان طرف شد چون چیزی کثیف از میان افتد کہ سایہ اندازد مانع روشنائی آفتابی یا چراغی شود باشد لاجرم فضائے نورانی پیدا گردد و خود را یافتیم یعنی خود را کہ می یافتیم کم گردیم سبحان اللہ کجا افتادم

لیکن مشیت تو در میان ست تا کرا بخشی و چه بخشی خواهش خواهش تست یقین دانم که خواهش بنده را بی خواهش تو تاثیر نیست و فائدهٔ نی ولیکن بنده بیچاره است از خواهش صبر نتواند و بے آرزو نتواند بود بحکم کتاب تو و سنت حبیب تو دعائی میکنم اجابت بر تست نظر بر شرائط اجابت که می اندازیم باز نا میدی روی نماید و سستی در کار میشود شرائط مر مختار مطلق و حاکم علی الاطلاق را چه باشد و اگر حکم تو چنان رفته است که بی شرائط اجابت نکنی اول شرائط اجابت کرامت فرما بعد ازان توفیق و عادهٔ بهر طریق از درگاه تو مقصود خود میخواهم بملاحظه همه چیز هر چند گویم که چندین الحاح ادب نباشد و چنین فریاد در کار نبود طبیعت قرار نمیگیرد و تا بشارتی از مطلوب ندهی و برهانی و یقینی عطا نفرمائی اگر این دعا بموقف اجابت نرسید فواحسرتا ثم واحسرتا چنین نشود یا اللہ الاجابۃ الاجابۃ یا کریم القبول و القبول یا رحیم خداوندا بتخویف نفس و شیطان اوقات مشوش گردد و آخر آن بهجوم کند چون دست بکلام مجید تو زنم جمله غمها تسلی یابد و تمام محنتها مبدل براحت گردد بعزت تو که اگر بهیچ حالت در دفع هموم دنیا و مزید یقین احوال آخرت چون تلاوت کلام تو یافته باشم خداوندا بکلام خود محبتی عطا کن که دران مستغرق گردیم تا هر چه غیر ذکر تست در نوردیم خداوندا هیچکس کیفیت غم مرا و حقیقت آنرا جز تو ندانند بهر که گویم بحقیقت حال نارسیده حرفی گوید که هیچ بمن درنگیرد و درد من علاج نپذیرد و بسیار کس آنرا بر غرضی دیگر حمل کنند الٰہی تو میدانی حقیقت حال مرا و مرض مرا و غایت مرا و نیت مرا الٰہی دم از صدق نیت نتوانم زد که از تو هیچ پوشیده نیست صدق نیت از تو می جویم و حسن عمل از تو می خواهم خداوندا هیچ عملی ندارم که شایستهٔ درگاه تو بود همه بعلت نقصان معلول و بمفسدات نیت مشمول جز یک عمل که هر چند نسبت باینجانب حقیر باشد ولیکن بذات پاک تو که بس عظیم و خطیر است اگرچه اعمال بندگان همه بنقصان و تقصیر موصوف ست اما زبان ادب نیست تقصیر بآن عمل راضی نیست آن عمل کدام ست قیام بندگان در حضرت حبیب تو با تحفهٔ صلوٰة و سلام بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنعت تضرع و انکسار و عجز و افتقار خداوندا کدام موقف و محل باشد که افاضهٔ خیر و نزول رحمت در وی زیاده ازینجا باشد خداوندا یقین صادق ست که این عمل مقبول درگاه تو خواهد بود و رد و بطلان را بدان راه نه حاشا حاشا و من جاء بهذا الباب لا یخشی الرد خداوندا در طلب روز افزون دار و صدق تعطش زیاده کن نعمتی که دادهٔ مستان و شوقی که بخشیدهٔ باز مگیر اشتیاقی که کردهٔ ظاهر آر و بشارتی که دادهٔ موثر دار انک علی کل شئ قدیر خداوندا هر وقت خواهم که تقریری نو برانگیزم هم و انچه در دل ست بر زبان آرم اما نتوانم درد تو انچه در ضمیر منست

وجہ وی نمود قطعاً در قصہ بیان این سخن نبود مقصود آن بود کہ برای حفظ اوقات و معمور باطن و غنای قلب و امتلاء وجود بنور حضور و صفای حال و فراغ وقت تصور عظمت وجود حق و غلبهٔ قدرت و انبساط علم وی لازم گیرد هیچ نبود دون هستی خود و دریافت ذل و صغار و احتقار حال خود لازم اوست یا مقدمه اوست شهود نیستی خود اگرچه الا اصل و نفس الامر ست اما منوز گرفتاری آن از پستی خود پرستی ست چرا که نظر بلند نباید داشت و بجانب علو نباید رفت و نظر بر نور حق و وجود مطلق و عظمت و کبریائی او نه گماشت که تمامه هستی های عالم سفلی و عقلی و حسی در جنب آن محو و متلاشی ست کلمه ایست دلدار آمده اللهم انی اصبحت مرتهنا بعملی و اصبح امری بید غیری فلا فقیر افقر منی این نفیر گاهی بعد ازین کلمه اینچنین میخواند و اذا اصبح امری بیدک فلا غنی اغنی منی و بعد از تصور عظمت و جلال حق انبساط نور انیت و کمال او پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ببین و مشاهده کن که چه بادشاهی ست و چه صاحب غریب نواز و ملک دنیا و دین بخش ست که هر یکی را از نوکران او و بندگان درگاه او زده گردانند و دین ایشند و فریاد رس جن و انس و بادشاه زمین و آسمان و متصرف بر ملک و ملکوت انه بعد انا فی انوار ولایته و سیادته این خاصگان نظر کن و مستغنی از عوام الناس باش اینجا بمقصود آمدم در اول مکتوب ملحوظ همین بود مقصود آن داشتم که ترا خود راه دوی نیست تو منی و من تو بلکه طالب جمعیت وقت و کشاد سینه را که اینجا نیز بحکمت جامعه همدردی و همکاری و هم پیشگی دوی نیست

بهتر از من دانی عاقبت کار من که در دل من نیاید آنرا نیز دانی خداوندا این همه الحاح تحکم نیست بلکه عین عجز و انکسار و اضطرار ست وخلق الانسان ضعیفا خداوندا نیکان رفتند و مردان گذشتند و زمانه رسیده که در وی نیک بودن دشوار بلکه تصور نیکی هم محال اما اگر تو تقویت کنی و تائید نمائی آسان ست الٰهی اگر چندے از افراد اخیار باقی مانده باشند ایشان را نگاهدار برای تخم نیکی و ازان تخم فروع و ثمرات پیدا آر امید ها را شاخ در شاخ کن و دلها را باغ در باغ ساز کشجرة طیبة اصلها ثابت و فرعها فی السماء توتی اکلها کل حین باذن ربها و آخر دعوٰنا ان الحمد لله رب العالمین و افوض امری الی الله ان الله بصیر بالعباد

سپردم بتو مایهٔ خویش را | تو دانی حساب کم و بیش را | وصلی الله علی حبیبه محمد وآله اجمعین

قصیده دارم در لعت خواهم که اختتام سخن هم بدان کنم تا عاقبت کار محمود گردد و تسوید این قصیده اگرچه درین دیار صورت یافته بود و لیکن بعد از وصول سعادت زیارت مدینه مطهره در حضرت سید کائنات علیه افضل الصلوٰة والتسلیمات خوانده شد بوقف اجابت وصول یافته موجب حصول مامول حقیقی گشته والحمد لله علی ذلک

قصیده

بیا ای دل دمی از هستی خود ترک دعوی کن | میفگن چشم بر صورت نظر در عین معنی کن
فگندی چون نظر در عین معنی بعد ازان ایدل | چو عنقا از سر عزت بقاف فقر ماوے کن
ز چاک سینه هر دم صد نوای درد دل بشنو | بدین قانون محبت ترک بزم اهل دنیا کن
چو زین دار فنا قصد سفر سوی دگر داری | چرا غافل نشینی ای دل اسبابش مهیا کن
بصد خون جگر در زیر ران کش توسن نفست | بدین سان راه را حل گیر و قصد راه عقبی کن
بس انگه بر سر کوی فنا نه پای استغنا | وجود خویش را گم در شهود نور مولی کن
اگر خواهی تماشای جمال شاهد معنے | نخست این چشم صورت بین بمیل عشق اعمی کن
بشاگردی در آ در مکتب جان پس بلوح دل | تعلیم دبیر عشق حرف شوق املا کن
بمنهای حفنه دل چشم تماشا سر فرو مفگن | بعین عبرت آخر سیر صنع حق تعالے کن
چه حاجت کز پئ خلوت روی در کنج تنهائی | بیاد دوست خود را از خیال غیر تنها کن
بیا در انجمن خلوت گزین و از ره دیگر | بچشم دل جمال دوست را هر دم تماشا کن
بسرشش غیر را محرم مگردان بلکه در خلوت | چنان پوشیده کن ذکرش که از دل نیز اخفا کن
چو نفی ماسوی کردی چه دل کو جان همه هیچند | دلیلت کل شئ هالک الا وجهه را کن

نصیحت کنم تا ابنا روزگار و تر اس اغیار بر اسئ خلجانی و وسواسئ نگرانی دل و تشویش وقت و فتور حال راه نیابد دل چون محو بعظمت حق و بعزت محمدی شد دیگر کجا جائ وسواس و مداخلیت غیر خواهد ماند و اگر از مقام شهود عظمت کبریا تنزل کنی و بعالم بشریت و خود خواهی و آرزوے مطالب و حصول مقاصد آئی امیدوار باش که اینجا همه مطالب حاصل ست آخر ملک ملک خداست و متصرف و مدبر اوست به نیابت وکالت و سفارت و رسالت و پیغمبر و خاصگان درگاه و حاضران گاه و بیگاه او ست دیگر کیست الله العزة ولرسوله وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون منافقان آنها که بزبان لا الٰه الا الله محمد رسول الله میگویند و در دل ظلمت شرک و نظر بر اغیار دارند بلاحظه و باداب شریعت نیستند دیگر گویم منافق نیستند ولیکن منافق صفتانند تاب الله علینا و علیهم شیخ ذکر الله باالخیر در اشتغال بصیغه صلوات اللهم صل علی محمد وآله و اصحابه مراقبه تعلیم میکرد و میگفت ببین که در چه دریاها غوطه میزنی اللهم که گفتی در دریائ کمال جامع حق سبحانه افتادی و چون علی محمد گفتی در دریائے فضل و جود پیغمبر غوطه خوردی و بآله و اصحابه در دریائے کمالات ایشان غواصی کردی آخر بی نصیب افتادن و تهی دست ازین بحور بر آمدن صورت ندارد بدان ای فرزند که اغتنائے وقت و ابنائے روزگار هم چند قسم اند جمله از ایشان که فی الجمله روی دارند دو فرقه اند انصاف بتمامی عالمی نیستند و گاه گاهی بر امثال ستوقد نارا لعل وقعت بر دل ایشان می تابد و از غفلت بیخبرے

می آید خاطر از جانب ایشان جمع دارد بلکه تفحص خیر و دستی و انصاف باش یعنی در مذمت خاطر از ایشان بدل ارنه گرفتار صحبت و دوستی ایشان شود و بمضمون دیگر که انصاف نمی دهد و مکابره می نماید اگر بحرف زبانی تشویش دهند بد گویند بد یاد کنند چنین حرف زبانی هیا منثور است بهیچ زبانی از آن نمی رسد مگر گرفتار آن نفس باکج و خوشنای خود خواهند و نزد ایشان عزت و سرفرازی جویند فرمان حق است که وصبر علی ما یقولون واهجرهم هجرا جمیلا و اگر زبان اذیتی کنند و در مقام ایذای جانی بیایند سبیل هجرت بحرم خدا و مدینه پیغمبر است که هجرت سنت انبیاء است هو الحفیظ العلیم باری وقت را غارت مکن جمعیت از دست مده و فرصت غنیمت دان و خاطر جمع دار و امیدوار باش دین دعا بخوان که سید عالم صلی الله علیه وسلم بفرزند خود سید حسن بن علی رضی الله عنهما که اول اقطاب این امت و منتهای خلافت کبری است در معامله آموخته اللهم اقذف فی قلبی رجاءک و اقطع رجائی عمن سواک حتی لا ارجو احدا غیرک بے سابقه خدایا این کلمات متصور گشت و بزبان قلم آمد شاید که متضمن خیری باشد و بالله التوفیق و العاقبة بالخیر

الرسالة الاربعون فی الکسل بالمواظبة علی العمل

لا اله الا الله محمد رسول الله

بان ای نفس چرا تقصیر در عمل میکنی و از کار کردن می نشینی برخیز و کاری کن باعث ترک عمل کسل ست یا کسل خیال تکاسل خود زیاده ست تو چه و چه چیزی وجود تو از تو نیست و تو از ان نوری دیگری ترا پدید آورده و در توقف نهاده و ترا برای

چو فرق واضح آمد در میان مهلک و هالک — هلاک و بستی را حکم بر هر چیز حالا کن
کنش از پرکار را لاحط عدم بر صفحهٔ عالم — بسان دائره آنرا محیط جمله اشیا کن
پس آنگه نقطهٔ ذاتست کامد مرکز هستی — برون زین دائره آن نقطه را ثابت بالا کن
برون از روی صورت و زره معنی درون دانش — میان نقطه و آن دائره غیریت افنا کن
همان نقطه تحرک کرد و آمد دائره پیدا — مثال از بهر این از نقطهٔ جوالیه پیدا کن
چو بینی نور مطلق خویشتن را در میان ناری — هو الحق از انا الحق بعد ازین مختار اولی کن
مسمی واحد و اسمای او از حد و عد بیرون — بهر اسمی شهود نور ذات آن مسمی کن
در اسمای حقیقی شد مسمی عین هر اسمی — عجب مشکل حدیث ست این بگوش هوش اصغا کن
معمائیست مشکل در حساب عاقلان وحدت — بتحصیل کمال نفس حل این معما کن
کمال نفس و هم تهذیب اخلاقت بدست آید — اگر این را هوس داری بنای شرع برپا کن
حقیقت ما ز شریعت نیست پیش عارفان بیرون — مثال آن بکشتی ساز و شبه آن بدریا کن
برین کشتی نشین تا بگذری زین بحر بے پایان — چو فرعون ار نه خود را غرق بحر کفر و اغوا کن
زبان مکشا بنا فرمودهٔ شارع سخن این ست — پئ اسمائی توقیفی زبان عجز گویا کن
دهان را قفل خاموشی نه و سر بسته دار آن در — کلید احرش آوردن در سر بسته را وا کن
وگر خواهی زبان بکشای و در راه سخن پوئی — ثنائی بادشاه یثرب و سلطان بطحا کن
سریر آرای ملک آفرینش احمد مرسل — که پیش از وی نشد در ملک هستی کار فرما کن
نشد تا بر سر منشور عالم خاتم حکمش — ز دیوان ازل نامد بران منشور طغرا کن
بیان قربت اوقاب قوسین ست او ادنی — بمقدار علو قدر او این نیز ادنی کن
قیاس رتبه و مقدار فضل از انبیا تا وی — ز قطره تا بدریا یار ذره تا به بیضا کن
حبیب الله بود او انبیا را دان محب الله — قیاس کار ازاسری بعبد و جاء موسا کن
بخود میرفت موسی لیکن او را حق بخود بردش — ز رفتن تا به بردن فهم فرق آشکارا کن
چو خود بردند او را در حق او قدر أی گفتند — بموسی لن ترانی فهم تفضیلش ازینجا کن
خطاب با عتاب اُن تولیتم اگر خواندی — باین والی والا قدر ملک دین تولا کن
اگر خیریت دنیا و عقبی آرزو داری — بدرگاهش بیاؤ هر چه می خواهی تمنا کن
بیای دل قدم نه بر سر کوی وفا و انگه — ز راه صدق جان را خاک راه آن کف پا کن
سر و تن را براه جلوهٔ آن سرو بالا کش — دل و جان را فدای حسن آن رخسار زیبا کن
ثنایش گو ولی چون نیست ایفایش ز تو ممکن — باین یک بیت مدحش را علی الاجمال ایفا کن

مخوان او را خدا از بهر امر شرع و حفظ دین
دگر هر وصف کش میخواهی اندر حرش املا کن

چو از انشاء تفصیل صفاتش عاجزی لیدل
بیا و عرض حال خویش بر خدامش انشا کن

خرابم در غم هجر جمالت یا رسول الله
جمال خود نما رحمی بجان زار شیدا کن

اسیران تو جان دادند در هجر لب لعلت
دهان بکشا و از راه کرم احیای موتی کن

جهان تاریک شد از ظلمت ظلم سیه کاران
بیا دعالمی را روشن از نور تجلا کن

زیان کاران ببازار هوا سودای زر دارند
شکست در رونق دگر می این بازار و سودا کن

همه بی همتان دهر بخل آئین خود کردند
بلطف اعان و مبین و از کرم احیای محیا کن

ز ظلم ظالمان شورست و غوغا هر طرف آخر
بعدل و رافت خود برطرف این شور و غوغا کن

بسنگ سیم و زر جاہل گرانبارست از عالم
بمیزان عدالت قدر هر یک را هویدا کن

بصدیق صداقت پیشه فرما تا قدوم آرد
طریق صدق و آئین وفا را باز پیدا کن

عمر را باز بنشان بر سریر معدلت آئین
بدین آئین میان خلق رسم عدل احیا کن

همه کس راست از عجب و تکبر دعوی اندر سر
ز سر بفرست عثمان را و قطع امر شورا کن

بدفع حیله این روبهان بفرست شیر حق
بفرمایش که قلع باغیان و قمع اعدا کن

بزور بازوی خیبر کشا بنیاد جهل افگن
رواج رونق بازار علم و کار تقوی کن

و گرنائی تو با یاران بظلم آباد این دنیا
بدفع ظالمان حکم نیابت را بعیسا کن

بهر صورت که باشد یا رسول الله کرم فرما
بلطف خود سر و سامان جمع بی سر و پا کن

محب آل و اصحاب توام کار من حیران
بلطف خویش اهم امر و زو هم در روز فردا کن

بیا حقے مده تضییع خدام جنابش را
که احوال تو معلوم ست اظهارش مکن یا کن

بقسمت باش راضی دم مزن الا بشکر حق
سکونت ورزد و تسکین دل خود از قسمنا کن

کاری آفریده و بدان امر کرده توفیق کار بخشیده و اسباب آن مهیا ساخته جل شانه او و گرداننده او میگرداند و میخواند و میخواباند چنانچه میخواهد هر چه فرموده بکن و چنانچه میخواباند بجنب تو درمیان میاد خود را امین المالک بتصرف فی ملکه کیف یشاء این بدان مانند که یکی لعبتی از گل سازد و آنرا در دست بگیرد و بجنباند و آن لعبت بر خود بپیچد و خواهد که بجنباند این گنه شتیم این عبادت که تو میکنی چه بهرین می نازی و چه او را اعتبار میکنی و چه قدر می نهی که دران تکاسل میکنی و بران تهمت نام می نهی و اگر بست برای خود میکنی بر که منت می نهی بر خدا و رسول خدا یا خلق یمنون علیک ان اسلموا قل لا تمنوا علی اسلامکم بل الله یمن علیکم ان هداکم للایمان و خلق را از عمل تو چه فائده که بر ایشان می نازی کسی برای خود کاری کند و منت بر دیگری نهد بیهوده ست تو خود در عمر خود یک کار برای خدا نکرده و همه برای اجرت میکنی و در دنیا و آخرت امید ها داری و برای نفس خود کمالی کسب میکنی و توشه راه آخرت نمیسازی بیس برای خدا چیستان احسنتم احسنتم لانفسکم فما لله من عمل تو سراسر خواهش و دعاوی و ناز و طلب ست این بندگی نیست بندگی آنکه خالص برای خدا کنی و خود را نخواهی چندین اهل دنیا کسبی و کاری برای خود میکنند و در طلب معیشت میدوند و جانی میکنند تو نیز برای خود کاری کرده باشد حرص و طمع تو زیاده از ایشان ست کار تو برای صلاح دنیا و آخرت است و ایشان خود همین برای دنیا میدوند و از آخرت فارغ نشسته کاهلی چیست و نازش بر که فرصت را غنیمت نمیدانی

قال بعض اصحابنا فی تاریخ هذا الکتاب

طبیب الله حقی انفاسک	نما دک الله قوة وغنی	نام و تاریخ این کتاب عزیز	اگر کنی ذکر او لیا احسن
		۹۹۹	

بسم الله الرحمن الرحیم

کتاب اخبار الاخیار تمام شد و بحقیقت تمام آنزمان شود که از ذکر جمیل قدوة الاخیار زبدة المقربین الابرار قطب الاقطاب جهانیان آفتاب مظهر تجلیات الهی مصدر برکات نامتناهی امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرهندی رضی الله تعالی عنه طرفی بربندد از انجا که شیخ مصنف رحمة الله تعالی علیه در آخر عمر ازان خیالات که نسبت بحضرت ایشان داشت رجوع فرمود آوردن ذکر این اقدم کاملان و اسبق

واصلان در آخر این کتاب مناسب نمود و چون در حقیقت کارنگری اول و آخر یکی ست و رجوع شیخ مشهور و به السنهٔ ثقات مذکور و این امر ظاهر تر شود چون به بینی مکتوب شیخ را که در آخر این نسخه بیاریم انشاء الله تعالی اما بجمله نسبت آنجناب به بست و هشت واسطه به امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه میرسد در سال نهصد و هفتاد و یک ولادت آنجناب داده در کمتر ایام از تحصیل علوم فراغ حاصل کرده از والد ماجد خود اجازت سلسلهٔ چشتیه و قادریه و سهروردیه و کبرویه یافتند و بهوای حجاز محمل شوق بستند و به حضرت دهلی رسیدند در اینجا با حضرت خواجه محمد باقی قدس الله سره العزیز دولت ملاقات دست بهم داده صحبت گیرا فتاد در طریقهٔ علیه نقشبندیه بیعت فرمودند و در دو ماه و چند روز نسبت حضور نقشبند حاصل نمودند چنانچه همدران ایام حضرت خواجه بیکی از مخلصان رقم فرموده اند که شیخ احمد نام مردیست از سرهند کثیر العلم و قوی العمل روزی چند با فقیر نشست و خاست کرده عجائب بسیار از روزگار اوقات او مشاهده نموده بآن مینماید که آفتابی شود که عالم از و روشن گردد انتهی و نیز حضرت خواجه فرمودند که شیخ احمد آفتابیست که مثل ما هزاران ستاره ها در سایهٔ او گم اند و ارشادات خواجه در فضائل آنجناب بسیاست که رو نما للاختصار بهمین قدر اکتفا رفت همدران اندک ایام آوازه حضرت بلند شده آستان فیض نشان ایشان محط رحال و مجمع اصحاب کمال گشت علما از دور نزدیک بخدمت رسیدند و امرا از ترک و تاجیک بشرف حضور بهره ور گردیدند مشائخ عهد ارادت آوردند اکابر زمانه بتواضع بر خاستند بدولت ایشان مس ها طلا شد و ذره ها آفتاب ذات بابرکات ایشان آیتی بود از آیات الهی و نعمتی بود از نعمای ربانی نزاعی که در میان صوفیه کرام و علمای اعلام از هزار سال بود ایشان برداشتند و مورد حدیث صلحه شدند چنانکه در حضرات القدس آمده علامه سیوطی در جمع الجوامع حدیث روایت کرده که پیغمبر صلی الله تعالی علیه وسلم فرموده یکون فی امتی رجل یقال له صلحة یدخل الجنة بشفاعته کذا و کذا مانا که اشارت بوجود مسعود حضرت ایشان باشد چه ایشان در میان علما و صوفیه صلحه بودند که اختلاف فریقین را در وحدت وجود بلفظ راجع داشته اند چنانکه بعد تحریر این مقال خود نوشته اند الحمد لله الذی جعلنی صلحة بین البحرین انتهی اطلاع بر مغیبات و اشراف بر خواطر و تصرف در مکونات ادنی صفتی بود از صفات جمیلهٔ ایشان و کمینه وصفی بود از اوصاف جلیلهٔ آن جلیل الشان شمارهٔ خوارق و کرامات که در کتب مقامات مروی شده بهفت صد میرسد و ما عدای آن اند که چه مقدار رصاد شده باشد بحکم ما لا یدرک کله لا یترک کله یکدسته ازان حوالهٔ قلم میشود آورده اند که در سفر بودند و هوا گرم یاران التماس باران کردند حضرت متوجه شدند ابر آمد بارید دیگری یکی گفت عزم حج دارم فرمودند تراد عرفات نمی بینم سالها رفت و بحج رفتن میسرش

واز خدا نمی ترسی که بیکبار نشاوه توفیق بازگیرد و ترا بیکبار نشاند و چون تاریک دلان محبت دنیا در باطن تو برزند و در طلب آن سرگردان سازد و ترا با تو گذارد و خیالات بیهوده خاطر پریشان بر تو بگمارد و در بطالت معصیت اندازد و خوار گرداند و نام ترا از دیوان اهل سعادت محو کند آنزمان دانی که حال تو چیست دیگر پشیمانی خوری و سود نکند نعمتهای خدا در خود دنی نگری و شکر نمیکنی برخیز برخیز عمل کن و شکر گو که هم باعث مزید توفیق عمل خواهد بود و هم سبب زیادة نعمت و اگر نیک در نگری و بفهم سلیم کار فرمائی همین مزید توفیق عمل خواهد که همه در اینجاست و بهترین جزای عمل که عاملان طلبند همین زیادتی عمل است فردا بینی که چه چیزها با خود ببری و چه نورها از باطن تو سر برزند و چه چیزها بیرون آن چیز ان شوی و گوئی ای کاش بیشتر و بهتر ازین کار میکردم و میساعت در دنیا بیکار نمی نشستم حسرتی که فردا مردم را باید همین باشد پس بیکار نکردند اگر کردند چرا بیشتر نکردند دنیا جای کار و مزرع آخرت است هر چه اینجا کارند آنجا بدروند و بدانکه در هر عمل نوری نهاده اند هر که عمل ترک کرد نوری از وی فوت شد خصوصا در فرائض و واجبات و سنت موکده که نور در اینجا اقوی و اتم و اکمل است و مهربانی و عنایت الهی تعالی نگر که بر بندگان می آرد و گفت این عملها را البته کنید و از دست ندهید و بتقصیر از خود در حق خود راضی نباشید و اگر نکنید در محل عقاب و عتاب آئید ذهبی عنایت که بر زور و تکلیف بنده البته مقام قرب و حضور میخواند عجب بگ من قوم

نیامد دیگر جان محمد نام تاجری بود از مریدان حضرت ازوی حکایت کرده اند که گفت روزی قریب شام جوزی
بدست من دادند و فرمودند که بباغ حافظ در رویشی چند فرود آمده اند و میان ایشان عزیزیست که
داغ چیچک بر رو دارد ببر و این جوز را باو ده و او را بسیار فتم دیدم که قلندری چند نشسته اند و در رویشی
داغ چیچک بر رو باندک فاصله نشسته چون مرا دید گفت که حضرت ترا پیش من فرستاده اند
گفتم آری و جوز پیش دادم و دعای ایشان بر سانیدم فرمود مارا طلبیده اند خود نیامده اند عاقبت با من
روان شد و رسید حضرت از من قهوه خواستند آوردم فرمودند که بان درویش بده رو که بطرف آن بزرگ
کردم هم حضرت ایشان را یافتم وی گفت که بحضرت ایشان بده باز که این سو رو کردم حضرت
ایشان را دیدم آن عزیز از ماجرای من از حضرت پرسید فرمود که جان محمد نام پسر فلانی از جلنده دست و
گفت پدر او با من آشنا بود او در کدام سلسله بیعت دارد ارشاد کردند که در سلسله قادریه پس او گفت که بسفارش
من او را بحضرت غوث الاعظم رسانید رضی الله تعالی عنه حضرت برخاستند و بجانب ستاره قطب
اشارت فرمودند که جان محمد ستاره قطب می شناسی همین ست یا دیگر نیک بنگریدم که از میان
قطب شخصی ژنده سیاه در بر چون تیر مستعجل رسید حضرت فرمودند که ملازمت غوث الثقلین کن پس حضرت
غوث بسمت ستاره قطب متوجه شدند و غائب گشتند و چون بمسجد رسیدم آن عزیز گفت که غوث الاعظم
را دیدی گفتم آری از جمله الهامات و مبشرات ایشان که قدر کثیر است یکی اینست غفرت لک ولمن
توسل بک بی واسطته او بغیر واسطة الی یوم القیمة و هر که طالب تفصیل کشف و کرامات والهامات و مبشرات
ایشان باشد بر اوست که رجوع نماید بکتب مقامات چون حضرات القدس و برکات احمدیه و جز آن معارف
جدیده و حقائق نادره که از ان قلم نورانی رقم ریخته آفتابیست که چشم منکران از ان خیره و روز حاسدان از ان
تیره این معارف و حقائق که می شنوی و این هدایت و ارشاد که می بینی با علی ندا ندا میکند که صاحب آن
مجدد ست و نه مجدد مأته بل مجدد الف صمدتا هزار فرقی نه اندک ست لو کنتم تعلمون از مکارم اخلاق و حسن سیرت
ایشان چگوید صبر و شکیب رضا و تسلیم تعظیم هر کس فراخور حال وی شفقت بر خلق صله رحم رعایت ارباب حقوق
سبقت در سلام ملینت در کلام شیمه کریمه ایشان بود طریقه ایشان کتاب و سنت ست و این یک فضیلت بمقاوم
هزار فضائل تواند بود کوتاهی سخن در اواخر عمر کار خانه ارشاد طلاب را بابنای کرام سپرده خود از خلوت قدس بزم
انس بود کم بر می آمدند و اکثر اشاره بقرب وفات خود میفرمودند تا دوازدهم محرم سال هزار و سی و چهار بصراحت گفتند
که مرا نمودند که میانه چهل و پنجاه روز رحلت من واقع خواهد شد چنانچه روز سه شنبه وقت صبح یا پاسی از روز
برآمده بعمری که شصت و سه سال موافق بسنین عمر سرور دو عالم صلی الله علیه وسلم بود از ین خاکدان به بهشت جاودان نقل فرمودند
انا لله وانا الیه راجعون پس از انتقال آن خلاصه ابرار چه در زمان غسل و چه بعد ازان عجائب که مشاهده افتاد فوز
بان منحصر بمطالعه کتب مقامات ست و مکتوبی که حضرت شیخ عبد الحق رحمة الله تعالی علیه بخدمت خواجه حسام الدین

یقادون بالسلاسل الی الجنة چرا اے
نفس خود را بزور از نور ظلمت می بری و
از بزم حضور بیرون می دراندازی قدمشه
بر پای خود میزن فی الله ولی الذین آمنوا
یخرجهم من الظلمات الی النور برخیز و در
بزم نور و حضور بنشین او عمل کن و عمل
برای خدا کن خود را از نظر خود ساقط کن
اگرچه حصول این حالت در اختیار تو نیست
در طاقت تو نه این کار خداست و فعل
او عمل کن دعا کن و شکر گو والحاح کن
و بنال این حال نیز عطا خواهد کرد و بنقد
عمل از دست مده که هر چه هست از
عمل است سنت الهی بر ین جاری شده
که هر که را بنوازد از راه طاعت بنوازد
و هر که را براند از راه معصیت براند
همه فضل و ست اما فضل خود را منوط
بعمل گردانید و عمل نیز فضل او ست ذلک
فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل
العظیم و اگر باعث بر ترک عمل کسل است
ساعتی صبر کن و قدم ثابت دار و سر
بر بستر غفلت و کسالت منه چندان نورانیت
در باطن تو بیند از ند گویا حیاتی نو
در قالب وقت تو بخشند علاج کسل صبر
است کما الشجاعت صبر ساعة و اگر بغلبه
کسل سر بر بستر خواب نهادی شیطان
هم آغوش تو گردد و تا دم صبح ترا در خواب
اندازد و درون ترا تاریک گرداند اگر
برخیزی بخود آئی و بال و پر از گرد غفلت
بیفشانی و ذکر گوئی و وضو کنی متوجه
باشی و حاضر آئی لحظه لحظه نور بیفزاید تا
وجود تمام نورانی گردد و اگر باعث کسل امتلای
طعام ست در طعام بسیار خوردن سعادت تو
نیست ترا برای طعام خوردن نیافریده اند
و اگر غلبه خواب بیست خواب حکم مرگ است و تو
خود از مرگ میگریزی بخواب چرا راضی شدی

خلیفہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ اسرارہما نوشتہ اند و در صدر این بطور وعدہ ایراد آن در آخر کردہ بودیم اینست درین ایام صفای فقیر بخدمت میان شیخ احمد سلمہ اللہ تعالیٰ از حد متجاوز ست و اصلا پردہ بشریت و غشاوۂ جبلت بمیان نماندہ قطع نظر از رعایت طریقہ و انصاف و حکم عقل کہ با این چنین عزیزان و بزرگان بد نباید بود در باطن بطریق ذوق و وجدان و غلبہ چیزی افتادہ کہ زبان از تقریر آن لال ست سبحان اللہ مقلب القلوب و مبدل الاحوال شاید ظاہر بنیان استبعاد کنند من نمیدانم کہ حال چیست و بچہ منوال ست انتہی بلفظہ و صلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

خاتمۃ الطبع

نثر خاتمہ طبع سابق چکیدۂ خامۂ مظہر صفات دارین مولوی محمد حسین دام فیضہ

حسن بیان اہل حیرت حمد و ثنای علیم و خبیریست کہ اشباح اخبار غیب را بر مرات قلب در عالم صلی اللہ علیہ وسلم نمایان نمود و از شموس انوارش اقتباس ضمائر اخیار و ابرار را استفادہ فرمود کما جعل نور القمر مستفادا من نور الشمس و زینت حروف و زبان کافہ انام اہدای صلوۃ و سلام بحضرت مخبر صادق و بشیر و نذیریست کہ عمل بر اخبار و احادیث او سبیل رضوان اللہ بعامل نمود و پردہ ہا از اسرار سربستہ کشود فنور رسالتہ اظہر من الشمس و ابین من الامس اما بعد بندۂ حقیر **محمد حسین فقیر** ساکن بنت خلف شیخ **محمد اسمٰعیل** غفرہما اللہ الجلیل عرضہ میدہد کہ دردمندان محبت کہ بار امژدہ و مساکین اہل عشق مولی را صلا کہ درین زمان فرخی تو امان ہودج لیلای مقصود دلہا و عماری سلمای مدعای اہل صفا کہ عبارت ست از کتاب مستطاب حکایات عاشقین رب غفار در روایات مشتاقین جمال کردگار غیر را غبین الی الجنۃ و لا خائفین من النار الذین یصدق علیہم و لو کانت الجنۃ نصیب العاشقین بدون جمالہ فویلا و لو کانت لسقر نصیب المشتاقین مع وصالہ فواشوقا المسمی باخبار الاخیار فی اسرار الابرار از تالیفات عالم دین رب فلق حضرت شیخ عبد الحق ابن سیف الدین اسکنہما اللہ فی اعلی علیین از ارباب افادت آب **مولوی حافظ محمد عبد الاحد** سلمہ اللہ الصمد جلوہ فرمای نظارگیان و شعشعہ ریز منظر مشتاقان میشود وقت ست کہ نقد عقل و خرد دینار یار مغان رونمائی دادہ بنقود جانہا مشتری آن شوند و بمصاحبت این رفیق بے بدل خالی از خلل باصلاح ظاہر و تصفیۂ باطن پردازند اکنون وقتی ست کہ گرفتاران اتباع ہوا از دیدن کتب قصص کاذبہ و خلاف واقعہ مثل بدر منیر و فسانۂ عجائب و بکاؤلی و اگر گل و غیرہا و تذکرہای باطلہ شعرا اغماض و رزیدہ بمطالعہ این تذکرہ محبان خدا آہن وجود خود ہا را طلای دست افشار گردانند و چراغ صنم خانہ ہوا و ہوس را شمع حرم توبہ و تقوی سازند و باللہ التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق اللہم اغفر لمصنفہ و لمن طبعہ و لناظریہ و لناشرہ الخاتمہ آمین آمین آمین۔

تمت

وخود را در حکم اموات چرا انداختی و اگر مرتکب کسل و ضعف ایمان و فتور اعتقاد طریان ظلمت و عروض غفلت است ساعتی خویش مشغول باش کہ نور حضور این ظلمات را پارہ کند و بحال خود بینائی و تابندگی در ایمان و انشراح در سینہ و نورانی در دل پیدا آید و بداند کہ ہیچ چیز موثر تر در محدوث نور حضور از استقامت بر عمل و دوام آن نیست بخست بہین کسل برخیز و شروع در عمل کن خصوصا نماز کہ افاضل دین علمہاست خصوصا نماز شب یک رکعت تمام نکردہ باشی کہ حال کشتہ و ظلمت غفلت بدرفتہ و ز تنگ کسالت برطرف شدہ و تابندگی و نورانی و ذوقی پیدا شدہ باشد و ہر عملی کہ کنی خوب کن و بجد کن و با دب کن و ارکان و شرائط آنرا چہ خوب بجا آر چہ دانی کہ شاید کہ ہمین آخر عمل تو باشد و ہمین ساعت آخر عمر تو باشد ہشیار باش و دریاب کہ چہ گفتم دیگر تو دانی ؎ کار کن کار بگذار را رہ گفتا ؎ کاندرین راہ کار دارد کار ؎

تمت کتابہ الرسائل الاربعین و یتلوہا ما زاد علیہا بعون رب العالمین و فضل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ ہداۃ طریق الحق و محیی علوم الدین

تمت

تکملہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعدادی کہ در اذکار و تسبیحات و مقادیر احکام و عبادات تعین یافتہ اسرارست کہ جز شارع کہ واضع آنست حکمت آنرا نداند و بکنہ آن نرسد و عدد اربعین را در کمال و تکمیل خاصیتی و اثری خاص است کہ در غیر آن نیست خمرت طینۃ آدم اربعین صباحًا ثم بقایا ربہ اربعین لیلۃ و بعثہ اللہ علی راس اربعین سنۃ از دلایل صدق آنست و من حفظ علی امتی اربعین حدیثا و من ادرک صلوٰۃ الجماعۃ اربعین صباحًا از نتایج و ثمرات آن تا نیز اگر در جمع این چہل رسالہ کہ حکم عمر چل سالہ دارد تیمن و تبرک بدان جوئیم و در حصول کمال بدان فال زنیم از عالم رعایت و مناسبت دور نباشد بعد ازان ہر چہ بران افزاید جدا نویسیم اگر آن نیز بچل رسید نور علی نور و اگر نرسید تکملہ و تتمیم آن باشد و در رسم عنوان اختیار بدست کاتب است یا اول و ثانی بنویسد یا حادی و اربعون و ثانی و اربعون بنگارد حاصل ہر دو لفظ یکی ست بالفعل اختیار بر لفظ دوم افتاد کہ نفش اخیر است فنقول و باللہ التوفیق۔

الرسالۃ الحادیۃ والاربعون تنویر القمرلیلۃ البدر فی تصویر معنی شرح الصدر

اللہم و رسولہ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ باید دانست کہ شرح صدر از اسنی مناصب و افخر مناقب و اجل نعم و اعظم مواہب الٰہی است کہ حضرت سید السادات و خلاصہ کائنات را کہ حبیب خاص و مقرب مخصوص درگاہ است علیہ من الصلوات افضلہا و من التحیات اتمہا و اکملہا بدان تخصیص فرمودہ سورہ الم نشرح لک صدرک را برای امتنان این نعمت فرو فرستاد و مراد بشرح صدر در اینجا توسیع و تفسیح صدر شریف اوست از برای جمع کردن مناجات حق و شہود و حدت و دعوت خلق و مباشرت کثرۃ با بداع اسرار و حکم و انزال انوار معارف و علوم و ازالہ ظلمات جہل و ضیق و نکرت و تیسیر تلقی وحی و تحمل بار نبوت کہ از سختی و گرانی آن پشت طاقت بشریت ادرا

می شکست وقول وی عز وجل ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظهرک اشارت باآنست تا حاضر وغایب وکاین وباین وجامع مرتبہ فرق وجمع گشتہ وبار مکارہ وشدائد اینکار برداشتہ بارعایت آداب بساط قرب جمع نمود الصفی

کاین باین کہ گویند پرتوی از نورانیت این حال واثری از سطوت انیقام است ؎

ہرگز وجود حاضر غایب شنیدۂ ✤ من درمیان جمع ودلم جای دیگر است ✤ درمسافت زمسافت بیرون ✤ دراضافت

زاضافت بیرون ✤ قال اللہ تعالی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ میفرماید کہ کسیکہ بکشاید خدا

سینہ اورا برای قبول دین اسلام واتصاف بصفت استسلام پس آنکس مستولی ومستعلی بر نوریست از پروردگار

خود واعظم اسباب شرح صدر نوریست کہ باریتعالی در دل بندہ می تاباند آن نور توحید وایمان است کہ چون در دل

بندہ افتاد فرح وسرور وکشاد در سینہ وفراخی در دل او پیدا آید وچون آن نور مفقود گشت در تنگ دلی افتاد وسختی

وشقت گرفتار شد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل النور فی القلب انفسح وانشرح چون در آید در دل نور ایمان

فراخ گردد وکشادہ گردد دل صحابہ گفتند یارسول اللہ ما علامۃ ذلک النور چیست نشان در دل در آمدن آن نور

فرمود الانابۃ الی دار الخلود والتجافی عن دار الغرور فرمود نشان در آمدن آن نور در دل روی آوردن ورجوع

نمودن بندہ است بدار آخرت کہ ہمیشہ وپاینده است ودور شدن ومتنفر گرفتار نابودن ودل برکندن است

از سرای دنیا کہ فریب دہنده واز راہ برنده است وبظاہر خود را آراستہ وپیراستہ نماید وبمکر وغنج ودلال دل از

عاشقان خود برباید چہ بروشنائی نور ایمان بدیدۂ بصیرت بغت یقین دریابد کہ بنای کار دنیا ناستوار وناپاینده

است وآخرت دایم وباقیست لاجرم روی از دار فنا بگرداند وتوجہ باطن بدار بقا آرد وتوشۂ حسنات برای سلوک

راہ سفر باخود دارد ونصیب شخص از انشراح صدر وفراخی دل باندازہ نصیب وی است ازین نور ونور را در کشاد

سینہ وفراخی دل اثری تمام است واز نیجہت است کہ نور محسوس نیز در شرح صدر وفرح خاطر حظی وافر دارد و

ظلمت محسوس بعکس آن تا گفتہ اند کہ نفس ناطقہ عاشق نور است ہر جا کہ پرتوی از نور دریابد روی توجہ بہان

جانب آرد وبہان طرف بشتابد ؎ بسکہ برخورشید تابان جمالت عاشق است ✤ کرمک شب تاب راہم

دوست میدارد دلم ✤ واز نجاست کہ در خانہ روشن خواب کمتر آید کہ نفس بسبب توجہ واقبال بروشنائی از

درون بیرون افتد وچون تاریک شود بجانب درون رود وبظلمت آباد خواب در آید ؎ بیزم وصل توام

دیدہ روی خواب ندید ✤ چراغ روی تو در پیش خواب را چہ مجال ✤ بحقیقت نور خواہ حسی بود یا عقلی پرتوی از

نور وجود باریتعالی وتقدس است ونور نام ذات پاک مقدس اوست کہ اللہ نور السموات والارض واین نور

بر ذرایر موجودات تافتہ وتمامہ محسوسات ومعقولات را در گرفتہ ہر جا بنوعی دیگر وبرنگی دیگر ظہور یافتہ است

وچون مبداء وقیوم ہمہ اشیاء وجود حق است کہ نور الانوار وموجد ومظہر تمامہ احکام وآثار ست لاجرم ہمہ محب

نور وطالب آن ظہور باشند کہ ہر کس منعم ومربی خود را دوست دارد ؎ چو غلام آفتابم ہمہ زآفتاب گویم ✤

نہ بشم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم ✤ وبالجملہ ظہور نور از اسباب فرح وسرور ونورانیت قلوب وانشراح

صدور است دیگر از اسباب شرح صدر علم است چه علم دل را چنان متسع و منشرح سازد که هر گوشه ازان از آسمان و زمین فراخ تر شود و همه را شامل و بر همه محیط گردد و چندان که علم شخص زیاده تر شود انشراح صدوری زیاده تر گردد و مراد ازان هر علمی نیست بلکه علمی ست که از پیغمبر صلی الله علیه وسلم میراث مانده است و خود از انبیاء میراثی جز علم نمانده که ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درهما وانما ورثوا العلم اشارت بدان علم است و روزگاری دراز است که موهومات و خیالات چند از ظلمت فلسفه در میان آمده فضاے دین اسلام را تاریک ساخته است و طائفه را از راه برده است اطلاق جهل بران اولی و احری است از علم فانا لله وانا الیه راجعون ؎ حکمت یونانیان پیغام نفس است و هوا چه حکمت ایمانیان فرموده پیغمبر ما است ؛ اللهم انا نعوذ بک من علم لا ینفع وقلب لا یخشع و از علم بی نهایت انابت و محبت حق تولد کند و محبت را در شرح صدور مدخلی عظیم است چندانکه محبت تمام تر شرح صدر زیاده تر و کامل تر و بهیئتیت علم اعم و اوسع صفات حق جل وعلا است که وسعت و فراخی وی تمامه ماهیات را از موجودات و معدومات و ممکنات و ممتنعات و کلیات و جزئیات در گرفته است چنانچه هیچ چیز از احاطه و تعلق این صفت بیرون نیفتد بخلاف صفات دیگر از قدرت و ارادت و کلام و سمع و بصر که در متعلقات آنها نوعی از تقئید و تخصیص ثابت است و سر در سببیت علم مخلوقات که پرتوی از علم غیر متناهی الهی است در انشراح صدر و وسعت قلب و فراخی خاطر و کشادکار که فرح و سرور لازم آنست این میتواند بود و محبت نیز چون سبب از خود رستن و از قید هستی که مایه تمامه قیود و تعینات است گسستن است و بفضای شوق و هوای انس پرواز نمودن و باعث بے قیدی و خلیع العذار و گسسته مهار شدن است سبب کشاد سینه و فراخی دل باشد خصوصا که متعلق محبت عالم لانهایة له و محبوب ذات لم یزل و لا یزال حضرت ذو الجلال باشد و سبب اعظم و موجب اقوی مرضیق صدور و تنگدلی اعراض از حق و تعلق دل بغیر آن جناب و دوستی ما سواے اوست و محبت دو است یکی محبت است که بهشت ما نیجهان و عیش دنیا و سرور نفس و لذت دل و نعیم روح و دواے همه اندوه ها است و این محبت حق سبحانه است بکلی دل و یکی محبت است که عذاب روح و زندان دل و ضیق صدر و خمیر مایه همه اندوهها است و آن محبت غیر حق است ؎ ای غم و درد تو سرمایه شادی و سرور ؛ شادی از غیر تو سرمایه چندین غم و درد ؛ و از جمله اسباب شرح صدر دوام ذکر حق است در همه احوال که سبب ظهور نور توحید و صفای وقت و تنور لطیفه قلب و مورث دریافت حلاوت ایمان و موجب صعود کلمه طیبه بجناب قدس است و نیز ذکر چون خالص شود و دائمی باشد سبب فنای ذاکر در مذکور و بقای او بوی گردد تا آنجا که با تحاد کشد و باقی موجود در آن مرتبه نباشد جز وجود حق و محیط تر و واسع تر از وجود حق چه باشد و بدان سینه که وی در و گنجد فراخ تر از همه باشد ؎ موکب حسنت نگنجد در زمین و آسمان ؛ در زمین سینه جا کرده ام چون جا کرده

و یکی دیگر از اسباب شرح صدر احسان بخلق خدای تعالی است با آنچه ممکن بود از مال و جاه و غیر آن ما احسان بمال خود ظاهر است و هر کرا دست فراخ تر سینه کشاده تر و هر کرا دست کوتاه تر سینه تنگ تر وجود و سخاوت و احسان بخلق در حق عظیم است نزد خدا و خلق و در دنیا و آخرت موجب عزت و رفعت قدر و اجر و ثواب است و احسان بجاه چنانچه بیکسی را در سایه عزت خود جاے دهد و دست ستمگاران را از وی کوتاه گرداند و واسطه و وسیله حصول مقصود و مطلوب

کسی گردد و غیر آن از وجوہ احسان بسیار است و اتم و اکمل وجوہ آن احسان نمودن است بتعلیم علم دین و ہدایت راہ یقین تا باعث بر تقویت و تائید دین گردد در حدیث آمدہ است و چیزی است کہ بران رشک توان برد و غبطہ و حسد نمود یا مالیا آنرا در راہ خدا بہ بندگان خدا صرف کنند یا علمی کہ در دین حق بطالبان حق بیاموزانند ؎ ہر گز حسد نبرد م بر منصبی نہ مالے ؛ الا برانکہ دارد با دل بری وصالے ؛ دیگر از اسباب شرح صدر شجاعت است و نزد انصاف ہر کہ در راہ حق دریغ ندارد کشادہ سینہ تر و بے تعلق تر از وی کہ خواہد بود و شجاعت سر ہمہ خوبیہاے و مصدر ہمہ نیکیہا است و ہر نیکی و کار سخت کہ در راہ دین توان کرد بزور مردانگی و قوت و شجاعت توان کرد و گفتہ اند کہ شجاع را در آن ہنگام کہ ہمت بر جان بازی بر گماشت و حملہ کرد چیزی نماید و کاری کشاید کہ دیگران را بخلوات چہل سال ننماید و نکشاید اما اگر برای خدا و در دین خدا باشد و بی تکلف جان دادن بالاتر از ہمہ کارہا است لاجرم جزای او این آمد کہ بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما اٰتٰھم اللہ بالاتر از ین مرتبہ چہ باشد ؎ نان دہی از بہر حق نانت دہند ؛ جان دہی از بہر حق جانت دہند ؛ دیگر از اسباب شرح صدر پاک کردن دل است از صفات ذمیمہ از حسد و عجب و کبر و ریا و بغض و کینہ و حب دنیا و مال و جاہ کہ نہ برای خدا باشد چہ ظہور آثار اینہا سبب اثارت بخارات و دخانات ظلمانیہ کونیہ است کہ از زمین بشریت و نفسانیت برخواستہ دل را مکدر و مظلم مے سازد و از انوار ایمان و توحید و علم و محبت و ذکر حق کہ اسباب شرح صدر اند خالی کردہ ساحت سینہ را تنگ و تیرہ گرداند ؎ تو کز سرائے طبیعت نہ سیری بیرون ؛ کجا بکوی حقیقت گذر تو انی کرد ؛ و صدر و قلب در اصطلاح اہل معرفت دو عالم اند یکی از دیگری وسیع تر بہ مثال خانہ کہ دیرا صحنی و فضاے باشد چنانچہ صورت عنصری حسی این دو عضو بران واقع است و چون خانہ روشن بود لابد صحن خانہ نیز روشن گردد و چون تارک بود و تاریک و ہر چیز بر قلب از عالم ملکوت وارد گردد از انوار اسرار پر تو آن بر صدر بتابد و روشن و فراخ گرداند یعنی در شرح فتوح الغیب زیادہ برین شرح یافتہ است و از انچہ مذکور شد معلوم گشت کہ اسباب شرح صدر نور توحید و ایمان و علم و محبت و ذکر حق و احسان بخلق و شجاعت و طہارت قلب است و در مجموع این صفات اکمل و اتم و افضل خلق ذات با برکات حضرت سید کائنات است صلی اللہ علیہ وسلم و بعد از وی متابعان وی بر اندازہ متابعت و ہر کرا قدم در راہ متابعت بیشتر نصیبہ وی از انشراح صدر و نورانیت قلب بیشتر قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی و لابد ہر کہ پیروی یکی بکند و قدم بر قدم وی رود بیشک آنجا رسد کہ وی رسید اگرچہ مقام وی عالی تر و جای وی بلند تر از ہمہ است و آنجا کہ مقام اوست فرد دیگانہ است و ہیچ یکی با وی نہ ؎ کہ در سدرہ جبرئیل از و باز ماند ؛ اما دائرہ وسیع است و مقام حوالی و حواشی دارد و ہر نور یکہ بروی می تابد و فیضے کہ میرسد پر تو و اثر آن بر دیگران می افتد و میرسد و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین خصوصاً بعلاقۂ محبت کہ مستلزم معیت است کہ المرء مع من احب فیض از راہ درون و بیرون میرسد اگرچہ در بیرون جدائی است ؎ آنجا کہ تو ئی کجا بود منزل ما ؛ در راہ طلب شکست صد محمل ما ؛ لیکن شب و روز با تو یکجا بودیم ؛ ما بر در تو مقیم و تو در دل ما ؛ و صلی اللہ علی سیدنا المصطفٰی الامین محمد و آلہ و صحبہ و اتباعہ اجمعین ؛ ہذا طریق الحق و یحیی علوم الدین ؛

الرسالۃ الثانیۃ والاربعون تدقیق البیان فی ایجاب الشکر المزید و تلزمہ الحصول المحبۃ والتوحید

اللہ و رسولہ۔ زبان قال و حال از شکر نعم حضرت ذوالجلال و امتنان وسائط و وسائل قاصر و لال است و چون شکر گفتن منعم سبب مزید نعمت و استجلاب رحمت ست فائدہ آن راجع ہم بشاکر خواہد بود و ذات منعم از ان مستغنی و من یشکر فانما یشکر لنفسہ و من کفر فان اللہ غنی حمید و ہم از کمال رحمت و رافت اوست بر بندگان کہ ایشانرا بشکر نعمت امر فرمود تا سبب مزید ان گردد و بیواسطہ شکر نیز بیتواند کرد اما رحمت بہانہ جوست ہمہ از وست چہ نعمت و شکر و چہ زیادۃ اما این انعام و اکرام دیگر است کہ بندہ را وجودی نہد و فعل اثبات میکند و فعل او را جزائے میدہد تا بتمام رہین تقصیر و غریق تشویر نباشد و بایں معنی است اشارت بعضے مردم کہ در تفسیر کریمہ لہم اجر غیر ممنون بعد از تفسیر آن بغیر مقطوع گفتہ اند کہ ممنون از منت است یعنی اجر بندگان چون جزائے کردار و مزد کار ایشان ست بی منت است این سخن اگرچہ راہی بمذہب اعتزال دارد و در نظر موحدان عمل و اجر ہمہ فضل مولی تعالی و موجب صد ہزار منت اوست بر بندگان و بندہ بہر حال رہین منت و ممنون کرم اوست غیر ممنون چہ معنی دارد اما چون مولی بندہ را ہستی بخشیدہ فاعل مختار آفریدہ و عملی بوی اسناد کردہ و مستحق جزای آن گردانیدہ و گفتہ شکر از شما و مزید از من و عمل از شما و جزا از من این نوعی از تکریم و موجب سرفرازی و بندہ نوازی اوست و در حقیقت ہم بقدرت اوست و مقصود اظہار کمال و جاہ و جلال خود است کہ بندہ را از خاک بردارد و کارخانہ قدرت بوی سپارد و بر مثال بادشاہان و للہ المثل الاعلی کہ بندہ را بنوازند و بر روی کار آرند و مدعی و مستحق عنایت سازند و شریک دولت گردانند بندہ اگر از خود دعوی ہستی و استحقاق کند و اجر عمل طلبد مذموم و مردود بود اما فعل مولی تعالی و اسناد عمل بوی و اثبات جزا بر عمل وی ممدوح و موجب تکریم و انعام او باشد از اینجا سر امر و نہی و کن مکن و تعلیق اجر و ثواب بدان منکشف گردد نازک است این سخن و اگرچہ بنظر ظاہر از روے مجاز است ولیکن مجاز چون آخر کار حقیقت و علت غائی اوست حقیقت حقیقت و سر سر است و مقصود و منتہاے کار ہست از اینجا گفتہ است آنکہ گفتہ است ؎ ہر حقیقت کہ کنہ آن خواہی ۞ ظاہر اندر مجاز خواہد بود ۞ لا الہ الا اللہ ۳
این سخن نامشخص نامفہوم نزد عقل کہ جز ذوق و وجدان بکنہ آن نرسد از کجا آمد و برای چہ آمد مقصود بیان آن بود کہ سر و حکمت امر کردن بندہ بشکر و آنرا سبب مزید نعمت ساختن چیست باری ہر چہ بود گذشت اینجا سخن دیگر است نزدیک بمتفاہم اہل عرف کہ چون بندہ شکر نعمت حق میگوید و وی تعالی نیز شکر میگوید چنانچہ فرمود و اللہ شاکر علیم و اللہ غفور شکور و شکور یکی از اسمای الٰہی تعالی است من کان للہ کان اللہ لہ بعد از تاویل وی بآنکہ مراد توفیق شکر و عطای جزاے اوست در اینجا رمزیست کہ چون شکر بندہ سبب مزید نعمت حق است مر بندہ را شکر وی تعالی باید کہ سبب ۴
مزید محبت بندہ و طاعت گردد مر وی تعالی را تا سر بجہم و یکبونہ عیان گردد و مقرر است کہ محبت تا بہ یگانگی نرسد نایستد محبت با یگانگی جنگ دارد پس شکر بہ محبت کشد و محبت بیگانگی انجامد و بیگانگی سر توحید پیدا آید ؎ یجہم و یکبونہ چہ گفتار است ۞ بزیر پردہ مگر خویش را خریدار است ۞ از اینجا روشن گشت کہ حاصل توحید غلبۂ محبت و ظہور یگانگی است کہ در نظر شہود جز محبوب را وجود نماند اگرچہ غیر باشد اما غیر نمانیست الفقر اذا تم ہو اللہ این معنی دارد و بعضے عرفا ارباب تمکین گفتہ اند التوحید شہودی لا وجودی کہ گفتہ اند کہ در روح انسانی این خاصیت نہادہ اند کہ ہر چیز را کہ

دوست دارد دوستی آن چیز بروی غلبہ آرد عین وی گردد بہمین معنی کہ غیر محبوب از نظر شہود وی ساقط گردد انا لیلی ولیلی انا درین مقام است وآنکہ گویند وجود یکی است وموجود یکی نہ وغیری درمیان نہ وگویند ؎ کجا غیر و کو غیر وکو نقش غیر ؎ سوی اللہ واللہ ما فی الوجود ؎ حکایتی دیگر است آنجا اطلاق اتحاد یگانگی نیز مجاز است شاید کہ حقیقت حال ہمین باشد اما طریقہ اول احوط واحفظ است واللہ اعلم سخن بجای عجب کشید تا اینجا آمدن حاجت نبود وبدان کاری نداشت طغیان قلم تا باینجا کشید وچون سخن باینجا کشید خاموشی بہ ودم نازدن بہتر امانکتہ در سخن نخستین بخاطر رسید اشارت بآن ضرور است وآن اینست کہ شکر سبب مزید نعمت است امابندہ باید کہ شکر گفتن را بمعنی در نظر ندارد کہ شکر گویم تا نعمت زیادہ گردد اگرچہ در معاملہ ظاہر ایمان وشریعت رواست کہ کسی کاری کند وبحکم وعدہ صادق نظر بر مزدوی دارد حسابی ست اما بر طریق اہل صفوت ومعرفت کوتاہ بینی است ونقصے تمام دارد واین شخص عاشق نعمت است نہ منعم بلکہ بحقیقت عاشق نفس خود است ؎ آنہا کہ کام دل طلبند از شکر لبان ؎ شک نیست عاشق اند ولی عاشق خود اند ؎ وبا ینطریق مشکل است کہ سبب مزید نعمت ہم گردد واگر گردد بر اندازہ ہمت وعمل وی گردد شکر باید کہ بمحبت ذات منعم بود بے ملاحظہ نعمت اگرچہ بوجود نعمت است اما نعمت منظور نہ این نعمت کہ در حال دارد چہ جای آن نعمت کہ در زمان آیندہ اندیشد وچشم طمع بران دوزد چون شکر برای منعم شد ووی بدست آمد ہمہ حاصل شد من لہ المولی فلہ الکل وآنکہ ارباب ظاہر تفسیر شکر کنند کہ ہو تعظیم المنعم لکونہ منعما از اینجا نیز ہمین معنی باید فہمید ای لذات المنعم لا لانعامہ فافہم وچون عارف را این حال پیدا شد ہمیشہ در شکر خواہد بود وشخص اول گاہی باشد گاہی نباشد یارب مگر نظر بر نعمتہای باطن والطاف خفی بگمارد کہ آن دائمی است ہرگز منقطع نگردد باوجود آن طالب نعمت دیگر است وعاشق منعم دیگر اگرچہ خوشی وشادی نعمت از حیثیت اضافہ ونسبت بمنعم پایہ بلند ومقامی عالی است اما درجہ فرح وسرور بذات منعم عالی تر ازان است قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا بیان حال عموم طالبان وسالکان است اما حال سرور محبان وسلطان محبوبان صلی اللہ علیہ وسلم دیگر است وازین جہت فرمود فلیفرحوا ونگفت فلتفرح یعنی اگر خوشی دیگران بوجود نعمت وفضل ورحمت من باشد شادی تو ای محب خاص وای محبوب مخصوص من باید کہ بمن باشد نہ بنعمت من کہ من منعم ونعمت من از من است نہ من چون من ترا باشم ہمہ نعمتہا ترا باشد ودر نعمت عدد وشمار را دخل است اگرچہ بیحد وبیشمار باشد اما اینجا کہ منعم عدد وشمار را گنج نبود اما ہمہ عددہا وشمارہا دران مندرج است خدای یکی بی مانند از شمارہا بے پراگندہ وکردارہای پریشان جدا ویکتا سازد ونجلوت جمال وصدت یک دل ویک روے گرداند

جلوت

الرسالۃ الثالثۃ والاربعون تحقیق الدعا والانتماء بلسان القال والحال والاستعداد

اللہ ورسولہ۔ دعای ذات آن گزیدہ صفات از برای حصول سعادات وبرکات در تمامہ حالات خصوص دعای فتح ونصرت ورجوع بدیار مالوف بخیر وبرکت کہ درین ایام مطمح نظر ومرعی ہمت است شامل اوقات واحوال است شرمندگی ازانست کہ چرا زود باجابت نمی رسد سببش آن خواہد بود کہ پروردگار تعالی ہر چیز را وقتی معین نہادہ وتقدیر فرمودہ است

۳ ؎ تا در نرسد نوبت ہر کار کہ ہست ٭ سودی نکند یاری ہر یار کہ ہست ٭ دستاب الخیر لہ مطر فاذا جاء الابان نجی اینجا شاید کہ
در ذہنہا برسد کہ چون تقدیر ہست باز دعا چیست اگر تقدیر رفتہ است کہ این کار شدنیست خواہد شد دعا کنند یا نکنند
جواب تقدیر رفتہ است کہ این کار شدنیست اگر دعا کنند باز اگر گویند کہ اگر تقدیر بوجود دعا رفتہ است بوجود خواہد آمد
آدمی را دران چہ دخل است جواب تقدیر بوجود دعا از آدمی رفتہ است کہ خواہد کرد و دعا را سبب اجابت ساختہ اند
و تقدیر منافات بعالم اسباب ندارد و چندین اسباب کہ در عالم بوجود می آید و مسببات پیدا می گردد و ہمہ بہ تقدیر الٰہی
است آتش کہ می سوزد نہ بے تقدیر وی می سوزد و وی تعالیٰ آتش را سبب سوختن ساختہ است تقدیر ہمہ را
شامل است تحقیق این سخن بہ اثبات اختیار مر بندہ را و تطبیق آن بتقدیر باز میگردد و این سخن دراز است و آیل
بہ بحث و گفت گوست کہ حوصلہ ایمان را تنگ و تیرہ گرداند جملہ ازان در بعضے رسائل کہ درین باب نوشتہ شدہ گفتہ
شدہ است اما اینجا میگویم کہ صاحب ایمان را باین سخنان چہ کار ہست ایمان می باید آورد و بہر چہ گفتہ اند و خبر دادہ اند
گروید و اگر ایمان برین موقوف میدارند کہ اگر بفہم ما در آید و معقول ما شود ایمان می آریم زہی ایمان و زہی عقل تو ایمان
بیار ہمہ معقول تو خواہد شد و چنان در دل خواہد نشست کہ ہرگز بیرون نخواہد رفت ؎ از درونم نمی روی بیرون ٭
در گرفتی درون و بیرون را ٭ ایمان خود تصدیق کردن است و اقرار آوردن نہ بحث کردن و جدل نمودن اگر فرمایند کہ ہر چہ
میشود بخلق ما و تقدیر ما میشود گوئیم آمنا و صدقنا و اگر گویند ہر چہ ہست بفعل شما ست و باختیار شما ست گوئیم سلمنا
ہمہ از ماست باز اگر گویند نیکی از ماست و بدی از شما ست گوئیم نعم ہمچنین است الخیر کلہ بیدیک والشر لیس الیک تگی
اینست و ایمان این باقی ہمہ جہل و جنون است ؎ مزن بچون و چرا دم کہ بندۂ مقبل ٭ قبول کرد بجان ہر سخن کہ
جانان گفت ٭ و اگر بفہمانند در حقیقت این سر اطلاع بخشند آن فصلے دیگر است و مرتبتے دیگر و خود گویند کہ این سر درین
جہان بر کسی نکشاید مگر در آنجہان کہ پردہ از روی کار بر افتد و عیان گردد کہ حقیقت کار چیست ؎ ہست ازین پس سود
گفتگوی من و تو ٭ چون پردہ بر افتد نہ تو مانی و نہ من ٭ لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار درین جہان اینقدر فہم و عقل
بس است کہ فہم و عقل او امر و نواہی شرع تواند کرد بعد ازان کار کرد و خاموش نشست اکنون دعا باید کرد و باجابت آن
پیشم داشت بقصد امتثال امر و امید وعدہ صادق چنانچہ فرمود و اسألوا اللہ من فضلہ وادعونی استجب لکم ان الذین
یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین مراد بعبادت درینجا دعا ست عجب از طالب مشغوف کہ مولی کریم منعم باین
تاکید و مبالغہ گوید کہ بخواہ و بطلب تا ہر چہ خواہی و بطلبی بدہم و وی صبر کند و نخواہد نطلبید و زیادہ بران گفتگو و بحثی درمیان
آرد گدایان ناخواندہ بر در کریمان ہجوم میکنند و غلو می آرند بعد از خواندن و امر کردن خود چون صبر توانند کرد ؎ چیست
ادعونی کدام ست اسئلوا ٭ گر نمی خواہد گدایان را غلو ٭ آہ و نالہ بر درش چندان کنم ٭ تا بجود آن عنچہ را خندان کنم ٭ از دعا
نبود مراد عاشقان ٭ جز سخن گفتن بآن شیرین دہان ٭ گر اجابت کرد شان فہو المراد ٭ ور نہ بادیدار نقد آیند شاد ٭
در کنند زد لذت آن بیشتر ٭ بہر تقریر سخن یار دگر ٭ و دعا کار تمامہ اولیا و انبیا و ائمہ ہدی و پیروان ایشان ست
و سرور انبیا در تمامہ اوقات و احوال از خوردن و خفتن و نشستن و خاستن در سفر و حضر و غم و شادی دعا ہا میکرد و

در ہر کاری دعای مخصوص داشت و محدثان کہ حافظ اوضاع دین و ملت و ضابطان اقوال و افعال حضرت نبوت اند انہا را ضبط کردہ و فراہم آوردہ و جمع نمودہ اند از انجا باید طلبید اشت نعم اگر یکی را ذکر استیلا یابد و در غلبہ ذکر فرصت دعا کردن و درخواستن نماند آن حالتی دیگر است و بحقیقت آن نیز قسمی از دعا و سوال و طلب است و در حصول مقصود بالاتر از دعا و سوال اوست من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین فرمود ہر کہ باز دارد ش ذکر کردن مرا از سوال کردن از من بہم او را زیادہ تر از انچہ بدہم سوال کنندگان را باز قرآن عظیم بالاتر از ہمہ است و فرمود ہر کرا قرآن از ذکر باز دارد بدہم او را بیشتر از انچہ بدہم ذکر کنندگان را و خود ذکر جزوی از قرآن و لمعہ از انوار اوست و اختیار مشائخ مریدان را و امر کردن بذکر واحد بحث آنست کہ وی سر توحید را کہ در دل آدمی کامن است مثل آتش کہ پوشیدہ است در آہن انگیزد بر مثال برانگیختن آہن آتش را از سنگ و لیکن چنانکہ زود پیدا میگردد زود ہم تواند کہ برود شیخ شیوخ زمان خود شہاب الدین عمر سہروردی قدس اللہ روحہ فرمود کہ نقش توحید در دل از ذکر زود می آید و زود میرود و انچہ از کثرت تلاوت می نشیند دیر بوجود آید و دیر پا بود و عظیمتر بود باز وقتی دیگر خاموشی زبان حال میگردد و ایستادن در حضرت کریم وہاب عم نوالہ و کثر افضالہ بعجز و ناتوانی و اظہار فقر و نامرادی بالاتر ازان ست کہ بزبان تقریر نماید چہ معلوم است کہ زبان شکستہ بندہ چہ تقریر تواند کرد و چہ قدر درخواست کند و چہ چیز در حوصلہ ہمت او گنجد و در صورت سکوت کار مفوض بعلم الٰہی وجود نامتناہی اوست و علم الٰہی بکنہ حال بندہ محیط گشتہ وسعت جود وی او را در گرفتہ بجای رساند کہ بصد دعا نرسد بندہ را چہار صفت است فقر و ضعف و عجز و خواری و پروردگار تعالیٰ و تقدس را در برابر آن چہار صفت است غنا و قوت و قدرت و عزت و نزد اہل معرفت صفات بندہ آئینہ صفات حق اند یعنی چون بندہ صفات خود متحقق و ثابت گردد انوار و آثار صفات الٰہی در وی پیدا آید پس چون بندہ این چہار آئینہ را از چہار سوی حال خود گرفتہ محاذی جناب کبریا بایستد لابد انوار و ظلال صفات حق دران بتابد و تاریکی بروشنائی بدل گردد و تبدیل نہ بآن معنی کہ صفات حق بجای صفات بندہ نشیند و بندہ متصف بصفات حق گردد حاشا صفات حق ہرگز از ذات مقدس انتقال ننماید و در جای دیگر حلول نفرماید بلکہ سایہ آن و پرتوے ازان در ینجا افتادہ ز نگ ظلمت زدای باطن وی گردد باز دعای دیگر است بزبان استعداد کہ خواہش و سوال بندہ را بزبان قال بلکہ بزبان حال نیز در آنجا خلی نیست و اگر این را دعا و سوال بزبان حال اعتبار کنند درست است اما ما زبان حال آنرا داشتیم کہ بندہ زبان سوال بستہ بدرگاہ جود و مو ہبت حال عجز و فقیری خود را وا مینماید و بزبان حال انچہ بزبان قال می باید گفت میگوید و این مناسب تر و ظاہر تر است زیرا کہ استعداد بالاتر از حال است و استعداد حال و صفت بندہ نیست و در اینجا سوال و طلب کہ متعلق باختیار بندہ باشد قطعاً نہ ہمان استعداد کہ بزبان حکمت عبارت از تہیؤ و قابلیت اوست و نزد اہل عرف عام آنرا بخت و طالع گویند و در لسان شرع انچہ در نصیب و قسمت او نہادہ اند اقتضای کمال خاص و وصول بمقامی مخصوص کند و گویند کہ دعای کہ مستجاب الاجابت است ہمین دعا بزبان استعداد است زیرا کہ تقدیر الٰہی بران رفتہ است کہ او را تا بانجا کہ نصیب او نہادہ اند برساند و کرم الٰہی تعالیٰ بضمانت آن ایستادہ طلبیدہ یا نہ طلبیدہ خواہد یا نخواہد و ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اکنون معلوم شد کہ حال آدمی ہمیشہ در درگاہ صمدیت حق طلب و سوال است نطلبید چہ کار کند و کجا رود و از کہ طلب و ہو رب العالمین الملجا طلبیدہ چہ چیز است کہ بہترین چیزہا و دوست داشتہ ترین چیزہا نزد خداست کہ باید طلبید

در حدیث آمده است که سید رسل صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ بعم خود عباس بن عبد المطلب گفت یا عباس یا عماہ حبّ ما یسأل اللہ العافیۃ فرمود محبوب ترین چیزہا که باید سوال کرد از خدا عافیت است این سخن در نظر اہل عرف مختصر نماید که از عافیت جز بمعنی تندرستی وبرپا بودن قوت بینیۂ بفہمند ولیکن بعرف خواص واخص خواص مفہوم آن عظیم ست وشامل تمامہ نعمتہای ظاہر وباطن است وبحقیقت این حدیث از جوامع الکلم واز خصایص کلام حضرت خاتمیہ محمدیہ است علیہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اتمہا واکملہا وعافیت بعرف اہل خصوص سلامت از تمامہ آفات ونقائص دنیا وآخرت است بالاتر وتمام تر ازین چہ باشد ونزد اخص خواص عافیت عبارت از سکون القلب مع اللہ است در ہر چہ دل باخدا آرام گیرد وجمع گردد عافیت است عامہ را آرام دل وجمعیت خاطر در تندرستی ومال ومنال ولذات وشہوات بود ودیگران باشند که ایشان را درین اشیاء ودر اضداد آن حال بریک منوال بود ودر نسبتی که باخدا دارند فتور نفتد واز دائرہ حقانیت بدر نروند ومعنی یکسان بودن وبریک منوال بودن حال در بعضے رسائل که در بیان صبر ورضا نوشتہ شدہ بیان کردہ شدہ است این نکتہ که گفتہ شدہ که در نسبت فتور نیفتد وحق از دست نرود بیان آن علی الاجمال میکند والتفصیل ہنالک خدای مہربان بخشاینده در جمیع احوال واوقات عافیت ظاہر وباطن روزی کناد ونعمتہای حسی وعقلی بر مزید دارد وتمامۂ مشکلہا را آسان گرداناد وعاقبت جمیع کارہا بخیر باد آمین

الرسالۃ الرابعۃ والاربعون علی لسان القلم ببیان معنی قولہم لا راحۃ الا فی القدم والعدم

اللہ ورسولہ - از احوال خود چہ نویسد که بر جان این ضعیف غمی واندوہی برگماشتہ اند که راحت وشادی گرد سرا پردہ آن حال مجال عبور ندارد ونمیدانند که علاج آن چیست نی نی علاج آنرا شناختہ ونسخہ ترکیب آن در دست دارد اما در کیفیت ساختن وآنرا بکار بردن درمی ماند وبحقیقت آدمی زاد را دنیا با این ہمہ محنت وگرفتاری چہ جای شادی وآزادی ست شادی وآزادی اگر خواہد بود در نیستی ونامرادی خواہد بود که در آنجا ہیچ ارادہ وآرزو نباشد تا در بندہ صفت ارادہ قبیحہ گرفتار ست وسراسر اندوہ وہمیشہ در آزار است چہ ارادہ متعلق بمراد خواہد بود وحصول مراد محال تا گفتہ اند حقیقۃ او مبالغۃ اللہ اعلم که ارادہ وآرزوی قرب ووصال نیز نماند مگر ارادہ نیستی ونامرادی که در معنی ترک ونفی مراد است اُرید اَن لا اُرید که گفتہ است اینمعنی دارد وآنکا اینمعنی نفہمید گفت ارادہ عدم ارادہ نیز ارادہ است این سخن را بیانی ست شافی که در رسالہ ترک تدبیر واختیار پیش ترازین گفتہ شدہ است که آنجا باید نگریست وبا جملہ بندہ بودن وبمراد دیگری زندگانی کردن وبتمام از خود تہی شدن کاری سخت دشوار ست وگفتہ اند لا راحۃ الا فی القدم او العدم مراد بعدم آنحالت ست که پیش از قدم نہادن بعرصہ وجود داشت وبعد از در آمدن در دائرہ وجود خود ہمیشہ مقید بسلاسل وجود واحکام وآثار او خواہد بود چہ درین دنیا وچہ دران عالم وہرگز بعد ازین روی عدم نخواہد دید وبوطن اصلی که عدم سابق است رجوع نخواہد نمود ؎ بصحرای عدم خوش خفتہ بودم ؛ مرا با نیستی خویش خوش بود ؎ ازان خواب خوشم بیدار کردی ؛ ندانم تا ترا زین چیست مقصود ؛ عزیزمن غلبہ احکام وجود وسطوت سلطان قدرت بحدیست که اعدام را نیز آرام نیست وہمیشہ در جوش وخروش اند ومنتظر وقت نشستہ وگوش بر آواز کن فیکون نہادہ که کے حکم در رسد

تا در حضرت وجود حاضر آیند این همه بلا بر سر امکان است راحت حقیقی و آرام تحقیقی جز در مرتبه امتناع نیست و ممتنع الوجود آنست که هرگز آرزوی وجود ندارد آفت وجود را بدان راه نیست عدمی که هرگز روی وجود نبیند اوست و آنکه گفته است: امید عدم ما را لاوجود له این عدم را خواسته است و گفتند این آرزوی محال است گفت هر کسی را آرزوی محال است مرا این آرزو است آرزو داشتن عیب نمی باشد و بعد از نومیدی ازین آرزو تنزل ازان مرتبه این آرزو مبارک است که گفته است ؎ خالقا تا این شکم در بطن ماست است ؛ راه جانم سوی تو نا ایمن است ؛ یا بحکم شرع درکارش فگن ؛ یا بکلی در نمک سارش فگن ؛ اشارت بعدم و فنای کرده است که درویشان بدان نشان میدهند و بحقیقت مبنای تمامی این کار بر سه فنا نهاده اند فنا از خلق که وجود و عدم و مدح و ذم و منع و عطای ایشان همه مساوی گردد و فنا از هوای نفس که در ظاهر و باطن تابع امر و نهی شریعت شود که لا یؤمن احدکم حتی تکون هواه تبعا لما جئت به و فنا از اراده که هیچ آرزو و اراده در باطن جز شهود فعل حق و اراده وی نماند و بالجمله فنا عبارت از فنای .....

احکام بشریت و انطفای نائره نفسانیت است و این را هم در ابتدا سبب حکم شرع درکار بودن است که تا تابع حکم شرع نشوند هوای نفس نمیرود و فنای احکام بشریت وجود نه پذیرد و این حال با وجود آنکه ایمان داریم که جمعی را حاصل است حیرانیم که چگونه حاصل میشود راه رسیدن بدان شناخته شده و کاریکه بدان حاصل گردد دانسته و بقدری ورزش آن نیز کرده تمام شدن این از محالات عادی مینماید و نا امیدی ازان غالب و با وجود آن نا امید نباید نشست شاید که فضل حق کار خود کند و اگر امروز نکرد فردا کند ؎ هله نا امید نباشی گرت آن یار برانند ؛ گرت امروز برانند ناکه فردات بخوانند ؛ و اگر فردا نشد پس فردا شود مراد بفردا روز قیامت داشته ایم و پس فردا ابدکه منتهای درجه امید ست مبدا آن هر دمیکه در حیات برزند پس ازان دم آخر بعد ازان قیامت و حشر و نشر و در آمدن در بهشت و آخر آنرا نهایتی نیست که ابد عبارت ازان است پس طالب همیشه را امید است نا امیدی کجاست در دما از لی و ابدی است که گفته است اینست دست در دامن امید باید زد و بیم آنکه مبادا از دست رود باید داشت و جدی باید نمود و گریه و زاری کرد و آه و ویلا زد تا خرچه روی نماید و عاقبت چه پیدا آید عاقبت بخیر ست انشاء الله تعالی

الرسالة الخامسة والاربعون اظهار الحسرة والانابة بتقصير النفس في اصلاح المبدء والمعاد

الله و رسوله حسرت نامه بنده مهجور مبعود که در عین نیستی و فنا گرفتار هستی و وجود مانده و در تفرقه و تردد آثار آن در میانه راه با یم و حایر افتاده است دقوت و یارای آنکه بیا مردی همت بجانب علو پرد و از تنگنای عالم زور در گذشته در فضای عالم نور افتد و یکسر از قید هستی رهائی یافته در خلوت وحدت و جمعیت آرام باید و نه روی و رای آنکه بتمام در حضیض سفلیات افتاده و العیاذ بالله در مقام غفلت و تغافل گذرانید آسایشی یابد و از لذات این عالم تمتعی گیرد و باری بنقد از غم و اندیشه و تعذیب و تردد خلاص گردد ؎ نه با تو دست هوس در کمر توان کردن ؛ نه آرزوی تو از دل بدر توان کردن ؛ عزیزمن شکست کارخانه وجود و ضعف دماغ بشریت و تنگی حوصله وقت بجای رسیده است که از تصور تعلق و اختلاط و صحبت نفس و خلق دم باز می گیرد و از بیم می پاشد و با وجود آن خواه بحکم بشریت و ناتمامی فنا و نارسیدن بمقام تمکین یا بزور و غلبه قهر مان قضا و قدر از تعلقات گریز ندارد و نیم مرده در حکم لایموت و لا یحیی افتاده می باشد مشکلی بالاتر ازین نیست تا چگونه آسان گردد

وبچہ حال ازین کشاکش بیرون آید ؎ زین گونہ کز قضا وقدر درکشاکشم ٭ درحیرتم کہ کار من آخر کجا کشد ٭ سابقہ نہادہ اند کہ خاتمہ فرع آنست نظر بران دارد کہ آن چیست اندوہ ابد وشادی ازینجا خیزد اگر بجانب اندوہ روند ہرگز روی شادی نہ بینند واگر بشادی آیند وفارغ نشینند از ہمہ اندوہہا برآیند الحال خود اندوہ وشادی وبیم وامید بہم است تا آخر ہرچہ قرار یابد گویند کہ نشان سعادت آنست کہ مدت حیات اندوہ وبیم ہمراہ بود وچون دم آخر رسد شادی وامید واری روی نماید مشکلی دیگر درکارخانہ نفس وطبیعت آدمی آنست کہ باوجود علم ودانش وایمان وایقان چون نوبت بعمل رسد درماند نزد شہوت نفس آن ہمہ دانستہ نادانستہ گردد وہرچہ یاد بود فراموشی پذیرد ؎ چشم باز وگوش باز واین ذکا ٭ خیرہ ام در چشم بندی خدا ٭ ای عجب چون می نہ بیند روی شاہ ٭ عالمی پر نور آفتاب چاشتگاہ ٭ واگر فرضاً عمل بوجود آید در تحقیق صدق واخلاص درماند وبعد از وجود اخلاص صد خطر دیگر در راہ است کہ المخلصون علی خطر عظیم اینچنین راہی پر خطر در پیش چگونہ توان رفت وبسر برد واز صعوبت این راہ است کہ بیطاقتی مینماید وشکایت میکند ومیگوید ؎ زراہ میکدہ یاران عنان بگردانید ٭ چرا کہ حافظ ازین راہ رفت ومفلس شد ٭ وباوجود این صعوبت واشکال اگر آسان گردانند این ہمہ راہ دور ودراز یک قدم میتوان طی کرد چنانکہ گفتہ است مصرع یک قدم بر نفس خود نہ دان دگر در کوی دوست ٭ سبیل آنست کہ از سختی ونرمی ودشواری وآسانی ورسیدن ونارسیدن ودیدن ونادیدن ہمہ باید چشم بربست وکاری کرد وشبا شب رفت کہ تا چون صبح بدمد بہ بینم کہ این کشتی تا کجا رسیدہ باشد واگر نہ باین روش ورفتار وبپای اختیار قطع این راہ ورسیدن بدرگاہ سخت دشوار می نماید ؎ لیک بپای تو رود ہر کہ رود بکوی تو ٭ یعنی توفیق تو تیسیر وہمت بخشی تو دستگیری تو باز می بینیم سخن بجای دیگر میکشد ودر ورطہ دیگر کہ کاوش معنی جبر واختیار است می اندازد واگر روی افتم سخن دراز گردد چنانکہ از ربط وضبط بیرون رفتہ است بیشتر رود ورتر میرود ودراین مسئلہ نیز می باید تغافل زد وغماض کرد وزبان بست ودست بدامان امر ونہی زد وبندہ بود وکار کرد وخود بیشک وشبہ امر ونہی دردین آمدہ ودر آدمی قوت فہم خطاب ابداع یافتہ وحالتی دیگر کہ بدان کار تواند کرد ویکجانب فعل وترک را ترجیح تواند نمود دردی پیدا شدہ دیگر توقف چیست وحجت ہیچ کاری برکشف این حقیقت موقوف نیست وخود گرفتہ اند کہ درین نشاء انکشاف آن ممکن ہم نیست ومصلحت نہ تا چون صبح نشور دردمد وجمال الٰہی بی پردہ بہ بیند حقیقت ہر چیز منکشف گردد وہرچہ ہست در پرتو آن نور روشن شود ؎ آن مہ چو نقاب از رخ خود بگشاید ٭ بے پردہ بیام خانہ بالا آید ٭ ہر سر کہ بتاریکی شب پنہان بود ٭ در پرتو روی او عیان بنماید ٭ اگر مقصود کار ست راہی راست تر ازین نیست واگر غرض حیلہ گری وبہانہ جوئی وحجت ست آن دیگر است اللہ ربی وربکم فاعبدہ ہذا صراط مستقیم امروز خود پردہ غفلت فرو ہشتہ اند واکثر آدمیان واگر مبالغہ کنند ہمہ بنفس ودنیا وخلق گرفتار آمدہ خبر ندارند وہیچ نمی اندیشند کہ آخر کار چیست ؎ فسوف تری اذا انجلی الغبار ٭ افرس تحتک ام حمار ٭ باش تا پردہ برافتد ز جہان از روی کار ٭ انچہ امشب کردہ فردات گردد آشکار ٭ بنائے کارخانہ سلوک بر سر فنا نہادہ اند نخست فنا از خلق کہ سود وزیان وستایش وننکوہش دیدہ ونادیدہ ایشان ہمہ یکبارگی از نظر بیفتد دوم فنای نفس کہ در نہان وآشکارا پیرو فرمان بردار امر حق گردد ودر ہمہ چیزہا کار بفرمودہ شریعت کند سوم فنای آرزوہا وخواہشہای کہ ہیچ آرزوی وخواہش در درون نماند

جز خواہش و آرزوی حق و طلب رضای او و شوق دیدار او جل و علا و تعالیٰ و تقدس تفصیل اینست کہ فرمودہ اند بجمل و خلاصۂ آن
ہمہ فنای نفس است چون فنای نفس حاصل شد ہمہ شد سلطان العارفین بایزید بسطامی چون بدرگاہ رسید دربر روے او
ببستند فریاد برآورد کہ کیف الطریق الیک یا بار خدا فرمان آمد دع نفسک و تعال بیرون بگذار نفس خود را و درون در کیست
کہ نفس بگذارد بگذاریم اگر او بگذارد ؎ نفس را ہفصد سراست و ہر سری ؛ از فراز عرش تا تحت الثریٰ ؛ باید دانست
کہ گذاشتن نفس بگذاشتن صفات اوست از عجب و ریا و بغض و حسد و کینہ و عداوت و ناز و نخوت کہ این ہمہ تاریکیہاست
چون تاریکی رفت روشنی پدید آمد اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور اللہ نور السموات والارض نہ چنانچہ
حشویہ روزگار میگویند ما نیستیم ہمہ اوست و این ہمہ را توحید نام کنند و باین بہانہ از دائرۂ امر و نہی بیرون آیند و ہر چہ
خواہند بگویند و ہر چہ خواہند بکنند و خود را درویش و صوفی نام نہند ع بدنام کنندۂ نکو نامی چند ؎ سخن وحدت انگہ
از عای ؛ زان چہ خیزد بغیر بدنامی ؛ اعاذنا اللہ من ذلک و اگر فنای نفس دست ندہد باری از وراضی و خشنود
تا باشد کہ ستر ہمہ بدہا رضا و خوشنودی از نفس است و ہیچ دانائی باین سودمند نبود و ہیچ نادانی بالاتر ازان نہ الذین ضل
سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعًا امروز ہر کس بخیالی و گمانی بفریب نفس از خود راضی و بخود مغرور
علما بعلم و عمل و امرا بمال و منال و درویشان بحقائق و معارف و زاہدان بزہد و ریاضت و عابدان بطاعت و عبادت
و اغنیا بجود و سخاوت و فقرا بصبر و قناعت این ہمہ نیک و پسندیدہ است اگر از آلایش نفس و اوصاف او پاک شدہ
باشند و بی آن ہمہ تیرہ و کدر است و بآن آلایش و تیرگی مشکل کہ محل قبول و سبب وصول گردد اما با وجود آن از عمل نیک
دست نباید داشت و بیکار ننشست و ظلمت نفس را از نورانیت عمل خالی نباید ہشت تا باری از مزج و خلط نور و ظلمت
مانند ظل کہ نور ثانی است حالتی متوسط بین بین بوجود آید کار باید کرد و اگر عجبی و ریائی راہ یابد ازان استغفار باید کرد و در دفع
آن بنفس مجاہدہ نمود آخر بنورانیت عمل و استقامت و استدامت مجاہدہ نفس صدق و اخلاص روخواہد نمود و ظلمت بنور
و غیبت بحضور بدل خواہد شد ؎ نفس را ہم تست ہر کہ بنور بالا بر تو تافت ؛ سایہ زیر پا بود ہر کہ کہ بر تارک خور است ؛
از شیخ شیوخ زمان خود شہاب الدین عمر سہروردی قدس اللہ روحہ پرسیدند کہ چہ کار کنیم اگر عمل ہیکنیم ریا راہ می یابد
و اگر نمی کنیم بیکاری نشینیم فرمود اعملوا و استغفروا کار کنید و از ریا استغفار کنید خصوص فرائض و واجبات کہ البتہ باید کرد
اگرچہ دران نفس دخل داشتہ باشد و عجب و ریا راہ یابد و اینست معنی آنچہ گفتہ اند کہ ریا را در فرائض دخلی نیست ؎
کار کن کار بگذر از گفتار ؛ کاندرین راہ کار دارد کار ؛ مصرع مزد آنگہ گرفت جان برادر کہ کار کرد ؛ آدمی را درین کارخانہ
برای کار آفریدہ اند جزا در خانۂ دیگر خواہند داد ہر چہ اینجا بکارند آنجا بدروند الدنیا مزرعۃ الآخرۃ اینست ؎ از
مذاہب مذہب بیہقان خوش است اے مولوی ؛ مذہب بیہقان چہ باشد ہر چہ کاری بدروی ؛ و بحقیقت ہر عمل را
در دنیا نیز جزائے ہست و ہر چہ با آدمی زاد میرسد از نیک و بد و اندوہ و شادی و بستگی و کشادی ہمہ پاداش کردار اوست
اما لازم نیست اینجا یابند و ہم نیابند و ہم نہ بینند و آنجا البتہ بیابند و ببینند و بہترین جزائیکہ در دنیا مطلوب
صادقان است مزید توفیق عمل و صدق طلب و انشراح صدر و فراخی وقت و نورانیت باطن و بیداری دل

وزیادتی شوق است حق جل وعلا ابواب حسنات ومرضیات چنانچہ مفتوح داشتہ است دارد وتوفیق کارہای کہ سبب دوام دولت وسعادت دوجہانی ومکمالات حسی وروحانی است۔ وزبروزافزون گرداناد بمنہ وکرمہ والعاقبۃ بالخیر

الرسالۃ السادسۃ والاربعون حرقۃ الجنان بتمنی الکشف والعیان

اللہ ورسولہ۔ بارہا سینہ جوش زند ودل خروش کند تا از احوال درون چیزی بردن افگند وکیفیت احوال کہ نتوان گفت بگوید ساعتی نگذرد کہ شغلی دیگر پیش آید وحال بگردد وآن جوش وخروش فرونشیند وبیشتر از انچہ از احوال روی دادہ ومعانی کہ در دل فرود آمدہ بود از یاد رود واگر نرود آن ذوق ولذت کہ در آنوقت ودران حال داشت نماند بی ذوق چہ نویسد کہ رونق سخن در ذوق است اگرچہ ذوق در سخن نیاید اما پرتوی ازان بر سخن افتد کہ سخن را چاشنی دہد ورنگین سازد ولذت بخشد ودلنشین گرداند وقتی دیگر قلم بعمد اوست گیرد خواہد کہ سخنی انشا کند روی ندہد وچند انکہ سعی کند بسر انجام نتواند داد بہ بیچارگی قلم از دست نہند وخاموش نشیند کاش ہمدران وقت کہ ذوق روی نمودہ وجوش زدہ بود چیزی می نوشت عجب چون سخن آمد نوشتن نتواند وچون نوشتن خواہد سخن نیاید ومانع قوی از ارسال عریضہ اینست وقتی حرفی چند از کیفیت حال بطریق ارتحال نوشتہ بود وبخدمت فرستادہ چنین گفتند کہ خوش آمدہ بود ولیکن در محل قبول افتادہ ومصادف وقت گشتہ بود ازان باز بلاک آنست کہ بر منوال بحرۃ ملک تجرا سخنے بہ ازان ارایدکہ زیور قبول را شاید اما بمقتضای حکایتی کہ گفتہ شد صورت نہ بست تا امروز کہ بار جنبشی در عرق انجذاب می یابد اگرچہ سست است وخالی از اضطراب نہ اما این قدر ہست کہ در دست قوی بر گرفتن قلم دارد میل حرکتی در طبیعت وحی می یابد ورطوبتی در زبان وی احساس می نماید شاید کہ چیزی ترشیح کند اگرچہ نہ بدان قدر ست کہ بیرون افتد اما اگر قطرہ چند از معانی در پی ہم آید احتمال بیرون افتادن دارد ومانعی دیگر از نوشتن احوال آن دارد کہ چنان ازردہ محبت است کہ ہر چہ نویسد بی آلودگی شکایت نیاید اگرچہ سرتاپا غریق نعمت ست اما چشم تمنا بر یک حالی وصفتی دوختہ است وعنایتی خاص از محبوب امید داشتہ کہ بی آن ہمہ بہار شور را میداند وہیچ می پندارد ہاتف انصاف ہمیشہ ندای خذ ما آتیتک وکن من الشاکرین در میدہد بدا ما نفس از بایست محالی کہ دارد باز نمی ایستد آن بایست اگرچہ صریح نہ از عالم ازلی ست اما از مانند ہمین عالم شہی وشالی دارد نی نی اینجا کلمنی بجای ارنی نشستہ است ہلاک یک کلمہ شنیدن والتفات کردن است تا نوبت بدیدن ونمودن کے رسد من از سر زندہ گردم گر تو با من یک سخن گوئی ؎ تو میدانم نگوئی لیک من گفتار میگویم ؎ بارہا می نالد وی خرد شد کہ تا چند در پردہ یومنون بالغیب محجوب وتنگدل دارند چہ شود کہ اگر یکی در فضای کذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض وبگذارند تا پروازی نماید ودلی بگشاید باز می ترسد کہ این سخن داخل لولا یکلمنا اللہ او تاتینا آیۃ نگردد العیاذ باللہ نہ ازین بابست این از باب ولکن لیطمئن قلبی وتطمئن قلوبنا ونکون علیہا من الشاہدین است حیرت در توقف اجابت این دعا وعدم حصول این مدعا دارد کہ سائلی محتاج ملح از جواد وکریم رحیم حاجتی میخواہد دیگر سبب توقف چیست ندا آمد کہ نعم وی این ہمہ ہا دارد با وجود آن علیم وحکیم نیز ہست عاقبت کار با میداند ودر ہر کار حکمتی دارد شاید کہ در ندادن وتوقف در اجابت نمودن حکمتی داشتہ باشد اگر گوئی ای کاش ہمین قدر معلوم شود کہ حکمت دران چیست تا این قلق واضطراب برود جوابش آنکہ وی قادر مختار ست

ہرچہ خواہد بکند و ہر کرا خواہد بدہد بفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید صفت اوست و یعطی من یشاء و یمنع ما یشاء شان اوست اینجا جز صبر و تسلیم چارہ نیست این جبر و قہر است اینجا دم نتوان زد تمسکی بذیل کرم و رحمت نمودہ بود چون نوبت بجباری و قہاری رسید چہ گوید باز این گناہ بر کردن زیان آمد ربنا و لا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ و اعف عنا و اغفر لنا و ارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین و ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین باری بہر تقدیر چون قلم در دست گرفتہ است چیزی بنویسد و بجبر و قہر در حرکت آرد اول شکر انہ صحت ذات بابرکات از عارضہ ضعفے کہ در ایام خالیہ عارض بدن شریف شدہ بود الحمد للہ کہ بخیر گذشت حق جل و علا سایہ عنایت و محبت ایشان را بر فقرای این سلسلہ پایندہ دارد کہ وسیلہ حل بسی از مشکلات و سبب آسانی دشواریہا است قضیہ شوق و محبت و مقتضای عرف و عادت آن بود کہ بہ شنیدن این حال بیتابانہ بملازمت میرسید کہ امروز دوستی برای خود کہ خیر دنیا و آخرت جوید جز ذات شریف ایشان را امید اندل و جان فدای این محبت بلکہ ہر جا کہ نشانی از محبت است باد اما چون رضا و ایشان بخلاف این حال متعلق شدہ است جرأت نتوانست نمود الاطاعۃ فوق الادب کہ گویند اینست مصرع قرب جانی چو بود بعد مکانی سہل است ؛ بعد ازان اشارتی بکشف بعضے احوال نمایند کہ ضرورت است معذور خواہند داشت از احوال چہ گوید کہ خراب است و بسیار خراب است و ظاہر چنان آباد نماید کہ بیننده رشک برد کہ بہ ازین حال نمی باشد و اما اگر بباطن در روند بدانند کہ چہ خراب و شکستہ است ؎ شکستہ دل ترازان شیشہ بلورینم کہ در میانۂ خارا کنی زدست رہا ؛ مشق انزوا کہ استاد طریقت تعلیم نمودہ دائمی است اما ہنوز یک حرف درست از دست نہ برآمدہ خدا داند کہ تا کی این سواد بسر آید عمر گذشت و جای امید نماند دیگر بچہ چیز دل نہد ؎ عمرم بغم تو سر بسر شد ؛ چون سایہ کہ بر شود بدیوار ؛ الٰہی عبدک ضاقت بہ الاسباب و غلقت دونہ الابواب و لمقضی عمرہ و لم یفتح لہ الباب نومید خود نیست و خود چون باشد اما بشارتی میخواہد کہ امید را تازہ دارد و شوق را بلند آوازہ گرداند ؎ وصلت کہ مراد دین و دنیا بخشد ؛ صد روح بقالب تمنی بخشد ؛ نومید نیم لیک دلم میخواہد ؛ یک مژدہ وصلی کہ تسلی بخشد ؛ انہمہ سہل است در عالم محبت فراق و وصال و قرب و بعد و جور و جفا و لطف و وفا برابر است و نظر بہ نعمتہاے الٰہی کہ غیر محدود و نامتناہی است ہمہ شکر و رضا است اما وسواس نفس و شیطان را چہ کار کند کہ حجت میطلبند و میگویند کہ تو آہن سرد میکوبی و ترا درین راہ نصیبے نیست و مناسبتی باین کار نہ برگردد کہ ترا بمنزل مقصود راہ نیست و بردکہ در بزم وصال جائی نہ تو راہ گم کردۂ دار شارع عام عرف و عادت برآمدۂ و بر خلاف راہ و روش جمہور رفتۂ ہر چند دلائل اقامت کنند و سندہا بیارد و نشانہا نماید ملزم نشوند و از انکار و وسوسہ باز نمایند اینجا چہ کار کند و چگونہ این خصم ستیزہ کار بدنژاد را الزام دہد خذلہما اللہ و ما النصر الا من عند اللہ و ہو العزیز الحکیم اول در ابتدا ایحال کہ از آنجناب پیام رسانیدند و دل خفتہ را بیدار گردانیدند این بود کہ حکم عالی حضرت در باب وی آنست کہ بخندند و از زاویہ انزوا پاے بیرون نہند و از درویش و تونگر و خویش و بیگانہ و مردہ و زندہ ہیچکس را نہ بینند و از جای بجای نروند و مبالغہ و تشدید درین باب بسیار رسید پس عرضداشت کرد کہ اگر اینکس را بر این سر اطلاعی بخشند کہ چیست از کجاست در الزام نفس و التزام این طریقہ اقرب و ادخل باشد فرمودند میخواہیم و دعا ہا میکنیم کہ او را بر حقیقت حال مطلع نگردانند تا زمانیکہ صاف و پاک نشود چون تاکید و مبالغہ سخت تر شد طبع اضطراب نمود و بقصد تحقیق این شان استکشاف حال بملازمت رسید پس مشافہہ نیز فرمودند کہ ہمچنین است و این امر ایجابی است و ارحابی است و از شما غیر این صفت ہیچ نمی خواہند درین مرتبہ نیز نفس بصفت خود جنبید و در طلب

حجت و برہان بایستاد و دو سہ روز درین قلق و اضطراب گذارند ناگاہ نور تصدیق و تسلیم بردل بتافت کہ ظلمت ریب و ارتیاب را برداشت و حجت طلبی را در حکم کفر پنداشتہ در مقام تسلیم ساکن و ساکت گشت و چون باستعجال عود شد اینجا آید و دل بر امید وعدہ کرم و خیر صدق نہادہ بنشست چون بار دیگر از تصور صعوبت این مرام ہراسی یافت باز عرضداشت کرد کہ عاقبت این امر چیست و غایت این کار چہ اعلام فرمایند تا جدی در کار پیدا آید و شوق بیفزاید در جواب نوشتند ہمہ خیر است و خوب خواہد بود و نوشتند کہ عنایت حضرت غوث الاعظم بیشمار است ہیچ غم و اندیشہ را بخود راہ ندہند و بندہ الا اشارۃ عندی اعظم من الدنیا بحذافیرہا بل الدین والدنیا و مافیہا و الحمد للہ کہ خوب نشست و دغدغہ تمامی و تذبذب نماند و نفوس عامہ خلائق از اہل شہر و غیر ہم کہ بملامت برخواستہ بودند در مقام سکوت و اعتراف آمدند و اگر احیانا یکی دانستہ یا نادانستہ غیبتی کند و سخنی گوید زیانی ندارد زبان مردم نمیتوان بست با وجود آن نفس حجت طلب ست بلکہ قلب و روح نیز در ہنگام وقوع معاملہ در قلق و اضطراب آیند تا یک نوری خاص در حالتی مخصوص از استقامت و یقین کہ از پردہ غیب بفضای عیان بیرون افتد و نشانہا از مطلوب بنماید کرامت نفرمایند ایہام و اشکال مطلق مرتفع نمی گردد و ہر چند میدانند کہ این راہ بتانی و تدریج میرود و کشایش کار موقوف بر وقت است و در ینجا روز و ہفتہ و ماہ و سال نشمرند و عقد عبودیت ابد بیست و ہر چہ ناصح مشفق فرماید و مخبر صادق خبر دہد حق است و صبر و رضا و تسلیم از اوکد شرائط کار و واجبات دین مسلمانیست و خواہش و آرزوی و استعجال مانع وصول و منافی طریقہ بندگی ست و اعظر ترو ناصح صادق لہجہ تر در بیان اینمعنی و تو کید این وصیت از کتاب مستطاب فتوح الغیب کہ خواہد بود چہ خواہد بود اما با وجود آن نفس ازین اندیشہ نمی آرامد و دل قرار نمی گیرد و حشت بیرون نمی رود و میگوید کہ اگر ہمین قدر گویند کہ صبر کن و مضطرب مشو یا گویند کہ نصیب تو ہمین مقدار است زیادہ طلبی مکن بلکہ اگر گویند تر ابدرگاہ قبول جائی نیست و بمنزل وصول راہ نہ و العیاذ باللہ من ذلک نیز راضی است بارہا بنفس بدکیش میگویم کہ ای مستعجل صلاح کار نافہم وای نادان ناعاقبت اندیش چندین بر سر این شہوت ملامست و شتابی در سوال مکن و کار در پردہ دار و مبہم گذار مبادا چیزی گویند کہ پشیمان شوی و گوئی چرا خواستم کاش مبہم و مستور ماندی و پردہ از روی حقیقت حال برنیفتادی یا ایہا الذین آمنوا لا تسألوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم اما ہرگز این گدا طبع گرسنہ چشم از آرزوی کہ دارد باز نایستد و از شربہ و شہوتی کہ بستہ باز نیاید و گوید تا پردہ نکشاید و جمال مقصود روی ننماید اطمینان نمی یابم و قرار نمی گیرم چند انکہ نزدیک بآن سخن رسد کہ لولا تکلمنا اللہ او تاتینا آیۃ نعوذ باللہ من ذلک آمنا باللہ و رضینا بقضائہ و بحقیقت ازان قبیل نیست و فرقی عظیم درمیان است ہمان فرق کہ در ارنی و حتی نری اللہ است و بالجملہ اندوہ و تنگدلی از حد گذشتہ وقت امداد و اعانت است و فریاد رسی میباید کرد و ورد اغاثۂ کبری کہ منتہی بجناب حضرت غوث الاعظم است میباید پوشید و زد داؤدی در بر کرد و در قالب حقیقت عظمی غوثیہ در آمد و تصرف کرد و توجہ بارواح مقدسہ مشایخ سلسلہ نمود و استکشاف حال کرد و خبری گرفت و اعلام نمود تا دل بمرکز قرار آید ؎ دل می رود ز دستم صاحبدلان خدارا ؛ دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا ؛ اظہار این اگرچہ بی ادبی است ولیکن چہ کند کہ طاقت طاق است کجا رود و بکہ گوید ؎ فریاد دل غم زدہ را گر نکنی گوش ؛ پس پیش کہ از دست تو فریاد توان کرد ؛ مضمون معلوم شد دیگر بس است

الرسالۃ السابعۃ والاربعون طیب المذاق بوجدان الذوق فی مقام الاطلاق

اللہ ورسولہ۔ عذر تقصیر ملازمت چہ نماید این حالی کہ فقیر راست اقتضای ہمین میکند اگر آنرا بتفصیل گویم ستایش نفس لازم آید اگرچہ مشاغل این فقیر اکثر از جنس قیود است اما چہ کند کہ ازین قیود برآمدن دشوار است ما درین دنیا دنیانیم مقید نباشیم چہ صورت دارد بحمد اللہ کہ در قید اویم واگر گاہی در قید نفس نیز باشیم بدان راضی نیستم و دران متمکن و منہمک نہ سر تمامہ نقصانہا راضی بودن از نفس است بعد از رضا از نفس کدام کمال نہ این قید با بجای آن بر خود بستہ ایم تا ازین قید نفس برآئیم خداوند کے برآیم وچگونہ برآیم بر سر ما حاکمی است حکیم کہ راہی نمودہ وقاعدہ بربستہ ودستور العمل بر سر ما نہادہ وما را بقیود اوامر ونواہی مقید ساختہ وگفتہ کہ حقیقت این قیود بی قید نیست اگر باین قیود مقید باشید وخود را بدان بر بندید بعد ازان ہیچ قید نماند واز ہمہ قیدہا برآئید بحر قید بندگی او وہمہ بند ہا بگسلید جز بند محبت او وایمان آوردیم کہ ہر چہ او گفت حق است وہر چہ از جناب حق آورد راست ودرست آورد پس باین قیود مقید نباشیم چہ کنیم مقیدیم بامید دریافت بے قیدی وبیرنگی کہ آنجا ضداد را با یکدیگر آشتی است دل بوعدہ وی بربستہ امیدوار نشستہ ایم تا چہ کند محبوب اگر کاری فرماید وبران کار جزائی وعدہ نکند باید کرد چہ جاے آن کہ با وعدہ مقرون گرداند واینجا نیز عاشق کہ بدنبال وعدہ میرود کار میکند نہ برای آنکہ موعود را دریابد وبحظ نفس خود برسد ذوق وعدہ برین میدارد بذوق سخن ولب جنبانیدن وی جان میدہد ہر چہ جاے وعدہ کردن ودر مقام لطف ومرحمت آمدن یارب مگر وعدہ وصل دہد اینجا مگر از جا رود وگرفتار حصول موعود گردد اما محبت چون صافی گردد بمقام فنا کشد از گرفتاری طلب وصل بلکہ ذوق آن نیز برآید اما مطلق ذوق مبہم بسیط غیر متعین نہ متعلق بچیزی باقی ماند مراتب ذوق را پایان نیست ذوقی بالاے ذوقی دیگر است ہر ذوق کہ روی نمود چون نظر بروی افتاد گرفتار وی شد اسقاط این ذوق وقطع نظر کردن ازوی وبالا رفتن ازان ذوقے دیگر آرد نعم شوق تا لم گردد کہ زاد راہ سالک وبدرقہ راہ روان است واز دریافت نقصان در نفس بباعث کسب کمال وتحصیل ذوق وحال ناشی گردد وبہر ابی ہستی طلب قصد بالا کند اگر مطلوب رسد ازان ذوق گیرد اگر نرسد گرفتار شوق ماند وشوق را نیز چون مطلوب بے نہایت بود نہایت نیست اما بدرجات میرود وبا ہستی وطلب خود میرود ونسبت طلب وتعین طالبی ومطلوبی باقی است وسیر ارباب شوق کہ طالبان کمالند در عالم ملک وملکوت باشد کہ مظاہر اسماء وصفات وافعال اند وعالمہای وسیع ورنگہای گوناگون ونیرنگہای بوقلمون دارند وذوق در نیستی وفنا گم شدن در خود از خود باشد وہر چند تعین ونسبت ساقط تر محو تر ذوق پیشتر مجملا آنکہ ذوق در وحدت است وشوق در کثرت ودر ہر دو نایافت است ولیکن در ذوق نایافت وجود خود یافت وجود محبوب ودر شوق درک نایافت کمال ودر دران نایافت وانبعاث باعث است بر تحصیل آن ودر ذوق درک وانبعاث نبود شوق پایہ کار کنان وراہ روان ووصل طلبان وذوق حال بیکاران وازپای افتادگان وخود را از دست دادگان است در شوق اگر باشد دریافت باشد ودر ذوق یافت دریافت دیگر است ودریافت دیگر دریافت آنکہ دریافت کوتاہی کردم وپایان افتادم مرتبہ ذوق بالاتر از یافت است و از ینجا گفتہ آن عارف صاحب ذوق قدس اللہ سرہ الباقی کہ اینجا ذوق یافت است نہ یافت انتہی ذوق نام ذات

محبوب است چون محبت ذات محبوب گردد و متحد بوی شود یعنی کثرت بدرود فانی از قید گردد و یگانگی صرف ماند حقیقت ذوق
ثابت گردد اگر گوئی چون یگانگی صرف شد و هیچ دوئی و هیچ نسبت نماند نسبت ذوق چون ماند دریاب چه گفتم ذوق ماند نه
نسبت ذوق نسبت ذوق از دوئی است و ذات ذوق از یگانگی باز اینجا تحدق نظر باید کرد و دید که ذوق هم در آن فنا
و وحدت ست یا بعد از تنزل ازان آلان در ذوق چنین می در آید که چون این حال آنی است بلکه بزبان مبالغه ازان
هم باریکتر لمحه لطیف که یک برق صد یک جزو آن تواند بود ازان بیرون آمده ذوق حاصل میگردد و بجهت شدت قرب
و اتصال این بآن چنان بیند و یابد که همه آنست زبان تفسیر ازان کوتاه است و تعقل آن در ملکوت ذهن نمی گنجد
عرف من ذاق و من لم یذق لم یعرف تعالی الله کجا افتاد م آغاز سخن در چه بود و از برای چه بود انجام بکجا کشید از طغیان قلم
خود بر نجم که هرگز براه راست نتواند رفت و بی جوش و خروش دم نزد گناه دیگر بروی آنکه او را از اسرار کشف کردن و
سخنان باریک گفتن منع کرده اند و فرموده که جز در انچه بشرایع و احکام و کار کردن و راه نمودن متعلق باشد دم نزند و دمی نیز
عهد کرده و با متثال این امر تسلیم و تصمیم نموده است اما غلبهٔ وقت و سلطان حال او را در عهد شکنی دارد چه توان کرد از حکم
وقت بدر نتوان رفت والعهدة علیه ما نا منشاء این جوش آغاز ایام ربیع است که ماده سودا را بجوش آورد و گرمی
در دماغ صفرا پیدا کند و در هذیان گوئی اندازد نی نی وقت و زمان را نیز گناهی نیست اینهمه بباعث خیال مخاطب
و اقتضای حال اوست که در ذهن در آمده و تصرف کرده در جوش آورده بحقیقت حال مخاطب و اقتضای وی
حاکم است بر متکلم و متکلم را در ان اختیاری نه یکی از بزرگان چون سخنی گفتی به سامعان فرمودی که من نیز هم چو شما
شنونده ام گویند دیگر است باری هر چه بود گذشت باز بحال خود بیایم که مقصود چه بود مقصود عذر تقصیر ملازمت بود
چنانکه در اول نامه این حرف نگاشته آمده آنرا چگونه بیان کند مگر بزبان حال و لسان الحال ابین من لسان المقال شکر
نعمت وجود و عزت مقام شما را در شریعت انصاف واجب دانسته باید بملازمت رسید و فوائد اندوخت و محظوظ شد
اهل عرف را بازین صحبتها کجا بهم میرسد و لیکن با غلبه حال بس نتوان آمد حال این فقیر برین وجه نشسته است تا عاقبت
کار چیست و وراء آن بعضے وجه های معقول نیز در توجیه آن توان گفت و چیزی دیگر هم است و الله اعلم بحقیقة الحال
و حال این فقیر در افتقار و نیازمندی بجای رسیده است که اگر یکی از عوام الناس را بینم که نظر عنایتی و محبتی بر من می افگند
سعادت خود میدانم چه جای اکابر و اهل فضل فقیر خود تمامه اهل این روزگار را که حاکم و رئیس اند از حیثیت امن و امان
شکر گذاری میکند اگرچه هیچکس کاری ندارد اصل همین است که اگر با کسی کاری میداشت بدل باری نیز می نشست عارف
هر ذره وجود را شکر گذاری کند که نعمت شهود حق ازان حاصل است باعتبار آنکه دلالت بر وجود حق و صفات وی
دارد بالاتر ازین گوئیم آئینه وجود حق است ازین بالاتر گوئیم مظهر وجود اوست و مظهر اینجا بمفهوم ظاهر نیست که جای ظهور
و محل فروز است چنانچه آب و آئینه که در اینجا دوئی است ظاهر دیگر است و مظهر دیگر مظهر اینجا بمعنی تمثیل وجود اوست که
که خود را باین مثال نموده و باین صورت ظاهر کرده است بالاتر ازین همه گوئیم نزد وجود است و وجود عین ذات حق و اگر همه عبارتها
را که مذکور شده بهمین معنی فرود آریم هم میشود معنی از عبارت همان بفهم آید و معتقد و موافق حال سامع است همه عبارتها

مختلف کہ بیارند او ہمان فہمد کہ حال اوست و دلنشین او شود ہر کہ در مقام توحید است ہر عبارت کہ بیارند اگرچہ ظاہر در دوئی و اثنینیت
بود ہمان معنی توحید فہمد و دریابد عبارت است کہ می آرند ہمہ از وست و ہمہ بدو ست بلکہ ہمہ اوست پدر میگفت رحمۃ اللہ علیہ من
از عبارت ہمہ از وست معنی ہمہ اوست را بفہم و میگفت اگر معنی ہمہ از وست را بکاوند و مغز را از پوست برآرند عین معنی ہمہ اوست را
فہمند چہ صدر در کثرت از وحدت بی معنی توحید صورت نہ بندد میفرمود عبارت ہم چنین باید و فہم آنچنان کن کما تعلم و قل کما
ترنے در ہر عبارت اشارتی ہست نظر بران دار تا عبارت ست توحید دست ندہد عبارت چگویم در شہود و توحید نیز دوئی است
وحدت یگانگی است توحید یگانہ گفتن و یگانہ دانستن یگانہ دیدن و یگانہ یافتن اول توحید قولی و زبانی است ثانی توحید علمی و ایمانی
ثالث توحید حالی رابع توحید ذاتی با وجود آن تا نسبت توحید درمیان است دوئی باقی است از ینجا گفتہ اند کہ توحید حق
از غیر حق محال است و توحید حق مر حق را ہمان وحدت ذات اوست کہ نسبت را دران گنج نیست ؎ توحید ما و ایاہ توحید
و نعت من ینعتہ لاحد ؛ شہود یگانہ یافتن اگر صاف و برہنہ شود چنانچہ یافت و یابندہ و یافتہ شدہ ہیچ نماند بحرف یافت
بی دریافت یافت توحید ذاتی صورت پذیر می نماید توحید ذاتی جز حرف یگانگی نبود اینجا شہود و معرفت یافت و تجلی و ظہور و ایجاد
اینہا و ہر نسبت و اعتبار کہ ازان تعبیر توان نمود و تصور توان کرد و نشان توان داد فانی و ساقط است الا یک چیز کہ ذات است
اگر شعور است شعور خود بخودش و اگر شہود شہود خود بخود خواہد بود و با وجود آن علم و شعور و شہود ہمہ صفات اند و صفات اگرچہ
عین ذات اند و در تحقیق وجود اما مرتبہ وحدت ذات بالاتر از صفات است آنجا کہ یکی است یکی نیست چہ جای دو و آنجا
کہ او ست او نیست چہ جای دیگری این یکی و او کہ نفی کردیم یکی است کہ نام یکی است و او کہ اشارت با وست اینجا
دوئی است اما یکی کہ یکی است و او کہ او ست ثابت ست کیفیت ذوق کہ در جوش اول مذکور شد باز آمد اینجا گم شدن است
و گم شدن از گم شدن و گم شدن گم شدن بالاتر از گم شدن از گم شدن ست در گم شدن از گم شدن نسبت بجانب بندہ می افتد نسبت
با ینجانب می افتد دوئی است و اشارت بہ بیرون می افتد و در گم شدن گم شدن ہم در درون رود خود در خود گم شود ؎ تو در گم شو
کہ تحریر این بود گم شدن گم کن کہ تفرید این بود ؛ از گم کردن گم شدن گم شدن خواستہ است و ہذا رہ نظم تنگ است و المعنی فی بطن الشاعر مجملا اول بجائے
باید بست و خیال بجائے برد کہ آنجا نہ دل و نہ جان و نہ خیال و نہ ہیچ چیز است و ہیچ چیز نیست ہم نیست و اینجا کہ ہیچ نیست ہمہ ہست این کمالی است
کہ در توحید بالاتر ازان کمال نیست و نصیب روحانیت آدمی از ذات حق و رای این نہ خلاصہ نسبت حضرت نقشبندیہ و مشائخ دیگر کہ دریں
مقام اند قدس اللہ ارواحہم اینست باقی ہمہ کمالات کہ بتدریج آنرا جویند و سالکان بدان پویند و منتہیان بدان رسند و واصلان آنرا یابند
و محققان آنرا بیان کنند و عارفان بدان نشان دہند کمالات وجودی و معرفات ہستی و انوار شہود و آثار وجود و تنزلات قیود و کشف صفات
و کمالات و افعال و موارد احوال است بس کنم الحمد للہ کہ کاغذ پارہ کہ در دست بود نیز تمام شد ؎ قلم اینجا رسید و سر بشکست ؛

الرسالۃ الثامنۃ والاربعون حراسۃ الایمان عن مکائد النفس والشیطان

اللہ در سولہ ؎ اگر محول حال جہانیان نہ قضاست ؛ چرا مجاری احوال بر خلاف رضاست ؛ آری آری
؎ بزیر گنبد خضرا پنان توان بودن ؛ کہ اقتضای قضا ہای گنبد خضرا است ؛ بیچارہ آدمی کہ ہدف سہام حوادث و معائب
و گوی چوگان قضا و قدر است در عین علم و قدرت جاہل و عاجز است و در عین قوت و غنا ضعیف و فقیر کدام علم و قدرت

وچہ قوت وچہ غنا آنکہ اول وآخر خود را نداند کہ چہ بود و کجا خواہد رفت و سرنوشت او چہ و عاقبت کار او چیست چہ دعوی علم کند آنکہ سراسر محتاج و نیازمند بود و خسی نتواند پیدا کرد و مگسی نتواند از خود راند چہ لاف غنا و بے نیازی و قوت و قدرت و گردن فرازی زند ؎ خدائی است بزرگے و ملک بے انبار ؛ وگر ہر کہ بہ بینی بعاریت دادہ است ؛ صورت اختیاری در آدمی زاد نہادہ اند کہ اگر بحقیقت معنی آن در رود سراسر جبر است کسیکہ ذاتش دیگری پیدا کردہ و صفاتش دیگری نہادہ دعوت قدرت و اختیار در افعال کہ فرع و اثر ذات و صفات اند چگونہ درست آید ؎ چیزی کہ وجود او ز خود نیست ؛ ہستیش نہادن از خود نیست ؛ ثبت الجدار ثم انقش ایسقدر ہست کہ جوہر آدمی چنان آفریدہ شدہ است کہ بر وی پرتوی از انوار صفات حق کہ زندگی و شنوائی و بینائی و دانائی و توانائی و خواست و گویائیست تافتہ و بحلیت اینہا از افراد کائنات ارضی امتیاز یافتہ است پروردگار تعالی را عالمہا است و در ہر عالم آفرینشہا و کارہا دارد این عالم کہ عالم انسانست اینچنین می آفریند کہ از درون وی باعثہ و خواستی پیدا می آرد او را بروی می گمارد پس کاری از وی بوجود می آید ؎ ما را ز قضا ہمین قدر بنمایند ؛ پیمانہ تو می بادہ بتو پیمایند ؛ زیادہ برین اثبات قدرت و اختیار مر بندہ را تکلف ہست مبدأ فعل اختیاری در آدمی سہ چیز است ادراک و باعثہ و خواست باید نگریست کہ وی در ین سہ چیز ہیچ اختیار دارد آدمی اگر چشم کشادہ باشد پس صورتی در نظر وی بیاید میتواند کہ آنرا نہ بیند نمی تواند و بعد از دیدن اگر آن صورت ملائم و موافق طبع او ست میلی و شوقی در نفس وی پیدا شود کہ باعث حرکت گردد بجانب وی و بعد از پیدا گشتن باعثہ ارادتی و خواستی از ذات وی پیدا آید کہ بدان حرکت کند و باختیاری کہ بے اختیار از ذات وی پیدا شدہ بجانب وی رود و دیدہ و دانستہ در بلا بیفتد العبد مختار فی فعلہ مجبور فی اختیارہ کہ گویند این صورت دارد ؎ ای کاش نمیدیدم آن زلف سمن سار ؛ تا دیدہ و دانستہ دادم غم افتادم ؛ کائنات دیگر نیز اگرچہ ہمہ بندہ و مسخر و محکوم قدرت الٰہی اند عزوعلا اما این پریشانی و سرگردانی و حیرانی کہ آدمی دارد دیگرے ندارد جمادات و نباتات خود چونند نشاء حیات ندارد و مظہر علم و دانش نیفتادہ آسودہ اند و روی کہ از چیستی وجود پروردگار خود دارند بدانسمت آوردہ یکرویہ شدہ ایستادہ اند و حیوانات اگرچہ حس و حرکت دارند و باین علت سرنج و الم حیرانی کہ از رہگذر خواہش رسد گرفتار اند اما چون فکر و اندیشہ کہ چہ شد و چہ خواہد شد و چون شد و چرا شد ندارند از عذاب روحانی کہ بگرفتاری عقل پیدا آید فارغ اند و ملائکہ اگرچہ علم و دانش در مرتبۂ کمال دارند اما چون عقل مجرد اند متعلقات جسمانی نگرفتار اند و شہوۃ و غضب کہ برای جلب نفع و دفع ضرر ست در ایشان نہادہ نشدہ از آلایشہای جسمانی و آفتہای حدثانی منزہ و مبرا بریک حال و بریک منوال میباشند آدمی ست کہ بعلت ترکیب عقل و شہوت و غضب و تعلقات جسمانی و کدورات ہیولائی گرفتار لذات و آلام حسی و روحانی افتادہ است و بغم و ہم و فکر و اندیشہ و ہوا و ہوس و چون و چرا و آز و طمع و آرزو و ہوا با صد چندین محنت و بلا گرفتار ست سرشت آدمی زاد چنین افتادہ کجا رود و چہ کار کند ؎ زہی بیچارگی آدمی زاد ؛ کہ در چندین بلا و محنت افتاد ؛ گہی از نفس و عقل اندر کشاکش ؛ گہی از دست دل نعل اندر آتش ؛ گہی از جام غفلت گشتہ سرمست ؛ متاع دین و دنیا دادہ از دست ؛ گہی بکشادہ چشم ہوشیاری ؛ پشیمان گشتہ با صد آہ و زاری ؛ گہی دانا گہی نادان نشستہ ؛ گہی غمگین گہی شادان نشستہ ؛ گہی از ذوق طبیعت گشتہ خرسند ؛ فتادہ چون مگس در شہد و در بند ؛ گہی زاندیشہ آغاز و انجام ؛ بہ بے ذوقی نشستہ ہر دو کام ؛ ندارد کار دنیا اعتباری ؛ خوش آنکس کش

نباشد ہیچکاری ؎ کار عالم کہ ہیچ در ہیچ است ٭ نیک بنگر کہ ہیچ در ہیچ است ٭ مشکل تر آنکہ از ینجانب در آدمی ہوا و ہوس و میل شہوت آفریدہ اند و در انجانب دنیا را با زیب و زینت و لباس عشوہ دہی و فریب کاری آراستہ کہ بیک نگاہ دل صد ہزار آگاہ بستانند و بیک پیالہ زاہد صد سالہ را از ہوش برد و بیہوش گرداند ؎ دعوی زہد تو آن روز مسلم دارند ٭ کہ روی بر سر آن کوچہ ہوشیار آئی ٭ ؎ زنہار بکوی میفروشان مگذر ٭ کانجا سر و دستار گرو خواہی کرد ٭ در حدیث آمدہ است الدنیا خضرۃ حلوۃ فرمود دنیا سبز و شیرین است سبز یعنی تر و تازہ کہ دیدن آن خوش آید و در دیدۂ شہوت زیبا و رنگین نماید و شیرین کہ چشیدن آن لذت بخشد و در مذاق طبیعت لذیذ افتد بنگر کہ باین دو صفت چگونہ چیزہا پر ہیز از ان توان کرد قرآن مجید میفرماید انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لہا لنبلوہم ایہم احسن عملا گفت اینخانہ را بصد نقش و نگار آراستہ ایم و زیبا و رنگین ساختہ ایم تا بہ بینیم کہ چشم از ان کہ می خرابا ند و در تماشای آن درنمی ماند ؎ ہمہ اندر زمن بتو این است ٭ کہ تو طفلی و خانہ رنگین است ٭ سخن از عشوہ گریہا دنیا و فریب خوردن نفس ازان دراز است عمر در گفتگوی آن بسر آید و این حکایت بسر نیامد آنچہ کہ عجز و بیچارگی خود را پیش آریم و دست دعا بدرگاہ کریم بندہ نواز بر داریم خدایا خداوندا ما را بما مگذار و ما را بر ما مگمار و ما را از شر ما نگاہدار ما را یاری دہ عقل را بر نفس و دین را بر ہوا مددگاری بخش ای توانا بر ناتوانی ما رحم آر ای دانا ما را در ورطۂ غفلت و نادانی فرو مگذار در وقت معصیت و غفلت پیش ازان رحم کن کہ در حین طاعت و ہشیاری کنی و در بعد و ضلالت زیادہ بران مددہ کہ در قرب و ہدایت دہی ؎ یارب مددے کز دوئی خود برہم ٭ از بد برم و از بدی خود برہم ٭ در ہستی خود مرا ز خود بیخود کن ٭ تا از خودی و بیخودی خود برہم ٭ اساس کار بر سہ فنا نہادہ اند نخست از خلق کہ وجود و عدم و مدح و ذم و منع و عطای ایشان از نظر اعتبار ساقط گردد دوم از ہوای نفس تا بتجلی تابع حق گردد و بر فرمودۂ خدا و رسول بخدا رود سوم از ارادت و خواہش کہ ہیچ خواست نفع و ضرر و خیر و شر در دل نماند جز خواست حق و نہ بیند جز فعل او و نہ داند جز علم او و نہ یابد جز ارادت او ؎ تا در تو زپندار تو ہستی باقیست ٭ میدان بہ یقین کہ بت پرستی باقیست ٭ بالاتر ازین دیگر بشنو کہ چہ میگوید ؎ گفتی بت پندار شکستم رستم ٭ این بت کہ تو پندار شکستی باقیست استغفر اللہ و اتوب الی اللہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ توجہ کلام بجانب دیگر بود بے اختیار باین سو افتاد مقصود ذکر واقعہ کشتہ شدن آن جوان سعادتمند و برادرش بود بیشک جوانی مقبول و نیکو سیرت و صورت و فقرا دوست بود رحمہ اللہ و تجاوز عن سیاتہ خوشا سعادتمندی و مردانہ مردیکہ بضرب تیغ مجاہدہ بموت اختیاری جان دہد و امانت حیات بے خیانت بصاحبش سپرد ؎ جان بجانان دادہ و گرنہ از تو بستاند اجل ٭ خود بدہ انصاف کاخر آن نکو یا این نکو ٭ بخدا بسی عظیم است این واقعہ و نشستن گرد ملالت بر چہرہ وقت شریف ایشان نزد دوستان و مخلصان عظیم تر از ہمہ است حق تعالی بہیچ وجہ گرد ملالت و کدورت بر چہرۂ دولت و اقبال آن سعادتمند مدد و مال ننشاند در مرضیات خود ہمیشہ خوشوقت و خوشحال دارد صبر توان کرد جز صبر تحمل چارہ نیست توجہ بحضرت حق باید برگماشت و تمسک بحفظ و عصمت وی کرد و تفویض امر بجناب عزت وی سبحانہ نمود توجہ دلہای غریبان دایم بسوی ایشان است ؎ سایۂ لطف تو ای سرو روان دائم باد ٭ کہ گذاری بسر خاکنشینان دارد ٭ ؎ آنچہ کہ حسن و خوبی عالم بروی اوست ٭ از ہر کرانہ دیدۂ دلہا بسوے اوست ٭ و اللہ یحفظکم و ہو الحفیظ العلیم عزیزمن در امثال این وقائع فہم فقرا بجانب دیگر میرود کہ آدمی نژاد از دشمنان جانی کہ در کمین گاہ ہلاک اویند و قصد حیات فانی وی دارند چہ مقدار بیم و اندیشہ دارد و چہ قدر ہشیار و نگاہبان وقت خود میباشد اما از دشمنان ایمانی کہ شیطان و نفس و ہوا

وہوس وآز وشہوت ومصاحبان بداندیش درفیقان بدسگال اند ہیچ آگاہ نہ غم ندارد واندیشہ نمیکند کہ چہ دشمنان زرکمین اند وباچہ اسباب وآلات وتیغ وشمشیر وتیر وکمان درقصد غارت این متاع گران مایہ ودرپی ہلاک این شاہد روحانی اند آنجا خود جزیکدو دشمن وچندین ممد ومعاون نخواہند بود کہ مقاومت ومدافعت بایشان میتواند کرد اما اینجا ایمان تنہا در دیار غربت افتادہ کہ الایمان بدأ غریبا وسیعود غریبا کما بدا باچندین دشمنان ومعاندان درونی وبیرونی بیرون از حد واندازہ چگونہ جان بسلامت توان برد وبچہ چیز پاسبانی ونگاہبانی او توان کرد لا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل حصنی من من عذابی ہرکہ درین حصن درآمد وبوی پناہ اورد ایمان بسلامت برد واز بیم وہراس ہرآفت ومخافت امین گشت وفارغ نشست اما باوجود ان شرط حزم واحتیاط آنست کہ پاسبان واسباب وآلات قلعہ داری وقلعہ بندی باید مہیا داشت کہ دشمنان درصدد برآمدن وکشادن آن قلعہ اند در ملفوظات قدوۃ الاولیا شیخ صدرالدین بن شیخ الاسلام بہاؤالدین ذکریا قدس اللہ ارواحہم واوصل الینا من برکاتہم وفتوحاتہم مینویسند کہ در بیان این حدیث فرمود حصن است وحصار حصاران است کہ گرد برگرد بود اما گاہ نگاہ دارد وگاہ ندارد حصن آنست کہ درگرد گیرد ونگاہدارد ودرآمدن درحصن لا الہ الا اللہ بر سہ نوعست ظاہر وباطن وحقیقت ظاہر آنکہ خوف ورجا بجز از خدائے عزوجل زائل گرداند کہ اگر ہمہ عالم خصم شوند یا دوست بغیر حکم او ہیچ نفع وضرر وخیر وشر نتواند رسانید قولہ تعالیٰ وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ وباطن آنکہ چون تحقیق کرد کہ ہرچہ پیش آمد مرگ بزند گانی درین سرای فانی برسد جاودانی نیست در رقم قلم عدم بود رفتہ وثباتی ندارد قولہ تعالیٰ کل من علیہا فان بہ نیستی وہستی آن التفات ننماید چون این معنی حاصل گردد این کلمہ در باطن درآمدہ باشد وحقیقت آنست کہ از روی بہشت وخوف دوزخ در دل نیارد وجز بحق تعالیٰ از نگیرد فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر چون اینجا رود بہشت خود تبع او گردد ودوزخ از روی گریزان باشد انتہی کلام الشیخ رحمۃ اللہ علیہ وشیخ شیخ ما عالم عارف علی متقی نور اللہ ضریحہ ونفعنا ببرکاتہ وبرکات علومہ در بعضے از رسائل خود مینویسد کہ محبت دین ودنیا دو ترجیح یکی بر دیگری امر اتفاقی است یعنے باشند کہ محبت دنیا بر ایشان چنان غالب آمدہ باشد کہ برای خاطر دنیا دار باب دنیا فرائض وواجبات دین را ترک کنند وجانب دنیا را رجحان دہند وآنہا کہ از ایمان برآیند خود خارج محبت اند سخن در دومنان میرود کہ تصدیق دارند ودر اعمال تقصیر میکنند وکمتر ازان آنست کہ فرائض وواجبات ترک نکنند ولیکن بہ ترک سنن ونوافل راضی باشند کہ اگر آنہا را بکنند دنیا ومتاع آن از دست رود بعضے دیگر چنان باشند کہ آداب ومستحبات دین را بمحبت دنیا از دست دہند کہ اگر بآنہا مقید باشند دنیا بدست نیاید وقومی دیگر واجبات وسنن وآداب ومستحبات ہمہ را بجا آرند ولیکن نہ بر وجہ استقامت وثبات اگر بناگہان مہمی از مہمات دنیا عارض وقت ایشان گردد ہمان ساعت متغیر ومتزلزل شوند واز جای روند ودر اینجا طائفہ اند مانند کوہ پای برجا واستوار کہ ہرچہ واقع شود وہر کس مزاحم گردد از جا نروند وقطعا نہ جنبند وذلک اعز من الکبریت الاحمر ؎ تا نہ بادی نجنبی پا بدامن کش چو کوہ ۔ کادمی مشت غبار و عمر با قصر صرصر است ۔ مراتب ایمان ومحبت دین اینہا ست اکنون ما را در خود فرو باید رفت کہ در کدام مرتبہ ازین مراتب خلیم حال امروز ما نیست تا احتساب فردا چہ خواہد بود ؎ باش تا پردہ برافتد از جہان از روی کار ۔ انچہ امشب کردہ فردات گردد آشکار ۔ عاقبت کار ہائے دنیا ودین بخیر باد

الرسالۃ التاسعۃ والاربعون توصیۃ الاصحاب بالصبر فی جمیع الابواب

اللہ و رسولہ۔ روزی این فقیر در نماز حاضر بود ناگاہ کتاب صبر بر دل فرود آوردند و یکایک در باطن ریختند و چون در غالب خاصیت
وارد آنست کہ مجمل می آید بعد از ورود و نزول بیان و تفصیل می نمایند ثم ان علینا بیانہ حجت آنست ما ہیت صبر با فروی چند در مفتح
آن در دل افتاد و حضور نماز مانع تفکر در آن شد چون از نماز بیرون آمدم و تفاصیل محال و موارد آن کہ بندہ را در ان صبر باید کرد
روی بآوردن گرفتند چندی ازان با حاضران بیان کردم و چون آنرا بادی عظیم یافتم از ایمان و اسلام خواستم آنرا بنویسم و خود نوشتہای
فقیر اکثر ازین قبیل است کہ در دین مسلمانی بکار آید و نور ایمان در باطن بیفزاید نہ حقائق توحید و احکام وجود کہ طالب را بجانبی دیگر
برد و داعیۂ عمل و عبادت را سست گرداند چنانکہ در اول کتاب گفتہ ام امید است کہ این روش براہ ہدایت برد و بمنزل مقصود برساند
و باید دانست کہ معنی صبر ترجیح داعیۂ حق است بر داعیۂ ہوا نزد تعارض این دو داعیہ و ثبات قدم بر داعیہ حق با ینمعنی بنا کار خانہ
دین مسلمانی ہمہ بر صبر بود و ہیچ طاعتی جز بصبر تمام نگردد کہ تا از ضد آن صبر نکنند طاعت بوجود نیاید و آنجا کہ صبر بالضعف ایمان گفتہ اند صبر از معصیت
ارادہ نمودہ و صبر بر طاعت را بضعف دیگر داشتہ اند **وصل** اول باب صبر و عمدہ آن مرثبات عقائد دین مسلمانی است خصوصاً آن عقائد کہ عقل را در ان مجال نیست
بلکہ عقل بگرفتاری عادت و وسواس و وہم در آن حیرت دارد و در تردد می افتد مثل احوال قیامت و حشر و نشر و اخبار آن عالم و
عجائب و غرائب قدرت الٰہی در ملک و ملکوت کہ شارع بدان خبر دادہ است و طریق علم بآن و وصول بدان جز خبر مخبر صادق
نیست و ثبات بران و اطمینان بدان جز بنور ایمان محض موہبت و یقین کہ بے کسب و اختیار بندہ عطا کنند و ادرا بران دارند صورت
پذیر نیست در اینجا چہ ہمہ جا ہمین حال است آن عقاید کہ عقل را در آنجا مدخلی مینماید و متکلمین بزعم خود آنرا اثبات بدلائل عقلیہ
مینمایند موجب یقین آن ایمان است تا آن نباشد دلائل ایشان ہمہ سبب حیرانی و سرگردانی است و اگر خدا خواہد آن دلائل را
نیز دلنشین گرداند درین صورت آن دلائل مقارن و موافق آن یقین قلبی است کہ در دل حاصل و ثابت است نہ موجب و موجد آن
چنانکہ مثلاً یکی در کار خود ثابت و راسخ است دران مشغول و مشغوف و دیگری موید و مقوی آن بگوید با این گفتن جدی و قوتی دران
کار پیدا گردد و اعتقادیکہ دران دارد تازہ شود اگر گویند کہ این ایمان تقلیدی است غلط است این یقین است کہ در دل نشستہ است
تقلید آنست کہ نہ بعت یقین ہر چہ از کسی بیند و بشنود بپذیرد و اندیشہ دران نکند و تابع وی گردد و اعتقادیکہ دران دارد تازہ شود
و اعتقاد تقلیدی بتشکیک متشکک زائل گردد اینجا چنان محکم نشستہ است کہ بصد تشکیک زائل نگردد مگر آنکہ نور ایمان را برگیرند آنزمان
ہیچ دلیل فائدہ ندارد نعوذ باللہ من تلک الحال و اگر دلائل طلبند دلائل منحصر نیست در دلائل متکلمین آیات و علامات ایمان
بسیار است گفتہ اند کہ در دیار اسلام تقلیدی نماندہ است دلائل حقانیت آن واضح است و بالفرض و التقدیر اگر بسبب طریان
ظلمت غفلت و وسواس و گرفتاری عادت و نظر در سخنان اغیا غبار شکی و شبہ پیدا گردد و دو حیرت مذموم بدماغ وقت بدرود
صبری باید کرد و پای ثبات بر جا باید داشت و بر مرکز استقامت اگرچہ بزور و تکلف بود ایستاد و بپیچ راست آوارہ نشد دل و زبان را
از خیال باطل و کلام بیہودہ و بے صرفہ نگاہ داشت باسم اللہ و الہادی تمسک کرد و اعتصام نمود فالذین آمنوا باللہ و اعتصموا
بہ الآیۃ و بجمال و کمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم و حلیۂ صدق و حقانیت وی ناظر باشند تا آن غبار نشیند و دود بدر رود و پرتوی
ازان نور بتیرہ زیادہ ازان چہ نخست بود بر دل افتد چہ ظہور نور معرفت و انفساح و انفلاح قلب بعد از عروض ظلمت و ضیق
نکرت قوی تر و روشن تر نماید و وجود وصال بعد از فراق و ذوق دیدار بعد از حجاب لذیذ تر و شیرین تر آید کالاشیاء یتبین

باضداد ہا واگر بے صبری کند زود از جای در آید و سبکی نماید و قدم براہ و ہم زند و عنان بدست وسواس بسپارد و سرمایۂ یقین از دست
دہد و در ہاویۂ کفر افتد و تاویلی کہ نصوص را بحکم عقل و وسواس وہم و توہم معارضت و تقلید تفلسف کنند آن نیز از بے ثباتی
و بے صبریست و اگر بہ اعتقاد حقانیت نصوص در علم آہی کہ انچہ او ارادہ نمودہ حق است ہر چند ما را اطلاع بر حقیقت آن نباشد
در حصول ایمان کافی است و در مسئلہ اثبات اختیار با اعتقاد سابقہ تقدیر ما ایمانیان را جز سلوک این طریق سبیلی نیست آخر
در متشابہات خود بضرورت باینجا می باید آمد اگر در ہمہ جا بہمین روش روند کار دشوار بر خود آسان کردہ باشند ۵ زبان
تازہ کردن با قرار تو ۔ نہ انگیختن علت از کار تو ۔ والعیاذ باللہ **وصل** این بیان صبر شد در نسبت اعتقاد دیگر صبر در عمل است
و اقسام آن بسیار است ہر عملی کہ ہست تا صبر نکنند بوجود نیاید و جید نیفتد و بحقیقت خود چنانچہ در واقع ہست نشود و چون حقیقت
او بوجود نیاید لوازم و نتائج و آثار وی بران مترتب نگردد و کردہ و ناکردہ وی برابر باشد بلکہ کردہ از ناکردہ بدتر بود و النکستہ اشد
من المرض و فاضلترین اعمال و مقرب ترین عبادات نماز است کہ اقرب ما یکون العبد من ربہ وہو ساجد و صبر در وی لازم است بعد
از صبر بر اسباغ و اکمال وضو و رعایت شرائط و آداب آن و حضور و طمانینت دران کہ گفتہ اند حضور در نماز بر اندازہ حضور در وضو است
کہ مقدمہ او ست و صبر در قرأت قرآن با حضور و خشوع و رعایت تجوید و ترتیل در کلمات وی و تامل و تدبر در معانی آن و تطویل قرأت
موافق سنت خصوصا در نماز شب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دران طوال سور میخواند در رکوع و سجود و قومہ و جلسہ بر اندازہ آن
میکرد و گفتہ اند کہ در قرأت قرآن زبان و گوش و دل یکجا باید تا انچہ بزبان بخواند بگوش و بشنود و بدل بفہمد و طمانینت و تعدیل در رکوع
و سجود و قومہ و جلسہ و فہم معانی تسبیحات و تصور کبریا و جلال حق و شہود عظمت و کبریای وی سبحانہ و تعالی موافق حال کہ با خدا دارد و
استقرار در مقام تمکین در تشہد و تخیل حالت معراج کہ مورد این کلمات است و بعد از سلام و اذکار و ادعیہ ماثورہ خواندن و اگر در پس
امام است تا محل دعا نشستن و بعد از سلام نیز باضطراب برنخواستن نیز از جملہ صبر است و در زمان آنحضرت این قوم را کہ زود میخواستند
و متقید بذکر و تسبیح و دعا نمی شدند سرعان القوم میگفتند و در اصل این لفظ نام آن گروہ است کہ در معرکہ در آیند و دست و پای زدہ مہم را
تمام نا ساختہ بر آیند و راہ گریز گیرند و کار بسر نبرند و بعد از نماز بامداد تا بر آمدن آفتاب مستقبل قبلہ نشستن و بذکر حق مشغول بودن نیز از
مؤکدات است و سبب دعای فرشتگان بمغفرت و رحمت و عملیکہ در نیجہان بنقد جزای آن می یابند این عمل است و بعضی مشائخ کہ بعد
از نماز بخلوت در روند و آنجا مشغول شوند ثواب ذکر و نتیجہ خاصیت وقت در یابند اما ثواب صبر بر التزام مکان کہ منطوق حدیث است
فوات پذیرد و نیت ایشان در انجا حصول جمعیت و اجتناب از ریاست اما با وجود آن صبر در ہمان مکان اوفق است بسنت قولا
و فعلا و احیاء بین العشائین نیز ہمین حکم دارد و پیش از عشا نوم و تکلم بعد از وی مکروہ است ازان نیز صبر باید کرد **وصل** صبر بر مصائب
و بلایا و شدائد و حوادث دہر و جفای خلق و ادای حقوق اہل و اولاد و رعایت حقوق اصحاب و احباب و امثال آن مشہور است و عمدہ
این باب صبر بر شدائد و ریاضات و مجاہدات و مکابدات سلوک است خصوصا نزد عدم حصول مقصود و بستگی راہ و تاخیر فتح باب
و بر تقدیر فتح باب کمالات و وجود و قائع و معاملات و حصول مقامات و حالات صبر بر ستر و کتمان آن و عدم ابتہاج و انبساط و اظہار
و افتخار بان لازم است و از اول کل طریق صدق و اخلاص است و با وجود حسن و جمال فضل و کمال در محل تواضع و فروتنی ایستادن و
داد شکستگی و نامرادی دادن و با خردان بنظر شفقت و عنایت دیدن و با بزرگان ادب و بندگی ورزیدن حلیہ دیگر بجمال حال

افزون و قسمی اعلا از صبر نمودن است دیگر از مواد صبر توقف و تامل کردن است در انکار شخصے کہ دعوی کمال کند و بر ہیچکدام از دو جانب صدق و کذب دلیلی واضح نبود و حتیاط دران است کہ بر تقدیر تعارض قراین و دلائل قرینہ صدق را راجح دارد و از نظر در قرینہ کذب اغماض کند کہ توقف در مقام اشتباہ محمود است اسلم تسلم و گفتہ اند کہ اخراج ہزار کافر از کفر باحتمال ایمان بہتر است از اخراج یک مومن از ایمان باحتمال کفر و این آیت قرآنی درین باب کافی است و آن یک کاذبا فعلیہ کذبہ و ان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم و با وجود آن صبر از اعتقاد و انقیاد و اطاعت بی تجربہ و امتحان و عدم استعجال و احتیاج بے شواہد و دلائل نیز محمود است تا نجر بوحشت و پشیمانی نگردد و اللہ العاصم یا ایہا الذین آمنوا اصبروا و صابروا و رابطوا و اتقوا اللہ لعلکم تفلحون و العاقبت بالخیر

الرسالۃ الخمسون تنبیہ اہل الفکر برعایۃ آداب الذکر

اللہ و رسولہ۔ دران ہنگام کہ شیخ اجل اعز اکرم اوحد اعدل عبد الوہاب متقی وقادری شاذلی روح اللہ روحہ و اوصل الینا برکاتہ و فتوحہ این مسکین را تلقین ذکر نمود و اجازت داد و آداب آن آموخت کتابی بدست من داد مسمی بمنہج السالک الی اشرف المسالک و چون عبارت آن کتاب عربی بود برای طالبان ترجمہ کردم و قضیہ تلقین در مکہ بود سنہ تسع و تسعین و تسعمائۃ و ترجمہ در دہلی شد بتاریخ ہزار و بست و شش معتمکہ توفیق دستگیری کرد و الہام ربانی بدان منضم گشت و الامور مرہونۃ باوقاتہا امید فرماید کہ آداب ذکر بست است پنج پیش از شروع در ذکر و دوازدہ در میان مشغولی بذکر و سہ بعد انفراغ از ذکر آن پنج کہ پیش از شروع در ذکر است نخست توبہ است و حقیقت توبہ گذاشتن بندہ ہر چہ نہ نزدیکی بخشد بخدا و سوی خدا و مراد او را از گفتار و کردار و خواست پس از پشیمان شدن ازان دوم طہارت غسل یا وضو سویم آرام و خاموشی تا مشغول گردد دل بخدا پس بگوید ذکر بدل و حاضر آرد یاد حق را پس ازان شروع کند بزبان تا ہیچ خاطر نماند جز بخدا و بگوئد بموافقت دل و زبان لا الہ الا اللہ چہارم مدد جستن بدل از شروع در ذکر بہمت شیخ کہ ذکر از وی دارد و اگر زبان نزند کند شیخ را و فریاد خواہد از وی نیز روا است اگر حاجت بدان افتد گفت مؤلف کتاب رحمۃ اللہ علیہ گفت شیخ جبرئیل حریابادی چون آغاز کند ذکر را حاضر آرد صورت شیخ را در دل و مدد جوید از وی زیرا کہ دل شیخ محاذی و مقابل دل شیخ است تا حضرت نبویہ و دل نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائم التوجہ است بحضرت اللہ تعالی شانہ و ہمیشہ روی دل وی بدان سوی است پس ذاکر چون صورت شیخ در دل بست و از نور ولایت وی مدد جست میرسد مددہا از حضرت الہیہ بر دل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و از دل سید المرسلین بر دلہای مشائخ بتقریب و بہ ترتیب و میرسد تا بشیخ وی و از دل شیخ بدل وی پس توانائی می یابد بر کار فرمودن ذکر چہ طالب در بدایت حال بر مثال طفل است کہ او را توانائی نیست بر کار فرمودن آلت برو جہی کہ تاثیر کند و کار گر افتد و مقصود بر آید اگر چہ شمشیر حق در دست اوست کہ در ذکر است اما توانائی بر شمشیر زدن جز بہمت صورت نہ بندد فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم الذکر سیف اللہ و قوت بمدد نبی السیف بدست آید صلی اللہ علیہ وسلم قولہ تعالی و ان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر انتہی پنجم بدانکہ مدد خواستن از شیخ مدد خواستن از حضرت پیغمبر است صلی اللہ علیہ وسلم کہ نائب و جانشین اوست و این اعتقاد را بجزم بر خود بندد تا رفتہ رفتہ بیقین کشید و آن دوازدہ ادب کہ در حال ذکر است اول نشستن در جای پاک چہار زانو یا بر دو زانو چنانکہ در نماز می نشیند قومی آنرا اختیار کردہ اند و بعضے از علمای این طائفہ این را بہتر دانستہ کہ تاثیر این وضع در دل بیشتر است و جمع گویند بہر وضع ازین دو وضع کہ آرام یابد دل قرار گیرد

بنشینند و روبسوی قبلہ نشینند اگر تنہا ست و اگر جماعہ اند حلقہ بربندند دوم بنہند ہر دو کفدست را بر ہر دو ران سوم مجلس ذکر را
ببوئہای خوش معطر دارد کہ در مجالس ذکر ملائکہ حاضر میشوند و مسلمانان جن نیز حاضر می آیند چہارم جامہ پاک بپوشند از وجہ
حلال پنجم در خانہ تاریک ننشینند اگر میسر گردد ششم چشم بپوشند تا راہ حواس ظاہر بستہ گردد و بستن راہ حواس ظاہر سبب
کشادہ شدن حواس باطن ست کہ راہہای فیض دل اند ہفتم صورت خیالیہ شیخ پیش دو چشم دارد و این از اوکد آداب ست نزد قوم
ہشتم راستی در نہان و آشکار و رعایت صدق در ظاہر و باطن و گفتہ اند کہ صدق شمشیریست کہ بر ہر چہ زنند کارگر افتد و پارہ کند آن را
نہم اخلاص و پاک کردن عمل از ہر آلایش و گفتہ اند بصدق و اخلاص میرسد ذاکر بدرجہ صدیقیت گفت کاتب حروف عفی اللہ عنہ
گفت شیخ رضی اللہ عنہ صدق مغز و خلاصہ اخلاص و کمال اوست اخلاص آنکہ ریا بخلق ندہد و جاہ دنیا نطلبد و صدق آنکہ اجر
و جزای آخرت نیز در نظر ندارد و گفت مصنف کتاب در ذکر این دو ادب کہ ہر چہ در دل مرید از نیک و بد بیفتد بہ شیخ عرض کند و اینجا
گفتہ اند کہ شرط نیست کہ شیخ مطلع بود بر باطن مرید و کشف کند آنرا و لیکن شرط مریدیست کہ ذکر کند ہر چہ خطور کند در دل وی شیخ را و اگر
ذکر نکند خائن باشد و اللہ لا یحب الخائنین و ہم بر گزیند کلمہ لا الہ الا اللہ را و بگوید آنرا بتعظیم بقوت تمام بجہد و بیارد لا الہ را از بالای
ناف از نفس کہ بین الجنبین ست و برساند الا اللہ را بدل صنوبری با حضور قلب معنوی گفت سہل بن عبد اللہ تستری چون
بگوئی لا الہ الا اللہ را بکش این کلمہ را و نظر کن بر عزت و قدیمی حق پس ثابت دار آنرا و نیست گردان ہر چہ جز اوست گفت امام
غزالی در کتاب بیان ثمرات اعمال ہر کہ نگاہبانی کند بر قول لا الہ الا اللہ در ظاہر و روان گرداند زبان خود را ہموارہ بدان بکشاید اللہ تعالی
بر دل وی نوری کہ بردارد پردہ را از سرے کہ درین کلمہ نہادہ اند و در گیرد او را انوار وی و شیفتہ گردانند دل او را دوستی وی و از
بیخ بر کند و فانی گرداند او را آثار وی پس بہ بیند بدرون خود و از شگفتہای ملکوت آنچہ نتوان بیان کرد آنرا و اندازہ نتوان کرد صفت
آنرا و گر نتوان آورد بعبارت نتائج و ثمرات آنرا پس ازان برگردد ذکرہای ظاہر او بزبان بباطن وی در دل و چندانکہ پیوستہ گردد
و ہمیشہ بود ذکر وی غالب آید باطن وی بر ظاہر وی تا قوی گردد سلطان قلب بر حرکت لسان پس نیست گردد و در ماند جنبش زبان
و یگانہ گردد دل بذکر پس ازان بتابد آفتاب روح بر دل وی و مستغرق گردد دل بانوار روحانیت و بردارد پردہ از لطائف و صفات
ربانیہ و فرود آید واردات غیبیہ و پیدا گردد از احوال سینہ آنچہ باز دارد و از صفات بشریہ و بالا ببرد او را بمقامات علیہ و بہروزی یابد
بکرامات کہ پس روند بنبوت محمدیہ را بستر فرود روح وی در دریای توحید و بیرون آرد ازان اسرار لطیفہ و معانی شریفہ پس بماند
ماند ذکر و نخست پایہ کہ برآید بر لن بقوت نورانیت این کلمہ پایہ تقوی ست و اول دری کہ کشادہ میشود باین کلمہ از بہشت کہ
کلید وی حقیقت لا الہ الا اللہ ست باب فہم و تذکر است کہ کشادہ میگرداند قلب را در آیات قرآن کہ فرود آوردہ ست آن را
روح الامین جبرئیل از احکام بر خیر الانام محمد علیہ الصلوات والسلام تمام شد کلام غزالی رحمت کناد پروردگار بروی و سود مند
گرداناد ما را بدانشہای او و گفت شیخ محی الدین نووی کہ از اجلہ فقہا و ائمہ مذہب شافعی ست لا الہ الا اللہ سرہمہ
ذکرہا ست و از ینجہت اختیار کردہ اند آنرا سادات اجلہ کہ صفوۃ خلاصہ این امت اند و پیوستہ ورد ایشان میدہند راہروان را و ادب
میکنند مریدان و خواہندگان وجہ اللہ را و میفرمایند ایشان را بمداومت آن و پیوستہ بودن بران و میگویند این کلمہ سود مند
ترین وردہاست مر راندن وسواس را و روی آوردن بدرگاہ الٰہی و بسیار ذکر کردن حق یاد ہم حاضر گردانیدن معنی کلمات

بدل ہر بار و ہر بار کہ پیدا آید چیزی از احکام بشریت وسواس بگوید زبان لا الہ الا اللہ و بدل لا معبود الا اللہ و نزد افسردہ شدن و تیرگی دل طلب صفا و طلب چیزی از معارف شوق و ذوق را بدل گوید لا مطلوب الا اللہ و بگوید بفنای خواطر بتمام لا موجود الا اللہ بمشاہدہ آنکہ وی تعالی ناطق است بدان دوازدہم نفی از موجود از دل جز خدا بہ لا الہ الا اللہ تا قرار یابد بتاثیر لا الہ الا اللہ در دل و سرایت کند با عضاء و گفتہ اند کہ مرد را باید کہ چون اللہ گوید تا رک سر تا انگشتان پای بجنبید و آن آمد و نشاط و شادمانی نماید و اگر اینحال دارد دانستہ شود کہ سالک است و امید است کہ بپایہ بالاتر ازان برآید اگر چند اخواستہ است و آن سہ ادب کہ بعد از فراغ ذکر است یکی آنست کہ چون خاموش گردد فرو رود در خود و خشوع آرد و با دل حاضر آید چشم دارندہ وارد ذکر را و افر فیض آنرا و تواند کہ چیزی بدل بفرود آید از نور حضور کہ در گیرد وجود او را و آباد ان گرداند خانہ دل او را و در یکساعت و سود دہد آنچنانکہ ریاضت و مجاہدہ سی سالہ ندہد دوم آنکہ نگاہدارد دم را و حبس کند آنرا تا چند بار کہ آن زود تر آرندہ است روشنائی بصیرت را و کشادہ شدن پردہ ہا را و بریدن و باز داشتن خاطرہای نفس و شیطان را چہ بحبس نفس و تعطیل حواس مشابہ گردد بمردہ و شیطان قصد مردہ نکند سیوم بعد از ذکر آب نخورد کہ سوزش دل و آتش شوق را بنشاند کہ مطلوب است از ذکر و بحکم طب نیز روا نیست کہ آب خوردن بعد از حرکت سخت علت استسقا آرد گفت صاحب کتاب کہ ذاکر باید این سہ ادب را خوب نگاہدارد کہ نتیجہ ذکر با نہا پیدا می آید و گفت گفت شیخ یوسف عجمی رعایت این آداب مر ذاکر را از رقتی است کہ بر عقل خود ایستادہ باشد و در ذکر خود اختیار دارد و چون از عقل غائب گردد و از دائرۂ اختیار بیرون افتد آنرا احکام دیگر است کہ اہل آن می شناسند و چون ذکر از دست اختیار ذاکر بیرون رود مسلوب الاختیار گردد اندیشہ می آید از وی الفاظ گوناگون کہ ہمہ محمود اند صاحب آن بران معذور بلکہ مشکور و آن ہمہ اسرار اند از حیطہ ضبط بیرون پس گاہی روان میگردد بر زبان وی اللہ اللہ یا ہو ہو یا لا الہ الا اللہ و یا لا بالقصر یا آہ آہ یا ہا ہا از آواز بی حرف یا صرع و خبط و ادب در ینوقت تسلیم نفس و گذاشتن است او را بوارد تا تصرف کند در وی ہر چگونہ کہ خواہد و بعد از سکون وارد نیز بآرام و خاموشی سازد چشم دارندہ وارد دیگر را و گاہی اتفاق می افتد این انواع مر صادقان را در یک مجلس و این آداب لازم است مر طالب را تا حاجت نیاید بذکر لسان و چون بی نیاز گردد بذکر قلب و استغراق در مذکور حاجت نیست بہیچ یکی ازان و آنکہ رہائی نیافتہ نفس او از بشریت محتاج است بذکر ظاہر و باطن و پس از رہائی یافتن از قید بشریت حاجت نبود بذکر ظاہر تا آنہنگام کہ عود نکند بشریت و باز نگردد احکام او بسالک و چون عود کند بشریت باز محتاج گردد و بذکر چہ بشریت میرود و می آید تارۂ تارۂ تا تمام شود و کامل گردد فنا و بقا و بعد از کمال فنا و بقا نیز باقی می ماند حکم قلب بحضرت ربوبیت مانند حکم بشریت با اول و بعد ازین حال گرفتہ میشود حکم از سینہای مردان بذوق و وجدان و **فصل** این بود آداب ذکر کہ در کتاب منہج السالک بیان فرمودہ و درین کتاب فضائل ذکر و فوائد آنرا نیز ذکر کردہ و آن مشہور است کہ در کتاب و سنت و کتب قوم مذکور و مسطور و اگر آنرا بیاریم سخن دراز گردد و وضع این رسائل بر اختصار افتادہ اما فائدہ چند ذکر کنم چہ ازین کتاب و چہ از غیر آن از انچہ از زبان حق ترجمان شیخ ذکرہ اللہ بالخیر شنیدہ شد و کم چیزی باشد کہ مذکور نشدہ باشد در کتاب زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین با وجود آن ہر چیز بتقدیر الٰہی بر زبان قلم آید بنگاریم **فائدہ** در کتاب مذکور میگوید ذکر بر دو ضرب است بزبان و بدل و بذکر زبان میرسد بندہ بذکر دل و دوام آن و تاثیر ذکر دل راست و چون ہر دو جمع شود لابد تمام و اکمل بود

مشہور و متعارف در اکثر سلاسل اینست و در سلسلۂ شریفۂ قادریہ رضوان اللہ علیہم نیز چنین است و از سلسلۂ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم اقتصار کنند بر ذکر دل و ہم از اول مبتدی را بران دارند نہایت را اندراج کردہ اند در بدایت کہ ایشان میفرمایند یعنی دارد و ازین سخن نیز ظاہر میگردد کہ ذکر دل کار منتہیان است و لیکن ایشان از اول ہمین راہ پسندیدہ اند و یقین است کہ آنچہ از ذکر منتہیان را روی ننمودہ باشد مبتدیان را نخواہد بود چنانکہ در ذکر زبان نیز در اول کار و آخر آن تفاوت است پس استبعاد بعضے نادانان و بفہم سخن نارسان آنرا چیزی نیست این سخن دراز میکشد از اہل این شان باید یافت **فائدہ** انکار بعضے از فقہا ذکر قلب را و حصر ذکر در لسان مکابرہ است چہ ذکر ضد نسیان است و این ہر دو بدل بود نہ بزبان نعم ذکر زبان را احکام و آثار ہست مخصوص بدان اما نفی اطلاق ذکر از فعل قلب و آنرا ذکر نام نہادن درست نبود لا لغۃً ولا شرعاً مگر در انجا کہ شارع ذکر زبان را شرط کردہ چنانکہ قرأۃ قرآن و اذکار دیگر کہ در نماز و جز آنست و اوراد و وظائف نیز ازینباب است و مثل طلاق و عتاق و بیع و شرا جز بفعل زبان صورت نہ پذیرد و بایں معنی فرق آمد میان ذکر و ورد و مانا کہ کلام فقہا ہمدران باب است فافہم واللہ اعلم **فائدہ** پرسیدم از شیخ کہ این انواع ذکر و طرق آن و کیفیت جلسات و جز آن کہ در بعضے سلاسل میکنند بطریق صحیح در سنت ثابت شدہ است یا نہ فرمود این ہمہ مستحسنات مشایخ است و در غرضے کہ ذکر برای آن موضوع است نافع و فرمود در اصل ذکر نام ہمین لا الہ الا اللہ است و ما اختیار باقیست آنرا تصحیح حروف و مخارج آن چنانکہ ہست باید گفت و چون شوق غالب آید و از ضبط و اختیار بیرون افتد آنرا حکم دیگر ہست و فرمود گمان نیست کہ این بعضے ذکرہا مثل ذکر اثرہ و مانند آن کہ نہ بر نمط و نہج اصل واقع است پس ہمان مینماید کہ مردم آنرا در وقت غلبہ و بے اختیاری از مشایخ دیدہ اند و آنرا سند گرفتہ اند واللہ اعلم **فائدہ** حبس نفس در ذکر نزد بعضے اصلی قوی است و میگویند کہ در تنویر قلب و رفت و روب ساحت سینہ از خس و خاشاک خواطر اغیار بالاتر ازان چیزی نیست و در سلسلۂ شریفۂ چشتیہ و کبرویہ و شطاریہ شرط است و در سلسلۂ نقشبندیہ شرط نیست ولی اولی است چنانکہ حضرت شیخی و سیدی و سندی قبلہ گاہی سمی کلیم الٰہی قدس اللہ سرہ در کتاب او را و خود ہمچنین فرمودہ اند و این فقیر از خواجہ محمد باقی قدس سرہ شنیدہ است کہ میفرمودند یکبار شیخ بہاء الدین عمر کہ از کبار مشائخ متاخرین خراسان اند و خواجہ احرار و مولانای عبد الرحمن جامی نزد ایشان بتبرک میرفتند فرمودند کہ حبس نفس کہ در ذکر میکنند سنت صحیح ثابت نشدہ است گفتند شما انکار طریقہ خواجہ بزرگ یعنی خواجہ بہاء الدین نقشبند کردید فرمود مقصود ما نفی طریقہ ایشان نیست سخنی بود گفتیم و شیخ مذکور از سلسلۂ سہروردیہ است غالباً در سلسلہ ایشان حبس نفس در ذکر نیست موافق این شیخ بزرگ زین الدین خافی کہ نیز سہروردی است در کتاب وصایا گفتہ ذکر کند بشدت و قوت چنانکہ قوت آن در رگ پی در رود و بگذارد نفس را کہ بطور خود برآید و گفتہ کہ حبس نفس در ذکر بنی بر اموری است کہ راجع اند باصول جوگیہ او کما قال واللہ اعلم **فائدہ** شبلی قدس سرہ با یاران خود میگفت خدا عز اسمہ میگوید کہ من ہمنشین کسی ام کہ ذکر میکند مراد شما چندین ہمنشینے باخدا کردید حاصل آن چہ شد اشارت بثمرۂ ذکر کرد کہ انس باخدا است و توحش از غیر وی و ابو عثمان بر سیدند کہ بسیار میگوئیم ذکر را و شیرینی آن در دل خود نمی یابیم گفت شکر گوئید کہ باری عضوی از اعضای شما آراستہ شد بطاعت حق شیخ ابن عطاء اللہ اسکندری شاذلی صاحب کتاب الحکم گفت غفلت تو از ذکر سخت تر است از غفلت در ذکر و در کتاب مذکور روایتی می آرد کہ ہر کہ گوید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ می جنبد عرش از ان زیرا کہ این کلمہ طیبہ بذات خود از عالم جبروت است و او را سبب ہست بملاک می

وصعودی ہست بملکوت وتعلق نمی گردد بحقایق عالم ونمی ایستد دران وحقایق عالم ہمہ صاعد او ست لقولہ تعالیٰ الیہ یصعد الکلم الطیب وہر کہ بگوید آنرا ہزار بار بر طہارت ہر صباح آسان گرداند پروردگار تعالیٰ بروی اسباب رزق او ما نا کہ مراد برزق شامل رزق روحانی وجسمانیست وہر کہ بگوید نزد خواب رفتن ہزار بار شب کند روح وی زیر عرش وقوت خورد ازان بر اندازہ قوتہای وی وہر کہ بگوید در وقت استوا ہزار بار سست گرداند حق تعالیٰ شیطان باطن او را وہمچنین ہر کہ بگوید نزد ماہ نو ایمن گردد از تمام ایقام وہر کہ بگوید نزد بر آمدن شہری ایمن گردد از فتنہ آن وہمچنین ہر کہ بگوید بجمع ہم وحضور فکر وبفرستد آنرا برای ظالمی یا جباری پارہ پارہ گرداند او را وہر کہ قصد کند بدان اطلاع وانکشاف غیب منکشف گردد بروی در کتاب او را گفتہ شدہ کہ جمعے بودند کہ ہر روز ہفتاد ہزار بار میگفتند وقومی دیگر بسے ہزار بار وگرنہ آن باشد او دوازدہ ہزار کمتر نباید وہفتاد ہزار بار گفتن آنرا خاصیتے ست مشہور مذکور در در آمدن در بہشت

فائدہ چون در کتاب وسنت امر بذکر کردہ اند دیگر برای آن بسندی ودلیلے احتیاج نباشد وتلقین مشائخ را تاثیری عظیم است وایشانرا سندی ہست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تلقین کرد مر علی مرتضے را در وقتیکہ پرسید مرتضی کرم اللہ وجہہ کہ چگونہ ذکر کنم یا رسول اللہ گفت بنشین وبپوش ہر دو چشم خود را وبشنو از من آنرا سہ بار پس تو بگو سہ بار تا من مشغوم از تو ہمچنین تلقین کرد رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی را وتلقین کرد علی مرتضی حسن بصری را رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ تا آنجا کہ منتہی شد سلسلہ

خاتمہ

صحبت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ با امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ وتلقین ذکر ازو مشہور شدہ است میان بعضے مشائخ طریقت از متاخرین درین زمان ولیکن علماء محدثین را درین سخن است ودر ہیچ کتاب روایت حسن از علی نیامدہ وشیخ نجم الدین کبری نیز در اجازت نامہ خود کہ بیکی از اصحاب دادہ گفتہ است کہ صحبت داشت معروف کرخی را وداؤد طائی وگرفت ازوی علم طریقت وصحبت داشت داؤد طائی حبیب عجمی را وگرفت ازوی علم طریقت وصحبت داشت حبیب عجمی با حسن بصری وگرفت ازوی علم طریقت را وصحبت داشت حسن بصری صحابہ را وگرفت ایشان علم طریقت را آنچہ بصحت رسیدہ اینست وبعضے مردم گویند صحبت داشت حسن بصری علی مرتضی را رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ واین بصحت نرسیدہ واللہ اعلم کذا ذکر فی فصل الخطاب وشیخ جلال الدین سیوطی در بعضے رسائل خود اثبات صحبت حسن با علی بقیاس عقل ودلیل معقول نمودہ وثابت کردہ کہ حسن بصری در مدینہ بود پس چہ احتمال دارد کہ امیر المومنین علی را در نیافتہ باشد وحال آنکہ ہر روز بہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنماز حاضر میشدہ باشد ودر جامع الاصول گفتہ کہ ولادت حسن بصری بمدینہ بود در دو سال کہ باقی ماندہ بود از خلافت عمر بن الخطاب ودیدہ عثمان را رضی اللہ عنہ وقدوم کرد بہ بصرہ بعد از قتل عثمان وبعضے گویند کہ ملاقات کرد بہ علی رضی اللہ عنہ بمدینہ اما رویت او علی را در بصرہ صحیح نشدہ زیرا کہ وی در وادی القری بود تا آمدن او بہ بصرہ علی رضی اللہ عنہ باز آمدہ بود انتہی وحکایتی در یافتن او علی را بہ بصرہ نیز نقل میکنند کہ وی کرم اللہ وجہہ بہ بصرہ آمد وقصاص ودعاظ را ہمہ برخیزانید الا حسن بصری را کہ جوان بود وحضرت امیر چیزے ازوی پرسید وی جواب داد پس مسلم داشت او را وبا بین وآیات وحکایت دیدن حسن بصری مر علی را صورت نتبوت پیدا میکند وتلقین ذکر را کافی ست دیدن صحبت اگرچہ قلیل بود بعد مخصوص واین بجہت عدم امتداد صحبت ماشہ واللہ اعلم

الرسالۃ الحادیۃ والخمسون تذکیر اہل الذکر ببیان فضیلۃ علی الفکر

اللہ ورسولہ۔ شیخ ابوعبدالرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ فرمود ذکر و فکر ہر دو حال بزرگ اند و ہر یکی را ازین دو آداب و احوال و مقامات است
کہ در او است شرح و بیان آن انچہ در دل من می افتد آنست کہ ذکر بزرگتر و درجۂ وی بالاتر است زیرا کہ ذکر بندہ مر خدائے را مستجلب
و مستلزم ذکر خداست مر بندہ را فاذکرونی اذکرکم و نیست ہیچ حالی کہ اثبات کند بندہ را از جانب حق مانند انچہ بزرگ داشتہ است
حق تعالیٰ او را بدان حال بگذ ذکر و محبت کہ فرمود یحبہم و یحبونہ مشائخ گفتہ اند بفضل دوست داشتن وی تعالیٰ مر ایشان را
و دوست داشتند ایشان مر او را و بفضل یاد کردن او مر ایشان را یاد داشتند ایشان مر او را یعنی محبت و ذکر حق مر بندہ را سابق
بر محبت و ذکر بندہ مر او را گفت بندۂ مسکین نگارندہ این حروف و حقیقت حال چنین ست کہ مشائخ گفتہ اند چہ ہر چہ ازان حق است
قدیم است و ازان بندہ حادث و حادث از قدیم پیدا گردد و ازو ی بوجود آید و لیکن ذکر کردن محبت حق را بالاتر از محبت بندہ و آیت ۴
محبت و تقدیم ذکر بندہ مر حق را بر ذکر حق مر بندہ را در آیت ذکر نکنند باید و انچہ ازان در دل بندہ میریزد آنست کہ محبت از صفات
است و ذکر از افعال نخست بجاذبہ محبت حق بندہ بآن جانب کشیدہ میشود و بوجود محبت مشرف میگردد پس ازان ذکر میگوید
پس حقتعالیٰ شکر وی گوید و جزای ذکر وی میدہد و او را ذکر میکند و محبت بر محبت می افزاید باز این محبت باعث بر افزونی محبت
دیگر میگردد و ہمچنین این سلسلہ میرود تا میرود و محبت می افزاید گفت شیخ ابوعبدالرحمن سلمی پرسیدم ابا علی دقاق را کدام یکی تمام تر و
بزرگتر ذکر یا فکر پس گفت ابوعلی دقاق شیخ را درین باب چہ در دل می افتد گفتم تردد من ذکر اتم از فکر است زیرا کہ حق سبحانہ وصف ۴م
کردہ میشود بذکر و وصف کردہ نمیشود بفکر و لابد انچہ وصف کردہ میشود بدان خالق تمام تر و بزرگتر باشد از انچہ وصف کردہ شود بدان مخلوق
پس استحسان کرد شیخ ابوعلی دقاق این کلمہ را و نیز حق سبحانہ نام کرد کتاب خود را ذکر و فرمود و انزلنا الیک الذکر و فرمود ہذا ذکر مبارک
انزلناہ گفت شیخ ابوعبدالرحمن سلمی مر ذکران را احوال ست یکی ذکر لسان است و این حال بزرگ تر است کہ ہمیشہ خدا را بزبان یاد
میکردہ باشد و زبان بنام وی روان گردہ فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگر توانائی داری کہ بمیری و زبان تو تر باشد بذکر خدا بکن
آنرا و لابد چون ہمواره زبان بذکر حق جاری میباشد از ذکر جزوی باز دارد دیگر ذکر قلب است و آن تصفیہ اوست از جمیع ہواجس
و موارد و خواطر کہ فرود می آید بروی و بیرون افگندن و برآوردن آن از دل از جہت مشغول بودن وی بذکر سید وی و تحقق و ثبوت
وی دران ذکر آلاء و نعمای حق است پس ہمیشہ پاک و صاف میباشد دل بذکر حق دیگر ذکر سر است کہ چون تصفیہ کرد دل را صاف
گشت باطن از ہر کدر و خلاف فرود نیاید بر سر وی فرود آینده از خواطر مگر آنکہ بیاید آنرا مملود مغلوب بحقیقت ذکر پس کوچ کند
و بر گردد ازان گفت کاتب حروف پس گوید ذکر سر اثر و نتیجہ ذکر قلب است کہ چون قلب را تصفیہ کرد صفائی سر حاصل شد سر لطیفہ است
فوق قلب و دوم ذکر و حضور کہ بعضے درویشان اثبات کنند ہمین اتصال سر ست بیاد خدا و ذکر قلب بحکم قلبی کہ دارد بر یک حال
نباشد چنانکہ گفت ؎ حافظ دوام وصل میسر نمیشود ۔ شاہان کم التفات بحال گدا کنند ۔ شیخ گفت دیگر ذکر روح است
و آن ذکریست کہ فانی میگردد ذاکر از صفت خود بر ویت ذکر خدا پس باقی نمی ماند مر او را نہ ذکر و نہ حال و نہ صفت و ذاکر مشاہدہ میکند
ذکر حق تعالیٰ مر او را پس نگاہ میدارد و فانی میگرداند از رویت ذکر از جہت علم وی بآنکہ ذکر حقتعالیٰ سابق ست بر ذکر وی مر حق را
و غالب است بر وی پس میگوید و می باید کہ کجا مقابلہ تواند نمود و ذکر معلول حادث بذکر قدیم کسیکہ لم یزل و لا یزال ہست دائما افکار
پس مختلف و متفاوت اند متفکر یست کہ تفکر میکند در انچہ میگذرد بر وی از مخالفات و معاصی پس تفکر میکند در وقت خود

وعجز از ادای حقوق وقت و مواجب آن و متفکر بیست که تفکر میکند در نعمتها خدا او دوام لطف و تواتر احسان و قصور خود از رسیدن
بشکر الای حق سبحانہ و در می یابد که شکر ناقص حادث هرگز نمی رسد بفضل و احسان کامل قدیم وی تعالی که بر و است و یکی دیگر تفکر
میکند در سابقه ازل که چه گذشته است و دیگری در عاقبت کار که چه خواهد شد و یکی دیگر فکر میکند و حیران میگردد در آیتهای صنع الهی
چنانکه فرمود و یتفکرون فی خلق السموات والارض و یکی فکر میکند در رضا و سخط پروردگار تعالی و تقدس و متولد میگردد از فکر در سنایع
معرفت و در آلای شکر و در وعد رغبت و در وعید رهبت امثال آن و جز آن انواع فکر بسیار است و اکثر آن راجع باحوال نفس است
و خواب و بیداری و غفلت و آگاهی آن و متفکر در نمی گذرد از حال و وقت خود در اکثر احوال و متفکر جلیس نفس است که فکر میکند در
احوال و اوقات وی و ذاکر جلیس حق و مستغرق در مطالعه و مشاهده از غیر نظر بر نفس و احوال وی چنانکه فرمود انا جلیس من ذکرنی
و ذکر فراموش میگرداند نفس خود را زیرا که ذاکر وی در انچه مشاهده میکند از ذکر حق مر او را پس فانی میگردد از همه اوصاف با استغراق
در می عین فنا پس میباشد این ذکر ذکر حقیقت اما تفکر رجوع بنده است با وصاف خود و مشاهده اوقات خود و گفت پیغمبر خدا صلی الله
علیه وسلم تفکروا فی الاء الله و تفکر نکنید در ذات خدا پس سبب متفکر را تفکر او در ذات و نمود مر ذاکر را راه ذکر دان و فرمود و اذکروا الله
ذکرا کثیرا پس ذاکر در حقیقت راجع بذات حق است زیرا که ذکر نتیجه معرفت و محبت است پس نرود در راه ذکر وی مگر آنکر فرو رفته است
در محبت وی پس فرق است در حالیکه چون تمام کردو باز گرداند بجانب حق و حالی که چون وارد گردد باز گرداند با وصاف نفس و ذکر چون
خفی بود اعلا اتم بود چنانچه فرمود اذ نادی ربه نداء خفیا و فرمود پیغمبر صلی الله علیه وسلم افضل الذکر خفی و ذکر حقیقی نمی باشد مگر با خشی
از تمام معرفت مذکور پس هر که عارف تر بحق ذکر وی صاف تر و ذاکر بی معرفت مثل قشر بیست و ذکر بغفلت موجب لعن است مر صاحبش را
و متفکر همیشه در مطالبه نفس و وقت و حال خود و زیادت و نقصان است و محاسبه نفس خود میکند پس وی در محل توبه است از تقصیرات
و شکر بر نعم و غالب آمده بر ذاکر معرفت حق و ذکر پس فانی گرداند او را از رجوع بنفس و احوال نفس تا آنکه فانی گرداند او را حق از ذکر
در معرفت مذکور و لازم گشت او را هیبت و جلال تا بحالی رسد که اگر روان گرداند زبان را نتواند گرداند و گفته اند عجب از کسی که ذکر
گوید خدا را و نشوید دهان را بهزار توبه متقبله و فکر نوری است که میراند از دل ظلمت غفلت را و می آرد یقین را و ذکر نور روح است و موجب
صفای وقت چون صاف شد وقت مشاهده کند غیب را بنور روح و صفای سر و در آید در حضرت و باقی نماند بروی محل خبر و نه منتظر
و لذکر الله اکبر یعنی بزرگ تر از انکه باقی گذارد بر ذاکر چیزی را از وی و بنده چون متحقق گردد در ذکر ساقط میگردد از وی وصف سوال
و حاجت و قول پیغمبر صلی الله علیه وسلم من شغله ذکری عن مسئلتی اعطیته افضل مما اعطی السائلین اشارت بدانست و مرتبه دیگر است که از ذکر
خود نیز مستغنی گردد بمشاهده ذکر حق مر او را باجمال ذکر و فکر هر دو حال شریف و جلیل اند و ذکر اتم و اعلی و اصفی است گفت کاتب حروف این حاصل
و خلاصه کلام شیخ ابو عبد الرحمن سلمی است و انچه بفهم می در آید از ان اینست که فکر مقدمه کار سلوک است و آلت حصول توبه و انابت و
اصلاح نفس و قلب است که تهیئی و قابل و آماده میگرداند حقیقت سالک و لطیفه باطن او را برای تنور و تحقق بذکر الهی و اطمینان و قول
حق جل و علی الا بذکر الله تطمئن القلوب اشارت بحال ثانی و سالک
در حال سلوک بیفکر و ذکر نبود و ذکر سبب صفا و نورانیت ذاکر گردد و باز فکر موروث معرفت شود و از معرفت محبت زاید و محبت باعث بر ذکر گردد همچنین
تا میرود ادر ذکر و فکر پاره ندارد و اشارت بیت مثنوی نیز بان مینماید که گفته است

و مانا که کلام شیخ در ذکر بیت که منتهاے مقام سلوک و آخر آن است که فنا فی اللہ و ذهول از کل ما سوی است والا در هر مرتبه ذکر اللہ حاصل است و در فکر نیز ذکر موجود است در توبه و انابت و محاسبه و رغبت و رهبت و بروبت آلا و شکر و رویت تقصیر و ران که نتایج و ثمرات فکر و محال و موارد آنست همه جا ذکر است تا گفته اند که اشرف افضل ذکر ذکر حق است در امر و نهی و امتثال و انتهاء هر که هر چه برای خدا و نیت تقرب کند ذاکر است چه معنی ذکر یاد داشتن خدا را و یاد کردن مراد راست **وصل** شیخ علی متقی رحمة اللہ علیه در حکم کبیر از شیخ ابن عطاء اللہ اسکندری در مفتاح الفلاح می آرد که ذکر خلاص یافتن است از غفلت و نسیان بدوام حضور قلب با حق و تردید هم مذکور است بدل و زبان و برابر است در ان ذکر اللہ یا صفتی از صفات وی یا حکمی از احکام وی یا فعلی از افعال وی یا استدلال کردن بر چیزی از ان یا دعا یا ذکر رسل و انبیای او یا ذکر خاصگان و اولیای او یا هر که انتساب کرده بوی نزدیکی جسته بوی بوجهی از وجوه و بسبب از اسباب و فعلی از افعال بقرأت یا ذکر یا شعر یا غنای یا محاضره یا حکایت پس متکلم ذاکر است و فقیه ذاکر است و مدرس ذاکر است، و مفتی ذاکر است و واعظ ذاکر است و متفکر در عظمت و جلال حق عز و جل و جبروت و آیات وی در ارض و السموات وی ذاکر است و امتثال آرنده باوامر وی و باز دارنده نفس را از نواهی وی ذاکر است و ذکر گاهی بزبان بود و گاهی بدل و گاهی باعضا و گاهی باسرار و گاهی آشکارا و گاهی نهان و ذکر کامل آنست که جامع بود مر جمیع این مراتب را بعضے از عارفان گفته اند که ذکر بر هفت نوع ست بدست و پا و چشم و گوش و دل و روح و زبان ذکر بدست یاری دادن ضعیف است و ذکر بپا رفتن بزیارت علماء اتقیا است و بچشم دوام نگاه و بگوش استماع کلام حکما و بدل انقطاع از دار فنا و انابت بدار بقا و بروح اشتیاق بروئیت و لقا و بزبان تلاوت انچه منزل است از سما و انچه مستجاب است از دعا و فی الحدیث من اطاع اللہ فقد ذکر اللہ و ان قلت صلاته و صیامه و تلاوته القرآن و من عصی اللہ فلم یذکر اللہ و ان کثرت صلوته و صیامه و تلاوته القرآن رواه الطبرانی عن واقد است تمت

الرسالة الثانية والخمسون الاعتصام بحبل الصبر والثبات عند اجتماع اسباب اللذات والشهوات

اللہ و رسوله - حق جل و علا در جمیع احوال ناصر و معین باد بتاریخ بست و ششم رجب مکاتیب محبت اسالیب آن دلبند رسید و دیده را منور و دل را مسرور گردانید الآن جز انتظار قدوم مسرت لزوم آن دلبند پیش نهاد وقت نیست باید که جز انچه نه در اختیار باشد یا کلی صلاح دید وقت ناظر در توقف باشد ازین عزیمت مانع نسازند که زیاده برین طاقت برداشت بار فراق در قوت باطن این ضعیف نمانده است دریافت صحبت این فقیر را مغتنم دارند تا بعد ازین چه واقع شود بعد ها معلوم وقت و حال آن سعادتمند مبدأ و مآل خواهد بود که آدمیان در طلب و خواهش و مقاصد و مطالب دنیا و معارضه آن با مقاصد دینی چند قسم اند از انها خود نگویم که مسلمان اگرچند ضعیف الایمان باشد از محبت دین و آخرت خالی خواهد بود تفاوتی که هست این مقدار است که جماعه در طلب دنیا چنان غالی و منهمک افتاده اند که همین را مقصود پنداشته از غدغه تحصیل و زیان زدگی آن فارغ نشسته اند گویا علم بدان ندارند نعوذ باللہ من ذلک طائفه دیگر علم بدان دارند و لیکن در وقت معامله و غلبه شهوت و هجوم نفسانیت آن علم چون ضعیف است و بر حد یقین نرسیده است در می مانند و آنرا فراموش میکنند و از دست میدهند فراموش کردن چه حاجت است غلبه آرزو و شهوت بر آدمی زاد چنان غالب افتاده که دیده و دانسته دام می افتد چنانچه اشارت و اضله اللہ علی علم بدانست و حکمت ابتلاء الهی تعالی بنیا بمقتضاے آن گردیده که

کہ دنیا را امتناع آزاد دیدہ و دل آدمیان زیب و زینت دادہ است کہ بحکم طبیعت بی اختیار با ینجانب میروند و در حدیث آمدہ است کہ الدنیا حلوۃ خضرۃ فرمود دنیا شیرین و سبز است یعنی شہوت او در باطن لذیذ و در ظاہر رنگین و زیبا افتادہ است اینجا تائید الٰہی و نصرت و اعانت وی سبحانہ درکار است کہ ازان نگاہ دارد و از گرفتاری و در دام وی افتادن باز دارد و باز اینجا دو قسم است یکی عصمت است کہ خاصہ انبیاء است صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین کہ معصیت و خیال ما سوائے حق و میل بدان از ایشان راہ نیست و سدی درمیان است دیگر حفظ است کہ آنرا برای اولیا و دوستان حق اثبات میکنند کہ اگرچہ خیال معصیت و میل ما سوا راہ یابد اما از تصرف و غلبہ سلطان آن محفوظ دارد کہ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطَانٌ قسم دیگر آنست کہ بعضے در معصیت ہم میفتند و گرفتار شوند اما بلطف الٰہی ایشان را بتوبہ و استغفار ازان برآرد اذا احب اللہ عبدًا لم یضرہ ذنب یعنی دارد مقصود و مصدوق این مقدمات آن بود کہ بعضے از مزالق و مہالک کہ عارض وقت آن سعادتمند شدہ بود الحمد للہ کہ ازان محفوظ ماند ہنوز ہم اگر چیزے ازان خیالات بحکم طبیعت یا باقتضای تکلیف بعضے دوستان و یاران مجازی پیش آید بدفع و رفع آن پرداختہ و در مرکز سلامت و استقامت استوار ماندہ ممنون نعمت و کرامت الٰہی باشد کہ نعمتے و دولتے بالاتر از عافیت و فراغ و سلامت و بے تعلقی نخواہد بود زیادہ چہ گوید اعتقاد این ضعیف بر قابلیت و استعداد آن سعادتمند ہمیشہ بود و الآن چون اثر آن معاملات یک نوع ظہور نمود آن اعتقاد ثابت و راسخ گردید حق تعالیٰ شما را بکام من دارد و انچہ من از تو ای فرزند امید دارم آن باشد انچہ آرزو این ضعیف از شماست آنست کہ این سلسلہ غربت و نامرادی و مسکنت و بیچارگی و خدا طلبی و خدا شناسی و راہ حق سپری خود مرتبہ بلند است کجا نام آن توانم برد بشما جریان یابد و انچہ از کار راز دست این فقیر نیامدہ و حاصل نشدہ و ناقص ماندہ از دست شما بیاید و شما را حاصل شود و کمال یابد کہ وجود اول وجود ثانی و الد است بلکہ عین وجود اوست اگر توفیق یاری دہد و براہ ترک و تجرید و زہد مطلق ببرد آن خود سعادت کبری ست و لیکن از تاب حوصلہ بشریت اکثر مردم بیرون ست باری اگر آن نباشد از زیادتہا کہ مشوش وقت و باعث پریشانی حال گردد خود را نگاہ دارند آرزو اینست باقی از قضا و قدر الٰہی چارہ نیست این دعا را لازم وقت خود دارند اللّٰھم انی اعوذ بک من جہد البلاء و درک الشقاء و سوء القضاء و شماتت الاعداء و این دعا نیز کہ در ای کلمہ اولی ازان زبان زد وقت و زیادتہای این حقیر است اللّٰھم انی اعوذ بک من الحور بعد الکور و من الشقاوۃ بعد السعادۃ و من القطع بعد الوصول و من الرد بعد القبول و من الخیبۃ بعد الرجاء و من المنع بعد العطاء و این دعا اللّٰھم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا و اجرنا من خزی الدنیا و عذاب الآخرۃ خدا امید اند کہ در ایام سابق کہ این خیالات و احتمالات فائدہ شما بود چہ مقدار قبض بر حال این ضعیف مسلط بود الآن ذوقی و فراغی و انبساطی در باطن می یابد کہ زبان تعبیر ازان کوتاہ است بر ہمین باشند و از پروردگار خود راضی باشند و امیدوار باشند پروردگار تعالیٰ ابواب خیر مفتوح دارد و آن درین باب منحصر نیست ؎ گر دری بستہ شد ایدل دگری بگشاید ؛ زیادہ درین باب چہ گوید قلم را بہ تکلف و زور نگاہ میدارد اگر سر دہد میرود تا آنجا کہ می برند ؎ بس کنم مر طالبان را این بس است ؛ بانگ دولک دم اگر دردہ کس است ؛ این رباعی امام احمد غزالی قدس سرہ در اثنای این نامہ بر ضمیر جلوہ گر شدہ بود جائے نیافت جدا نوشتہ شد رباعی ہل تا بکند ہر انچہ یارت خواہد ؛ کان یار ہمہ نظام کارت خواہد ؛ او حسن و جمال روزگارت خواہد ؛ آن باد بتو کہ آن نگارت خواہد ؛ والعاقبۃ بالخیر

الرسالۃ الثالثۃ والخمسون فی نسبۃ الادانی والاعالی بالخوف والسکوت فی حضرۃ لا ابالی

اللہ ورسولہ ۔ آہ از استغنای دلبر آہ آہ ۔ کز تعظم بستہ بر کونین راہ ۔ عجائب درگاہی است دم نتوان زد گاہی میخوانند ومیرانند وزمانی دیگر ناخواندہ میدہند ومیرسانند چنانکہ در عالم ظاہر گفتہ اند کہ صاحبان گاہی بدشنامی میدہند وگاہی بدعائے برنجند امر کردہ اند کہ دعا بکنند وبخواہند واگر نکنند ونخواہند در معرض عتاب وخطاب در آیند وچون بخواہند وبنالند التفات نکنند ونپرسند کہ می نالد وچہ میخواہد بلکہ بے ادبی وگستاخی نسبت کنند ۔ اگر روم ز پیش فتنہا برانگیزد ۔ ور از طلب شینم یکینہ برخیزد ۔ این قوم را در خواستن ودعا کردن دو طریق است گروہی ہیچ نخواہند وزبان خواہش مطلق بستہ دارند وگویند ہر چہ شدنی است میشود خواستن چیست وجمعی دیگر میگویند کہ چون میفرمایند بخواہید نخواہیم چہ صورت دارد ما بفرمودہ او می خواہیم اختیار بدست اوست دہد یا ندہد از ینجا معلوم میگردد کہ اگر بخواہند از این جہت بخواہند کہ میفرمایند کہ بخواہند در حقیقت اگر نخواہند حکم کردہ باشند وقومی دیگر مزاج وقت را می شناسند کہ در ینوقت باید طلبید ودر وقت دیگر خاموش بود ومیگویند کہ بعضے از خواص مقربان را می شناسانند ومیدانانند ومی نمایند کہ تقدیر چنین رفتہ است واین شدنیست واین ناشدنی درین صورت دعا بہانہ است شدن وناشدن ہمہ بتقدیر الٰہی است دعا اگر خواہد بود از برای اظہار عزت وکرامت این بندہ وحکمتہاے دیگر خواہد بود وحقیقت ہمین است کہ بعد از دعا چیزے حاصل میشود نہ آنست کہ تقدیر بخلاف آن رفتہ است ودعا آن تقدیر تغییر می یابد چنانکہ در احکام ملوک وسلاطین دنیا بنظر می در آید ہر چہ ہست ہمہ بتقدیر الٰہی است دعا نیز بتقدیر اوست گاہی اینچنین تقدیر رفتہ کہ دعا کنند یا نکنند وخواہند یا نخواہند این کار شدنی است وگاہی این چنین رفتہ کہ اگر دعا کنند شود واگر نکنند نشود درین صورت ہم دعا بوجود می آید وہم مدعا بہ می افتد گمان میشود کہ این مدعا مدعا بوجود آمد بدعا نیامد بلکہ دعا آمدہ باین معنی گفتہ است ۔ بجست وجوی نیاید بکسی مراد دلی ۔ کسی مراد بیاید کہ جست وجود دارد ۔ وگاہی تقدیر بوجود دعا رفتہ نہ حصول مدعا درینصورت دعا بوجود می آید نہ مدعا وشاید اجری وثوابے بر دعا مترتب گردد وآن نیز در تقدیر ومشیت اوست اما چون فرمودہ است کہ من ضایع نمیکنم عمل ہیچ عمل کنندہ را لاجرم دل بوعدہ او بستہ امیدوار باید بود کہ وعدہ او صادق است اما آن نیز بروی واجب نیست کہ اگر نکنند گویند چرا نکردی درگاہ لا ابالی کہ میگویند اینمعنی دارد وشاید کہ درین وعدہ قیدی وشرطی باشد کہ بران اطلاع نداده باشند از اول امیدی می زاید واز ثانی بیم می آید وہمہ مقربان درگاہ درمیان امید وبیم راہ میروند کہ الایمان بین الخوف والرجا ۔ آنہا کہ خواص درگہہ تکریم اند ۔ دہشت زدگان عالم تسلیم اند ۔ نومید مشو کہ رحمت حق عام است ۔ مغرور مشو کہ خاصگان در بیم اند ۔ این سخن دور ودراز میرود بجاہا سر میکشد کہ آنجا سر میرود ۔ صد سر درین رہ از پے یکحرف میرود ۔ ہشیار باش وہان سر خود رایگان مده ۔ در بارگاہ حضرت سلطان سخن مگو ۔ در کوی اختیار بدست زبان مده ۔ از دل بپرس ہر چہ بگوید ہمان بگو ۔ تا مشورت بدل نکنی دل بدان مده ۔ دل ہم اگر زبادۂ توحید مست شد ۔ ہشیار باش در کف دل ہم عنان مده ۔ بیرون در بخلق بر آئین خلق باش ۔ کس را بسوے راز درونی نشان مده ۔ صد سر درین رہ از پے یکحرف میرود ۔ خاموش باش وہان سر خود رایگان مده ۔ ایمان باید آورد وخاموش نشست وہر چند بگویند باید شنید وبجاے آورد وگر ومید دم نه زد وچون وچرائی ننمود با صاحبان دعا بان جز تسلیم

وگردن نہادن چہ چارہ است ؎ مزن زچون وچرا دم کہ بندۂ مقبل ۔ قبول کرد بجان ہر سخن کہ جانان گفت ۔ مسلمانی اینست باقی ہمہ گمراہی است وآوارگی واین کاری سخت وشوار است آنکہ گویند مسلمان بودن از ہمہ مشکل است یعنی دارد الالہم ثبت قلوبنا علی الایمان برزبان آمدن این سخنان لاطائل کہ بے اختیار بغلبہ جوش درون بزبان آید خمارستی آن روز ست کہ بحکم جبلت بشری وبفرمودہ بعضے بزرگان بالای منبر برآمد وفریاد ہا زد وبنالید وباران طلبید وہیچ اثری بران مترتب نشد سرشرمندگی در گریبان خجالت کشیدہ فرود آمد از ناگناہ کاران واثر گون بختان چہ آید وچہ کشاید جای آنست کہ از شومی خواہش ودعای ما نچہ باشد برود چہ جلب آنکہ انچہ نباشد بیاید از بزرگی دعا طلبیدند گفت این بس نیست کہ از شر دعای من ضرری بشما نرسد چہ جائے توقع خیر دارید نفس میگوید کہ وی تعالیٰ سمیع است وبصیر ولطیف وخبیر وجواد وکریم باز سبب توقف چیست جوابش آنست کہ ہمچنانکہ وی سبحانہ این صفت دارد قادر ومختار وجبار وقہار وعلیم وحکیم نیز ہست شاید کہ در انجا حکمتی داشتہ باشد کہ نفع آن نیز بخلق راجع است در ملفوظات مخدوم شیخ نصیر الدین محمود قدس اللہ سرہ العزیز نوشتہ اند کہ یکباری ایشان را باستسقا وطلب باران بیرون بردند دعا باکردند وبنالیدند وزاری نمودند ہیچ اثر آن ظاہر نشد چون بمنزل باز آمدند با سید محمد گیسو دراز کہ عشقباز ومحرم راز ایشان بود فرمودند سید دیدی کہ امروز با ما چہ معاملہ کردند خلق ما را چنین وچنان میگویند ومیدانند ہرچند نالیدیم ہیچ نخریدند ونیز مینویسند کہ آخر در نصیر ایشان خواندند کہ در فلان کوچہ مخنثی است از وی باید دعا طلبید مخنث چہ باشد مردی بود از مردان راہ کہ خود را چندگاہ بغلبہ حال ومستی وقت در لباس مخنثان می نمود واین قوم تابع حال میباشد چون در خود می بینند کہ کار مردان نمی کنند وکار زنان نیز از ایشان نمی آید خود را مخنث صفت می یابند کہ نہ مرد اند ونہ زن اند وہمچنان مینمایند ؎ تا در رہ عشق کار مردان نکنی ۔ زنہار دم از صدق محبت نہ زنی ۔ مردان ہمہ در دعوی مردی چون زن اند ۔ تو خود چہ زنی دم کہ نہ مردی نہ زنی ۔ وبعضے کہ در خود از اثر شرک وبت پرستی ودوئی می یابند زنار می بندند وخود را در صورت مشرکان وزنار بندان می نمایند تا نفاق نشود وظاہر وباطن برابر نماید یعنی در شرع جائز نیست وبحکم شرع کفر است اما بادیوانہا وبیہوشان وبیخودان چہ توان گفت کلام المجانین یطوی ولا یروی القصہ نزد آن مردم رفتند وبمقصود رسیدند این طور کارخانہ ہست چہ توان گفت وچہ توان کرد شکایت این حال نزد بعضے یاران کردہ شد گفتند کہ نزد ما ذوق آن فریادہا ونعرہا کہ شما زدید از وجود نعمت وحصول باران کم نبود عنایت مینمایند وتسلی میدہند وحقیقت حال ہمان ست کہ انچہ نہ بحقیقت برآید گرہ از دل نمی کشاید ومن اللہ التوفیق للوصال ابلغ وکل احسانہ ذنوبہم استغفر اللہ واتوب الی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ اجمعین ہداۃ طریق الحق ومحیی علوم الدین

الرسالۃ الرابعۃ والخمسون تذکیر اہل المجاہدۃ بان المکاتبۃ عین المشاہدۃ

اللہ ورسولہ ۔ اللہم کما انعمت فزد وکما ازدت فادم وکما ادمت فبارک دعائیست در غایت ایجاز وجامعیت ترجمہ بارخدایا چنانکہ انعام کردی ومخصوص گردانیدی بندہ خود را بانعمتہای ظاہر وباطن زیادہ گردان نعمتہا را ونگاہدار از کمی ونقصان وچون زیادہ کردی باقی وپایندہ دار واین ساز از نیستی وزوال وچون پایندہ داشتی برکتی دہ آنرا ووسعتی بخش دران در حقیقت طلب

توفیق شکر کہ سبب مزید نعمت وصرف آن در مرضیات حق کہ حقیقت معنی شکر است وصدق نیت وخلوص طویت کہ شرط قبول ہمہ کارہا است کردہ است و بی اینمعنی مزید نعمت ودوام قربت وحصول برکت صورت نہ بندد سنۃ اللہ ہمین جاری است کہ وجود وعدم اشیا را منوط ومربوط باسباب ساختہ وتمامہ کارہای خلق را بتقدیر خود پرداختہ سبب افاضہ نعمت فضل است وایجاد سبب نیز فضل ہمہ فضل اوست واللہ ذو الفضل العظیم اینجا معنی ہمہ ازوست کہ آن روز مذکور بود درست آید حق جل وعلا آن نیک بخت دارین را بمزید نعمت دیرپایندگی برکت مخصوص گرداند حضور وقت وروشنائی دل وکشادہ سینہ وقوت باطن وسلامت ظاہر ودولت دنیا وسعادت آخرت وخشنودی حق وسفید روئی نزد خدا ورسول کہ اصل وسرمایہ عزت وقبول است پایندہ دارد علم شریف محیط خواہد بود بآنکہ نسبت کمال انسانی را دو طرف است ونعمت وارد بروی دو قسم است ظاہر وباطن ومحسوس ومعقول وصورت ومعنی وخلق وخلق ودنیا وآخرت خوشا سعادتمندیکہ از ہر دو محظوظ وبرخوردار بود وہر دو خانہ از وی معمور گردد کمال جامعیت اینست ونشان این جامعیت در زمرۂ ملوک وامرا آنست کہ چندانکہ مدارج ومراتب دولت حسی جسمانی بلند گردد پایہ بپایہ ترقی در عروج بمصاعد ومراقی کمال عقلی وعلمی تمو وقوین آن گردد الحمد للہ نشانی ازین کمال در احوال شریف مشاہدہ افتاد اللہم زد وہنوز انچہ معلوم شدہ از صمیمی واز بسیار اندکے خواہد بود تمت این تقصیر بر گردون کوتاہی زمان صحبت ست کہ مجال سخن رانی وہمزبانی تنگ بود انشاء اللہ صحبت معنوی کہ سبب حصول آن صدق توجہ وقرب رابطہ محبت است وراہ رسیدن بدان ارسال مکاتیب است تلافی این تقصیر کند مکاتبہ را نصف مشاہدہ گفتہ اند جلد دیگر اگر نصف است انشاء اللہ تعالی اینجا تمام مشاہدہ منظور بود واگر در ظاہر این سخن نگیرید نکتہ غریب روے نماید چون یک مکتوب نصف مشاہدہ باشد مکاتبتی دیگر کہ در پی آن رود نصف دیگر بآن پیدا آید باین حساب تمام مشاہدہ روے نماید واگر رود مکاتبات متوالی ومتواتر گردد مشاہدات از حد واندازہ بیرون حصول پذیرد در نظر ظاہر بین چنان در آید کہ در مشاہدۂ کلام ومتکلم ہر دو حاضر اند ودر مکاتیب کلام حاضر است ومتکلم غائب اما در نظر حقیقت بین متکلم غائب نیست حاضر است اما در پردہ کلام باین معنی گفتہ است ؎ اندر غزل خویش نہان خواہم گشتن ؎ تا بوسہ زنم بر بہ ہنت چونش بخوانی ؎ ودر دیدہ دیگر کہ از سر حقیقت آگاہ بود در غلبہ حال پردہ عین پردہ کے نماید اینجا سر ہمہ اوست ہویدا گردد امام بحق ناطق ابو عبد اللہ جعفر صادق سلام اللہ علیہ وعلی سائر اہل بیت الطہارۃ گفت ان اللہ تجلی للناس فی کلامہ مقصود امام کشف این سر است فافہم اینجا نکتہ دیگر است کہ پردہ دیدن دیگر است ودر پردہ دیدن دیگر آنکہ پردہ بیند محجوب است وآنکہ در پردہ بیند مشاہد آخر این دیدن وشنیدن ہمہ در پردہ است اگر پردہ بر افتد نہ دیدن بود نہ شنیدن ؎ ہست از پس پردہ گفتگوی من وتو ؎ چون پردہ بر افتد نہ تو مانی ونہ من ؎ این سخن در بعضے رسائل گشادہ تر ازین گفتہ شدہ است آنجا باید نگریست روی سخن بسوی دیگر بود وسر بجای دیگر کشید اینہمہ از جوش درون وطغیان قلم ست کہ در عریضہ سابق عرض کردہ بود اما بیقصد وخواست سخن را بسخن پیوند داد سخن در مکاتیب بود ودر آنکہ مکاتیب موجب صحبت معنویست ذکر آن مجموعہ کہ در خدمت گذاشتہ است تقریب یافت کہ مضامین آن متکفل حصول این معنی است بخدا شگرف حریفے است وخوب

همنشینی است اگرچه از لکنت و عجمیت خالی نخواهد بود اما شاید که در وقتی بگان سخنی گوید که بکار آید و در دل نشیند من آنرا رسائل میگویم و نام مکتوبات بران نمی نهم که یادداشت مکتوبات شیخ شرف الدین بن یحیی منیری قدس الله سره و مکتوبات قطب جهرمی علیه الرحمة نمیدهد و ایهام دعوی میکند یعنی دیگران دارند ما نیز داریم معاذ الله از انچه دیگران دارند ما هیچ نداریم بلکه انچه دیگران ندارند هم نداریم دعوی از ما نمی آید جز شکستگی و نیستی نه دعوی نیستی که آن نیز از هستی است ؎ در راه ما شکسته دلی میخرند و بس ٭ بازار خود فروشی ازین راه دیگر است ٭ در بعضے منظومها که در عهد طفولیت سرزده بود گفته شده بود ؎ عجب از طور خود پسند آن ست ٭ طور ما طور دردمندانست ٭ هیچ چیزے چو دردمندی نیست ٭ که در و بوے خود پسندی نیست ٭ باز می بینم ربط سخن از دست رفته پس کنم مقصود آن بود که اگر گاهی آن مجموعه را بتصور صحبت معنوی نگاهی میکرده باشند دور نباشد گاهے چه باشد وصیت میکنم که یکبار از اول تا آخر حرف بحرف عبور فرمایند که روی بجانب راه راست دارد و در طبیعت انصاف گوارائی دارد و اگر در اوقات خلوت جلیس وقت و انیس حال سازند ذوقی دیگر و لذتے دیگر خواهد آورد زیاده گستاخی خوب نیست تمت بخیر باد استغفر الله و اتوب الی الله و لا حول و لا قوة الا بالله و صلی الله علی سید الانام الداعی الی طریق الحق و الیقین محمد و آله و صحبه و اتباعه اجمعین هداة طریق الحق و مجیبے علوم الدین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

الرسالة الخامسة والخمسون تبصرة الاغنيا بان الفقر مرآت جمال الغنا

الله و رسوله - دل می طپد و زبان می لغزد و دست می لرزد و قلم می شکند و کاغذ می پیچد که چه گوید و چه نویسد و از کجا دم زند و از کدام راه در آید تا ابهت و شوکت و جاه و جلال و عزت و کمال آن معلی جناب را اندیشیده و بمقام دهشت و ادب ایستاده و بر صفت ذاتی خود که عجز و بیچارگی و ضعف و ناتوانی ست نظر افگنده بزبان عرف و عادت که در خطاب فقرا با امرا جریان یافته است سخن کند یا بر حسن خلق و تواضع و شفقت و رحمت و نزول از مقام عزت و جبروت که از ایشان در وقتی مشاهده کرده است اعتماد نموده و بر رفعت مقام فقر حقیقی اگرچه دران پایه نباشد نظر افگنده بے تکلف زبان جرأت و جسارت کشاید و اگر براه افراط و تفریط نرفته و در بلند و پست نیفتاده در راه میانه که خیر الامور اوسطها ست در آمده نزدیک بعنوان نفس الامر و بیان واقع تکلم کند و بعرض دعا و نصیحت و خیر خواهی که سرمایه وقت درویشان ست تعرض نماید اولی میاید و تازه تر مینماید و چون از بساط قرب و حضور دور است درین تردد می افتد اگر در بزم حضور می بود سخن بر طبق مزاج وقت و حال میکرد بیشک مقبول می افتاد اکنون نیز بامید عفو و صفح سخن میکند و التوکل علی الله بشرحانی رحمة الله علیه علی مرتضی رضی الله عنه و کرم وجهه در خواب دید گفت یا امیر المومنین سخنی فرما که پند پذیر شوم بدان فرمود چه نیکوست مهربانی اغنیا بر فقرا بطلب ثواب و رضاے خدا و چه زیباست ناز فقرا بر اغنیا نظر بقدرت و غنای وی تعالی و روشن است که انچه حق جل و علا از عزت و جلال و مال و منال و فضل و کمال نصیب ایشان کرده است بمقتضای طبیعت احتیاج و نیاز بغیر را بدان راه نیست چه معنی غنا توانگری و بی نیازی ست و بے نیازی با نیاز جمع نشود و اگر توانگران را رجوعی و نیازی خواهد بود باطائفه درویشان خواهد بود اگر درویشان حقیقی اند از جهت طلب دعا و نصرت ظاهر و توجه و امداد باطن که کار گر تر انصد لشکر است

ونورانیت بخش کشور دل است واگر درویشان مجازی باشد از جهت ظهور اثر جود وکرم که فقر درویشان آئینه جمال غنای تونگران است حق جل وعلا با آن کمال حقیقی وغنای ذاتی که هیچ نوع هیچ وجه نقص واحتیاج را گرد سراپرده کبریای جلال وی تعالی وتقدس راه نیست عالم را آفریده وبندگان را به بندگی وپرستش امر فرموده تا جمال وکمال خود را جلوه نماید وظاهر گرداند چنانکه گفته است ؎ ظهور تو بین است ووجود من از تو ؛ فلست تنظر لولای لم اکن لولاک ؛ صاحب حسن را آئینه می باید که در وی تماشای جمال خود کند اگرچه اصل حسن محتاج آئینه نیست اما تجلی وظهور مقتضی آنست حسن بآن ناز که دارد نیاز مند عشق است عشق خود سراسر نیاز وبندگی است ؎ نیازی هست خوبان را بعشاق ؛ ولیکن محتجب در پردهٔ ناز ؛ ملای روم فرماید ؎ میل معشوقان نهان است وستیر ؛ میل عاشق باد وصد طبل ونفیر ؛ ؎ حسن تر از عشق من آوازه شد بلند ؛ محمود ساخت شهرهٔ عالم ایاز را ؛ محبوبان اگر بعزت وحسن بناز ند وجهی نیازی خود بایستند وبا محبان التفات نکنند وخود با خود عشق بازند عیبشان اما عشق مقناطیس جوهر حسن است وبجاذبه محبت حسن را بخود میکشد وبیتابانه بجانب خود می آرد نے نے حسن خود بافتضای ظهور او را بخود میکشد بلکه خود بجانب وی می آید محبت از طرفین است وخود محبت یک نسبت است که از دو طرف سر کشیده وپرتو انداخته هریکی را نامی جدا نهاده است ودر هر طرف رنگی دیگر گرفته ناز ونیازی درمیان آورده است اگر از رنگ دوئی وغیریت قطع نظر نمایند هر دو یکی گردد ولیکن لذت در دوئی ومائی وتوئی است وپیدایش عالم برای این است ؎ خود را بتکلف دگری ساخته ام تا شار کنم آن دگرے را که منم ؛ غرض عرض دعا بود سخن بجانب دیگر رفت والحمد لله که بجانب محبت رفت که خلاصه کار است ودعا نیز ناشی از محبت است ومحبت را دو سبب است حسن واحسان هر که حسن دارد اگرچه اثر حسن او که احسان عبارت ازنیست بکسے نرسد محبوب است چندین مردم که در آفاق عالم هستند هر که حکایت فضل وکمال ایشان را می شنود بیشک باعث محبتی در خود می یابد اگر چند اثر نعمتے از اینها نمیرسد واگر حسن واحسان جمع گردد محبت تمام شود وکمال پذیرد ومالک تمامه دل گردد که آدمی بر محبت منعم مجبول است وحقیقت این هر دو صفت خاصه درگاه حضرت رب الارباب است از انجا پرتوے بر ذرائر موجودات افتاده خصوص بر افراد انسانی که اتم مظاهر شیونات الٰهی اند خوشا سعادتمندی وحبذا انیکه دری که ظهور این صفت در جوهر ذات وی بر وجه تمام وکمال ظهور نموده از صفت کمال وتکمیل نشان مند شده باشد قدر نعمت حق باید شناخت ووظیفهٔ شکر بجاے آورد که شکر سبب مزید نعمت است اگرچه ادای حقیقت شکر در نظر عقل محال است ولیکن نظر بوظائف شرع که مولی تعالی نعمتها بر بندگان افاضه نموده وبر هر نعمتے شکری معین ساخته است ممکن است ؎ سر بجنبد شکر خواهد سجدهٔ ؛ پای بجنبد شکر خواهد قعدهٔ ؛ این در عبادت بدنیست وعبادت مالی همبرین قیاس است والتوفیق من الله اینجا نکته ایست باریک که شکر را بجناب قدس حق نیز نسبت کرده اند که والله شکور حلیم چنانکه بندگان شکر مولی تعالی میگویند وی تعالی نیز شکر بندگان میگوید یعنے جزاے شکر ایشان میدهد وسبب مزید نعمت میگرداند تبارک الله وچون وی سبحانه جزای بنده میدهد از باطن بنده نیز می باید که بجناب حق چیزے راجع گردد وآن مزید محبت است پس شکر بنده سبب مزید نعمت است از خدا وشکر مولی تعالی موجب مزید محبت است از بنده وهل جزاء الاحسان الا الاحسان از انجا منت ونعمت واز اینجا محبت وخدمت ونعمت دادن نیز اثر محبت است نخست ترا دوست داشت ونعمت داد تو نیز او را دوست دار واطاعت

حاشیہ شکور حلیم

کن پس دوستی در ہر دو جانب ثابت گشتہ اینجا ستر بجہم و یجبونہ پیدا آمد و محبت تا بیگانگی نکشد نایستد از اینجا توحید ناشی گردد و آنکہ ہمہ را یکی می شناسد و یکی می بیند از زور محبت و غلبہ استغراق است والا خدا خدا ست و بندہ بندہ تا اینجا باید رسید باقی سر حقیقت را بخدا باز گذاشت واللہ اعلم باز سخن در محبت افتاد و از محبت بتوحید کشید سخن بجای رسید کہ آنجا سخن نبست ؎ قلم اینجا رسید و سر بشکست ؛ عاقبت کم نمیہ باد

الرسالۃ السادسۃ والخمسون اسقاط اعتبار الاجساد والاشباح عند ملاقات القلوب والارواح

اللہ و رسولہ ۔ اعلم ان اللہ علی کل شئ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شئ علما ۔ بسم اللہ فاتح الوجود والحمد للہ مظہر کل موجود لا الہ الا اللہ توحیدا مطلقا عن کشف و شہود بہ بدا الامر والیہ یعود و سبحان اللہ منزہ عن ادراک کل من سوا من شاہد او مشہود احد احدا کان ولم یکن معہ شئ وہو الآن علی ما علیہ کان قبل حروف الحدود ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کنز اختصنا بہ من خزائن الغیب فی مواہب الجود استنزل بہا کل خیر وادفع بہا کل شر وافتق بہا کل رتق وانا للہ وانا الیہ راجعون فی کل امر منزل او ہو نازل فی کل حال مقام وخاطر وارد وقصد وورود واللہ ہو المرجو لکل شئ ہو المامول المقصود ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شئ علیم قبل کون الشئ وبعد الوجود باطن بالاحدیۃ ظاہر بالوحدانیۃ وعنہ وبہ کان کون شئ ولا شئ الا ہو بالحقیقۃ المعدوم والمفقود لہ الاحاطۃ الواسعۃ والحقیقۃ الجامعۃ والسر القائم والملک الدائم والحکم اللازم اہل المجد والثنا کما ہو اثنی علی نفسہ فہو الحامد والمحمود وصلی اللہ علی الاول فی الایجاد والوجود الفاتح لکل شاہد ومشہود السر الباطن والنور الظاہر والروح الاقدس علی النور الاجمل النبی القائم بکمال العبودیۃ فی حضرت المعبود الذی من افیض علی روحہ من حضرت روحانیۃ اتصلت بمشکاۃ قلبہ اشعۃ النورانیۃ فہو الولی المقرب والعبد المسعود وعلی آلہ واصحابہ خزنۃ اسرارہ ومطالع انوارہ کنوز الحقائق وہداۃ الخلائق وعلی سائر اولیاء الملۃ ومشائخ ملتہ ہداۃ طریق الحق ومحی علوم الدین وسلم تسلیما کثیرا وسبحان اللہ وما انا من المشرکین حسبی اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہذہ کلمات نص کمل العارفین بقلمتہا تمہیدا لمکتوب ارسلہ الی بعض السادۃ من اہل الحرمین الشریفین وہی ہذہ اما بعد فقد وصل الینا کتاب کریم جلیل من سید کریم جلیل نسیب حسیب عالم فاضل عارف کامل نقی نقی قدوۃ اکابر الحرمین الشریفین وزبدۃ اماجد المقامین الکریمین سلالۃ بیت الشرف والطہارۃ وذریۃ دار الفضل والکرامۃ المنجذب بکلیتہ الی مولاہ والمنقطع بصدق ہمۃ عما سواہ سیدنا ومولانا السید العارف باللہ مولانا السید علم اللہ بن عبد اللہ من اولاد اکرم اولیاء اللہ الذی قدمہ علی رقاب جمیع اولیاء اللہ رضی اللہ عنہ وارضاہ کتاب عزیز یجدد عہد المحبۃ ویصمم عزم الوصال عمر دار القلب وسع وادی الخیال کتاب تفوح منہ روائح الحقیقۃ وتبوح اسرار الجذب لاہل الطریقۃ ویذکر ارضا مبارکۃ زادہا اللہ برکۃ وتعظیما ومعابدہا التی کان المملوک بہا ہذہ خلیفا راجیا ان یغفر بترتبہا خدا قصارا بالتغفر بساحتہا البقاء ومتحسرا علی ملفاتہ من المواہب التی یحل وصفا وتعریفا وتہیج اشواقا کامنۃ من تلک المقامات الشریفۃ والحضرۃ المنیفۃ بریح الحمی الضلی من الحیا شری فبقی نوی وذکر لی الزیاد وہیج وشواقی وقست بحتی وادمی الی عہد الصبابۃ والنقیا ؎ دعی اللہ ایاما مضت فی ولوعتہ ؛ فما کان صفا ہا داہلی والطیبا ؛

فلا عیش الا فی مواقف جہم ؎ اما سوی ہذا فعندی کالہبا ؎ والعبد الضعیف قد کان بہا مدۃ مدیدۃ وایاما عدیدۃ وکان مستفیضا من الانوار القدیمۃ والجدیدۃ فی حضرت مولانا سید الشیخ عبد الوہاب المتقی قطب الوقت وصاحب الزمان الشمعۃ المضیۃ من المہند فی ذلک المکان کما کتب بعض مشائخ الیمن الی اہل مکۃ فی تعریف ہذہ الشیخ ولعلکم سمعتم ہذہ الکلمۃ بمکۃ من الاصحاب والاخوان والبصرتم فضائلہ وشواہدہ بعین العیان فانہ رضی اللہ عنہ کان مشہورا فی ذلک المقام من الاعیان والاعلام وشیخہ الشیخ الامام الاجل الاکرم والفرد الاوحد الاعظم الشیخ علی المتقی اطہر واظہر واشہر واغنی عن التوصیف والبیان ولعل المملوک قد تشرف بکم فی ذلک المقام الشریف بل قد یظن انہ قد جاء معکم فی المراکب الہندیۃ ستۃ الف ولا یدری انکم مقیمون بہذا البلاد وبذلک الزمان او رجعتم بالخیر والکرامۃ الی مکۃ ثم جئتم مرۃ اخری واللہ اعلم الاشتیاق الی حضرتکم غالب لکن قدر اللہ وقضاہ لا ارادۃ العباد سالب ومع ذلک نرجو اللہ ان یخصنا بہذہ الکرامۃ ولا یحرمنا من برکات عبادہ الصالحین ولا یترکنا فی ورطۃ الحرمان والغرامۃ وانتم ایہا الاحبۃ والقرب محل خرق العادۃ ونحن من اہل الطلب والوجدۃ والارادۃ فان تقضی اللہ بیننا وبینکم بالملاقات فما ذلک علی اللہ بعزیز وہو علی کل شی قدیر والا فملاقات القلوب وقع لیس فی طریق المحبۃ مراحل القرب لا قلیل ولا کثیر ونذکر حکایۃ خطرت ببالی مناسبۃ الوقت والحال وہو ان السید الاجل الاکرم الاعدل السید حاتم الیمنی الطائی من بنی الابدال رجل مشہور مذکور من رجال اللہ فی تلک البلاد ومن خیار عباد اللہ المقربین ومن سادۃ العارفین ولہ دیوان شریف مشتمل علی الحقائق واللطائف ومن کلماتہ قدس سرہ فی بعض رسائلہ وقد انطقت التراجم الالہیۃ والالسنۃ الربانیۃ بکلمۃ نوریۃ واشارۃ روحیۃ ان من ترکہم القلوب لاجل اللہ اورثہ اللہ حیاۃ قلب یصیر بذلک کسیرا عزیزا اذا وضع ذرۃ منہ علی الاکوان انقلب فی ہبا ابریزا وقد یصیر کمثلہ وشاکلہ فی فعلہ ولا شک فی ذلک عند اہل الایمان باللہ وبا ولیاءہ المتمسکین بادیال محبۃ انبیائہ واصفیائہ والمقصود انہ قصد ہذا السید حاتم زیارۃ سیدنا الشیخ عبد الوہاب وجاء من الیمن قاصدا الی مکۃ المشرفۃ فجلس فی الحرم واستاذن الشیخ دخولہ علیہ فلم یاذن لہ الشیخ وقال لملاقات القلوب اوقع فرسخ السید حاتم راضیا عن الشیخ بہذا المقدار وقد نقلت انا ہذہ الحکایۃ لاحد من سادات الہند وتعجب من ذلک فقال یا ہذا الاہل الاستقامۃ والکرامۃ شان آخر لا یدرکہ ولا یدریہ اہل الرسوم والعادات انتہی یا سید ہذہ البقعۃ التی نزلتموہ بقعۃ مبارکۃ منزل الاخیار ومسکن الابرار والصالحین من عباد اللہ اقدمہم ویمسہم قدوۃ الصالحین ورئیس الناسکین مولانا الشیخ خواجہ حسام الدین اجل من اہل الخیر والبرکۃ والصدق والیقین فکل من فی ہذہ البقعۃ موسوم بالصلاح والفلاح ومشغول بذکر اللہ سبحانہ فی الصباح والرواح بہ ولا حاجۃ الی التفصیل والبیان والعیان لا یحتاج الی البرہان خصوصا السید الاجل الامیر ابراہیم اجل من اہل النور والاشراق مصدوق شاب نشاء فی عبادۃ اللہ المتوجہ بہمتہ الی مولاہ وبارک اللہ لنا ولکم ولاصحابنا واحبائنا وسائر المومنین والمسلمین من امۃ سیدنا محمد سید المرسلین وافضل الخلائق اجمعین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ الی یوم الدین وعلی سائر اخوانہ من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وعلی کل ولی للہ فی العالمین وعلی سیدنا الشیخ محی الدین عبد القادر المکین الامین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین اقول قولی ہذا واستغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

الرسالۃ السابعۃ والخمسون فی ذکر الاحوال والاقوال منبہۃ علی رعایۃ طریق الاستقامۃ وعدم الالتفات الی

اللہ ورسولہ ۔ الحمد للہ الذی شرف خواص عبادہ بکشف حقیقۃ کلمۃ التوحید ونور بواطنہم بنور التجرید والتفرید وخص من شاء

بمزید الفضل والاحسان والبسهم بید کرمه من الملابس العرفانیة الجبروتیة واللاهوتیة باللطف والامتنان فصارت لهم حقائق الصفات والاسماء لباسًا وکانت لهم الحقیقة فی تحقیق عبودیتهم من الحق اساسًا واشهدان لا الٰه الا اللہ وحدہٗ لا شریک له شهادة لا شاهد لها سوی احدیة ذاته ولا بینة لها سوی اسمائه وصفاته واشهد ان سیدنا ومولانا محمدًا عبده ورسوله الذی انقذامته بنور هدایته من تیه الضلال وهداهم به الی الدین القیم من غیر الاختباط والاختلال وعلی آله واصحابه واتباعه اجمعین ملة طریق الحق ومحی علوم الدین اما بعد فقد وصل الینا من السید الاجل الاکرم والولی الاغر الاعظم عین الاعیان وعلم الاعلام کتاب بل کتب لا یحیط بدرکها العقول والاوهام قد اخرج من بحر باطنه الی انهار قلوبنا امواجًا وبعث من سلطان علمه ومعرفته الی بلاد اذهاننا افواجًا وامواجه وانکانت یری متکررة وافواجه متشابهة لکن فی کل موج درٌ آخر وفی کل فوج شوکة اخری لا یزید النظر فیها الا حیرة تدهش والابصار القلوب وعبرة تفتح ابواب اسرار الغیوب قد بعث مطالعتها من الباطن کوامن الاسرار واطلع شموس المعارف من مطالع الانوار فاراد المملوک ان یقتفوه ویذهب علی آثاره ویقتبس ویستفید مهما امکن من انواره واسراره ولکن یا سیدی هذا العبد ممنوع من التکلم بالحقائق والاسرار ومامور بالوقوف علی بیان آداب الشریعة فی خلال الآثار وقد وصانا شیخنا ومولانا سیدی الشیخ عبد الوهاب المتقی القادری الشاذلی المحب الحنفی فی ماکتب له من الوصایا ووهب له من العطایا قال ووصیته ان لا یتکلم بالحقائق والدقائق بل یبین للخلق علم المعاملات وما ینتهون به من العیوب وقال رضی اللہ عنه ولا یقدم الباطن علی الظاهر ولا یکتفی بالظاهر عن الباطن وقال کن فقیها صوفیًا ولا تکن صوفیًا فقیهًا وقال ینبغی ان یشتغل بمطالعة کتب الغزالی کالاحیاء ومنهاج العابدین لا کالنفحات والتسویة والمصون به عن غیر اهله ویجعل نصیب عینه کتاب عین العلم هذا نص عبارة الشیخ ووصاه ایضا بان لا یتکلم الا فی ابواب الدین والملة وفیما فیه ترویج الدین وتجدید الشریعة وحفظ عقائد الدین واحکام السنة ولا یخرج عن دائرة الاعتدال وخیط الاحتیاط والاستقامة ولا یقع فی اشارات الوجودیة وتجلیات الباطنیة مما یوجب الحسرة والندامة وکان له رضی اللہ عنه فی هذا حکایات وروایات فمن ذلک انی فی رائیته یوما یقابل کتابا فقلت له یا سیدی ماهذا الکتاب وما اسمه ومن مصنفه قال هذا کتاب اسمه الانسان الکامل وذکر فیه الحقائق والاسرار علی طریق الشیخ بن العربی تصنیف شیخ عبد الکریم جیلی من اهل الیمن وقال ولهذا الشیخ تفسیر فسر فیه بسم اللہ الرحمن الرحیم فی تسعة عشر مجلدًا بعدد حروفه کل مجلد فی حرف وقال لقد رائینا اربعة وخمسة من مجلداته تکلم فیها بما لا یسعه الاذهان ویضیق عنه نطاق البیان وقال کان شانه فی التصنیف فی الاکثر انه کان یسیح فی المفازات والبراری وفقراره واصحابه اذا راوا بناءً او شجرة وضعوا فیه القراطیس والقلم والدوات وشیئًا من الاطعمة والفواکه والثمرات فاذا مر الشیخ علیها والهًا حیران جلس وکتب اوراقا وترکها فی ذلک المکان وذکر شیخنا رحمه اللہ انا کنا فی المراکب فرأینا فی المنام انه جاءنا رجل شیخ کبیر نورانی فقلنا من انتم فقال انا عبد الکریم الجیلی جئت لازورکم فلما اصبحنا سالنا المعلم عن مکان المرکب قال انه مسامت وعدن وقبر هذا الشیخ عبد الکریم بعدن فالتمس المملوک والکتاب المذکور من الشیخ لیطالعه فتوقف فیه فقال اتریدونه وتطالعونه لا باس ان شاء اللہ تعالی قال هذا توقفا وتردادًا ودفعًا للسوال ومقصوده ان لا یعطیه ولا یسامح فیه ثم قال یا هو ان فی هذا الکتاب امثاله سمومًا مموهة بالسکر ان کان احد یقدر علی التمییز والتفریق فالنظر له فیه مبارک والا ففیه خوف الهلاک والعتاب فلم یعطنی الکتاب ولقد اتی عند الشیخ یومًا نسخة من الفتوحات المکیة للبیع وکان نسخة صحیحة ملیحة

کتاب عین العلم

فیرغب انا فیہا فقال تریدان تحصلوہ ویشتروہ قلت ان تیسر انشاء اللہ قال خذوہ لاباس فان فی ہذا الکتاب علوماً کثیرۃ جلیلۃ غریبۃ ولکن بشرط ان لاتقعوا فی مبہماتہ وموہماتہ وتحتفظون بوضحاتہ ومع ذلک کان یوصی بحسن الاعتقاد فی القوم وعلومہم وکلماتہم ویقول اسلم تسلم واقرانی فی ذلک کتاب سیدی احمد بن رزوق المسمی بقواعد الطریقۃ فی الجمع بین الشریعۃ والحقیقۃ وہو کتاب جلیل عجیب جامع بین طریقۃ الفقہ والتصوف والعلم والحال لاینتفع بہ الا فقیہ محب مشرف علی الاحوال صوفی محقق مقید بالاعمال ولاینتفع بہ فقیہ متعسف عنید ولا صوفی متعسف مفرط بعید یحفظ کلا الجانبین ویجمع کلا الطریقین ولقد شرح اکثر مقاصدہ ہذا الفقیر وترجمہ بالفارسیۃ فی رسالۃ مسماۃ بمرج البحرین فی الجمع بین الطریقین وکذلک جرت عادۃ ہذا العبد الضعیف فیما یصدر منہ من التصنیف والتالیف الرجوع الی کلام الائمۃ الذین ہم جامعوا الطریقین والمتفق علیہم بین الفریقین علی طریقۃ تولیف سیدی الشیخ الامام العارف علی المتقی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ وقد اتفق للعبد من ذلک حتی جاوزت الثمانین وبلغت التسعین واللہ الموفق والمعین یاسیدی قد اقرانی الشیخ اکثر کتب القوم مما تیسر حضر سوی الکتاب الفصوص فانہ اوقفنی فیہ مقام التوقف والتسلیم ولم یاذن بالتعلیم والتعلم غیر انی اخذت منہ الاجازۃ ان تفق صحبۃ اہل وطالب صادق ثابت فی الاعتقاد الایمان ولم یتفق لی ذلک الی الآن وکان رضی اللہ عنہ یقول لیس الشان ان یوخذ علم المعرفۃ من ہذہ الکتب وانما الشان ان یوخذ بالعمل والسلوک واتباع طریق الدین فاذا انجلت المرأۃ وصفی القلب وقع فیہ ما یقع وینکشف ما ینکشف بنور الایمان والیقین وکان ایضا یقول الواجب والاصحیح العقیدۃ علی طریق السنۃ والجماعۃ فانہ الذی جاء من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ قال بعد ما استحکمت ہذہ العقیدہ وصحت واستقامت بحیث تغلب علیکم ولا یبقی لکم فیہا اختیار وصیرتم مضطرین فی قبولہا واعتقادہا ان طالعتم کتب القوم واستفدتم منہا فنحن مبارک ولکن بشرط المذکور وہو عدم الوقوع فی المبہمات والموہمات بحسب المقدور وقال فان رائیتم فیما ینقل من کلمات اہل الحقیقۃ ما یخالف ظاہر الشریعۃ عارضوہ تارۃ بنفی نسبتہا الیہم واخری بتاویلہا وتطبیقہا بالحکم الظاہر والحق القویم فان لم تیسر التطبیق والتاویل فالاحوط التوقف والتسلیم قال الشیخ الامام العالم العارف القیم الفاروق سیدی احمد بن رزوق رحمہ اللہ فی کتاب قواعد الطریقۃ مبنی العلم علی البحث والتحقیق ومبنی الحال علی التسلیم والتصدیق فاذا تکلم العارف من حیث العلم نظر فی قولہ باصلہ من الکتاب والسنۃ وآثار السلف لان العلم معتبر باصلہ واذا تکلم من حیث الحال سلم لہ ذوقہ اذ لا یوصل الیہ الا بمثلہ فہو معتبر بوجدانہ فالعلم بہ مستند لامانۃ صاحبہ ثم لا یقتدی بہ لعدم عموم عصمتہ الا فی حق مثلہ وقال ایضاً یعتبر الفرع باصلہ وقاعدتہ فان وافق قبل والا رد علی مدعیہ ان تاہل او یاول علیہ ان قبل او سلم ان جلت مرتبتہ علماً ودیانۃ ثم ہو غیر قادح فی الاصل لان فساد الفاسد الیہ یعود ولا یقدح فی صلاح الصالح شیئا فغلاۃ الصوفیہ کاہل الاہواء من الاصولیین وکالمطعون علیہم من المتفقہین یرد قولہم ویجتنب فعلہم ولا یترک مذہب الحق الثابت بنسبتہم ولہ وظہورہم فیہ وقال ایضاً قال شیخنا ابو العباس الحضرمی بعد کلام ذکرہ الجاہد لمن یوحی الیہ شیء من ہذا الکلام وما یفہمہ معذور ومسلم لہ حالہ من باب الضعف والتقصیر والسلامۃ وہو من ایمان المخالفین ومن لم یفہم شیئاً من ذلک فہو لقوۃ ایمان معہ واتساع دائرۃ علمہ ومشہدہ واسع سواء کان معہ ظلمۃ او نور بحسب ما فی القوالب من الودایع الموضوعۃ علی ای صفۃ کانت وہذا شیء معروف مفہوم وہو عجیب انتہی وکان سیدی شیخ عبد الوہاب یقول المراد بالظلمۃ المعصیۃ بالنور الطاعۃ وقال التوقف فی محل الاشتباہ مطلوب کذمہ

فیما تبرز من جهة من خیر او شر وعنی الطریق علی ترجیح الظن الحسن عند موجبه بان ظهر معارض وقال قوم ما ادی الیه الاجتهاد حزم به تمام الباطن الی الله ومن ثم اختلف فی جماعة من الصوفیة کابن الفارض وابن جلاد العفیف التلمسانی وابن دواسکین وابی اسحق التجیبی والتستری وابن سبعین والحاتمی والمراد بالحاتمی هو الشیخ ابن العربی لانه من اولاد الحاتم الطائی وهذا الشیخ قد اختلف فیه الناس قدیما وحدیثا وهو بحر مواج فی العلوم الحقائق والمعارف موصوف لکن فی طریق الهدایة والاتباع غیر معروف قال ابن رزوق سئل شیخنا ابو عبد الله القوری رحمه الله وانا اسمع فقیل له ما تقول فی ابن عربی فقال اعرف بجل فمن ابن کل فن فقیل ما سألناک عن هذا فقال اختلف فیه من الکفر القطعیانیة قیل فما ترجح قال السلام فلت لان فی التکفیر خطرا وتعظیمه ربما عاد علی صاحبه بالضرر من جهة اتباع السامع بهماته وهو بهاته والله اعلم وکتابه فصوص الحکم فیما یفهم من ظاهره ویتبادر الی الفهم محل التردد والانکار بلا شبه عند ذوی البصائر والابصار والوقوع فیه بالتقلید واعتقاد کل ما فیه بعیة ولیس طریقة التصوف منحصرة فی العلم بالفصوص والفتوحات ونحوهما وانما حقیقة التصوف صدق التوجه الی الله من حیث یرضاه الحق وبما یرضاه کما هو مقام الاحسان المشار الیه بقوله صلی الله علیه وسلم ان تعبد الله کانک تراه فالاسلام اشارة الی الفقه والایمان اشارة الی الکلام والاحسان اشارة الی التصوف کما جاء فی الحدیث جبریل یا سیدی کان الذی من الفقراء والمریدین العاشقین وکان کاسمه سیفا قاطعا للاغیار وماحیا للآثار وکان مشربه التوحید الوجودی قدس سره فی الذوق والشهود وکنت طفلا فی حجره وکان یرضعنی من ثدی حاله ومقاله وکنت ذا حال فی ادوار الصبا فلم اوفق فی میدان علم الظاهر وتخصیصه وضبطه بحفظه وتفهمه بل ذهب منی شیء من ذلک فی اثر الحال ولکن لما کان دخل فی القلب من اول الامر حب الصبا استقر فی الباطن بحیث لا یقبل النسیان بحمد الله فی باطنی وشاهدا علی التوحید وانه لیس فی الوجود الا الله الواحد الاحد لشهود کل ما نزله ونوبل هو الوجود والمشهود ولا یعقل عند صحاة هذا القوم یقولون به طورا وطورا لا یعقل ولکنه عندی بحکم الانصاف والانصاف هو الحق الثابت استقل شاهد باطنی اذا یکون سوی الله ولم یکن عندی فمن این جاء سواه وما کان وما هو وما هویة الممکنات معدومة فی حد ذاتها فما ظهر فیها الا وجود الحق من الحق سوا یقول بایجاد الاشیاء او بظهوره فیها وتمثله بها عبارتنا شتی وحسنک واحد وعندی ان القول بایجاد العالم یکفی فی وحدة الوجود وفی القول بان لیس فی الوجود الا الله وقولهم الله ولا سواه وامثال ذلک وقد قال بعض العارفین لا یعقل لصدور الکثرة من الوحدة وجه سوی التوحید وکان الذی یقول بالفارسیة اینجا سه عبارت ست همه از دست وهمه بدوست بل همه اوست وکان یقول احسن العبادات همه از وست ومعناه معنی همه اوست فان من غلب علی باطنه التوحید یفهم معنی التوحید من کل عبارة وبکل اشارة وکان یقول والدی وکان یشکل علیها القول بالتوحید فلما تعقلنا معنی التمثل حل الاشکال وارتفع الاشتباه فی الحال لان فی القول بالتمثل یکون العینیة والغیریة کلا بما محفوظان ویصح معنی قوله تعالی والله من ورائهم محیط بحقیقة التمثل باقیة علی ما هی علیه ثابتة فی حد ذاته لا تغیر فیه ولا تحول مع ان مثال الذی تمثل به عینه باعتبار الحقیقة دائما سواه وهو صورة العلمیة التی افاض علیها وجودة بقدرته له علی هذه الافاضة مما کان تمثل جبریل بصورة وصیة وقد قال الله سبحانه فتمثل لها بشرا سویا فهو الظاهر السادی فی جمیع الذرای من الانفس والآفاق مع بقاءه علی ما کان علیه من البطون والاطلاق هذا ولکن شهودنا یا سیدی للحق لیس علی هذه الطریقة التوحیدیة المتعارفة کما یقولون انا نشاهد الحق فی الاشیاء وکل شیء مظهر ومرآة لشهوده بل شهودنا متعلق بالاحدیة المطلقة التی هی غیب الغیوب مع قطع النظر عن الاشیاء

والاشیاء منہوا عنہا تتعلق للطیفۃ المدرکۃ بالحقیقۃ المطلقۃ التی اسمہا اللہ وہو مسماہ ومدلولہ مع قطع النظر عن اللغۃ العربیۃ والفارسیۃ والترکیۃ والہندیۃ وشہود الذات مجردۃ عن الملاحظۃ معانی الاسماء والصفات وہو ذکر الخفی وقد یکون ہذا فی الابتداء فعلا من الذاکر یتکلف فیہ ویصیر بعد ذلک صفۃ لہ اختیارا لہ فیہا فلما ان الداعۃ لا اختیار لہ فی الابصار وتکلف فی نفسہ عدم حصولہ لما قدر وقد یغیب الذاکر عما سوی اللہ وفی ہذہ الحالۃ ینسد ابواب الحواس ولا یمکنہ الذہول عنہ ولا یتصور وقد یذہل ذہولا ما بالالتفات الی شئی ولکنہ اصل الحضور حاصل وللذاکر فی ہذا احوال ثلثۃ اولہا کالوجع فانہ قد یحصل ذہولا ما عنہ بالتفات النفس الی شئی مثل الحکایات مع الاصحاب والاحباب ونحوہا وقد یکون مثل التعاشر المعلم کالبانی ونحوہ یطیہ ویذہب عن الید ویرجع ویجئی بادنی توجہ ودعاء وقد یکون بحیث لا سبیل للذہول الیہ کالعطش المفرط فانہ لا یمکن الذہول عنہ قطعا وللقوم خلاف فی دوام ہذا النسبۃ فقیل تدوم وقیل لا تدوم ویتمسک فی عدم دوامہا بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لی مع اللہ وقت الحدیث ویجاب بان المراد لی مع اللہ وقت دائم مستمر علی خلاف ما یکون لغیری کما قال لست کہیئتکم وایکم مثلی والتحقیق ان الدائم المستمر ہو اتصال السر والقلب وقد ینقلب الروح وان شغلتہ المحبۃ عن التفات الی ماسوی المحبوب لکن قد یوثر فیہا مجاورۃ القلب وبیوتہا معہ وہذہ النسبۃ التی اشرنا الیہا ہی النسبۃ النقشبندیۃ ولہا بیان شاف فی کلامہم وعیان کاف فی قلوبہم وحاصلہا محو نقوش الاغیار عن لوح الادراک وتصفیۃ القلب عما سوی المشہود وطریقہم طریق التصفیۃ وطریق السلوک المتعارف طریق التزکیۃ وفی طریق التزکیۃ معاملۃ مع النفس ونزاع ومدال معہا وفی التصفیۃ ذہول عن النفس وصفاتہا وعن کل ماسوی المذکور وکان الداعی الیہا والمرشد للطالبین فی بلدنا ہذا الشیخ العارف الکامل ستر اللہ الاعظم ونورہ الاتم سیدنا ومولانا خواجہ محمد الباقی قدس سرہ الاصفی وکان من رجال اللہ المتنور بنور ذات اللہ صورۃ ومعنی والمتصف بصفات اہل الخصوص ظاہرا وباطنا وہو من مشایخنا فی ہذا الطریق جزاہ اللہ منا خیرا وکان قدس سرہ یقول ہذا النسبۃ غایۃ حظ روحانیۃ العبد من ذلت اللہ ونہایۃ نصیبہ منہ واما الکمالات اللاحقۃ التی ہی آثار التجلیات الصفاتیۃ التی یحصل لاہل السلوک من کشف العوالم ووجود المراتب فشئی آخر ہذا وقد قرأنا من کتابکم الشریف من المعارف والحقائق مالا یسعہ المقال مع ذکر الولد الاعز الاحق نور الحق مما شاہدوہ شافہ من احوالکم واقوالکم من الحال الغالب والجذب السالب وما سمع من لسانکم من الاخبار فی صدق الہمۃ وعدم الالتفات الی الاغیار وبلوغ الہمۃ فی ترک الدراہم والدنانیر وقلۃ المنام والذکر الوافی والقلب الصافی واختیار الغربۃ والتوکل علی اللہ والانقطاع عما سواہ وکل ذلک عجیب غریب لا یتیسر الا بفضل اللہ وتوفیقہ ولما سمع المملوک حمایر صفاتکم وتصور مزید خیرکم وبرکاتکم وکونکم قادمین من تلک المقامات التی ترتکب فیہا البحار واللجج وہم قد یبذل فی طریقہا الاموال والمہج اضطروا الی ان یدرکہ ندمتکم وتیشرف بصحبتکم ولکن یا سیدی العبد معذور لا باعذار یتعارفہا نفوس اہل العرف والعادات التی یعدہم ویسرہم عن الوصول الی محال الخیر والسعادۃ حاشا وکلا انما ذلک فعل المتکبرین والمحتالین ولا الفقراء ولا المساکین یا سیدی لی لما کنت فی خدمۃ سیدی الشیخ عبد الوہاب المتقی عرضت علیہ احوالی من مبدأ ولادتی وقلت یا سیدی انا امرء نشأت من زمان صغری فی الریاضۃ للتعلم والتعلیم اعتد لصحبۃ الناس والاختلاط معہم والدخول فیہم ولما حصل بفضل اللہ طرف صالح من ذلک وتغیبت وطری وحاجتی مما ہنالک دعانی بعض اہل الحقوق الی الخروج الی ارباب الدنیا فادرکت سلطان الوقت والامراء فاعتنوا بشانی ورفعوا مکانی واراد وان یکثروا سوادہم ویجعلوا بعدہا

بہذا الضعیف صورہم ومواد بہم فجمانی اللہ ولم یترکنی معہم واوجد فی قلب عبدہ جذبۃ ہدایا الی ہذا المقام الشریف ولہا قصۃ عجیبۃ وحکایۃ غریبۃ ذکرتہا فی اول تاریخ المدینۃ الذی الفتہ مسمی بجذب القلوب الی دیار المحبوب ولما وصلت ہذا المقام و سعدت بزیارۃ سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام وقعت فی خدمتکم وتشرفت بصحبتکم سرت الی قلبی شئی من نور الایمان والعمل مایرد علی قلبی ماکان من بقیۃ الحرص والامل فالآن اریدان اسلک سلکم واتبعکم وادخل فی زمرۃ الفقراء من اشیاعکم فسکت الشیخ واطرق ملیا ثم رفع راسہ وقال سبحان اللہ ما احسن ہذا الوکسر احد قدمہ وجلس فی زاویۃ العزلۃ والخمول فہو علی مرتبۃ فی الوصول والقبول ثم قال ولکن ہذا امر صعب شدید وثبات القدم فیہ بعید والاصل فی ہذا ان یشترک المرء والناس ویخالطہم فی خیرہم ویجتنب عن شرہم فلذلک لم یخالط المملوک والناس وحصل لہ مما فی ایدیہم الیاس ولم یذہب حین الرجوع من الحج کما ہو عادۃ بعض الحجاج من اہل الحرص والامل واللجاج الی دیارہ کن وبیجاپور وبرہان پور ونواحہا مما یجب علی الفقراء واہل ہذہ الطریقۃ منہ الہرب والنفور فجاء بحمد اللہ سالما عن الآفات غانما باشاء اللہ من البرکات فی وطنہ المالوف عنی حضرۃ الہدی الذی ہو مکان الفقراء والمساکین ومسکن العاشقین المحبین والتزم باب الفقر متوکلا علی اللہ راجیا فضلہ وکرمہ فی دنیاہ واخراہ فآل الامر الی ما آل بفضل اللہ الکریم المتعال والقصۃ طویلۃ یخاف فی ذکرہا السآمۃ والملال والمقصود ان الشیخ قدامرنی بالخلوۃ والعزلۃ والانفراد ولکنہ قد تساہل وتسامح فی ذلک ملاحظۃ ونظرا للاعتبار ولم یترک جانب الرخصۃ راسا فخافۃ ان لا یری فی ذلک شدۃ وباسا وکان ہذا العبد الضعیف یمضی اوقاتہ بما شاء اللہ من الاعمال والاشتغال ولکنہ کان یخرج الی بعض المواضع فی بعض الاوقات والاحوال ویخدم ویزور بعض الاحباب والاصحاب من اہل الخیر ویترک بصحبتہم ویتشرف بخدمتہم مامونا عن وصمۃ الغیر ولحوق الضیر ثم سلط اللہ علی یا سیدی جلا من اہل سلسلتنا من عشاق الحضرۃ الجیلانیۃ ومجذوبا سکرانا بشراب المحبۃ العرفانیۃ فجرنی وقہرنی والزمنی الخلوۃ والعزلۃ والانفراد ومنعنی عن الدخول علی الناس والتردد الی بیوتہم وصحبتہم وکان مع الفقراء والصالحین من العباد وجدنی فی ذلک بالغ ولم یتسامح قطعا وقال یا ہذا لا یطلب منک عمل غیر ہذا وقال ولا اقول انہ ذلک من عند نفسی وانما ہو امر مؤکد من مکان آخر فعلیک بہ فالحجۃ بالسوال عن الاطلاع علی حقیقۃ ہذا الامر وانکشاف حلیۃ الحال فقال تدعو اللہ ان لا یطلعکم علی حقیقۃ الامر ولا یکشفہ علیکم حتی یبلغ الکتاب اجلہ ویظہر عند ذلک ما ہو المرجع والمآل وبشرنی بان فیہ الخیر کل الخیر انشاء اللہ تعالی وہذہ الحکایۃ ایضا طویلۃ ینا سبہا الاختصار فالامر واضح عند اہل البصائر وذوی الابصار ولم اکشف یا سیدی ہذا السر بغیرکم بہذا البیان والتفصیل واللہ اعلم وہو علی ما اقول وکیل فہذا شانی وانا متحیر فی امری ولا ادری ما یفعل بی وما ذا یکون عاقبۃ ہذا الامر تارکا فی ذلک الاختیار والتدبیر الی تقدیر العلم الخبیر واقول ؎ رضیت بما اقسم اللہ لی ۔ وفوضت امری الی خالقی ۔ لقد احسن اللہ فیما مضی کذلک یحسن فیما بقی ۔ والمسئول من الاحباب الدعاء والاعانۃ والامداد بحسن التوفیق وثبات القدم علی طریق الرشاد والسداد وہم مکان بلد اللہ وجار بیت اللہ بل المعنی المراد عند اہل اللہ ونحن الفقراء والمساکین المحتاجون السائلون الباسطون ید الفقر والفاقۃ والباذلون فی طریق الطلب غایۃ الجہد والطاقۃ والناقصون فی جمیع مراتب الکمال والقاصرون عن کل ما نالہ کمل الرجال والمتضرعون الی اللہ والراجون فضلہ وکرمہ بوسیلۃ خواص عبادہ المقربین الذین ہم سیوف القدرۃ ومقرب الحضرۃ والمتوسلون بہم فی امور الدنیا والدین مستمرین عن حولنا وقوتنا ومجتنبین عن الدعوی وادعاء ما لیس فیہما والتفوق والغلبۃ علی الناس اعاذنا اللہ من ذلک غیر مثبتین لانفسنا شیئا سوی العجز

والتقصیر والفقر والافلاس وبعد تمہید ہذا الاعتذار وارتکاب ہذا الاخطار وحمل ہذہ الاوزار لا عذر لنا ان جذبنا احد من المجذوبین المحبوبین ویتصرف فینا بقوتہ وقدرتہ من وراء سجف الناسوت من بہاء عالم الملکوت والجبروت بطریق خرق العادۃ کما یکون للکاملین والمرادین لمزید یقین اہل الطلب والارادۃ حتی یقوم الحجۃ وتنقیح المحجۃ ویضیق علیہم الارض ولم یضیقوا الصبر والتوقف والتردد ولو علی الطریق التقدیر والفرض ولو ظہر مثل ہذا فلا اعتذار ولا صبر ولا توقف ولا اختیار ؎ تجلت لما ان تجلی فلم الحق ؛ وانی محب اذا التجلی تجلدا ہذا وان لم نکن نحن اہلاً للجذب قابلاً للکشف لما فی ظاہرنا من الآصار والاثقال وفی باطننا من الحجب والظلال فلا بد ان تحضو بالشیٔ من فضلکم وبرکاتکم بما عندکم من الاذکار والاوراد والاحزاب خصوصاً اربعین دعوۃ للحضرۃ القادریۃ الجیلانیۃ افاض اللہ علینا من برکاتہ وبرکات علومہ کما اشرتم بذلک فی کتابکم الذی شرفتمونا بہ وانتم من اہل الجود والکرم فلا عرو للمسک ان یفوح ومن الکواکب ان یلوح وعندنا یا سیدی دعاء بدرقۃ الایمان لسیدی غوث الثقلین رضی اللہ عنہ وصیغ للصلوٰۃ لہ وقد اجازنی سیدی الشیخ عبد الوہاب بدعوات واوراد واحزاب کثیرۃ منہا حزب البحر والحزب الکبیر للقطب السامی ابی الحسن الشاذلی وحزب تلمیذہ الولی المکاشف ابی العباس المرسی ومناجات ابن عطاء اللہ الاسکندری الذی کتبہ فی آخر کتاب الحکم مع شرحہا لسیدی احمد بن زروق وحزب الشیخ العارف الکامل ابی مدین شعیب الذی کتب الملوک کلمات عدیدۃ منہ والیکم وشرحتموہا بما لا مزید علیہ وحزب الشیخ العارف الموحد محمد بن العربی وحزب الفتح للشیخ الامام العارف باللہ ابی الحسن البکری واوراد ولدہ الامجد الافخم الشیخ محمد البکری وغیر ذلک بما یطول ذکرہ وعندنا دعاء سیف اللہ للشیخ العارف باللہ سعد الدین الحموی ملتقطۃ من ادعیۃ بعض اہل بیت النبوۃ سلام اللہ علیہم اجمعین ودعاء سیفی لسیدنا ومولانا امیر المومنین یعسوب المسلمین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ وکتاب آخر فی دعوات الامام الکامل المکمل الامام زین العابدین سلام اللہ علیہ وعلی اباہ العظام واولادہ الکرام ولکن التعطش غالب یا سیدی الی اوراد حضرت پیر دستگیر فانہ اصل کل مطلوب وعمدۃ کل مقصود یا سیدی قد اجازنی سیدی الشیخ عبد الوہاب بکتب القوم وطرقہم سلاسلہم واجازنی من اربع سلاسل القادریۃ والشاذلیۃ المدنیۃ والچشتیۃ وہذہ الاجازات حصلت بحضرت علی المتقی من الشیخ محمد بن محمد بن محمد السخاوی کان فی المدینۃ المطہرۃ رجل من الافراد صاحب مقام التجرید والتفرید والتوحید لکن الملوک مقتصر علی النسبۃ القادریۃ وحدہا واقف علی باب فضلہا وکرمہا ولقد کان للعبد الفقیر تعصب فی الشیخ کان لا یری ولا یذکر احد من المشایخ علی وجہ الفقر والالتجاء عند ذکرہ وکان حاضراً توجہہ فقال السید الشیخ عبد الوہاب انتم من فقرائہ ومریدیہ ولکن شان طالب الحق ان یستفید من کل مفید ویفید لکل مستفید ولا یغلق باب الطلب ولا یسد طریق الاستفادۃ علی نفسہ فمن این تحصل لہ الفائدۃ یری اذ من شیخہ ومن ہنا کان توجہی والتجائی الی صحبۃ خواجہ محمد الباقی قدس سرہ واستفادتی منہ النسبۃ النقشبندیۃ بعد وقایع ومعاملات اشارۃ الی ذلک منہ یا سیدی قد وقعت الاطالۃ والاطناب فی الکلام وقد یقع ذلک من الاحباب لاہل المحبۃ والغرام والذی یعتمد علی ذلک انی لما حرمت من صورۃ صحبتکم اردت اصاحبکم صحبۃ معنویۃ روحانیۃ فذکرت حکایات ومقالات کما یکون فی الحضور وانا استغفر اللہ مما وقع فیہ من الہفوات والزلات ومما یوہم مدح النفس وتزکیتہا نعوذ باللہ من ذلک انہ عفو غفور والمامول من کرمکم ان تعفوا وتصفحوا مما وقع من غایۃ الشغف والانبساط والسرور والحبور وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا مفتاح الجود ومخزع الباطن والظہور وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ مشارق الہدایۃ ومطالع النور وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اوراد واحزاب

الرسالۃ الثامنۃ والخمسون بتحصیل الغنائم والبرکات بتفسیر سورۃ والعادیات

اللہ ورسولہ۔ وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا سوگند خورد پروردگار عالم جل جلالہ باسپان غازیان کہ نفس میزنند در ہنگام دویدن و آواز اسپ را سہ نام است ضبحیل کہ بلند کند آواز را چنانکہ عادت است و ضمحمہ چنانکہ برای علف کند و ضبح آواز نفس او در دویدن و احادیث در فضیلت فرس بسیار واقع شدہ فرمودہ اند الخیر معقود فی نواصی الخیل نیکی بستہ شدہ است در ناصیہ ہای اسپان یعنی در موی پیشانی ایشان کدام خیر بالاتر ازان کہ بدان اعلای دین و نگونساری کفار حاصل گردد فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا پس بیرون آرندگان آتش از سنگ بسمہای خویش و این در حال دویدن بیشتر میشود فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا پس غارت کنندگان در وقت صبح و این صفت سواران است و چون بوساطت اسپان بود صفت ایشان داشتہ باشد و غارت اکثر در وقت صبح واقع میشود و در حدیث آمدہ است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در وقت صبح نزدیک بشہری و قریہ کہ غارت کند میرفت و اگر آواز آن می شنید کہ علامت اسلام اہل آنست کہ بازمی ایستاد از غارت و اگر نمی شنید می تاخت و میزد فَاَثَرْنَ بِہٖ نَقْعًا پس می انگیزند اسپان غبار را وقت صبح کہ لازم عدو و دویدن است فَوَسَطْنَ بِہٖ جَمْعًا پس در میان می آیند گروہی را از اعدا دین یعنی می تازند و می در آیند و غالب میشوند و غارت میکنند دشمنان دین را و این سوگند خوردن باسپان در حقیقت برای اظہار قدر و مرتبہ عزت غازیان است کہ اسپان ایشان را کہ از قبیلہ حیوانات اند بجہت اعزاز و اظہار دین این مرتبہ باشد غازیان را چہ قدر و عزت خواہد بود اما سوگند بر اینمعنی میخورد اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوْدٌ بدرستیکہ انسان بخاصیت بشریت و جبلت مر پروردگار خود را ناسپاس است و بی فرمانی کنندہ و بخل ورزندہ است لکنود را بہر سہ معنی گفتہ اند و بعض گویند کہ مراد بانسان عبد اللہ ابن ابی منافق است و این سورۃ در مذمت وی نازل شدہ است باوجود آن اشارتست بآنکہ غازیان را باید کہ شکر پروردگار تعالی و تقدس کنند کہ ایشان را باعدام و دفع دشمنان دین توفیق دادہ است و بر بذل جان و مال خود برای حق بخل نورزند و بجز و خلط نیت بطلب دنیا و ماسوای حق عاصی نشوند و اینمعنی مناسب تر آنست بسوگند خوردن باسپان و صفات ایشان مذکور شد وَاِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَہِیْدٌ و بدرستیکہ خدا تعالی بر بخل و کفران و عصیان انسان گواہ است و ازان آگاہ است یا انسان بر ین احوال خود گواہ است بجہت ظہور آثار ازوی اگرچہ غافلست و بآن معترف نیست و تغافل می ورزد وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ و بدرستیکہ انسان بر دوست داشتن مال سخت است و خیر بمعنی مال کثیر در قرآن بسیار آمدہ است و مال را مال بجہت آن گویند کہ میل بدان جبلت آدمی زاد است و در وے خیر ہم ہست اگر در راہ خدا صرف کند و شدید معنی بخیل نیز آمدہ است یعنی چندان دوست میدارد مال را کہ شکر نعمت نمی کند و در راہ حق صرف نمی کند و بخل می ورزد و کفران می نماید اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ آیا پس نمی داند انسان چہ خواہد بود حال او در وقتیکہ برانگیختہ شود آنچہ در گورہا است یعنی زندہ گردانیدہ شوند مردہ ہا وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ و جمع کردہ شود و حاضر گردانیدہ آید چیزیکہ در سینہ ہا است از خیر و شر و افعال و اقوال و تخصیص کانی الصدور برای آنست کہ پنہان است و اعمال قلوب است و عمدہ و اصل است و اعمال جوارح فرع اوست اِنَّ رَبَّہُمْ بِہِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ بدرستیکہ پروردگار آدمیان باقوال و افعال ایشان در روز رستخیز داناست و بر جزا دادن او توانا است پس

در جمیع اقوال و افعال و احوال از خدا باید ترسید و تقوی ورزید و باللہ التوفیق پوشیدہ نماند کہ در حدیث آمدہ است کہ قرآن را ظہر ہست و بطنے ظہر آنکہ از ظاہر عبارت وی ہر حکم قواعد شریعت غرب معلوم میشود و بطن آنکہ بر باطن ارباب مواجید و احوال لایح میگردد و این صفات را کہ برائے اسپان غازیان مذکور شد اہل باطن بر صفات نفوس کاملہ فرو میآیند و بعادیات یعنی نفوس کہ می دوند در طلب کمالات و مقام قرب الٰہی وَالْمُوْرِیَاتِ یعنے برآرندہ مشتعل سازندہ و بافکار خود انوار معارف را و المغیرات و غارت کنندہ و غالب آیندہ بر ہوائے نفس و عادات وے بدست آرندہ غنائم فضائل و کمالات را فَاَثَرْنَ بِہٖ نقعاً یعنی بر انگیزند در شوق تحصیل کمالات غبار جد و جہد را فوسطن بہ جمعا پس درمی آیند عالم علوی و صفت ملکوت را گویند سوگند باین نفوس کاملہ کہ آدمیان در تحصیل کمال و سعادت اخروی و قرب الٰہی کفران ورزند و تقصیر کنندہ و میدانند کہ تقصیر میکنند و بسبب ہجوم غفلت و تعلقات جسمانی و نادانی آن روز کہ پردہ از روے کار برافتد و حقیقت منکشف گردد و معلوم میشود کہ کمال جہیت پس باید کہ مراقبہ الٰہی را با حوال شان از دست ندہند و غافل نباشند

و فارغ نشینند واللہ اعلم

ترجمہ مکتوب حضرت سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم در تعزیت پسر معاذ بن جبل کہ از عظماء صحابہ و اکابر این عصابہ بود رضی اللہ عنہم

الرسالۃ التاسعۃ والخمسون ترجمۃ مکتوب النبی الاہل فی تعزیۃ ولد معاذ بن جبل

اللہ و بسم اللہ الرحمن الرحیم رسولہ

من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل این نامہ ایست از محمد فرستادہ خدا بجانب معاذ بن جبل سلام علیک سلامت و امن و بے گزندی باد ہمہ بر تو از آفتہا و گزندہا خصوصاً از آفت بے صبری و شکیبائی و جزع و فزع در مصیبت فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو بدرستی من سپاس میکنم ترا بسوے تو اے خدا نیست خدا جز وے و میرسانم ترا بسوے تو اما بعد فاعظم اللہ لک الاجر و بعد از حمد دعا میکنم ترا کہ بزرگ گردند خدا مر ترا مزد و ثواب را برین مصیبت یعنے صبر دہد ترا چہ اجر و ثواب بندہ را در مصیبت بر تقدیر صبر است اگر چہ نکند مستحق عذاب و عقاب گردد چنانکہ فرمود و الہمک الصبر و بد ہد خدا و بیفزاید در دل تو صبر و رزقنا و ایاک الشکر و روزی گرداند ما را و ترا شکر بر نعمتہاے وے فان انفسنا و اموالنا و اہلینا من مواہب اللہ عز و جل ہنیئۃ پس بدرستیکہ ذاتہاے ما و مالہاے ما و اولاد ما ہمہ بخشیدہ ہاے خدا است گوارا و عواریۃ المستودعۃ و عاریتہاے اوست و اما نتہاے اوست کہ پیش ما نہادہ است یعنے این ہمہ نعمتہا کہ دادہ ملک ما نساختہ بعاریت دادہ است و بامانت نہادہ است ہمہ ملک اوست ہر وقت کہ خواہد بگیرد و بستاند شعرو ما الاہل والمال الا ودیعۃ ولا بد یوما ان ترد الودایع و نتمتع بہا الی اجل معدود بہرہ مند و سود مند گردانیدہ میشویم ما بدین نعمتہاے تا مدت معدود و معین چند روز کہ حکم اوست یقبضہا لوقت معلوم و میگیرد و می ستاند در وقتیکہ میداند ثم افرض علینا الشکر اذا اعطی پس تر فرض گردانیدہ است حق تعالی بر ما شکر آن نعمتہا وقتیکہ میدہد والصبر اذا ابتلی و فرض گردانیدہ است

صبر تقدیکہ بتاند و مبتلا گرداند تمامہ احوال اوقات آدمی از چہار بیرون نیست نعمت ست یا بلا طاعت است یا معصیت وظیفہ در نعمت شکر است و در بلا صبر و در طاعت رویت و توفیق و در معصیت توبہ فکان ابنك من مواهب الالهیة وعواریه المستودعة پس بود پسر تو از بخششہای خدا گوارا کہ داده بود ترا او را عاریتہا و امانتہای وی تعالی کہ نہاده بود نزد تو و متعك به غبطه و سرور او بہرہ مند و سود مند گردانید ترا بوی در خوبی و خوشحالی کہ رشک می برند مردم بروی یقبضه ملك باجر کثیر و گرفت او را از تو بثواب بزرگ و در بعض نسخ کثیر بمعنی بسیار یعنی اگرچہ باز ستانید ولیکن اجر و ثواب بران داد و اجر و ثواب وی سبحانہ عظیم تر از ہمہ ست و در حدیث آمده است کہ پیچ جگر گوشہ یکی می ستاند و میراند بفرشتگان امر میکند کہ برای او خانہ در بہشت بنا میکنند و نام آن خانہ بیت الصبر می نہند الصلوٰة والرحمة والهدیٰ ان صبرت و در رحمت حق تعالی و ہدایت مر تراست اگر صبر کردی و چشم بر اجر و ثواب خدا داشتی اشارتست بمضمون کریمہ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ فاصبر ولا یحبط اجرك اجرك پس شکیبائی کن و باید کہ باطل و نابود نگرداند بے صبری کردن تو ثواب ترا فقند مر پس پشیمان شوی بروز آخرت کہ چرا صبر نکردم و اجر و ثواب از دست دادم واعلم ان الجزع لا یرد شیئا و بدانکہ بے صبری کردن دفع نمیکند چیزے از مصیبت و باز نمی آرد رفتہ را بسوے تو و لا یدفع حزنا و دور نمیکند غم و اندوہ را بلکہ زیادہ میگرداند آنرا و ماهو نازل فکان قد چیزیکہ فرود آینده است از بلا و حادثہ پس شونده و فرود آینده است البتہ شعر وعوضت اجرا من فقید فلا تکن بفقیدك لایاتی واجرك لاہی ہ آنچہ گم شد و رفت باز نیاید باری اجر خود را از دست مده واصبر فان الله لا یضیع اجر المحسنین ○

الرسالة المستون ایراد العبارات لبیان اہل الاشارات

الله و رسوله ۔ اللهم صلی علی محمد مصباح مشکات انوار قدسك و متمیز حضرات اسرار انسك و علی آله و اصحابه دوایر سطوح حدود الایمان و الایقان و مراکز دوایر احاطات مراتب الکشف و العیان و علی اتباعه و احزابه مراقی و مصاعد و معالی اللهم مبانی قواعد اسرار العلم و الحکم مجاذیب سلسلة جواذب القادریة الالاہوتیة الربانیة و مفاتیح ابواب العالمیة المحبة الرحمانیة الصمدانیة و علی المنتهین الی حضراتهم و الملتهبین من برکاتهم و سائر السالکین لهذا الطریق و الحائرین الواقفین لفقد الرفیق انعکاس اشعه انوار جلالیة قیومه لاحدة و انجلای مجال تجلیات جمالیة شهودیة محمدیه بر باطن مقتبسان مشکات نور حقیقة و ظاہر مسترشدان صراط مستقیم شریعت متنالی و متلالی باد آمین بشارت دادند کہ سیر سحاب نشر رحمت و مکرمت بر ملاقع نفاع بلادیه قلوب متعطشان وصول زلال وصلت متقطان نزول امطار قربت واقع خواہد شد چیون عیون انتظار مفتوح و صدور و قلوب از تجامش روح گشت کہ کے رسد و چگونہ رسد ناگاه ہبوب ریاح حکمت ربانیہ غشیہ غوثیہ اقتضای تیسر آن بجانب دیگر گردد و تقلیب اصابع ارادات رحمانیہ غیبیہ غیوبیہ بسوے دیگر بر دشعر کما ابرقت قوما عطاشا عمامه ۔ فلما راؤها اقشعت و تجلت ۔ جمع فقرای این دیار و منتسبان این سلسلہ علیہ العالیہ خصوصا قدوة السالکین شیخ عبد الرزاق المشہور بشیخ بہلول و جواد طریق المحبة مولانای حاجی محمد بدعا رسلامت احوال وصعود مدارج کمال مشغول اند و السلام عقد قلب مصمم و عزیمت ہمت مستحکم است در وقتیکہ ارادت ازلی رفتہ باشد

بعزم سیر آن دیار بر کات آثار کہ منتہی بدریافت سعادت ملازمت و مشاہدہ انوار جمال حضرت شیخی سیدی سندی قبلہ گاہی مسمی کلیم اللہی نور اللہ العالم بنور جمالہ ادام یقال اللہم صل علی محمد و آلہ سعادت ملاقات ایشان شود موفق و مشرف گردد و ماذلک علی اللہ بعزیز

الرسالۃ الحادیۃ والستون فی انطلاق اللسان بشکایۃ حال الہجران (الی اللہ و رسولہ)

ے آن شوخ کہ در دم ہمہ درمان دانست ؛ دشوار من عمر زدہ آسان دانست گفتم صنما ز وصل نومید شدم ؛ گفتا کہ مشو ہنوز نتوان دانست ؛ نومیدی نظر باعمال و احوال خود ست کہ تہمت مسببیہ و علیتہ بران نہادہ و آنرا شایستہ قبول و قابل وصول درگاہ نمی یابد و امید نظر باعتماد کرم کریم ذی الافضال است کہ فضل وی مسبب تمامہ اسباب و مفتح جمیع ابواب است و بحقیقتہ امید و ناامیدی گرد سابقہ تقدیر میگردد کہ بچہ رفتہ است و نظر تقدا ندوہ آید و شادی ابد رو بنماید اگر بجانب قہر و غضب رفتہ اندوہے پدید آید کہ ہرگز روی شادی نہ بیند و اگر بلطف و رحمت رفتہ است تا ابد الاباد شادی است کہ اندوہ گرد سرا پردہ عزت وی راہ نیابد چون عاقبت این حال در پردہ ابہام و اجمال است شادی و اندوہ بہم گردد و در میان بیم و امید راہ رود و درین ابہام و اجمال حکمت است تا سطوت ربوبیت و ادب عبودت باقی ماند و یکی باندوہ مطلق بکاہد و بگذارد و دیگری بشادی تمام بسازد و بتازد و قاعدہ ایمان کہ الایمان بین الخوف و الرجا برجا ماند و ہمہ حوادث روزگار و گردش لیل و نہار نگاہبانان این قاعدہ و پاسبانان این سرائے اند کہ تجلیات اسماء و تفیضات صفات حق عالم را زیر و زبر و در میان دائرہ لطف و قہر و ایر و حایر دارند یحیی و یمیت و یعز و یذل یعنی بہ قہر و ضحک و یبکی و یعطی و یمنع و یرفع و یخفض ہمہ مناشیر این حکم و طوامیر این فرمان اند پیش ازین روزگار اگرچہ تغیر و تبدل احوال عالم و پریشانی و سرگردانی اوضاع بنی آدم و فنا و زوال سلسلہ وجود و عدم و ہلاک ہر موجود معلوم و مشہود بود و لیکن خواہ بجہۃ طریان نوعے از غرور و غفلت یا بسبب حصول قسمے از آسایش و آرام طبیعت و انتساق و انتظام کارخانہ دین و ملت و وجود اسباب و مواد عیش و عشرت دمی با آسایش می زدند و زمانی نفسے راست میکردند اما درین روزگار آخر چنان و چندان بمحن و آلام گرفتار آمدند کہ تصویر آسودگی در دل نام آسایش بر زبان نمی نشیند و نمیرود خصوصا درین جزو زمان نازو کرشمہ محبت برنگ دیگر است و ظہور سطوت و قہرمان قدرت غلبہ دیگر دارد و معاملہ بقہر و عتاب و شکست و ریخت کارخانہ وجود میرود و عزت و کبریای خداوندے اقتضای ابتلا و امتحان دیگر دارد چنانچہ مجال سکون و آرام تنگ و تیرہ گشتہ و فراہم آمدن حال و جمعیت مال از قبیل محالات عادی شدہ و فرقہ از بیطاقتی رو بفرار نہادند و حیات چند روزہ دنیا را بصورت سلامت اندیشیدہ در ہلاک ابد ماندند و جمعے در مقام صبر و رضا پاے استقامت فشردہ در مرکز حق قرار گرفتند و شہد شہادت چشیدند و ببوت احباب و اصحاب بمحن و مصائب گرفتار آمدند و اللہ اعلم تا آخر این حال چیست و تا بکجا میکشد و بچہ چیز منتہی میگردد خداوندا اینہا عاد و ثمود نیند کہ بصرصر قہر و غضب ایشانرا ہلاک کنی و استہلاک و استیصال نمائی امت مرحومہ محمدیہ اند کہ بایشان وعدہ بفضل و کرم و مہربانی و آسانی رفتہ اینہمہ سختی و تنگ گرفتن چیست آخر حقیقت کار و حکمت دران تو میدانی و تو ئی رحیم و لطیف بلطفہای نہان و آشکارا و انت ارحم الراحمین سخن دراز شد و از راہ مقصود اند کے دور تر افتاد مقصود بیان حال ضعف و ناتوانی و وحشت و حیرانی خود بود کہ باوجود ضعف پیری کہ دردے بے دوا و مرضے بے علاج ست بیمارہای غریب و ضعفہاے شگرف استیلا یافتہ و ملازم وقت

وحال این شکستہ بال گشتہ است کہ از سطوت آن قوت حرکت بدن و سکون قلب و فراغ وقت و سلامت حال روی بعدم نہادہ و بنیۂ این حقیر در اصل ضعیف افتادہ و تمامہ عمر بمشقت و ریاضت گذشتہ و الآن پیر بیمار یافتہ و بیماریہا علاوہ آن شدہ دیگر چہ حال باشد الحمد للہ علی کل حال جز صبر چارہ نیست و از رضا و تسلیم گریز نہ و اگر چنانکہ قوت بدنی روی با نحطاط آوردہ و از پاے افگندہ است ہمت قلبی و غذای روحانی کہ عبارت از حق و توجہ درگاہ و التجا بحضرت آلہ است مدد نمی نمود و قوت نمی افزود مطلق محو و متلاشی شدہ از دائرہ وجود بعالم عدم رفتہ بود بیت مرا امید وصال تو زندہ میدارد ؛ وگرنہ صد رہم از ہجر تست بیم ہلاک ؛ و بالجملہ حال این ضعیف درین سہ شق منحصر است یا ازین ضعف برآوردہ قوتی عطا کنند و بحال آرند یا چند گاہ بہمین ضعف و ناتوانی بگذارند و بقای بخشند یا بردارند و بآن عالم برند بہر چہ حکمت و قدرت وی تعالی اقتضا کند راضی است ؎ رضیت بما قسم اللہ لی ؛ و فوضت امری الی خالقی ؛ لقد احسن اللہ فیما مضی ؛ کذلک یحسن فیما بقی ؛ رضینا بقضاء اللہ ؎ ما بدست دوست دادیم اختیار خویش را نیست صلاح ما ہمہ آنست کان تراست صلاح ؛ تا آلان تسلی خاطر یدان میداد کہ بر فاقت توفیق از مضیق این دیار برآمدہ در قضای سیر فی الارض پای نہادہ روی صدق و اخلاص بآنمقام شریف است کہ موطن این ارواح و مستقر قلوب اہل فلاحت خواہد آورد و خود خواہد نمود و بقیہ عمر در آنجا گزرانید اکنون زاد ہمت فقدان پذیرفتہ و راحلہ قوت شکستہ پائی شدہ و جز صبوری در دیار دوری و مہجوری کارے نمی بینند تا آخر کار چہ پیست ان اللہ علی کل شئ قدیر کوس رحیل بگوش جان میرسد و جای تغافل نماندہ اگر بحکم طبیعت ساعتی طاری گردد آن دیگر است و الا گاہ بگاہ و متوجہ و مترصد امر درگاہ ست و بحقیقہ مثال غفلت اہل عالم در غفلت و ہوشیاری بران سانست کہ مثلا جمعے در لشکر گاہے افتادہ از بارگاہ سلطان آواز کوس رحیل می شنود و استعداد سفر میکنند و دل از اقامت گاہ برمیدارند ناگاہ زمانی آواز کوس فرو نشست باز غافل شدند و بخواب غفلت رفتند و گمان بردند کہ مگر حکم سلطان باقامت شد باز آواز کوس آمد باز سر برداشتند و متنبہ گشتند باز فرو نشست باز غافل شدند ہمچنین عمر در غفلت و ہوشیاری میرود و میگذرد روزی باشد کہ حکم رحیل واجب و متحتم گردد و بر بستن بار سفر ضرورۃ افتد استعداد آن ساختہ یا نا ساختہ باید رفت و خواہی نخواہی دل را ازین سرا چہ فانی برداشت تا آنجا کہ میروند چہ روے نماید آنجا ہمہ بقا در بقا و عیش در عیش و ذوق در ذوق و سرور در سرور است انشاء اللہ تعالے و ہو علی کل شئ قدیر

الرسالۃ الثانیۃ و الستون اظہار القلق و الاضطراب فی حصول المطلوب بالارتیاب

اللہ در سولہ ۔ اللہم انی ضعیف فقوینی برحمتک ضعف اقسام ضعف چہ ضعف بدن و چہ ضعف دل و چہ ضعف ایمان و چہ ضعف یقین و چہ ضعف عقل و چہ ضعف طالع برہم شکستہ و فراہم آمدہ و حکم ظلمات بعضہا فوق بعض گشتہ انوار توفیق و ہمت و ترادف دلشبات قدم راہی پوشیدہ و باندک چیزی متاثر میگردد و کہ نیاید صاحب عقل اہل تجربہ بعد آن متاثر و متغیر گشت چہ جاے اہل ایمان و معرفت را باندک ہولی و ہراسی و توہمی کہ پیش آید از جای رود و حال دگرگون گردد و عہد را فراموش کند و بر خلاف آنچہ بودہ نماند و مقدمات یقینیہ از روی حال حکم ظنیت گیرد اگرچہ آن علم و اعتقاد کہ دارد باقی است این نقص عظیم است و عیبی تمام چرا باید کہ چنین باشد علاج این نمیداند کہ چیست دعاہاے مناسب حال خواند و مقدمات عقلیہ ستحضار نمودن

وبتکلیف خود را برقرار وثبات داشتن سودی ندارد وعلاج این تقویت وتائید ببشارات غیبیہ واشارات عینیہ است ؎
تو مراد ل دہ ودلیری بین ۔ روبہ خویش خوان وشیری بین ۔ واشد انواع بیصبری ولغزیدن پای ثبات وبطریق تفرقہ وفترت تصور احوال
اشرار اہل روزگار ہست کہ صاحب سطوت وسلطنت وامر ونہی وغلبہ وقہر مانند بارہا بانفس میگویم کہ درین مدت بیست وپنج سال
کہ بعد از قدوم سفر حجاز درین شہر بہمین وضع یا قریب باین گذشت وہرگز آزاری از کس ندیدہ وابتلا نیفتادہ دیگر خوف چیست
گمان بخداوند نیک دار ومترس **بیت** محال ہست چون دوست دارد ترا ۔ کہ در دست دشمن گذارد ترا ۔ باین طریق شرط وتعلیق گفتہ است
کہ چون دوست دارد ترا وتحقیق دوستی ویقین بدان مبہم ونامعلوم واللہ اعلم واین را نیز از وساوس شیطان وتصور وتصویر وہم
میداند کہ معدوم را در حکم موجود آرد وہوم را بصورت معقول نگارد الیس اللہ بکاف عبدہ ویخوفونک بالذین من دونہ ومن یضلل اللہ
فما لہ من ہاد ۔ وعلاج این درد ودفع این ضعف نیز ہمانست کہ گفتہ شد **بیت** ہمتم بدرقہ راہ کن ازلی ۔ کہ درازست رہ
مقصد ومن نوسفرم ۔ چون تنگدلی وبے حوصلگی ووحشت ونفرت بر تبہ نہایت رسیدہ بارہا خیال سفر در سر افتد تا از تنگنای محنت بر آمدہ
گشادی سینہ بدست آرد وبقیہ عمر دران مقامات کہ مقر امن وسلامت وموطن ایمان وامانت اند وحرماً آمناً یتخطف الناس
من حولہم والذین تبوء والدار والایمان در شان آن اماکن وساکنان آن وارد شدہ است بگذارند تا بضاعت فطرت ونقد حال
خود را از تخوف اغیار وتخطف ابنای روزگار بر ہاند وتعویل وتطبیق امر انزوا والزام خلوت باین عزیمت سفر وارتکاب خطر بآن
می نماید کہ امر بنا بر آمدن وجنبد بقصد ترک صحبت اغیار وقطع الفت یار ودیار ست وگسستن قید تدبیر واختیار این سفر منافی
اینکار ہست بلکہ عین مطلب ومقصد ست **بیت** سوی صحرا نہ از پئے سیر وتماشا میروم ۔ شہر بر من بی تو زندان آمد بصحرا میروم ۔
وایشان نیز بدان راضی خواہند شد امیدوار ست کہ اگر بناگاہ صورت اینحال ووقوع این خیال موافق تدبیر افتد برضا وخوشنودی
آن درگاہ مقرون باشد وموجب ارتکاب خلاف امر نگردد بر ناصیہ حال داغ گریز پای وبیصبری ننہند درینجا نیز اگر دست گرفتہ
نگاہ دارند وگویند ہمین جا باش وہیچ حامر ود مقصود حاصل ست میباشد ونی جنبد مرجع ومآل ہمہ این حکایات ہمان یک سخن
آمد کہ اشارتی از انجانب میخواہد ؎ اگر دست گیری بجائے رسم ۔ وگر بفگنی بر نگیرد کسم ۔ حال اینست کہ گفتم وگرنہ ایشان داناترند باحوال
اینہمہ پریشانی وسرگردانی وقلق واضطراب دو چیزی یا دل آنکہ جوہر استعداد از محبت ذاتی بے نصیب نہی افتادہ است وحقیقۃ
طالب کمال گرفتار نفس است کہ برای خود حاصل کند این را در باب کاملان گفتہ اند جناب عزت حق کہ مطلوب بالذات ومحبوب
مطلق ہست سزاوارتر ہست بدان وخاصیت نفس چنین افتادہ کہ عملے کہ کند نظر بر جزائے آن دارد ودر ہر کار غرض وغایت
آن اندیشد وبسیار کم اطبع قطع پیشہ ومستعجل وبیصبر واقع شدہ ودرینجا نکتہ ایست کہ شاید حکمت در عدم حصول مقصود وخواہشی
کہ دارد ہمین باشد کہ چون ثمرات ونتائج بر اعمال وافعال وظہور نرسد ونظر از وساطت اعمال علیہ آن ساقط گردد واعتماد بران نماند
متعلق محبت ذات گردد وجزا وثواب عمل از نظر ساقط شود این احتمالی ست کہ برای خاطر نفس برمی انگیزد وخود را بدان تسلی
میدہد انصاف آنست کہ عدم حصول ہر دو انوار ونتائج وثمرات بجہت عدم اخلاص وفقد شرائط عمل وبسبب عدم قابلیت
واستعداد عاملست چہ قرب الٰہی وشرف اختصاص درگاہ او را عمل دیگر وکار دیگر واہل آنرا قابلیت دیگر وقبولے دیگر است
مصرع ہر تیر و در ور قابل انوار نباشد ۔ ومن لم یکن الوصال اہلا فعمل احسانہ ذنوبا این سخن تمام مطابق حال این

مسکین است یا رنگی دیگر است که حال او اینست اگر کنارہ کند بشفاعت قابلیتے و قبولے کہ دارد معذورش دارد دنی وجہہ شارفع بجوا سا ورتہ وعن القلوب وما فی بالمعاذیر۔ از نیجا گفتہ است کہ ردی می آید کہ بہیچ طاقت باز نگردد و قبول می آید کہ از ہیچ معصیت نہ اندیشد اللھم انی نعوذ بک من الرد بعد القبول و من القطع بعد الوصول و من الخشیۃ بعد الرجاء و من المنع بعد العطاء و اعوذ بک من الکور بعد الکور ثانی از اسباب وحشت و تنگدلی فقدان رفیق است در شدت طریق چندان غم نیست کہ از فقدان رفیق گفتہ اند ما رجع من رجع الا بفقد الرفیق و نعوذ باللہ من الرجوع و الادبار یک کس نیابم کہ درین طریق رفیق حال من باشد ہر کس از صغار و کبار و طلاب و مشائخ با یکدیگر مخالط و مصاحب و در پے مطالب و مقاصد ساعی و داعی بجز من مسکین کہ در زاویہ تنہائی افتادہ و دل ناامرادے و ناکامی نہادہ ام ؎ ہر کس گرفت دامن بخت بلند خویش ۔ ما ئیم و گوشۂ و دل دردمند خویش ۔ در نیجا دو خاطر راہ یابد یکی حسرت و ناامیدی کہ چون ہمہ باتفاق در یکجا نب میروند و یکجا جمع اند لاجرم تفضیلے و برکتے مخصوص خواہند بود کہ این وحید طریدا زان محروم و مہجور خواہد بود دوم امیدواری آنکہ ہمین از ہمہ کنارہ گرفتہ و جدا افتادہ است انشاء اللہ تعالیٰ نعمتے مخصوص و ممتاز گردد کہ دیگران ندارند انہ علی کل شئ قدیر سبحان اللہ در ابتدا حال کہ از شدت راہ آگاہ نبود و نظر بر قسمت و تقدیر می گماشت و امید تازہ و جوان و علمہای بی اندازہ و بیکران بود بجہل و نادانی خویش آن جہل و نادانی دعا میکرد رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب و ہمہ مراتب و کمالات را جزء مرتبۂ احدیت و احدیت و قادریت ممکن الحصول می پنداشت کہ از پای در افتاد و بحال بد در ماندہ و قدر خود را شناختہ و شدت راہ و استغنا درگاہ دیدہ دریافتہ است و دانستہ است کہ ہر یکی را حدی معین و نصیبۂ متعین است کہ ہوس و آرزوی زیادت ازان سود ندارد و خود را بصد آرزو در میان طالبان راہ و باریافتگان درگاہ میدارد شاید کہ ز ضمن ایشان داخل گردد بطریق طفیلیان بچیزی از جنس خیر فائز گردد و میگوید اللھم ما وعدت من خیر لاحد من عبادک فانا اعطیتہ احدا من خلقک فانا ارغب الیک و اسألک یا رب العالمین امید کہ مطلق محروم نماند و ناامید باز نگردد سخن دراز شد و انچہ ناگفتہ ماند دراز تر است مجمل کہ نعمتہای حق کہ حاصل است بی نہایت است و انچہ حاصل نیست بی نہایت تر سر ہمہ نعمتہا و مطلبہا آنکہ قدم از راہ استقامت نلرزد و سر گرمی طلب فرو ننشیند باقی ہر چہ نصیبست خواہد شد و النصیب و نصیب و اللہ قریب مجیب و صلی اللہ علی خیر خلقتہ محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین ہداۃ طریق الحق و محی علوم الدین

الرسالۃ الثالثۃ و الستون توصیۃ الاخوان بالصبر علی جفاء اہل الزمان

اللہ و رسولہ۔ الحمد للہ و الصلوۃ و السلام علی رسول اللہ و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ ہداۃ طریق الحق و محی علوم دین اللہ اما بعد مکتوب مرغوب اسلوب آن محبوب القلوب و مرغوب الصدور رسید و موجب تسلی خاطر و انشراح صدور و نورانیت قلب و طیب وقت گردید و آثار وجود محبت و یگانگی و رفع وحشت و بیگانگی از مضمون آن ظاہر و باہر گشت مکتوبی کہ بدست مشیخت مآب شیخ مصطفی ارسال داشتہ شدہ بود مصلحت دران تنبیہ و ایقاظ وقت و حال بود اگرچہ آن برادر در احوال و آداب خود ہمیشہ آگاہ و بیدار است زیرا کہ طریقہ وصیت و نصیحت و تنبیہ و اخلاص و خیر خواہی از لوازم و شرائط محبت و مودت است دوستی و اتحاد میان این فقیر و آن محب نہ آنچنان است کہ در آنجا گنجایش نفرت و کدورت باشد بر شما روشن است کہ آمدن شما

درد بلی اول و آخر از برای صحبت این فقیر بود ہیچکاری و غرضی درمیان نہ بود مگر تواد و تحابب فی اللہ و بودن در حصار رضا و تسلیم این فقیر است اما بشرط سلامت حال و وضع فقیری و نامرادی و بیچارگی چنانکہ از اول درین شہر بوده اند و از دست اہل شہر آزار ہا کشیده اند حکم الٰہی ہست و اصبر و اعلی ما یقولون و اہجرہم ہجرا جمیلاً۔ بگفتہ مردم چیزی نمی شود اگر کسے نیک ہست و براہ راست و مردم او را بد گویند و بد دانند و بگمراہی نسبت کنند زیان ندارد و اگر بدست و گمراہ و مردم نیک دانند و نیک گویند ہیچ سودی نہ در کار خویش و حال خویش راست و درست باید بود و در خیال مردم نیفتاد ہر چہ گویند و ہر طور کہ دانند حضرت شاہ ابو المعالی این بیت را بسیار میخواندند ؎ کار جامی عشق خوبانست و ہر سو عالمے ۔ میکنند انکار او او ہمچنان در کار خویش ۔ اصل کار درویشی جفا و جفای خلق کشیدن ہست و ہر کہ درین راہ قدم نہاد از آزار و ایذای خلق خالی نخواہد بود ع استغفر اللہ زین سخن عشق تو و آسودگی ۔ اما محققان بنظر تحقیق دیده و دانسته اند کہ اصل آزار و ایذا از نفس خود است اگر این نفس و ہوای نفس نباشد ہیچ تشویشی درمیان نباشد رب لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین ولا ادنی من ذلک خداوندا ما را بما مگذار و ما را از شر ما نگاہدار این بیت از شاہ ابو المعالی است ؎ از کار جہان گر بصفا دست بشوی ۔ بر من اگرت ہیچکسے رنج رساند ۔ آری گاہی ظلم نیز بوجودی آید سبیل در آن صبر و رضا بقضا ست چنانکہ فرمود و اصبر علی ما یقولون اما باید کہ بے تاملے و ناشکیبائی نکند و دل و زبان از بد خواہی و بد گوئی محفوظ دارد دعای بد نکند تا خود ظالم نشود چہ جمیل کہ در آیہ کریمہ مذکور ست اینمعنی دارد نعم عرض حال خود و شکایت اغیار پیش کریم جبار میتوان کرد و اعتذار از گناہان خود و تقصیرات خود باید نمود این معاملہ دیگر است تفصیل آن مفوض بزبان وقت و حال مناجات ست اما قصد آزار را بد دعا و غیبت اہل روزگار از طریقہ فقر و غنا دور ست این اہل دعوت عیبی و نقصانی کہ دارند ہمین ست کہ ہر کہ ایشان را آزار کند و مخالفت ورزد در مقام استہلاک و استیصال وی شوند معاذ اللہ من ذلک در وقتیکہ حضرت قطب الوقت شیخ عبد الوہاب متقی قدس اللہ روحہ این فقیر را بہ نعمت اجازت اذکار و دعوات و احصار مشائخ مشرف ساختند فقیر پرسید کہ دعوت ہم طریق قرب و وصول حق میباشد فرمودند چرا نباشد تمسک باسمای الٰہی عظیم است اما این دعویان بد خلق میباشند درویشی غربت و نیستی و خاکساری و بہ ہادی و ذوق و شوق ست نہ بجنگ و جدل و مستی و خود پرستی الغرض در بلا و جفا و خفا کہ بدرویش برسد چارہ صبر است و اگر نظر بالطاف خفیہ و حسن تدبیر و اختیار حضرت کریم جبار کند شکر باید کرد و محققان میگویند کہ وظیفہ در بلا نیز شکر بجہۃ وجود لطف خفی و نعمت باطنی ولیکن چون حوصلہ بشریت ضعیف ست بر صبر صلح کردند اگر شکر نگویند باری صبر از دست ندہند و لہذا چون از حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ پرسیدند کہ غنی شاکر فاضلتر ست یا فقیر صابر فرمودند کہ فقیر شاکر از ہر دو فاضلتر ست این حکایت دور و دراز میرود و آن برادر دانا و عارف ست اطوار این معاملہ بہتر میداند چہ حاجت بیان است بداند کہ ایجاد و طریق ست ۔ آزار رسانی مردم صبر شرط ست و جنبیدن و وطن گذاشتن و ہجرت نمودن نباشد ست چنانکہ و اصبر علی ما یقولون اشارت بدان میکند اما چون کار بآزار جانی رسد طریقہ درویشی ہجرت ست و ہجرت سنت انبیاست صلوات اللہ علیہم اجمعین اگر توجہ و التجاء و تفویض بجانب صحیح و درست شدہ ہیچ جای اندوہ و غم نباید خورد و انتم الاعلون ان کنتم مومنین و ان جندنا لہم الغالبون و من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ دل قوی باید داشت و اندیشہ بخود راہ ندادن ؎ غبار غم بر رود حال شود حافظ ۔ تو آبدیده ازین ۔ ہگذر دریغ مدار ۔ این فقیر را مخلص و محب خود انگارند و از احوال خود غافل نشمارند دم جمع و ہوای ما

فقیران ہمہ جناب سید کائنات خلاصہ موجودات است علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات بوسیلہ حضرت پیر دستگیر غریب نواز شکستہ پر در غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا در ین راہ خود شما از مرا نید زیادہ چہ گوید و محبت و اخلاص و توجہ فقیر بجانب خود بیشتر تصور نمایید و در اظہار انوار و اسرار و آثار دوستی و خیر خواہی بتقصیر از خود راضی نباشند اما اینجا سخنی نگیرا است کہ بجہت فقیر با کس جنگ و جدل نکنند و معارض نشوند ما فقیریم و با کس دعوی نداریم و در دمند باید بود نہ خود پسند در خود دیہا در بعض رسایل منظوم گفتہ شدہ بود نظم عجب اطوار خود پسند است ؛ طور ما طور دردمند است ؛ ہیچ چیزے چو دردمندی نیست ؛ کہ در و خوے خود پسندے نیست ؛ والسلام علیکم

الرسالۃ السابعۃ والستون طلب الغور فی قصبۃ لاہور

اللہ و رسولہ - از ما مپرس در دِ دل ما کہ یک زمان ؛ خود را بحیلہ پیش تو خاموش کردہ ایم ؛ فرزند سعادتمند بجان پیوند نور دیدۂ دانش و بینش نور الحق از جمیع آفات ظاہر و باطن محفوظ باد و بر فتن راہی کہ بحضرت حق رساند و از صحبت اغیار و ردار د توفیق باد ای فرزند بعد از آمدن این سفر چند بار مکتوب بآن جانب نوشت اما مختصر نوشت سبب آنکہ انتظار آمدن آن فرزند نزدیک بود و پردہ از روی حقیقت برداشتن نیز مناسب نہ نمود گفتم خود بیاید و حقیقت حال از ناصیہ وقت تفرس بماید نمود آما درین بار مکتوب از جانب آن دلبند آمد معلوم شد بعارضہ وقت فہم مقصود چنانکہ ہست نکردہ است تا آن عزیز کہ بشما تقریر حال کرد بچہ زبان تقریر کردہ باشد و از ان تقریر بفہم شما چہ رسیدہ آن عزیز خود مشاطہ حال دوستانست چیزیکہ نہ باعث آرایش حال ایشان باشد چون گفتہ باشد و قطع نظر از ان جزراست چون گوید گمان فقیر آنست کہ صفراوی در ذائقہ وقت شما بودہ است کہ الصفراوی یجد الحلو مرا تجربہ است کہ فہم مقاصد بہ تفاوت اوقات و افہام مختلف میگردد و یکباری بیکباری از انجا نوشتہ شدہ بود درین سفر نقد وقت آخر چہ شود گفت از ین عبارت وحشتی و بیدلی مفہوم میگردد و حقیقت حال نہ آن خیال بود و با جملہ درون مرا خواندن مکتوب شما بجوش آورد و زبان وقت را در خروش و بران برداشت کہ بفرمودہ اما بنعمۃ ربک فحدث چیزے از ان نعمتہا کہ درین سفر نصیب این فقیر شدہ است بگوید و چہ گوید ہمین قدر بس است کہ بر فاقت توفیق الٰہی چنانے کہ طالبان ہلاک آنند کہ یک وقت و یک ساعت دہد کہ دران کاری برای خدا کنند قطع چندین مسافت برای خدا کردہ باشند و براہ طلب رفتہ کہ دران شائبہ از اغراض دنیوی و تصور و توہم آن نبودہ آن سفر عظیم سابق کل کہ این جزوی از انست و ہمہ انوار و آثار او ست چیزے دیگر بود اما اگر بدیدۂ خبرت تانق نماید یک خلوص و تجردی در نیجا بود کہ بدان ممتاز است غالبا و ہم بعض کوتاہ بینان بگوتاہی مدت سفر و سرعت رجوع افتادہ باشد اگر ہمین راہ آمد و شدن را بگوید یا قطع نظر از ان بودن انجا و در یافتن عزیزان کہ چہ بود بدفتری نگنجد ہر کدام از ین رفتن و آمدن سلوکے بود تمام اگر آنرا تشبیہ و تمثیل بسیر الی اللہ و من اللہ کنند و بودن آن جا را بسیر فی اللہ جای دارد اما ترسم کہ سخن مبالغہ گفتہ نشود و از حیطہ احتیاط کہ روش این فقیر است بیرون نیفتم سخن راست راست گفتن بہتر و من خود بیاد خود درین باب ہرگز جز براستی سخن نگفتہ ام می ترسم کہ این سخن کہ میگویم ترا و قت حساب آنہی راست نیفتد اما بظاہر در مستفاہم ضمیر من راست است انشاء اللہ تعالی ای فرزند کوتاہی مدت و درازی آنرا اعتبار نیست یکی را در ساعتی و در روزی و ماہی چیزے بدہند کہ دیگری را در مدت عمر ندہند حکایت عین القضاۃ ہمدانی

باشیخ احمد غزالی شنیده باشد که بیست روزی بصحبت وی بشتافت وهمدرین بست روز سرشته کار دریافت ای فرزند یقین دان که بدر
تراد ین سفر نصیبه بوده است نظر بکوتاهی ودراز مدت مدار این فقیر را بارها خلجان میگردد که بعض اعزه مخادیم که بآن مقامات
شریف رسیده اند از اجاهالله تشریفا و تعظیما و مدت اقامت ایشان در حرم مکه وزمان اقامت مدینه مطهره کمتر بود چه طور ذوق یافته باشند
اکنون معلوم شد که حقیقت حال چیست میداند که آرزوی این فقیر ودعا وخواهش همه اینست که بآن مقامات برود وپای در دامن
اقامت آن مقامات کشیده عمر بگذارند اما درین ایام ذوق بران میدارد ورنگینی حال بران وجه نشسته اگر ممکن باشد آنجا برود وبوسه
بر حجر الاسود که محل تقبیل آنحضرت است صلی الله علیه وسلم بزند ودر موقف عرفات در آنجا که موقف شریف است بایستد وزیارت
آنحضرت بکند وبرگردد اگر بساط لذت وکامرانی بهمن تر نهد احرامی ببندد وطوافی بکند ودوگانه در مقام ابراهیم بگذارد وآب زمزم بخورد
وساعتی در حرم بنشیند ودر معلی برود وبزیارت قبر حضرت شیخ مشرف گردد وشیخ محمد عارف را ملاقات کند وبعرفات برود وشب در
مزدلفه بگذارد وروز در منا توقف کند وبطواف کعبه بیاید وبمدینه برود ودوگانه در مسجد شریف بگذارد ودر حضرت بایستد وبزیارت
بقیع برود وبجبل احد سری بکشد وبرگردد ای کاش آن موسم گذاشته باز آید که در پنج وشش ماه بروند وباز آیند این جوش که درین
ایام سینه پدر تر است اگر آن موسم می بود میدیدی که چه میکرد لذتی وذوقی وحالیکه در راه رفتن واز ابتدای وقت سحر تا نیمروز
یا وقت پیشین در صحرا گذرانیدن وبانوار تسبیحات جماد ونبات متنور شدن دیده است اگر تعلقی که بمشاغل دارد نمی بود وهمین یک مشغولی
وقت وسرمایه روزگار خود میساخت وطریق سلوک خود میگرفت بس بود اما چه کند که تعلقات ومشاغل ازان یانعست اکنون خود محکوم
ومامور است که بجنبد در من باشد تا مدت این التماس وقید این علاج چند است ایفرزند تو توفیق را باش وآثار آنرا تماشا کن واز خدا
توفیق طلب دار که کارهای شگرف دارد اثرهای غریب آرد همان خطره در دل افتد که باید وهمان کار از دست آید که میشاید اللهم اجعل
التوفیق رفیقنا والشوق قایدنا والانعام ایدنا ایفرزند رستگار تر وپیروزترین مردم در ملاقات مشائخ وصحبت ایشان کسی است
که بر حکم عقل خود وتمیز آن نایستد منکر خود محروم مطلق وبیرون از دائره اعتبار وخارج مبحث است وآنکه بر حکم عقل ودانش خود اعتقاد کند
بی مزه وخطاکار ها برگردد وبحقیقت وی صحبت بانفس خود دارد نه بایشان وآنرا که در ملاقات ایشان دیده محبت وعقیدت گشاده گردد
هر چه نماید همه جمال نماید **بیت** هر چه بیند همه خوبی بیند ۔ هر چه یابد همه احسان یابد ناچار چون حسن واحسان آید محبت بیفزاید وچون محبت بیفزاید
یگانگی آید چون یگانگی آید تفرقه وتمیز برخیزد ایفرزند انچه جمال وکمال وقلندری ووارستگی وبی تعلقی وقبول وآبادانی باطن وکشادظاهر وفسحت
وقت وخوشحالی ایشان دیده ام جز بزبان ذوق حال تعبیر ودریافت آن ممکن نیست وانچه ایشانرا باین فقیر عشق ومحبت ونصیحت
ودوستی ونیک اندیشی وخیر طلبی دیده ام اگر عشر عشیر آن ظهور یابد وحاصل گردد بسیار بسیار است ببعضے از مخلصان میفرمودند که
مراد در عمر خود بهیچ فردی این عشق نبوده است که بایشان ومرا در ینجا هیچ غرضی وغایتی نیست جز محض خیر خواهی ومن هر چه بایشان
میگویم وازایشان میخواهم وایشانرا بدان تکلیف میکنم واسطه بیش نیستم واز خود نمی گویم خبر نیست که بایشان میرسانم ایشان دانند
اگر کنند واگر نکنند روزی چون از فقیر در قبول امر رخصت وداع باین شتابی توقفی واقع شد بیامن حسن در غضب آمدند وگفتند
او را اینجا که آورد تو گفتی که بیاید آمدن وے نا مرضی بود او را حکم آنست که از جای نه جنبد وقتیکه ما را شوق دیدن او غالب می آمد
ما بدیدن او میرفتیم روز بخستین که ملاقات شد فرمودند آمدن شما در کار نبود ما پیش شما می آمدیم چون واقع شد خوب شد بعد ازان فقیر

از مجلس دست گرفته بیرون بردند و در گوشه نشستند و آن سر که برای تحقیق آن رفته شده بود در میان آوردند و فرمودند که اینجا میخواهند از شما که از جای خود بجنبید و هیچ جا نروید و هیچکس توجه نیارید الا بجناب حضرت غوث اعظم و ما این را از زبان بعضے مقربان جناب ایشان میگوئیم زیاده برین افشای این سر نمیتوانم کرد و میگویند که اگر اظهار کردی و افشا نمودی ترا رسوای هر دو زن سازیم و گفتند گرفتاری ما باین شهر لاهور که وطن گذاشته اینجا می باشیم سبب آن اینست که اینجا کسی هست که گرفتار او یم الفرز ندانجا کسی چه گوید و اسرار این طائفه را چه دریابد و بگمان خود چگونه حکم کند همه اهل شهر برین اند حتی بعضے نزدیکان ایشان و انچه بقیاس هم می در آید همین است که سبب بودن ایشان درین شهر گرفتاری این عیال ست که نو گرفته اند و سر باطن این است که باین فقیر در میان آوردند خداوندکه این سر به شیخ حسن که از خواص خواص و عمده اهل اختصاص ایشان است ظاهر کرده اند یا نه و همدرین مجلس گریه بسیاری کردند و بعضے اسرار دیگر اظهار کردند ای فرزند گریه باین حال دارد اگر خنده این مرد را بینی شیرین تر از گریه است و من خود ذوق خنده ایشان بیشتر دارم شاید که آن قهقهه که در شرع مذموم است نباشد اما یک خنده مجذوبانه است که شاید بر ذوق حال ایشان است میان حسن میگفتند که ایشان میفرمایند که هیچ کاری و هیچ حرکت و سکنت نمی کنم الا باشارت شیخ خود که شیخ داؤد اند قدس سره العزیز روزی فرمودند که شب بجهت شما بسبب این توقفے که شما در رفتن دهلی کردید تیره بودیم حضرت شیخ را دیدم که در کار شما بسیار بشاشت میفرمایند و خوشحال اند و اکنون بدهلی بروید که دهلی در فراق شما بزبان حال می نالد بروید و این بیت برخواند **بیت**

میروی و در رکابت می رود جان همام ؛ فی امان الله روفالله خیر حافظا ؛ بروید و هیچ اندیشه بخود راه ندهید مولانا حسن در بیخا دخل کردند که میرود جان حسام فرمودند این بیت از همام تبریزیست شیخ حسام الدین بروقت وداع راجی حامد شه بجای همام حسام خوانده اند اما در اصل بیت جان همام است گفته که این صفات بشری کسی را در عذاب دارد علاج انهامی باید کرد فرمودند **بیت**

نفس خاک تست هر گه نور بالا بر تو تافت ؛ سایه زیر پا بود هر گه که بر تارک خورست ؛ و فرمودند **بیت** چشم بند و گوش بند و لب به بند ؛ گر نه بینی سر ها بر ما بخند ؛ فرمودند شما بجناب حضرت غوث اعظم متوجه باشید همه خیر خواهد شد و فرمودند **نظم**

هر که او عاشق نشد برذات پیر ؛ از خدا هرگز نشد دولت پذیر ؛ چون تو ذات پیر خود کردی قبول ؛ هم خدایت اندر آمد هم رسول ؛

و این بیت هم خواندند که از ایشان ست **بیت** سخن عشق بدل در نه لب را مگشا ؛ سر این شیشه فرو بند که بادی نخورد ؛

فرموده اند بگفتگوی خلق و ملامت ایشان گوش نه نهید و در کار خود بجد باشید و این بیت خواندند **بیت** کار جامی عشق خوبانست و خلقے هر طرف ؛ میکنند انکار او او همچنان در کار خویش ؛ و این بیت هم خواندند که از ایشان ست **بیت**

دوش ناصح منع ما زان شوخ شورانگیز کرد ؛ گرچه بادی بود لیکن آتش ما تیز کرد ؛ عرض کرده شد که قصد چنان بود که چند گاه در گوشه غربت و تنهائی گذارنده میشد در وطن مشوشات وقت بسیار ست فرمودند خاطر جمع دارند هیچ تشویشے نخواهد رسید **بیت**

انکار جهان گر بصفا دست بشوئی ؛ بر من اگرت هیچ کسے رنج رساند ؛ و این بیت نیز ایشان ست عرض کرده شد که نیز قصد بران بود که بزیارت حضرت شیخ موسی قدس سره رفته شود و از انجا اگر میسر آید بزیارت پیران دیگر که داؤ نپخته اند فرمودند همه با شما اند و از شما جدا نیستند گفته اند که قصد شیر گڑھ نیز بود که بزیارت حضرت شیخ مشرف شده آید و مخدوم زاده شیخ محمد عارف تعرض آن حدود دارند فرمودند انشاء الله تعالی بار دیگر ما هم برویم و شما را پیش ایشان بریم عرض کرده شد که بعضے پیرزاده ها و مخدوم زاده ها

از اولاد حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اینجا می باشند بملازمت ایشان باید رفت فرمود حاجت نیست بدہلی میروند
ودیر نکنند واین سیر بعضے مواضع لاہور ودیدن بعضے درویشان اینجا ہم کہ میسر شد پیش از دیدن ایشان بود کہ بجاے
رفتہ بودند وبعد از رسیدن فقیر بہفتہ آمدند ہمدران منزل کہ فقیر نزول کردہ بود رسیدند وفرمودند کہ این کلمہ در شان شما
از حضرت غوث الثقلین نازل است حقت حقانیت حقی حقت فردانیت حقی وفرمودند ما قصد داشتیم کہ چند گاہ در بیرونہا
بگذاریم جاذبۂ غیر معین پیدا شد شاید از جانب شما بود شما برای چہ آمدید ما بدیدن شما می آمدیم فرمودند ما از تصنیفات شما فائدہ
دین ودنیا حاصل کردہ ایم حق تعالی شما را بآن منتفع گرداند فرمودند اگرچہ سخنان مردم بسیار خواندہ ایم وخواندہ میشود اما سخن شما
در فقر گوارائی است کہ سخنان مردم دیگر را نیست ودر مجلس وداع از ان فرزند سخن افتاد وگفتہ شد کہ مشرقی قصد ملازمت بسیار
دارد وفرمودند تصدیع نکشد ما بدیدن او می آئیم واین بیت خواندند **بیت** جذبۂ عشق بجد است میان من ویار ۔ کہ اگر من
نروم او بطلب می آید ۔ گویا از زبان شما خواندند واین ابیات خواندن ایشان یکعالم دیگر است کہ ہرگز از ہیچکس با ینحالت وبا ین ذوق دیدہ
نشدہ است کہ میخواندہ باشد الیفرزند مردی باین صفت وبا ینخان بمحض محبت واخلاص بی غرض وبے عوض اینہمہ میخواہد کدام سنگدل
کہ نرمہ نگردد ذوق صحبت ایشان ورنگ حال ایشان کہ در ظاہر وباطن فقیر نشستہ است بتقریر وتحریر گنجایش بیان ندارد وبار
بزبان قلم خود بہ یقین میدانم کہ میسر نیست شاید کہ بزبان قال چون بدل نزدیکتر است چیزی ازان ترشح کند وبقیاس چیزے از ذوق
باطن نیز بر سامع لایح گردد آن موقوف وقت ملاقات باشد وچیزہای دیگر بسیار است کہ موقوف وقت است اینحکایت بی اختیار بزبان
آمد وباعث آن ہمان جوش است کہ بخواندن مکتوب آن فرزند در باطن پیدا آمد ہمان ساعت آن کلمات نوشتہ شد وچون در احوال
آن تاخیر رفت زیادہ بران وقت مساعدت نکرد روز دیگر از بر آمدن فقیر از سید محمد باقر کہ فرزند مقبول ایشانست وعنایتی خاص بروے
دارند پرسیدند ایشان رفتند گفت بلے رفتند فرمودند میان حسن را بگوئید کہ او نیز برود ومیان محمد باقر میان حسن گفت کہ شما را نیز
رخصت شد میان حسن گفت کہ بحضور ہم بروم گفت حاجت نیست حکم شد بروید واوضاع ایشانرا در صحبت ودر وداع ودر نشست
وخاست وحرف وحکایت طرزی خاص است کہ با وضاع اہل ریا ورسم متعارف نمی ماند اینحکایت وداع میان حسن را ہمہ ہست
کہ خالی از غرائب نیست شاید کہ خود گفتہ باشند وچون در حضور وعدہ رفتہ بود کہ بعضے اشعار خود را بفقیر عنایت بکنند واشعار وکلمات
ایشان در جاے مرتب وجمع نیست گفتند از ہر جا ہر چہ پیدا شود بنویسید وپیش ایشان ببرند گفتند گستاخیست کہ ما اشعار پیش
ایشان میخوانیم ومیفرستیم خداوندا این سخن چہ معنی داشتہ باشد باری چند بیت از انجا میان حسن آوردند منہا **بیت** معالی این سخن
من شنوکہ خوش سخنی است ۔ برنگ پوست مبین در پسند دوست ببین ۔ وبعض ابیات است کہ غالبا مقصود ازان نصیحت
فقیر خواہد بود چنانکہ **بیت** دوشم کرمش داد نویدی کہ معالی ۔ غافل نیم از حال تو غمناک نباشی ۔ ای معالی مکن اندیشہ اگر
چندین راہ ۔ بردم از درد ودر کام نہنگ افتادہ است ۔ مرد مرد وتماشا کہ انچہ میطلبی ۔ ہمین زمان بدر ما نثار خواہد شد ۔
چشم باطن طلب از نور یقین میخواہی دیدہ ظاہر اگرت نیست چہ نقصان دارد ۔ نیست در ہر دو جہان بہ ز محبت ہنری ۔ این
ہنر در تو اگر ہست ز صد عیب چہ عیب ۔ زندہ فقر معالی چہ محل عالی است ۔ فکر شود شاہ رسل بخیہ کش دلق صہیب ۔ بفقر و
نیستی یکدو روز فارغ باش ۔ کہ یار خود ز کرم عذر خواہ ما گردد ۔ جرعہ جام سقی ربہم ار گوش کنی ۔ ہر چہ جز دوست بود جملہ فراموش کنی

چو شعلہ بردم عشق از میان جان برخاست ؛ ہمہ وسایط و اسباب از میان برخاست ؛ ہزاران رحمت و صد آفرین بر غربتی باد ؛
کہ صرف راہ خوبان کرد پیری و جوانی را ؛ از معانی تو زور دسحر و شام مپرس ؛ دلبرش در بغل و شب ہمہ شب در خواب است ؛
ای فرزند حکایت گفتن و احوال نوشتن سہل است ہر چہ ہست ہست و آنچنانکہ نیست نیست اصل آنست کہ بران چہ حکم شدہ است
بایستد و فرمانبرداری کند و بر آن استقامت نماید و بدان توفیق یابد ازان جانب خود تاکید و تائید و تسلی و تثبیت نہایت رفتہ
است وای این نفس بے ثبات کہ ہنوز در تردد و تزلزل باشد فرمودند شما ہیچ غم مخورید و ہیچ اندیشہ بخود راہ ندہید واز ہیچکس
واز ہیچ چیز نترسید توجہ خود بجانب حضرت غوث اعظم درست در آید و از ہمہ کس قطع کنید ہیچ چیز از شما نمی خواہند غیر از توجہ بآن
جانب ہمہ چیز خواہد شد و ہم روز وداع فرمودند کہ شرح مشکوۃ را تمام کنید انشاء اللہ کتابی شود کہ اہل عالم ہمہ ازان مستفید شوند
گفتم دعا کنید تا تمام شود فرمودند آن خود تمام شدہ است و فرمودند در ترجمہ گاہی بتقریب بعضے از کلمات قوم نیز در آوردہ باشید
چنانچہ ملا حسین در تفسیر خود میکند و فرمودند یکان بیتی مناسب مقام ہم مینوشتہ باشند گفتم فقیر را بیتہای مردم یاد نیست تا بنویسد
گفتند شما را حاجت بیتہای مردم نیست آنچہ شما را باید از شما زاید شما را در ہیچ چیز بہ ہیچکس احتیاج نخواہد ہمہ چیز حاصل است انشاء اللہ تعالیٰ

الرسالۃ الخامسۃ والستون سلوک الطریقۃ علی نہج المجاز قنطرۃ الحقیقۃ

اللہ و رسولہ ۔ بعضے از علماے وقت رباعی بزبان مجاز انشا نمودہ و از یاران شرح آن التماس کردند ہر کس چیزے نوشتہ
و فقیر نیز چیزے خیال کردہ رباعی این ست رباعی گفتم کہ دو بوسہ دہ زلب گفتانی ؛ گفتم کہ بروزے بشب گفتانی ؛
گفتم کہ بجزے تو نمیدانی ہیچ ؛ رو کرد بسویم زطرب گفتانی ؛ گفتم کہ دو بوسہ دہ زلب گفتانی ؛ این سوال سالک طریق محبت
و طالب مقام قرب و وصلت است کہ میخواہد شفاہاً و عیاناً مشاہدہ حقیقت کند و مشاہدہ را با مکالمہ جمع کند کہ بوبرلبہ کہ محل
مصدر است مشعر بآنست اینمقام صحو و تمکین است و این قوم را اختلافست کہ مشاہدہ با مکالمہ جمع میگردد یا نہ و حق ثبوت نسبت
در عوارف میگوید کہ دل را چشم است و گوش بچشم نمی بیند و بگوش می شنود و ہمگنان را دیدن مانع شنیدن است و نشنیدن مانع
دیدن قطب الوقت شیخ ابو الحسن شاذلی قدس سرہ در حزب کبیر خود گفتہ و نسألک مشاہدۃ تصحبہا مکالمۃ و حالۃ معراج سید کائنات
علیہ افضل الصلوۃ و اکمل التحیات نیز مثبت این مدعاست و فرقہ دیگر میگویند کہ مشاہدہ موجب اصطلام و استہلاک و اضمحلال است
گنجایش استماع ندارد و بوسہ اشارت بحصول ذوق بعد از شوق و وصل بعد از وصل و بقا بعد فناست و تواند کہ رمزے
باشد بحالت کاین باین و صحو و تمکین است چہ بوسہ دوم بے بیتوتت حاصل نمی گردد گفتم کہ دو بوسہ دہ زلب شرحش اینست
و گفتانی ناز و استغنا و محبوبی و نخوت و غرور حسن و خوبیست و نفی استحقاق و استیحال آن حال و استنکار و استبعاد آن مستبعد است
و در حقیقت حث و تحریص و تشویش و تیز کردن آتش طلب و بر بستن کمر جد و اجتہاد است بلکہ امیدوار ساختن بحصول مطلوب و
فوز بمحبت و ظفر بمقصود است کہ من جدّ وجد گفتہ اند کہ رو و منع از کریم حکیم عین اجابت و عطاست قال سید الشیخ ابو العباس
المرسی قدس سرہ العامۃ اذا خوفوا خافوا و اذا رجوا رجوا و العارفون اذا خوفوا رجوا و اذا رجوا خافوا
گفتم کہ بروزے بشب گفتانی ؛ چون در طلب مراتب کمال و خواہش درجات قرب و وصول توہم آن بود کہ در باطن سالک بقیہ

ارادہ وخواہش نفس وحب جاہ ماندہ است واین در تحیض مقام اخلاص وثبات پایہ صدق مانع وصول وحصول قبولست قال بعض العارفین لن یصل الولی حتی یقطع عنہ شہوت الوصول وسخن مشہور است کہ آخر ما یخرج من رؤس الصدیقین حب الجاہ ای الجاہ عند اللہ در اعتبار واستغفار برآمدہ میگوید کہ طالب این نعمت وخواہش این کمال نہ در صور تہا وبروجہ اظہار واشتہار کہ ظہور وبروز آثار وانوار خوارق وکرامات ودلائل وآثارات قرب عالم را در گیرد وشامل ثقلین گردد چنانکہ اقطاب وارکان ولایت واکابر واساطین ملک وملت را میباشد ومقام اولیا حشرت است بلکہ پنہان از چشم اغیار در دل شب تار کہ محل خلوت وخمول وستر وکتمان است در مجلس قرب ووصل مشرف ومخلص گردانند کہ لیس من ثبت تخلیصہ کمن ثبت تخصیصہ واگر عنایت کنند وبخصوصیت ولایت نیز مخصوص گردانند ومستور قبای عزت ووحدت ارند کہ تا ہیچکس نہ بیند ونداند جز دوست ویا کسے کہ محرم باشد چنانکہ حال اولیا عزت است وپایہ محرم برای آن درمیان آوردیم کہ کسی کہ محرم است ودر حقیقت غیریت وبعضے از عرفای اہل دانش کلمہ غیرے را در اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری بر صیغہ نسبت خواندہ اند تا بیگانگان ونامحرمان بدر روند ویگانگان ومحرمان درون مانند بل ولی یعرف الولی راست آمد وبعضے گویند ولی اینجا نیز از اسمای حسنی الٰہی است فافہم اینجا نیز گفت نے یا از جہۃ ناز ونخوت وکاہانیدن جان محب وپست کردن بنای ہستی وی طلب مزید جد واجتہاد از وی یا بجہۃ آنکہ مرتبہ شہود ذات ومحبت ذاتی بالاتر ازان است کہ اینجا توقیت وتحدید زمان وتعین روز وشب کہ لیس عند اللہ صباح ولا مساء واشتہار وعدم اشتہار ووجود وعدم خلق گنج داشتہ باشد قال بعض العارفین من اراد الظہور فہو عبد الظہور ومن اراد الخفاء فہو عبد الخفاء وعبد اللہ سواء علیہ اظہر او اخفی ع گفتم کہ بحر مے تو نمیدانی ہیچ ؛ چون راہ مطلوب بربستہ شد واز ہر در کہ در آمدہ راہ ندادند وبجز نفی ومنع ورد واستبعاد نیاوردند بے اختیار وبے طاقت شد وزبان بشکوہ محبت بکشاد کہ بحکم الیک المشتکی وبک المستغاث وبا ین زبان در دل بگوید شاید کہ مہربان شود یعنی صفت تو ہمہ جود وکرم واجابت وقبول ولطف ومہربانی است واین ہمہ استغناء از چیست مصرعہ رو کرد بسویم از طرب گفتانی ؛ ظاہر از حال شدت ناز وصولت محبوبی وذوق وخوشحالی وصفت استغنا ہمان است کہ مراد آن باشد کہ گوید آری ہیچ نمیدانم چیزے کار من اینست وغنای ذاتی من برین میدارد ترا چہ مجال کہ پیزی میجوئی ومیخواہی کہ احتمال دارد کہ بر سر مہربانی آمدہ ولطف ونرمی فرمودہ میگوید کہ نے اینچنین نیست کہ تو میگوئی کہ بحر مے ہیچ نمیدانم این نے کہ گفتم ظاہر است وبرای مصلحت است ودر باطن ہمہ مہر ومحبتم ولطف وکرم من ترا بیشتر ازان میخواہم کہ تو میخواہی ولیکن سطوت محبوبی وصولت حسن وخوبی بر این میدارد نمیگذارد کہ ازین پایہ فرود آیم وآخر محبت یکی است کہ از دو جا سر کشیدہ وہمان محبت من کہ در تست ہمان محبت تست در من تغائر محل در تو ہم دوئی انداختہ ودر ہر جانب بکیفیتے دیگر ظہور نمودہ واز جانب تو عجز ونیاز واز جانب من غنا وناز ودر باطن ہر دو نیاز مند یکدیگریم بیت نیازی ہست خوبان را بعاشق ؛ ولیکن محتجب در پردۂ ناز ؎ میل معشوقان نہانست وستیز ؛ میل عاشق باد وصد طبل ونفیر ؛ در حقیقت ذوق ولذت در ہمین است اگر ہمہ ناز باشد معنی عاشق وجود نگیرد واگر ہمہ نیاز بود معشوقے ظہور نپذیرد نظم ای عاشق ناز از جمندان ؛ معشوق نیاز مستمندان ؛ چشم کرم تو عین ناز است ؛ ناز یکہ در و دو صد نیاز است ؛ واللہ یدعوا الی دار السلام نیاز است ویہدی من یشاء الی صراط مستقیم ناز این چند کلمہ بر سبیل استعجال پیش از نظر در انچہ ارباب فضل وکمال نوشتہ اند در شرح

این رباعی درخیال آمدیاران همه مولع ومشغوف باصطلاحات صوفیه ازاهل وجود اند تا قائل بکدام جانب است وچه قصد کرده است، ودر ذوق این فقیر مفهوم مجازی این رباعی که معنی حقیقی است ولذیذتر وشیرین تر ازهمه است طیب الله انفاس قائله واین مجاز آخر پایه حقیقة ومنتهای اوست که درین مرتبه ظهور کرده است وصورت اتمام والکمال پذیرفته است شخصے گفته است

بیت هر حقیقة که کنه او خواهی بظاهر اندر مجاز خواهد بود ۱۲ اینقدر بس است سخن بجای رسیده وسر کشیده است که می ترسم راز از پرده بیرون نیفتد والله اعلم

الرسالة السادسة والستون تسلية السائل بين المسائل

الله ورسوله ـ مکتوب شریف رسید واحوال معلوم شد وبر سلامت احوال حق شکرگذاری بجا آورده شد الحمد لله علی کل حال حال آنکه از باب گریختن از طاعون نوشته اند حکم درین باب آنست که از انجا که دران طاعون افتاده نگریزند وبانجا که هست نروند کلیه ایست وهیچکس را دران خلافی نیست ودر احادیث صحاح ازان نهی واقع شده پس ارتکاب آن معصیت باشد وازان که در حدیث صحیح از عائشه رضی الله عنها واقع شده است که آنرا تشبیه بفرار از زحف داده اند ظاهر میشود که گناه کبیره است واگر اعتقاد میکنند وجزم آرد که اگر میگریزد نجات می یابد واگر می باشد هلاک میشود کافر گردد باید دانست که مراد بطاعون درینجا وبا است ومرض عام ومرگ عام در احادیث ذکر همه اقسام شده است وطاعون وبائی است ودر قاموس در باب النون گفته که الطاعون الوبا ودر باب همزه گفته الوبا الطاعون وکل مرض عام وکذا فی الصحاح وسائر کتب اللغة مراد در احادیث ازینجا که نهی از طاعون واقع شده است وبا مرض عام است فی اطباطاعون را تفسیر کرده اند بمادّه سمیه که پیدا می آرد ورم کشنده را اکثر حادث میگردد در زیر بغل وعقب گوشها وجاهای زیر وسبب آن ورم مادّه ردی است که مستحیل میگردد بجوهر سمی که پیدا میگردد از هیجان دم وانصباب الی آخر ما قال الاطباء وطاعون بایمعنے اگر عام گردد نیز داخل این حکم است ولیکن مراد در احادیث مرض عام ومرگ عام است هر کیف که باشد ومخصوص باین قسم نیست چنانکه احادیث آن شاهد است وزهے جهل آنکسے که طاعون بایمعنی گفته ومخصوص بدان داشته ودر سائر اقسام وبا فتوائے برخصت قرار داده بلکه آنرا واجب دانسته وگفته که اگر نه برآید بکفر میکشد واین سخن بهر تقدیر عاصی است واگر برآید بحکم احادیث صحیحه وروایات نصیه واگر نه برآید بقول خود که میگوید برآمدن واجب است وترک واجب عصیان است ودر نهایه جزری گفته که الطاعون مرض عام یحدث من فساد الهوی پوشیده نماند که قول بحدوث آن بفساد هوا ظاهر است وخالی از فسادی نیست چه در یک ولایت ویک شهر ویک محله ویک خانه بعضے سلامت میمانند وبعضے هلاک میشوند باوجود عدم معالجه وتدبیر وفساد هوا مشترک است بمیان همه وگاه پیدا میشود در بلادی که اصح است هوای آن واطیب است ماء آن ونیز اگر بفساد هوا بودی هرگز از روے زمین منقطع نگشتی چه در هیچ زمانی بعضے بلاد از فساد هوا خالی نبود وگاهی جماعه را عارض میگردد که مزاج آنها صحیح است از دیگران ونیز اگر بفساد هوا بودی تمام بدن در گرفتی ومخصوص بموضع در بدن نبودی باجمله وجود آن در تحت ضابطه قیاس در نمی آید پس حق آنست که گویند بمحض قدرت قادر مختار است وعذابیست که بر بندگان خود برای ابتلا وامتحان میفرستد تا صبر کنند وامتثال امر نمایند یا بے صبری نمایند ومعصیت ورزند خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ چنانکه

در حدیث آمده الطاعون رجز ارسل علی طائفة من بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم به فلا تدخلوا علیه و اذا وقع بارض و انتم فیها فلا تخرجوا منها فرارا منه و در حدیث دیگر آمده الطاعون شهادة لکل مسلم و غیر ذلک من الاحادیث و تمسک کنند مخالفان گاهی بقول وی سبحانه وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ط و این عام است مر جمیع مواقع تهلکه او تمسک بدست که ایستادن در مواقع طاعون سبب القاء نفس در تهلکه است و این سخن بعد از ورود نهی از فرار بعد از وقوع طاعون چیزی نیست اگر نهی در آیت کریمه عام است و ایستادن در طاعون از افراد القاء در تهلکه است و نهی از فرار مخصوص آن عام است و اگر نه از افراد خارج است و ظاهر آنست که دخول در بلدیکه طاعون در آن واقع است القای نفس در تهلکه است فافهم و گاهی تمسک کنند و قیاس نمایند آنرا بدر آمدن در خانه که در وی آتش گرفته است یا زالهٔ سخت که غالب ظن در ان افتادن نا نه است یا گریختن از تحت جدار مائل و گویند که درین مواضع بر آمدن و گریختن آمده است و گریختن از طاعون مثل آنست و این تمسک فاسد است چه آن از قبیل اسباب عادیست و این از اسباب وهمی است و اگر اراد عا کنند که ما تجربه کرده ایم که هر که بر آید سلامت ماند کلیت این ممنوع بلکه اکثریه نیز مسموع نیست و اگر باشد همچون در مانحن فیه نهی واقع شده و این قیاس در مقابلهٔ نص است و در ان مواد نهی از فرار نیست بلکه امر است بدان و اقوی شبه تمسک بحدیث من اقترف التلف است و این تمسک نیز باطل است چه آن از قبیل تطیر و تشاءم است نه فرار از طاعون بعد از دخول آن تفصیل این سخن آنست که در مشکات از یحیی بن عبد الله بن بحیر بفتح موحده و کسر مهمله بروزن فقیر از حدیث ابی داود آورده که گفت یحیی خبر داد مرا کسے شنید از فروة بفتح فا و سکون راء بن مسیک بسین مهمله و آخر کاف بر صیغهٔ تصغیر که میگفت گفتم یا رسول الله نزد ما زمینی است که او را ابین گویند و این قریه است بجانب بحر الیل و آن زمینی در ویست که زراعت و خراجی سال دغله است که برای اهل و عیال خود از انجا طعام می آریم و لیکن وبای وی سخت است پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم بگذار آنرا و دور دار آنرا از خود زیرا که از قرف تلف نیز آید و قرف بفتح قاف و راء بلادیست در وی وبا و بیماری و مفارقت وبا و زمین تب آرنده پس لیمرد شکایت کرد از وقوع وبا در ان زمین و فرمود آنحضرت که بگذار او را که وقوع وبا و بیماری مهلک است ازان اجتناب باید کرد و این تمسک تمام نیست زیرا که وی تطیر و تشاءم کرد پس رخصت داد آنحضرت نظر بضعف حال و خوف از وقوع در ورطهٔ شرک خفی و خروج ازان و ترک سکونت در ان نه آنکه وبا واقع شد در ان و بعد از وقوع تجویز فرار و خروج ازان کرد و سخن درینجاست که چون باشید در زمینے و واقع شود در وی وبا بیرون نیائید ازان و وظیفه در بلا پیش از وقوع احتراز اجتنابست و بعد از وقوع صبر و رضا و تضرع و دعا بدلیل احادیث صحیحه مذکوره در صحاح بمنع و نهی از فرار و ترغیب و حث بر صبر و ثبات و حکم شهادت لهذا این حدیث در باب طیره و فال آوردنه در طاعون و وبا و اعتبار شوم در زمین و زن و اسپ در بعضے احادیث وقوع یافته است و این حدیث از انجمله است و بعضے گفته اند تطیر و تشاءم هیچ جا معتبر نیست و منفی است و آنکه در بعضے احادیث ظاهر میشود مراد آنست که اگر شوم می بود و امکان میداشت در این سه چیز می بود بر طریقهٔ قول آنحضرت صلی الله علیه وسلم لو کان شیء سابق القدر لسبقه العین و لیکن وجود ندارد درین اشیاء و نه در غیر آن و بعضے گفته اند که شوم در مراة آنست که ناسازگار و بد خلق و ناز اینده بود و در سرای آنکه تنگ بود و بد همسایه و بد هوا و در اسپ که گران بها و حرون باشد نه آنکه شوم بمعنے بدشگون بود و گویا میگوید اگر باشد یکی از شما را سرای که مکروه می پندارد صحبت او را یا اسپی که خوش ندارد آنرا باید که

مفارقت کند ازان واز ان انتقال نماید وطلاق دہد زن را وبفروشد اسپ را تا برود ازوی کراہت کذا فی الشرح السنۃ پس معلوم شد
کہ این حدیث درجای دیگر است تا آنکہ گفتہ اند کہ این حدیث قرف وتلف ابی داؤد است معارض نمی شود باحادیث دیگر کہ در صحیحین
وغیرہما واقع شدہ وگفتہ اند کہ فروۃ بن مسیک روایت کردہ نشدہ است ازوی مگر یک حدیث یا دو حدیث وآن نیز از مروی مجہول است
کہ شناختہ نشدہ است نام وی ونیز معلوم نیست کہ یحیی بن عبداللہ بن بحیر ثقہ است یا نہ ودر کلام روضۃ الاحباب کہ در اواخر
کتاب در طیب الغنی درین حدیث تکلم کردہ خلط وخبط واقع شدہ است فتدبر واللہ اعلم دیگر نوشتہ بودند کہ طعام توشہ کہ ہمراہ
میت میفرستند آنرا توان خورد یا نہ کلیہ درین باب آنست کہ صدقہ حق فقیر است اگرچہ گفتہ اند کہ صدقہ نفل اغنیا را نیز جائز است
اما فتوی درینباب بر کراہت است اما طعامیکہ بخانہ میت میفرستند مخصوص باہل میت است کہ مصیبت زدہ شدہ اند واگر آنرا
بطریق ضیافت میفرستند ظاہر آنست کہ جائز باشد وبعض گفتہ اند تا سہ روز مخصوص باہل میت است دیگر مرقوم بود کہ شخصے
وصیت کرد کہ بعد از من بروح من حلوا ونان پختہ بہ صلحا بخورانند درین مادہ ہیچ بروی لازم آید یا نہ این جزئی در کلی وصیت داخل است
ووصیت علی العموم وعلی الاطلاق جائز است ودر کتاب مطالب المومنین فصلے جدا برای این نوشتہ اند وگفتہ فصل فی الوصیۃ
بعد الطعام سئل ابو جعفر رحمہ اللہ عمن اوصی بان یتخذ واطعاما بعد وفاتہ ویطعمون الذین یحضرون التعزیۃ قلنا یجوز من الثلث
للذین یطول مکثہم وحضروا من مکان بعید والغنی والفقیر فی ذلک سواء ولا یحل للذین لا یطول مکثہم ولا یبعد مکانہم ولا للنائحۃ ونحوہ فی جوامع العلم انتہی این تفصیل
بطول مکث وبعد مکان ظاہر بحسب آنست کہ گفت الذین یحضرون التعزیۃ این مرد چون ذکر صلحا کردہ ہر کہ باشد بخورد بر ہر تقدیر صحت وصیت بطعام ازینجا مفہوم شد
واگر خلجان بجہۃ آنست کہ گفت بروح من بعض مردم میگویند کہ طعامیکہ بنام کسے یا بروح کسے میگویند مکروہ است واگر بلفظ بروح
من این معنی قصد کردہ باشد کہ بہ صلحا بخورانند تا ثواب آن بروح من برسد چہ مخدور دارد وچہ لازم می آید وفی صدقۃ الاحیاء عن
الاموات نفع لہم وہمین است حکم آنچہ در دیار متعارف شدہ است کہ بروح بزرگی طعام می پزند کہ مردم بخورند وثواب آن بروح
آن بزرگ برسد اگر بلفظ تصدق گفتہ مخصوص بفقرا باشد واگر بعنوان ضیافت کردہ ہمہ بخورند واگر بدلیل قطعی ثابت گردد
کہ این لفظ گفتن خوب نیست اگرچہ معنی آن صحیح است آن دیگر است این لفظ نمی باید گفت دیگر مرقوم بود از احادیث معلوم میشود کہ عمامہ
در کفن نیست ودر کتب فقہیہ قیل وقال بسیار است درین باب تحقیق چیست بر علم شریف روشن است کہ زیادہ عمامہ استحسان
بعضے متاخرین است تا ماخذ آن چہ باشد ودر شرح ابو المکارم میگوید وہو مروی عن عمر رضی اللہ عنہ وبہ ماخذ مالک ا ما حدیث کہ از وے
مفہوم میشود کہ عمامہ نبود ظاہر این حدیث است کہ کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثۃ اثواب ثمانیۃ بیض سحولیۃ من کرسف
لیس فیہا قمیص وعمامۃ تاویل این حدیث نزد کسانیکہ قائل اند بعمامہ آنست کہ نبود دران ثلاثۃ اثواب قمیص وعمامہ بلکہ زیادہ بران
بود پس مجموع خمسہ شد ونہ آنکہ اصلا داخل کفن نبود دیگر نوشتہ اند کہ ہیچ روایت یا حدیث در مادہ جواز آنکہ برای میت مینویسند وبر سینہ وی می نہند
بنظر در آمدہ است در حدیث خود ہیچ جا بالنظر نیامدہ ولیکن در بعضے کتب کہ جامع روایات قوی وضعیفہ اند مثل مفتاح الجنان وغیرہ
روایتی ہست کہ در کنز العباد بنقل از کفایہ شعبی چیزے گفتہ کہ مناسبت باین عالم دارد قال حکی عن بعض المتقدمین انہ اوصی الی
ابنہ وقال اذا مت غسلت فاکتب علی جبہتی وصدری بسم اللہ الرحمن الرحیم قال ففعلت ذلک ورأیتہ فی المنام وسألتہ عن حالہ
فقال لما وضعتنی فی القبر جاءنی ملائکۃ العذاب قلما رأوا مکتوبا علی جبہتی وصدری بسم اللہ الرحمن الرحیم قالوا امنت من العذاب

وآنکہ نوشتہ اند کہ ہر شب جمعہ یا روز بمیرد از عذاب قبر مامون است ایا مخصوص ہمین روز شب است یا تا وقت حشر و این بشارت مخصوص باہل ایمان است یا کفرہ ہم شریک اند دران پوشیدہ نماند کہ در مشکوۃ این حدیث مذکور است عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ وقاہ اللہ فتنۃ القبر رواہ احمد والترمذی قال ہذا حدیث غریب لیس اسنادہ بمتصل وسیوطی نیز در جمع الجوامع از احمد وبیہقی واز شیرازی در القاب واز ابن عمر از ابی نعیم در حلیہ از جابر آوردہ کسی کہ میرد بروز جمعہ خلاص گردد از عذاب قبر و بیاید در روز قیامت وحال آنکہ بر ویست مہر شہیدان ظاہر این احادیث در دوم است واللہ اعلم وچون در حدیث ما من مسلم واقع شدہ کافران ازان خارج خواہند بود وذلک ظاہر و گفتہ اند کہ کلمہ او در او کیلۃ الجمعۃ برای تنویع است یا شک راوی است ظاہر تنویع است واللہ اعلم ونوشتہ اند کہ شخصے گفت کہ عمل ما بر قرآن وحدیث نیست عمل ما بر فقہ است بروی چہ لازم آید اگر این شخص این سخن بطریق استخفاف قرآن وحدیث واسقاط آنہا از درجۂ اعتبار و تعظیم و ترجیح فقہ گفتہ است کافر و مرتد میگردد واگر بایمنے میگوید کہ اصل خود قرآن وحدیث است ومجتہدین تطبیق آیات واحادیث بیکدیگر کردہ و ناسخ از منسوخ شناختہ گفتہ و تاویلات کردہ اند و بالضرورت تقلید مجتہدان میکنیم و قدرت آن نداریم کہ استنباط احکام و شرائع از کتاب و سنت کنیم بر چیزی قرار دہیم ما را ضرور یست کہ اتباع روایات کہ از امامی کہ تقلید آن کردہ ایم گفتہ وجہے دارد فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون این جوابہا عجالۃ الوقت در وقت کتابت نوشت اگر خطاے رفتہ باشد اصلاح نمایند واللہ اعلم

الرسالۃ السابعۃ والستون وجدان البرد باستشمام الورد

اللہ ورسولہ۔ ؎ ز نسیم جان فدایت دل مردہ زندہ گردد ۔ ز کدام باغی ای گل کہ چنین خوش ست بویت ۔ حق جل وعلا ما را ہمیشہ در ہر وقت وشامۂ حال ایشان را بہ نسائم عنایت وشمایم کرامت ورد وایح کرم خود تازہ ومعطر دارد بمطالعہ کتاب فتوح الغیب کہ کلام کرامت نظام حضرت غوث الثقلین است رضی اللہ عنہ واین حقیر بسعادت شرح آن توفیق یافتہ است وقت خوشی داشت وبتقریبی در آنجا این بیت مذکور بود بیت عکس روے تو چو در آئنۂ جام افتاد ۔ عارف از خندۂ می در طمع خام افتاد ۔ و در ذوق دریافت مضمون این بیت بود کہ مراد از می وخندۂ وی چیست واز جام وافتادن عکس روی محبوب بے افتادن عارف در طمع خام چہ کہ بناگاہ این گلہا کہ فرستادۂ بود در رسید وگل ومل ہر دو جمع شدہ ونشاط افزا و مستی بخش وقت شد ایام بہار است وسودای جنون در جوش و شورش باطن در کار در گوشۂ خانہ وزاویہ غربت در سرور است شاید کہ اگر غلبہ پذیرد وتکلیف از میان برافتد وبیرون نیز افتد اکنون خود در پردہ است ؎ تا کے غم دل گفتہ ام در خانہ با دیوار ہا ۔ خواہم زدا ز بیطاقتی فریاد در بازار ہا ۔ ادب امنگیر است وگرنہ عشق واقعہ طلب است تا چہ شود بجہۃ بیطاقتی موافق وقت این سخنان از زبان آمدن معذور خواہند داشت واگر ذوق دریافت معنی بیت مذکور دارند انچہ بالفعل بدیہہ در حوصلہ وقت می گنجد اینست کہ مراد بجام دل عارف باشد کہ محل تجلی ذات حق است و بایمنی آئنہ را برای آن استعارہ کردہ وافتادن عکس روی کنایت از تجلی حق است وتجلی چون بصورت روح عارف واقع شود موجب مزلقہ ومحل اشتباہ است کہ درین ہنگام خود را عین حق می یابد ودر توہم اتحادی افتد وطمع خام اشارت بدان کردہ چنانکہ گفتہ است

رقت الزجاج ورقت الخمر وتشاکلا وتشابہا لامرفکانما ہی خمر ولاقدح وکانما ہی قدح ولاخمر باعی از صفائی ولطافت جام
بہم آمیخت رنگ جام ومدام ۔ ہمہ جام ست نیست گوئی می ۔ یا مدامست نیست گوئی جام ۔ یعنی متحد آمد ویک جزو نمود وجود
تمیز از میان برخاست واین مقتضای حال سکر وبے تمیزیست وحق معرفت آنست کہ بداند می دیگر است وجام دیگر آن ظاہر است
واین مظہر واین مقام توحید شہودیست کہ بغلبۂ حال واستغراق محبت چنین می نماید وآنکہ توحید وجودی میگوید ہمہ را یکی میداند حقیقۃ
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال قال بعض العلماء من العارفین التوحید شہودی لاوجودی وہو المہد الاسلم

الرسالۃ الثامنۃ والستون جمع الکلمات العارفین من اہل الصدق والیقین

اللہ ورسولہ ۔ بعضے کلمات مشایخ در نظر آمدہ کہ در سلوک طریق حق نافع بود اگرچہ این حقیر را دران جز تحریر وتعبیر وتقریر نصیبے نبود
ولیکن بتوقع اجر کتابت آن اقدام بران نمود وخود حال اکثر تواليف برین منوال است وجز حکم خاتم بندی پیش ندارد مقصود نفع خلق
وذوق وقت است قائل ہر کہ باشد ببین کہ چہ گوید ومبین کہ میگوید ای عزیز بغیر حق اعتماد نہ کنی تا پشیمان نہ شوی از حق غافل
مباش تا شیطان بر تو راہ نیابد ہیچ مغرور مباش تا بلاک نگردی دل را از غیر حق خالی کن تا راحت یابی در کار حق باش تا کار تو
ساختہ گردد در دنیا اہتمام اندک کن تا کفایت پیدا آید در دنیا دل بکسی مبند تا زیان زدنگردی کسی را بہ عیب منگر تا بہ عیب
مبتلا نگردی در تنگیہا صبر بکن تا فراخی بار وبنماید از ہمہ نومید مشو تا امید بر آید ریا مکن تا اخلاص یابی کار باخلاص کن تا در حال جزا
یابی دنیا مخواہ تا دولت تباہ نگردد قناعت ورز تا از محنت بر ہی آزار کسے مخواہ تا آزردہ نشوی کینہ بر کسے مبند تا در کینہ نیفتے کسی را
بحقارت منگر تا خوار نگردی از جہت دنیا اندوہگین مباش تا پریشان نہ شوی قدر نعمت بہ شناس تا از تو باز نہ ستانند از ہمہ جدائی
کن تا بحق انس یابی غم فردا مخور تا امل کوتاہ نشود مرگ را بسیار یاد کن تا دل بدنیا مشغول نگردد ترک گناہ کن اگر نعمت حال میخواہی
توقع از کسے مکن تا عزت یابی فروتنی بکن تا بہ بزرگی برسی در خود مبین تا فروتنیفتے از خلق عزلت گیر تا بحق انس یابی شکر حق بجا آر
اگر نعمت دین ودنیا میخواہی امین مباش تا امان یابی باحق باش اگر عیش جاودان خواہی خدمت بزرگان کن تا بہ بزرگی برسے
صبر پیش گیر اگر عافیت خواہی خود را بحق سپار تا پشیمان نشوی دست بدامن صاحبدلان زن اگر دولت خواہی آہستہ رو تا ماندہ
نہ شوی خود را ہیچ قدر منہ تا بقدر گردی از اہل دنیا پرہیز کن تا دل تاریک نشود قناعت کن تا تونگر گردی ہمت کن تا نعمت
بیفزاید بر حرف کسے دست منہ تا خوار نگردی رفیق از حق بین تا غرہ نشوی حریص مباش تا خوار نگردی کردار خود را قیمت
منہ تا با قیمت گردی در کس بد مبین اگر معرفت داری از ہمہ مفلس شو تا محبت یابی بد باش تا در بکشایند در بند چیزی مباش
تا آزاد شوی صدق طلب کن تا راحت یابی حرمت نگاہدار تا محروم نگردی سودای لن تا دران سود کنی خشم فرو خور تا راحت
یابی مسکین باش تا مقبول شوی کار باخلاص کن تا عاقبت پشیمان نشوی اگر در کارے کار دیگران کن واگر بیکاری فارغ
نشین باہمہ نرمی کن تا از دشمنان خلاص یابی بار ہمہ کش تا محتشم گردی بر زیردستان شفقت کن تا رہائی یابی آہستگی پیش گیر
تا شیطان بر تو ظفر نیابد دل بدست آر تا خوشنودی حق یابی بسود اندک بسندہ کن تا عیش بر تو تلخ نگردد باہمہ آسانی کن تا
بہ رہی دیگر از خود بہتر دان تا از خود خلاص یابی درشتی بگذار تا در ہمہ دشمن نشوی یا ہمہ باش اگر مردی انصاف از خود طلب

اگر جوانمردی حق را یاد کن تا دل ویران نگردد در ماندگان را دریاب تا در نمانی افتادگان را مگذار تا در نیفتی سوی دنیا مبین تا کور نگردی جز حق مبند پیش اگر طالبی خلاف ترک ده تا سلامت مانی از حکم خدا سر متاب تا عاصی نشوی افتادگان را دریاب تا دستگیری یابی با هر کسے منشین تا تباہ نگردی ترک لذت گیر تا لذت خواہی انصاف خود بدہ تا ستمگار نگردی آن کار کن کہ حق پسند دوان پسند کہ حق کند با کس مستیز تا از کینہ برہے آنکس کہ با تو بدی کند تو با او نیکی کن تا قدر بیفزاید بیدار باش تا در خانہ دزد نیابد با چندان بر گیر کہ بمنزل رساند بقافلہ رو کہ راہزن بسیار اند ہمراہ طلب کن کہ دشمنان در راہ اند سر برین در نہ تا بر سر نخوری سر بیفگن تا جنگ برخیزد یک کار کن تا تمام شود خود خواہ مباش تا محروم نشوی دوستی آن بہ کہ خدائے را باشد خواجگی از سر بنہ تا بر سر نخوری یار خود بر کس منہ تا عزیز مانی بزرگی بر ہیچ مکن تا خوار نگردی در دریا فرو شوی تا گوہر یابی جان را در باز اگر صادقے تیر بلا را ہدف شو اگر دوستی حق خواہی رہبر طلب کن تا برہ شوی اگر عاشقی یک سو دا کن تا سودا کنی خود نما مباش تا خوار نباشی اندیشہ بیہودہ از دل دور کن تا پریشان نشوی خود پسند مباش تا پسند شوی در مالا یعنے مشو تا زیان نکنی گفت را شنوا باش تا استوار مانی نفس را استوار مدار کہ دروغگو است پناہ بحق جو تا خلاص یابی مدح کس مکن تا عاقبت نمیدانی پناہ حق گیر تا از شیطان برہے وقت دریاب اگر صرافی نقد را یاش تا قلاشی طمع را از دل بردار تا محتاج نگردی حاجت بجز حق مدار حاجت بر آید با گم شدگان منشین مگر کہ گم شوی یاس انفاس دار اگر بیداری دلہا را دریاب اگر ہشیاری بضاعتی خرید کن کہ حق خریدار ان ہمہ حال با رب باش تا رہ یابی یاد دوست پندار کن تا خود را فراموش کنی کار با ندیشہ کن تا در زیان نیفتی از حق شرم دار تا در گمنہ نیفتی از حق یاری خواہ تا نصرت یابی کار امروز بفردا حوالت مکن تا بحسرت نمانی وقت کار دریاب تا کار تو ساختہ گردد سر بہر چیزی نگاہدار تا در فتنہ نیفتی بیگانگان را درون مگزار اگر غیرت داری بسے حق گریز تا از دشمن خلاص یابی دل بہر اندیشہ مبتلا مکن تا در نمائی یک ہمت کن تا جمعیت یابی علم نادانی بخواہ اگر دانائی خود را گنگ ساز تا کر گردی شب بیدار باش تا بوی محبت یابی نفس را در کار دار تا ترا در کار ندارد درد حاصل کن تا درمان یابی دست از گدائی مدار اگر چہ گنجہا داری از عیب مردمان چشم بپوش تا عیب را مشاہدہ کنی رنجہ بادیہ اختیار کن تا بہ کعبہ برسی راز خود با کسے مگو تا گنج اسرار گردی زیان کس میندیش اگر سود خواہی بیکس باش تا بیکس نہ شوی بیخود باش چون با حق باشی صحبت با نیکان کن تا در نمائی از ہمہ بیگانہ شو اگر یگانہ خاموش باش تا برہے کار خود پنہان دار تا قیمت گیرد با دوست خدا آشنائی کن تا عاقبت سود کنی با ہیچ چیز قرار مگیر اگر محبت داری سود و زیان خود نمیدانی ازان سبب پریشانی دل بدست آرا گر بیتوانی خود را بجاے مبر تا بجاے برسی خود را قطرۂ خرد دان اگر چہ دریائی با گدایان بہ نشین اگر چہ بادشاہے وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین فقط

خود را

تتمہ

این دو ورقہ اصل کہ از دستخط خاص حضرت شیخ اجل محدث دہلوی قدس سرہ بنظر رسیدہ بود بر عایت نسخہ مکتوبات نیر گاہ تیمناً در ینجا ثبت کردہ شد

مکتوب شصت و نہم

عاقبت بخیر باد ہر چند میخواہم کہ چیزی بان دلبند بنویسم حیران میشوم کہ چہ نویسم چز دعای خیر در این کہ نصیب باد احوال این فقیر بچنان است معلوم ایشان است و مجمل آن اینست کہ الحمد للہ علی کل حال و نعوذ باللہ من حال اہل النار تغیرات و تبدیلات کہ در احوال خلق حادث است معلوم شریف است۔ آرزو میکرد کہ کاشکے این مقدار کہ در تھانیسر بودند اگر چند روز در دہلی ہم می بودند چہ می شد و چہ لازم می آمد خیریت شما مطلوب است ہر جا کہ باشید از جانب میان نور الحق ہم خطہا می آید کہ جامع شکر و شکایت است ؎ زان یار دل نوازم شکریست و شکایت ؛ شکر حق است و از نفس خود شکایت ؛ اللہم لک الحمد و الیک المشتکی و بک المستغاث و انت المستعان بارے انچہ متوقع است آن است کہ از دعاے بقاے ایمان و حسن عاقبت فارغ نباشند و العاقبۃ بالخیر

مکتوب ہفتاد و ہم

؎ درد اکہ غم کوہ بکاہ افتادہ است ؛ معشوق دل مورچہ ماہ افتادہ است ؛ این واقعہ سخت براہ افتادہ است ؛ درویش بعشق بادشاہ افتادہ است ؛ چہ گویدو چہ نویسد کہ بزرگان چیزی نگذاشتہ اند کہ حاجت بگفتن و نوشتن او ماندہ باشد کس باید کہ آنرا بداند و کار بند بر سر فقیر بارہا افتادہ است کہ جزوے تعالی آن دشواری ہا نتواند آسان کرد رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ عاقبت بخیر باد یقین آن فرزند باشد کہ من ترا دوست میدارم و از نیکان می شمارم حق سبحانہ تعالی تمامہ نیکی ہای دین و دنیا بنقد وقت تو گرداند دعاء اینست کہ از جمیع آفات و بلیات محفوظ دارد و بجمیع کرامات و برکات محظوظ گرداند زیادہ بریں طاقت نوشتن ندارم شما او کار شما را بخدا سپردم و السلام و فرزند دلبند بجان پیوند محمد عاصم را فرستادم تا کہ چند گاہ دیدہ بجمال و کمال او روشن گردد

خاتمۃ الطبع و قطعات تاریخ چکیدہ خامۂ صاحب دانش و تمیز منشی محمد عبد العزیز صاحب فرزند دلبند جناب مالک مطبع سلمہما اللہ تعالیٰ

الحمد للہ و المنۃ کہ درین ایام سعادت فرجام کتاب اخبار الاخیار مصنفۂ عالم و فاضل یگانہ مولانا محمد عبد الحق محدث قدس سرہ کہ در تحقیق روایات و تدقیق معانی و مبانی مہمات بے نظیر و عدیم المثال ست۔ بارہا بمطابع مختلفہ مطبوع شدہ ہدیۂ ناظرین اولی الابصار گردیدہ۔ اما از ممر کثرت اغلاط ہیچگاہ طبع شایقین نمی آسود۔ درینولا بفرمایش بعض احباب حسب الحکم جناب والد ماجد مدظلہم العالی متمکین باہرین علم و فن چندین نسخ مطبوعۂ قدیم و جدید جمع فرمودہ بہ تصحیح اغلاطش پرداختند در صرف وقت و محنت و وسائل ازین عہدہ برآمدند بحمد اللہ کہ اکنون بہ تصحیح تمام در مطبع مجتبائی بزیور حسن اتمام در برکشید معہذا بہ حسن رائے بیضاے منجر مطبع مزبور بر حاشیۂ اخبار الاخیار کتاب المکاتیب و الرسائل کہ ہم مصنفۂ مولانای محدث مغفور ست بخیر کتابت در آمدہ گویا جامع الشتات معانی و مبانی دو رویہ صف بستہ ایمہ و دل بردن شایقین علوم و فنون از مقام ناز بر جستہ ہمانا کہ در تصحیح مکاتیب شیخ ہمچنان اعتناء در تصحیح و رفع اغلاط بکار رفتہ کہ در اخبار الاخیار بحسن خط و کتابت خوشنویسان یکتای زمان حسن صوری و معنوی ہر دو کتب دو بالا آمدہ۔ امید کہ قبول تمام و شرف پسند خاص و عام باید انشاء اللہ تعالیٰ و الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ الامین و علی آلہ و صحبہ و علی جمیع الاولیاء و الاخیار اجمعین

و لہ قطعہ تاریخ طبع سلمہ اللہ

بر حکم کاتب قدرت بہ صفحہ روشن ؛ کتاب علم و عمل خوش نشست یک کلکے ؛ چو طبع گشتہ بخوبی نوشتہ شد تاریخ ؛ زہ آبدار و گوہر بسفتہ در سلکے ۱۳۰۲ھ

// دیگر

درین ایام از روشن رخ علم ؛ نقابے دور شد بر خاست استار ؛ بحسن خط و طبع صاف و روشن ؛ تجلی کردہ است اخبار اخیار ز فیض اولیا اقطاب و ابدال ؛ تمامی نسخہ ملو شد ز انوار ؛ بعجلت گفتہ شد تاریخ طبعش ؛ تعالی اللہ زہے درہاے شہوار ۱۳۰۲ھ

مکاتیب و رسائل علم آیات ؛ زہ اخبار ولی اللہ ابرار ۱۳۰۲ھ

ذوق کے لیے اور بعض فوائد بھی درج کیے ہین۔ جو ناظرین کو کمال روحانی لذت بخشتے ہین

رفیق الارواح مجتبائی

حکایات لقمان منظوم مجتبائی

سیرت نظامی - طبع جدید

حق السماع در تحقیق سماع مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب

دوائے دل۔

حسنات العارفین فارسی معروف بہ شطحیات داراشکوہ قادری۔ اس کتاب مین بہت سے اولیاء اور عارفون کے شطحیات درج ہین۔ مجتبائی

دلیل العارفین ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح جمع کردہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح۔ مجتبائی

درالمعارف از مولانا رؤف احمد برادر حضرت شاہ ابوسعید رح اسمین ملفوظات حضرت شاہ غلام علی رح کے بقید تاریخ وماہ وسنہ وتفصیل کیفیت مقامات درج ہین۔

دُرِ مکنون ترجمہ انوار العیون مؤلفہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رح در حالات ملفوظات شاہ عبدالحق صاحب رودولوی رح مع شمہ حالات مصنف مجتبائی

اربعہ انہار۔ مجتبائی

رسالہ ستہ ضروریہ تصوف اسمین یہ چھ رسالے سلوک کے بزبان فارسی حسب ذیل ہین

انفاس نفیسہ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رسالہ حضرت خواجہ عزیزالدین رایتی رح رسالہ السنہ حضرت مولانا یعقوب چرخی رح رسالہ قدسیہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رح رسالہ خواجہ عبیداللہ خلف خواجہ باقی باللہ رح رسالہ پرتو عشق تصنیف خواجہ خرد رح

سبعہ سیارہ مع **ایضاح الطریقہ** تصنیف حضرت شاہ غلام علیصاحب دہلوی مجددی۔

سلک السلوک مجتبائی۔ علم سلوک مین بزبان فارسی اول درجہ کی کتاب ہی جس کو مولانا مولوی ضیاءالدین نخشبی رح نے جو حضرت سلطان نظام الدین اولیاء کے ہمعصر ہین تصنیف فرمایا ہی مسائل سلوک کے ساتھ پند ونصائح اقوال بزرگان تمثیل حکایات مع اشعار وقطعات ورباعیات دلچسپ بہت خوبی سے لکھی ہین

ارشاد رحمانی۔ مجتبائی

سراج السالکین ترجمہ اردو منہاج العابدین از امام غزالی رح

صراط مستقیم تالیف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید اسمین اذکار واشغال ہر ایک خاندان کے لکھے ہین اور بہت سے مسائل ورنکات جو اہل اسلام کے لیے ضروری ہین خوب واضح طور سے بیان کیے ہین۔ فارسی مجتبائی

فخرالطالبین۔ فارسی مجتبائی۔ حضرت مولانا فخرالدین محب النبی چشتی دہلوی کی تصنیف سے ہی اس مین اکابر اولیاء کے حالات نہایت توضیح کے ساتھ لکھے ہین۔

فیض سبحانی ترجمہ اردو **فتح الربانی**۔ مجتبائی یہ کتاب حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کی نصیحت خیز وعظ کا مجموعہ یا اصلاح قوم کے متعلق ایک زبردست اور مفید لکچر ہی

کشکول شریف مختصر فارسی در اذکار واشغال از شاہ کلیم اللہ جہان آبادی رح مجتبائی

ایضاً مع ترجمہ اردو مجتبائی

کلیات امدادیہ از تصانیف حضرت حاجی امداد اللہ رح **ارشاد الطالبین**۔ مجتبائی

لطائف قدوسی مشتمل بر حالات حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب گنگوہی مجتبائی۔

۸۶

اخبار الاخیار
و
اسرار الابرار
و بر حاشیہ
کتاب المکاتیب والرسائل الی ارباب الکمال والفضائل

ہر دو بزبانِ فارسی مجتبائی۔ یہ دونون کتابین حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی تالیف سے ہین۔ اخبار مین اولیاء اللہ کے حالات ہین اور خاصکر اولیاے ہند کے حالات بالتفصیل مذکور ہین جو باعث نزولِ رحمت و برکات ہین مکاتیب جو حاشیہ پر درج ہین ۶۸ رسالے ہین۔ جو ہر ایک کتاب جامع مسائلِ شریعت و جامع فوائدِ طریقت ہی۔ غرضکہ یہ دونون کتابین نایاب ہو چلی تھین اس مطبع نے نہایت تصحیح کیساتھ دونون کو یکجائی چھاپا ہی۔ تاکہ انکے فوائد و برکات سے ناظرین متمتع ہوتے رہین۔ اور گاہے گاہے احقر کے حق مین بھی دعاے خیر کرتے رہین +

الراقم

محمد عبدالاحد عفی عنہ

مدیر مطبع مجتبائی دہلی

سنہ ۱۳۳۲ھ

۱۹۱۴ء

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔